نکاح کی کتاب

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

قانونِ اسلام — خَیرُ النِّکَاحِ اَیسَرُہٗ — معاملات

فتاویٰ عثمانی

یعنی

زبان اردو میں شرع اسلام کا ایک جامع ذخیرہ جو علمائے حنفیہ کی جملہ مستند کتب کا مجموعہ ہے اور ایک نئی طرز پر ترتیب دیا گیا ہے اور جس میں آیات قرآنی و احادیث و دلائل وغیرہ بھی جگہ جگہ درج کئے گئے ہیں۔

کتاب النکاح

مصنفہ

مولوی سید منور الدین - رئیس دہلی۔

ماہ اپریل ۱۹۳۹ء مطابق ماہ صفر ۱۳۵۸ھ گپتا پرنٹنگ ورکس دہلی میں طبع ہوئی۔

ملنے کا پتہ:- مولوی محمد منور الدین - حمید منزل دریا گنج دہلی۔

قیمت:- غیر مجلد دس روپیہ - مجلد بارہ روپیہ - قسم اعلیٰ مجلد چوبیس روپیہ

URDU STACKS

تعارف

از

عالیجناب مسٹر شاہ محمد سلیمان صاحب نائٹ - بیرسٹر ایٹ لاء
ڈی ایس سی ایل ایل ڈی - جج فیڈرل کورٹ انڈیا
وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ)

مشرقی علم و فضل کے کسی شعبہ کو اتنا فروغ حاصل نہیں ہوا اور اس میں اس قدر کامل ترقی نہیں ہوئی جتنی کہ اسلامی فقہ کو نصیب ہوئی۔ واقعہ یہ ہے کہ مسائل فقہ کی باریکیوں کی اس درجہ چھان بین کی گئی کہ ان کے مطالب اور ان سے اخذ نتائج میں اختلاف پیدا ہونا ایک ناگزیر امر ہو گیا۔ اور اسی اختلاف آراء کی بدولت فقہ اسلامی میں مختلف مذاہب رونما ہو گئے۔ فی الحال قوانین فقہ کا یہ مجموعہ جس میں اس کی تمام تر باریکیاں اور کسی ایک نظریہ کے موافق یا مخالف آراء کا بیان شامل ہے موجود تھا۔ تاہم اسے از سر نو مدوّن و مرتب کرنے کا کام ابھی باقی تھا۔ یہ کام مولوی سید منوّر الدین صاحب نے انتہائی شوق و انہماک اور بکمال محنت و تندہی سے سر انجام دیا۔

سید صاحب موصوف نے براہ کرم مجھے اپنی کتاب کا مسودہ دکھایا تھا۔ اور مجھے اس کے بعض حصص مطالعہ کرنے کی مہلت دی جن کی وضاحت و جامعیت نے مجھے بہت متاثر کیا۔

مولوی سید منوّر الدین صاحب حنفی فقہ میں اعلیٰ دسترس رکھتے ہیں اور آپ مشہور و معروف

صاحب تصنیف ہیں۔ آپ کا طریق کار ایک مخصوص نوعیت رکھتا ہے جس میں تکمیل مضمون کے
علاوہ ترتیب و تنظیم بھی شامل ہے۔ بالفاظ دیگر آپ کی تصانیف میں تجزیہ و ترکیب کی قوت
خاص طور پر نمایاں ہے۔ آپ کی پہلی کتاب جو قانون وراثت سے متعلق ہے اپنے موضوع
پر اردو زبان میں ایک مبسوط و مکمل و جامع تصنیف ہے جو علمی حلقوں میں بہت مقبول ہوئی ہے
اب آپ نے اپنی دوسری تصنیف یعنی کتاب النکاح شائع کی ہے جو اسلامی شخصی قانون کا
ایک اہم جزو ہے۔ اس مضمون پر بھی آپ نے بہت خوش اسلوبی اور وضاحت سے لکھا ہے اور
اس طرح آپ نے اس کتاب کو نہ صرف اُن حضرات کے لئے مفید بنا دیا ہے جو فتوے دیتے
ہیں بلکہ طبقۂ وکلا اور عدالتوں کے لئے بھی جن میں نکاح سے متعلق مقدمات پیش ہوتے ہیں۔ یہ کتاب
بہت کارآمد ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ تصنیف بہت محنت و جانفشانی کا نتیجہ ہے۔ اور اسکی
وجہ سے اردو ادبیات میں ایک بیش قیمت اضافہ ہوگیا ہے۔ اور مجھے کامل توقع ہے کہ اس کی
پوری پوری قدردانی و حوصلہ افزائی کیجائے گی جس کی وہ بلاشبہ مستحق ہے۔

یونیورسٹی آرمز ہوٹل
کیمبرج
۶ ستمبر ۱۹۳۹ء

شاہ محمد سلیمان

دیباچہ

الحمد للہ الذی احل النکاح وحرم السفاح۔ وخلق الانسان من نطفۃ امشاج ثم جعلہ سمیعا بصیرا وخلقکم من نفس واحدۃ وجعل منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء وقدر رزقہ تقدیرا۔ والصلوۃ علی من ارسل الی الخلق کافۃ وبعثہ ھادیا الی الناس بشیرا ونذیرا وعلی الہ واصحابہ الذین طھروا عن رجس الشرک والطغیان تطہیرا۔

ناظرین! حج قاری عثمانی کی ساتویں جلد یعنی کتاب النکاح آپ کے روبرو پیش کیجاتی ہے۔ یہ ایک مبسوط اور مشرح اور رجامع کتاب ہے۔ لقد کنت فی غفلۃ من ھذا فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید ٥ یہ کتاب سلسلہ کے لحاظ سے ساتویں ہے۔ مگر طباعت کے لحاظ سے چوتھی ہے۔ سب سے پہلے اس سلسلہ کی کتاب الحج والزیارۃ طبع ہوئی تھی کہ مولانا محمد علی صاحب کے ملاحظہ سے بھی گذری۔ آپ نے اس کا خوب مطالعہ کیا اور اس کے گرویدہ ہو گئے۔ اور آپ کو شوق ہوا کہ اگر اس سلسلہ کی کتابوں کے کچھ اور مسودے تیار ہوں تو انکو بھی دیکھا جائے۔ مگر اس وقت مسودے ہی کو تیار تھے۔ کتاب الصوم، کتاب المیراث۔ کتاب الصلوۃ۔ کتاب الزکوۃ کے کچھ مسودے تیار تھے۔ بگرسب منزل اول آپ نے ان پیش کئے اوراق کا خوب غور سے مطالعہ کیا فرمایا۔ غزل گفتی ودر سفتی بیا وخوش بخواں حافظ۔ کہ بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را۔ پھر کتاب الحج کو ہاتھ میں لیا۔ اور مسائل کی ترتیب کو بھی ملاحظہ کیا اور فرمایا۔ لقد جئت شیئا فریا۔ اور آپ اسی وقت ان کتابوں کے متعلق ایک ریویو تیار کرنے لگے۔ اور ایک طویل اور پر معنی ریویو تیار کر کے اپنے اخبار کامریڈ مورخہ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء میں شائع کرایا۔ پھر کیا تھا۔ وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صور یا دی تھی جس نے ساری زمین ہلا دی۔ ہندوستان تو کیا عرب اور انگلینڈ وغیرہ ممالک سے آواز تحسین بلند ہوئی۔ مولانا مرحوم نے کتاب کی تعریف بے حد کی ہے۔ اگر میں اپنی زبان سے اس تعریف کو دہراؤں تو تمہارے خود ستود گفتن کا شکار ہوتا ہوں۔ مولانا نے فرمایا کہ تقویم پارینہ کو اس طرح نئی زبان میں تبدیل کر کے قوم کے روبرو پیش کرنا قوم کی ایک زبردست خدمت ہے۔ سچ ہے سید القوم خادمہم۔ غرض جو تعریف کی گئی اسپر ملک کے اور اخباروں نے صاد کیا۔ تاہم سید القوم کا فخر۔

کتاب الحج والزیارۃ ایسی مقبول ہوئی کہ نہ معلوم کتنی مرتبہ عرفات پر پہنچی ہوگی۔ اس کتاب میں احکام حج تمام مستند کتب سے جمع کر کے ایک خاص ترتیب پر لکھے گئے ہیں کہ گھر سے روانہ ہونے کے وقت سے واپسی تک کے احکام سلسلہ وار درج ہیں۔ گویا حاج کے واسطے کوئی احتیاج باقی نہیں رہی۔ تضیئ الظلام بالعشی کانھا۔ منارۃ ممسی راہب متبتل۔

اس کے بعد کتاب الصوم والاعتکاف طبع ہوئی۔ وہ بھی اسی طرز پر لکھی گئی اور ایسی فروخت ہوئی کہ اب کمیاب ہے۔ اس کی ترتیب یہ ہے کہ رمضان کا چاند دیکھنے کے وقت سے ختم رمضان اور عید تک کے مسائل ترتیب وار دیئے گئے ہیں۔ اور اس حدیث شریف کا صحیح نقشہ ہے۔ لا تصوموا حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ۔ فان غم علیکم فاقدروا[1]۔

اس کے بعد کتاب المیراث کی نوبت آئی۔ اس وادی پر خار میں سے گذرنا بہت مشکل تھا۔ اس کے مسائل ایسے سخت تھے کہ راتوں غور و فکر کے بعد ادعی الثریا والخلیون نوم۔ کام حل کر کے مسائل کو حل کر ہی لیا۔ یہ ایسی مقبول ہوئی کہ طلبہ و وکلاء نے سر تسلیم خم کیا۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے ممبر قوانین نے تعریف کی اور سر ڈنشا ملا صاحب نے (جو ولایت میں گورنمنٹ کی طرف سے پریوی کونسل کے جج تھے) خاص تعریف لکھی۔ میں نے باتباع اس حدیث کے تعلموا الفرائض وعلموھا الناس[2] فرائض کا اتنا بڑا ذخیرہ مستند کتب

---

[1] رواہ البخاری ومسلم۔ [2] رواہ الدارمی۔

سے جمع کرکے آپ کے روبرو پیش کردیا۔ آپ اس سے فائدہ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں۔ مگر مجھے یہ کہنے کا موقع نہ دیں یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا ۵

اب کتاب النکاح کی طباعت کی نوبت آئی اور بعض اغنیاء کی توجہ اس طرف مائل کی گئی۔ مگر بے سود۔ کیونکہ قومی کاموں کی طرف ایسے صاحبان بہت کم متوجہ ہوتے ہیں۔ پھر مجھے خیال آیا۔ ؎

کچھ پھوٹ کی کرپالی سے تو چمن کا — بوٹوں کو پھونک ڈالا اس لیں بھری ہوا نے

دنیا ایک شورسٹ لونگ چیز ہے۔ ع رونے نقش شکستہ و ہر غش پر پدہ گیر۔ کوشش کرکے اس سلسلہ کی تمام کتب کو ضرور طبع کرانا چاہیے۔
لیڈران قوم و صاحبان ذی وقار کی توجہ پھر اس طرف دلائی گئی۔ ؎

آمل کے غیریت کے پردوں کو پھر اٹھادیں — بچھڑوں کو پھر ملادیں نقش دوئی مٹادیں

مگر نتیجہ وہی رہا۔ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلاً وَّ نَھَارًا فَلَمْ یَزِدْھُمْ دُعَآئِیْۤ اِلَّا فِرَارًا۔ میں اس ہی کشمکش و پیچ میں تھا کہ یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت ، بڑھا جانب بوقبیس ابر رحمت ، کچھ ایسی امداد غیبی ہوئی کہ کتاب کی طباعت ایک دفعہ ہی شروع ہوگئی پھر تو یہ خیال دل میں جم گیا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۔

شکر ہے کہ کام بخیریت انجام کو پہنچا۔ اور بڑے بڑے وکلاء اور علماء کتاب النکاح کی تعریف میں مدح خواں ہیں۔ میں نے یہ کتاب تمام مستند کتب سے ترتیب دیکر آپ کے روبرو پیش کردی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی اور جلدیں عنقریب یکے بعد دیگرے پیش نظر ہوں گی۔ ؎ ہر زجاجات کے خوری گرنہ مدام مے خوری۔ بادہ بخور بیاد او تازہ بتازہ نو بہ نو ۔
اگر کتاب النکاح کو بلحاظ ترتیب و تجمیع عمدہ خیال کیا جائے تو مجھے یورپ کے بادشاہ کا ایک مقولہ یاد آتا ہے "اے کاش میں اس کتاب کا مصنف ہوتا تو مجھکو اس سے زیادہ خوشی ہوتی۔ جو اس سلطنت و حکومت سے حاصل ہوتی ہے"۔
یہ امر قابل فخر ہے کہ کُتِبَتْ فِیْ زَمَانِ الْمَلِکِ الْعَادِلْ۔ ہماری گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران نے میری کتاب المیراث کی اچھی قدر اور تعریف کی۔ اور سچ بھی ہے علم کی حمایت اور کفالت ہمیشہ بادشاہ وقت ہی کرتے آئے ہیں۔ اگر ہماری شائستہ اور مہذب گورنمنٹ اس کی قدر نہ کرتی تو ہماری قوم جو علم دین کو نئی طرز پر اشاعت کرنے سے غافل ہے کیا کرسکتی تھی۔
شریعت بل پاس ہوگیا ہے۔ گویا شریعت ایکٹ بن گیا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ عنقریب ضرورت پڑے گی کہ مسلم پرسنل لا بل اسمبلی میں پیش ہو۔ گویا مسلمانوں کے جملہ قوانین معاملات لیجسلیچر کے ذریعہ نافذ کئے جائیں۔
ہندوستان کے ہر صوبہ میں سب ججوں۔ ڈسٹرکٹ ججوں اور ہائی کورٹ کے ججوں کو شریعت ایکٹ کے سلسلہ میں کتاب المیراث کتاب النکاح۔ کتاب الطلاق وغیرہ کی ضرورت ہوگی کیونکہ اسوقت تک کوئی ڈائجسٹ ججوں کے ہاتھ میں دینے کے واسطے گورنمنٹ تیار نہیں کرسکی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتابیں اچھی راہبر ثابت ہونگی۔ کیونکہ ان کتب کے ضمیمہ میں کیس لا بھی دیا گیا ہے۔ مثلاً کتاب النکاح کا ضمیمہ میں تمام وہ مقدمات ہیں جو سنہ ۱۸۳۳ء سے آجتک پریوی کونسل اور مختلف ہائی کورٹوں میں برٹش گورنمنٹ کے زمانہ میں فیصلہ ہوئے ہیں۔ اور جو قانون کا اثر رکھتے ہیں۔
مجھے امید ہے کہ علمی ادائرہ کے اصحاب اس کتاب کی قدر کرینگے۔

حمید منزل۔ دریا گنج۔ دہلی
۸ر۔ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء

منور الدین

دفعہ صفحہ

باب اوّل

ابتدائی

صل اول۔ نکاح اور اسکا مقصد اور حقیقت

۱۔ نکاح کی تعریف اور ارکان ۱۳
۲۔ کیا ہر شخص کے واسطے نکاح ضروری ہے ۱۵
۳۔ آیات قرآن متعلق نکاح (و تفسیر) ۱۶
۴۔ احادیث متعلق نکاح (و تفسیر) ۲۱

صل دوم۔ نکاح کی قسمیں فریقین و شرائط نکاح۔

۵۔ نکاح کی قسمیں اور نکاح صحیح ۲۳
۶۔ فریقین نکاح و شرائط نکاح ۲۵

صل سوم۔ نکاح صحیح و فاسد و باطل و زنا۔ و متفرق۔

۷۔ نکاح صحیح و فاسد و صحبت جائز و ناجائز و زنا ... ۳۱
۸۔ نکاح کے متعلق مختلف مسائل ۳۶

محرمات یعنے وہ عورتیں جنسے نکاح منع ہے

فصل اول۔ محرمات جملہ قسم۔

۹۔ وہ عورتیں جن سے نسبی تعلق کے لحاظ سے نکاح ناجائز ہے ۵۱
۱۰۔ وہ عورتیں جن سے بلحاظ صہریت نکاح ناجائز ہے ... ۵۴
۱۱۔ وہ عورتیں جن سے رضاعی تعلق کی وجہ سے نکاح ناجائز ہے ... ۵۷
۱۲۔ وہ عورتیں جنسے مذہبی فرق کے لحاظ سے نکاح جائز یا ناجائز ہے ... ۵۹
۱۳۔ وہ عورتیں جن سے مختلف لحاظ سے نکاح جائز و ناجائز ہے ... ۶۱

فصل دوم۔ تعلق رضاعی و ناجائز کی تشریح۔

۱۴۔ تعلق رضاعی کیا ہے اور کیونکر مانع نکاح ہے ۷۰
۱۵۔ تعلق رضاعی کی پیچیدہ صورتیں ۷۶
۱۶۔ شیر کو چوسنے اور پینے وغیرہ سے حرمت رضاعت ... ۸۲

فصل سوم۔ تعلق نسبی و رضاعی و ناجائز کا ثبوت۔

۱۷۔ تعلق نسبی کا بعض صورتوں میں ثبوت ۸۶
۱۸۔ تعلق رضاعی کا بعض صورتوں میں ثبوت ۸۷
۱۹۔ تعلق ناجائز کا بعض صورتوں میں ثبوت ۹۱

فصل چہارم۔ تبدیلی مذہب یا دارین سے نکاح قائم رہنا و نہ رہنا

۲۰۔ تبدیلی مذہب سے نکاح قائم رہیگا یا فسخ ہوگا ۹۴
۲۱۔ تباین دارین سے نکاح قائم رہیگا یا فسخ ہوگا ۱۰۰

باب سوم

کفائت یعنی خاوند بیوی کا ہم کفو ہونا

فصل اول۔ کفائت اور اس کے قواعد۔

۲۲۔ کفائت کیا ہے اور کن امور میں اس کی پابندی لازم ہے ۱۰۹
۲۳۔ کفائت کا لحاظ نہ کرنا اور اس کا نتیجہ ۱۱۰
۲۴۔ کفائت کی پیچیدہ صورتیں (و متفرق) ۱۱۲

باب چہارم

اولیا اور ان کے اختیارات و احکام متعلقہ

فصل اول۔ اولیا اور ان کا تقرر

۲۵۔ ولی کون ہوتا ہے اور ولی علی الترتیب کون ہے

۲۶- بعض لوگ ولی ہو سکتے ہیں اور بعض نہیں ۱۲۲

فصل دوم- ولی کے اختیارات و عدم اختیارات-

۲۷- ولی کے اختیارات ۱۲۵
۲۸- خیار بلوغ اور اس کے متعلق قواعد ۱۳۰
۲۹- بالغ عورت نکاح کے معاملہ میں کسی کے تابع نہیں ... ۱۳۵

باب پنجم

مہر اور اس کے متعلق قواعد

فصل اول- مہر اور اس کی قسمیں اور تشریح-

۳۰- مہر اور اس کی قسمیں اور مقدار وغیرہ ۱۳۹

فصل دوم- مہر مسمی و مہر مثل اور انکا قائم کرنا

۳۱- مہر مسمی کتنی قسم کا ہے اور کیونکر مقرر کیا جاتا ہے ۱۴۵
۳۲- مہر مثل کیا ہے- اور کیونکر مقرر کیا جاتا ہے ۱۴۸

فصل سوم وہ اشیا یا شرائط جو مہر ہو سکتی ہیں-

۳۳- کونسی چیز مہر ہو سکتی ہے اور کونسی نہیں ۱۵۱
۳۴- مہر کی چیزوں کے نشے اور تشریح ۱۵۷
۳۵- مہر کیا ہوگا جبکہ مہر کیساتھ کوئی چیز یا شرط شامل ہو ... ۱۵۹

فصل چہارم- مختلف صورتوں میں مہر کیسا ہوگا-

۳۶- کن صورتوں میں مہر پورا ملیگا یا نصف یا کچھ نہیں ۱۶۴
۳۷- خلوت و صحبت کی مختلف صورتیں اور مہر ۱۶۸

فصل پنجم- مہر میں کمی بیشی یا غلطی واقع ہونا اور تصفیہ-

۳۸- مقررہ مہر میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے ۱۷۸
۳۹- مہر کی مقررہ چیز غلط نکلی تو مہر کیسا ہوگا ۱۸۱
۴۰- مہر کی چیز میں زیادتی یا نقصان واقع ہونا یا وہ چیز تلف ہوجانا ۱۸۵
۴۱- مہر اور عطیہ کے متعلق جھگڑا اور فیصلہ ۱۸۹

فصل ششم- مہر کے متعلق مختلف اور امور متفرق-

۴۲- مہر کی ضمانت ہونا اور اسکے قواعد ۱۹۶
۴۳- مہر بخش دینا یا فروخت کر دینا یا کسی کو دیدینا ۱۹۹
۴۴- مہر نہ ملنے کی صورت میں خاوند کی اطاعت یا انکار ۲۰۲
۴۵- مہر کے متعلق متفرق امور ۲۰۶

باب ششم

معاملات نکاح بذریعہ وکیل یا فضولی

فصل اول- اصیل اور وکیل و فضولی در معاملات نکاح

۴۶- اصیل اور وکیل اور فضولی اور انکے ذریعہ نکاح ۲۱۱
۴۷- وکیل کا تقرر اور اختیارات وکارگذاری وغیرہ ۲۱۲
۴۸- فضولی کے ذریعہ معاہدہ نکاح اور اس کے قواعد ۲۲۲
۴۹- وکیل کی معزولی ۲۲۸

باب ہفتم

نکاح کے گواہ اور ان کے متعلق قواعد

فصل اول- نکاح کے گواہ اور ان کے متعلق شرائط-

۵۰- نکاح کے گواہ کون لوگ ہو سکتے ہیں ۲۳۱
۵۱- گواہوں کے متعلق ضروری باتیں ۲۳۳

باب ہشتم

نکاح کا منعقد ہونا- عورت سے نکاح کی منظوری حاصل کرنی- اور فریقین کا ایجاب و قبول

فصل اول- عورت سے نکاح کی منظوری حاصل کرنی

۵۲- کنواری اور غیر کنواری میں فرق ۲۳۹
۵۳- عورت سے نکاح کے متعلق منظوری حاصل کرنی ۲۴۰
۵۴- رضامندی و غیر رضامندی کی پیچیدہ صورتیں ۲۴۶

فصل دوم- نکاح کا منعقد ہونا اور ایجاب و قبول ...

۵۵- جلسہ نکاح اور ایجاب و قبول ۲۵۲
۵۶- ایجاب و قبول کے الفاظ و فقرات ۲۵۴
۵۷- ایجاب و قبول کے قواعد ۲۵۹

باب نہم

خلوت- صحبت- معاشرت

فصل اول۔ خلوت و صحبت

۵۸۔ خلوت و صحبت اور ان کے قواعد ۲۶۵
۵۹۔ خلوت صحیحہ کبھی صحبت کے مثل ہے اور کبھی نہیں ۲۷۰

فصل دوم۔ معاشرت

۶۰۔ خاوند و بیوی کی ذمہ داریاں ۲۷۴
۶۱۔ ایک بیوی یا کئی سے برتاؤ ۲۷۵

باب دہم

متفرق

فصل اول۔ جہیز و اسباب خانہ داری و مکان رہائش

۶۲۔ جہیز کیا ہے اور کس کی ملکیت ہوتا ہے ۲۸۳
۶۳۔ اسباب خانہ داری و مکان رہائش ۲۸۵

فصل دوم۔ دست پیمان و بعض اخراجات اور ولیمہ

۶۴۔ دست پیمان کیا ہے اور جہیز سے اس کا کیا تعلق ہے ... ۲۸۹
۶۵۔ بعض اخراجات کی ذمہ داری جو خاوند یا بیوی کو یا ان کے والدین پر ۲۹۰
۶۶۔ ولیمہ کیا ہے اور اس کے اخراجات کس کے ذمہ رہتے ہیں ... ۲۹۲

فصل سوم۔ نکاح کے متعلق شرائط و حیل شرعی

۶۷۔ بعض حیلے و تجاویز جو جائز رکھی گئی ہیں ۲۹۳
۶۸۔ نکاحنامہ میں یہ امور قابل ذکر ہیں ۲۹۷

فصل چہارم۔ عدالت سے خاوند بیوی کا تقرر یا علیحدگی
اور غیر مسلم کے قواعد نکاح

۶۹۔ عدالت کے حکم سے خاوند بیوی قرار پانا ۳۰۴
۷۰۔ غیر مسلم و اہل کفر کے قواعد نکاح ۳۰۵

ضمیمہ جات

۱۔ اصطلاحات و الفاظ اور اُن کی تشریح ۳۱۱
۲۔ مسائل شافعی و حنفی میں اختلاف ۳۱۴
۳۔ محرمات و غیر محرمات بترتیب حروف تہجی ۳۱۶
۴۔ وہ صورتیں جن میں نکاح فاسد ہوگا یا باطل یا صحیح رہیگا ... ۳۱۸
۵۔ وہ صورتیں جن میں کبھی مہر مسمّٰی کبھی مہر مثل اور کبھی کچھ نہیں دیا جاتا
(خلوت صحیح و فاسد و مہر ملنا نہ ملنا) ۳۲۱
۶۔ طریق نکاح علی الترتیب معہ بعض رسوم جو ہندوستان میں رائج ہیں ۳۲۳
۷۔ نکاح میں بلانے کے رقعے و خطوط وکارڈ ۳۲۷
۸۔ خطبہ نکاح ۳۲۸
۹۔ وثیقہ نکاح یا نکاحنامہ یا کابین نامہ ۳۲۹
۱۰۔ نکاح کے متعلق تمام مستند نظائر ہائی کورٹوں اور پریوی کونسل
کے فیصلے نظائر[1] ... ... علیحدہ جلد میں

[1] یہ ضمیمہ زبان انگریزی میں ہے اور اس میں نکاح کے متعلق تمام نظائر جو کہ ہائی کورٹوں اور پریوی کونسل سے شائع ہوئے ہیں اور جو [illegible] کی چودہ جلدوں سے (۱۸۶۲ء سے ۱۹۲۶ء) [illegible] وغیرہ [illegible] [illegible] اور تمام [illegible] داخل [illegible] ہے گیا [illegible]

فہرست مضامین بلحاظ حروف تہجی

نقشہ جات

۱۔ نکاح صحیح و فاسد و لازم و غیر لازم و نافذ و غیر نافذ میں فرق ... ۲۸
۲۔ وہ صورتیں جن میں متعلق نسب یا مصاہرت نکاح جائز یا ناجائز ہے ... ۵۳
۳۔ وہ صورتیں جن میں متعلق رضاعت نکاح ممنوع ہے ۵۶
۴۔ تبدیل مذہب سے نکاح قائم رہنا یا نہ رہنا اور مہر ملنا نہ ملنا ۹۷
۴ الف۔ کفائت کے متعلق جو امور مد نظر رکھنے ضروری ہیں اور جو ضروری نہیں ... ۱۰۹
۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰۔ نقشہ جات ترتیب اولیاء ۱۲۱
۱۱۔ مہر کی قسمیں اور ان کے فروع اور تشریح ۱۴۱
۱۲۔ مہر کی چیز کی جنس اور وصف دونوں معلوم ہوں یا مجہول
ہوں یا ایک معلوم اور دوسرا مجہول ہو ۱۵۶

وہ کتب جن کے مسائل اس کتاب میں جمع ہیں۔

۱۔ ہدایہ (امام برہان الدین علی مرغینانی) ۲۔ عنایہ شرح ہدایہ (مولوی اکمل الدین بن محمود بن احمد الحنفی) ۳۔ کفایہ شرح ہدایہ (امام الدین) ۴۔ فتح القدیر شرح ہدایہ۔ (کمال الدین بن الہمام) ۵۔ کنز الدقائق (ابو البرکات عبد الدین احمد حفیظ الدین النسفی) ۶۔ الاشباہ والنظائر (زین العابدین ابن نجیم المصری) ۷۔ بحر الرائق (زین العابدین ابن نجیم المصری) ۸۔ عینی شرح کنز (از بدر الدین محمد بن احمد العینی)۔ ۹۔ ایضاح شرح کنز ۱۰۔ شرح وقایہ (عبید الدین مسعود) ۱۱۔ شرح وقایہ مع حاشیہ (یوسف بن جنید چلپی) ۱۲۔ برجندی (از مولانا عبد العلی البرجندی) ۱۳۔ الاشباہ والنظائر (معہ شرح حموی) ۱۴۔ فتاوی قاضیخان (امام قاضی حسن بن بدر الدین منصور قاضی خان) ۱۵۔ جامع الرموز (از شمس محمد قہستانی) ۱۶۔ دُر مختار (شرح تنویر الابصار محمد علاء الدین حصکفی بن شیخ علی) ۱۷۔ ردّ المحتار (شامی) ۱۸۔ حاشیہ المدنی۔ ۱۹۔ طحطاوی۔ ۲۰۔ فتاوی عالمگیری ۲۱۔ قدوری محشی (امام ابوالحسن) ۲۲۔ جوہرۃ النیرہ (شرح قدوری) ۲۳۔ تخریج ہدایہ (زیلعی) ۲۴۔ ہدایہ مع الکفایہ (سید جلال الدین کرمانی) ۲۵۔ قسطلانی (شہاب الدین قسطلانی کی شرح صحیح بخاری) ان کتب سے بھی مدد لی گئی ہے۔ ۲۶۔ نور الانوار ۲۷۔ اصول الشاشی ۲۸۔ جامع الرموز ۲۹۔ شرح کنز الدقائق ۳۰۔ بلوغ المرام ۳۱۔ تفسیر کشاف ۳۲۔ تفسیر جلالین ۳۳۔ تفسیر بیضاوی ۳۴۔ صحیح بخاری ۳۵ صحیح مسلم ۳۶۔ سنن ابی داؤد (سلیمان بن اشعث) ۳۷۔ نسائی ۳۸۔ جامع ترمذی (امام ابوعیسیٰ) ۳۹ مشکوٰۃ شریف

اہل تشیع کی ان کتب سے مدد لی گئی ۴۰۔ شرائع الاسلام (اہل تشیع) ۴۱۔ مفاتیح (اہل تشیع) ۴۲ منہاج الطالبین شافعی ۴۳۔ نیل المرام (اہل تشیع) وغیرہ وغیرہ وغیرہ ...

ہدایات وعلامات واختصارات۔

۱۔ اوپر تک اور نیچے تک سے مطلب یہ ہے کہ نیچے سے اوپر تک یا اس کے برعکس سلسلہ اسی ترتیب سے چلا گیا ہے جیسے باپ کا باپ، باپ کے باپ کا باپ وغیرہ اوپر تک ۔ بیٹے کا بیٹا ۔ بیٹے کے بیٹے کا بیٹا نیچے تک +

۲۔ صحبت سے مطلب ہمبستری ہے یا جماع خواہش سے چھونا سے مطلب شہوت سے کسی کو ہاتھ لگانا۔ م = منجانب مصنف۔

۳۔ ⊜ = مرد ◯ = عورت سرخ وہ رشتہ دار ہیں جن سے نکاح کا کرنا جائز ہے ۔ اور سبز وہ ہیں جن سے ناجائز ہے +

۴۔ ع = علاتی جو ایک باپ اور دو ماں کے اولاد ہوں۔ ح = حقیقی جو ایک ماں باپ کی اولاد ہوں ۔ اخ = اخیافی جو ایک ماں اور دو باپوں کی اولاد ہوں

۵۔ دیکھو دفعہ ۵۔ ۸ سے مطلب ہے کہ دیکھو دفعہ ۵ مسئلہ ۸۔ اور اگر آگے ۸ (۳) ہو تو مطلب ہے کہ مسئلہ ۸ شق ۳ + بعض دفعہ صرف ۱۲۔ ۸ لکھا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ دیکھو دفعہ ۱۲ مسئلہ ۸ +

كتاب النكاح

احکام نکاح بر طبق مذہب حنفی

وشافعی ومالکی وحنبلی

(بہ ترتیب ابواب وفصول)

(مع بعض احکام نکاح اہل تشیع)

۱

باب اوّل

ابتدائی

فصل اوّل۔ نکاح اور اس کا مقصد اور حقیقت ● | فصل دوم۔ نکاح کی قسمیں اور فریقین اور شرائط نکاح ●

فصل سوم۔ نکاح صحیح و فاسد و باطل و زنا۔ (ومتفرق) ●

باب اول — فصل اول — نکاح اور اس کا مقصد اور حقیقت — باب اول

خلاصہ:- نکاح ایک معاہدہ ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان کیا جاتا ہے کہ وہ آپس میں مل کر زندگی بسر کریں اور ایک دوسرے سے صحبت رکھیں اور ان سے اولاد پیدا ہو۔ اور وہ ان کی تربیت اور تعلیم وغیرہ کے ذمہ دار رہیں۔ زمانہ قدیم میں نکاح کئی قسم کے ہوتے تھے نکاح موقت یعنی ایک خاص وقت تک عورت اور مرد میں صحبت جاری رہے ایسے نکاح یہودیوں وغیرہ اور بت پرست قوموں میں عام تھے۔ نبی آخر الزماں نے دس ہجری میں یہ نکاح ممنوع اور اصول اسلام کے خلاف قرار دئے جو آیات قرآنی میں وہ عورتیں جن سے بلحاظ نسب یا بلحاظ رضاعت یا بلحاظ صہریت نکاح ممنوع ہے وضاحت سے بتا دی گئی ہیں۔ پھر احادیث میں اور زیادہ تفصیل کر دی گئی ہے۔ دیکھو دفعہ ۱۰۳ و ۱۰۴۔ نکاح سے پہلے عورت کو ایک نظر دیکھ لینا اور نکاح کے متعلق عورت سے مشاورت حاصل کرنا اور نکاح میں خوشی کی غرض سے دف بجانا۔ احادیث سے صاف ظاہر ہے۔

ا۔ نکاح کی تعریف اور ارکان۔

ا۔ نکاح ایک معاہدہ ہے جس کی رو سے کسی مرد اور عورت کی باہم صحبت شرعاً صحیح قرار دی جاتی ہے۔ اور ان سے اولاد کا ہونا مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اور وہ اولاد صحیح النسب قرار دی جاتی ہے۔

ا۔ نکاح ایک معاہدہ ہے جو کسی مرد اور عورت کے درمیان تمام زندگی کے واسطے قائم کیا جاتا ہے تاکہ اس کی رو سے ان کے درمیان صحبت صحیح ہو اور جائز ہو۔

۲۔ نکاح کا ایک بڑا مقصد انسانی زندگی کو پرلطف بنانا بھی ہے۔ اسی واسطے نکاح انسان کی بڑی ضروریات زندگی سے خیال کیا گیا ہے۔ اور اسی خیال کو مدنظر رکھ کر ضعیف العمری اور مرض الموت میں بھی نکاح جائز رکھا گیا ہے۔

۳۔ نکاح کے ارکان ایجاب و قبول ہیں۔ جو خاص قواعد کے تابع عمل میں لائے جاتے ہیں۔ دیکھو دفعہ ۵۷۔

شرح (۱) نکاح۔ نکاح کے لغوی معنے صحبت کے ہیں۔ اور شریعت میں اس کا مطلب ایک خاص عقد ہے جو عورت کے جائز کرنے کے واسطے وضع کیا گیا ہے۔ ہدایہ۔ نکاح ایک عقد ہے جو بنایا گیا ہے اس نفع (یا فائدہ) کے حلال کرنے کے واسطے جو مرد کو عورت سے حاصل ہوتا ہے۔ شرح وقایہ۔ شرع میں نکاح ایسے عقد کو کہتے ہیں جو ملک متعہ پر دلالت کرے۔ کنز۔ فقہا کے نزدیک نکاح ایک عقد مخصوص ہے (بندش بذریعہ ایجاب و قبول) جس کے ذریعہ سے فائدہ اٹھانا حلال ہو جاتا ہے۔ یعنی ایک مرد ایک عورت سے

۱؎ یعنی قصداً تمتع کا فائدہ بخشے۔ چنانچہ لونڈی خرید کردہ کی حلت ضمنا ہے۔ اور یہ تعلق نکاح نہیں کہلاتا۔

سے فائدہ (لطف) حاصل کرنیکا جائز طور پر حقدار ہو جاتا ہے - اور کوئی مانع شرعی حائل نہیں ہوتا جیسا کہ اگر عورت کی بجائے مرد ہو - یا خنثیٰ مشکل ہو (جسکا مرد یا عورت ہونا ثابت نہ ہوا ہو) - ذی رحم محرم ہو - جنی عورت ہو یا دریائی انسان ہو (کہ ہم جنس نہ ہوا) تو یہ شرعاً منع ہیں ؛ ہاں حسن بصری نے جنیہ سے نکاح کرنا رو برو گواہاں کے جائز رکھا ہے — درمختار ؛ نکاح صرف نسل انسانی میں ایک مرد اور عورت کے درمیان واقع ہو سکتا ہے جنکی آپس کی صحبت اور تعلق شرعاً منع نہ ہو - مثلاً کوئی مرد خنثیٰ مشکل سے نکاح نہیں کر سکتا نہ ایسی عورت سے جو حکم الٰہی کی رو سے اس کے واسطے ممنوع ہے ؛ چونکہ یہ ضابطہ انسانوں کے واسطے قائم کیا گیا ہے تو کوئی شخص انسانوں کے سوا کسی اور جنس میں نکاح نہیں کر سکتا — رد المختار ؛

اہل اصول و لغت کے نزدیک نکاح حقیقت سے جماع ہیں - اور مجاز سے عقد ہیں - تو جس مقام پر قرآن شریف اور حدیث میں نکاح کا لفظ آئے (سوائے اس کے کہ قرینہ سے کوئی اور معنے پائے جائیں) تو اس سے مطلب جماع ہوگا - (کیونکہ حقیقت مقدم ہوتی ہے مجاز پر) جیسا کہ اس آیت شریف میں وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (نہ صحبت کرو ان عورتوں سے جنسے تمہارے باپوں نے صحبت کی ہے) تو اس طرح باپ کی زنا کی ہوئی عورت بھی بیٹے پر حرام ہوئی بخلاف اس آیت کے فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ کہ (یعنی عورت مطلقہ ثلاثہ پہلے خاوند پر حلال نہیں جبتک کہ وہ نکاح نکرے غیر خاوند سے) لہٰذا اس میں نکاح کی اسناد عورت کی طرف قرینہ ہے کہ معنے حقیقی نہیں آسکتے - (کیونکہ عورت جماع نہیں کر سکتی) - تو یہاں مقصد محض عقد ہے نہ جماع لیکن مجازاً — درمختار ؛

تشریح — اب یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ مطلقہ ثلاثہ پہلے خاوند کے واسطے حلال ہو جاوے گی اگر وہ دوسرے شخص سے نکاح کر کے چھٹکارا حاصل کر لے کیونکہ آیت شریف کا مطلب صاف ہے - مگر مشروط ہونا جماع کا حدیث عسیلہ سے ثابت ہے جو کہ یہ ہے کہ ایک شخص رفاعہ نامی نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی تھی تو اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا مگر وہ نامرد نکلا - تو اس نے آنحضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا تو آپ نے دریافت کیا کہ کیا تو رفاعہ کے پاس پھر جانا چاہتی ہے - اُس نے جواب دیا کہ ہاں - تو آپ نے فرمایا کہ یہ نہیں ہو سکتا جبتک کہ تو اس کا اور وہ تیرا عسیلہ نہ چکھ لے (یعنی مزہ صحبت نہ لے لے) ؛

تفسیر ابراہیم بن المنذر میں ابو بسطام مقاتل بن حیان سے روایت ہے کہ رفاعہ بن وہب ایک شخص نے آنحضرت کے زمانہ میں اپنی بیوی عائشہ بنت عبدالرحمٰن بن عتیک کو تین طلاق دیدی تھیں کہ اس نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے دوسرا نکاح کر لیا - پھر ایک روز آنحضرت کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ عبدالرحمٰن نے مجھے بغیر مباشرت کے طلاق دیدی ہے تو کیا اب میں پھر رفاعہ سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا کہ جبتک عبدالرحمٰن تجھ سے مباشرت نہ کر لے تو رفاعہ کے پاس واپس نہیں جا سکتی - اس پر خداے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی - یہ اصل حدیث بغیر شان نزول آیۃ کے صحاح کی سب کتابوں میں موجود ہے - صرف ابو داؤد میں رفاعہ کا نام نہیں پایا جاتا ؛

(۲) نکاح کی خوبیاں — کوئی عبادت مسلمانوں میں ایسی نہیں پائی گئی جو حضرت آدم کے زمانہ سے اس وقت تک مشروع رہی ہو - پھر بہشت میں بھی دائمی رہے سوائے نکاح اور ایمان کے — درمختار ؛ حضرت آدم کے زمانہ سے اس وقت تک کوئی عبادت ایسی نہیں پائی گئی جس کی نسبت اس زمانہ تک قائم رہا ہو سوائے نکاح کے کیونکہ نکاح ہی ایک ایسی عبادت ہے (یا نیک کام ہے) کہ نسل انسانی کو موجب اور گناہوں سے بچانے والا ہے — رد المختار ؛

(۳) نکاح کے ارکان — نکاح کے ارکان ایجاب و قبول ہیں ؛ ایجاب وہ الفاظ ہیں جو پہلے بولے جائیں خواہ مرد کی طرف سے ہوں یا عورت کی طرف سے - اور ان کے جواب کو قبول کہتے ہیں — فتاویٰ عالمگیری ؛ (دیکھو دفعہ ۵۵) ؛

شرح میں ایجاب سے مطلب وہ الفاظ ہیں جو فریقین میں سے کسی کے منہ سے پہلے نکلیں - اور اس کو ایجاب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے متعلق فریق ثانی کو ہاں یا نہ کا جواب دینا پڑتا ہے - اور قبول سے مطلب وہ الفاظ ہیں جو فریق ثانی کے منہ سے نکلیں بمقابلہ ایجاب کے — شرح ہدایہ ؛

۲ - کیا ہر شخص کے واسطے نکاح ضروری ہے -

۱ - نکاح سنت مؤکدہ ہے ایسے شخص کے حق میں جو عورت کے مہر ادا کرنے اور اسکو نفقہ دینے کے قابل ہو - اور اس کی طاقت بھی قائم ہو فرض ہے ایسے شخص کے حق میں جس پر خواہش نفسانی کا غلبہ ہو - اور مکروہ ہے ایسے شخص کے حق میں جسکو خوف ہو کہ احکام نکاح کی پابندی نہیں کر سکیگا ؛

۱ - اگر خواہش نفسانی کا غلبہ اس قدر نا قابل ضبط ہو کہ اگر وہ شخص نکاح نہ کرے تو ضرور صحبت ناجائز یا زنا کی جرات مند ہوگی - تو اس کو نکاح کر لینا چاہئے - ہاں اگر وہ مہر دینے کے نا قابل ہو یا بیوی کو نفقہ نہ دے سکے تو اس کو نکاح نہ کرنا چاہئے اور بہ کثرت روزہ رکھے ؛ ۲ - اگر کوئی شخص عورت سے صحبت کرنے کے لائق ہے اور مہر بھی دے سکتا ہے اور نفقہ بھی تو اس کے حق میں نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے ؛

سندات

(۱) نکاح سنت مؤکدہ ہے یا واجب - حالت اعتدال میں (یعنی جب ہر شخص کی حالت درمیانی ہو) نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے - اور اگر کسی پر شہوت یا خواہش نفسانی کا غلبہ ہو تو اس کو نکاح کرنا واجب ہے جس شخص کو نکاح کرنے سے خوف ہو کہ احکام نکاح کی پابندی میں مجھ سے ظلم ہو گا تو اس کو نکاح کرنا مکروہ ہے - فتاوی عالمگیری ؛

(۲) نکاح کب واجب ہے اور کب مسنون - نکاح واجب ہے جبکہ کسی شخص پر غلبہ خواہش یا شہوت ہو - پھر اگر اس کو یقین ہو جائے کہ اگر نکاح نہ کرونگا تو زنا کا مرتکب ہوؤنگا تو نکاح اس پر فرض ہو جائیگا - پھر یہ واجب اور فرض ہونا جبھی اس صورت میں ہے جبکہ وہ عورت کو مہر دینے اور نفقہ دینے کے قابل ہو اگر وہ اس قابل نہیں ہے تو نکاح نہ کرنے سے گنہگار نہ ہوگا کہ بدائع میں لکھا ہے - اور جو مذہب کہ جب نکاح سنت مؤکدہ ہے تو اس کے ترک کرنے سے گنہگار رہوگا - اور ثواب ملیگا اگر نکاح سے پاکدامن رہنے کی نیت ہو یا حصول اولاد کی نیت ہو - مگر حالت اعتدال کی یہ ہے کہ اس شخص کی بیوی کو جماع کر سکے اور مہر اور نفقہ ادا کر سکے - ؛ نہر الفائق میں حالت اعتدال میں نکاح کے واجب ہونیکو ترجیح دی ہے بوجہ ثابت ہونے مواظبت کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے - اور لکھا ہے کہ نکاح سے اعراض انکار ہے - درمختار ؛

(۳) حدیث - صحیحین میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نکاح کرتا ہوں عورتوں سے اور جو میرے طریق سے رغبت نہ رکھے وہ میرے طریق پر نہیں ہے - تو یہ حدیث وجوب پر دلیل نہیں ہے جیسا کہ صاحب نہر الفائق نے استدلال کیا ہے کیونکہ انکار اس حدیث میں تارک نکاح پر نہیں ہے بلکہ رغبت پر ہے ؛

(۴) نکاح مکروہ ہے - نکاح مکروہ ہے جبکہ مرد کو خوف ہو کہ عورت پر ظلم یا بے انصافی کریگا - اور اگر پورا یقین ہو کہ عورت پر ظلم یا بے انصافی ہوگی تو نکاح کرنا حرام ہے - درمختار

(۵) متفرق - شامی اور کافی وغیرہ کتب میں ہے کہ نکاح کی طرف متوجہ ہونا افضل ہے بمقابلہ نماز نفل اور روزہ نفل کی طرف متوجہ ہونے کے - لیکن امام شافعی کے نزدیک اسکے برعکس ہے - یہ فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ - (نکاح میری سنت ہے جو میری سنت سے روگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں ہے) لہذا نکاح کیطرف متوجہ ہونا نماز نفل اور روزہ نفل سے افضل ہوا ؛ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ایسے شخص کی نماز کی دو رکعتیں جس کے پاس بیوی ہے ایسے شخص کی نماز کی ستر رکعتوں سے بہتر ہے جس کے پاس بیوی نہیں ؛ بستان اور مختار الفتاوی میں لکھا ہے کہ اگر عورت کیطرف رغبت ہو تو نکاح کرے ورنہ نہ کرے اور خداتعالی کی عبادت میں مشغول ہونا بہتر ہے ؛

۳- آیاتِ قرآنی متعلق نکاح (و تفسیر)

۱- چار عورتوں تک نکاح درست ہے - (سورۂ نساء)

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝

اور اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف قائم نہ رکھ سکو گے تو اپنی مرضی کے مطابق دو دو اور تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کر لو پھر اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ (کئی بیویوں میں) برابری (کیساں برتاؤ) نہ کر سکو گے تو (اسی صورت میں) ایک ہی کی کرنا یا جو (لونڈی) تمہارے قبضے میں ہو (اسی پر قناعت کرنا)۔

۲- محرمات- مہر- آزاد سے نکاح نہ کر سکو تو لونڈی سے کر لو- لونڈی سے نکاح مالک کی اجازت سے- (سورۂ نساء)

وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ اٰبَآؤُکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَّسَآءَ سَبِیْلًا ۝ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ وَبَنٰتُکُمْ وَاَخَوٰتُکُمْ وَعَمّٰتُکُمْ وَخٰلٰتُکُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُکُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَکُمْ وَاَخَوٰتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِکُمْ وَرَبَآئِبُکُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَآئِکُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۝ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ فَتَیٰتِکُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِکُمْ بَعْضُکُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ فَانْکِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۔

اور جن عورتوں کیساتھ تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو تم ان کے ساتھ نکاح نہ کرنا مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) تحقیق یہ بڑی بے حیائی اور غضب کی بات ہے اور بہت برا دستور تھا (مسلمانوں) تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری (رضاعی) مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریکی بہنیں اور تمہاری ساسیں (یہ سب) تم پر حرام ہیں اور جن بیبیوں کے ساتھ تم صحبت داری کر چکے ہو ان کی لڑکیاں جو (تمہاری) گودوں میں پرورش پاتی ہیں (تم پر حرام ہیں) لیکن اگر ان بیبیوں کیساتھ تم نے صحبت داری نہ کی ہو تو ان لڑکیوں کیساتھ نکاح کر لینے سے تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہاری بہوئیں یعنی تمہارے (اپنے) صلبی بیٹوں کی بیبیاں بھی تم پر حرام ہیں اور دو بہنوں کا ایک ساتھ (نکاح میں) رکھنا (بھی تم پر حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بیشک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے — اور وہ عورتیں (بھی حرام ہیں) جو دوسروں کی قید نکاح میں ہوں مگر وہ جو (کافروں) کی لڑائی میں تمہارے قبضہ میں آئی ہوں (یہ) خدا کا حکم تحریری ہے (جو) تم پر لازم کیا جاتا ہے (اور جو عورتیں تم پر حرام کی گئیں) ان کے علاوہ (سب) عورتیں شہوت رانی کیلئے نہیں بلکہ قید نکاح میں لانے کی غرض سے مال (یعنی مہر) کے بدلے نکاح کرنا چاہو پھر جن عورتوں سے تم نے لطف اٹھایا ہو تو ان کو جو مہر ٹھہرا ان کے حوالہ کرو اور ٹھہرائے پیچھے مہر کے کم و بیش کرنے پر آپس میں راضی ہو جاؤ تو تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ سب کے حال سے واقف ہے اور سب کام حکمت (و تدبیر) کرتا ہے — اور تم میں سے جس کو مسلمان بیبیوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو تو (خیر لونڈیاں ہی سہی) جو کافروں کی لڑائی میں تم مسلمانوں کے قبضے میں آ جائیں۔ بشرطیکہ ایمان رکھتی ہوں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے (آدم زاد ہونے کے اعتبار سے) تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو (بے تامل) لونڈی والوں کی اذن سے ان کے ساتھ نکاح کر لو اور دستور کے مطابق ان کے مہر ان کے حوالہ کر دو مگر شرط یہ ہے کہ قید (نکاح) میں لائی جائیں (اور) نہ (تو تم سے) بازاری عورتوں کا سا تعلق رکھنا چاہتی ہوں اور نہ آشناؤں کا سا۔

۳- وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے- (البقرہ)

وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکٰتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْکُمْ وَلَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ وَّلَوْ اَعْجَبَکُمْ ط

اور مت نکاح کرو مشرک عورتوں سے یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں۔ اور بیشک لونڈی ایمان والی بہتر ہے مشرکہ سے۔ اگرچہ مشرکہ ہی تم کو پسند ہو۔ اور مت نکاح کرو مشرکوں سے یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں۔ اور البتہ غلام ایمان والا بہتر ہے مشرک مرد سے۔ اگرچہ مشرک ہی تم کو پسند ہو۔

۴- وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے- (المائدہ)

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ

اور مسلمانوں کی بیاہتا بیبیاں اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے ان میں کی (بھی) بیاہتا بیبیاں تمہارے لئے حلال ہیں

مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ۭ

بشرطیکہ انکے مہر انکے حوالے کردو (اور) تمہارا ارادہ (انکو) قید (نکاح) میں لانیکا ہو نہ کھلم کھلا بدکاری کرنیکا اور نہ چوری چھپے آشنا بنانے کا —

٥ منہ بولے لڑکے کی بیوی سے نکاح درست ہے — فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

ومن یقنت — (سورۃ الاحزاب)

پھر جب زید نے اس عورت سے (کوئی) حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی اسکو طلاق دیدی اور عدت کی مدت پوری ہوگئی) تو ہم نے تمہارا اس سے

حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا

(عورت) کا نکاح کر دیا تاکہ عام مسلمانوں کو اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (کے ساتھ) جب وہ ان سے اپنی حاجت پوری کر چکیں (یعنی طلاق دیدیں) نکاح کرنے میں کسی طرح کی تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم تو پورا ہو کر ہی رہنا تھا۔ اسلئے پیغمبر کیلئے جو بات خدا نے ٹھیرا دی ہو اس کے

فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ۝

کرنے میں پیغمبر کیلئے کچھ مضائقہ (کی بات) نہیں (اور) جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی خدا کا یہی دستور رہا ہے اور خدا کا حکم (پہلے سے) اندازہ کیا ہوا (اور) ٹھیرایا ہوا ہوتا ہے

٦ غلام و لونڈی کا نکاح — وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ

قد افلح — (سورۃ النور)

اور اپنی بیوہ عورتوں کے نکاح کر دو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے بھی جو نیک بخت ہوں

وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

اگر یہ لوگ محتاج ہونگے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا اور اللہ گنجائش والا (اور) سب کے حال سے واقف ہے۔

٧ وہ عورتیں جو آنحضرت کیواسطے حلال کی گئی تھیں — يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ

ومن یقنت — (سورۃ الاحزاب)

اے پیغمبر ہم نے تمہارے لئے تمہاری بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے تم نے مہر دیدیئے ہیں اور تمہاری ہاتھ کا مال (یعنی لونڈیاں)

وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ

جو خدا نے تمکو (دشمنوں کی لڑائیوں میں بطور غنیمت) دلوادی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ ہجرت

مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ

کرکے آئی ہیں اور کوئی مسلمان عورت اگر (مفت) اپنے تئیں پیغمبر کو بخش دے (یعنی بے مہر نکاح میں آنا چاہے) بشرطیکہ پیغمبر (بھی) اس کو نکاح میں لینا چاہیں (یہ اجازت) خاص تمہاری ہی لئے ہے اور عام مسلمانوں کیلئے نہیں۔ ہم نے جو ان کی

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

بیویوں اور انکے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) کا حق (مہر) ٹھیرا دیا ہے ہم کو معلوم ہے (وہ انکو دینا ہوگا اور تمہارے ساتھ یہ خاص رعایت) اسلئے (کی گئی ہے) کہ (تمکو) کسی طرح کی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

٨ دودھ پلانے کی مدت — وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ

حٰمٓ — (سورۃ الاحقاف)

اور اسکا پیٹ میں رہنا اور اسکے دودھ کا چھوٹنا (کم سے کم) تیس مہینوں میں جاکر تمام ہوتا ہے۔

٩ دو سال تک دودھ پلانے کی مدت — وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ

سیقول — (سورۃ البقرہ)

اور جو شخص (بی بی کو طلاق دیکر پیچھے) اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اسکی خاطر مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس

أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ

دودھ پلائیں اور جسکا وہ بچہ ہو (یعنی باپ) اسپر دستور کے مطابق ماؤں کا کھانا کپڑا دینا لازم ہے (نان ونفقہ کے ٹھیراؤ میں)

١٠ مہر و مقدار مہر — لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا

سیقول — (سورۃ البقرہ)

اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے اور ان کا مہر ٹھیرانے سے پہلے ان کو طلاق دیدو تو تم پر کچھ گناہ

لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝ وَإِن

نہیں ہاں ایسی عورتوں کیساتھ کچھ سلوک کرو (مقدور والے) اپنی حیثیت کے مطابق (اور بے مقدور اپنی حیثیت کے مطابق) دستور کے مطابق جو کچھ بھی ہو یہ نیکو کاروں پر احسان کرنے کا حق ہے۔ اور اگر تم عورتوں کو

طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ

طرح کا) حق ہے اور اگر ہاتھ لگانے سے پہلے عورتوں کو طلاق دیدو اور ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو جو کچھ تم نے ٹھہرایا تھا اس کا آدھا دینا آئیگا مگر یہ کہ (عورتیں) چھوڑ بیٹھیں یا (مرد) جس کے ہاتھ میں عقدِ نکاح

بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

(کا جوڑے رکھنا یا توڑ دینا) ہے وہ (اپنا حق) چھوڑ دے (یعنی پورا مہر دینے پر راضی ہو) اور (اپنا حق) چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور آپس کی بڑائی کو مت بھولو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسکو دیکھ رہا ہے

۱۱ — متعلق مہر ... (امن خساق — القصص)

قَالَ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَىَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِىْ

(انہیں بزرگ نے موسیٰ سے) کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو اس (مہر) پر تمہارے نکاح میں دوں

ثَمٰنِىَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۭ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

کہ تم آٹھ برس میری نوکری کرو اور اگر تم دس (برس) پورے کردو تو تمہارا احسان ہے اور میں تم پر (زیادہ محنت) مشقت ڈالنی منظور نہیں (اور) تم مجھکو انشاءاللہ (خوش معاملہ) بھلا آدمی پاؤ گے (موسیٰ نے)

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ ۭ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝

کہا یہ تو یہ بات میرے اور آپکے درمیان پکی ہو چکی (مجھکو اختیار ہے) دونوں مدتوں میں سے جونسی (مدت چاہوں) پوری کردوں مجھ پر کسیطرح کا جبر نہیں اور (یہ) جو میرے اور آپکے درمیان میں قول قرار ہوا ہے اللہ اسکا گواہ ہے۔

۱۲ — اپنی باری سوکن کو دینا — والمحصنت — (سورۃ النساء)

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِھَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ

اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو (میاں بی بی) دونوں (میں

عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

کسی) پر کچھ گناہ نہیں کہ (اصلاح کی کوئی بات ٹھہرا کر) آپس میں صلح کرلیں اور صلح بہرحال بہتر ہے اور (تھوڑا بہت) بخل تو سب ہی کی طبیعت میں ہوتا ہے اور اگر ایک دوسرے کیساتھ سلوک کرو اور

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ

(سخت گیری سے) بچے رہو تو خدا تمہارے (ان نیک) کاموں سے باخبر ہے (وہ تمکو اسکا اجر دیگا) اور تم (اپنی طرف سے) بہتیرا چاہو لیکن یہ تو تم سے نہیں ہو سکے گا (کہ کسی کسی) بیبیوں میں (پوری پوری)

فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْھَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ

برابری کر سکو تو بالکل (ایک ہی طرف) مت جھک پڑو کہ دوسری کو (اسطرح) چھوڑ بیٹھو گویا (ادھر) میں لٹک رہی ہے۔

---

① وَاِنْ خِفْتُمْ الخ۔ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ سے اس آیت کی شان نزول دریافت کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرے بھانجے اکثر ایسا ہوتا تھا کہ یتیم لڑکیاں کسی شخص کی پرورش میں ہوتی تھیں۔ تو وہ شخص اُن کو مالدار اور خوبصورت دیکھکر پہلے تو اُن سے اپنا نکاح کرتے تھے پھر لیے بے پرواہ ہو جاتے تھے کہ اُن کے حقوق ادا نہیں کرتے تھے۔ تو خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور فرمایا ایسی صورت میں تم ایک سے چار تک دوسرے خاندان کی عورتیں کر سکتے ہو تاکہ اُن کے حقوق نہ ادا کرنے پر تمکو شرم دامنگیر ہو۔ چونکہ چار سے زیادہ عورتیں کرنے کی حرمت پر حد نہیں اس لئے اہل تشیع یا اور لوگ جو چار سے زیادہ عورتیں رکھنے کے قائل ہیں وہ اِن حدیثوں کے مخالف ہیں۔ چنانچہ ترمذی میں ابن عباس سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب مسلمان ہوئے تو اُن کی دس بیویاں تھیں۔ وہ سب اُن کے ساتھ مسلمان ہو گئیں۔ تو آنحضرت نے غیلان سے فرمایا کہ ان میں سے چار عورتیں تم رکھ لو باقی کو چھوڑ دو۔ ابو داؤد میں حارث بن قیس سے روایت ہے کہ جب وہ مسلمان ہوئے تو اُن کی آٹھ بیویاں تھیں۔ اُن کو بھی چار رکھنی پڑیں۔ غیلان بن سلمہ۔ اور حارث بن قیس کی روایتیں حسن اور قابل صحت ہیں۔ جس طرح آپنے کسی شخص کے نکاح میں دو بہنیں دیکھکر اُن کو علیحدہ کرادیا ہے (جس کی روایت معتبر مسند امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ میں ہے) اسیطرح آپنے چار سے زیادہ عورتیں کسی کے نکاح میں دیکھکر اُن کو علیحدہ کرادیا ہے۔ تو ثابت ہوا حسب روایت میں یہ دونوں برابر ہیں۔ پھر آخر آیت میں ہے کہ اگر زیادہ بیویاں کرنے میں تمکو خوف ہو کہ نان و نفقہ کے متعلق تم اُن سے انصاف نہ کرسکو گے تو چار نہ تین نہ دو بلکہ ایک ہی بیوی یا لونڈی پر قناعت کرو تاکہ تمپر بار کم ہو۔ اور جس بے انصافی کا خطرہ ہے وہ جاتا رہے۔

② وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ الخ۔ اسلام سے پہلے نکاح میں بہت سے رواج تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرماکر کئی رواج بند کردئے۔ صحیحین میں

آیا ہے کہ جب کوئی یتیم لڑکی کسی کی پرورش میں ہوتی تھی اور کچھ خوش شکل نہ ہوتی تھی تو وہ خود تو اس سے نکاح نہ کرتا اور کسی اور شخص سے اس کا نکاح تھوڑے سے مہر پر کر دیتا تھا۔ اور کبھی بلا مہر ہی اس کا نکاح کر دیا جاتا اور ایک اونٹ پر بٹھا کر خاوند کے گھر بھیج دیتے۔ اور کبھی اس کا نکاح بلا مہر کر کے یہ شرط کر لیتے تھے کہ ہم بھی اپنے خاندان میں تم سے ایک لڑکی بلا مہر کے لیں گے (اس کو نکاح شغار کہتے ہیں۔ دیکھو دفعہ ۵) ۔ اگر لڑکی کبھی اپنا مہر معاف کر دیتی تھی تو اس کے ولی اس کے خاوند سے خود وصول کر لیتے تھے۔ اور لڑکی کو کچھ نہ ملتا تھا۔

(۳) وَلَا تَنْكِحُوا الخ۔ ابن ابی حاتم و طبرانی و ابن سعد کی روایت سے پایا جاتا ہے کہ اسلام سے پہلے انصار کا دستور تھا کہ جب کوئی شخص مر جاتا تھا اور بیوی چھوڑ جاتا تھا اور بیٹا جو دوسری بیوی سے ہو۔ تو یہ بیٹا اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا کرتا تھا۔ اسلام کے بعد ایک شخص ابوقیس کا انتقال ہوا۔ اور قیس نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا چاہا تو عورت نے انکار کیا اور کہا کہ تو میرا بیٹا ہے اور آنحضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ گھر جا کر خاموش رہو شاید کوئی حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ پھر حرمات کے سلسلے میں اس کو علیحدہ ذکر فرمایا کہ اس کی تاکید زیادہ مقصود تھی۔ اسی حکم کی رو سے امہات مومنین امت کے لوگوں پر حرام ہیں کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم امت کے حق میں بمنزلہ باپ کے ہیں۔ اس حکم کے بعد ایک شخص نے اپنی باپ کی منکوحہ سے نکاح کر لیا۔ تو آنحضرت نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ یہ مسند امام احمد بن حنبل میں براء بن عازب کی روایت سے ہے۔ اس حکم کی رو سے علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ باپ کی صحبت کی ہوئی لونڈی بھی اس حکم میں داخل ہے۔

(۴) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ الخ۔ جو محرمات بیان کی گئی ہیں وہ نسب کے لحاظ سے بھی حرام ہیں اور رضاعت کے لحاظ سے بھی اگرچہ آیت میں صرف رضاعی ماں اور بہن کا ذکر فرما کر باقی کو نسب کے قیاس پر اس وجہ سے چھوڑ دیا ہے کہ رضاعی رشتہ بھی پیدائشی رشتہ کی طرح ہے کہ ایک کا خون دوسرے کے بدن کا جزو ہے دوسرے میں دودھ کا خون بن کر خون بدن کا جزو بن گیا ہے۔ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے جو روایت ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ دودھ پلانے سے بھی ان رشتہ داروں سے نکاح حرام ہوگا۔ جنہیں نسب کے لحاظ سے حرام ہے۔ سوتیلی بیٹی کے حرام ہونے میں یہ شرط ضرور ہے کہ اس کی ماں سے اس سوتیلے باپ نے صحبت کی ہو۔

(۵) وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الخ۔ ابن جریر سے روایت ہے کہ عطاء بن رباح سے اس آیت کی شان نزول پوچھی تو فرمایا کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کی بیوی زینب سے نکاح کر لیا تو مشرکین میں اس کا بڑا چرچا ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور نیز وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ اور نیز مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ الخ نازل فرمائی۔ بہو کے حرام ہونے کے واسطے بیٹے کے صلبی ہونے کی قید اس واسطے لگا دی کہ معلوم ہو جائے کہ زمانہ جاہلیت میں متبنیٰ بیٹے کی بیوی کو جو حرام ٹھہرانے کا دستور رہا وہ غلط ہے۔ مسند امام احمد و سنن میں ضحاک بن فیروز دیلمی سے روایت ہے کہ جب وہ اسلام لائے تو ان کے نکاح میں دو بہنیں تھیں۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ ان میں سے ایک رکھ لو دوسری کو طلاق دے دو۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن بتایا ہے۔ اب بھی نو مسلم کو چاہئے کہ ایسا موقع ہو تو ایک کو رکھ لے۔ بخاری و مسلم و سنن میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح دو بہنوں کا رکھنا منع ہے اسی طرح بیوی اور اس کی پھوپی یا خالہ بھی ساتھ نہیں رکھی جا سکتیں۔ اس پر جمیع علماء متفق ہیں۔ ہاں علماء اہل تشیع اس کے خلاف ہیں۔

(۶) وَالْمُحْصَنَاتُ الخ۔ صحیح مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و مسند امام احمد بن حنبل میں حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی لڑائی پر صحابہ کرام کا ایک لشکر روانہ کیا۔ تو وہاں سے کچھ لونڈیاں لوٹ میں ہاتھ لگیں۔ تو مسلمانوں نے ان عورتوں کی صحبت سے اس خیال پر کہ ان کے خاوند ان کے شہروں میں ہوں گے پرہیز کیا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کہ خاوند والی عورتوں سے صحبت حرام ہے مگر ان سے جو لوٹ میں ہاتھ آئی ہیں جائز ہے۔ مگر صحبت کرنے میں انتظار کرے کہ حاملہ و غیر حاملہ کی تصدیق ہو جائے۔ تاکہ اولاد مشتبہ نہ ہو۔

(۷) فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ الخ۔ اگرچہ بعض مفسرین نے اس آیت سے متعہ جائز ہونے کا حکم نکالا ہے۔ مگر مشروع اسلام میں یہ نکاح کچھ عرصہ جائز رہا پھر حرام قرار دیا گیا۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ فتح مکہ یا حجۃ الوداع کے وقت آپ نے لوگوں سے فرمایا تھا کہ یہ نکاح اب قیامت تک حرام ہے لہٰذا صحیح معنے آیت کے وہ سمجھے جائیں جو مجاہد نے بیان کئے ہیں کہ جن عورتوں سے تم نے نکاح کیا اور ان کو ساتھ رکھا تو ان کا مہر دینا تم کو لازم ہے۔ جو مہر قرار پایا ہو وہ ورنہ خاندانی رسم کے موافق مہر مثل دو جیسے فرمایا ہے کہ مہر کے قرار پا جانے کے بعد خاوند بیوی کی رضامندی سے اس میں کمی بیشی کی جائے تو مضائقہ نہیں۔

(۸) فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ الخ - مسند امام احمد و ابوداؤد و ترمذی میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام اپنے مالک کے بغیر اجازت نکاح کرے گا تو اس کا نکاح صحیح نہ ہوگا۔ بلکہ وہ بدکار قرار دیا جائے گا۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن بتایا ہے اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔ پیغمبر نے فرمایا کہ اس کا جو مہر قرار پائے پورا دینا چاہئے۔ اکثر سلف کا یہ قول ہے کہ یہ مہر لونڈی کے مالک کو ملے گا۔

(۹) وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ الخ - فتح مکہ سے پہلے آنحضرت نے ابو مرثد صحابی کو مکہ بھیجا کہ جو مسلمان ہیں ان کو خفیہ طور پر مدینہ لے آویں تو مکہ میں ابو مرثد سے ایک مشرک عناق نے نکاح کی خواہش کی۔ تو آپ نے اس سے کہا کہ میں مدینہ پہنچکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر کے اس کا جواب دونگا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ مشرک میں اہل کتاب داخل نہیں ہیں۔ کیونکہ اہل کتاب عورت سے نکاح جائز ہے۔ (دیکھو سورہ مائدہ) حضرت عمر کی نسبت مشہور ہے کہ جب آپ سنتے تھے کہ کسی شخص نے اہل کتاب سے نکاح کیا ہے تو آپ چھوڑوا دیتے تھے نہ اس وجہ سے کہ اہل کتاب عورتوں سے نکاح جائز نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ اگر یہ بات زیادہ رواج پاگئی تو مسلمان عورتوں کی بے قدری ہو جائیگی۔ ابن جریر نے اپنی تفسیر میں شقیق بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ صحابی نے ایک یہودی عورت سے نکاح کر لیا تھا۔ تو حضرت عمر ناراض ہوئے اور اس کو چھوڑ دینے کو کہا۔ تو حذیفہ بولے کیا آپ اہل کتاب عورتوں سے نکاح حرام جانتے ہیں تو آپ بولے میں حرام نہیں جانتا مگر رفتہ رفتہ مسلمان عورتوں کی بے قدری ہو جائیگی۔ بعض نے کہا ہے کہ سورہ مائدہ کی آیت اس آیت سے منسوخ ہے۔ یہ قول ضعیف ہے کیونکہ سورہ بقر پہلے نازل ہوئی اور سورہ مائدہ بعد میں۔

(۱۰) وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ الخ - عبد اللہ بن رواحہ صحابی نے غصہ میں آکر اپنی لونڈی کے ایک تھپڑ مارا۔ پھر آنحضرت سے اس بات کا ذکر کیا۔ تو آپ نے پوچھا وہ لونڈی کیسی ہے۔ عبد اللہ نے جواب دیا کہ کلمہ پڑھتی ہے۔ نماز روزہ سے بھی واقف ہے۔ آنحضرت نے فرمایا تو وہ مسلمان ہے۔ عبد اللہ نے قسم کھا کر کہا کہ اس کو آزاد کرتا ہوں اور اس سے نکاح کروں گا۔ اور ایسا ہی کیا۔ لوگوں نے اس پر ان کو خوب ملامت کی۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱۱) فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ الخ - اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے پالک کی بیوی سے اس کے طلاق لینے پر نکاح کر سکتا ہے۔ چنانچہ زینب کا نکاح آنحضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ زینب کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبد المطلب اور بھائی کا نام عبد اللہ بن جحش تھا۔

(۱۲) وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ الخ - ایامی ایم کی جمع ہے اور یہ لفظ بیوہ عورت اور مرد پر جس کی بیوی ضائع ہوگئی ہو بولا جاتا ہے۔ تو اس آیت میں حکم ہے کہ ایسی عورت جس کا خاوند نہ ہے اور ایسا مرد جس کی بیوی نہ ہے ان کو بغیر نکاح کئے نہ بٹھائے رہو۔

(۱۳) لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ الخ - نکاح ہونے کے بعد صحبت سے پہلے اگر طلاق دی جائے تو جائز ہے اور اگر نکاح کے وقت مہر نہ قرار پایا ہو تو اپنے مقدور کے موافق کچھ دیکر عورت کو رخصت کر دینا چاہئیے۔ جو بہر حال کپڑوں کے ایک جوڑے سے کم نہ ہو۔ اور مہر مقرر ہونے کی صورت میں نصف مہر دینا چاہئیے۔ الذی بیدہ عقدۃ النکاح سے صحابہ و تابعین و امام ابو حنیفہ خاوند مراد لیتے ہیں۔ اور بعض علماء عورت کا متولی مراد لیتے ہیں۔

(۱۴) قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ الخ - حضرت موسیٰ جب مصر سے مدین گئے تو وہاں ایک بزرگ[1] سے ملاقات ہوئی اور ان بزرگ کی بڑی یا چھوٹی لڑکی سے حضرت موسیٰ کا نکاح ہوا اور پھر آٹھ برس آپ مدین میں رہے۔ اس نکاح میں یہ شرط ہوئی تھی کہ آٹھ برس مدین میں رہ کر میری بکریاں چراؤ اور اس سے زیادہ اور دو برس بھی رہو مگر یہ تمہارے اختیار ہے۔ تو انھوں نے منظور کیا اور نکاح ہو گیا۔ پھر جب دس برس بعد وہ رخصت ہوئے مع اپنی بیوی اور بکریوں کے جو حضرت شعیب نے انعام میں دی تھیں۔ تو اسی سفر میں خدا تعالے سے ہمکلام ہوئے تھے۔ یہ تفسیر جلالین اور بیضاوی میں وضاحت سے لکھا ہے۔

---

[1] تفسیر حضرت حسن بصری اور تفسیر ابن ابی حاتم سے پایا جاتا ہے کہ وہ بزرگ حضرت شعیب تھے۔

۴۔ احادیث متعلق نکاح (و تفسیر)

۱۔ نکاح کے متعلق حکم

عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جوان آدمیو تم میں سے

یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ

جن پر صحبت کرنے کی استطاعت ہو تو انکو چاہیئے کہ نکاح کریں کیونکہ نظر کو بد نظری سے روکنے والا اور شرمگاہ کو حفاظت میں رکھنے والا ہے۔ اور جن کو استطاعت نہیں ہو ان کو روزہ رکھنا چاہیئے

بالصوم فانہ لہ وجاء۔

کہ شرمگاہ کو کمزور کر دے (خصی کر دے)۔

۲۔ نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا

عن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

علیہ وسلم فقال انی تزوجت امرأۃ من الانصار قال فانظر الیہا فان فی اعین الانصار شیئا

حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں قبیلہ انصار کی ایک عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ پہلے اس کو دیکھ لو قبیلہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتی ہے

۳۔ خاموشی کنواری کیواسطے رضامندی ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثیب عورت کا نکاح نہ

علیہ وسلم لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف

کرو جب تک اس سے وہ حکم نہ دے۔ اور کسی کنواری کا نکاح نہ کرو جب تک اس سے اجازت نہ حاصل کر لو۔ لوگوں نے پوچھا اے رسول اللہ اجازت کیونکر ہو فرمایا کہ اگر وہ

اذنہا قال ان تسکت۔

نکاح کے متعلق سنکر خاموش ہو جائے۔

۴۔ خوشی کا موقع پر دف بجانیکی اجازت

عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبی
ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے کہ کہا کہ تشریف لائے

صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ میرے زفاف کا موقع تھا تو آپ میرے فرش پر بیٹھ گئے تو لونڈیاں (خوشی میں) دف بجا رہی تھیں۔ اور ان بزرگوں

لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من ابائی یوم بدر اذ قالت احداہن

کی ثنا میں غزل گا رہی تھیں جو بدر کی لڑائی میں قتل ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک ان میں سے بولی ارے یہاں تو نبی

وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ہذہ وقولی بالذی کنت تقولین۔

(صلی اللہ علیہ وسلم) بھی موجود ہیں جو کل کا حال بتا سکتے ہیں دوسری بولی جانے دے وہی غزل پڑھتی جا جو پڑھ رہی تھی۔

۵۔ بیوی اسکی پھوپی و خالہ سے نکاح کی ممانعت

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا۔

کہ نہ جمع کرو (نکاح میں لاکر) بیوی اور اس کی پھوپی کو۔ اور بیوی اور اسکی خالہ کو۔

۶۔ نکاح میں مہر ضروری ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ
میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے رسول خدا میں نے اپنے تئیں آپ کو بخش دیا۔ پھر دیر تک کھڑی رہی۔ پھر عرض کیا اے رسول اللہ

زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي
اگر آپ کو ضرورت نہیں ہے تو مجھے فلاں شخص کو دیدیجیے۔ پھر فرمایا اے شخص تیرے پاس کچھ چیز ہے کہ مہر میں دے سکے وہ بولا میرے پاس تو یہ تہبند ہے اور کچھ نہیں ہے

إِلَّا إِزَارِي هٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
پھر فرمایا کہ ہے اگر تیرے پاس ایک انگوٹھی ہو لوہے کی۔ تو اس شخص نے ڈھونڈا تو وہ بھی نہ نکلی۔ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن شریف بھی کچھ جانتا ہے۔ عرض کیا کہ فلاں فلاں سورۃ جانتا ہوں یعنی مجھے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا فَقَالَ قَدْ
یاد ہیں فرمایا کہ میں نے تیرا نکاح اس کے ساتھ کر دیا اس چیز سے جو تیرے پاس ہے قرآن سے۔ ایک روایت میں ہے کہ تحقیق میں نے تیرا نکاح اس کے ساتھ

زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ *
کر دیا۔ تو اس کو سکھا قرآن شریف۔

۷۔ ولیمہ کے متعلق تاکید۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى
انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ عبد الرحمن بن عوف کے

عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ
[illegible] لگا ہوا ہے۔ دریافت فرمایا کہ یہ کیسا ہے کہا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے ایک کھجور بھر سونے کے بدلے آپ نے فرمایا کہ خدا

نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ *
تمہارے لئے مبارک کریں۔ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

۸۔ تقسیم اوقات۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
ابن عباس سے روایت ہے کہ جس وقت روح مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ *
قبض کی گئی تو اس وقت آپ کی نو بیویاں تھیں اور تقسیم وقت آپ فرما رکھا تھا آٹھ کے درمیان۔

سندات

(۱) روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔
(۲) روایت کیا اس کو مسلم نے۔
(۳) روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔
(۴) روایت کیا اس کو بخاری نے۔
(۵) روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔
(۶) روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔
(۷) روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔
(۸) روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔

---

* زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ

خلاصہ - احناف کے نزدیک صرف ایک ہی نکاح جو دائمی ہو صحیح مانا گیا ہے - مگر اہل تشیع نکاح متعہ بھی جائز رکھتے ہیں - یعنی ایک عارضی نکاح جو کچھ مدت کے واسطے کیا جاتا ہے - وقت کے ختم ہونے پر وہ نکاح جاتا رہتا ہے - نکاح کے فریق ہمیشہ ایک مرد اور عورت ہوتے ہیں خنثیٰ کا فریق نکاح ہونا مشتبہ ہے جبتک کہ اس کا حال صحیح معلوم نہو جائے - شرائط نکاح تفصیل وار فصل ہذا میں بیان کردیگئی ہیں - بعض شرائط ایسی ہیں کہ اگر ان کی پابندی نہ کی جائے تو نکاح فاسد ہو جاتا ہے ÷

۵ - نکاح کی قسمیں اور نکاح صحیح -

نکاح کی قسمیں حسب ذیل ہیں جن میں سے صرف نکاح صحیح علماء حنفیہ جائز رکھتے ہیں ÷

۱ - نکاح متعہ (عارضی نکاح) - وہ نکاح ہے جو کہ خاوند یہ کہکر نکاح کرے کہ میں تمہاری صحبت سے دس دن یا پانچ دن یا اور کم وقت فائدہ اُٹھاؤنگا - یا یہ کہے کہ مجھکو اپنی صحبت سے دس دن یا پانچ دن یا کم وقت فائدہ اُٹھانے دو ÷ یہ نکاح باطل ہے ÷ ۱ - اس نکاح کے دوران میں نہ طلاق ہو سکتی ہے - نہ ایلا نہ ظہار - نہ خاوند یا بیوی کے مرنے پر ایک دوسرے کا وارث ہوگا ÷ ۲ - امام مالک کے نزدیک یہ نکاح جائز بتایا گیا ہے ÷ ۳ - اہل تشیع (اثنا عشری) متعہ جائز رکھتے ہیں ÷ اس نکاح میں مہر کا تقرر ضروری ہے - ورنہ نکاح باطل ہو جاتا ہے ÷ اس نکاح کے انجام دینے میں التمتع - یا استمتع کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں ÷ اس نکاح کے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں ہوتی ÷ معتزلہ کے نزدیک یہ نکاح ناجائز ہے ÷

۲ - نکاح موقت (وقتی نکاح) وہ نکاح یہ ہے کہ ایک خاص وقت کے واسطے مقرر کیا جاتا ہے - وقت طویل ہو یا قصیر معلوم ہو یا نامعلوم - یہ نکاح باطل ہے ÷ ۱ - نکاح موقت الفاظ نکاح و تزویج سے منعقد ہوتا ہے - امام زفر کے نزدیک یہ نکاح جائز ہے اور موقتیت باطل ہے ÷ ۲ - اگر انسانی زندگی سے زیادہ کا وقت مقرر کیا گیا ہے مثلاً ا - ہزار برس کا - ب - اختتام دنیا کا - ج - دجال کے آنے تک - د - حضرت عیسیٰ کے نازل ہونے تک - تو نکاح جائز ہے مگر شرط باطل رہیگی ÷ ۳ - اگر شرط یہ کی کہ فصل کٹنے تک یا اناج کے روندے جانے تک یہ نکاح قائم رہیگا - تو نکاح جائز ہے - اور جو وقت مقرر کیا ہے وہ مہر کی ادائیگی کے متعلق خیال کیا جائیگا ÷ ۴ - اگر شرط کی کہ ایک ماہ بعد بیوی کو طلاق دیدونگا تو یہ نکاح موقت نہیں ہے ÷ - اگر دل میں نیت کی کہ اتنی مدت بیوی کو اپنے پاس رکھونگا تو یہ نکاح موقت نہیں ہے ÷ ۵ - معتزلہ کے نزدیک یہ نکاح ناجائز ہے ÷

۳ - نکاح معلق - وہ نکاح ہے جو گزشتہ کسی واقعہ کی صحت کی شرط لگا کر کیا جائے - یہ نکاح صحیح رہیگا ÷

۴ - نکاح مضاف - وہ نکاح ہے جو اس شرط پر کیا جائے کہ کل کے روز یہ نکاح پختہ ہوگا - یہ نکاح صحیح نہیں رہیگا ÷

۵ - نکاح شغار - اس نکاح کو کہتے ہیں جس میں دو عورتوں کا دو شخصوں سے نکاح کیا جائے اور دونوں عورتیں ایک دوسرے کے نکاح کا مہر

قرار دی جائیں۔ یہ نکاح شافعی کے نزدیک باطل ہے ❊

۶۔ مستقل نکاح یا نکاح صحیح ۔ وہ نکاح ہے جو خاوند اور بیوی میں مستقل طور پر قرار پائے۔ یعنی دائمی ہو۔ اور ان شرائط کی پابندی سے ہو جن کا ذکر دفعہ ۹ میں ہے اور علیحدگی سوائے موت یا طلاق کے یا بعض اور وجوہ کے نہ ہو ❊

۱۔ منگنی۔ نکاح نہیں ہے نہ نکاح کے قواعد اسپر حاوی ہیں۔ وہ ایک زبانی اقرار ہے کہ فلاں شخص کا فلاں عورت کے ساتھ نکاح ہوگا۔ اگر منگنی ٹوٹ جائے تو کچھ ہرج نہیں۔ ہاں جو اشیاء دلہن کے گھر بھیجی گئی ہیں وہ واپس لی جاسکتی ہیں۔ (شرعاً منگنی کی کچھ وقعت نہیں) ❊ (دیکھو ضمیمہ ۶) ❊

---

۱ <u>نکاح متعہ</u> ۔ نکاح متعہ یہ ہو کہ کسی عورت سے جس سے نکاح منع نہ ہو کہے کہ میں تجھ سے اتنی مدت مثلاً دس روز یا چند روز بعوض اسقدر رقم کے تمتع حاصل کرونگا۔ یا کہے کہ مجھے اپنے نفس سے اتنی مدت مثلاً دس روز (یا روز کا ذکر ہی نہ کرے) بعوض اتنے مال کے فائدہ اٹھانے دے ۔۔۔ فتح القدیر شرح ہدایہ ❊ نکاح متعہ باطل ہے ۔۔۔ فتاوے قاضی خان ❊ (۱) چونکہ یہ نکاح باطل ہے۔ اسپر نہ طلاق واقع ہو سکتی ہے نہ ایلا نہ ظہار۔ نہ ایسے خاوند و بیوی ایک دوسرے کی میراث پائیں گے ۔۔۔ فتاوی قاضی خان ❊ (۲) بقول امام مالک نکاح متعہ جائز ہے ۔۔۔ کنز ۔۔۔ (۳) اہل تشیع (اثناعشری) متعہ جائز رکھتے ہیں ❊ اس نکاح میں مہر کا تقرر ضروری ہے۔ ورنہ نکاح باطل ہوگا۔ ہاں اگر نکاح صحیح میں مہر مقرر نہ کیا جائے تو نکاح قائم رہتا ہے ❊ اس نکاح کے انجام دینے میں اتمتع یا استمتع کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ مرد اور عورت ایک خاص وقت تک لطف اٹھالیں ❊ اس نکاح کے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں ہوتی ❊ معتزلہ کے نزدیک یہ نکاح ناجائز ہے ۔۔۔ تحریر الاحکام و شرائع الاسلام و مفاتیح ❊

تشریح۔ متعہ۔ خیبر اور فتح مکہ میں مباح کیا گیا تھا۔ جبکہ مردوں کے واسطے مجرد رہنا مشکل تھا اور عورتیں تھوڑی تھیں۔ پھر فتح مکہ کے بعد ہمیشہ کے واسطے حرام ہوگیا ❊ صحیح مسلم میں ربیع بن سبرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز فتح مکہ میں متعہ مباح کیا تھا۔ اور پھر فرمایا کہ اے لوگوں میں نے تمکو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی۔ اور بالتحقیق اللہ تعالے نے حرام کر دیا ہے اسکو قیامت تک ❊ ابن عباس پہلے حلت متعہ کے قائل تھے۔ پھر آخر کار حرمت متعہ کے قائل ہوئے۔ چنانچہ جامع ترمذی میں صراحت سے ذکر ہے۔ تو بالاجماع صحابہ سے متعہ کی حرمت ثابت ہوئی ❊

۲ <u>نکاح موقت</u> ۔ وہ نکاح جو ایک خاص وقت کیواسطے کیا جاتا ہے۔ چاہے مدت طویل ہو یا قصیر۔ خواہ مدت معلوم ہو یا نامعلوم ❊ نکاح موقت باطل ہے ۔۔۔ فتاوی عالمگیری ❊ (۲) اگر فریقین نکاح اسمیں ایسی مدت بیان کریں کہ اتنے عرصہ تک وہ دونوں زندہ نہیں رہ سکتے۔ جیسے ہزار برس تو نکاح منعقد ہو جائیگا۔ اور یہ شرط باطل ہوگی (اور نکاح صحیح رہیگا) ❊ اور تا قیام قیامت یا خروج دجال یا نزول عیسیٰ علیہ السلام کی مدت لگانے کے متعلق بھی یہی حکم ہے۔ اور ایسا ہی حسن نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے ۔۔۔ فتاوی عالمگیری ❊ (۳) دیکھو دفعہ ۹ ❊ (۱) نکاح موقت کے انجام دینے میں الفاظ تزویج و نکاح ضرور کہنے پڑتے ہیں ۔۔۔ حاشیۃ المدنی ❊ امام زفر کے نزدیک نکاح موقت جائز ہے اور توقیت باطل ہے۔ کنز ❊ (۴) اگر نکاح اسطرح کیا کہ ایک ماہ بعد اس عورت کو طلاق دیدونگا تو نکاح جائز ہے ۔۔۔ فتاوی عالمگیری ❊ یہ نکاح موقت نہ ہوگا کہ اگر نکاح کیا اس شرط پر کہ نکاح کیا اس شرط پر کہ ایک ماہ بعد اس عورت کو طلاق دیدونگا [کیونکہ طلاق تو نکاح کی بندش کو توڑتی ہے تو مدت کی شرط طلاق میں ہوئی نہ نکاح میں۔ تو شرط باطل ہوئی اور نکاح صحیح رہیگا۔ نکاح موقت میں خود نکاح مشروط ہے] نہ یہ نکاح موقت ہے کہ کوئی شخص نکاح کے وقت بیوی کے ساتھ ایک خاص مدت رہنے کی نیت کرے ۔۔۔ درمختار ❊

نکاح موقت اور متعہ میں بعض وجوہ سے فرق ہے۔ نکاح متعہ میں لفظ متعہ کا بولنا ضروری ہے اور موقت میں لفظ تزویج و نکاح لازم ہے ۔ متعہ میں تعین مقدار مہر کی لازم ہے۔ اور موقت میں نہیں ۔ موقت میں گواہ ہونے ضروری ہیں اور متعہ میں ضروری نہیں ۔ حاشیۃ المدنی ۔

(۳) نکاح معلق ۔ دیکھو دفعہ ۸ ۔

(۴) نکاح مضاف ۔ دیکھو دفعہ ۸ ۔

(۵) نکاح شغار ۔ نکاح شغار اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کسی شخص سے کرے اس شرط پر کہ وہ شخص بھی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس شخص سے کردے کہ ایک عقد دوسرے عقد کا بدلہ ہو جائے ۔ تو نکاح شغار میں مہر مثل واجب کیا گیا ہے ۔ اور شغار منع ہے حدیث سے بسبب خالی ہونے شغار کے مہر سے تو ہم نے اس میں مہر مثل واجب کیا ۔ تو اب یہ شغار نہ رہا ۔ (شغار اسی وجہ سے ممنوع ہے کہ اس میں مہر نہیں ہے اور جب مہر مثل قائم کر دیا تو ممنوع نہ رہا) ۔ نکاح ستہ میں عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا) ۔ در مختار ۔ دیکھو دفعہ ۱۴۳ ۔ ۔ نکاح شغار باطل ہے شافعی کے نزدیک ۔ سکنز ۔

(۶) نکاح صحیح ۔ دیکھو دفعہ ۔

۶ ۔ فریقین نکاح و شرائط نکاح ۔

۱۔ نکاح کا ایک فریق ہمیشہ مرد ہوتا ہے ۔ اور دوسرا فریق عورت ۔

۱ ۔ ایک مرد ایک موقعہ پر یا مختلف موقعوں پر چار عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے ۔ چار سے زیادہ عورتیں ایک وقت میں کسی کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں ۔ مگر بہتر ہے کہ ایک ہی عورت سے نکاح کرے ۔ ۲ ۔ غلام ایک موقعہ پر یا مختلف موقعوں پر دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے ۔ دو سے زیادہ عورتیں ایک وقت میں کسی غلام کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں (دیکھو دفعہ ۱۴) ۔ ۳ ۔ ایک عورت ایک وقت میں ایک مرد کی بیوی بن سکتی ہے ۔ ہاں اسکے طلاق دینے پر یا مر جانے پر دوسرا نکاح کر سکتی ہے ۔ ۴ ۔ نکاح کے دونوں فریق انسان ہونے ضرور ہیں ۔ نہ یہ کہ ایک فریق انسان اور دوسرا فریق جانور یا چوپایہ یا غیر نسل انسان ہو ۔

۲۔ شرائط نکاح حسب ذیل ہیں[۱] ۔ (نکاح کے صحیح ہونیکے واسطے یہ شرائط ضرور مد نظر رہیں ۔ ورنہ نکاح فاسد ہو جائیگا ۔)

(۱) فریقین معاقدہ ۔ عاقل ۔ بالغ ۔ آزاد ہوں ۔ ۱ ۔ اگر عاقل نہ ہو یعنی دیوانہ ہو یا فاتر العقل ہو ۔ یا نابالغ ہو تو وہ فریق معاقدہ نہ ہوگا ۔ لیکن اپنے ولی کے تابع ۔ ۲ ۔ بلوغت کے متعلق بارہ برس کا لڑکا اور نو برس کی لڑکی بالغ سمجھو ۔ اگر عمر صحیح نہ معلوم ہو سکے تو دونوں پندرہ برس کے بالغ سمجھو[۲] ۔ اہل تشیع کے نزدیک لڑکا پندرہ برس کا اور لڑکی نو برس کی بالغ سمجھی جاتی ہے ۔ نابالغ بلکہ شیر خوار کا بھی

---

[۱] انگلینڈ کے قانون کے بموجب شرائط نکاح یہ ہیں (۱) فریقین عاقل ہوں اور بالغ ہوں ۔ (۲) نسبی لحاظ سے یا تعلق رشتہ کے لحاظ سے فریقین میں نکاح ممنوع نہ ہو ۔ (۳) فریقین میں سے کوئی بھی پہلے کسی نکاح کی بندش میں نہ ہو (۴) فریقین معاقدہ نکاح کو سمجھتے ہوں اور رضا مندی طور پر ایک دوسرے سے نکاح کرنے پر راضی ہوں ۔ (۵) رسوم نکاح کے ادا کرنے کا جو طریقہ ہے اس کی تعمیل نہ ہو ۔ [۲] انگلینڈ کے قانون کے بموجب (دیکھو ہنشلہ جلد چہارم ۴ ۔ باب ۷۶ ۔ دفعہ ۱۶) ۲۱ سال سے کم عمر کا نکاح کرنے کیواسطے باپ کی منظوری ضروری ہے ۔ اور باپ کی عدم موجودگی میں ماں کی ۔ اگر فریقین نکاح ایسے ہیں جن کا پہلے نکاح ہو کر چھٹکارا ہو لیا ہے تو اب ماں یا باپ سے منظوری لینے کی ضرورت نہیں ۔

نکاح ہوتا ہے۔ مگر ان کے ولی کی منظوری سے۔ دیکھو دفعہ ۲۵+ **۳**۔ اگر آزاد نہ ہوں بلکہ غلام یا لونڈی ہوں تو ان کا نکاح ان کے مالک کی منظوری سے ہوگا+

(۲) محل قابل نکاح ہو۔ **۱**۔ مثلاً عورت محرمات میں سے نہ ہو۔ غیر کفو نہ ہو+

(۳) عورت کی رضامندی حاصل کی جائے۔ **۱**۔ اگر وہ بالغ ہے تو خود اسی سے۔ اور اگر نابالغ یا شیر خوار ہے تو اس کے ولی سے اجازت لیجائے۔ **۲**۔ عورت کی رضامندی دباؤ سے نہ حاصل کی جائے۔ ورنہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ (دیکھو دفعہ ۸)

(۴) موقع نکاح پر۔ **۱**۔ فریقین میں ایجاب و قبول ایک مجلس میں ہو+

۲۔ فریقین ایک دوسرے کے الفاظ ایجاب و قبول سن سکیں اور سمجھ سکیں، خود موجود ہو کر یا وکیل کی معرفت جیسا کہ اکثر طریق ہے+

۳۔ گواہ موجود ہوں (اجماع) یہ شرط ضروری ہے+

(۵) نکاح نامہ میں عورت کا ذکر صریح الفاظ میں ہو۔ اگر کنایۃً ہو تو صاف۔ **۱**۔ اگر اس کو کنایۃً تعبیر کیا جائے تو ایسے طریق پر ہو جس سے وہی عورت صحیح طور پر مراد لی جائے+

(۶) خاوند و بیوی جو فریق نکاح ہیں ان کے نام صاف ظاہر کئے جائیں ذرا شبہ نہ رہے۔ **۱**۔ مرد اگر لڑکی کے باپ نے کہا کہ میں نے اپنی لڑکی زینب کا نکاح عبد العزیز کے بیٹے سے کیا۔ اور عبد العزیز بولا میں نے منظور کیا اپنے بیٹے کے واسطے۔ مگر عبد العزیز کے دو بیٹے ہیں۔ تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ ہاں اگر لڑکی کا باپ یا لڑکے کا باپ لڑکے کا نام لے دیتے تو نکاح رہتا۔ یا اگر اس شخص کا ایک ہی لڑکا ہو تو نکاح صحیح ہے+ اگر لڑکی یا لڑکے کے باپ کا نام غلط ہو گیا تب بھی نکاح صحیح نہ ہوا+ **۲**۔ عورت اگر دو لڑکیوں میں سے ایک کا نکاح کرنا ہے تو جس کا نکاح ہوتا ہے اس نام وغیرہ صاف ظاہر کرنا چاہیے۔ یا اگر ان میں سے ایک کا نکاح ہو چکا ہو تو اس صراحت کی ضرورت نہیں+ **۳**۔ اگر غلطی سے لڑکی کا نام اور کچھ بتا دیا تو نکاح نہ ہوا+ اگر بڑی لڑکی کا نام عائشہ ہو اور چھوٹی کا فاطمہ اور غلطی سے فاطمہ کا نام نکاح کے وقت لے دیا۔ تو نکاح فاطمہ کا ہوا+ اور اگر اس طرح کہا کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ کا نکاح کرتا ہوں (حالانکہ وہ چھوٹی لڑکی ہے) تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوا+ **۴**۔ اگر لڑکی بچپن میں کسی اور نام سے پکاری جاتی تھی اور بڑے ہو کر کسی اور نام سے پکاری جانے لگی۔ تو بہتر ہے کہ نکاح کے وقت دونوں نام ظاہر کریں+ **۵**۔ اگر دو خنثیٰ کا آپس میں نکاح کیا گیا اور بعد میں ایک مرد اور ایک عورت نکلا تو نکاح صحیح رہے گا+

۳۔ نکاح میں ناموزوں شرطیں قائم کرنی نکاح پر کچھ اثر نہیں ڈالتیں۔ وہ شرائط باطل ہونگی اور نکاح قائم رہے گا۔

گو یہ شرطیں مرد کے متعلق ہوں یا عورت کے یا دونوں کے+ بعض ضروری شرطیں قائم رہتی ہیں+

۱۔ اگر نکاح کسی شرط پر منحصر کیا گیا تو نکاح بھی باطل ہوا اور شرط بھی+ **۲**۔ نکاح میں خیار شرط نہیں ہے۔ لیکن خاوند مجبوب یا نامرد وغیرہ نکلنے کے متعلق ہو سکتا ہے+

۳۔ شرائط کے لحاظ سے نکاح معلق صحیح رہے گا۔ اور نکاح مضاف صحیح نہیں ہوگا+

۴۔ یہ شرطیں قائم رہینگی اور نکاح بھی صحیح رہیگا۔

۱۔ اگر خاوند نامرد یا مجبوب یا مخنث نکلے تو علیحدگی کا اختیار عورت کو حاصل رہیگا+

۲۔ بیوی کے پاس نوکر رہا کرونگا نہ رہا تو (کیونکہ بعض کی ملازمت رات کی حاضری کی ہوتی ہے)

۳۔ صحبت نہیں کیجائیگی ایک خاص عرصہ تک (یہ اکثر خاوند یا بیوی کی نابالغی کے موقع پر ہوتا ہے)+

۴۔ آقا بولا میں نے اپنی لونڈی کا نکاح اپنے غلام سے کیا۔ شرط یہ ہے کہ جب چاہوں طلاق دیدوں۔ غلام نے منظور کر لیا۔

۵۔ غلام بولا میں نے آپکی لونڈی سے نکاح کیا۔ شرط یہ ہے کہ جب آپ چاہیں اس کو طلاق

حاشیہ متعلق صفحہ ۳۳[۵] خیار شرط وہ اختیار ہے جو بائع اور مشتری دونوں کو حاصل ہے جبکہ خیار کی شرط کیجائے۔ اور ایسی چیز کے متعلق خریدار کو یہ اختیار بلا شرط کئے حاصل ہے جبکہ اس نے وہ چیز بغیر دیکھے خریدی ہو یا جس میں کچھ نقص بعد میں معلوم ہو۔

[۵] کنواری ہو یا ثیبہ+

دیں۔ تو یہ صحیح رہے گا۔

۶۔ بیوی نے کہا کہ میں طالقہ ہوں یا طلاق دینی میرے ہاتھ میں رہیگی خاوند نے منظور کیا۔

۷۔ ہمیشہ بیوی اپنے ماں باپ کے گھر رہا کرے گی۔

۸۔ اس بیوی کی موجودگی میں اور نکاح نہیں کروں گا۔[۱]

۹۔ خاوند بیوی کو کسی باہر شہر نہیں لیجائے گا لیکن اس کی مرضی سے۔

۱۰۔ خاوند اور بیوی ایک خاص مقرر مقام پر رہا کریں گے۔

۱۱۔ خاوند بیوی کو اس قدر خرچ خوراک دیا کرے گا۔

۱۲۔ خاوند کسی باہر شہر نہیں جائے گا لیکن ایک خاص مدت تک (دفعہ ۲۷)۔

۱۳۔ اسقدر مہر فوراً ادا کیا جائیگا یا اتنے عرصہ بعد۔ اور باقی موت یا طلاق پر۔

۱۴۔ خاوند پہلی بیوی کے بچوں کو اسقدر خرچ دیا کریگا۔

۱۵۔ بیوی اپنے رشتہ داروں کو ملنے کو اکثر بلوالیا کریگی۔ خاوند منع نہیں کریگا۔

۱۶۔ لونڈی کی آزادی مہر قرار دے کر اس سے نکاح۔

۱۷۔ غلام سے اس کے آزاد کرنے کی شرط کرکے اس سے نکاح۔

۵۔ یہ شرطیں قائم نہیں رہینگی باطل ہو جائیں گی۔ مگر نکاح صحیح رہیگا۔ دیکھو دفعہ ۴۲۔

۱۔ خاوند (یا بیوی) اندھا نہ ہو۔ رعشہ میں مبتلا نہ ہو۔ ضعیف العمری کی کمزوری نہ ہو۔

۲۔ بیوی کنواری ہو۔

۳۔ خاوند (یا بیوی) اس طرز کی خوبصورت ہو۔

۴۔ خاوند دیہاتی نہ ہو۔ اہل شہر ہو (ہم کفو تو ضرور ہو)۔

۵۔ فسخ نکاح کا اختیار خاوند کے باپ کو حاصل ہے۔

۶۔ بیوی کے ساتھ صرف ایک سال رہوں گا (یعنی معاہدہ نکاح ایک سال کا ہی)۔

۷۔ بیوی کو ایک ماہ بعد طلاق دیدوں گا۔

۸۔ عورت پہلا مہر معاف کردیگی تو اب یہ دوبارہ اسی سے نکاح ہوتا ہے۔

۹۔ یہ نکاح ایک ہزار برس تک قائم رہے گا۔ }
۱۰۔ یہ نکاح اختتام دنیا تک قائم رہے گا۔ }
۱۱۔ یہ نکاح دجال کے آنے تک قائم رہے گا۔ }
۱۲۔ یہ نکاح حضرت عیسیٰ کے آنے تک قائم رہے گا۔ }

۱۳۔ یہ نکاح فصل کے ختم تک۔ قائم رہے گا }
۱۴۔ یہ نکاح اناج کے روندے جانے تک قائم رہیگا۔ } شرط مہر کی ادائگی کے متعلق خیال کی جائے گی۔

۱۵۔ نہ مہر ہوگا اور نہ نفقہ۔

۱۶۔ نفقہ دیا جائیگا (یہ نکاح فاسد میں شرط ہوئی)۔

۱۷۔ تمہارے پاس بہ نسبت دوسری بیوی کے زیادہ رہا کروں گا۔

۱۸۔ غلام نے مالک سے کہا کہ اپنی لونڈی کا نکاح مجھ سے کردو اور طلاق دینا تمہارے ہاتھ میں رہے۔

۱۹۔ دو شخصوں نے اپنی اپنی بہنیں ایکدوسرے کو نکاح میں دینے کا وعدہ کیا بطور مہر (نکاح شغار)۔

۲۰۔ نفقہ نہیں دیا جائے گا۔ (نکاح صحیح میں شرط کی)

۲۱۔ اگر دل میں نیت کرلی کہ اتنی مدت بیوی کو پاس رکھوں گا۔

۲۲۔ لونڈی مہر ہے مگر اس کا بچہ میرا رہے گا (یا وہ خدمت میری کریگی)۔

۲۳۔ مرد نے شرط کی تین روز تک میں عورت کو خوب دیکھ لوں یا یہ شرط کی کہ تین روز تک دیکھوں کوئی عیب ہو تو نہیں۔ (یا یہ شرط عورت نے مرد سے کی)

۲۴۔ شرط ہوئی کہ عورت مطلقہ ہو۔ (مرد نے شرط کی)۔

۲۵۔ شرط ہوئی کہ طلاق دینا عورت کے اختیار رہے گا (مرد نے شرط کی)۔

۲۶۔ بیوی کو اس کے وطن سے باہر نہیں لیجاؤں گا۔

۲۷۔ بیوی کے وطن سے صرف ایک سال غیر حاضر رہوں گا۔

۲۸۔ چوتھائی مہر تو ابھی دیدوں گا (یا ایکماہ بعد) اور باقی یا تو طلاق پر یا میری موت پر ادا ہوگا۔

۲۹۔ بیوی کو دس روپیہ ماہوار نفقہ دیا کروں گا۔

۳۰۔ بیوی کے بچوں کو جو پہلے خاوند سے ہیں نفقہ دوں گا۔

۳۱۔ بیوی کو اپنے رشتہ داروں کے بلانے سے منع نہیں کروں گا۔

۳۲۔ نکاح کے بعد بیوی کو طلاق ہے۔

---

[۱] بعض علماء اہل تشیع کے نزدیک یہ صحیح نہیں۔ لیکن فارس میں یہ شرط اکثر لکھی جاتی ہے اور صحیح مانی گئی ہے اور وہاں قانون اہل تشیع زیادہ رائج ہے۔ ولی ہیمر صاحب کی تاریخ سلطنت عثمانیہ کی جلد سوم سے پایا جاتا ہے کہ اول ہی اول یہ شرط اس وقت قائم کی گئی تھی جبکہ ملک شاہ سلجوقی نے اپنی لڑکی خلیفہ مقتدی کے نکاح میں دی تھی۔ تو اس موقعہ پر یہ شرط کی گئی تھی۔

۳۳- طلاق دینا بیوی کے اختیار ہوگا۔
۳۴- (غلام) شرط یہ ہے کہ میری بیوی کو مالک جب چاہے طلاق دے سکے۔
۳۵- بیوی اپنے باپ کے ساتھ رہے گی۔
۳۶- بیوی کو ناجائز صحبتوں سے منع نہیں کروں گا۔
۳۷- آپس میں ایک دوسرے کے مرنیکے بعد ورثہ نہیں لینگے۔
۳۸- (عورت) میں نے اپنے تمام حقوق مہر کے متعلق چھوڑ دیئے۔

دفعات ۱ مرد اور عورت کے درمیان نکاح ہوتا ہے (۱) آزاد شخص چار عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے (دیکھو دفعہ ۸ و ۱۴)۔ اگر کسی کی ایک بیوی ہو اور وہ چاہے کہ دوسری اور کرے اور خوف یہ ہو کہ تعدیل نہ ہوسکے گی تو اس کو لازم نہیں کہ دوسری سے نکاح کرے۔ ہاں اگر یہ خوف نہ ہو تو وہ بخوشی دوسرا نکاح کرے۔ لیکن اس سے باز رہنا اولیٰ ہے کیونکہ عورت کو غم میں ڈالنے سے بچانے میں مرد کو ثواب ملے گا۔۔۔ فتاوی عالمگیری۔ اگر کوئی شخص لونڈی خرید کر رکھنے کا ارادہ کرے (یا دوسرے نکاح کا) اور اس وجہ سے باز رہے کہ بیوی کو رنج نہ ہو تو اس حدیث[1] کی رو سے کہ جو میری امت پر نرمی اور شفقت کرے گا تو خدا تعالیٰ اس پر رحم کرے گا ثواب پائے گا۔۔۔ درمختار۔ (۲) غلام دو عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے۔ (دیکھو دفعہ ۸)۔ (۳) عورت ایک مرد سے نکاح کرسکتی ہے۔ (دیکھو دفعہ ۸)۔ (۴) نکاح کے دونوں فریق انسان ہونے چاہییں۔ (دیکھو دفعہ ۱)
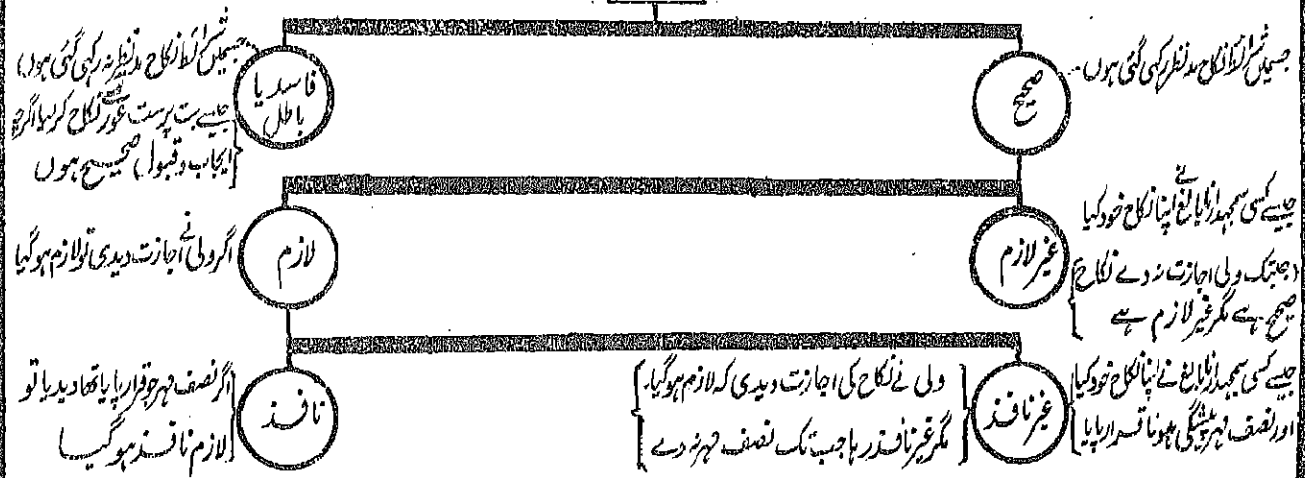
۲ شرائط نکاح (۱) فریقین عاقل وبالغ وآزاد ہوں۔ جس شخص کا عقد کیا جائے وہ عاقل اور بالغ اور آزاد ہو۔ عاقل ہونا نکاح کے منعقد ہونیکے[2] واسطے

---

[1] مجھکو تو اس حدیث کا پتہ نہ لگا۔ لیکن اسی مضمون کی ایک حدیث جامع ترمذی میں ہے اور نیز ابوداؤد میں کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کرنیوالوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے۔ زمین والوں پر رحم کرو کہ آسمان والا تمپر رحم کرے۔ پھر ایک اور حدیث ہے۔ اگر تم میری رحمت کی امید رکھتے ہو تو میری خلق پر رحم کیا کرو۔م

[2] نکاح یا تو صحیح ہوگا یا باطل۔ پھر نکاح صحیح بھی لازم ہوگا یا غیر لازم۔ پھر لازم بھی نافذ وغیر نافذ ہوتا ہے۔ اگر کسی مسلمان کا نکاح بت پرست عورت سے ہو تو نکاح باطل ہوا۔ اگرچہ ایجاب وقبول سب صحیح ہیں۔ ایسا ہی کسی دیوانہ کا خود نکاح کرلینا۔ نکاح صحیح غیر لازم جیسے کسی سمجھدار نابالغ نے اپنا نکاح کیا تو نکاح تو ہوگیا۔ مگر ولی کی اجازت چاہئے ہوگی۔ اگر اجازت دیدی تو لازم ہوگیا یعنے ٹوٹ نہیں سکتا۔ اگر نصف مہر پیشگی دینا قرار پایا تھا۔ تو اگر مہر نہ دے تو یہ نکاح لازم غیر نافذ ہوا۔

شرط ہے۔ اگر ولی اپنا نکاح کرے یا ایسا لڑکا کرے جو نکاح کے مفاد کو نہیں سمجھتا تو نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ پھر بالغ اور آزاد ہونا نکاح کے نافذ ہونے کے واسطے شرائط ہیں۔ تو اگر لڑکے نابالغ عاقل نے نکاح کیا تو اس کا نافذ ہونا اس کے ولی کی اجازت پر منحصر رہیگا۔ فتاوی عالمگیری ۲۔ کس عمر کے لڑکا لڑکی بالغ سمجھے جاتے ہیں۔ دیکھو دفعہ ۱۴ و دفعہ ۵۸ ۔ ۳۔ غلام یا لونڈی کا نکاح ان کے مالک کی منظوری پر صحیح رہے گا۔ دیکھو دفعہ ۲۵ - ۵ ۔ (۲) ایسی عورت ہو جس سے شرعاً نکاح جائز ہو۔ ایسی عورت ہو کہ شرع نے نکاح کے واسطے حلال رکھا ہے۔ فتاوی عالمگیری۔ دیکھو باب دویم وسویم وچہارم ۔ (۳) عورت کی رضامندی حاصل کی جائے۔ ۱۔ اگر عورت کنواری ہو یا ثیبہ اس کی رضامندی نکاح کے واسطے حاصل کرنی ضرور ہے۔ تو ہمارے نزدیک اس کا ولی اسکو نکاح کے واسطے مجبور نہیں کر سکتا۔ فتاوی عالمگیری ۔ دیکھو دفعات ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ ۔ ۲۔ عورت کی رضامندی دباؤ سے حاصل نہ کی جائے۔ دیکھو دفعہ ۸ ۔ (۴) ایجاب وقبول سامنے اور بموجودگی گواہان ہو۔ ۱۔ دیکھو دفعہ ۵۴ ۔ ۲۔ صحت نکاح میں شرط ہے سننا عاقدین میں سے ایک دوسرے کے الفاظ کو تاکہ ایک کی دوسرے کی رضامندی کا ثبوت ہو جائے۔ درمختار ۔ دیکھو دفعات ۵۲ و ۵۳ و ۵۵ ۔ ۳۔ گواہوں کا موجود ہونا عام علماء کے نزدیک جواز کے واسطے شرط ہے۔ فتاوی عالمگیری ۔ دیکھو دفعہ ۵۱ ۔ (۵) نکاح کی اضافت پوری عورت کی طرف ہو یا ایسے اعضا کی طرف ہو جن سے پوری عورت تعبیر کی جا سکے جیسے سر یا گردن بخلاف ہاتھ اور پاؤں کے۔ اگر عورت کے پیٹ یا پیٹھ کی طرف اضافت کی تو شمس الائمہ حلوانی نے ذکر کیا ہے کہ ہمارے مشائخ کے نزدیک نکاح منعقد ہو جائیگا۔ اگر نصف عورت کی طرف نکاح کی اضافت کی تو اس میں روایات مختلف ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ نکاح جائز نہ ہوگا۔ تتارخانیہ میں لکھا ہے کہ اگر نصف عورت سے نکاح کیا تو بعض کے نزدیک جائز ہے یہی مختار ہے اور یہی مختار الفتاوی میں ہے۔ فتاوی عالمگیری۔ دیکھو دفعہ ۸ ۔ (۶) خاوند و بیوی کو صاف ظاہر کرنا چاہئے۔

۱۔ اگر ایک نابالغ لڑکی کے باپ نے کہا کہ میں نے اپنی فلاں لڑکی کو فلاں شخص کے نابالغ لڑکے کے نکاح میں دیا اور لڑکے کے باپ نے کہا میں نے اپنے لڑکے کے واسطے قبول کیا مگر لڑکے کا نام نہ لیا۔ تو اگر اس شخص کے دو لڑکے ہوں تو نکاح صحیح نہیں رہے گا۔ اور اگر ایک ہی لڑکا ہوگا تو جائز ہو جائے گا۔ اگر لڑکی کے باپ نے لڑکی کا نام بتا دیا ہو مثلاً کہا کہ میں نے اپنی فلاں لڑکی کو تیرے لڑکے مسمی فلاں کے نکاح میں دیا۔ اور لڑکے کے باپ نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو نکاح صحیح ہے ۔ اگر نکاح کے وقت وکیل نے عورت کے باپ کا نام غلط بتا دیا اور عورت خود وہاں موجود نہ تھی تو نکاح صحیح نہ ہوگا بسبب عدم امتیاز کے۔ درمختار ۔ ۲۔ اگر کسی شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا حالانکہ اس کی دو لڑکیاں ہیں تو صرف لڑکی کا لفظ کہنے سے کہ لڑکی کا نکاح کرتا ہوں نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ ہاں اگر ایک لڑکی کا نکاح ہو چکا ہے تو ایسا کہہ دینا دوسری کی طرف راجع ہوگا جس کا نکاح نہیں ہوا ہے ۔ ۳۔ ایک شخص کی ایک لڑکی ہے جس کا نام فاطمہ ہے۔ اب اس شخص نے زید سے کہا کہ میں نے تیرے ساتھ اپنی لڑکی عائشہ کا نکاح کر دیا۔ اور اس لڑکی کی ذات کی طرف اشارہ نہ کیا۔ تو نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر کسی کی دو لڑکیاں ہوں ایک عائشہ دوسری صغریٰ۔ اور اس نے عائشہ کا نکاح کرنا چاہا مگر عقد نکاح میں صغریٰ کا نام لے دیا۔ تو عقد نکاح صغریٰ کے ساتھ واقع ہوگا۔ اگر اس طرح کہا کہ میں نے اپنی بڑی لڑکی صغریٰ کا نکاح تیرے ساتھ کیا۔ تو دونوں لڑکیوں میں سے کسی سے نکاح منعقد نہ ہوگا ۔ ۴۔ اگر بچپن میں کسی لڑکی کا نام کچھ تھا پھر جب وہ بڑی ہوئی تو دوسرے نام سے پکاری جانے لگی۔ تو اگر دوسرا نام مشہور ہو گیا ہو اسی نام سے اس کا نکاح کیا جائے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ دونوں نام جمع کر دے جائیں ۔ ۵۔ اگر دو خنثیٰ ہیں جس میں سے ایک کے باپ نے کہا کہ میں نے اپنی اس لڑکی کو گواہوں کے سامنے تیرے اس لڑکے (دوسرا خنثیٰ) کے نکاح میں دیا۔ اور دوسرے کے باپ نے قبول کیا۔ پھر بعد میں جس کو لڑکی قرار دیا تھا وہ لڑکا نکلا اور جس کو لڑکا قرار دیا تھا وہ لڑکی نکلا تو نکاح جائز رہے گا۔ فتاوی عالمگیری ۔

۳۔ نکاح میں شرطیں قائم کرنی۔ (۱) نکاح نہیں باطل ہوتا شرط فاسد سے۔ ہاں شرط ہی باطل ہو جاتی ہے۔ یعنی اگر نکاح کیا ساتھ شرط فاسد کے تو نکاح باطل نہ ہوگا بلکہ شرط باطل ہو جائے گی۔ بخلاف اس کے کہ اگر نکاح کو شرط پر معلق کیا۔ تو ایسی صورت میں شرط بھی باطل ہوگی اور نکاح بھی باطل ہوگا۔ درمختار دیکھو دفعہ ۸

نکاح معلق بالشرط و مشروط بالشرط فاسد میں فرق یہ ہے کہ ایسی شرط نکاح تعلیق کرے کہ وہ محتمل الوجود ہو مثلاً کہے کہ اگر میرے دل کی خوشی ہوئی یا اگر بارش ہوئی۔ یا اگر فلاں شخص زندہ رہ گیا۔ تو یہ معلق علی الشرط ہے۔ اور مشروط بالشرط فاسد یہ ہے کہ نکاح میں ایسی شرط ہو جو لوازم نکاح کے خلاف ہو مثلاً کوئی شرط کرے کہ میں نکاح کرتا ہوں مگر نہ مہر دوں گا اور نہ نفقہ۔ م

لے زید کی بیٹی کو خالد کی بیٹی کہہ دیا۔ ہاں اگر عورت وہاں موجود ہو تو یہ بات نہ ہوگی کیونکہ اس کی طرف اشارہ کرنے سے تمام مبہم حل ہو جائے گا۔

۳ ۔ نکاح میں خیار رؤیت[۵۵] و خیار شرط و خیار عیب ثابت نہیں ہوتا۔ خواہ خیار مرد کے واسطے ہو یا عورت کے واسطے یا دونوں کے واسطے۔ خواہ تین روز کا خیار ہو یا کم یا زیادہ کا۔ اگر ایسی شرط کے ساتھ نکاح کیا تو نکاح تو جائز رہے گا۔ مگر شرط باطل ہوگی ؛ مجبوب ہونا یا نامرد ہونا یا خصی ہونا ایسے عیب ہیں کہ ان کے متعلق عورت کو خیار حاصل ہوتا ہے۔ یہ امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری ؛ **۳** ۔ دیکھو دفعہ ۸ ؛

۴ یہ شرطیں صحیح ہیں اور نکاح بھی صحیح ۔ (۱) دیکھو دفعہ ہذا ۔۲۴ ؛ (۲) اگر عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ عورت کے ساتھ دن[۱] کو رہا کروں گا نہ رات کو تو مضائقہ نہیں ۔ فتاویٰ عالمگیری (دیکھو دفعہ ۶۱) ؛ (۳) دیکھو دفعہ ۸ ۔۴ ؛ (۴) دیکھو دفعہ ہذا ۔ ۵ ؛ (۱۸) ۵ (۱۸) دیکھو دفعہ ہذا ۔ ۵ (۱۸) (۶) دیکھو دفعہ ہذا ۵ (۲۴ و ۲۵) ؛ (۵ ۔ ۱۵) دیکھو دفعہ ہذا ۔ ۵ (۲۹ ۔ ۳۲) ؛

۵ یہ شرطیں باطل ہیں اور نکاح صحیح (۱) اگر فریقین میں سے ایک نے دوسرے پر شرط لگائی کہ آنکھ سے کانا نہ ہو اور لنجا نہ ہو تو شرط باطل اور نکاح جائز رہے گا ۔ فتاویٰ عالمگیری ؛ (۲) اگر اس شرط پر نکاح ہوا کہ عورت کنواری ہوگی مگر اس کو ثیبہ پایا تو کل[۳] مہر خاوند کے ذمہ ہوگا۔ اس امر کو بزازیہ میں ترجیح دی ہے (کیونکہ مہر تو استمتاع کے واسطے ہوا کرتا ہے نہ کنوارا پن کے واسطے تو شرط فاسد ہوئی اور نکاح صحیح رہا) ۔ در مختار ؛ خاوند نے یہ شرط لگائی کہ عورت کنواری ہو پھر صحبت کے موقع پر اس سے برخلاف پایا تو اس کو خیار حاصل نہ ہوگا ؛ فتاویٰ عالمگیری ؛ (۳) اگر یہ شرط لگائی کہ بیوی خوبصورت ہو تو نکاح جائز رہے گا اور شرط لغو رہے گی ۔ فتاویٰ عالمگیری ؛ (۴) اگر ایک مرد نے اس شرط پر نکاح کیا کہ یہ مرد شہر کا رہنے والا ہو پھر ظاہر ہوا کہ وہ دیہاتی ہے تو نکاح جائز ہوگا بشرطیکہ مرد اس کا کفو ہو اور عورت کو کچھ خیار حاصل نہ ہوگا ۔ (۵) فتاویٰ ابو اللیث میں ہے کہ ایک مرد نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ میرے باپ کو خیار حاصل ہوگا تو نکاح صحیح رہے گا ۔ اور خاوند کے باپ کو خیار حاصل نہیں[۲] ہوگا ۔ فتاویٰ عالمگیری ؛ (۶) دیکھو دفعہ ۵ ۔ ۲ ؛ (۷) دیکھو دفعہ ۵ ۔ ۲ ؛ (۸) دیکھو دفعہ ۴۵ ؛ (۹ تا ۱۲) دیکھو دفعہ ۵ ۔ ۲ ؛ (۱۳ و ۱۴) اگر کسی عورت سے ہزار درم پر بوعدہ حصاد و دیاس نکاح کیا تو ہمارے مشائخ نے اس کے متعلق اختلاف کیا ہے ۔ مگر صحیح یہ ہے کہ نکاح منعقد ہو جائے گا ۔ اور یہ مدت ادائیگی مہر کے واسطے میعاد شمار کی جائیگی ۔ فتاویٰ عالمگیری ؛ (دیکھو دفعہ ۵ ۔ ۲) ؛ (۱۵) اگر کسی شخص نے کہا کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اس شرط پر کہ نہ نفقہ دیا جائے گا اور نہ مہر اور عورت منظور کرلے ۔ تو نکاح صحیح رہے گا مگر شرائط لغو ۔ ردالمحتار ؛ (۱۶) دیکھو دفعہ ۷ ۔ ۵ ؛ (۱۷) دیکھو دفعہ ۶۱ ؛ (۱۸) اگر مالک نے اپنی لونڈی کا نکاح اپنے غلام سے کیا ۔ اور غلام نے پہلے یہ کہا کہ میرے ساتھ اس لونڈی کا نکاح بعوض ہزار درم مہر کے اس شرط پر کردو کہ اس لونڈی کی طلاق کا اختیار تمہارے ہاتھ میں رہے جب چاہے طلاق دے لینا ۔ تو مالک نے لونڈی اس غلام کے نکاح میں دی تو نکاح صحیح ہوگا مگر طلاق کا اختیار مالک کے ہاتھ میں نہ[۵۵] ہوگا ۔ ہاں اگر مالک نے پہلے کہا کہ میں نے اپنی یہ لونڈی تمہارے نکاح میں بدیں شرط دی کہ اس کے طلاق کا اختیار میرے قبضہ میں ہے جب چاہوں گا طلاق دیدوں گا ۔ اور غلام نے اس کو قبول کیا تو نکاح جائز ہوگا ۔ اور مالک کو طلاق دینے کا اختیار حاصل رہے گا ؛ اگر غلام[۲] مالک سے یہ کہا کہ اگر میں نے اسکو اپنے نکاح میں لیا تو طلاق کا اختیار ہمیشہ تم کو رہے گا ۔ پھر نکاح ہوا ۔ تو طلاق کا اختیار ہمیشہ مالک کو رہیگا ۔ اور غلام اپنے مالک کو اس اختیار سے کبھی خارج نہیں کر سکتا ۔ فتاویٰ عالمگیری (دیکھو دفعہ ۶۷ ۔ ۶) (۱۹) نکاح شغار کے متعلق دیکھو دفعہ ۳۳ ؛ (۲۰) اگر ایک شخص نے ایک عورت سے ہزار درم پر نکاح کیا اور شرط یہ کی کہ عورت کو نفقہ نہیں ملے گا ۔ اور عورت کا مہر مثل سو درم ہے ۔ تو عورت کو ہزار درم مہر ملے گا ۔ اور نفقہ بھی ملیگا ۔ فتاویٰ قاضیخاں ؛ (۲۱) دیکھو دفعہ ۵ ۔ ۲ ؛ (۲۲) دیکھو دفعہ ۲۵ ۔ ۵ ؛ (۲۳) دیکھو دفعہ ہذا ۔ ۳ ؛ (۲۴ و ۲۵) ۔ اگر کسی نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ طالقہ (طلاق دی ہوئی ہے) یا اس شرط پر کہ طلاق دینا عورت کے اختیار ہوگا ۔ تو امام محمد نے جامع میں فرمایا کہ نکاح جائز ہے ۔ اور طلاق کا معاملہ باطل ہے ۔ اور عورت کا اختیار عورت کے قبضہ میں نہ ہوگا ؛ فقیہ ابو اللیث نے فرمایا کہ یہ تو صرف اس صورت میں ہے کہ جب مرد نے پہلے کہا ہو کہ میں نے تجھے اس شرط پر نکاح کیا کہ تو طالقہ ہے ۔ اور اگر عورت نے پہلے ایسا کہا ۔ کہ میں نے اپنے تئیں تجھے اس شرط پر نکاح میں دیا کہ میں طالقہ ہوں ۔ یا بدیں شرط کہ طلاق دینی میرے ہاتھ میں رہے کہ جب چاہوں اپنے تئیں طلاق دے سکوں ۔ اور خاوند نے کہا کہ میں نے قبول کیا ۔ تو نکاح جائز ہوگا ۔ اور طلاق واقع ہوگی جب ہو ۔ اور امر طلاق عورت کے[۲] اختیار ہوگا ۔ فتاویٰ عالمگیری (۲۶ ۔ ۳۲) ۔ متفرق فقہ کی کتابوں سے جمع کئے گئے ۔ اور بعض دوسرے ممالک جیسے ٹیلر جنرل دی ہیمار اور تو مان سے لئے گئے ؛

---

[۱] کتب فقہ میں اسکو نزدیج نہاریات لکھا ہے ۔ [۲] کیونکہ اس میں طلاق کی تفویض ہے نکاح سے پہلے ؛ [۳] پورا مہر لازم ہوگا ۔ فتاویٰ عالمگیری ؛ دیکھو دفعہ ۳۵ ۔ ۲ ؛ [۴] کیونکہ اسطرح نکاح سے پہلے معاملہ کا سپرد کرنا ہوا ۔ بخلاف دوسری صورت کے جو آگے لکھی گئی ۔ کیونکہ وہ بعد نکاح کے ہے ۔ فتاویٰ حمادیہ

[۵۵] دیکھو حاشیہ صفحہ ۲۶ ۔

باب ا فصل سوم - نکاح صحیح و فاسد و باطل و زنا - متفرق باب ب

خلاصہ - نکاح صحیح وہ نکاح ہے جو شرائط نکاح کی پابندی سے کیا جائے اور اسکے خلاف نکاح فاسد ہے - مثلاً کسی شخص کی بیوی سے نکاح کر لینا - یا چار بیویوں کی موجودگی میں پانچویں سے نکاح - وغیرہ وغیرہ ؛ اگر ایسا نکاح ظہور میں آجائے تو قاضی کے ذریعہ علیحدگی کرائی جائیگی - مگر اولاد صحیح النسب ہی رہیگی - کیونکہ اسمیں قصور فریقین کا ہے نہ اولاد کا - چنانچہ بچہ میراث کا مستحق مانا گیا ہے اور اسکی ماں کو اسکے باپ کے ورثہ سے کچھ نہیں ملتا ؛ اگر کسی شخص کا کسی عورت سے ناجائز تعلق ہو یا غلطی یا شبہ سے کسی عورت سے صحبت ہوگئی ہو اور وہ شخص اسکو غلط یا مشتبہ نہ جانتا ہو اور غلط ثابت ہو تو دار اسلام میں اس کو یا تو سزا دی جائیگی - یا اس عورت کی مہر کی ادائیگی اسکے ذمہ لگائی جائیگی مگر صرف وہ موقع ایسے ہیں (جو ہمنے بیان کر دیئے ہیں) کہ جنہیں نہ حد ہے اور نہ مہر ؛

۷ - نکاح صحیح و فاسد و صحبت جائز و ناجائز و زنا -

۱ - نکاح صحیح وہ نکاح ہے جسمیں تمام وہ شرائط جن کا ذکر دفعہ ۶ میں ہوا ملحوظ رکھی گئی ہوں ؛

ا - بعض شرائط کے فروع ایسے ہیں کہ اگر وہ نظر انداز کئے جائیں تو کچھ حرج نہ ہوگا - اور نکاح صحیح رہے گا ؛

۲ - نکاح فاسد یا باطل وہ نکاح ہے جسمیں شرائط مندرجہ دفعہ ۶ میں سے بعض شروط کا لحاظ نہ رکھا گیا ہو ؛

ا - باطل سے یہ مطلب ہے کہ وہ نکاح قبل صحبت اور بعد صحبت کالعدم ہے ؛ فاسد سے یہ مطلب ہے کہ نکاح کی انجام دہی میں کچھ غلطی واقع ہوئی ہے - تو صحبت سے پہلے یہ نکاح کالعدم ہے - اور صحبت کے بعد نکاح صحیح کے مانند ہے - مگر اس سے عورت میراث کی مستحق نہ ہوگی - اور نہ نفقہ کی بعد طلاق ؛
۲ - اگر نکاح فاسد یا باطل کے بعد فریقین میں صحبت ہو تو اس صحبت سے وہ محصن نہ ہوں گے ؛ اور اگر علیحدگی کے بعد اُس عورت سے تعلق ناجائز رکھے تو حد ماری جائے گی ؛ ۳ - اکثر فقہا نے نکاح فاسد اور باطل میں کچھ تمیز نہیں کی ہے - چنانچہ فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ نا جائز کو چاہے فاسد سمجھو یا باطل - نکاح کے متعلق فاسد اور باطل میں کچھ فرق نہیں ؛ فتاوی قاضی خان اور ہدایہ میں زیادہ تر لفظ باطل ہی کام میں لایا گیا ہے - اور اسمیں نکاح فاسد بھی شامل ہے[له] ؛ ذیل کی فہرست سے معلوم ہوگا کہ بمشکل دو نکاح باطل خیال کئے گئے ہیں ورنہ سب فاسد ہیں ؛

۳ - نکاح فاسد یہ ہیں (ان کے علاوہ اور بھی ہو سکتے ہیں) -

۱ - نکاح بلا موجودگی گواہاں ؛
۲ - آتش پرست عورت سے نکاح ؛
۳ - بت پرست عورت سے نکاح ؛
۴ - دو بہنوں سے نکاح (ایک کی موجودگی میں دوسری سے) ؛
۵ - بیوی کی بہن سے نکاح (جبکہ بیوی طلاق بائن کی عدت میں ہے) ؛
۶ - کافر کا مسلمان عورت سے نکاح ؛
۷ - لونڈی کا نکاح بلا اجازت اس کے آقا کے ؛
۸ - غلام کا نکاح بلا اجازت اس کے آقا کے ؛
۹ - کسی کی بیوی سے اس کی عدت میں نکاح ؛
۱۰ - چوتھی بیوی کی عدت میں پانچویں سے نکاح ؛
۱۱ - پانچ عورتوں سے ایک ہی دفعہ نکاح ؛
۱۲ - محرمات سے نکاح (جیسے فارغتی طور پر نکاح ناجائز ہے) ؛

له دیکھو حاشیہ صفحہ ۳۲ -

۱۳۔ چار بیویوں کی موجودگی میں پانچویں سے نکاح ✤

۱۴۔ عورت کا اپنے غلام سے نکاح ✤

۱۵۔ آزاد عورت کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح ✤

۱۶۔ کسی کی بیوی سے نکاح ✤

۱۷۔ بیوی کو تین طلاق دیکر پھر اس سے نکاح ✤

۱۸۔ حالت نشہ میں نکاح ــــ دفعہ ۸ ✤

۱۹۔ مجبور کیا جا کر نکاح ✤

۲۰۔ لونڈی (بیوی) کی موجودگی میں آزاد سے نکاح ✤

۲۱۔ دغا سے نکاح ہو جانا ۔ دیکھو دفعہ ۸ ✤

۲۲۔ غیر مسلم کا نکاح مسلمان عورت سے (نزد صاحب بحر الرائق) ✤

۲۳۔ نکاح شغار۔ (امام شافعی کے نزدیک فاسد یا باطل ہے) دفعہ ۲۳ ✤

۲۴۔ سن بلوغ سے کم عمر بچہ کا نکاح خود کر لینا ✤

۲۵۔ دیوانہ کا خود نکاح کر لینا[۹] ✤

۲۶۔ معتوہ کا خود نکاح کر لینا[۱۰] ✤

۲۷۔ نشہ میں مست ہو کر نکاح کرنا ✤

۲۸۔ فریقین احرام میں ہوں اس حالت میں نکاح ہونا[۱۱] ✤

۲۹۔ خریدی ہوئی لونڈی سے نکاح (دفعہ ۱۳) ✤

۳۰۔ مکاتب کا لونڈی خرید کر اس سے نکاح کر لینا (نزد صاحبین) ✤

۳۱۔ حاملہ عورت سے نکاح (کہ حمل چار ماہ سے زیادہ کا ہو) نزد ابو یوسف ✤

۳۲۔ دو محرمات سے نکاح ✤

۳۳۔ محرم و محرمہ کا نکاح (نزد شافعی) ✤

۳۴۔ اگر مطلقہ سے نکاح کیا جس کو خاوند سے طلاق ہوئے دو ماہ سے کم ہوئے تھے ✤

۳۵۔ آزاد شخص کا اپنی بیوی کو خرید لینا ✤

۳۶۔ کسی عورت کا دو خاوندوں سے نکاح کر لینا ✤

۴۔ نکاح باطل یہ ہیں ۔ (ان کے علاوہ اور نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اکثر فقہا ان کو بھی نکاح فاسد شمار کرتے ہیں) ۔

۱۔ محرمات سے نکاح (محرمات سے مطلب اُن عورتوں سے ہے جن سے نکاح دائمی طور پر حرام ہو۔ چاہے وہ نسبی ہوں یا رضاعی یا صہری) یہی ایک نکاح باطل تسلیم کیا گیا ہے ✤

تشریح۔ محرمات دائمی سے نکاح ہو جانا امام ابو حنیفہ کے نزدیک فاسد ہے۔ مگر امام ابو یوسف و امام محمد کے نزدیک باطل ہے ✤ چنانچہ اگر اس نکاح سے اولاد ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اولاد صحیح النسب ہے۔ اور صاحبین کے نزدیک ناجائز ہے۔ اگر دانستہ ایسا نکاح کیا تو فریقین کو حد لگے گی ✤

۲۔ غیر مسلم کا نکاح کسی مسلمان عورت سے[۱۲] (نزد صاحب جامع الفتاوی۔ صاحب درمختار و رد المحتار) ✤

۵۔ نکاح فاسد کا انجام یہ ہوگا ۔ (قاضی کے ذریعہ خاوند و بیوی میں علیحدگی کرائی جائے گی) ۔

ا۔ صحبت سے پہلے علیحدگی ۔

۱۔ طلاق ــــ (اگر طلاق دیجائے تو بغیر صریح الفاظ میں طلاق دینے کے طلاق نہ ہوگی۔ اور بیوی کی عدم موجودگی میں بھی طلاق ہو جائے گی) ✤

۲۔ عدت ــــ عدت نہیں ہوگی (اگرچہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو) ✤ عدت نہیں ہے تو نفقہ بھی نہیں ہے ــ دیکھو کتاب الطلاق ✤

۳۔ مہر ــــ مہر کچھ نہیں ملیگا نہ متعہ ۔ (خلوت صحیحہ ہونے پر اگر حمل قائم ہوا تو مہر کی حقدار ہے) ✤

۴۔ نسب ــــ صحبت نہ ہوئی تو نسب کا کیا ذکر (اگر خلوت صحیحہ ہوئی[۱] اور بچہ ہوا تو بچہ کا نسب باپ سے قائم رہے گا)

۵۔ حرمت مصاہرہ ــ جسطرح بیوی کے بعض رشتہ داروں سے نکاح منع ہے۔ اس عورت کے ان رشتہ داروں سے نکاح منع نہ ہوگا ✤ دیکھو دفعہ ۱۲

---

[۱۱] قانون اہل تشیع کے نزدیک بھی یہ نکاح باطل ہے ✤ [۱۲] شافعی و مالکی و حنبلی کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہے نہ امام اعظم کے نزدیک ۔ دیکھو دفعہ ۱۳ ✤

[۱۳] اہل تشیع کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور اولاد ناجائز ہوگی ✤

حاشیہ متعلق صفحہ ۳۱

[۱] بالخلوت صحیحہ کے بعد کہ حمل قائم ہو گیا ہو ✤

[۲] صاحب جامع الرموز نے نکاح فاسد و باطل میں کچھ فرق نہیں کیا ہے ✤

ب۔ صحبت کے بعد علیحدگی۔

۱۔ طلاق ـــ (اگر طلاق دیجائے تو بغیر صاف طور پر طلاق کہنے کے طلاق نہ ہوگی۔ بلکہ طلاق خاوند و بیوی کی موجودگی میں ہوگی)۔ اگر فریقین یوں ہی علیحدگی اختیار کرلیں تو طلاق نہیں ہوگی۔

۲۔ عدت ـــ (۱) خاوند کی علیحدگی کی تاریخ سے یا قاضی کے علیحدہ کرنے کی تاریخ سے ہوگی۔ عدت علیحدگی کی ہوگی۔

(۲) اگر یہ خاوند مرجائے تب بھی علیحدگی کی عدت گذارنی ہوگی۔ نہ خاوند کے مرنے کی۔

۳۔ مہر ـــ مہر مثل یا مقرر کردہ مہر (جو کم ہو) ملیگا۔ اگر مہر مقرر کردہ نہ ہو تو مہر مثل ملیگا۔ اگر صرف خلوت صحیحہ ہوئی تھی تو مہر کی حقدار نہ ہوگی۔ الّا جبکہ حمل رہ جائے۔

۴۔ نسب ـــ بچہ کا نسب باپ سے قائم رہیگا۔ اگرچہ صرف خلوت ہوئی اور بچہ ہوا اور مرد صحبت سے انکار بھی کرے۔

۵۔ حرمت مصاہرہ ـــ جیسے بیوی کے بعض رشتہ داروں سے نکاح منع ہے۔ اس عورت کے بھی ان ہی رشتہ داروں سے نکاح منع ہوگا۔ دیکھو دفعہ ۱۰۔

۶۔ نفقہ ـــ دوران عدت میں نفقہ نہیں ملیگا۔ اگرچہ نکاح کے وقت نفقہ دیا جانا قرار پایا ہو۔

۷۔ میراث ـــ بچہ کو میراث ملیگی۔ اس کی ماں کو نہیں ملیگی۔

۶۔ نکاح باطل کا انجام یہ ہوگا ـــ (قاضی کے ذریعہ خاوند و بیوی میں علیحدگی کرائی جائیگی)۔

۱۔ نسب ـــ بچہ کا نسب باپ سے نہیں قائم کیا جائیگا کہ نکاح باطل ہے (نزد ابو یوسف و امام محمد)۔ لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک بچہ کا نسب باپ سے قائم ہوگا (کہ نکاح فاسد ہے)۔ (باقی احکام وہی ہیں جو نکاح فاسد کے متعلق ذکر ہوئے)۔

۷۔ کسی شخص کی صحبت ایسی عورت سے جو نکاح صحیح سے اس کی بیوی ہے۔ یا اسکی لونڈی سے صحبت جائز ہے۔

۸۔ کسی شخص کی صحبت ایسی عورت سے جو اسکی نکاح فاسد سے بیوی ہے۔ یا اسمیں بیوی ہونے کا شبہ ہے۔ یا کسی لونڈی سے جسپر ملکیت کا شبہ ہے صحبت ناجائز کہلائیگی۔

{ دار اسلام میں صحبت ناجائز (یا زنا) کی تلافی یا تو سزا سے یا ادائے مہر سے ہوتی ہے۔ اگر دو موقعوں پر نہ حد ہوگی اور نہ مہر۔ (۱) جبکہ نابالغ لڑکے نے بلا اطلاع اپنے ولی کے کسی بالغ عورت سے نکاح کیا اور رضامندی سے صحبت ہوئی۔ تو نہ حد ہے اور نہ مہر۔ (۲) لونڈی بیچنے والے نے قبل فروخت کے اس لونڈی سے صحبت کرلی تو بائع پر نہ حد ہے نہ مہر۔ }

۱۔ اگر کوئی شخص نکاح فاسد میں صحبت کرے (اور خاوند یا بیوی اس نکاح کو فاسد جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں) تو وہ صحبت ناجائز ہے نہ زنا (نزد امام ابو حنیفہ)۔ مگر صاحبین کے نزدیک زنا ہوگی بشرطیکہ وہ خود اسکو ناجائز سمجھتا تھا۔ اور مجرم حد کا سزاوار ہوگا۔ (اس کو شبہ فی العقد کہتے ہیں)۔

۲۔ اگر کوئی شخص اپنے خیال کے بموجب کسی عورت سے صحبت کرنی ناجائز نہ سمجھتا ہو۔ اگرچہ دراصل ناجائز ہو (جیسے اگر اس کے خیال میں اس کی اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کرنی ناجائز نہ ہو)۔ تو ایسی صحبت صحیح معنے میں زنا نہ ہوگی۔ بلکہ صحبت ناجائز ہے۔ (اس کو شبہ فی الفعل یا شبہ اشتباہ کہتے ہیں)۔

۳۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے بوجہ ملکیت یا اور کسی وجہ سے صحبت کرنیکا حق رکھتا ہے۔ مگر بعض وجوہ سے یہ صحبت ممنوع ہو۔ مگر وہ اپنے خیال میں جائز سمجھتا ہو۔ تو اس کے اپنے خیال کو دخل نہ ہوگا۔ اور یہ صحبت ناجائز ہوگی۔ نہ زنا۔ (اس کو شبہ فی المحل یا شبہ حکمی کہتے ہیں)۔

۱؎ نسب دخول کے وقت سے قائم ہوگا بشرطیکہ ۶ ماہ بعد بچہ ہو۔ اور علیحدگی سے دو سال تک۔ اسپر فتویٰ ہے۔ نزد امام محمد۔ نکاح کے وقت سے نسب قائم ہوگا۔ نزد ابو یوسف۔

۲؎ حمل کا وقت صحبت کے وقت سے شمار ہوگا۔ ۳؎ اگر وہ ایسی صحبت کو ناجائز جانتا تھا تب تو ضرور ہی زنا ہوگی۔ اور اس شخص کو سزا ملیگی۔ ۴؎ کیونکہ اسکو یہ خیال ہو کہ جو ملازمہ یا لونڈی میری بیوی کی ہے وہ میری بھی ہونی چاہیئے۔

۹ کسی شخص کی صحبت ایسی عورت سے جو مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ ہو زنا کہلائے گی۔ (اور ان کی اولاد حرامی ہوگی) +

(۱) زنا کی سزا مجرم کو سنگسار کرنا ہے اگر وہ محصن[۱] ہو۔ ورنہ ۱۰۰ کوڑے اگر وہ آزاد ہے۔ اور ۵۰ کوڑے اگر وہ غلام ہے + مگر حد صرف اسی صورت میں لگائی جائے گی جب کہ اس کو اس امر کے ناجائز ہونے کا یقین ہو۔ ورنہ نہیں +

شرحات (۱) نکاح صحیح - نکاح صحیح وہ نکاح ہے جو شرائط نکاح کی پابندی سے کیا جائے۔ دیکھو دفعہ ۵ و ۶ +

(۲) نکاح فاسد یا باطل - نکاح فاسد وہ نکاح ہے جس میں کوئی شرط از شرائط صحت نکاح سے مفقود ہو۔ مثلاً ایسا ہو کہ بغیر موجودگی گواہوں کے نکاح کر لیا گیا[۲]۔ درمختار +

بغیر موجودگی گواہان وغیرہ میں یہ بھی شامل ہونگے۔ دو بہنوں سے ایک ہی موقع پر نکاح کرنا۔ اور ایک بہن سے نکاح کرنا دوسری بہن کی عدت میں۔ اور معتدہ (یعنی وہ عورت جو خاوند کے مرنے کی عدت میں ہو۔ یا کسی شخص سے طلاق کی عدت میں ہو) سے۔ اور چوتھی بیوی کی عدت میں پانچویں سے نکاح کرنا۔ اور لونڈی سے نکاح کرنا آزاد عورت کی موجودگی میں (یعنی جبکہ آزاد عورت اسکی بیوی موجود ہو)۔ درمختار +

تصرفات فاسدہ - صاحب فہرالفائق نے تصرفات فاسدہ کی اکیس صورتیں لکھی ہیں جن میں سے صرف دس نظم کی ہیں جو خلاصہ میں ہیں (ترجمہ نظم) عقود فاسدہ دس ہیں۔ (۱) ایک ان میں سے اجارہ[۳] فاسدہ ہے اور حکم اسکا ہے اجرت کا واجب ہونا اس طرح کہ اگر اجرت قرار پا گئی تو کمتر اجر واجب ہوگا (یعنی اگر اجر مثل اجرت مقررہ سے کم ہے تو اجر مثل ہی دیا جائیگا اور اگر اجرت مقررہ کم ہو تو وہ ملے گی یا پورہ اجر مثل دیا جائیگا مقررہ کو گھٹا کر۔ مطلب یہ کہ اگر اجرت مقرر نہ کی گئی تھی یا کی گئی تھی تو مجہول یا لغو تو اجر مثل دیا جائیگا گو وہ کتنا ہی ہو) + (۲) کتابت فاسدہ میں جو مقررہ اور قیمت سے زیادہ ہے وہ ملیگا + (۳) نکاح فاسد میں مہر مثل دیا جائیگا اگر صحبت ہو گئی تھی + (۴) مزارعت فاسدہ میں جو چیز کھیت میں پیدا ہوئی ہے وہ بیج کے مالک کی ہے۔ اگر بیج زمین والے کا ہے تو عامل کو اجر مثل ملیگا۔ اور اگر بیج عامل کا ہے تو زمین والے کو اجرت زمین کی ملے گی + (۵ و ۶) صلح فاسد اور رہن فاسد میں عاقدین میں سے ہر ایک کو اس کے توڑ دینے کا اختیار ہے۔ اور بدلہ صلح کا مصالح کے ہاتھ میں امانت ہے اور اسی طرح رہن مرتہن کے ہاتھ میں امانت ہے۔ یا صلح فاسد کا مثل صلح صحیح کے حکم میں ہے اور رہن فاسد کا مثل رہن صحیح کے حکم میں رہتے ہیں + (۷) ہبہ فاسد میں موہوب کا ضمان موہوب لہ پر ہے جس دن کہ قبضہ کیا + (۸) قرض فاسد میں (جیسے جانور کے قرض لینے میں مستقرض مالک ہوتا ہے) تو بیع کرنا غلام کا صحیح ہے قرض لینے والے کو اور اس صورت میں اس کی قیمت کا جرمانہ دیگا مقرض کو + (۹) مضاربت فاسدہ میں مال مضاربت امانت ہے مالک کے ہاتھ میں + (۱۰) بیع فاسد میں اگر کوئی مثلی چیز ہے تو مقبوض کے مثل مالک کا جرمانہ مشتری پر ہے۔ اور اگر قیمت والی چیز ہے تو قیمت کا جرمانہ +

(۳) نکاح فاسد یہ ہیں - عنایہ شرح ہدایہ نے نکاح فاسد کی فہرست میں نکاح بلا موجودگی گواہان کو داخل کیا ہے۔ نیز دیکھو دفعہ ۵۱ - ۱ و ۲ +

(۲ و ۳) دیکھو دفعہ ۲ - ۱ (۴) + (۴ و ۵) دیکھو دفعہ ۱۳ - ۳ - و دفعہ ہذا - ۳ + (۶) دیکھو دفعہ ہذا - ۴ و دفعہ ۱۲ - ۳ (۵) + (۷ و ۸) دیکھو دفعہ ۳۵ - ۵ + (۹) دیکھو دفعہ ۱۳ - ۳ و دفعہ ہذا - ۲ (۲) + (۱۰ و ۱۱) دیکھو دفعہ ۱۳ - ۱ + (۱۲) دیکھو دفعہ ہذا - ۴ و ۵ + (۱۳) دیکھو دفعہ ۱۳ - ۱ + (۱۴) دیکھو دفعہ ۱۳ - ۵ + (۱۵) دیکھو دفعہ ۱۳ - ۴ و دفعہ ہذا - ۲ + (۱۶) دیکھو دفعہ ۱۳ - ۳ + (۱۷) دیکھو دفعہ ۱۳ - ۲ + (۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱) دیکھو دفعہ ۸ - ۱۱ و ۱ + (۲۲) دیکھو دفعہ ہذا - ۴ + (۲۳) دیکھو دفعہ ۳۳ - ۷ + (۲۴ و ۲۵ و ۲۶) دیکھو دفعہ ۲۸ - ۳ + (۲۷) دیکھو دفعہ ۸ - ۱۱ + (۲۸) شافعی کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہے دیکھو دفعہ ۱۳ - ۱ + (۲۹) دیکھو دفعہ ۱۲

---

[۱] محصن وہ شخص ہے جو آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہو اور اس کا نکاح صحیح ہوا ہو۔ اور صحبت ہو چکی ہو۔ اور اس کی بیوی بھی ایسی ہی ہو + حضرت علی کے قول کے بموجب سنگساری اکثر موقعوں پر جاتی رہی۔ اور اسکے بدلے کوڑے جاری ہو گئے +

[۲] یا دو بہنوں سے نکاح کر لیا یا کوئی عورت اپنے خاوند کی طلاق یا مرنے کی عدت میں تھی اس سے نکاح کر لیا۔ وغیرہ وغیرہ +

[۳] اجارہ فاسدہ وہ ہے جس میں شروط صحت اجارہ کے نہ ہوں +

(۳۰) دیکھو دفعہ ۱۳-۵ + (۳۱) دیکھو دفعہ ۱۳-۳-۲ + (۳۲) دیکھو دفعہ ہذا ۱-۴ + (۳۳) دیکھو دفعہ ۸-۹ + (۳۴) دیکھو دفعہ ۸-۱۵ + (۳۵) دیکھو دفعہ ۸-۶ +

(۷) نکاح باطل یہ ہیں - (۱ و ۲) اگر کوئی مسلمان محرمات میں سے کسی سے نکاح کرے۔ اور بچہ ہو۔ تو بچہ کا نسب باپ سے قائم نہ ہوگا۔ یہ ابو یوسف اور محمد کے نزدیک ہے۔ کیونکہ نکاح انکے خیال میں باطل ہے۔ مگر ابو حنیفہ کے نزدیک نسب باپ سے قائم ہوگا۔ کیونکہ انکے خیال میں نکاح فاسد ہے + محرمات ہمارے نزدیک (یعنی نزد حنفیہ) وہ عورتیں ہیں جنسے کسی مرد کو نکاح کرنا بوجہ نسب یا صہریت یا رضاعت ہمیشہ کیواسطے حرام ہے۔ اور صہریت چاہے صحبت ناجائز یعنی زنا کیوجہ سے قائم ہوئی ہو۔ تو اس تعریف میں اس عورت کی ماں اور بیٹی اور مرد کا باپ اور بیٹا بھی شامل ہیں جو زنا کے مرتکب ہوئے ہیں۔ مگر بیوی کی بہنیں اور خالائیں پدری اور مادری اس سے مستثنیٰ ہیں (ان سب سے ابو یوسف و محمد کے نزدیک نکاح باطل ہوگا۔ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک فاسد ہوگا)۔ الاشباہ والنظائر و فتاویٰ عالمگیری + محیط میں لکھا ہے کہ اگر کوئی ذمی مسلمان عورت سے نکاح کرے تو آپس میں علیحدگی کرائی جائیگی۔ کیونکہ نکاح جو واقع ہوا ہے وہ فاسد ہے۔ تو پھر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ فریقین کو حد نہیں ماری جائے +۔ مگر نسب قائم رہیگا۔ اور عدت بھی ہوگی اگر آپس میں صحبت ہوئی تھی — رد المحتار +

اگر کافر[1] مسلمان عورت سے نکاح کرے۔ اور ان کے ہاں بچہ ہو۔ تو مرد سے اس کا نسب قائم نہیں کیا جائیگا۔ اور عورت پر عدت نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ نکاح باطل ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ اور اس کو محیط کے بیان پر ترجیح ہے۔ اس کو خوب سمجھ لو — رد المحتار + جمع الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی کافر مسلمان عورت سے نکاح کرلے اور ان کے ہاں بچہ ہو تو اس کا نسب نہیں قائم کیا جائیگا۔ نہ عورت کے ذمہ عدت ہوگی۔ کیونکہ یہ نکاح باطل ہے سوا صاحب درمختار کا یہ کہنا کہ یہ نکاح باطل ہے اس سے مطلب ہے کہ صحبت اس نکاح میں زنا[2] ہوگی۔ تو پھر نسب قائم نہیں کیا جائیگا۔ بخلاف نکاح فاسد کے کہ اس میں صحبت شبہہ[3] کے تابع خیال کی جاتی ہے۔ لہذا نسب قائم ہوگا۔ اور اسی وجہ سے یہ بات ہے کہ نکاح فاسد فراش[4] کا ذمہ دار ہے۔ حالانکہ نکاح باطل میں یہ صورت نہیں ہے — رد المحتار جلد دوم +

[تشریح - ایسے موقع پر ایک دقت اور واقع ہوتی ہے۔ کہ اگر کسی غیر مسلم نے کسی مسلمان عورت سے نکاح کیا اور عورت نے چاہا کہ عدالت سے رجوع کر کے نکاح فسخ کرائے اس دعویٰ پر کہ میرے مذہب کی رو سے صحیح نہیں ہے۔ تو ایسا کر سکتی ہے + پر اگر عورت نہ چاہے تو کس طرح فسخ ہو؟ اب رہا یہ کہ اولاد کس طرف سے ورثہ کی مستحق ہوگی۔ مسلمان تو یہ اولاد ناجائز مانیں گے تو یہ اولاد اپنے مسلمان رشتہ داروں کے ورثہ سے تو محروم ہوئی۔ مگر اپنے باپ سے ورثہ لیگی بشرطیکہ ان کے مذہب کی رو سے بھی اس اولاد کو ورثہ مل سکے +۔ نیز دیکھو دفعہ ہذا ۵ (مترجم) +]

(۸) نکاح فاسد کا انجام - اگر نکاح فاسد واقع ہو تو قاضی خاوند و بیوی میں علیحدگی کرایگا — فتاویٰ عالمگیری +

(۱ - نکاح فاسد میں صحبت سے پہلے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا۔ چنانچہ اگر کسی عورت سے نکاح فاسد ہوا۔ پھر اس کی ماں کو خواہش سے چھوا۔ پھر اس عورت سے علیحدگی کی گئی۔ تو اس شخص کو یہ اختیار ہوگا کہ چاہے اس کی ماں[5] سے نکاح کرے — فتاویٰ عالمگیری + دیکھو دفعہ ۱۱-۱ و دفعہ ۱۰-۲ تشریح + اگر کسی آزاد شخص نے اپنی بیوی کو خرید لیا تو انکا نکاح فاسد ہو جائیگا۔ بخلاف غلام ماذون کے کہ اگر اس نے اپنی بیوی کو خرید لیا تو اس کے واسطے یہ حکم نہیں ہے — فتاویٰ عالمگیری + اگر خاوند نے اپنی صحبت نہیں کی تھی کہ علیحدگی ہوئی۔ تو عورت کو کچھ مہر نہیں ملیگا۔ اور نہ اس کیواسطے عدت ہوگی — فتاویٰ عالمگیری + نکاح فاسد یعنے باطل[6] میں جبکہ ایسی عورت سے نکاح ہو جو دائمی یا عارضی طور پر ممنوع ہو۔ یا کسی عورت پر اکراہ سے نکاح کیا جائے۔ یا نکاح بلا حاضری گواہان ہو۔ یا عورت حرہ پر لونڈی کیا جائے۔ یا کسی عورت سے اس کے زمانہ عدت میں نکاح کیا جائے وغیرہ۔ تو کچھ لازم نہ ہوگا۔ نہ تو مہر مقررہ۔ نہ مہر مثل۔ نہ عدت۔ نہ نفقہ — جامع الرموز +

ب - اگر صحبت ہو چکی ہے۔ تو عورت کو مہر مسمیٰ اور مہر مثل میں سے جونسا کم ہو ملیگا۔ بشرطیکہ اس نکاح[7] میں مہر مقرر کر دیا گیا تھا۔ اگر مہر نہ مقرر کیا گیا تھا تو عورت کو مہر مثل ملیگا جو کچھ بھی ہو۔ اور اس کو عدت بھی کرنی ہوگی — فتاویٰ عالمگیری + نکاح فاسد میں صحبت کرنے سے محصن نہ ہوگا۔ اگر بعد علیحدگی اس عورت سے صحبت کی تو حد ماری جائیگی — فتاویٰ عالمگیری +

صحبت - صحبت وہ کہلائیگی جو آگے کی طرف سے ہو تا کہ جو معاہدہ کیا گیا تھا وہ پورا ہو جائے — فتاویٰ عالمگیری + مہر مثل نکاح فاسد میں آگے کی طرف سے صحبت کرنے سے لازم ہوتا ہے نہ اور طریق پر (نہ خلوت پر جیسا کہ نکاح صحیح میں خلوت پر واجب ہوتا ہے) کیونکہ صحبت ہی اس عورت کے ساتھ حرام ہے — درمختار + نکاح فاسد میں صحبت میں شرط ہے صحبت فی القبل نہ فی الدبر۔ کیونکہ دوسری صورت میں مہر واجب نہیں ہوتا — حاشیہ طحطاوی +

[1] وہ شخص خدا تعالےٰ کی وحدانیت کا منکر ہو اور نیز آنحضرت کی رسالت کا + [2] جب نکاحی تعلق زنا کے معنوں میں ہو تو ہمیشہ اولاد ناجائز قرار دیجائیگی +

[3] [4] [5] [6] [7] - دیکھو ضمیمہ صفحہ ۳۷ +

اگر کسی شخص نے کسی عورت سے صحبت کی اور اس کی آگے پیچھے کی جگہ ایک ہو گئی تو اس عورت کی ماں اس شخص پر حرام نہ ہو گی (یعنی حرمت مصاہرہ قائم نہ ہو گی اور اس کی ماں سے وہ شخص نکاح کر سکیگا) کیونکہ اس بات کا پورا یقین نہیں کہ صحبت صحیح ہوئی۔ ہاں اگر اس عورت کو حمل رہ گیا تب تو عورت کی ماں اس شخص پر حرام ہو جائیگی — فتاویٰ عالمگیری و درمختار۔

(۱) طلاق۔ مجموع النوازل میں لکھا ہے کہ نکاح فاسد میں جو طلاق ہوتی ہے وہ متارکت ہے یعنی ایک دوسرے کو چھوڑ دینا ہے طلاق شرعی نہیں ہے چنانچہ تین طلاق یعنی تین طلاق میں سے کوئی عدد[1] کم نہ ہوگا۔ نکاح فاسد میں بعد صحبت کے متارکت الفاظ سے کی جاتی ہے۔ مثلاً یوں کہے کہ میں نے تیری راہ چھوڑ دی یا تجھے چھوڑ دیا اور صرف نکاح کے انکار سے متارکت نہ ہو گی ہاں اگر انکار کے ساتھ یہ کہدیا کہ تو جا کر اپنا نکاح کر لے تو یہ متارکت ہو گی اور صحبت کے بعد ایک دوسرے سے آئندہ صحبت چھوڑ دینے سے متارکت نہ ہو گی۔ صاحب محیط نے فرمایا کہ صحبت سے پہلے بھی متارکت بغیر الفاظ کے نہیں ہو سکتی ہے۔ پھر دونوں میں سے ہر ایک کو بغیر موجودگی دوسرے کے فسخ نکاح کا اختیار ہوتا ہے۔ اور بعد صحبت کے بغیر دوسرے کی موجودگی کے فسخ نکاح کا اختیار نہیں ہوتا — اور دونوں میں سے جو متارک نہیں ہوا ہے اس کا آگاہ ہونا متارکت صحیح ہونے کے واسطے ضروری ہے اور یہی صحیح ہے۔ چنانچہ اگر اس کو خبر نہ ہوئی تو عورت کی عدت ختم نہ ہو گی مگر صحیح یہ ہے کہ عورت کا متارکت سے آگاہ ہونا ضروری نہیں۔ جیسا کہ طلاق میں ضروری نہیں — فتاویٰ عالمگیری۔ اور لازم ہے زوجین میں سے ہر ایک کو نکاح فاسد کا فسخ کر دینا۔ اگرچہ ان دونوں میں سے اکیلا ہی موجود ہو۔ عورت سے صحبت کر لی ہو یا نہ کی ہو۔ قول اصح یہی ہے۔ تاکہ گناہ سے نکل جائے (کہ نکاح فاسد کیا وہ گناہ پھر اس کو جاری رکھے وہ گناہ) ملکیت فسخ اور وجوب فسخ میں منافات نہیں ہے۔ تو اگر زوجین فسخ نہ کریں تو قاضی کو واجب ہے کہ آپس میں علیحدگی کرا دے — درمختار۔

(۲) عدت۔ اگر صحبت ہو گئی تھی تو عدت ضرور کرنی ہو گی۔ مگر خلوت کے بعد عدت ضروری نہیں۔ اور یہ عدت طلاق کی ہو گی[2] نہ موت کی۔ اور عدت واجب ہے آپس میں علیحدگی کے وقت سے یا خاوند کے علیحدگی کے وقت سے اگرچہ عورت کو علیحدگی کا علم نہ ہو۔ یہ قول اصح ہے — درمختار۔ عدت اس وقت سے شمار ہوتی ہے جب سے قاضی نے دونوں میں علیحدگی کرا دی ہو۔ یہ علماء ثلاثہ کا مذہب ہے — فتاویٰ عالمگیری۔ نکاح فاسد میں عدت مرنے کی نہیں واقع ہوتی۔ اور نہ نفقہ واجب ہوتا ہے — فتاویٰ عالمگیری۔

(۳) مہر۔ اگر کسی شخص کا نکاح فاسد ہوا اور صحبت ہوئی۔ تو عورت مہر مثل کی حقدار ہے۔ لیکن اس کی مقدار مہر مسمیٰ سے زیادہ نہ ہونی چاہیے یہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے بخلاف امام زفر کہ وہ اس کا قیاس بیع فاسد پر کرتے ہیں (کہ بیع فاسد میں اگر کسی چیز کی قیمت کم بھی مقرر ہوئی ہو تو وہی واجب ہوتی ہے) مگر علماء حنفیہ کی دلیل یہ ہے کہ خاوند نے جس مال سے فائدہ اٹھایا ہے وہ مال نہیں ہے بلکہ تسمیہ کی وجہ سے اس کی قیمت قائم ہو گئی ہے تو اگر مہر مثل سے زیادہ ہو گی تو اس کی ادائیگی واجب نہ ہو گی کیونکہ اس کا تسمیہ ہی صحیح نہیں۔ اور اگر مہر مثل سے کم ہو تو وہ زیادتی واجب نہ ہو گی۔ کیونکہ تسمیہ نہیں پایا گیا بخلاف بیع فاسد کے کہ وہ چیز مال متقوم ہے تو اس کے معاوضہ کا اندازہ اس کی قیمت پر ہو سکتا ہے — ہدایہ۔

مہر مثل مہر مسمیٰ سے نہ بڑھایا جائیگا کیونکہ عورت اس کی پر راضی ہو چکی ہے۔ اگر مہر مثل کم ہوگا مہر مسمیٰ سے تب بھی مہر مثل ہی لازم ہوگا نہ مہر مسمیٰ۔ کیونکہ مہر مسمیٰ تو نکاح کے فاسد ہو جانے کی وجہ سے فاسد ہو گیا۔ اور اگر نکاح فاسد میں مہر کا ذکر ہی نہ کیا یا مہر مسمیٰ تو ہے مگر اس کی مقدار مجہول یا نامعلوم ہے تو مہر مثل ہی لازم ہوگا کتنا ہی کیوں نہ ہو — درمختار (دیکھو نقشہ ۱۱)۔ نکاح فاسد میں اگر مہر مثل کم ہوگا مہر مسمیٰ سے تو مہر مثل ہی لازم ہوگا اگرچہ دس درہم سے بھی کم ہو۔ مثلاً پانچ درہم کا مہر مثل ہو۔ تو اس سے زیادہ نہ بڑھایا جائیگا۔ ہاں اگر نکاح صحیح میں مہر مثل واجب ہوگا اور کم ہوگا دس درہم سے تو بڑھا کر دس درہم کئے جائیں گے۔ مگر در صورتیکہ نکاح فاسد محرم سے ہو تو مہر مثل واجب ہوگا کتنا ہی کیوں نہ ہو۔ اگرچہ مہر مسمیٰ سے بڑھ بھی جاوے — حاشیۃ المدنی والطحطاوی۔ نیز دیکھو دفعہ نمبر ۱۰۳۔

(۴) نسب۔ نکاح فاسد سے جو اولاد پیدا ہو اس کا نسب ثابت رہتا ہے۔ نزد امام ابو حنیفہ و امام محمد کے نزدیک صحبت[3] کے وقت سے نسب

[1] یعنی اگر اس کے بعد اس عورت سے پھر نکاح صحیح کرے تو پوری تین طلاقیں مغلظہ ہوں گی۔ باقی ماندہ دو اور یہ ایک ملکر تین نہ ہوں گی۔

[2] طلاق کی عدت تین حیض یا تین مہینے ہیں اور موت کی عدت چار مہینے اور دس روز ہیں۔ [3] نکاح صحیح میں نسب نکاح کے وقت سے قائم ہوتا ہے۔

کیواسطے مدت شمار کی جائیگی۔ اور فقیہ ابوالليث نے فرمایا ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے + اگر کسی کا نکاح فاسد ہوا اور خلوت ہوئی اور بچہ ہوا اور خاوند نے انکار کیا کہ میں نے صحبت نہیں کی تھی۔ تو امام ابویوسف سے دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ جب بچہ کا نسب ثابت ہوگا۔ اور عورت کو مہر اور عدت لازم ہوگی دوسری یہ کہ نسب ثابت نہ ہوگا نہ مہر ملیگا۔ نہ عدت ہوگی۔ اگر مرد نے اس کے ساتھ خلوت نہ کی تو بچہ اس مرد سے منسوب نہ ہوگا ــــ فتاویٰ عالمگیری +
اور نسب بچہ کا ثابت ہوگا احتیاطاً (یعنی حفظ ولد کی احتیاط کیواسطے) بلا دعویٰ کے (یعنی اگر خاوند انکار بھی کرے تب بھی نسب ثابت ہوگا) اور معتبر ہوگی مدت نسب کی صحبت سے چھ مہینے ہیں۔ اگر صحبت کے وقت سے بچہ کی پیدائش تک[1] چھ ماہ ہوں یا زیادہ تو بچہ کا نسب ثابت ہوگا۔ اور اگر چھ ماہ سے کم ہوں تو نسب ثابت نہ ہوگا۔ یہ قول امام محمد کا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (وجہ یہ ہے کہ نکاح فاسد بوجہ حرام ہونے کے موجب صحبت کا نہیں بمقابلہ نکاح صحیح کے کہ اس میں عقد کے وقت سے نسب ثابت ہوتا ہے) + لیکن امام اعظم و امام ابویوسف نے کہا کہ ثبوت نسب کے واسطے مدت کا شمار عقد کے وقت سے ہے مانند نکاح صحیح کے۔ اور ترجیح دی ہے اس قول کو نہر الفائق میں کہ احتیاط اس میں زیادہ ہے ــــ درمختار + صاحب ہدایہ لکھتے ہیں کہ اس عورت کے بچہ کا نسب (یعنی ایسی عورت کا جس کا نکاح فاسد ہوا ہو) صحیح مانا جائیگا۔ یہ عبارت ہدایہ کی صاف ظاہر ہے۔ پھر مصنف ہدایہ لکھتے ہیں کہ نسب کا وقت شمار ہوگا صحبت کے وقت سے (یعنی وقت الدخول) نزد امام محمد۔ لیکن ابوحنیفہ و ابویوسف فرماتے ہیں کہ نکاح کے وقت سے شمار ہوگا جیسا کہ نکاح صحیح میں ہوا کرتا ہے (کما فی النکاح الصحیح) کیونکہ نکاح فاسد کا نتیجہ نکاح صحیح سے اخذ کیا گیا ہے۔ اور فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے ــــ عنایہ شرح ہدایہ جلد دوم + اگر کوئی عورت کسی کے پاس بھیجی گئی ہو اور مرد سے کہے کہ میں تمہاری بیوی ہوں تو اولاد کا نسب ثابت ہوگا ــــ دیکھو دفعہ ۳۷۔۱۰۹ + ایک شخص اپنی کنواری بیوی کے پاس سے برسوں غائب رہا پھر عورت نے کسی سے نکاح کر لیا اور کئی بچے پیدا ہوئے یا عورت گرفتار ہو گئی اور حربی کافر نے اس سے نکاح کر لیا اور کئی بچے ہوئے یا عورت نے طلاق کا دعوےٰ کر کے عدت پوری کر کے دوسرا نکاح کر لیا اور کئی بچے ہوئے۔ تو ان صورتوں میں امام کے نزدیک یہ اولاد پہلے خاوند کی کہلائیگی خواہ پہلا خاوند اس اولاد سے انکار کرے یا اقرار کرے۔ خواہ دوسرا خاوند اس اولاد سے انکار کرے یا اقرار کرے۔ خواہ عورت چھ مہینے سے کم میں بچی یا دو برس سے زیادہ میں + پھر دوسرے خاوند کے واسطے جائز ہوگا کہ اپنے مال کی زکوٰۃ[2] اس اولاد کو دے + اور اگر ان بچوں نے کسی معاملہ میں دوسرے خاوند کے واسطے گواہی دی تو مقبول ہوگی + مگر عبد الکریم جرجانی نے امام اعظم سے روایت کی ہے کہ ایسی اولاد دوسرے خاوند کی ہوگی[3] اور امام نے اسی قول کی طرف رجوع کیا ہے اور اسی پر فتوےٰ ہے + لیکن امام ظہیر الدین نے فرمایا کہ فتوےٰ اس قول پر ہے کہ یہ اولاد پہلے خاوند کی ہوگی اس واسطے کہ نص سے ثابت ہے کہ اولاد اس کی ہوتی ہے جس کا فراش ہے ــــ اگر اس صورت میں خاوند اول موجود ہو اور مذکورہ صورتیں واقع ہوں تو اولاد ضرور پہلے خاوند کی ہوگی ــــ فتاویٰ عالمگیری + دیکھو دفعہ ۲۳ ـ ۲ +

(۵) حرمت مصاہرہ ـ حرمت مصاہرہ تو ایسے نکاح سے ثابت ہوتی ہے جو نکاح صحیح ہو۔ نکاح فاسد میں ثابت نہیں ہوتی۔ تو اگر کسی عورت سے نکاح فاسد ہوا تو صرف نکاح ہو جانے کی وجہ سے اس عورت کی ماں اس شخص پر حرام نہ ہوگی۔ بلکہ اگر اس عورت سے صحبت ہو جاوے تو اس کے بعد ضرور حرام ہو جائیگی ــــ فتاویٰ عالمگیری + دیکھو صحبت[4] ــ دیکھو دفعہ ۱۶ +

(۶) نفقہ ـ نکاح فاسد میں عدت مرنے کی نہیں واقع ہوتی۔ اور نہ نفقہ واجب ہوتا ہے + اگر نکاح فاسد میں نفقہ لینے کی شرط بھی کر لی گئی ہو تو یہ شرط جائز نہیں ہوگی ــــ فتاویٰ عالمگیری + (۷) میراث ـ نکاح فاسد کی بیوی کو صرف مہر ملتا ہے نہ میراث ـ دیکھو کتاب المیراث +

---

[1] یا آپس کی علیحدگی سے دو سال تک بچہ ہو تو وہ صحیح النسب ہے ــــ ردالمحتار + [2] کیونکہ یہ اس کی اپنی اولاد نہیں ہے + [3] اسی پر فتویٰ ہے ــــ فتاویٰ حمادیہ + ابویوسف فرماتے ہیں کہ اگر وہ بچہ جنے نکاح سے چھ ماہ سے کم میں تو اولاد پہلے خاوند کی ہے۔ اور اگر چھ ماہ یا زیادہ میں جنے تو دوسرے خاوند کی ہے ــــ فتاویٰ حمادیہ +

حاشیہ متعلق صفحہ ۳۵ [1] یعنی شرعی شبہہ + [2] یعنی نکاح کی تعلق جس سے آپس کی صحبت جائز قرار دی جاتی ہو + [3] اگر نکاح صحیح ہوتا تو ماں سے نکاح کرنا جائز نہ ہوتا۔ اگر ماں کو خواہش سے نہ چھوا ہو تو اسی عورت سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے + [4] صاحب جامع الرموز کے نزدیک نکاح فاسد و باطل ایک ہی ہیں + [5] مگر صحیح یہ ہے کہ اس صورت میں بھی مہر مثل ہی ملیگا +

متفرق (۱) جیسے جمع بین الاختین نکاح میں ممنوع ہے۔ ویسا ہی جمع بین المحارم بھی نکاح میں ممنوع ہے — درمختار + (۲) نکاح فاسد میں جمع حرام نہیں۔ جیسے ایک عورت سے نکاح فاسد کیا۔ پھر اس کی بہن سے نکاح صحیح کیا تو درست ہے کیونکہ نکاح فاسد میں صحبت کرلی حلال نہیں — حاشیہ المدنی +

۶ نکاح باطل کا انجام۔ نکاح فاسد و باطل ایک ہی ہیں۔ لیکن بچہ کے نسب کے متعلق امام اعظم و امام ابویوسف و امام محمد میں اختلاف ہے۔ دیکھو دفعہ ہذا — ۴ +

۷ صحبت جائز۔ دیکھو دفعہ ۱۔ و دفعہ ہذا ۔ ۹ +

۸ صحبت ناجائز۔ دیکھو دفعہ ہذا ۔ (۵) "صحبت" و دفعہ ہذا — ۹ +

۹ زنا و صحبت ناجائز۔ وہ ناجائز تعلق جس سے کوئی شخص سزا کا مرتکب ہوتا ہے زنا کہلاتی ہے۔ اور زنا اس کے اصلی معنوں میں (اور شرعی معنوں میں بھی) یہ ہے کہ کسی شخص کا تعلق کسی ایسی عورت سے ہو جو نہ اس کی اپنی عورت ہو۔ نکاحی یا لونڈی۔ نہ کسی غلطی یا شبہہ کی بنا پر یہ تعلق ہو گیا ہو۔ (یعنے اس عورت سے اس شخص کا تعلق شبہہ یا غلطی سے ہوا کہ وہ شخص اس کو جائز سمجھتا رہا) — ہدایہ + کسی شخص کی صحبت ایسی عورت سے جو اسکی نہ بیوی ہے نہ لونڈی ناجائز ہے۔ اور بالکل منع ہے۔ اور جبکہ فریقین میں خاوند بیوی کے تعلق ہونے کا نہ تو شبہہ ہی ہو نہ در اصل ہی یہ تعلق ہو۔ تو آپس کی صحبت زنا سے تعبیر کی جائیگی۔ اور فریقین کو حد لگے گی۔ یعنی وہ سزا کہ حق اللہ کے خلاف کرنے پر ہو — فتاویٰ عالمگیری و ہدایہ +

دار اسلام میں کوئی ہمبستری (سوائے ملک یمین کے) ایسی نہیں جس کا بدلہ حد[1] یا مہر سے نہ ہو۔ لیکن دو مسئلوں میں نہ حد ہے اور نہ مہر۔ اوّل جبکہ ایک نابالغ نے بلا اجازت اپنے ولی کے نکاح کیا اور صحبت آپس میں رضامندی سے ہوئی + دوم جبکہ لونڈی بیچنے والے نے لونڈی کے بیچنے سے پہلے اس سے صحبت کرلی۔ صورت دوم میں ازالہ بکارت کی وجہ سے تو لونڈی کی قیمت میں ضرور کمی آجائے گی۔ بلکہ اگر وہ کنواری نہیں تھی تو قیمت میں بھی کمی نہیں آئیگی — درمختار + (دیکھو دفعہ ۱۹ — حد و ادائیگی مہر جمع نہ ہونگے)

حد کی سزا اس صورت میں دی جاتی ہے جبکہ مرتکب جرم کو علم ہو کہ یہ فعل ناجائز ہے۔ لہذا سزا نہیں دی جائیگی جبکہ اس شخص کو اس کے متعلق حقوق کا اشتباہ ہو۔ ورنہ سزا جاتی رہے گی بعض صورتوں میں جبکہ اشتباہ خیالی ہو۔ تو اشتباہ کی کئی صورتیں ہوئیں۔ اوّل تو عمل کے متعلق اشتباہ کہ اس کو شبہہ فی الفعل کہتے ہیں (یا شبہہ اشتباہ) یا اشتباہ خیالی۔ جس سے کہ کوئی نکتہ اس میں حقوق کے ثبوت کیواسطے موجود ہو مگر درحقیقت وہ نہ ہو۔ مثلاً اگر اس کے اپنے خیال میں بیوی کی لونڈی اس کے واسطے جائز ہے کیونکہ اس کی خدمات سے یہ بھی فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن اس قسم کے اشتباہ کا فائدہ اسی شخص کو پہنچ سکتا ہے جس کے خیال میں یہ جما ہوا ہو کہ میرا فعل ٹھیک ہے اور اس کو یہ یقین ہو کہ یہ صحبت جائز ہے۔ تو اگر اس شخص سے ایسا فعل ہو جائے تو حد سے مستثنیٰ کیا جائیگا۔ ورنہ حد ضرور لگے گی۔ کیونکہ ایسی صحبت درحقیقت زنا ہے + دوم۔ چیز کے متعلق اشتباہ یعنی شبہہ فی المحل (یا شبہہ حکمی)۔ کیونکہ اس صورت میں حقیقی ثبوت ضرور ہے کہ عورت پر جائز حقوق ہیں اگرچہ صحبت اس سے بعض وجوہ سے ممنوع ہو گئی ہے۔ لہذا اس اشتباہ کے متعلق عام خیال مدنظر رکھا جائے گا۔ اور اس اشتباہ کے صحیح یا غلط قائم کرنے میں اس شخص کے خیال اور دعوے جواز کو دخل نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ صحبت تو زنا نہیں ہے + سوم۔ معاہدہ کے متعلق اشتباہ یعنے شبہہ فی العقد۔ تو جبکہ عقد قائم ہو چکا۔ گو وہ جائز ہو یا ناجائز (نکاح تو ہوا)۔ پھر ناجائز کی چاہے یہ صورت ہو کہ عام طور پر ناجائز مانا گیا ہے۔ یا اس کے متعلق اختلاف رائے ہو۔ چاہے فریقین میں سے کوئی اس کے ناجائز ہونے سے آگاہ ہو یا نہ ہو۔ اس شخص کو سزا نہیں ملے گی۔ نزد ابوحنیفہ۔ لیکن صاحبین کے نزدیک عقد اگر ایسا ہو کہ عام طور پر ناجائز مانا گیا ہے تو شبہہ یا اشتباہ حقوق بالکل نہیں رہتا۔ تو اس شخص کو حد کی سزا ہونی چاہیئے بشرطیکہ معلوم تھا کہ شبہہ یا اشتباہ حقوق بالکل نہیں ہے۔ اگرچہ سوائے اس صورت کے وہ مستثنیٰ بھی ہو سکتا تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ابوحنیفہ کے خیال میں جو صحبت کسی نکاح کے تابع ہو زنا نہیں کہلائے گی۔ ہاں صاحبین کے خیال میں جو معاقدہ عام طور پر ناجائز خیال کیا گیا ہے تو جو صحبت اس کے تابع ہو وہ زنا ہوگی — فتاویٰ عالمگیری و ہدایہ و کفایہ +

---

[1] اگر کوئی صورت ایسی نہیں جس میں حد بھی قائم کی جائے اور مہر بھی دلوایا جائے +

۸ نکاح کے متعلق متفرق مسائل۔

دیکھو دفعہ ۴۷، ۶ مہر کے متعلق مختلف امور دفعہ ۱۱۳

۱- اگر کسی عورت کا نکاح مجبوری یا زبردستی یا دغا[1] سے کیا جائے تو وہ باطل ہے ؞

(ایسے نکاح میں صحبت کرنے پر مہر لازم ہوگا ہے ورنہ نہیں) ؞

۱- اگر نکاح بمجبوری کیا گیا۔ تو نکاح صحیح ہو جائے گا۔ اور مجبور کرنے والا کچھ ذمہ دار نہ ہوگا ؞

۲- کسی آیندہ موقع کی شرط لگا کر نکاح اس شرط پر کرنا صحیح نہیں۔ یہ نکاح مضاف کہلاتا ہے ؞

۱- اگر کسی شخص نے کہا کہ میں نے اپنا نکاح اس عورت سے کیا کل کے روز جو کل آنے والی ہے۔ تو یہ نکاح صحیح نہ ہوا ؞ ۲- اگر کوئی شخص گواہوں کے روبرو کہے کہ اگر میرا باپ راضی ہوا تو میں نے تجھ سے نکاح کر لیا۔ اور فریق ثانی نے قبول کر لیا۔ تو یہ نکاح صحیح نہ ہوا ؞ ۳- نکاح معلق اکثر فقہا نے صحیح نہیں مانا ہے۔ اگر معلق علیہ چیز تعلیق نکاح کی ہوئی ہے مجلس میں موجود ہوا اور وہ شرط قبول کرے تب بھی بعض کے نزدیک نکاح صحیح نہ ہوگا ؞

۳- کسی گذشتہ موقع کی شرط لگا کر۔ نکاح اس شرط پر کرنا صحیح ہے۔ یہ نکاح معلق کہلاتا ہے ؞

۱- اگر کسی شخص نے کہا کہ اگر اپنی لڑکی کا نکاح فلاں شخص سے نہ کر دیا ہوتا تو تمہارے ساتھ کر دیتا۔ اور اس شخص نے گواہوں کے روبرو قبول کیا پھر معلوم ہوا کہ لڑکی کا نکاح کہیں نہیں ہوا تھا۔ تو اب اس شخص کے ساتھ نکاح صحیح رہے گا ؞ دیکھو ۲ ؞

۴- ایک شخص ایک موقع پر یا مختلف موقعوں پر چار عورتوں سے (گو وہ آزاد ہوں یا لونڈی) نکاح کر سکتا ہے نہ زیادہ سے۔ اور غلام[2] دو عورتوں سے (گو وہ آزاد ہوں یا لونڈی) کر سکتا ہے۔ نہ زیادہ سے۔ دیکھو دفعہ ۶ و دفعہ ۱۱۳ ؞

۱- شافعی کے نزدیک صرف ایک لونڈی سے نکاح کر سکتا ہے ؞ ۲- بعض کے نزدیک نو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں آ سکتی ہیں اور بعض کے نزدیک اٹھارہ یہ سب غلط ہے ؞ ۳- اگر ایک عقد میں چار لونڈیوں اور ایک عقد میں پانچ آزاد عورتوں سے نکاح کیا۔ تو چار لونڈیوں سے جائز رہا اور دوسرا باطل ہو گیا ؞ ۴- اگر کسی کی بیوی مرتد ہو کر دار حرب میں چلی جائے تو وہ چار اور عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔ نیز دیکھو دفعہ ہذا-۱۲ ؞ ۵ دیوانہ کا نکاح ایک عورت سے زیادہ نہ کیا جا سکے گا ؞

۵- ایک شخص اپنی مملوکہ لونڈیوں سے گو کتنی ہوں صحبت کر سکتا ہے۔ لیکن غلام کو یہ اجازت نہیں کہ وہ ایک بھی لونڈی رکھ سکے اور اس سے صحبت کر سکے۔ اگرچہ اپنے مالک کی اجازت سے ہو ؞

۱- کوئی شخص (سوائے غلام کے) چار بیویوں کے علاوہ جتنی لونڈیاں جی چاہے رکھے ؞

۶- ایک عورت ایک وقت میں ایک ہی مرد سے نکاح کر سکتی ہے ؞

۱- اگر ایک عورت نے دو مردوں سے نکاح کیا تو اگر ایک سے ناجائز تھا تو دوسرے سے جائز رہے گا ؞

---

[1] انگلینڈ کے قانون کے بموجب اگر عورت سے نکاح کی واسطے منظوری دغا یا دباؤ سے لیجائے تو صحیح نہیں ؞ [2] غلام مکاتب ہو یا مدبر۔ یا ام ولد کا بیٹا ؞ امام مالک کے نزدیک دو سے زیادہ (چار تک) نکاح کر سکتا ہے کیونکہ نکاح کے حق میں وہ مثل آزاد کے ہے جیسا کہ ان کے نزدیک غلام بغیر اجازت اپنے مالک کے نکاح کر سکتا ہے۔ ہدایہ ؞

۷- اگر کسی کی منکوحہ عورت یا لونڈی بھاگ جائے تو منکوحہ لونڈی کی تلاش خاوند کے ذمہ ہے نہ دوسری کی اگر کوئی فریب دیکر لیجائے تو وہ قید کیا جائے گا۔

۸- اگر خاوند کہے کہ عورت نے مجھ سے کہا کہ میری عدت ختم ہو چکی ہے تب میں نے اس سے نکاح کیا۔ مگر معلوم ہوا کہ وقت اسقدر کم تھا کہ اسمیں عدت ختم نہیں ہو سکتی تھی۔ تو خاوند کا بیان غلط مانا جائیگا۔ اور عورت کا بیان بھی صحیح نہیں ہوگا۔ الا جبکہ وہ یہ بھی بتائے کہ حمل[1] ساقط ہو گیا تھا۔ یا کوئی اور ایسی بات ظہور میں آئی تھی۔

۱- اگر خاوند کا اندازہ ایسا ہو کہ اس عرصہ میں عدت ختم ہو سکتی تھی۔ اور عورت بھی تسلیم کرے یا خاموش ہو جائے۔ تو وہ اسی سے یا اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے۔

۹- اگر کسی نے حاملہ عورت سے نکاح کیا۔ اگر چار ماہ یا زیادہ کا حمل ہو تو نکاح جائز رہے گا ورنہ ناجائز۔

کیونکہ چار ماہ میں بچہ کی خلقت پوری ہو جاتی ہے۔ اور دوسرے نطفہ کے شامل ہونیکا شبہ نہیں رہتا۔ ابو یوسف کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہوگا۔

۱۰- اگر کسی مطلقہ عورت سے نکاح کیا اور پھر اس نے بتایا کہ میں تو پہلے خاوند کی عدت میں تھی۔ تو اگر طلاق کو دو ماہ سے کم ہوئے تھے تو نکاح باطل ہے اگر دو ماہ یا زیادہ ہوئے تھے تو نکاح صحیح رہے گا۔

۱۱- اگر کوئی شخص نشہ کی حالت میں نکاح کرے تو وہ فاسد ہے۔ ہاں نشہ اترنے پر اسکی تصدیق کرنے پر صحیح ہو جائے گا۔ دیکھو دفعہ ۱۹

۱- امام شافعی کے نزدیک اگر مرد نشہ میں ہو تو نکاح فاسد ہے حتیٰ کہ نشہ اترنے پر تصدیق کرنے سے بھی صحیح نہیں ہوگا۔ ہاں اگر عورت نشہ میں ہو اور نکاح ہو جائے تو نشہ اترنے پر تصدیق کرنے سے صحیح رہیگا۔ لیکن صاحب مفاتیح لکھتے ہیں کہ نشہ اترنے پر مرد ہو یا عورت تصدیق کرے تو صحیح ہوگا۔ ۲- اگر نشہ کی حالت میں کسی عورت کو خواہش سے چھوا تو اس کی ماں وغیرہ اس شخص کے واسطے حرام ہو جائیگی۔ ۳- اگر نشہ میں کوئی شخص مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس سے بائن نہیں ہوگی۔

۱۲- اگر نکاح کے بعد صحبت سے پہلے کوئی شخص غائب ہو گیا۔ اور وہاں کسی نے اس سے کہا کہ تمہاری بیوی تو مرتد ہو گئی۔ تو وہ چار اور عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔

۱- اگر کسی عورت کو خبر ملی کہ اس کا خاوند مرتد ہو گیا ہے تو اس کو اختیار ہے کہ عدت گذار کر دوسرے شخص سے نکاح کر لے۔

۱۳- اگر کوئی شخص بار بار مسلمان ہوتا ہے اور بار بار مرتد۔ اور ہر مہینہ نکاح کی تجدید کر لیتا ہے تو اسکا نکاح صحیح رہے گا۔ (یہ ضرورت نہیں ہوگی کہ عورت دوسرے خاوند کے پاس ہو کر آئے)۔

---

[1] یعنے ایسا حمل جس کی موجودگی ظاہر تھی۔ کیونکہ حاملہ کی عدت بچہ پیدا ہونے پر ختم ہو جاتی ہے۔

۱۴۔ نکاح کے واسطے قرض لینا اگرچہ امیر ہووے مستحب ہے ❖

۱۵۔ مرد اور عورت اگر احرام میں ہوں تو اُن کا نکاح اسی حالت میں ہو سکتا ہے ❖

۱۶۔ اگر صغیرہ کا نکاح باپ یا دادا یا کوئی اور ولی کرے تو احتیاط یہ ہے کہ دو مرتبہ یہ عقد باندھا جاوے۔ ایک مرتبہ بعوض مقررہ مہر کے اور دوسری مرتبہ بلا ذکر مہر کے کہ اگر مہر مسمی[1] اسوقت کم رہا تو دوسرا نکاح بعوض مہر مثل کے صحیح ہو جاوے گا ❖

۱۷۔ نکاح سے پہلے عورت کو دیکھ لینا مستحب ہے ❖

۱۸۔ اگر عورت کے بدن کے کسی حصہ سے نکاح کیا تو نکاح صحیح نہیں رہے گا۔ الا جبکہ وہ حصہ پورے بدن کو تعبیر کرے ❖

۱۹۔ اگر کسی دیوانہ یا احمق کا نکاح اُسکا ولی ایک عورت سے زیادہ سے کردے تو کیا درست ہے۔ تو امام شافعی نے اس کو منع کیا ہے۔ اور جوان لڑکے کے حق میں بشرط ضرورت جائز رکھا ہے ❖

۲۰۔ اگر کوئی عورت مرتد ہو جاوے خاوند کے دق کرنیکو یا نکاح سے علیحدگی اختیار کرنیکو یا دوسرا مہر لینے کو یا اور کسی غرض سے تو مشائخ بلخ کا فتوے ہے کہ وہ خاوند سے علیحدہ نہ کی جاوے ❖

۱۔ قاضی کو لازم ہے کہ اس کے نکاح کی تجدید ایک دینار پر کردے۔ یا کسی اور مسلمان کے ساتھ اسکا نکاح کم مہر پر کردے۔ یہ اس کی توہین کی غرض سے ❖

۲۱۔ اگر کوئی شخص ہزل یا مذاق میں یا بلا قصد یا بلا نیت نکاح[2] کرلے تو نکاح صحیح رہے گا ❖

۲۲۔ زفاف کے وقت نکاح کی تجدید کر لینی فقہا بہتر سمجھتے ہیں کیونکہ عورت سے نکاح کی منظوری حاصل کرنے کا طریق کچھ مشتبہ خیال کیا گیا ہے ❖

۲۳۔ مرد کو نہیں چاہیئے کہ بدکار عورت کو طلاق دے۔ اور نہ عورت ہی کو چاہیئے کہ بدکار مرد سے طلاق لے ❖

۲۴۔ اگر کافر اور کافرہ کا نکاح ہو اور خلوت سے پہلے صرف مرد مسلمان ہو جاوے تو خلوت صحیح نہیں رہیگی۔ ہاں اگر صرف عورت مسلمان ہو جائے تو خلوت صحیح ہو جاوے گی ❖

[1] کیونکہ صغیرہ جب سن بلوغ کو پہنچے تو ممکن ہے کہ اسکا مہر مثل زیادہ ہو جاوے۔ دیکھو مہر مثل دفعہ ۳۷۔ [2] مسئلہ طلاق بھی ہزل یا مذاق میں واقع ہو جاتی ہے ❖ (نیز دیکھو دفعہ

۲۵- اگر کوئی شخص ایک مرد اور ایک عورت کو ایک ہی مکان میں رہتے دیکھے اور آپس میں خاوند و بیوی کی طرح سلوک کرتے دیکھے تو وہ یہ گواہی دے سکتا ہے کہ یہ دونوں خاوند و بیوی ہیں۔

۲۶- اگر ریشمی کپڑے یا قالین پر بیٹھا کر نکاح پڑھایا جائے تو مضائقہ نہیں۔

۲۷- اگر ایک مرد اور ایک عورت آپس میں نکاح کر کے کسی موقع پر گواہوں کے روبرو اس نکاح کا اقرار کریں تو اب یہ ایک جدید نکاح ہو جائیگا بشرطیکہ مہر بھی بتایا جائے۔ (صرف اقرار سے پہلا نکاح کیا ہوا صحیح نہیں رہتا)۔

۲۸- نکاح و متعلقات کے ثبوت میں حسب ذیل موقعوں پر کبھی مرد کا اور کبھی عورت کا اور کبھی عورت کے باپ کا بیان یا اقرار صحیح یا غلط تسلیم کیا جائے گا۔

۱- باپ نے بیٹی کا مہر وصول کر لیا اور پھر کہا میں نے واپس کر دیا تھا۔ عورت ثیبہ ہوگی تو اس امر کی تصدیق یا گواہ صحیح رہے گی۔ ورنہ گواہوں سے۔ ۲- باپ نے بیٹی کا مہر وصول کر لیا اور اقرار بھی کر لیا جب کہ وہ نابالغ تھی۔ تو اقرار صحیح ہے۔ ۳- اگر عورت نے مہر بخش دیا تھا تو اس کی موت کے بعد اسکے خاوند کا بیان بمقابلہ عورت کے ورثہ کے صحیح رہیگا۔ ۴- آپس کے اختلاف میں کہ مہر طلاق دینے کی شرط پر یا بلا شرط ہبہ کیا گیا تھا عورت کا بیان قابل تسلیم ہوگا۔ ۵- اگر کسی شخص نے ایک عورت و مرد کا نکاح صحیح کر دیا۔ تو اس کی جانب سے اس نکاح کا اقرار صحیح نہیں مانا جائے گا۔ ۶- نکاح ہونے نہ ہونے کے ثبوت کے متعلق عورت کے بیان کو بمقابلہ خاوند کے بیان کے زیادہ وقعت ہوگی۔ ۷- بیوی کو خاوند کے یا خاوند کو بیوی کے مرتد ہونے کی خبر ملی۔
۸- اگر مہر مسمیٰ میں کوئی چیز خاوند نے دینے کو کہی اور اس کو بیان کر دیا۔ اور پھر وہ معدوم ہوگئی تو خاوند کا بیان اس کے متعلق تسلیم کیا جائے گا۔
۹- اگر خاوند اپنی بیوی کو اپنی بہن یا بیٹی یا ماں بنا لے اور پھر یہ بات صحیح ثابت ہو تو اس کا بیان صحیح مانا جائے گا اور آپس میں علیحدگی کی جائے گی۔
۱۰- اگر باپ نے بیٹی کا نکاح کیا اور بیٹی بولی میں بالغ ہوں۔ اگر ۹ برس سے زیادہ کی عمر ہے اور خاوند بھی اسکے بیان کی تصدیق کرے۔ تو عورت کا بیان صحیح مانا جائے گا۔ اگر باپ اور بیٹے کے درمیان مخالفت ہو کہ بیٹا کہے میں بالغ ہوں اور باپ انکار کرے تو بیٹے کا بیان صحیح مانا جائے گا۔ ۱۱- اگر بیوی کہے میں نے نکاح سے انکار کر دیا تھا۔ اور خاوند کہے کہ تم خاموش ہو گئی تھیں اور اس طرح منظور کر لیا تھا۔ تو عورت کا بیان صحیح رہے گا۔ الّا جبکہ خاوند ثبوت پیش کرے۔ ۱۲- اگر خاوند اور عورت کے باپ میں اختلاف ہو کہ عورت کم سن صحبت کے لائق ہے یا نہیں تو قاضی فیصلہ کریگا۔
۱۳- اگر خاوند نے کہا کہ میں نے صحبت سے پہلے طلاق دی تھی۔ اور بیوی نے کہا کہ بعد صحبت تو بیوی کے بیان کو ترجیح ہوگی۔ اگر وہ صحبت کی منکر ہو تب بھی اسی کے بیان کو ترجیح ہوگی۔ ۱۴- اگر باپ نے کہا کہ میں نے جہیز قرض کر کے تیار کیا ہے تو بیٹی کے مقابلہ میں باپ کا بیان تسلیم کیا جائے گا بشرطیکہ باپ پر قرضہ ثابت ہو۔ ۱۵- اگر باپ نے بتایا کہ جہیز میں نے لڑکی کو عاریت دیا تھا اور لڑکی نے کہا کہ نہیں بلکہ مجھکو دے دیا تھا۔ تو لڑکی کے مرنے کے بعد لڑکی کی ملکیت ہوگا۔ الّا بعض صورتوں میں۔ ۱۶- کپڑا بننے یا اور کسی کام کے متعلق خاوند اور بیوی میں چیز کی ملکیت یا اجرت کے متعلق جھگڑا ہو تو دیکھو دفعہ ۲۲۔ ۱۷- اگر مکان رہائشی کے متعلق خاوند اور بیوی میں جھگڑا ہو تو کبھی خاوند کا اور کبھی بیوی کا بیان قابل تسلیم ہے۔
۱۸- تعلق رضاعی کا ثبوت خود اپنے اقرار کرنے سے یا دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ہو جاتا ہے۔ ۱۹- اگر کسی شخص کا کسی عورت سے تعلق ناجائز ہو تو اس کے متعلق عورت کے خاوند کا تسلیم کرنا نہ کرنا صحیح مانا جائیگا۔ عورت کے بیان کو وقعت نہ ہوگی۔ ۲۰- کسی غیر عورت کو برے خیال سے چھونے یا اس کو برہنہ دیکھنے یا اس کا بوسہ لینے کے متعلق پہلی دو صورتوں میں مرد کا بیان کہ برا خیال دل میں نہ تھا صحیح مانا جا سکتا ہے مگر تیسری صورت میں صحیح نہیں مانا جائیگا۔

مسئلات (۱) زبردستی و مجبور کرکے نکاح کردیا۔ کسی عورت کو نکاح کے واسطے مجبور کرنا یا دق کرنا جائز نہیں۔ اور نہ یہ جائز ہے کہ عورت سے زبردستی یا دباؤ سے نکاح کی منظوری لی جائے یا اس کو نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے ــــ کفایہ ۔ اگر کسی عورت کو نکاح کرنے پہ مجبور کیا گیا اور نکاح ہوا تو جائز رہے گا اور اکراہ کرنے والے پر کچھ تاوان نہ ہوگا ــــ فتاویٰ عالمگیری ۔ (دیکھو دفعہ ۲۴)

(۲) نکاح مضاف[ل۱] جو نکاح مضاف ہو وہ صحیح نہیں ہوگا۔ (۱) مثلاً لڑکی کے باپ نے کہا کہ میں نے اپنی لڑکی فاطمہ کو کل کے روز تیرے نکاح میں دیا یعنی کل جو آنے والی ہے۔ تو نکاح صحیح نہیں (۲) اگر گواہوں کے روبرو کسی نے ایک عورت سے کہا کہ میں نے تجھ سے اتنے مہر پر نکاح کیا بشرطیکہ میرا باپ اجازت دیدے یا راضی ہوجائے۔ اور عورت نے قبول کرلیا۔ تو نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری ۔ (۳) اگر نکاح معلق کیا گیا ہے[ل۲] کسی شرط پر اور وہ شرط واقع ہو یا نہ ہو تو عدم صحت نکاح معلق کو فتح القدیر۔ بزازیہ۔ خانیہ۔ فتاویٰ ابو اللیث وغیرہ سب نے قائم رکھا ہے ۔

اگر معلق علیہ جس پر تعلیق نکاح کی ہوئی ہو وہ ایجاب قبول کی مجلس میں موجود ہو۔ اور وہ شرط قبول کرے تو نکاح صحیح رہے گا۔ اگر وہ موجود نہ ہو اور بعد میں اس نے اجازت دی تو نکاح صحیح نہیں ہوگا ــ درمختار ۔ نہر الفائق میں کتاب الصرف کے پہلے تعلیق برضا کے والد کے متعلق لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ تعلیق علی الاطلاق صحیح نہیں (خواہ باپ مجلس میں حاضر ہو اور راضی ہو یا نہ ہو) مفتی کو چاہیئے کہ اس پر غور کرے ــــ درمختار ۔

(۳) نکاح کسی گذشتہ واقعہ کی شرط پر۔ اگر ایسی شرط پر نکاح کا ہونا معلق ہو جو گذر چکی ہے۔ تو نکاح صحیح رہے گا۔ کیونکہ گذشتہ کا حال معلوم ہے (۱) مثلاً اگر زید نے کسی کے روبرو بیان کیا کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کردیا۔ مخاطب نے اس کو غلط سمجھا۔ پھر زید بولا کہ اگر میں نے فلاں شخص سے اس کا نکاح نہ کیا ہو تو پھر تیرے لڑکے سے اسکا نکاح کردیا۔ اور لڑکے کے باپ نے اس بات کو قبول کیا۔ پھر معلوم ہوا کہ زید نے کسی کے ساتھ لڑکی کا نکاح نہیں کیا تھا۔ تو اب یہ نکاح جسکا اقرار کیا ہے صحیح[ل۳] ہوجائے گا ــــ فتاویٰ عالمگیری ۔

(۴) آزاد کے واسطے چار بیویاں اور غلام کے واسطے دو۔ مرد کو یہ حلال نہیں ہے کہ چار عورتوں سے زیادہ اپنے نکاح میں جمع کرے اور غلام کو یہ حلال نہیں ہے کہ دو عورتوں سے زیادہ اپنے نکاح میں جمع کرے۔ اور مکاتب و مدبر اور پسر ام ولد اس حکم میں مثل غلام کے ہیں ــــ فتاویٰ عالمگیری ۔ (۱) شافعی کے نزدیک جائز نہیں کہ ایک لونڈی سے زیادہ سے نکاح کرے۔ کیونکہ لونڈی سے نکاح کرنا بوجہ ضرورت ہے ــــ ہدایہ ۔ (۲) بعض کے نزدیک نو عورتیں اور بعض کے نزدیک اٹھارہ عورتیں ایک شخص کے نکاح میں رہ سکتی ہیں۔ یہ سب بیان رد کردیئے گئے ہیں ۔ تفسیر ابو اللیث سمرقندی سے اور نیز بعض علماء اہل تشیع سے پایا جاتا ہے کہ آیت کے ظاہری معنوں سے معلوم ہوتا ہے جائز ہونا نو عورتوں کا کیونکہ فرمایا ہے مثنیٰ و ثلٰث و ربٰع تو یہ سب نو ہوئیں۔ لیکن مفسرین کا اجماع اس پر ہے کہ اس طرح کا بیان تفسیر ہے نہ اجماع ــــ فتاویٰ حمادیہ ۔ (۳) اگر کسی نے چار لونڈیوں سے ایک ہی عقد میں اور پانچ آزاد عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو لونڈیوں کا نکاح جائز رہا اور آزادوں کا باطل ہوا بوجہ پانچ کے ۔ کیونکہ صرف چار آزاد عورتوں سے یا صرف چار لونڈیوں سے نکاح آزاد مرد کا جائز ہے۔ نہ زیادہ سے ــــ درمختار ۔ (۴) اگر کوئی عورت مرتد ہوکر دار حرب میں چلی جائے تو اس کے خاوند کو اختیار ہے کہ اس کے سوائے چار اور عورتوں سے نکاح کرلے ــــ فتاویٰ عالمگیری ۔ (۵) دیکھو دفعہ ہذا۔ ۱۹ ۔

(۵) لونڈیاں رکھنی۔ مرد آزاد کو روا ہے کہ جتنی لونڈیاں چاہے اپنی ماتحتی میں رکھے اگرچہ ان کی تعداد کثیر ہو اور غلام کو لونڈیاں رکھنی جائز نہیں ہیں اگرچہ اس کے مالک نے اس کو اجازت دیدی ہو ــــ فتاویٰ عالمگیری ۔ اگر کسی شخص کے پاس چار بیویاں اور ہزار لونڈیاں ہوں اور پھر وہ ایک اور لونڈی کا خریدنے کا ارادہ کرے۔ اور کوئی شخص اس بات پر اس کو ملامت کرے تو اس شخص پر کفر[ل۴] کا خوف ہے ــــ درمختار ۔ (دیکھو دفعہ ۶ ــ ۱)

(۶) عورت نے دو مردوں سے نکاح کیا۔ اگر ایک عورت نے دو خاوندوں سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا تو باطل ہے۔ لیکن اگر ان دونوں میں سے کسی کے پاس چار عورتیں نکاحی موجود ہوں تو دوسرے کے ساتھ عقد جائز رہے گا ــ فتاویٰ عالمگیری ۔

ــ ل۱ بعض نے اس کو بھی نکاح معلق کہا ہے۔ ایسی شرطیں طلاق وعتاق میں واقع ہوسکتی ہیں ــ م | ل۲ بشرطیکہ گواہ بھی موجود تھے۔ ل۳ صاحب درر نے کہا کہ نکاح بالشرط جیسے کوئی کہے کہ اگر تو گھر میں جائیگی تو فلاں سے تیرا نکاح کردونگا۔ اور فلاں شخص نے کہا میں نے قبول کرلیا۔ تو یہ تعلیق باطل ہے مگر نکاح صحیح رہے گا ــ حاشیۃ المدنی ۔ ل۴ تعجب ہے ــ م

(۷) عورت بھاگ گئی یا فریب دیکر کوئی لے گیا۔ اگر باپ نے اپنی بیٹی کو خاوند کے سپرد کردیا اور وہ بھاگ گئی تو خاوند کے ذمہ اس کی تلاش نہ ہوگی کیونکہ حرہ کے گم ہو جانے پر تاوان نہیں ہوتا کہ خاوند پر اسکا لانا لازم ہو۔ بخلاف لونڈی کے کہ اگر کسی کے نکاح میں ہو اور بھاگ جائے تو اس کی تلاش خاوند کے ذمہ ہوگی کیونکہ اس کے گم ہو جانے سے خاوند کے ذمہ ضمان لازم ہوگا — درمختار و حاشیۃ المدنی + اگر کوئی شخص عورت کو فریب دیکر نکال لیجائے تو وہ شخص قید کیا جائیگا یہاں تک کہ اس کو لائے یا اس کی موت کے متعلق معلوم ہو — درمختار +

(۸) عدت کے ختم ہونے میں کس کا بیان صحیح ہے۔ اگر خاوند نے کہا کہ اس مطلقہ نے مجھے خبر دی تھی کہ میری عدت گذر گئی تو اگر اتنی مدت گزر گئی ہے کہ ایسی کم مدت میں عدت نہیں پوری ہو سکتی ہے تو مرد کا بیان تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ اور عورت کا بیان بھی تسلیم نہیں کیا جائے گا مگر اس صورت میں کہ ایسے امر کو بیان کرے جو محتمل ہے مثلاً کہے کہ حمل ساقط ہو گیا تھا جو پورا بچہ تھا اور مثل اس کے + (۱) اگر اتنی مدت گزری ہے کہ ایسی مدت میں عدت گزر جاتی ہے تو اگر عورت نے مرد کے بیان کی تصدیق کی یا خاموش رہی یا غائب تھی تو مرد کو اس کی بہن سے یا اسی عورت سے نکاح کرنے کا اختیار ہوگا اور اسی طرح اگر عورت نے اس کے بیان کو غلط سمجھا تو بھی ہمارے علما کے نزدیک یہی حکم ہے — فتاوی عالمگیری +

(۹) حاملہ عورت سے نکاح۔ اگر ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ پھر اس کو اسقاط حمل ہوا کہ بچہ کے تمام اعضاء موجود تھے۔ تو اگر نکاح سے چار ماہ بعد اسقاط ہوا تو نکاح جائز رہا اور اگر اس سے کم مدت میں اسقاط ہوا ہو تو نکاح جائز نہ رہا۔ کیونکہ خلقت اعضاء ایک سو اٹھائیس روز سے پہلے نہیں ہوتا — فتاوی عالمگیری +

ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر اس کو اسقاط ہوا کہ بچہ سالم تھا اور یہ واقعہ نکاح سے چار مہینہ بعد ہوا۔ تو نکاح جائز ہے۔ اگر چار مہینہ سے ایک دن بھی کم ہوتا تو ناجائز ہوتا — فتاوی عالمگیری + دیکھو دفعہ ۱۴-۴ +

(۱۰) مطلقہ سے نکاح کب درست رہے گا۔ اگر ایک مطلقہ (طلاق دی ہوئی عورت) نے نکاح کے بعد ظاہر کیا کہ میں عدت میں تھی۔ تو دیکھا جائیگا کہ اگر پہلے خاوند کے طلاق دینے اور دوسرے سے نکاح کرنے میں دو مہینہ سے کم کا فرق ہو تو اس کی بات صحیح خیال کیجائیگی۔ اور نکاح فاسد مانا جائیگا۔ اور اگر پورے دو مہینہ یا زیادہ گذر گئے ہوں۔ تو صحیح نہیں خیال کی جائے گی۔ اور نکاح صحیح مانا جائیگا — فتاوی عالمگیری + دیکھو دفعہ ۱۴-۱۴ +

(۱۱) نشہ میں نکاح وغیرہ۔ حدیث میں آیا ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ اگر مذاق کے طور پر سنجیدگی سے کہی جائیں تو صحیح اور با اثر رہیں گی۔ اول نکاح۔ دوم طلاق۔ سوم رجعت — مشکوٰۃ + (۲) دیکھو دفعہ ۱۶-۲ (۶) + (۳) اگر کوئی شخص نشہ میں چور ہے اور مرتد ہو جاتے تو اس کی بیوی اس سے بائن نہ ہوگی استحساناً — فتاوی عالمگیری + دیکھو دفعہ ہذا — ۲۰ +

(۱۲) بیوی یا خاوند کو مرتد ہونے کی خبر ملی۔ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور قبل صحبت کے سفر کو چلدیا۔ پھر اس کو ایک شخص نے خبر دی کہ تمہاری بیوی مرتد ہو گئی اور یہ مخبر آزاد یا غلام یا محدود القذف ہے مگر اس کے نزدیک یہ ثقہ یعنے معتمد علیہ ہے۔ تو اس کو اختیار ہے کہ اس کی خبر کو صحیح مان کر چار اور عورتوں سے نکاح کرلے۔ اور اگر اس کے نزدیک مخبر غیر ثقہ ہے۔ مگر اس کے اپنے خیال میں وہ سچا نظر آتا ہے تب بھی اس کے واسطے یہی حکم ہے۔ ہاں اگر اس کے یقین میں وہ جھوٹا ہو تو تین سے زیادہ عورتوں سے وہ شخص نکاح نہیں کر سکتا — فتاوی عالمگیری + (۱) اگر کسی عورت کو خبر پہنچی کہ تیرا خاوند مرتد ہو گیا ہے تو اس کو اختیار ہے کہ بعد انقضائے عدت کے دوسرے شخص سے نکاح کرلے۔ اور یہ روایت استحسان ہے۔ لیکن بنا بر روایت سیر کے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا کہ روایت استحسان زیادہ صحیح ہے — فتاوی عالمگیری +

(۱۳) بار بار مرتد ہوا اور پھر مسلمان۔ ایک شخص چند مرتبہ مرتد ہوا۔ اور ہر بار تجدید اسلام کی اور تجدید نکاح کی تو بنا بر قول امام اعظم اس کی بیوی اسکے واسطے بغیر دوسرے خاوند سے نکاح کرکے واپس آنے کے حلال رہے گی — فتاوی عالمگیری + اگر خاوند بار بار مرتد ہوا اور پھر مسلمان اور ہر بار نکاح تازہ کر لیا تو اس کی عورت حلال رہے گی۔ یہ درست نہ رہے گی کہ دوسرے خاوند سے حلالہ کرے جب اسکے پاس آئے — طحطاوی + (دفعہ ہذا — ۲۰)

(۱۴) نکاح کے واسطے قرضہ۔ مستحب ہے قرض لینا نکاح کے واسطے یعنی دولت مند بھی چاہے تو قرض لے۔ کیونکہ خدا تعالے اُس کی ادائیگی کا ضامن ہے — بحر الرائق +

(۱۵) مرد و عورت احرام میں — دیکھو دفعہ ۲۶ ۔

(۱۶) صغیرہ کا نکاح کرے تو دوبار — اگر صغیرہ کا نکاح باپ یا دادا کے سوائے کسی اور ولی نے باندھا۔ یا صاحبین کے خیال کے بموجب اگر باپ یا دادا نے بھی باندھا تو احتیاط یہ ہے کہ یہ عقد دو مرتبہ باندھا جائے۔ ایک مرتبہ بعوض مہر مسمیٰ کے یعنے مہر مقرر کر کے اس کو بیان کردے اور دوسری مرتبہ بغیر مہر مسمیٰ کے۔ اور یہ اسوجہ سے ہے کہ اگر مہر مسمیٰ کم ہوگا تو نکاح اول صحیح نہ ہوگا۔ تو دوسرا نکاح بعوض مہر مثل کے صحیح ہو جائے گا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شاید اگر خاوند نے ان الفاظ میں قسم کھائی ہو کہ اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں یا ہر عورت جس سے نکاح کروں اس کو طلاق ہے تو پہلے نکاح سے قسم پوری ہو جائے گی۔ اور دوسرا عقد بعوض مہر مثل کے رہے گا۔ بعض کے نزدیک اِن دو وجہوں سے ایسا کرنا چاہیئے۔ لیکن امام اعظم کے نزدیک دوسری وجہ سے ایسا کرنا چاہیئے — فتاوی عالمگیری ۔

(۱۷) نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا — مستحب ہے نظر کر لینا عورت کی طرف نکاح سے پہلے تاکہ محبت زیادہ ہو اور پہلے نہ دیکھنے کا افسوس نہ رہے۔ مگر صرف چہرہ اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتا ہے اور بدن نہ دیکھے۔ ہاں جبکہ نکاح کے متعلق معاملات طے ہو جائیں تب اس سے زیادہ دیکھنے کا بھی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ بعض صورتوں میں بات طے ہو جانے پر بھی نکاح ہونا مقدور نہیں ہوتا — حاشیۃ المدنی ۔

(۱۸) حصہ بدن سے نکاح — نکاح نہیں منعقد ہوگا اس کہنے سے کہ میں نے تیرے نصف[1] بدن سے نکاح کیا۔ مذہب اصح یہی ہے بنا بر احتیاط کے جیسا کہ خانیہ میں ہے۔ بلکہ کل بدن کا ذکر ہو یا ایسے اعضاء کا جو کل بدن کو تعبیر کریں جیسے پشت اور شکم بنا بر شبہ جیسا کہ ذخیرہ میں ہے۔ ہاں فقہا نے طلاق میں[2] اس کے برخلاف ترجیح دی[3] ہے۔ اسی وجہ سے فرق ظاہر کرنے کی ضرورت ہوئی — درمختار ۔

(۱۹) دیوانہ کی دو بیویاں — کیا درست ہے دیوانہ اور احمق بیوقوف کا نکاح کر دینا ولی کو ایک عورت سے زیادہ سے۔ اسکے جواب میں شارح کہتا ہے میں نے یہ مسئلہ (اپنے مذہب میں) نہیں دیکھا۔ ہاں شافعی نے اسکو منع کیا ہے اور صبی یعنی لڑکے کے حق میں بوجہ ضرورت جائز رکھا ہے — درمختار ۔

(۲۰) عورت مرتد کا نکاح — اگر عورت اپنے خاوند کو دق کرنے کو یا اس غرض سے کہ نکاح سے علیحدگی ہو جائے یا اس غرض سے کہ تجدید نکاح ہو تو دوسرا مہر بھی ملے اپنی زبان سے کلمہ کفر جاری کرے تو اپنے خاوند پر حرام ہو جائیگی۔ مگر اس کو مسلمان ہونے پر مجبور کیا جائیگا۔ اور پھر قاضی کو اختیار ہوگا کہ اس کا جدید نکاح بہت ہی کم مہر پر اگرچہ ایک دینار ہو باندھے خواہ عورت اس سے راضی ہو یا نہ ہو۔ اور عورت کو اختیار نہ ہوگا کہ اس خاوند کے علاوہ دوسرے سے نکاح کرے ۔ شیخ ابوجعفر ہندوانی نے فرمایا کہ میں اسی کو صحیح سمجھتا ہوں۔ اور فقیہ ابو اللیث نے فرمایا کہ ہم بھی اسی کو صحیح سمجھتے ہیں — فتاوی عالمگیری ۔

مشائخ بلخ کا تو فتویٰ یہ ہے کہ عورت کے مرتد ہو جانے سے اس میں اور اس کے خاوند میں علیحدگی نہ ہوگی تاکہ عورت کو ذلت اور توہین ہو اور لوگوں کو سہولت ہو جبکہ عورت ہی ایسی ہو کہ کفر کی باتیں کرے اور پھر منکر ہو ۔ نہر الفائق میں ہے کہ اس روایت پر فتویٰ دینا بہتر ہے نوادر کی روایت کے فتوی سے — درمختار ۔ عورت مرتدہ کو اسلام لانے پر زبردستی کی جائے۔ اور نیز تجدید نکاح پر۔ اور تذلیل اور توہین کی غرض سے مہر قلیل مقرر کیا جائے۔ مثلاً ایک دینار مقرر کیا جائے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے — درمختار ۔ قاضی کو لازم ہے کہ تجدید نکاح کردے عورت خوش ہو یا ناخوش ہاں اگر خاوند اس کو اپنے نکاح میں لانے سے راضی نہ ہو تو اس پر جبر نہیں ہوگا۔ کسی اور شخص سے اس کا نکاح کرے۔ اسلام لانے اور نکاح زبردستی کیا جانے پر جبر اس صورت میں ہوگا جبکہ عورت اپنے نکاح توڑنے کے واسطے ارتداد اختیار کرے — حاشیۃ المدنی ۔ نیز دیکھو دفعہ ہذا ۱-۱۲-۱۳ ۔ اگر خاوند یا بیوی مرتد ہو جائیں۔ یا دونوں تو دیکھو دفعہ ۲-۱ ۔ اگر کوئی عورت مرتد ہوگئی۔ اور پھر مسلمان ہوئی اور نکاح پر مجبور کی گئی۔ تو کیا باقی مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے — فتاوی عالمگیری ۔

---

[1] تو نصف بدن حلال رہا اور نصف حرام گویا حلت اور حرمت ایک ہی شخص میں جمع ہوگئیں تو احتیاطاً حرمت کو غلبہ دیا گیا۔ [2] یعنی اگر کوئی شخص کہے کہ میں نے تیری پشت یا شکم کو طلاق دی تو بروایت اصح طلاق واقع نہ ہوگی — دیکھو کتاب الطلاق ۔ [3] دیکھو حاشیہ صفحہ ۴۴ ۔

(۲۱) ہزل یا مذاق میں یا بلا قصد نکاح - دیکھو دفعہ نمبر ۱-۱۱ + نیز دیکھو دفعہ ۵۷-۴ +

(۲۲) تجدید نکاح زفاف کے وقت - اگر ولی نے عورت سے منظوری چاہی اس کا نکاح کسی خاص شخص سے کرنے کو مگر اسنے رد کیا (یعنی اسنے انکار کیا) پھر ولی نے اس سے اسکا نکاح کر دیا اور وہ خاموش ہو گئی تو قول اصح کی رو سے نکاح صحیح رہے گا - بخلاف اس کے کہ اگر عورت کو نکاح کی خبر پہنچی تو اسنے انکار کر دیا پھر کہا کہ میں راضی ہوں تو اب نکاح جائز نہ ہوگا کیونکہ پہلا نکاح اس کے انکار کر دینے سے باطل ہو گیا - اسی وجہ سے بہتر جانا ہے فقہا نے تجدید نکاح کو زفاف کے وقت کیونکہ کنواری عورت کی اکثر یہ عادت ہوتی ہے کہ یکایک نکاح کے متعلق سنتے ہی اظہار نفرت کرتی ہے - درمختار + چونکہ اس امر میں شک ہے کہ نکاح کے متعلق خبر پہنچنے پر عورت نے نکاح سے نفرت (یعنی انکار) ظاہر کی ہو اور نکاح بوجہ عدم رضا کے باطل ہو گیا ہو - تو پھر اگر زفاف کے وقت نکاح جدید کرلے تو یہ شبہ جاتا رہے گا - بحر الرائق میں ہے کہ تجدید نکاح اس صورت میں مستحب ہے جب نکاح قبل استیذان کے ہوا ہو - اور اگر بعد استیذان کے ہوا ہو تو تجدید کی ضرورت نہیں - حاشیۃ المدنی +

(۲۳) بدکار مرد یا عورت علیحدگی نہ کریں - مجتبی کے باب الحظر کے آخر میں ہے کہ واجب نہیں ہے مرد کو کہ طلاق دے اپنی بدکار عورت کو اور نہ عورت ہی پر واجب ہے کہ بدکار مرد سے اپنا پیچھا چھڑائے + ہاں اگر دونوں کو خوف ہو کہ اس طرح اقامت احکام الٰہی نہ کر سکیں گے تو مضائقہ نہیں کہ آپس میں علیحدگی اختیار کریں + وہبانیہ میں جو لکھا ہے کہ خاوند پر ایسی بدکار عورت سے صحبت کرنی حرام ہے - تو وہ روایت ضعیف ہے اور اس کو مصنف نے اپنی شرح منح الغفار میں خوب وضاحت سے بیان کیا ہے - درمختار +

(۲۴) کافر یا کافرہ خلوت سے پہلے مسلمان ہوئے - دیکھو دفعہ ۵۸-۲ + اگر کافر نے اپنی بیوی سے جبکہ وہ مسلمان ہو گئی خلوت کی تو خلوت صحیح ہے - اور اگر کافر مسلمان ہو گیا اور عورت کافرہ رہی اور پھر خلوت ہوئی تو یہ خلوت صحیحہ نہ ہوگی - فتاویٰ قاضیخاں +

(۲۵) خاوند و بیوی مان لینا - اگر کوئی شخص کسی مرد اور عورت کو کسی ایک مکان میں رہتے دیکھے - اور اس طرح برتاؤ کرتے دیکھے جیسے خاوند اور بیوی آپس میں کرتے ہیں - تو اس کو جائز ہے کہ یہ گواہی دے کہ عورت اس مرد کی بیوی ہے - فتاویٰ عالمگیری +

(۲۶) دیباج پر نکاح - کتاب الانوار میں جو مذہب شافعی پر ہے لکھا ہے کہ اگر عقد نکاح کے وقت کوئی دیباج پر بیٹھے تو عامہ اصحاب کے نزدیک نکاح صحیح رہے گا - فتاویٰ حمادیہ +

حاشیہ متعلق صفحہ ۴۵ +

۳؎ مصنف نے اپنی شرح منح الغفار میں کہا کہ اگر کوئی شخص بہت غور و خوض کرے اور ہمارے زمانہ کی عورتوں کے حالات معلوم کرے اور جو موجبات ارتداد روزانہ واقع ہوتے ہیں ان پر غور کرے تو نوادر کی روایت پر فتویٰ دینے میں تامل نہ کرے - اور میں بھی کہتا ہوں اور قنیہ اور مجتبیٰ اور فتح القدیر اور بحر الرائق میں بہت صراحت سے لکھا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ عورت اگر مرتد ہو جائے تو لونڈی بنا دی جاتی ہے - اور مسلمانوں کے واسطے مال غنیمت جیسی ہو جاتی ہے (نزد ابو حنیفہ) - تو پھر خاوند اس کو مول خرید سکتا ہے - اگر وہ غنیمت کے مصرف میں نہ آتے - یا اگر وہ غنیمت کے مصرف میں ہو تو خاوند اس کو اپنے صرف میں لاوے - اگر خاوند اس پر مسلط ہو بعد ارتداد کے تو وہ اس کا مالک ہو جائیگا اور اس کو فروخت کر سکیگا جب تک کہ اس کے ہاں بچہ نہ ہوا ہو (اسی مالک یا خاوند سے) - اور اگر اس کے ہاں بچہ ہوا اسی مالک یا خاوند سے تو ام ولد ہو جائیگی ++ مصنف نے کتاب الغصب میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ ایک مرتبہ ایک عورت نوحہ گر پر لوٹ پڑے اور اس کو درے سے مارا یہاں تک کہ اس کا دوپٹہ سر پر سے گر پڑا - تو لوگوں نے کہا اے امیر المومنین اس کا سر کھل گیا (حالانکہ عورت کا سر کھلنا جائز نہیں) تو فرمایا کہ اس عورت کی نہ عزت ہے اور نہ حرمت ہے (کیونکہ خدا تعالےٰ کی نافرمانی پر سرگرم ہے) - ایسے ہی ایک موقع پر جبکہ فقیہ ابوبکر بلخی ایک نہر کے کنارہ پر سے گذرے کہ وہاں عورتیں سر اور بدن کھولے ہوئے تھیں - تو لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ کیونکہ ان کے پاس سے گذرے جبکہ وہ برہنہ تھیں - تو آپ بولے کہ ان کی عزت و حرمت کچھ نہیں ہے - ان کے ایمان میں شک ہے - یوں سمجھنا چاہئے کہ وہ تو حربی عورتیں ہیں (اور حربی عورتیں لونڈیاں ہوتی ہیں جن کے سر اور ہاتھ واجب الستر نہیں - درمختار +

؎ اغلب یہ ہے کہ نوحہ گری باعث ارتداد ہو جاتی ہے - م

(۲۷) پہلے نکاح کا اقرار۔ نکاح منعقدہ ہوگا اقرار سے۔ بنابر مذہب مختار کے جیسا کہ خلاصہ میں ہے۔ مثلاً کوئی شخص کہے کہ یہ میری بیوی ہے۔ تو اقرار اس بات کا اظہار ہے جو پہلے واقع ہو چکا ہے اور انشاء نہیں ہے — درمختار۔ یہ کہا گیا ہے کہ اگر اقرار نکاح کا گواہوں کے روبرو[۵۱] ہو تو نکاح صحیح ہوگا جیسے نکاح جیل کے لفظ سے صحیح ہو جاتا ہے — درمختار۔ فتح الغفار میں فتح القدیر سے نقل کر کے لکھا ہے کہ اگر خاوند نے گواہوں کے روبرو اقرار کیا اپنے نکاح کا جو نکاح بلا موجودگی گواہوں کے اس نے پہلے کیا تھا۔ تو اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اصح یہ ہے کہ اگر اب خاوند اور بیوی نے مہر کا بھی ذکر کیا گواہوں کے روبرو تو ایک جدید نکاح منعقد ہو جائے گا۔ مگر درصورتیکہ نکاح پہلے ہوا ہی نہ تھا تو اب نکاح کے اقرار کرنے سے منعقد نہ ہوگا۔ ہاں ایک طریق پر ہو بھی سکتا ہے جبکہ گواہ کہدیں کہ ہم نے اس اقرار کو نکاح قرار دیدیا۔ پھر دونوں نے نکاح قبول کیا تو یہاں بلفظ اقرار نکاح صحیح ہوا — حاشیۃ المدنی۔ تو یہ اقرار انشاء قرار دیدیا گیا اور یہی صحیح ہے جیسا کہ ذخیرہ میں ہے — درمختار۔ اقرار ظاہر یہ ہے اور نکاح بمعنی انشائیہ (منعقد ہوتا ہے) اس واسطے اس کو انشاء قرار دیا گیا ہے۔ دیکھو دفعہ ۵۶-۳۔

(۲۸) نکاح و متعلقات کا ثبوت۔ (۱) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا مہر خاوند سے وصول کر لیا۔ اور پھر دعویٰ کیا کہ میں نے واپس دیا تھا۔ تو اگر عورت کنواری ہوگی تو بلا گواہ کے اس امر کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ اور اگر ثیبہ ہوئی تو تصدیق کی جائے گی — فتاویٰ عالمگیری۔ (۲) اگر باپ نے اقرار کیا کہ میں نے اپنی بیٹی کا مہر اس کی نابالغی کے زمانہ میں وصول پایا ہے۔ اب جبکہ وہ اقرار کرتا ہے تب بھی لڑکی نابالغ ہے تو باپ کا اقرار صحیح مانا جائیگا۔ اور لڑکی کے خاوند کے واسطے باپ کچھ ضامن نہ ہوگا کیونکہ خاوند نے اس کی تصدیق کی ہے۔ لیکن اگر باپ نے اس شرط پر وصول کیا ہو کہ اپنی لڑکی کو مہر سے بری کرے تو حکم اس کے برخلاف ہے — فتاویٰ عالمگیری۔ (۳) اگر عورت نے خاوند کو اپنے مہر سے بری کر دیا یا مہر اس کو ہبہ کر دیا پھر کچھ مدت بعد مر گئی۔ اور اس کے وارثوں نے دعویٰ کیا کہ عورت نے اپنے مرض الموت میں ہبہ کیا تھا یا بری کیا تھا۔ مگر خاوند اس بات کا انکار کرتا ہے۔ تو خاوند کا بیان تسلیم کیا جائیگا — فتاویٰ عالمگیری۔ (۴) دیکھو دفعہ ۴۳-۱۰۔ (۵) اگر اقرار کیا نکاح کا صغیر یا صغیرہ کے ولی نے یا کسی مرد یا عورت کے وکیل نے یا کسی غلام کے مالک نے۔ تو ان کے اقرار سے وہ نکاح نافذ نہیں قرار دیا جائے گا کیونکہ وہ غیر شخص کے متعلق اقرار ہے۔ (تو کوئی شخص اپنے متعلق اقرار کر سکتا ہے نہ غیر کے متعلق)۔ بخلاف لونڈی کے مالک کے کہ اس کا اقرار صحیح قرار دیا جائے گا[۵۲] اجماعاً۔ کیونکہ اس کی صحبت کے منافع اس کے مالک کی ملک ہیں۔ ہاں ولی کا اقرار اس صورت میں صحیح رہے گا جب کہ گواہی دیں گواہ نکاح کے متعلق اور قاضی صغیر کی طرف سے ایک شخص مدعی علیہ کھڑا کر دے کہ وہ نکاح کا انکار کرے اور اب گواہ[۵۳] قائم کئے جائیں۔ یا صغیر اور صغیرہ خود بالغ ہو کر ولی مقر کی تصدیق کریں۔ یا تصدیق کرے موکل اپنے وکیل کے اقرار کی یا تصدیق کرے غلام اپنے مالک کے اقرار کی۔ یہ سب ابوحنیفہ کے نزدیک ہے۔ مگر صاحبین کا خیال ہے کہ بغیر شہادت اور تصدیق کے بھی ولی وغیرہ کا اقرار صحیح مانا جائے گا۔ اور یہ مسئلہ فقہا کے اس قول میں شامل نہ رہا کہ جو مالک ہے انشا کا وہ مالک ہے اس کے اقرار کرنے کا۔ اور اس کی اور مثالیں بھی ہیں[۵۴] — درمختار۔

فتح القدیر میں لکھا ہے کہ صغیر اور صغیرہ جب بالغ ہو کر نکاح کے منکر ہوں اسوقت ولی کا اقرار نکما ہے۔ اگر ولی نے اُن کی حالت صغر میں ان کے نکاح کا اقرار کیا۔ اور دونوں نے بعد بلوغ کے اسکا انکار نہ کیا تو بالاتفاق صحیح رہے گا — حاشیۃ المدنی۔ دیکھو دفعہ ۲۷۔

(۶) ایک عورت نے ایک شخص پر دعوےٰ کیا کہ اس نے مجھ سے ایک سال ہوئے کوفہ میں دو ہزار درم پر نکاح کیا تھا اور گواہ بھی قائم کئے

---

[۵۱] یعنے اگر مرد اور عورت نے پہلے بلا موجودگی اپنا نکاح کر کے اب اس کا اقرار کیا گواہوں کے روبرو۔

[۵۲] ایک شخص نے لونڈی سے نکاح ہو جانے کا دعوےٰ کیا مگر اس کا کوئی گواہ نہیں۔ مگر لونڈی کے مالک نے اس کی تصدیق کی تو یہ نکاح صحیح رہے گا۔

[۵۳] اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صغیر منکر کے مقابلہ میں گواہی کیونکر قائم ہو سکتی ہے۔ تو یہ شہادت صغیرہ کے قائمقام پر قائم ہوگی۔ [۵۴] دیکھو حاشیہ صفحہ ۴۸۔

خاوند نے جوابی گواہ قائم کئے کہ دو سال ہوئے ہیں نے اس سے بصرہ میں ہزار درم پر نکاح کیا تھا۔ تو امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ عورت ہی کے گواہ تسلیم کئے جائیں گے۔ اگرچہ عورت کے پاس دو برس یا زیادہ کا بچہ بھی موجود ہو۔ فتاوی عالمگیری +

(۷) دیکھو دفعہ ہذا ۱۲ + (۸) دیکھو دفعہ ۳۴-۱ + (۹) دیکھو دفعہ ۱۸ + (۱۰) دیکھو دفعہ ۵۴ — ۱۱ + (۱۱) دیکھو دفعہ ۵۴-۹ +

(۱۳) دیکھو دفعہ ۵۴ — ۸ +

(۱۴) اگر خاوند اور بیوی میں علیحدگی ہو جائے اور بیوی کہے کہ تم نے مجھے بعد دخول کے طلاق دی تھی۔ اور خاوند کہے نہیں قبل دخول طلاق دی تھی۔ تو عورت کا بیان قابل تسلیم ہوگا۔ اسوجہ سے کہ عورت نصف مہر کے زائل ہونے پر منکر ہے۔ اگر صحبت کی منکر ہو تب بھی اسی کا بیان قابل تسلیم ہوگا۔ (تو پورا مہر ملیگا) — درمختار + (۱۴) دفعہ ۶۲ + (۱۵) دفعہ ۶۲ — ۲ + (۱۶) ۶۳ — ۳ + (۱۷) ۶۳ — ۵ +

(۱۸) دیکھو دفعہ ۱۸ — ۱ + (۱۹) اگر باپ اپنے بیٹے کی بیوی کا یا بیٹا اپنے باپ کی بیوی کا بوسہ خواہش سے لے (دونوں صورتوں میں عورت کی خلاف مرضی)۔ تو ہر صورت میں عورت کے خاوند کا بیان صحیح مانا جائیگا۔ اگر وہ خواہش کو تسلیم کرے تو فریقین میں علیحدگی ہوگی۔ اور خاوند کو مہر دینا ہوگا۔ گو وہ مرتکب جرم سے وصول کرے۔ — فتاوی عالمگیری + (۲۰) اگر کسی شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا اور کہا کہ یہ خواہش سے نہ تھا یا اس کو چھوا یا اس کے اندام نہانی کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ خواہش سے نہیں تھا۔ تو صدر الشہید رح نے بوسہ کے متعلق فرمایا کہ حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کے متعلق حکم دیا جائے گا۔ تاوقتیکہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ بلا خواہش تھا۔ اور چھونے اور اندام نہانی کی طرف دیکھنے کے متعلق حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کے متعلق حکم نہ دیا جائیگا۔ تاوقتیکہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ یہ بخواہش تھا۔ کیونکہ بوسہ لینا دراصل خواہش سے ہوتا ہے بخلاف چھونے اور نظر کرنیکے — فتاوی عالمگیری + چھونے کے متعلق بھی یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب اس نے اندام نہانی کے سوائے کسی اور حصہ بدن کو چھوا ہو۔ اگر اس نے اندام نہانی کو چھوا تو بھی اس کی بات کی تصدیق نہ کی جائیگی — فتاوی عالمگیری +

حاشیہ متعلق صفحہ ۴۷ +

ککہ باوجودیکہ ولی انشا کا مالک ہے لیکن اقرار نکاح کا مالک نہیں۔ تو یہ صورت استثنائی ہوئی کہ اس کی اور مثالیں بھی ہیں جیسے قرض لینا وصی کا یتیم پر کہ وصی اسکے انشاء کا مالک ہے اور اسکے اقرار کا مالک نہیں کہ اسکا اقرار بغیر شہادت کے صحیح نہیں رہے گا +

۲

باب دوم

محرّمات

یعنے
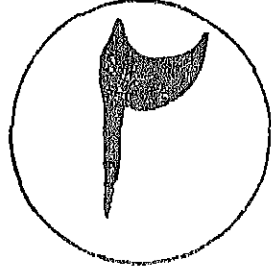
وہ عورتیں جن سے نکاح منع ہے۔

فصل اوّل ـ محرمات جملہ قسم ●

فصل دوم ـ تعلق رضاعی و ناجائز کی تشریح ●

فصل سوم ـ تعلق نسبی و رضاعی و ناجائز کا ثبوت ●

فصل چہارم ـ تبدیل مذہب یا دار سے نکاح قائم رہنا نہ رہنا ●

خلاصہ مسائل۔ کسی مرد کا نکاح جن تعلقات کی وجہ سے عورتوں سے ناجائز ہوتا ہے۔ وہ نو تعلق ہیں (۱) نسب۔ جیسے ماں۔ بیٹی۔ بہن وغیرہ سے ناجائز ہے (۲) مصاہرۃ۔ یعنے سسرالی رشتہ جیسے بیوی کی ماں سے نکاح ناجائز ہے۔ (۳) رضاع۔ یعنے شیرخوارگی جیسے بیوی کی دودھ پلائی ہوئی لڑکی سے ناجائز ہے۔ (۴) جمع جیسے بیوی کی بہن سے بیوی کی موجودگی میں نکاح کرنا۔ (۵) ملک جیسے اپنے غلام یا لونڈی سے نکاح کرنا جائز ہے۔ (۶) شرک۔ جیسے بت پرست عورت سے نکاح کرنا ناجائز ہے۔ (۷) آزاد عورت پر لونڈی۔ یعنے اگر آزاد عورت بیوی ہو تو لونڈی سے اس کی موجودگی میں نکاح کرنا ناجائز ہے۔ (۸) تین طلاق۔ یعنے بیوی کو تین طلاق دیکر اسی سے نکاح کرنا ناجائز ہے۔ (۹) غیر کی منکوحہ یا معتدہ۔ یعنے کوئی عورت کسی کی بیوی ہو یا عدت گذار رہی ہو اس سے نکاح کرنا ناجائز ہے + جن رشتہ داروں سے مرد کو نکاح کرنا منع ہے اُن ہی رشتہ داروں سے اگر اُن کا مردانہ رشتہ قائم کیا جائے۔ عورتوں کو بھی نکاح کرنا منع ہے۔ مثلاً مرد کو پھوپی سے نکاح منع ہے تو عورت کو بھتیجے سے منع ہے۔

۹ - وہ عورتیں جنسے نسبی[1] تعلق کیوجہ سے نکاح ناجائز ہے -

۱ - اوپر کے درجہ میں -

۱ - ماں +

۲ - نانی (اور اسکی ماں - اور ماں کی ماں اوپر تک) +

۳ - خالہ (حقیقی - علاتی - اخیانی) +

۴ - دادی (اور اسکی ماں - اور ماں کی اوپر تک) +

۵ - پھوپی (حقیقی - علاتی - اخیانی) +

۶ - باپ کی پھوپی و خالہ (ح - ع - اخ) - دادا پردادا وغیرہ کی اوپر تک +

۷ - ماں کی پھوپی و خالہ (ح - ع - اخ) - و نانی پرنانی وغیرہ کی اوپر تک

۸ - باپ کی بہن +

۹ - ماں کی بہن +

۲ - ہمدرجہ -

۱۰ - بہن (حقیقی - علاتی - اخیانی) +

۳ - نیچے کے درجہ میں -

۱۱ - بہن کی بیٹی (حقیقی - علاتی - اخیانی) اور اُنکی بیٹیاں نیچے تک لامحدود -

۱۲ - بھائی کی بیٹی (حقیقی - علاتی - اخیانی) اور اُنکی بیٹیاں نیچے تک لامحدود -

۱۳ - بیٹی - اپنی یا اپنے بیٹا بیٹی کی نیچے تک لامحدود -

[مستثنیات - ان سے نکاح جائز ہے - چچا کی بیٹی - ماموں کی بیٹی - پھوپی کی بیٹی - خالہ کی بیٹی - علاتی و اخیانی بھائی بہن آپس میں (دیکھو سند ہ) پھوپی اخیانی کی پھوپی - خالہ علاتی کی خالہ - بیٹے کی بہن (صرف ایک صورت میں) - دیکھو دفعہ ۱۱ - ۳ (حاشیہ) +]

۴ - محرمات ابدی وہ عورتیں جنسے دائمی طور پر نکاح کرنا حرام ہے - ان عورتوں کا تعلق چاہے نسبی ہو یا رضاعی یا صہری یا ناجائز سوائے بیوی کی خالہ یا پھوپی کے +

سنت ۱ وہ تعلقات جنکی وجہ سے آپس میں نکاح حرام ہے۔ جن تعلق کی وجہ سے عورتوں سے نکاح حرام ہوتا ہے وہ نو ہیں۔[2]

---

[1] نسبی لحاظ سے ممانعت انگلستان اور فرانس میں بھی تقریباً قانون اسلام سے مشابہ ہے + [2] شارحین نے ۱۲ سبب حرمت کے ذکر کئے ہیں - گو یا لعان خنثیٰ مشکل - جنبیہ - دریائی انسان وغیرہ کو بھی شامل کیا ہے۔ مگر ہمنے علیحدہ علیحدہ ان کے موقعہ پر ان کا ذکر کیا ہے +

۱ قرابت[۵۱] (یعنے نسبی تعلق) ۲ مصاہرۃ (یعنے سسرالی رشتہ) ۳ رضاع (یعنے شیر خوارگی) ۴ جمع (یعنے بعض رشتہ داروں میں سے بمعصر ہو یار کرنا)۔ ۵ ملک (یعنے اپنے غلام یا لونڈی سے نکاح کرنا) ۶ شرک (یعنے بت پرست وغیرہ سے نکاح) ۷ آزاد عورت پر لونڈی (یعنے آزاد عورت بیوی ہو تو پھر لونڈی سے نکاح کرنا) ۸ تین طلاق (یعنے بیوی کو تین طلاق دیکر اس سے نکاح) ۹ غیر کی منکوحہ یا معتدہ (یعنے کسی کی بیوی یا کسی کی طلاق یا موت کی عدت میں اس سے نکاح)۔ - درمختار

۲ جملہ عورتیں جنسے نکاحی تعلق حرام ہے اکیاسی عورتیں مرد کے واسطے حرام ہیں - ۱ - ماں ۲ - نانی ۳ - دادی ۴ - پھوپی حقیقی ۵ - پھوپی علاتی ۶ - پھوپی اخیافی ۷ - خالہ حقیقی ۸ - خالہ علاتی ۹ - خالہ اخیافی ۱۰ - بہن (حقیقی - علاتی - اخیافی -) ۱۱ - بھائی کی بیٹی ۱۲ - بہن کی بیٹی ۱۳ - اپنی بیٹی ۱۴ - بیٹے کی بیٹی ۱۵ - بیٹی کی بیٹی ۔ یہ پندرہ نسبی لحاظ سے حرام ہیں ۔ ۱۶ - باپ کی بیوی ۱۷ - دادا کی بیوی ۱۸ - نانا کی بیوی ۱۹ - بیٹے کی بیوی ۲۰ - پوتے کی بیوی ۲۱ - نواسے کی بیوی ۲۲ - اس عورت کی بیٹی کہ جس عورت سے صحبت کی تھی ۲۳ - بیوی کی ماں ۲۴ - عورت کے بیٹے کی بیٹی کہ جس عورت سے صحبت کی تھی ۲۵ - عورت کی نانی کہ جس عورت سے صحبت کی تھی ۲۶ عورت کی دادی کہ جس عورت سے صحبت کی تھی ۲۷ نواسی اس عورت کی کہ جس سے صحبت کی تھی ۔ یہ بارہ صہری لحاظ سے حرام ہیں ۔ یہ ستائیس عورتیں جو نسبی اور صہری لحاظ سے حرام ہیں وہی رضاعی لحاظ سے بھی حرام ہیں - جیسے انّا اور اُسکی بیٹی کہ اُسکی حرمت دودھ کے تعلق سے ہے - تو یہ کل چوّن ہوئیں ۔ ۵۵ - مجوسی (کہ نصرانی و یہودی نہ ہو) ۔ ۵۶ حربی (کہ یہودی و نصرانی نہ ہو) ۔ ۵۷ - مرتد ۔ ۵۸ - وہ عورت جس سے باپ نے زنا کی تھی ۔ ۵۹ - وہ عورت جس سے دادا نے زنا کی تھی ۔ ۶۰ - وہ عورت جس سے نانا نے زنا کی تھی ۔ ۶۱ - وہ عورت جس سے بیٹے نے زنا کی تھی ۔ ۶۲ - وہ عورت جس سے پوتے نے زنا کی تھی ۔ ۶۳ - وہ عورت جس سے نواسہ نے زنا کی تھی ۔ ۶۴ - وہ لڑکی جس کی ماں سے زنا کی تھی ۔ ۶۵ - نواسی کہ جس کی نانی سے زنا کی تھی ۔ ۶۶ - پوتی کہ جس کی دادی سے زنا کی تھی ۔ ۶۷ - عورت کی ماں کہ جس عورت سے زنا کی تھی ۔ ۶۸ - عورت کی نانی کہ جس عورت سے زنا کی تھی ۔ ۶۹ - عورت کی دادی کہ جس عورت سے زنا کی تھی ۔ ۵۸ سے ۶۹ تک بارہ[۱۲] عورتیں ہوئیں جو حرام ہیں ۔ اور یہی بارہ[۱۲] بسبب تعلق رضاعی کے بھی حرام ہیں تو یہ کل ۸۱ ہوئیں — ہیئت العلوم ۔

۳ محرمات نسبی ۔ محرمات بالنسب یعنے وہ عورتیں جن سے رحم کی قرابت کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کے واسطے حرام ہے یہ ہیں - مائیں - بیٹیاں - بہنیں - پھوپیاں - خالائیں - بھائی کی بیٹیاں - بہن کی بیٹیاں - تو یہ عورتیں نکاح کی راہ سے ہمیشہ کے واسطے حرام ہیں اور اُن سے صحبت کرنی - اور صحبت کی ترغیب دلانے والے امور سب حرام ہیں ۔ ماں سے مراد اس شخص کی ماں دادی حقیقی - نانی حقیقی اسی طرح اوپر کے درجہ تک سب قطعی دائمی حرام ہیں ۔ بیٹیوں سے مراد اس شخص کی صلبی بیٹی یا اس کے بیٹے کی بیٹی یا اس کی بیٹی کی بیٹی نیچے کے درجہ تک بہر صورت دائمی حرام ہیں ۔ بہنوں سے مراد اس شخص کی حقیقی ایک ماں باپ کی بہن یا صرف باپ کی طرف سے بہن یا صرف ماں کی طرف سے بہن - یہ بہنیں قطعی حرام ہیں ۔ بھائی تین قسم کے ہیں جو ایک ماں باپ سے ہو یا صرف باپ کی طرف سے ہو یا صرف ماں کی طرف سے ہو - تو ان سب بھائی بہنوں کی بیٹیاں خواہ بیٹیاں ہوں یا پوتیاں پڑپوتیاں نواسیاں پڑپوتیاں نیچے کے درجہ تک سب حرام ہیں ۔ پھوپیاں تین قسم کی ہیں - حقیقی (ایک ماں باپ سے) علاتی (ایک باپ سے) اخیافی (ایک ماں سے)۔ اسی طرح باپ کی پھوپیاں بھی ان ہی تین قسم کی ہوتی ہیں اور اسی طرح ماں کی پھوپیاں اور پھر دادا دادی اور نانا نانی کی پھوپیاں اوپر تک - سب کے واسطے ایک ہی حکم ہے ۔ اور سب قطعی حرام ہیں ۔ پھر پھوپی کی پھوپی کے متعلق دیکھا جائیگا کہ اس شخص کی حقیقی (یعنے ایک ماں باپ سے) پھوپی ہے یا علاتی (صرف ایک باپ سے) تو اس صورت میں پھوپی کی پھوپی بھی حرام ہوگی ۔ اور جو پھوپی صرف ماں کی طرف سے پھوپی ہو تو ایسی پھوپی کی پھوپی حرام نہ ہوگی ۔ خالاؤں

---

[۵۱] محرمات عورتیں ہیں - ماں - بیٹی - بہن - پھوپی - خالہ - بھتیجی - بھانجی ۔ مصاہرت ہیں جیسے خوشدامن اور بیوی کی بیٹی ۔ رضاع ہیں جیسے دودھ پلانے والی عورت اور اس کی لڑکیاں ۔ جمع ہیں جیسے دو بہنوں کو ایک ہی وقت میں نکاح میں لانا ۔
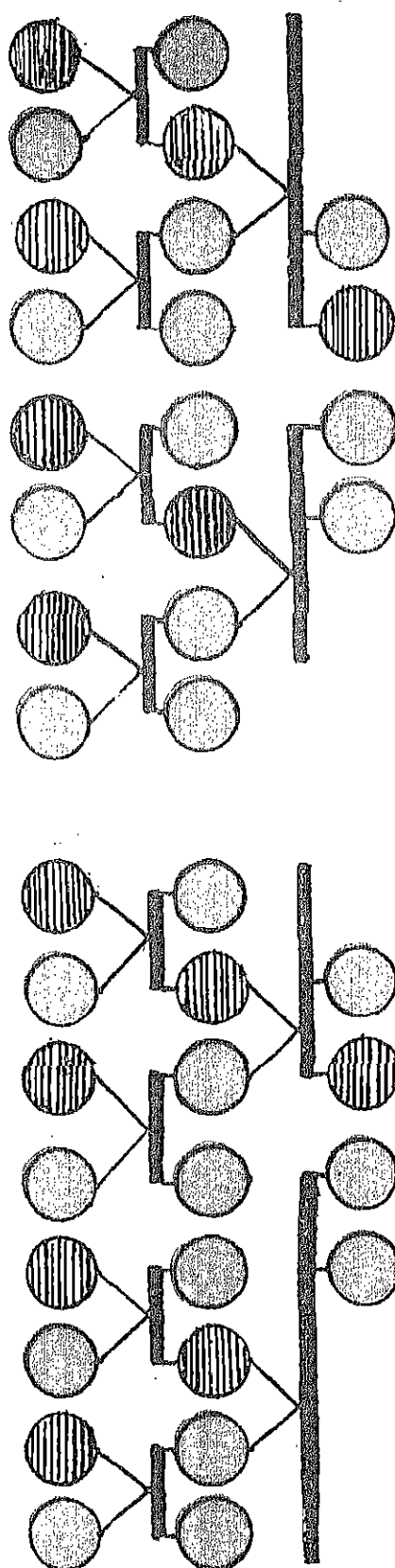
نقشہ ۲ - وہ عورتیں جنسے بتعلق نسب یا صہریت نکاح جائز یا ناجائز ہے
جملہ متعلقین جنسے نکاح منع ہے اس خطوط وحدانی کے اندر ہیں سوائے بعض کے
باپ
ماں
ناکح
بیوی
بھائی
بہن
چچا
پھوپھی
ماموں
خالہ
جملہ متعلقین جنسے نکاح جائز ہے
نوٹ:- سرخ سے نکاح جائز ہے۔ سبز سے ناجائز۔ یہ ایک شخص ناکح کا خاندان ہے کہ شجرہ کے طریق پر اس کے اصول اور فروع تمام دکھائے گئے ہیں۔ اور اس
شخص کی اولاد اور اس کی بیوی کی ماں اور اولاد بھی دکھائی گئی ہے ماں باپ سے اوپر کے
درجہ میں اور بھائی بہنوں سے نیچے کے درجہ میں وابستہ متعلقین کے نام حذف کر دئے گئے ہیں۔ کہ خود ہی معلوم ہو سکتے ہیں

سے مراد حقیقی ایک ماں باپ سے یعنے ماں کی حقیقی بہن ہو۔ یا صرف ایک باپ سے۔ یا صرف ایک ماں سے۔ یہ سب حرام ہیں + نیز اس شخص کے داد (نانا) اور دادی نانی کی خالاؤں کے واسطے بھی یہی حکم ہے کہ دائمی حرام ہیں +۔ خالہ کی خالہ۔ تو اگر خالہ اس شخص کی ماں کی حقیقی بہن ہو یا اس کی ماں کی طرف سے بہن ہونے سے اس کی خالہ ہو تو ایسی خالہ کی خالہ اس کے واسطے حرام نہیں ہوگی۔ فتاوی عالمگیری +

حرام ہے نکاح کرنے والے پر (گو وہ مرد ہو یا عورت) اپنی اصل[۱] اور فرع یعنی اوپر والے اور نیچے والے۔ اور بھائی کی بیٹی۔ اور اپنی بہن اور اُن کی بیٹیاں۔ اگرچہ یہ رشتہ زنا کی وجہ سے پیدا ہوا ہو[۲]۔ تو یہ ساتوں رشتہ محرمات کے آیت حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ کی آیت میں مذکور ہیں اور دادا اور دادی کی پھوپھیاں اور ان کی خالائیں بھی نکاح کے واسطے حرام ہیں لیکن مادری[۳] پھوپھی کی پھوپھی اور سوتیلی خالہ کی خالہ نکاح کے واسطے حلال ہے جیسا کہ چچا اور پھوپھی کی بیٹی اور ماموں اور خالہ کی بیٹی حلال ہے کیونکہ خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ حلال کر دیا گیا سوائے اُن کے تم پر [پہلے محرمات کو ذکر فرمایا پھر فرمایا کہ سوائے اُن کے سب حلال ہیں] ۔ درمختار +

(۲) یہ جائز ہیں حلال ہے اپنے بھائی کی بہن باعتبار نسب کے کہ باپ یا ماں کی طرف کا بھائی ہو۔ اور ماں یا باپ کی طرف کی بہن (کہ دونوں میں ماں مختلف ہو یا باپ مختلف) تو ان دونوں میں نکاح ہو سکتا ہے۔ درمختار + جائز ہے اپنے نسبی بیٹے کی بہن صرف ایک صورتیں۔ دیکھو دفعہ ۱۰ حاشیہ پھوپھی اخیافی کی پھوپھی۔ اور خالہ علاتی کی خالہ۔ حرام نہیں ہیں دیکھو سند ۳ +

۱۰- وہ عورتیں جنسے صہریت کے لحاظ سے نکاح ناجائز ہے۔

۱- اوپر کے درجے ہیں۔

۱- بیوی کی ماں۔ بیوی سے صحبت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو +[۴]
۲- بیوی کی نانی۔ اور پر تک لا محدود +
۳- بیوی کی دادی۔ اوپر تک لا محدود +
۴- باپ کی بیوی (یا جس عورت سے باپ کا ناجائز تعلق رہا یا اسکو خواہش سے چھوا)
۵- دادا کی بیوی۔ پردادا کی بیوی۔ اوپر تک لا محدود +
۶- نانا کی بیوی۔ پرنانا کی بیوی۔ اوپر تک لا محدود +

۲- نیچے کے درجے ہیں۔

۷- بیوی کی بیٹی۔ اور بیٹی کی بیٹی نیچے تک بشرطیکہ اس بیوی سے صحبت ہو چکی ہو[۵]
۸- بیٹے کی بیوی۔ اور بیٹے کے بیٹے کی بیوی نیچے تک لا محدود۔ بیوی سے صحبت ہو چکی ہو یا نہیں۔ حقیقی بیٹے کی بیوی (متبنی کی مستثنیٰ ہے)
۹- بیٹی کے بیٹے کی بیوی۔ یا بیٹی کے بیٹے کے بیٹے کی بیوی نیچے تک لا محدود +

{مستثنیات۔ ۱۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے۔ اور اس کا بیٹا اس عورت کی بیٹی یا ماں سے کرے۔ تو ممانعت نہیں ہے + ۲۔ باپ کی بیوی کی بیٹی سے اور بیٹے کی بیوی کی بیٹی سے جو اُن کے نطفہ سے نہیں ہیں نکاح جائز ہے + ۳۔ حرمت مصاہرہ ہمذہب میں نہیں ہوگی +

سند (۱) حرام بلحاظ صہریت۔ جو عورتیں بلحاظ صہریت حرام ہیں وہ چار طرح کی ہیں (۱) اپنی بیویوں کی مائیں اور دادیاں

---

[۱] اصل سے مطلب ماں باپ دادا دادیاں اور اُن کے ماں باپ اوپر تک۔ اور فرع یعنے شاخ سے مطلب بیٹا بیٹی اور اُن کی اولادیں نیچے تک۔ [۲] یعنے اگرچہ رشتے زنا کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں تب بھی حرام ہیں۔ چنانچہ پھوپھی اور خالہ کا رشتہ بھی اگر زنا سے پیدا ہوا تو وہ بھی حرام ہوں گی۔ [۳] مادری پھوپھی کا باپ دادی کا خاوند ہے تو مادری پھوپھی کی پھوپھی دادی کے خاوند کی بہن ہوئی۔ چونکہ ماں کے خاوند کی بہن حرام نہیں تو دادی کے خاوند کی بہن بطریق اولیٰ حرام نہ ہوئی۔ ۱۲ منہ۔ حاشیۃ السندی۔ [۴] یا نکاح فاسد کی بیوی ہو کہ اس سے صحبت ہو چکی ہو۔ [۵] جبکہ وہ مشتہات میں سے تھی۔ [۶] بیوی سے صحبت ہو چکی ہو یا نہیں +

اور نانیاں اوپر تک (۴) بیوی کی بیٹیاں[1] اور اس کی اولاد کی بیٹیاں نیچے تک بشرطیکہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی ہو (خواہ اس کی بیوی کی بیٹی اس کی پرورش میں ہو یا نہ ہو) - بیوی سے صحبت کرنے میں جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا کہ صحیح صحبت ہو - چنانچہ اصحاب نے خلوت کو صحبت کے قائم مقام[2] اسباب میں نہیں رکھا ہے کہ خلوت واقع ہونے سے بیوی کی اولاد حرام ہو جائے - (۳) بیٹے یا پوتے یا نواسے کی بیوی نیچے تک (بیٹے یا پوتے وغیرہ نے اپنی بیویوں سے صحبت کی ہو تو باپ دادا وغیرہ کے واسطے وہ حرام ہوں گی) * بیٹا متبنیٰ ہو تو اس کی بیوی سے نکاح کر لینا حرام نہیں ہے - (۴) باپ اور دادا اور نانا کی بیویاں اوپر تک * یہ سب نکاح اور صحبت دونوں طرح سے ہمیشہ کے واسطے حرام ہیں ـــ فتاویٰ عالمگیری * (نیز دیکھو دفعہ ۹ مسئلہ ۱) *

۲ تشریح بیوی کی ماں یا بیٹی - حرام ہیں بیوی کی ماں اور دادیاں اور نانیاں (سگی ہوں یا سوتیلی) - اور یہ حرمت بیوی سے صرف نکاح ہونے پر قائم ہو جاتی ہے - اگرچہ بیوی سے صحبت نہ کی ہو - (تو بیوی کی ماں سے نکاح حرام نہ ہوگا اگر نکاح فاسد کی بیوی ہے - الا جبکہ اس سے صحبت ہو گئی[3]) ـــ درمختار شرع میں قرار پا چکا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے صحبت کرے تو اس عورت کی بیٹی اس پر حرام ہو جاتی ہے - اور اگر کسی عورت کی بیٹی سے صرف نکاح کر لے (نہ صحبت) تو وہ عورت جس کی یہ بیٹی ہے مرد پر حرام ہو جائیگی * ربیبہ کی حرمت میں ربیب اور بیٹیہ دونوں کی بیٹیوں کی حرمت بھی داخل ہے ـــ درمختار * تفسیر کشاف میں ہے کہ ساس وغیرہ اگر خواہش[4] کے ساتھ چھو تو وہ بھی صحبت کے قائم مقام ہے - ابوحنیفہ کے نزدیک - اور اس کو مصنف نے اپنی شرح منح الغفار میں مسلم رکھا ہے - (مطلب یہ ہے کہ اگر صرف ساس وغیرہ کے چھونے ہی بیوی سے علٰحدگی ہوئی تو اس کی بیٹی سے نکاح حرام ہوگا) ـــ درمختار * دیکھو دفعہ ۱۶ مسئلہ ۳ * نابالغ غیر مشتہات - اگر کسی نے نابالغ سے نکاح کیا اور صحبت کی اور پھر طلاق دی اور اس نے عدت گذار کر اور شخص سے نکاح کیا (جبکہ وہ بالغ تھی) تو پہلے شخص کے واسطے جائز ہے کہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکے - کیونکہ صحبت جب ہوئی تھی تو وہ مشتہات میں سے نہ تھی - درمختار * ہاں اس کی ماں سے نکاح جائز نہ ہوگا ـــ (دیکھو دفعہ ۱۶) *

باپ یا بیٹے کی بیوی - اپنے اصل کی زوجہ بھی حرام ہے - (یعنی جن عورتوں سے باپ دادا نے نکاح کیا وہ حرام ہوں گی اس شخص پر - انسے صحبت انھوں نے کی ہو یا نہ کی ہو) - اور حرام ہیں ـــ اپنے بیٹے پوتے نواسے وغیرہ کی بیویاں (اگرچہ ان سے صحبت نہ ہوئی ہو صرف نکاح ہی ہوا ہو) ـــ درمختار *

۳ صرف ان سے نکاح جائز ہے اپنی باپ کی بیوی کی بیٹی (جو باپ کے نطفہ سے نہیں ہے) اور اپنے بیٹے کی بیوی کی بیٹی (جو اس بیٹے کے نطفہ سے نہیں ہے) وہ حلال ہیں ـــ درمختار * اگر کسی شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا تو کچھ مضائقہ نہیں کہ اس کا بیٹا اس عورت کی بیٹی[5] یا ماں سے نکاح کرے ـــ فتاویٰ عالمگیری *

۴ حرمت مصاہرت سے درجہ میں نہ ہوگی - اپنی بیوی کی بہن سے صحبت کر لینے سے بیوی اس شخص پر حرام نہ ہو جائیگی - (لہٰذا سوائے اصول و فروع کے حرمت مصاہرت نہیں ہے) - درمختار * اگر صحبت شبہ سے ہوئی تب بیوی کی بہن کو عدت کرنی لازم ہوگی - اور عدت کے ایام میں اپنی بیوی سے بھی صحبت سے پرہیز لازم ہے ـــ حاشیۃ المدنی * دیکھو دفعہ ۱۳-۲ *

---

[1] بیوی کی بیٹی جو پہلے خاوند سے ہو ربیبہ کہلاتی ہے - اور بیٹے کو ربیب کہتے ہیں اور یہ صورتیں قرآن شریف میں صاف مصرح ہیں * [2] دیکھو دفعہ ۵۶-۲ * [3] دیکھو دفعہ ۴ ـــ ۵ و دفعہ ۱۲-۱ * [4] یعنے جو بیٹی وہ ساتھ لائی ہے *

حاشیہ متعلق صفحہ ۵۹ ـــ

[5] ایک لونڈی دو شخصوں کی مشترک ملکیت ہے اس کے بچہ پیدا ہوا اور دونوں شریکوں نے دعویٰ کیا کہ یہ ہمارا ہے - اس کا نسب دونوں سے ثابت رکھا گیا یعنے یہ بچہ دونوں کا مشترکہ ہے - اب ان دونوں کی ایک ایک لڑکی ہے جو ان کی اپنی اپنی بیوی سے ہے - تو ان میں سے ہر ایک اپنے شریک کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے - اگرچہ یہ کہا جائیگا کہ اس شخص نے اپنے نسبی بیٹے (بچہ) کی بہن سے نکاح کیا * دیکھو دفعہ ۲۷-۱)

۱۱ — وہ عورتیں جنسے رضاعی تعلق کیوجہ سے نکاح ناجائز ہے۔

(خطوط وحدانی کے نمبر نقشہ ۳ کے نمبروں کے مطابق ہیں)

۱ — اوپر کے درجہ ہیں۔

۱ — رضاعی ماں (۲۱) ❊
۲ — رضاعی باپ (۲۲) ❊
۳ — رضاعی ماں کی ماں اور ماں کی ماں کی ماں اوپر تک (۳۸ و ۴۱) ❊
۴ — رضاعی باپ کا باپ اوپر تک (۳۳ و ۴۸) ❊
۵ — رضاعی باپ کی بیوی (۲۷) ❊
۶ — رضاعی ماں کے خاوند کی بہن (۱۹) ❊
۷ — باپ کی رضاعی بہن ❊
۸ — رضاعی باپ کے بھائی بہن (۲۳ و ۲۵) ❊
۹ — رضاعی دادا کے بھائی بہن۔ اوپر تک لا محدود ❊
۱۰ — رضاعی ماں کے بھائی بہن (۱۹ و ۲۰ و ۲۲) پھر نانی پرنانی وغیرہ کے اوپر تک ❊
۱۱ — رضاعی باپ کی ماں و ماں کی ماں اوپر تک (۳۴ و ۴۵) ❊
۱۲ — رضاعی باپ کے باپ کی ماں اوپر تک (۴۷) ❊
۱۳ — رضاعی ماں کے باپ کی ماں (۴۳) ❊
۱۴ — بہن کی رضاعی ماں (۲۱) ❊
۱۵ — رضاعی بہن کی ماں (۲۸) ❊
۱۶ — رضاعی بہن کی رضاعی ماں (۳۰) ❊

۲ — برابر کے درجہ ہیں۔

۱ — رضاعی بہن (۱۳) ❊
۲ — رضاعی بھائی کی بہن ❊

۳ — نیچے کے درجہ ہیں۔

۱ — رضاعی بیٹے کی بیوی ❊
۲ — رضاعی باپ کی دوسری بیوی کا رضاعی بچہ ❊
۳ — رضاعی ماں کی دوسری خاوند کی رضاعی بیٹی ❊
۴ — رضاعی ماں کی اولاد (اسی خاوند سے یا اور سے) ❊
۵ — رضاعی ماں کا رضاعی بچہ (اور ان کی اولاد لا محدود) ❊
۶ — رضاعی بیٹے کی بہن ❊
۷ — رضاعی بہن کا رضاعی بھائی سے ممنوع (کہ مختلف ماں باپ کی اولاد ہیں)
۸ — رضیع کی بیوی کا رضاعی باپ سے نکاح ممنوع ❊
۹ — مرضعہ کے اپنے بچہ کا رضیع سے ممنوع (کہ بچہ اس خاوند سے یا دوسری سے پہلے یا بعد)

{مستثنیات — ۱۔ فہرست بالا میں مستثنیات یہ ہیں۔ پوتے کی ماں ❊ بیٹے کی نانی ❊ بہن کی ماں ❊ بیٹے کی بہن ❊ بھائی کی ماں ❊ ماموں کی ماں ❊ بیٹے کی بیوی ❊ سب صورتوں میں جبکہ پہلی یا دوسری یا دونوں کی دونوں رضاعی ہوں ❊ ۲ — رضاعی بیٹے کی بہن۔ رضاعی بھائی کی ماں۔ وغیرہ جنکی فہرست ضمیمہ میں درج ہے}

سندات ۱ ممنوع عورتیں "قاعدہ۔ از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند۔ وز جانب شیر خوار زوجان و فروع" ❊ جو عورت بسبب نسب یا صہریت کے حرام ہوتی ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتی ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری روایت کیا ہے اس حدیث کو بخاری و مسلم نے مرفوع ابو ہریرہ سے ۔ ابن عباس کی روایت ہے یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ (حرام ہوتا ہے دودھ سے وہ قرابت دار جو حرام ہے نسب سے) ۔ رضیع خواہ لڑکی ہو یا لڑکا اس کے رضاعی ماں باپ اور ان ماں باپ کے اصول و فروع نسبی و رضاعی دونوں طرح سب حرام ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اگر مرضعہ اس مرد سے جس کی صحبت کا یہ دودھ ہے کوئی بچہ جنی ہے خواہ دودھ پلانے سے پہلے یا بعد یا اس کے سوائے اس طرح دوسرے خاوند سے بچہ جنی یا کسی دوسرے رضیع کو دودھ پلایا ہے یا اس مرد کی اولاد اس مرضعہ سے یا اس کے سوائے دوسری عورت سے قبل اس دودھ پلانے کے یا بعد دودھ پلانے کے پیدا ہوئی ہو۔ یا کسی عورت نے جس کا دودھ اس کی صحبت سے ہے کسی رضیع کو دودھ پلایا تو یہ سب اس رضیع مذکورہ بالا کی بہنیں و بھائی ہوں گے ۔ اور ان کی اولاد اس رضیع کے بھائی و بہنوں کی اولاد ہوگی ۔ اور اس مرد کا بھائی اس رضیع کا چچا اور بہن اس کی پھوپی ہوگی ۔ اور مرضعہ کا بھائی اس کا ماموں اور مرضعہ کی بہن اس کی خالہ ہوگی اور ایسا ہی دادا دادی و نانا نانی وغیرہ میں سمجھنا چاہیئے ۔ فتاویٰ عالمگیری ❊ نکاح حلال نہیں ہے ایک عورت کے دو شیر خواروں میں کیونکہ وہ دونوں بھائی بہن ہیں اگرچہ شیر خواری کا زمانہ مختلف ہو اور ان کا باپ رضاعی

بھی مختلف ہو۔ اور اسی طرح نکاح حلال نہیں دودھ پلانے والی عورت کے اپنے بیٹے اور غیر کے بچے میں جس کو اس نے دودھ پلایا ہے (کیونکہ یہ دونوں بھائی بہن ہیں) — درمختار +

۲ مستثنیات حدیث مذکورہ سے بعض علماء نے ۲۱ صورتیں مستثنیٰ کی ہیں۔ اور ان کو اس طرح نظم میں جمع کیا ہے (ترجمہ) دودھ پلانے اور نسب میں فرق ہے چند صورتوں میں۔ چنانچہ پوتے کی ماں + پھر بیٹے کی نانی + بہن کی ماں + بیٹے کی بہن + بھائی کی ماں + ماموں کی ماں + بیٹے کی پھوپی (ان میں پہلا یا دوسرا یا دونوں رضاعی ہونے کے لحاظ سے اکیس صورتیں ہوئیں) — درمختار + دیکھو ضمیمہ ۱۲ +

تشریح (۱) یعنی پوتے کی رضاعی ماں دادا کو حلال ہے۔ مثلاً زید کا بیٹا محمود ہے اور محمود کا بیٹا خالد ہے۔ اور خالد کو کسی کریمہ نامی نے دودھ پلایا تو زید کریمہ سے نکاح کرسکتا ہے۔ اگر محمود کا بیٹا رضاعی ہو کہ محمود کی بیوی نے بکر کو دودھ پلایا ہو تو زید کو بکر کی نسبی ماں سے نکاح درست ہے۔ اگر بکر کو محمود کی بیوی کے علاوہ حلیمہ نے دودھ پلایا تو حلیمہ بھی زید کے واسطے درست ہے + (۲) لڑکے کی نانی حلال ہے۔ مثلاً زید کے بیٹے عبداللہ کو حمیدہ نے دودھ پلایا تو حمیدہ کی ماں جو عبداللہ کی نانی ہوئی زید کو حلال ہے + زید کا بیٹا رضاعی ہے جس کو خالد کہتے ہیں تو خالد کی نانی نسبی ہو یا رضاعی زید کو حلال ہے + (۳) زید کی حقیقی بہن کو حافظ نے دودھ پلایا تو زید کو حافظ سے نکاح درست ہے + جبکہ بہن رضاعی اور ماں نسبی ہو تو زید کی رضاعی بہن رشیدہ ہے تو زید پر رشیدہ کی ماں نسبی حلال ہے + جبکہ ماں بھی رضاعی ہو اور بہن بھی۔ تو رشیدہ کی رضاعی ماں زید پر حلال ہے۔ (۴) جبکہ بہن رضاعی اور بیٹا نسبی ہو۔ زید کے بیٹے خالد اور اس کی رضاعی بہن فریدہ نے ایک غیر عورت کا دودھ پیا۔ تو زید کو فریدہ حلال ہے + جبکہ بیٹا صرف رضاعی ہو زید کا رضاعی بیٹا ناصر ہے اور اس کی نسبی بہن زینب ہے تو زید پر زینب حلال ہے + جبکہ بیٹا بھی رضاعی ہے اور بہن بھی رضاعی۔ تو ناصر کی رضاعی بہن زید پر حلال ہے۔ (۵) جیسا کہ بہن و ماں کے متعلق تشریح کی گئی (۶) جبکہ زید کے نسبی ماموں کو کسی عورت نے دودھ پلایا۔ تو زید کو ماموں کی دودھ پلانے والی حلال ہے + زید کے رضاعی ماموں کی نسبی ماں زید کو حلال ہے + زید کے رضاعی ماموں کی رضاعی ماں زید پر حلال ہے + اور اگر ماموں اور اس کی ماں دونوں نسبی ہوں تو حلال نہوں گی اس واسطے کہ ماموں کی ماں یا تو حقیقی نانی ہوگی یا نانا کی منکوحہ (۷) جبکہ زید کے نسبی بیٹے حسن نے ایک عورت کا دودھ پیا جو کہ خالد کی بیوی ہے تو خالد کی بہن عظیمہ حسن کی رضاعی پھوپی ہوئی۔ تو عظیمہ زید پر حلال ہے + جبکہ زید کا رضاعی بیٹا قاسم ہے تو قاسم کی نسبی پھوپی زید پر حلال ہے + جبکہ قاسم نے زید کی بیوی کے علاوہ کریمہ کا دودھ پیا تو کریمہ کے خاوند کی بہن زید پر حلال ہے + اگر بیٹا اور اس کی پھوپی دونوں نسبی ہوں تو وہ حلال نہ ہوگی کیونکہ وہ زید کی بہن ہے +

حدیث کا بیان یہ ہے۔ جو نسب سے حرام ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہے۔ مگر بھائی اور بہن کی ماں[1] (اور اس کے ساتھ اور معطوفات آئندہ نسب سے حلال ہیں بلکہ رضاعت سے)۔ یہ استثناء کچھ وقعت نہیں رکھتا (یعنی منقطع ہے) کیونکہ یہ حرمت مصاہرت کی وجہ سے ہے نہ نسب کی وجہ سے تو اس حدیث میں وہ صورتیں شامل نہ ہوئیں جنکو فقہاء نے مستثنیٰ کیا ہے تو عموم حدیث کی تخصیص عقل سے نہ ہوگی جیسا کہ بعضوں نے کہا ہے۔ بھائی اور بہن کی ماں کا حرام ہونا باعتبار نسب کے اس واسطے ہے کہ بہن بھائی کی ماں یا تو خود اپنی ماں ہے یا اپنے باپ کی مدخولہ ہے اور یہ بات رضاعت میں نہیں ہے (تو تخصیص عقلی ثابت نہ ہوئی) — درمختار +

۳ رضاعت سے حرمت مصاہرہ ـ رضاعت سے حرمت مصاہرہ بھی ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ رضاعی باپ کی بیوی رضیع پر حرام ہوگی۔ اور رضیع کی بیوی رضاعی باپ پر حرام ہوگی یہی حکم مثل نسل کے سب صورتوں میں ہوگا۔ مگر دو صورتوں میں نسل کی صورتوں سے اختلاف ہے۔ I - کسی شخص کو اپنی نسبی بیٹے کی بہن سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ بیٹے کی بہن اگر اسی شخص کے نطفہ سے ہے تو اس شخص کی بیٹی ہوئی۔ اگر اس کے نطفہ سے نہیں ہے ربیبہ ہوگی۔ تو دونوں صورتوں میں نکاح اس سے ناجائز ہے + رضاعت کی صورت میں یہ جائز ہے کیونکہ رضاعت میں ایسا تعلق کوئی نہیں پایا گیا

---

[1] قاضی بیضاوی نے اعتراض کیا ہے کہ فقہاء نے جو حدیث یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب سے بھائی اور بہن کی ماں کو مستثنیٰ کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ان صورتوں میں حرمت بلحاظ مصاہرت کے ہے نہ بلحاظ نسب کے پھر جب مستثنیٰ منہ میں مستثنیٰ داخل نہ ہوا تو استثنیٰ کس طرح صحیح ہوگا۔ دیکھو تفسیر بیضاوی +

تو جائز ہو گی۔ ‎‏(۳)‏ کسی شخص کو اپنے نسبی بھائی کی ماں سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اگر یہ دونوں ماں کی طرف سے بھائی بھائی ہوئے تو ایک ماں کی اولاد ہوئے۔ اگر باپ کی طرف سے بھائی ہیں تو بھائی کی ماں اس کے باپ کی بیوی ہوئی۔ بہرحال ناجائز ہو گی + اور یہ بات رضاعت میں نہیں پائی جائیگی + رضاعی بھائی کی بہن حلال ہے۔ جیسے نسبی کی حلال ہے۔ چنانچہ اگر باپ کی طرف کے بھائی کی ماں کی طرف سے ایک بہن ہے۔ تو یہ بہن اس کے باپ کی طرف والے بھائی کو حلال ہے کہ اس سے نکاح کر سکتا ہے +۔ رضاعی بھائی کی ماں اور رضاعی چچا کی ماں اور رضاعی پھوپی کی ماں۔ اور رضاعی ماموں و خالہ کی ماں حلال ہے۔ شرح وقایہ + اپنی رضاعی جدہ کی ماں اور فرزند رضاعی کی جدہ سے نکاح حلال ہے مگر نسبی سے حلال نہیں ہے۔ اپنے رضاعی بیٹے کی پھوپی سے نکاح کر سکتا ہے + اسیطرح بیٹے کی بہن کی ماں سے اور بیٹے کی بہن کی بیٹی سے اور بیٹے کی پھوپی کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے + عورت اپنے رضاعی بہن کے باپ اور بیٹے کے بھائی/برادرزادہ کے باپ اور بیٹے کے جد و ماموں سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور نسب کی صورت میں یہ سب ناجائز نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری دیکھو مسئلہ ۲ +

۱۲ وہ عورتیں جنسے تفرق مذہب کے لحاظ سے نکاح جائز یا ناجائز ہے۔

۱۔ غیر مذہب کی عورت سے نکاح —

۱۔ کتابی عورت سے (آزاد ہو یا لونڈی) ... ... جائز ہے	۴۔ بت پرست سے (آزاد ہو یا لونڈی) ... ... ناجائز ہے[۵]
۲۔ صابی عورت سے (آزاد ہو یا لونڈی) ... ... جائز ہے[۱]	۵۔ مرتد سے ... ... ناجائز ہے
۳۔ مجوسی عورت سے (آزاد ہو یا لونڈی) ... ... ناجائز ہے[۲]	۶۔ مسلمان عورت کی موجودگی میں کتابی سے یا اسکے برعکس ... جائز ہے

۷۔ اہل سنت و اہل تشیع و فرقہ قدریہ کے آپس میں نکاح کے متعلق دیکھو مسئلہ ۱(۷) + ۸۔ ایسی لڑکی سے نکاح جو غیر مذہب کے ماں باپ سے پیدا ہوئی ہو۔ دیکھو مسئلہ ۱(۸) +

۲۔ غیر مذہب کے مرد کا غیر مذہب کی عورت یا مسلمان عورت سے نکاح —

۱۔ کافر (سوائے مرتد) کا نکاح ... کافر عورت سے ... جائز ہے	۶۔ ذمی کا نکاح ... ذمی عورت سے ... ... جائز ہے
۲۔ کافر (سوائے مرتد) کا نکاح ... مجوسی عورت سے ... جائز ہے	۷۔ مرتد کا نکاح ... مرتد عورت سے ... ... ناجائز ہے
۳۔ کافر (یا ذمی) کا نکاح ... ذمی عورت سے ... جائز ہے	۸۔ مرتد کا نکاح ... کافر عورت سے ... ... ناجائز ہے
۴۔ کافر کا نکاح ... مرتد عورت سے ... ناجائز ہے	۹۔ مرتد کا نکاح ... مسلمان عورت سے ... ... ناجائز ہے
۵۔ کافر کا نکاح ... مسلمان عورت سے ... ناجائز ہے	۱۰۔ کتابی کا نکاح ... مسلمان عورت سے ... ... ناجائز ہے

مسئلہ (۱) غیر مذہب کی عورت سے نکاح - ۱ کتابی - کتابی عورت سے خواہ حربی[۳] ہو یا ذمی - آزاد ہو یا لونڈی مسلمان کو نکاح کر لینا جائز ہے۔ مگر اولیٰ یہ ہے کہ اُن سے نکاح نہ کرے۔ اور بلا ضرورت انکا ذبیحہ نہ کھائے۔ فتح القدیر + کتابی عورت سے نکاح اگرچہ مکروہ ہے

---

[۱] نزد ابو حنیفہ مکروہ۔ نزد صاحبین ناجائز + [۲] اگر مجوسی لونڈی ہے تو اس سے صحبت ناجائز ہے۔ [۵] اگر بت پرست لونڈی ہے تو اس سے صحبت ناجائز ہے + [۳] حربی کافر مسلمانوں کے ماتحت نہیں ہیں اور ذمی ماتحت ہیں + [۵] یہ حاشیہ صفحہ ۵۵ کے نیچے لگا۔

بکراہت تنزیہی مگر صحیح ہے ــ درمختار + کتابی حربی سے نکاح بالاتفاق مکروہ ہے تاکہ مسلمان دارحرب میں نہ پڑ رہے - اور صحبت اہل کفر سے اولاد کے اعتقاد اور اخلاق نہ بگڑ جائیں ــ حاشیۃ المدنی + {کتابی (۱) وہ شخص جو دین آسمانی کا معتقد ہے اور کوئی آسمانی کتاب بھی رکھتا ہے جیسے صحف ابراہیم و شیث و زبور داؤد وہ اہل کتاب میں شمار ہوگا - اُن کی عورتوں سے نکاح جائز ہوگا - اور ان کا ذبیحہ صحیح رہیگا ــ (۲) کسی لڑکی کے ماں باپ میں سے ایک کتابی ہو دوسرا مجوسی ہے تو وہ اہل کتاب سے شمار ہوگی ــ فتاویٰ عالمگیری + کتابی وہ شخص جو نبی رسل پر ایمان رکھتا ہو اور کتاب آسمانی کا اقرار کرتا ہو جیسے یہود و نصاریٰ - اگرچہ اہل کتاب حضرت مسیح علیہ السلام کو معبود جانتے ہوں (اگرچہ اس اعتقاد سے وہ مشرک ہو سکتے ہیں لیکن شرع میں اہل کتاب کو مشرکوں سے علیحدہ رکھا ہے - چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا - لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ زو عطف مغایرت پر دلالت کرتا ہے) ــ درمختار } (۳) صابی فرقہ کی عورت سے نکاح کرنا امام اعظم کے نزدیک جائز ہے مگر مکروہ - صاحبین کے نزدیک جائز نہیں - اور ایسا ہی ان کے ذبیحہ کے متعلق ہے ــ فتاویٰ عالمگیری + صابی عورت سے نکاح درست ہے بشرطیکہ اس کو کسی نبی پر ایمان ہو اور کوئی کتاب آسمانی بھی اس کے پاس ہو - اگر وہ کتاب نہ رکھتی ہو اور ستارہ پرست ہو تو اس سے نکاح درست نہیں کیونکہ وہ مشرک ہوئی ــ ہدایہ + ستارہ پرست عورت اگرچہ کسی کی لونڈی بھی ہو صحبت درست نہیں ــ درمختار + {صابی یا ستارہ پرست - امام اعظم کے نزدیک صابی ایک نصرانی قوم ہے کہ زبور پڑھتی ہے - اور بعض ستاروں کی اسی طرح تعظیم کرتی ہے - جس طرح ہم قبلہ کی کرتے ہیں مگر صاحبین نے ان کا ستاروں کی تعظیم کرنا ستارہ پرستی قرار دیا ہے - اور اسی طرح یہ قوم بت پرست قرار دی گئی ــ فتاویٰ عالمگیری } +

(۳ و ۴) مجوسی و بت پرست - مجوسی (یعنے آتش پرست) عورت سے نکاح جائز نہیں + اور اسی طرح بت پرست عورت سے بھی جائز نہیں ہے اور اس معاملہ میں آزاد عورت یا لونڈی میں کوئی فرق نہیں + بت پرستوں میں وہ عورتیں بھی داخل ہیں جو آفتاب اور ستاروں کی پرستش کرتی ہیں اور تصاویر کو پوجتی ہیں - نیز معطلہ و زنادقہ (یعنے ملحد) و باطنیہ و اباحیہ اور ایسے مذہب کی عورتیں جنکا معتقد کافر ہوتا ہے وہ بھی اس میں شامل ہیں ــ فتاویٰ عالمگیری و فتح القدیر + اگر کوئی شخص مشرک یا مجوسی عورت کا مالک ہو (یعنے ایسی عورت اس کی لونڈی ہو) تو اس سے صحبت نہیں کر سکتا ــ فتاویٰ عالمگیری + بت پرست عورت سے نکاح صحیح نہیں ــ درمختار + (فتاویٰ عالمگیری نے ناجائز لکھا ہے - درمختار نے صحیح نہیں لکھا ہے - مگر عدم صحت کو عدم حلت لازم نہیں)

(۵) مرتد - مرتد کیواسطے جائز نہیں کہ مرتد یا مسلمان یا اصلی کافر عورت سے نکاح کرے - اسی طرح مرتد عورت کا نکاح بھی کسی سے جائز نہیں ــ فتاویٰ عالمگیری

قاعدہ - حنفیوں کے نزدیک یہ قاعدہ ہے کہ جو صحبت ملکیت کی وجہ سے حلال ہے وہ نکاح سے بھی حلال ہے - اور جو ملکیت کی وجہ سے حلال نہیں وہ نکاح سے بھی حلال نہیں[1] ــ درمختار + (۶) مسلمان پر کتابی یا برعکس - مسلمان عورت سے نکاح کرنیکے بعد کتابی آزاد عورت سے بھی نکاح کر سکتا ہے - اور اسی طرح کتابی عورت سے نکاح کرنیکے بعد مسلمان آزاد عورت سے بھی کر سکتا ہے ــ فتاویٰ عالمگیری + (۷) معتزلہ و قدریہ و اہل تشیع نہر الفائق میں معتزلہ سے نکاح کو جائز رکھا ہے - اور صاف الفاظ میں لکھدیا ہے + کیونکہ ہم اہل سنت اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے اگرچہ اُن کی تکفیر بطور الزام مباحثہ خلافیہ میں قائم بھی ہو چکی ہو ــ درمختار + خیرالدین رملی نے مصنف کی شرح منح الغفار کے حاشیہ میں کہا کہ اہل تشیع کے سب فرقے اور معتزلیوں کے سب گروہ اہل کتاب میں داخل ہیں - تو سنی عورت کا نکاح اہل تشیع میں نہ جائز ہوگا ــ شیخ رحمتی نے فرمایا کہ بعضوں نے معتزلہ سے نکاح کرنا مطلقاً جائز رکھا تو اہل تشیع کے برابر ہوں گے - فاضل رملی نے اُن کو از قبیل اہل کتاب قرار دیا ہے تو اُن کی عورتوں سے نکاح کرنا اہل سنت کے ہاں درست ہے - جب کتابی سے نکاح کرنا درست ہے اور اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کو معبود یا ابن اللہ کہیں تو پھر اہل تشیع کی عورتوں سے نکاح کیوں درست نہ ہو - مگر سنی عورت کا نکاح اہل تشیع کے ہاں درست نہیں - حاشیۃ المدنی +

مسند امام اعظم میں بروایت صحیح ثابت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اس امت میں قدریہ ایسے ہیں جیسے مجوسی + قدریہ سے

---

[1] کتابی لونڈی سے صحبت ملکیت کی وجہ سے حلال ہے تو نکاح سے بھی حلال ہے - پھر لونڈی سے صحبت بوجہ ملکیت باوجود قدرت نکاح حرہ جائز ہے تو نکاح سے بھی جائز ہے - اور مجوسیہ اور بت پرست کی صحبت ملکیت کی وجہ سے درست نہیں تو نکاح سے بھی درست نہیں +

مراد وہ فرقہ ہے جو منکر ہے قدر (تقدیر) کا + معتزلہ کہتے ہیں کہ خدا خالق شر کا نہیں بلکہ شر تو بندوں کا مخلوق ہے۔ تو اس لحاظ سے بہت خالق ہوئے اور مجوسی قائل دو خالق کے ہیں ایک نور ہے جس کو یزداں کہتے ہیں۔ دوسرا ظلمت جس کو اہرمن کہتے ہیں + ــــ دیکھو حنفی و شافعی۔ دفعہ ۴۲-۲۰۲ +

(۸) غیر مذہب کے ماں باپ کی لڑکی۔ لڑکا تابع ہے والدین میں سے بہترین دین والے کا بشرطیکہ دار متحد ہو اگرچہ حکماً ہو اس طرح کہ لڑکا ہمارے دار میں ہو اور باپ دار حرب میں مسلمان ہو بخلاف کہ صورت اس کے برعکس ہو۔ (یعنی اگر لڑکا دار حرب میں ہو اور باپ دار اسلام میں مسلمان ہو تو لڑکا اسلام میں باپ کا تابع نہ ہوگا۔ بسبب اختلاف دارین کے حقیقتاً و حکماً) پھر پھر مجوسی اور اس کے مانند جیسے بت پرست یعنی اہل شرک بدتر ہیں کتابی سے اور نصرانی بدتر ہے یہودی سے دارین میں کیونکہ نصرانی جانور کو ذبح نہیں کرتا بلکہ گلا گھونٹ ڈالتا ہے مثل مجوسی کے اور آخرت میں نصرانی پر سخت عذاب ہے بمقابلہ یہودی کے۔ جامع الفصولین میں ہے کہ اگر کوئی کہے کہ دین نصاریٰ کا بہتر ہے یہودی یا مجوسی کے دین سے تو کفر کا خوف ہے بوجہ ثابت کرنے بہتر اس کو جو دلیل قطعی سے قبیح ثابت ہو چکی ہے۔ پھر حدیث میں وارد ہے کہ مجوسی خوشحال ہے معتزلہ سے کیونکہ مجوسی صرف دو خالق مانتا ہے اور معتزلہ بے شمار خالق ثابت کرتے ہیں۔ جیسا کہ بزازیہ اور نہر میں ہے ــ درمختار دیکھو دفعہ ۲۰-۱۰۱ +

۲ غیر مذہب کے عورت و مرد کا نکاح۔ مسلمان عورت۔ مسلمان عورت کا نکاح کسی کافر مرد سے نہیں ہو سکتا ــــ فتاویٰ عالمگیری +

بت پرست و مجوسی عورت۔ بت پرست و مجوسی عورت سوائے مرتد شخص کے ہر کافر کے نکاح میں آسکتی ہے ــــ فتاویٰ عالمگیری + ذمی مرد یا عورت ــ ذمی اگرچہ آپس میں مختلف شریعت کے ہوں ایک دوسرے کے خاندان میں نکاح کر سکتے ہیں ــــ فتاویٰ عالمگیری +

---

۱۳ - وہ عورتیں جن سے مختلف لحاظ سے نکاح جائز و ناجائز ہے -

۱- جبکہ مقررہ تعداد سے زیادہ ہوں - (دیکھو دفعہ) -

۱- پانچ عورتیں (جبکہ ان سے یکے بعد دیگرے نکاح ہو) ... پانچویں ناجائز

۲- پانچ عورتیں (جبکہ سب سے ایک ہی موقع پر نکاح ہو) ... ناجائز

۳- چار عورتیں (جبکہ بیوی طلاق کی عدت میں ہو) ... ناجائز

۴- تین عورتیں (جبکہ سب سے ایک ہی موقع پر غلام کا نکاح ہو) ... ناجائز

۵- تین عورتیں (جبکہ ان سے یکے بعد دیگرے غلام کا نکاح ہو) ... تیسری ناجائز

۶- بیوی کی موجودگی میں چار اور عورتوں (ایک عقد میں فضولی نے کر دیا) ... ناجائز

۷- بیوی کی موجودگی میں چار اور عورتوں سے علیحدہ علیحدہ عقد میں ... تین تک جائز

۸- بیوی کی موجودگی میں چار اور عورتوں سے علیحدہ علیحدہ عقد میں (خاوند نے سب کی اجازت دی) سب ناجائز

۲- جبکہ دو عورتوں میں آپس میں قریبی رشتہ ہو -

۱- یہ عورتیں ایک وقت میں ایک شخص کی بیویاں نہیں ہو سکتیں -

الف { بیوی اور اسکی بہن (حقیقی) ... ناجائز
بیوی اور اسکی بہن (رضاعی) ... ناجائز }

ب لونڈی اور اسکی بہن (حقیقی یا رضاعی) ... ناجائز

ج { بیوی اور اسکی پھوپی یا بھتیجی ... ناجائز
بیوی اور اسکی خالہ یا بھانجی ... ناجائز }

د { آپس میں ایک دوسرے کی پھوپی ... ناجائز
آپس میں ایک دوسرے کی خالہ ... ناجائز }

۲ ایسی دو عورتیں ایک وقت میں ایک شخص کی بیویاں نہیں ہو سکتیں کہ اگر ان میں سے ایک مرد مانی جائے تو ان میں آپس میں نکاح ناجائز ہو جائے ان میں نسبی تعلق ہو یا رضاعی + مگر یہ عورتیں جائز ہیں۔ نہ ان کے برعکس —

(۱) بیوی اور اس کے خاوند کی بیٹی ... جائز

(۲) بیوی اور اس کے بیٹے کی بیوی ... جائز

(۳) بیوی اور اس کے مالک کی بیوی ... جائز

۳- اگر دونوں میں سے ایک سے علیحدگی کر کے دوسری سے نکاح کرنا چاہے تو صحبت سے پہلے ایسا کر سکتا ہے لیکن صحبت کے بعد انتظار کرنا چاہیے کہ دونوں کی عدت ختم ہو جائے

۔ اگر ایک کی عدت ختم ہو جائے تو جو ان میں سے عدت میں ہے اس سے نکاح کر سکتا ہے نہ دوسری سے جب تک اس کی عدت ختم نہ ہو لے۔ اگر ایک سے صحبت ہوئی ہو تو اسی سے نکاح کر سکتا ہے نہ دوسری سے مگر جبکہ اسکی عدت ختم ہو جائے۔

۴۔ اگر بیوی طلاق کی عدت[1] میں ہو تو اسکی بہن یا بھانجی یا بھتیجی یا خالہ یا پھوپی سے نکاح جائز نہیں۔ بعد عدت ہو سکتا ہے۔

۵۔ اگر بیوی مرتد ہو کر دار حرب میں چلی گئی تو اسکی بہن سے نکاح جائز ہے۔ اگرچہ بیوی ابھی عدت ہی میں ہو۔ اگر وہ دوران عدت میں مسلمان ہو کر واپس آجائے تب بھی اس کی بہن سے نکاح علماء حنفیہ کے نزدیک جائز رہیگا لیکن صاحبین کے نزدیک ناجائز ہے۔

۶۔ اگر ام ولد کو آزاد کر دیا اور ابھی وہ عدت گذار رہی ہے تو اس کی بہن سے نکاح جائز ہے (نزد امام ابوحنیفہ) مگر ناجائز ہے (نزد صاحبین) ایسی صورت میں حنفیہ کے نزدیک چار اور عورتوں سے بھی نکاح ہو سکتا ہے۔

۱۔ جبکہ کوئی عورت جائز یا ناجائز طور پر کسی شخص سے متعلق ہو یا رہ چکی ہو۔

۱۔ اپنی معتدہ سے (اگر کوئی اور امر مانع نہ ہو) ... جائز ہے
۲۔ کسی غیر شخص کی معتدہ سے ... ناجائز ہے
۳۔ کسی غیر شخص کی بیوی سے ... ناجائز ہے
۴۔ زنا سے حاملہ عورت سے[4] ... (حنفیہ و محمد) ... جائز ہے
۵۔ اپنے زنا سے حاملہ عورت سے ... جائز ہے
۶۔ کرانیہ سے (جسکو زنا کرتے دیکھا[5]) ... جائز ہے
۷۔ حاملہ سے (کہ بچہ کا نسب اس کے باپ سے قائم ہو چکا ہو) ... جائز ہے
۸۔ حاملہ سے (کہ بچہ کا نسب اسکے باپ حربی سے قائم ہو چکا ہو[6]) ... جائز ہے
۹۔ حاملہ ام ولد سے (کہ اپنے مالک سے حاملہ ہے[8]) ... باطل ہے (نزد ابوحنیفہ)
۱۰۔ بیٹے کی لونڈی سے ... جائز ہے
۱۱۔ غیر کی لونڈی سے (کہ اسکا مالک اس سے صحبت کر چکا ہے اور استبراء نہ کیا ہو[9]) ... جائز ہے
۱۲۔ اس بیوی سے جس پر لعان ثابت ہو چکا ہے ... جائز ہے

۱۔ جبکہ بیوی موجود ہو اور لونڈی کو شامل کرے۔ (یا اسکے برعکس یا بیوی اور لونڈی سے ملا کر نکاح)

یہاں [illegible] پہلی کی موجودگی میں دوسری لائی گئی

۱۔ بیوی + لونڈی ... ناجائز
۱۔ غلام ایسا کر سکتا ہے (نزد شافعی)
۲۔ اگر آزاد عورت اور لونڈی ایک ہی موقع پر نکاح ہوا تو لونڈی کا نکاح باطل ہوگا
۳۔ بیوی (طلاق بائن یا تین طلاق کی عدت میں) + لونڈی ... نزد صاحبین جائز، نزد ابوحنیفہ ناجائز
۲۔ بیوی (طلاق رجعی کی عدت میں) + لونڈی ... (اجماعاً) ناجائز
۴۔ بیوی (نکاح فاسد یا شبہ سے صحبت ہونیکے بعد علیحدگی کی عدت میں) + لونڈی ... جائز
۵۔ لونڈی + بیوی ... جائز
۶۔ لونڈی (طلاق رجعی کی عدت میں) + بیوی۔ پھر لونڈی سے رجعت کی ... جائز

۱۔ جبکہ لونڈی یا غلام سے نکاح کرنیکی صورت پیش آئے۔

۱۔ عورت کا اپنے غلام سے نکاح ... ناجائز
۲۔ خاوند کا بیوی کو یا بیوی کا خاوند کو خرید لینا ... نکاح باطل ہو جائیگا
۳۔ آقا کا اپنی خریدکردہ لونڈی سے (مکاتبہ، مدبرہ، ام ولد[11]) ... ناجائز
۴۔ غلام ماذون یا مکاتب یا مدبر کا اپنی بیوی کو خرید لینا ... نکاح فاسد نہ ہوگا

---

[1] کیسی ہی ہو۔ طلاق رجعی یا طلاق بائن کی یا تین طلاق کی۔ نکاح فاسد سے علیحدگی کی یا صحبت بشبہ سے علیحدگی کی۔ لیکن شافعی کے نزدیک جائز ہے۔ [2] یعنی وہ عورتیں جو ایک وقت میں ایک شخص کے نکاح میں ہونی ناجائز ہیں۔ [3] اگر دار حرب سے مسلمان ہو کر واپس آجائے تو دوسرا نکاح نہیں گا۔ [4] عدت موت کی وجہ سے یا نکاح فاسد کی صحبت پر یا مشتبہ نکاح پر ہوئی ہو۔ [5] مگر صحبت نہ کرے جبتک بچہ نہ ہو لے۔ ابو یوسف بچہ ہونے سے نکاح ہی جائز نہیں رکھتے۔ [6] صحبت سے پہلے انتظار کی ضرورت نہیں۔ لیکن امام محمد کے نزدیک ضرورت ہے۔ [7] مثلاً عورت بھاگ کر آئی ہے مسلمہ ہو کر آئی ہے۔ [8] اگر حاملہ نہیں ہے تو نکاح صحیح ہے۔ [9] لیکن صحبت جب کرے جب حمل خارج ہو جائے۔ [10] ایک جگہ فاسد ہے۔

۵۔ مکاتب کا لونڈی خرید کر اس سے نکاح ... ... صحیح ہے

۶۔ مالک کا اپنی لونڈی (بیوی) کو بشرط خیار خرید نا ... ... نکاح باطل ہوگا

۷۔ مکاتب کا اپنی مولاۃ سے نکاح ... ... صحیح ہوا

۸۔ غلام یا مکاتب کا اپنے آقا کی اجازت سے اس کی لڑکی سے نکاح کرنا ... نکاح صحیح ہے اگر پھر آقا مرجائے۔ غلام کا نکاح جاتا رہیگا۔ اگر کتابت کا روپیہ ادا ہوجائے تو مکاتب کا نکاح پختہ ہو جائیگا۔ اگر نہ ادا ہو تو نکاح فسخ ہوجائے گا۔

(۱) اگر صحبت سے پہلے ایسا ہوا تو ... ... مہر کچھ نہیں دینا ہوگا۔

(۲) اگر صحبت کے بعد ایسا ہوا تو ... ... تو قیمت غلام کی لڑکی کے حصہ میں آتی وہ جاتی رہیگی اور جو ورثہ کے حصہ میں آتی وہ رہیگی۔

۹۔ مکاتب کا اپنے آقا کی لڑکی سے اس کے انتقال کے بعد ... ... صحیح نہیں ہے

۱۰۔ کسی لونڈی سے نکاح کیا جب کہ آزاد سے کرنیکی استطاعت نہیں ... صحیح ہے

۱۱۔ کسی لونڈی سے نکاح کرنا اگرچہ کتابی ہو ... ... نکاح صحیح ہے

۶۔ جبکہ تین طلاق (یا بعض صورتوں میں دو طلاق) کے بعد پھر اسی عورت سے رجوع کیا جائے۔

۱۔ اپنی بیوی سے (کہ تین طلاق کی عدت میں ہے) ... ... ناجائز

۲۔ اپنی لونڈی سے (کہ دو طلاق کی عدت میں ہے) ... ... ناجائز

۳۔ اپنی لونڈی سے (کہ اس کو دو طلاق دی ہوں۔ اور پھر اسکو خرید لیا اور آزاد کردیا ہو) ... ... ناجائز

ان جملہ صورتوں میں جب وہ عورت کسی شخص سے نکاح کرکے حلالہ حاصل کرلے اور عدت پوری کرلے۔ تب پہلا خاوند اس سے نکاح کرسکتا ہے (دیکھو کتاب الطلاق)

۷۔ جبکہ بعض متفرق موقع پیش آئیں۔

۱۔ دار اسلام میں قید ہوکر آنیوالی سے ... ... جائز ہے

۲۔ دار اسلام میں بھاگ آنیوالی سے (بچہ پیدا ہونیکے بعد) ... جائز ہے

۳۔ محرم کا محرمہ سے (یعنے دونوں احرام میں ہیں) ... ... خائز ہے

۴۔ آزاد عورت سے نکاح کی استطاعت ہے۔ تو لونڈی سے (مسلمہ کتابیہ ہو) ... جائز

۵۔ باپ کی لونڈی خریدی (معلوم ہو کہ باپ نے اس سے صحبت کی تھی) ... اس سے صحبت ناجائز

۸۔ ایک پیچیدہ صورت۔

جبکہ ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کرکے اسکو دو طلاق دیں ابھی اس کے دودھ ہے کہ بعد عدت اس نے شیرخوار سے نکاح کرکے اس کو دودھ پلایا۔ یہ نکاح جاتا رہا۔ تو ایک اور شخص سے کیا۔ اس نے صحبت کے بعد اسکو طلاق بائن دی۔ تو اب پہلا خاوند اس سے ہرگز نکاح نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ اس کی رضاعی بیٹے کی بیوی ہے۔

مسئلہ ۱ مقررہ تعداد سے زیادہ عورتوں سے نکاح۔ اگر آزاد شخص نے یکے بعد دیگرے پانچ عورتوں سے نکاح کیا تو پہلی چار عورتوں کا نکاح جائز رہیگا۔ اور پانچویں کا نکاح ناجائز ہوگا۔ (۲) اگر ایک ہی دفعہ پانچ عورتوں سے نکاح کیا۔ تو پانچوں کا نکاح فاسد ہوگا (یعنے باطل ہوگا) (۳) اگر آزاد شخص نے چار اور عورتوں سے نکاح کیا جبکہ بیوی طلاق کی عدت میں ہے۔ (دیکھو مسئلہ ۲-۴) (۴ و ۵) اسیطرح اگر تین عورتوں سے کسی غلام نے نکاح

ـلـه صحبت کرسے تو نصف مہر دینا ہوگا۔ اگر بعد نکاح وہ مکاتب آزاد بھی ہوجائے۔ تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوگا۔

ـلـه جبکہ قید ہوکر مسلمانوں کی ملک میں لائی جائے۔ تو صرف اپنے قید کرنیوالے سے نہیں کرسکیگی۔ عدت بھی نہیں کریگی۔ ـلـه عدت کرنے کی ضرورت نہیں ہے شافعی و مالکی و حنبلی کے نزدیک منع ہے۔ چنانچہ اگر عورت یا مرد احرام میں ہوں اور پھر نکاح کیا جائے تو نکاح فاسد ہوگا۔ اہل تشیع کے نزدیک ایسی صورتوں میں اگرچہ ناجائز ہے۔ مگر اس مرد اور عورت کا نکاح ہمیشہ کے واسطے ممنوع نہ ہوگا۔ الا اگر ... دیا گیا۔ دیکھو دفعہ ۸۔

کیا تب بھی یہی حکم ہے (۶) ایک آزاد شخص کی ایک بیوی ہے۔ اب اس شخص کا نکاح ایک فضولی نے چار عورتوں سے کر دیا اس شخص کو خبر پہنچی تو ان میں سے بعض کے نکاح کی اجازت دی تو جائز نہ ہوگا۔ (۷) لیکن اگر اس نے اس صورت میں کل کے نکاح کی اجازت دے دی تو ناجائز اور سب کے نکاح باطل ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ اگر اس کے بعد بھی اس نے بعض کے نکاح کی اجازت دی بھی تو بعض کبھی ناجائز نہ ہوں گے۔ اگر قبل اجازت کے اسکی بیوی مر گئی پھر اس شخص نے چاروں کی نکاح کی اجازت دی تو خواہ ایک ہی عقد میں سب کا نکاح ہوا یا متفرق عقد میں۔ بہر حال اجازت سے کوئی عقد جائز نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری ٭ (۸) اگر علیحدہ علیحدہ عقد میں ہر ایک کا چاروں میں سے نکاح کیا۔ اور اس شخص نے بعض کی اجازت دے دی تو جن کی اجازت دی ہے وہ نکاح جائز ہوں گے۔ فتاویٰ عالمگیری ٭

(۲) یہ عورتیں ایک وقت میں ایک شخص کی بیویاں نہ ہوں گی حرام ہے جمع کرنا محرم عورتوں کا عقد صحیح کے ذریعہ۔ درمختار ٭ نکاح فاسد میں جمع کرنا حرام نہیں ہے۔ جیسے ایک عورت سے نکاح فاسد کیا پھر اس کی بہن سے نکاح صحیح کیا۔ تو درست ہے کیونکہ نکاح فاسد میں صحبت کرنی حلال نہیں ہے حاشیۃ المدنی ٭ محرمات جمع یعنے وہ عورتیں جو جمع کرنے کی حیثیت سے حرام ہیں وہ دو قسم کی ہیں۔ اول اجنبیات کا جمع جو اوپر ہے دوم ذوات الارحام کا جمع کرنا یعنے ایسی عورتوں کا جن میں تعلق نسب و قرابت ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ٭ (۱) بیوی اور اس کی سگی بہن۔ وہ عورتیں جنہیں رحم اور نسب کی قرابت ہو ان کے متعلق یہ حکم ہے کہ کسی شخص کو حلال نہیں ہے کہ دو سگی بہنوں کو نکاح کر کے جمع کرے اور یہ بھی حلال نہیں ہے کہ دو لونڈیاں جو سگی بہنیں ہوں ان کو اپنی ملک میں لا کر ان سے صحبت کرے۔ اگرچہ جمع کرنے کا مضائقہ نہیں ہے۔ اور یہی حکم دو رضاعی بہنوں کے متعلق ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ٭ اگر کسی نے دو بہنوں کو نکاح میں جمع کیا تو اس کے اور دونوں بہنوں کے درمیان علیحدگی کرائی جائے گی۔ اگر ان سے صحبت نہیں ہوئی ہے تو دونوں کو پھر کچھ نہیں ملیگا۔ اگر صحبت ہو گئی اور پھر علیحدگی ہوئی تو ہر ایک کو اس کے مہر مسمیٰ اور مہر مثل میں سے جو کم ہو ملیگا ٭ اگر دونوں کے ساتھ دو عقدوں میں نکاح کیا تو دوسرا نکاح فاسد ہوگا اور مرد کو اس کا چھوڑنا واجب ہوگا۔ اور اگر قاضی کو معلوم ہو گیا تو دونوں میں علیحدگی کرادیگا۔ تو اگر مرد نے اس کو قبل صحبت چھوڑا تو مہر کے متعلق کچھ حکم نہیں دیا جائے گا۔ اور اگر بعد صحبت چھوڑا تو اس کو مہر ملیگا۔ جو مہر مسمیٰ اور مہر مثل سے کم ہو۔ اور عورت پر عدت واجب ہوگی ٭ اگر حمل رہ گیا ہو تو بچے کا نسب ثابت ہوگا اور مرد اپنی بیوی سے علیحدہ رہے گا۔ یہاں تک کہ اس کی بیوی کی بہن کی عدت گزر جائے ٭ اگر دونوں سے دو عقد میں نکاح کیا مگر یہ معلوم نہیں کہ دونوں میں سے کونسا عقد پہلا ہے تو اس کے متعلق خاوند ہی بتائے گا۔ پھر جو کچھ وہ بتائیگا اس پر عمل درآمد ہوگا۔ اگر اس نے نہیں بتایا تو اس میں تحری نہ کی جائیگی بلکہ مرد اور ان دونوں عورتوں میں علیحدگی کرائی جائے گی[1] اور دونوں کو نصف مہر ملیگا۔ بشرطیکہ دونوں کا مہر برابر ہو اور وہ عقد میں مقرر کر دیا گیا ہو اور طلاق صحبت سے پہلے ہوئی ہو۔ نصف مہر کا بیان کے مسئلہ میں ہے جبکہ دو عورتوں سے ایک عقد میں نکاح ہوا کیونکہ ایسی صورت میں نکاح باطل ہونے اور مہر واجب نہ ہونے کا حکم ہے۔ مگر صحبت کرنے سے مہر ضرور واجب ہوگا۔ جیسا کہ فقہ کی کتابوں سے خوب واضح ہے۔ تو خبردار رہو۔ درمختار ٭ اور اگر دونوں کا مہر مختلف ہو تو ہر ایک کو اس کا چوتھائی مہر ملیگا۔ اگر عقد میں مہر مسمیٰ نہ ہو تو دونوں کے واسطے ایک متعہ واجب ہوگا جو نصف مہر کے بدلے ہوگا ٭ اگر علیحدگی بعد صحبت کے واقع ہو تو ہر ایک کو اس کا پورا مہر ملیگا۔ شیخ ابو جعفر ہندوانی نے فرمایا کہ اس مسئلہ کے یہ معنی ہیں کہ یہ حکم اس وقت ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک عورت دعوےٰ کرے کہ میرے ساتھ پہلے نکاح ہوا ہے۔ اور کسی کے پاس کوئی صحیح دلیل نہ ہو تو دونوں کے واسطے نصف مہر کا حکم دیا جائے گا۔ اس مقام پر ایک عورت سے صحبت کا یہی حکم معلوم ہو گیا۔ درمختار ٭ یعنے اگر دونوں سے علیحدگی اس وقت ہوئی جبکہ ایک سے صحبت ہو چکی تھی تو مدخولہ کو پورا مہر اور غیر مدخولہ کو چوتھائی ملیگا۔ اگر دونوں نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ پہلے کونسا عقد واقع ہوا تو جب تک دونوں باہم مصالحت نہ کرلیں کوئی حکم نہ دیا جائے گا۔ مصالحت کی صورت یہ ہے کہ دونوں عورتیں قاضی کے حضور میں کہیں کہ ہمارا اس امر پر مہر ہے اور یہ حق ایسا ہے کہ ہم دونوں سے متجاوز نہیں ہے تو ہم دونوں باہم صلح کرتی ہیں کہ نصف مہر لے لیں تو قاضی نصف مہر کا حکم دیگا اگر دونوں میں سے ہر ایک نے اپنی نکاح کے مقدم ہونے پر گواہ پیش کئے تو مرد پر نصف مہر دونوں کے واسطے برابر مشترک واجب ہوگا۔ اور یہ حکم اتفاقی ہے بنا بر اس کے روایت کتاب النکاح میں موجود ہے اور یہی ظاہر الروایت کافی میں ہے ٭ دو بہنوں نے ایک مرد سے کہا کہ ہم نے اس قدر مہر کے بدلے اپنے تئیں تیرے نکاح میں دیا اور یہ کلام دونوں کی زبان سے برابر ہی نکلا مگر مرد نے دونوں میں سے ایک کا نکاح قبول کیا تو یہ نکاح جائز رہا ٭ اگر کسی شخص نے دو بہنوں سے کہا کہ میں نے تم دونوں سے ہزار درم کے بدلے نکاح کیا۔ تو ایک

[1] اور یہ طلاق ہوگی۔ درمختار ٭

نے کہا میں راضی ہوں اور دوسری نے انکار کردیا تو دونوں کا نکاح باطل ہوگا۔ فتاوی عالمگیری ✤ امام محمدؒ نے فرمایا کہ اگر دو آدمیوں نے جو وکیل نہیں مقرر کئے گئے ہیں۔ بلکہ فضولی ہیں دو بہنوں کا نکاح اُن کی اجازت سے دو علیحدہ علیحدہ عقدوں میں ایک شخص سے کردیا اور دونوں میں سے ہر ایک کی طرف سے ایک ایک خاطب ہوا اور دونوں عقد ایک ساتھ واقع ہوئے پھر یہ خبر مرد کو پہنچی جو خاوند قرار دیا گیا تھا تو اس نے دو میں سے ایک نکاح کو منظور کیا تو وہ ایک نکاح جائز ہوگا ✤ اگر ان دو آدمیوں نے ایک ہی عقد میں دو بہنوں کا نکاح کردیا اس طور سے کہ ہر دو وکیل ہیں سے ہر ایک نے کہا کہ میں نے فلاں فلاں عورت کا نکاح کردیا اور دونوں کا کردیا اور ان دونوں کی طرف سے دو مرد خاطب ہوئے تو ان میں سے کوئی نکاح جائز نہ ہوگا ✤ ایک شخص نے دو بہنوں سے نکاح کیا حالانکہ ایک بہن کسی غیر شخص کی عدت میں ہے (یا غیر شخص کے نکاح میں ہے) تو جو بہن خالی ہے اس کا نکاح صحیح رہے گا۔ فتاوی عالمگیری ✤ امام محمدؒ نے جامع میں فرمایا کہ ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ میرا نکاح کردے اور پھر دوسرے شخص کو بھی اسی کام کے واسطے وکیل کیا تو دونوں وکیلوں میں سے ہر ایک نے ایک ایک عورت سے بغیر اس کی منظوری کے نکاح کردیا اور دونوں عورتیں باہم رضاعی بہنیں ہیں اور دونوں نے ایک ساتھ ہی زبان سے منظوری دی تو دونوں نکاح باطل ہیں ✤ اسی طرح اگر دونوں میں سے ایک نکاح برضامندی عورت ہو یا دونوں برضامندی عورت ہوئی ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ فتاوی عالمگیری ✤ ف۔ لونڈی اور اس کی بہن ملوکہ دو بہنوں کو بھی صحبت کرنے کے واسطے جمع کرنا نہیں جائز ہے جیسے دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا نہیں جائز ہے ✤ اگر کوئی شخص دو بہنوں کا مالک ہو جائے تو اسکو اختیار ہے کہ جس سے چاہے تمتع حاصل کرے اور جب اس نے دونوں میں سے ایک سے تمتع حاصل کیا تو پھر اس کے بعد دوسری سے نہیں حاصل کر سکتا۔ اسی طرح اگر ایک لونڈی خریدی اور اس سے صحبت کر لی پھر دوسری اس کی بہن خریدی تو وہ پہلی ہی لونڈی سے صحبت کر سکتا ہے نہ دوسری سے تا وقتیکہ پہلی کو اپنے اوپر حرام نہ کرے اور وہ اس طریق سے ہو سکتا ہے کہ کسی شخص سے اس کا نکاح کردے یا اپنی ملکیت سے اس کو علیحدہ کردے اس طور پر کہ اس کو آزاد کردے یا ہبہ کردے یا فروخت کردے یا کسی کو صدقہ دے دے یا اس کو مکاتب کردے لونڈی کا کوئی حصہ آزاد کردینا مثل کل کے آزاد کردینے کے ہے اسی طرح کسی حصے کا مالک کردینا کل کے مالک کردینے کے برابر ہے۔ اگر زبان سے کہدیا کہ یہ مجھ پر حرام ہے اس کی دوسری بہن اس پر حلال نہیں ہوگی جیسے حالت حیض و نفاس و احرام و صیام میں حلال نہیں ہو سکتی ہے ✤ اگر اس نے دونوں سے صحبت کر لی ہو تو اس کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ دونوں میں سے کسی سے صحبت جاری رکھے جب تک کہ اُن میں سے ایک کو جس طرح ہمنے بیان کیا ہے اپنے اوپر حرام نہ کرے ✤ اگر اس نے اس طرح سے حرام کرلیا کہ دونوں میں سے ایک کو فروخت کردیا یا اس کا نکاح کردیا یا اس کو ہبہ کردیا پھر یہ فروخت شدہ لونڈی بسبب عیب کے اس کو واپس کردی گئی یا ہبہ توڑ دی گئی اور وہ واپس آ گئی یا اس کے خاوند نے اس کو طلاق دیدی اور اس کی عدت گذر گئی تو پھر دونوں میں سے کسی سے صحبت نہ کر سکے گا جب تک مذکورہ طور پر دونوں میں سے ایک کو اپنے اوپر حرام نہ کرلے۔ فتاوی قاضیخاں ✤ اگر ایک لونڈی سے نکاح کیا اور اس کے ساتھ صحبت نہیں ہوئی تھی کہ اس کی بہن کو خرید لیا تو خریدی ہوئی لونڈی سے ہم بستر نہیں ہو سکتا ہے۔ اس واسطے کہ منکوحہ لونڈی سے خاص نکاح سے بستر ثابت ہو گیا ہے تو اگر خریدی ہوئی سے صحبت کرے گا تو ایک بستر میں دونوں کو جمع کرنے والا ہو جائے گا ✤ اگر اپنی لونڈی کی بہن سے نکاح کیا حالانکہ لونڈی سے صحبت کرچکا ہے۔ تو نکاح صحیح ہوگا تو پھر لونڈی مذکورہ ملوکہ سے صحبت نہ کرے اگرچہ اس نے منکوحہ سے ابھی تک صحبت نہ کی ہو نیز منکوحہ سے بھی صحبت نہیں کر سکتا جب تک کہ ملوکہ کو اپنے اوپر مذکورہ طریق پر حرام نہ کرے۔ پھر تو منکوحہ سے صحبت کر سکتا ہے۔ اگر ملوکہ سے صحبت کی نہ ہو تو منکوحہ سے کر سکتا ہے۔ ہدایہ ✤ لونڈی یا اس کی بہن کا حرام کرنا اس واسطے ضرور ہوا کہ نکاح جماع کے حکم میں ہے۔ چنانچہ اگر نکاح کیا مرد مشرقی نے عورت مغربی سے کہ اس کے ولی نے مشرق میں نکاح کردیا۔ تو اس عورت کی اولاد کا نسب مشرقی مرد سے ثابت ہوگا کیونکہ صحبت حکمی ہوئی۔ درمختار ✤ (دیکھو دفعہ نکاح فاسد) ✤ اگر اپنی لونڈی کی بہن سے نکاح فاسد کیا تو لونڈی جس سے اس نے صحبت کی ہے وہ حرام نہ ہوگی۔ ہاں اگر اس نے منکوحہ سے صحبت کر لی تو البتہ اسکی ملوکہ لونڈی اس پر حرام ہو جائے گی۔ فتاوی عالمگیری ✤ ج۔ بیوی اور اسکی پھوپی یا خالہ۔ کسی شخص کو جائز نہیں کہ ایک عورت کو اور اس کی نسبی یا رضاعی پھوپی یا نسبی یا رضاعی خالہ کو بحیثیت بیوی کے جمع کرے۔ اسی طرح اور عورتیں جنکے متعلق ذکر ہوا جمع نہیں کر سکتا۔ فتاوی عالمگیری ✤

سلہ ۲ کہ دیکھو حاشیہ صفحہ ۹۸ ✤

(۱) ایک بیوی کی دوسری بیوی پھوپی یا خالہ - ایسی دو عورتوں کو جمع کرنا کہ دونوں میں سے ایک دوسرے کی پھوپی ہے جائز نہیں. نیز ایسی عورتوں کا جمع کرنا جنمیں سے ایک دوسرے کی خالہ ہے جائز نہیں - یہ اس طرح ہے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی ماں سے نکاح کریں اور اُن کے ہاں لڑکی پیدا ہو تو ایک لڑکی دوسری لڑکی کی پھوپی ہوگی ✤ اگر دو آدمی ایک دوسرے کی بیٹی سے نکاح کریں اور اُن کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں تو ایک لڑکی دوسری لڑکی کی خالہ ہوگی - فتاویٰ عالمگیری ✤ (۲) بیویاں قریبی رشتہ دار - (قاعدہ) - ایسی دو عورتیں کہ اگر اُن میں سے کسی کو ہم مرد فرض کرلیں تو دونوں میں بسبب رضاعت یا نسب کے اُن کا نکاح جائز نہ ہو تو ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا بھی جائز نہیں ✤ اگر زید نے ہندہ سے نکاح کیا اور ہندہ کے پاس پہلے خاوند کی ایک بیٹی کسی دوسری عورت سے ہے تو زید اس سے بھی نکاح کیا تو جائز ہے - کیونکہ اگر ہندہ کو مرد فرض کیا جائے تو اس کے واسطے یہ لڑکی جائز ہوگی بخلاف اس کے عکس کے ✤ اسی طرح ہندہ اور اس کی لونڈی کا نکاح میں جمع کرنا جائز ہے اس واسطے کہ اس صورت میں قاعدہ مذکور کے موافق عمل کرنے سے عدم جواز نکاح بوجہ قرابت نسبی کے یا علاقہ رضاعت کے نہیں ہے - فتاویٰ عالمگیری ✤ جائز ہے جمع کرنا عورت اور اس کے خاوند کی بیٹی - عورت اور اس کے بیٹے کی بیوی - لونڈی اور اس کے مالک کی بیوی - کیونکہ اگر عورت کو اور بیٹے کی بیوی کو اور مالک کی بیوی کو مرد فرض کریں تو آپس میں حرام نہ ہونگی - ہاں اس کے برعکس صورت میں ضرور حرام ہوں گی - درمختار ✤ جیسے جمع بین الاختین نکاح میں ممنوع ہے. ویسا ہی جمع بین المحارم بھی نکاح میں ممنوع ہے - درمختار ✤ جو احکام دو بہنوں کے جمع کرنے کے متعلق مذکور ہوئے ہر ایسی دو عورتوں کے متعلق بھی ہیں جن کا جمع کرنا حرام ہے - فتاویٰ عالمگیری ✤ دو عورتوں کا جمع کرنا بسبب حدیث صحیح مسلم کے حرام ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نکاح کیا جائے کسی عورت کا اس کی پھوپی پر (یعنی بموجودگی پھوپی) اور یہ حدیث صحیح مسلم کی مشہور حدیث ہے اور صلاحیت رکھتی ہے کہ قرآن کی مخصص ہو جائے کیونکہ یہ آیا ہے اُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُم (حلال کی گئی ہیں تمہارے لئے سوائے اُن کے) - درمختار ✤ لیکن عموم آیت کا حدیث مسلم سے مخصوص ہو گیا کیونکہ اصول فقہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ عموم آیت کا حدیث مشہور سے تخصیص قبول کرلیتا ہے ✤ تیسیر الاصول میں صحاح ستہ سے ابوہریرہؓ کی روایت موجود ہے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح کیا جائے کسی عورت سے اس کی پھوپی پر اور کسی عورت سے اس کی خالہ پر ✤ جمع بین المحارم اس واسطے حرام ہے کہ اس میں قطع رحم ہوتا ہے - طبرانی میں اسی مضمون کی حدیث موجود ہے (۳) علیحدگی کے بعد نکاح - اگر محرمات جمع سے علیحدگی کے بعد خاوند نے چاہا کہ دونوں میں سے کسی ایک سے نکاح کرے تو اس کو ایسا اختیار ہوگا بشرطیکہ علیحدگی قبل صحبت واقع ہوئی ہو - اور اگر بعد صحبت کے واقع ہو تو جب تک دونوں کی عدت نہ گذر جائے تب تک کسی سے نکاح نہیں کرسکتا ✤ ۲ - اگر ایک کی عدت گذر گئی اور دوسری عدت میں ہے تو جو عدت میں ہے اس سے نکاح کرسکتا ہے - دوسری سے نہیں کرسکتا جب تک کہ اس کی عدت نہ گذر جائے ✤ ب - اگر ایک کے ساتھ صحبت کی ہو تو اسی کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے نہ دوسری کے ساتھ تاوقتیکہ اس کی عدت پوری نہ ہو جائے - اور جب مدخولہ کی عدت پوری ہوگئی تو پھر اس کو اختیار ہے کہ دونوں میں سے کسی سے جس سے چاہے نکاح کرے - فتاویٰ عالمگیری ✤ (۴) بیوی کی عدت میں اسکی بہن سے - اگر کسی نے بیوی کو طلاق دی ہے - اور وہ حالت عدت میں ہے تو حالت عدت میں اس کی بہن سے نکاح نہیں جائز ہے - خواہ طلاق رجعی کی عدت میں ہو یا بائن کی یا تین طلاق کی یا نکاح فاسد کی یا صحبت بشبہ کی عدت میں ہو - اور جیسے کہ عدت میں اس کی بہن سے نکاح نہیں جائز ہے اسی طرح ایسی عورت سے جس کا اس کے ساتھ جمع کرنا (جیسے اُس کی خالہ) نہیں جائز ہے - پھر اسی طرح یہ بھی جائز نہیں ہے کہ اس عدت والی عورت کے علاوہ چار عورتوں سے نکاح کرے - فتاویٰ عالمگیری (۵) بیوی مرتد ہوکر دار حرب میں جا ملی تو اس کے خاوند کو اسکی عدت پوری ہو جانے سے پہلے اس کی بہن کے ساتھ نکاح کرلینا جائز ہے جیسا کہ عورت کے مرجانے کی صورت میں ہوتا ہے - پھر اگر وہ مسلمان ہوکر واپس آئی تو دو صورتیں ہیں یا تو بہن کے ساتھ نکاح کرلینے سے پہلے واپس آئی یا اُس کے بعد - اگر بہن سے نکاح کرلینے کے بعد واپس آئی تو بہن کا نکاح فاسد نہیں ہوگا - کیونکہ عدت واپس نہیں ہوگی اگر اس سے نکاح کرلینے سے پہلے واپس آئی تب بھی امام اعظم کے نزدیک یہی حکم ہے کیونکہ عدت بعد ساقط ہونے کے بلا سبب جدید واپس نہیں ہوگی اور صاحبین کے نزدیک مرد کو اس کی بہن سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے - اور مسلمان ہوکر اس کے واپس آجانے کی صورت میں اس کو دار حرب میں جا ملنا شرعاً مثل اس کے غائب ہو جانے کے قرار دیا جائیگا کیونکہ اس کو اس کا مال واپس دیا جاتا ہے اور وہ واپس آکر حالت عدت میں ہوگی - فتاویٰ عالمگیری - (دیکھو دفعہ ۲۱، ۲۳) ✤ (۶) ام ولد کی بہن سے نکاح

(نکاح کر دینے سے پہلے بنا بر قول صحیح کے — درمختار ✤

(۴) **بیوی کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح یا اس کے برعکس** ۔ (۱) آزاد کے ساتھ یا آزاد کے اوپر لونڈی کا نکاح میں لانا جائز نہیں اور مدبرہ اور ام ولد کا بھی یہی حکم ہے (طبرانی میں حدیث ہے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لونڈی سے نکاح کرنا حرّہ پر) ✤ اگر آزاد اور لونڈی کو ایک ہی عقد میں جمع کیا تو آزاد کا نکاح صحیح رہیگا اور لونڈی کا باطل یہ اس وقت ہے کہ جب آزاد سے تنہا نکاح کر لینا جائز ہو اور اگر اس آزاد سے نکاح کر لینا جائز نہ ہو تو لونڈی کے ساتھ اس کو ملانے سے لونڈی کا نکاح باطل نہ ہوگا (دیکھو دفعہ ۳) — فتاوی عالمگیری ✤ ایک غلام نے ایک آزاد عورت سے نکاح کیا اور اس کے ساتھ صحبت کی اور اپنے مالک سے اجازت نہیں لی تھی پھر دوبارہ بغیر اجازت مالک کے ایک لونڈی سے نکاح کیا پھر مالک نے دونوں نکاحوں کی اجازت دیدی تو آزاد کا نکاح جائز ہوگا اور لونڈی کا نکاح جائز نہ ہوگا ✤ اگر کسی نے لونڈی کے مالک سے بغیر اجازت لینے کے لونڈی سے نکاح کیا اور اس کے ساتھ صحبت نہ کی ایک آزاد عورت سے نکاح کر لیا پھر لونڈی کے مالک نے نکاح کی اجازت دے دی تو نکاح جائز نہ ہوگا ۔ ہاں لونڈی کی بیٹی سے جو آزاد ہے اجازت لینے سے پہلے نکاح کر لیا پھر اس لونڈی کے مالک نے اجازت دیدی تو نکاح جائز ہوگا — فتاوی عالمگیری ✤ شافعی کے نزدیک آزاد عورت کی موجودگی میں غلام کو لونڈی سے نکاح کر لینا جائز ہے ۔ اور امام مالک کے نزدیک آزاد عورت کی موجودگی میں ۱۳

اگر دو لونڈیوں سے اُن کی اجازت سے ایک ہی عقد میں بلا اجازت اُن کے مالک کے کسی شخص نے نکاح کر لیا ۔ پھر مالک نے دونوں میں سے ایک کو آزاد کر دیا ۔ پھر مالک کو اُن کی نکاح کی خبر ملی تو اس نے لونڈی کے نکاح کی اجازت دے دی ۔ تو نکاح جائز نہ ہوگا ✤ اگر فضولی نے دو لونڈیوں کا نکاح کسی شخص کے ساتھ بلا اجازت اُن کے اور اُن کے مالک کے کر دیا پھر مالک نے دونوں میں سے ایک کو آزاد کر دیا ۔ پھر خاوند کو خبر ملی تو اس نے لونڈی کے نکاح کی اجازت دی تو جائز نہیں ہوگا ۔ ہاں اگر آزاد شدہ کے نکاح کی اجازت دی تو جائز ہو جائے گا ✤ اگر مالک نے دونوں کو ایک ہی دفعہ آزاد کر دیا ۔ پھر خاوند نے دونوں کے یا ایک کے نکاح کی اجازت دی تو جائز ہوگا ✤ مالک نے یوں کہا کہ فلاں لونڈی آزاد ہے اور فلاں لونڈی آزاد ہے ۔ یا ایک کو آزاد کیا اور خاموش ہو گیا اور پھر دوسری کو آزاد کیا پھر خاوند کو خبر ملی اور اس نے یا تو ایک ہی ساتھ یا آگے پیچھے دونوں کے نکاح کی اجازت دی تو پہلی آزاد شدہ کا نکاح جائز ہوگا دوسری کا جائز نہ ہوگا ✤ اور اگر نکاح دو عقد میں واقع ہوا اور دونوں لونڈیاں دو علیحدہ علیحدہ مالک کی ہوں ۔ اور ایک مالک نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ۔ تو خاوند کو اختیار ہوگا جس کی نکاح کی اجازت دے جائز ہوگا ✤ اگر دونوں ایک ہی شخص کی مملوک ہوں تو آزاد شدہ کا نکاح صحیح ہوگا لونڈی کا صحیح نہ ہوگا — فتاوی عالمگیری دیکھو دفعہ ۳۷ ✤ (۲) اگر آزاد کو طلاق بائن دی یا تین طلاق دیں پھر اس کی عدت میں لونڈی سے نکاح کیا تو امام اعظم کے نزدیک نہیں جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے ✤ (۳) اگر آزاد طلاق رجعی کی عدت میں ہو تو بالاتفاق لونڈی سے نکاح نہیں جائز ہے ✤ (۴) اگر لونڈی اور آزاد سے نکاح کیا حالانکہ آزاد کسی کے نکاح فاسد کی عدت میں ہے یا صحبت لشبہ کی عدت میں ہے تو حسن بن زیاد نے ذکر کیا کہ یہ صورت بھی امام اعظم اور صاحبین کے اختلاف کی ہے ۔ ہاں اور مشائخ نے فرمایا کہ اس صورت میں لونڈی کا نکاح بالاتفاق جائز ہوگا ۔ اور یہی اظہر و اشبہ ہے ✤ (۵) اگر کسی شخص نے پہلے لونڈی سے نکاح کیا پھر آزاد سے تو دونوں کا نکاح صحیح ہوگا ✤ (۶) اگر لونڈی کو طلاق رجعی دیکر آزاد سے نکاح کیا پھر لونڈی سے رجعت کر لی تو جائز ہے — فتاوی عالمگیری ✤

(۵) **لونڈی یا غلام سے نکاح** ۔ (۱) عورت کو یہ جائز نہیں کہ اپنے غلام کے نکاح میں آوے ۔ نہ یہ جائز ہے کہ ایسے غلام کے نکاح میں آوے جو اس کے اور دوسرے شخص کے درمیان مشترک ہے ✤ (۲) جب نکاح پر ملک شیئی وارد ہو تو باطل ہو جاتا ہے ۔ چنانچہ خاوند بیوی میں سے کوئی ایک دوسرے کے کل کا یا اس کے کسی جزو کا مالک ہو جائے تو نکاح باطل ہو جائے گا ۔ اگر آزاد شخص نے اپنی بیوی کو خرید لیا تو نکاح فاسد ہو جائے گا — فتاوی عالمگیری ✤ (۳) اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی یا مکاتبہ یا مدبرہ یا ام ولد سے نکاح کیا ۔ یا ایسی لونڈی سے نکاح کیا جس کے وہ کسی حصہ کا مالک ہے تو یہ نکاح نہ ہوا ۔ اسیطرح ایسی لونڈی سے بھی نکاح جائز نہیں جس میں اس کا کچھ حق ملک ہے ۔ مثلاً ایسی لونڈی جس کو اس کے مکاتب نے اپنی کمائی سے خریدا ہے ۔ یا اس کے ماذون غلام قرضدار نے خریدا ہے ✤ مشائخ نے فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں اولی یہ ہے کہ اپنی لونڈی سے نکاح کرے ۔ کیونکہ اگر وہ آزاد نکلی تو صحبت نکاح کی وجہ سے جائز ہوگی اگر مالک اپنی لونڈی سے احتیاطاً نکاح کرے تو اچھا ہے ۔ مگر کہتے ہیں کہ اس میں کچھ احتیاط نہیں کیونکہ اگر چار بیویاں موجود ہوں تو اسکو پانچویں شمار کرے یا نہ کرے — درمختار ✤ حرام ہے نکاح کرنا مالک کا اپنی لونڈی سے — درمختار ✤ (۴) غلام ماذون و مدبر نے اگر اپنی بیوی کو خرید لیا تو نکاح باطل

لہ لہ لہ ۵۳ دیکھو حاشیہ صفحہ ۶۶ ۔ کہ دیکھو حاشیہ صفحہ ۵۹ ۔ ۲۳ لونڈی سے نکاح مطلقاً جائز ہے — ہدایہ ✤

نہ ہوگا۔ اسیطرح اگر مکاتب نے اپنی منکوحہ کو خرید لیا تو نکاح فاسد نہ ہوگا+ (۵) اگر مکاتب نے کوئی لونڈی خریدی اور اس سے نکاح کیا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو گیا ہو وہ امام اعظم کے نزدیک مکاتب کے حکم میں ہے تو اگر اس نے اپنی بیوی کو خرید لیا تو نکاح فاسد نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک وہ مثل آزاد قرضدار کے ہے تو نکاح فاسد ہو جائیگا۔ (٦) اگر آزاد شخص نے اپنی بیوی (لونڈی) کو بشرط خیار خرید لیا تو امام اعظم کے نزدیک اس کا نکاح باطل نہ ہوگا۔ (۷) مکاتب نے اگر ایسی عورت سے نکاح کیا جس کا وہ غلام تھا یعنے اپنی مولاۃ سے نکاح کیا تو صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر اس سے صحبت کی تو عقر واجب ہوگا+ اگر مکاتب اپنی مکاتب کرنے والی سے نکاح کرنیکے بعد آزاد ہو گیا۔ تو نکاح جائز ہو جائیگا۔ (۸) اگر مکاتب یا غلام نے اپنے مالک کی لڑکی سے باجازت مالک نکاح کیا تو جائز ہے۔ پھر اگر مالک مر گیا تو غلام کا نکاح فاسد ہو جائیگا۔ مکاتب کا نکاح ہمارے نزدیک مالک کے مرنے سے فاسد نہ ہوگا۔ پھر اس کے بعد اگر مکاتب آزاد ہو گیا۔ تو نکاح قائم رہیگا۔ اگر عاجز رہ کر پھر غلام کر دیا گیا تو لڑکی کا نکاح باطل ہو جائے گا تو اگر قبل صحبت ایسا ہوا تو پورا مہر ساقط ہو جائیگا اور اگر بعد صحبت کے ایسا ہوا تو رقبہ غلام سے جسقدر حصہ لڑکی کا ہے اس قدر ساقط ہوگا۔ باقی وارثوں کے حصہ کے موافق رہیگا۔ (۹) اگر مالک کے مرنے کے بعد مکاتب نے مالک کی لڑکی سے نکاح کیا تو منعقد نہ ہوگا۔ فتاویٰ قاضیخاں (۱۰) لونڈی سے نکاح کرنا اگرچہ کتابی ہو صحیح ہے یا حرہ کے نکاح کا مقدور ہو تب بھی صحیح ہے۔ فتاوی عالمگیری+

(٦) تین طلاق یا لونڈی سے دو طلاق بعد نکاح۔ اگر آزاد شخص نے آزاد عورت کو تین طلاق دیکر نکاح سے خارج کر دیا تو جبتک عورت کسی دوسرے خاوند سے نکاح کر کے باہم صحبت صحیح نہ کر لیں (دیکھو دفعہ) تب تک پہلے خاوند کو اس سے نکاح کرنا جائز نہیں+ (۲) نیز ایسی لونڈی سے جس کو اس نے دو طلاق دی ہیں قبل دوسرے خاوند سے حلالہ کرا لینے کے نکاح نہیں کر سکتا۔ اور جس طرح اس سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے اسی طرح یہ بھی حلال نہیں ہے کہ مالک بھی اس سے صحبت کرے۔ فتاویٰ قاضیخاں (۳) اگر کسی لونڈی سے نکاح کیا اور اس کو دو طلاق دیں پھر اس کو خرید کر آزاد کر دیا تو بعد آزاد کرنے کے اسے نکاح کرنا حلال نہیں جبتک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور صحبت صحیح کے بعد طلاق دیدے اور عدت گذر جائے۔ تب اس سے نکاح جائز ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری

(۷) متفرق مواقع پیش آمدہ (۱) جو عورت دار حرب سے گرفتار ہو کر آئی ہے اس سے کوئی بھی نکاح کر سکتا ہے۔ سوائے اس کے گرفتار کرنے والے کے مگر یہ اس صورت میں ہے جبکہ وہ بلا اپنے خاوند کے گرفتار کر کے دار اسلام میں لائی گئی ہو اور اسپر اجماع ہے اور یہ عورت عدت نہیں کریگی+ (۲) جو عورت دار کفر سے ہجرت کر کے دار اسلام میں آئے اس کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ امام اعظم کے نزدیک تو اس کو عدت بھی نہ کرنی ہوگی۔ مگر صاحبین کے نزدیک عدت ضرور ہوگی ورنہ نکاح صحیح نہیں۔ اور اسپر اتفاق ہے کہ ایک حیض سے استبرا کرنے سے پہلے اس سے صحبت کرنی حلال نہیں۔ + اگر خاوند والی عورت دار حرب سے نکلکر دار اسلام میں آجائے پھر یا تو مسلمان ہو جائے یا ذمی ہو کر ہے تو بلا عدت کے اس سے نکاح کرنا جائز ہے+ اور اگر وہ دار اسلام میں آکر مسلمان ہو گئی یا یہاں ذمیہ ہو گئی تب بھی یہی حکم ہے۔ یہ امام اعظم کے نزدیک ہے۔ مگر صاحبین کے نزدیک عدت کرنی ضرور ہے۔ فتاویٰ عالمگیری اگر یہ عورت حاملہ ہے تو اس سے نکاح کرنا جب درست ہوگا جب بچہ پیدا ہو چکے۔ حمل تک انتظار کرنا بسبب عدت کے نہیں۔ لیکن بوجہ خالی نہ ہونے رحم کے غیر کے حق سے۔ درمختار (نیز دیکھو مسئلہ ۱۳) (۳) محرم و محرم کا نکاح (دیکھو دفعہ ۲٦ - الف) (۴) ایک شخص کی ایک لڑکی بالغ اور ایک لونڈی بالغ ہے اس نے ایک مرد سے کہا کہ میں نے یہ دونوں عورتیں اتنے اتنے مہر کے بدلے تیرے نکاح میں دیں اور اس نے لونڈی کا نکاح قبول کر لیا تو باطل ہوگا پھر اگر اس کے بعد آزاد کا نکاح قبول کر لیا تو جائز ہے لونڈی کے ساتھ نکاح کرنا خواہ لونڈی مسلمان ہو یا کتابی جائز ہے۔ اگرچہ اس شخص کو آزاد عورت سے نکاح کر لینے کی استطاعت ہو مگر باوجود استطاعت آزاد کے لونڈی سے نکاح کرنا مکروہ خیال کیا گیا ہے+ اگر چار لونڈیوں اور پانچ آزاد عورتوں سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا تو صرف لونڈیوں کا نکاح صحیح رہیگا۔ فتاویٰ عالمگیری (۵) اگر کسی نے اپنے باپ کی لونڈی خریدی تو اس کو اس سے صحبت کرنی جائز نہیں۔ اگر اس کو معلوم ہو کہ باپ نے اس سے صحبت کی تھی۔ درمختار (دیکھو دفعہ ۱۴)

(۸) دو دفعہ بجیں نکاح کر کے کیا عورت پہلے خاوند پر واپس ہوگی۔ دیکھو دفعہ ۱۵ - ۱۴۰+

سلہ شافعی کے نزدیک جائز نہیں۔ ہدایہ+

باب ۲ فصل دوم - تعلق رضاعی و ناجائز کی تشریح باب ۲

خلاصہ مسئلہ :- اگر کوئی لڑکا اور لڑکی ایک عورت کا دودھ پئیں - مگر زمانہ رضاعت میں (یعنی پیدائش سے دو سال کے اندر) نہ اس کے بعد تو وہ رضاعی بھائی بہن ہوں گے - اور ان میں آپس میں نکاح حرام ہوگا - اور اس عورت کا خاوند ان بچوں کا رضاعی باپ ہوگا (نزد امام ابو حنیفہ نہ امام شافعی) - اس سے متعلق جو پیچیدہ صورتیں ہیں وہ وضاحت سے بیان کردی گئی ہیں + غیر مرد اگر کسی غیر عورت کو خواہش سے چھوئے (یا اس سے زنا کرے) تو اُن میں حرمت مصاہرہ قائم ہو جائیگی (نزد امام اعظم نہ امام شافعی) - اسی طرح ہمبستری اور بغلگیری اور آپس میں ایک دوسرے کو برہنہ دیکھنے سے بھی حرمت مصاہرہ قائم ہو جاتی ہے

۱۴ تعلق رضاعی کیا ہے اور کیونکر مانع نکاح ہے -

۱- اگر ایک لڑکے اور ایک لڑکی نے کسی عورت کا دودھ پیا (اگرچہ مختلف سالوں میں پیا ہو - مگر اپنے اپنے زمانہ شیر خوارگی[۱] میں) تو یہ عورت اُن بچوں کی مثل ماں کے ہوگی - اور اس کا خاوند (جس سے یہ دودھ ہے) مثل باپ کے - اور اس تعلق رضاعی کیوجہ سے ان بچوں میں آپس میں نکاح حرام ہوگا - اور ان ماں باپ کے بعض رشتہ داروں سے بھی نکاح حرام ہوگا - (دیکھو دفعہ ۱۵) +

۱- ایام شیر خوارگی کے بعد دودھ پینے سے حرمت نکاح قائم نہ ہوگی + ۲- اگر تھوڑا سا دودھ بھی پیا تب بھی مانعت نکاح قائم ہوگی - امام شافعی کے نزدیک کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پینے سے مانعت نکاح قائم ہوگی - بعض کے نزدیک چار مرتبہ پینے سے + علماء اہل تشیع کے نزدیک پندرہ مرتبہ دودھ پینے سے مانعت نکاح قائم ہوگی - یا کم سے کم ایک دن اور ایک رات پینے سے + ۳- اگر دار الحرب میں کسی عورت نے مذکورہ طریق پر دودھ پلایا - اور پھر وہ بچے دار الاسلام میں آکر مسلمان ہوگئے - تو ان میں حرمت نکاح قائم ہوگی +

۲- اگر کسی عورت سے شبہ سے صحبت ہوئی اور عورت اس سے حاملہ ہوئی پھر اس نے کسی بچہ کو دودھ پلایا تو یہ عورت بچہ کی رضاعی ماں ہوگی +

۱- اگر کسی خاص مرد کا حمل ثابت نہ ہوا - تو حرمت نکاح صرف عورت اور اسکے متعلقین سے ثابت ہوگی + ۲- زنا کے دودھ سے بھی حرمت ثابت نہ ہوگی +

۳- ایک عورت کے ہاں اپنے خاوند سے بچہ ہوا جس کو اس نے دودھ پلایا - پھر دودھ سوکھ گیا اور پھر جاری ہوگیا تو اس نے دوسرے کے بچہ کو پلایا - یہ دوسرا بچہ اس مرد کے اور بچوں سے سوائے اس

---

[۱] یعنی تیس ماہ کی عمر تک - بعض کے نزدیک چوبیس ماہ کی عمر تک + اگر ایک لڑکی چوبیس مہینہ دودھ پیکر ایک ماہ اور پیتی رہی - اور اسی ایک ماہ میں ایک لڑکا بھی اسی چھاتی سے پینے لگا - تو ان میں مانعت نکاح نہ ہوگی + نہ اس لڑکے اور انا میں مانعت نکاح ہوگی - نہ اسکی انا اس کی ماں کہلا سکیگی + اگر لڑکی ۲۳ ماہ کے بعد دودھ چھوڑ دے اور پھر لڑکا اسی چھاتی سے پئے تو ان میں مانعت نکاح قائم ہوگی - اور انا لڑکے کی بھی ماں ہوگی +

عورت کے بچو نکلے نکاح کر سکتا ہے ؛

۴۔ اگر کسی کنواری عورت کے دودھ اتر آیا اور اس نے کسی بچہ کو پلایا تو وہ عورت اس بچہ کی رضاعی ماں ہو گئی[۱]

۱۔ اگر نو برس سے کم عمر لڑکی کے دودھ اتر آیا اور وہ پلایا تو حرمت رضاعت ثابت نہ ہو گی ۲۔ اگر زرد پانی اتر آیا اور وہ دودھ پلایا تو دودھ میں شمار نہ ہوگا۔

۵۔ اگر عورت مر گئی اور اس مری ہوئی عورت کا دودھ کسی بچے نے پیا تو یہ عورت اس بچہ کی رضاعی ماں ہوئی

۶۔ اگر کسی عورت کو طلاق ہوئی جبکہ وہ دودھ والی تھی۔ پھر عدت بعد دوسرے شخص سے نکاح ہوا۔ اور بچہ ہوا تو اب دودھ اس دوسرے خاوند کا مانا جائیگا۔ نہ پہلے کا۔ اجماعاً ؛

۱۔ اگر دوسرے خاوند سے حمل نہیں ہے۔ تو دودھ پہلے خاوند ہی کا رہیگا۔ اور اگر پہلے خاوند سے حمل ہے اور ابھی بچہ نہیں ہوا۔ تو ابو حنیفہ کے نزدیک دودھ تو پہلے ہی کا ہے حتیٰ کے دوسرے خاوند سے حمل رہ کر بچہ پیدا ہو ؛

۷۔ اگر کسی کی بیوی کے ہاں کبھی بچہ نہیں ہوا۔ لیکن اسکے دودھ اتر آیا۔ اور اس نے ایک بچہ کو پلایا تو رضاعی لحاظ سے نکاح کی ممانعت اس عورت اور اسکے رشتہ داروں تک محدود رہیگی ؛

۱۔ چنانچہ اگر اس شخص کے بچے دوسری بیوی سے ہوں تو اس دودھ پلائے ہوئے بچے کے واسطے ممنوع نہ ہوں گے ؛

۸۔ اگر ایک بچہ کیواسطے کسی عورت کا دودھ طریق ذیل پر کام میں لایا جائے تو بعض صورتوں میں اس عورت اور بچہ میں نکاح حرام ہو گا۔

۱۔ اگر اسکو بچہ کے کان میں ڈالا۔ یا ناک وغیرہ میں۔ یا حقنہ کے طور پر اندر پہنچایا ... ... تو حرمت نکاح قائم نہ ہو گی ؛

۲۔ اگر اسکو بلویا۔ یا اسکا دہی جمایا۔ یا اس کے پیڑے یا پنیر بنا کر یا خشک کر کے سفوف بنا کر بچہ کو کھلایا ــــــ تو حرمت نکاح قائم نہ ہو گی ؛

۳۔ اگر اس میں روٹی چور دی اور دودھ خوب جذب ہو گیا تو اگر اس میں دودھ کا مزا باقی رہا۔ پھر بچہ کو پلایا ... ــــــ تو حرمت نکاح قائم ہو گی ؛

۴۔ اگر اسکو کھانے میں ملایا اور پھر اسکو گرم کیا یا نہ کیا۔ (گو دودھ زیادہ ہو یا کھانا) پھر بچہ کو پلایا ــــ تو حرمت نکاح قائم نہ ہو گی[۱]

۵۔ اگر اسکو کھانے میں ملایا پھر اسکو گرم نہ کیا (اگر دودھ اس چیز کے مقابلہ میں زیادہ ہے) پھر بچہ کو پلایا ــــ تو حرمت نکاح قائم ہو گی[۲]

۶۔ اگر اس میں بکری کا دودھ ملایا۔ اور عورت کا دودھ مقدار میں زیادہ ہے۔ پھر بچہ کو پلایا ... ــــ تو حرمت نکاح قائم ہو گی ؛

۷۔ اگر اس میں دوسری عورت کا دودھ بھی ملایا۔ تو جس کا دودھ زیادہ ملا ہے۔ اس کی جانب سے ــــ حرمت نکاح قائم ہو گی[۳]

۸۔ اگر اس میں پانی یا دوا یا کوئی اور رقیق یا ٹھوس چیز ملائی ــــ پھر بچہ کو پلایا ــــ تو حرمت نکاح قائم ہو گی
حرمت نکاح قائم ہو گی اگر انسانی دودھ زیادہ ہے ؛ زیادتی کا معیار یہ کہا گیا ہے کہ اس چیز کا رنگ، مزا اور بو دودھ ہو یا ان میں سے ایک ہو ؛

---

[۱] لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرمت ثابت نہ ہو گی۔ کیونکہ جب کھانے میں ملا دیا گیا ہے تو کھانے کے تابع ہو گا ؛ [۲] امام ابو حنیفہ کی ایک روایت سے بھی یہی پایا جاتا ہے اور ظاہر روایت بھی اسی کی تائید کرتی ہے ؛ [۳] اور امام ابو یوسف کا بھی یہی خیال ہے لیکن امام محمد کے نزدیک دونوں عورتوں کی طرف سے حرمت نکاح قائم ہو گی ؛

۹- اگر کسی مرد یا خنثیٰ کے دودھ اتر آیا اور اس نے کسی بچہ کو پلایا تو اس سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔

۱۰- اگر کسی جانور کے دودھ پر دو بچہ پرورش کئے جائیں۔ اگرچہ جانور کے تھن سے بھی دودھ پئیں۔ تو نکاح ان میں آپس میں حرام نہ ہوگا۔

۱۱- اگر شک کی صورت ہو کہ بچہ نے دودھ چوسا یا نہیں تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱ اور بچوں کا ایک عورت کا دودھ پینا۔ ورضاعی تعلق۔ رضیع (یعنے شیرخوار) پر مرضعہ (وہ عورت جو اسکو دودھ پلاتی ہے) اور اس کا خاوند جس سے یہ دودھ ہے اور ان دونوں کی قوم (یعنے رشتہ دار) سب حرام ہوجائینگی۔ اور مرضعہ پر فقط شیرخوار کا خاوند (اگر شیرخوار لڑکی ہے) اور اسی طرح مرضعہ کے خاوند پر شیرخوار کی بیوی اگر شیرخوار مرد ہے) اور شیرخوار کی فرع اور اس کی اولاد حرام ہوجائینگی — شرح وقایہ۔ جس طرح حرمت رضاعت دودھ پلانے والی عورت سے ثابت ہے۔ اسی طرح اس عورت کے خاوند سے بھی ثابت ہے یعنے اس شخص سے جس کی وجہ سے یہ دودھ ہے تو وہ اس رضیع کا باپ ہوا۔ اور کل احکام اس پر بھی ثابت ہوں گے — فتاوی عالمگیری۔ اگر عورت کا دودھ اسی خاوند کی وجہ سے ہو تب وہ رضیع کا باپ تصور ہوگا ورنہ نہیں — درمختار۔ شافعی کے نزدیک یہ شخص رضیع کا باپ تصور نہ ہوگا — کنز۔ رضاع (ر کے زیر یا زبر سے) کے معنے چوسنا ہیں چھاتی کا۔ اور شرع میں اس سے مطلب چوسنا عورت کی چھاتی سے اگرچہ وہ کنواری ہو یا مری ہوئی یا بڑھیا۔ اور چوسنے میں شامل ہے حلق میں ڈالدینا یا ناک سے کھینچنا۔ (مطلب یہ ہے کہ کسی طرح بھی دودھ پیٹ میں چلا جائے چاہے چوسنے سے چاہے حلق میں ڈالنے سے چاہے سونگنے سے۔ صاحب قاموس نے مص یعنے چوسنے کو جو نسبتی چیز کی نسبت ظاہر کیا ہے) مگر وقت مخصوص میں دودھ پیٹ میں گیا ہو — درمختار۔ رضاعت یعنے دودھ دینا۔ مرضعہ وہ عورت ہے جس نے کسی بچہ کو دودھ پلایا۔ رضیع وہ بچہ ہے جس نے کسی عورت کا دودھ پیا۔ از کتب لغت۔ (۱) وقت مخصوص (رضاعت کے واسطے) ڈھائی برس ہیں نزد امام اعظم اور صرف دو برس ہیں صاحبین کے نزدیک اور یہ اصح مانا گیا ہے (یعنے قول صاحبین کا) جیسا کہ فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے جیسا کہ تصحیح القدوری میں عون الدرایہ سے نقل کرکے لکھا ہے۔ (قرآن شریف میں جو آیا ہے حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ اس سے ثابت ہے کہ رضاع بعد حولین کاملین کے نہیں ہے۔ اور طحاوی نے بھی پسند کیا ہے) ۔ لیکن جوہرہ میں ہے کہ رضاع ڈہائی برس کے اندر دودھ پینے سے اگرچہ بیچ میں دودھ چھڑا دیا گیا ہو۔ حرمت ثابت کرتا ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (یہی ظاہر الروایت ہے۔ جیسا کہ خانیہ میں ہے۔ اور فتح القدیر میں واقعات ناطفی سے منقول ہے کہ فتویٰ ظاہر الروایت پر ہے لیکن یاد رہے کہ مدت رضاع میں فتویٰ مختلف ہیں مگر ظاہر الروایت کو ترجیح دی گئی ہے) — درمختار۔ مدت رضاعت امام ابو یوسف و شافعی کے نزدیک دو سال ہے۔ اور امام زفر کے نزدیک تین سال — کنز۔

استدلال کیا ہے علماء نے امام اعظم کے قول کے متعلق خدا تعالےٰ کے اس قول پاک سے وحمله وفصاله ثلاثون شهرا (حمل بچہ کا اور اس کا دودھ چھوٹنا تیس مہینہ میں) یعنے مدت دونوں میں سے ہر ایک کی تیس ماہ ہے سوچھ مہینہ کی کمی صورت اول میں یعنے حمل میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے ثابت ہوئی کہ نہیں باقی رہتا بچہ پیٹ میں دو برس سے زیادہ اور یہ قائم نہیں ہوسکتا جبتک کہ آنحضرت سے نہ سنا ہو — درمختار۔

خدا تعالےٰ نے دو چیزیں ذکر کیں اور دونوں کی مدت ذکر فرمائی تو ہر ایک کے واسطے پوری پوری مدت ہونی چاہیئے۔ یہ ایسی بات ہے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ زید کے مجھ پر ایک ہزار درم اور چار من گیہوں ہیں مہینہ بھر کے وعدے پر تو پورے مہینہ کا وعدہ درموں کے واسطے بھی ہوا اور پورا مہینہ گیہوں کے واسطے بھی ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ مدت حمل بھی ڈہائی برس اور مدت فصال بھی ڈہائی برس ہوئی مگر حضرت عائشہ کے قول سے جو بیان ہوا اس سے چھ ماہ کی کمی ہوگئی۔ تو اس طرح قول صحابی کا قائم مقام حدیث مرفوع کے ہوگیا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کو شرح نخبۃ الفکر میں مشرح بیان کیا ہے۔ اور قول حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا سنن دارقطنی اور بیہقی

ہیں جمیلہ بنت سعد کی روایت سے موجود ہے۔ ایک نقص لازم آتا ہے کہ امام اعظم نے تخصیص آیت کی حدیث سے کیونکر تجویز کی۔ جبکہ آیت قطعی ہے اور حدیث ظنی۔ اور تخصیص قطعی کی ظنی سے جائز نہیں۔ تو یہ کہا گیا ہے کہ آیت مرصوفہ ماول ہے (یعنے اپنی ظاہری معنوں پر محمول نہیں) اس وجہ سے کہ علما نے مدت کو اقل مدت حمل اور اکثر مدت فصال پر تقسیم کیا ہے۔ تو دلالت آیت کی قطعی نہ رہی +

صاحبین اور شافعی وغیرہ نے تیس مہینہ اس طرح تقسیم کئے کہ چھ ماہ مدت حمل کے اور دو برس فصال کے۔ تو اس طرح تقسیم سے تو دلالت آیت کی قطعی نہ رہی ظنی ہوگئی اور حدیث بھی ظنی ہے تو تخصیص ظنی کی ظنی سے درست ہے + مقلد پر واجب ہے کہ مجتہد کے قول پر عمل کرے اگرچہ دلائل معلوم نہ ہوسکیں۔ جبکہ قاضیخاں نے اس کے متعلق رسم مفتی کے بیان میں لکھا ہے لیکن حاوی قدسی کے آخر میں ہے کہ اگر مخالفت کی صاحبین نے امام کے کسی مسئلہ میں تو مفتی جس قول پر چاہے فتویٰ دے۔ لیکن بعضوں کے نزدیک امام کے قول کو ترجیح دے۔ لیکن اصح یہ ہے کہ قوی دلائل کی طرف متوجہ ہو۔ مگر دلائل قوی کو جانچے کیونکہ نہر الفائق میں ہے کہ دلیل صاحبین کی قوی ہے کیونکہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ — درمختار وغیرہ
اگر رضیع مدت رضاعت کے اندر دودھ سے علیحدہ کر دیا گیا تھا پھر ابھی مدت رضاعت باقی تھی کہ کسی عورت نے اس کو دودھ پلایا تو یہ رضاعت ہوگی + پھر یہ دیکھنا چاہئے کہ اگر دو برس کے اندر ایسا ہوا تو بالاتفاق رضاعت ہوگی۔ اور اگر دو برس سے زیادہ ہو کر ڈھائی برس کے اندر ایسا ہوا تو صرف امام اعظم کے نزدیک رضاعت ہوگی۔ اور یہ اس وجہ سے ہے کہ مدت رضاعت میں دودھ پلایا گیا اور یہی ظاہر المذہب ہے۔ اور ینابیع میں لکھا ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے۔ فتاویٰ عالمگیری +
مدت رضاعت امام اعظم کے نزدیک تیس[1] مہینہ ہیں یعنے کوئی بچہ ڈھائی برس ختم ہونے تک جس کا دودھ پیئے وہ عورت اس کی مرضعہ ماں ہے مگر صاحبین کے نزدیک مدت رضاعت دو برس ہیں — فتاویٰ عالمگیری + پھر یاد رہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کی چھاتی سے کچھ دودھ پیا تو بیوی اس پر حرام نہ ہوگی (کیونکہ جوان کی رضاعت[2] سے حرمت ثابت نہیں) — درمختار + اس امر پر اجماع و اتفاق ہے کہ رضاعت کی اجرت کا حق دو ہی برس کے واسطے ہے چنانچہ اگر خاوند نے بیوی کو طلاق دی اور بچہ اس کا شیرخوار ہے اور عورت نے دودھ پلانے کی اجرت مانگی۔ اور دو برس سے زیادہ کی اجرت کا مطالبہ کیا اور بچہ کے باپ نے دینے سے انکار کیا۔ تو صحیح رہیگا۔ مگر دو برس کی اجرت دینے پر مجبور کیا جائیگا — فتاویٰ قاضیخاں +
بعد مدت رضاعت کے جائز نہیں اس واسطے کہ دودھ جزو ہے آدمی کا اور آدمی کے کسی جزو سے فائدہ لینا بلا ضرورت شرعی حرام ہے بنا بر قول صحیح کے۔ چنانچہ بحر الرائق میں ہے کہ جائز نہیں ہے دوا کرنا حرام چیز سے ظاہر مذہب میں + اصل تداوی بالمحرم کی ماخوذ ہے تداوی بول ماکول اللحم سے (بعضوں کے نزدیک سخت ضرورت کے وقت جائز ہے جیسا کہ شراب جائز ہے بعض موقع پر سخت پیاسے کو) — درمختار + باپ کو جائز ہے کہ اپنے بچہ کے دو برس سے پہلے دودھ چھڑانے کے واسطے اپنی لونڈی پر جبر کرے جبکہ بچہ اس کے نطفہ سے ہو اگر دودھ چھڑانے سے بچے کو تکلیف نہ ہو اسی طرح اس کو لونڈی سے دودھ پلوانے پر بھی جبر کرنا صحیح ہے۔ مگر یہ جبر آزاد عورت پر نہیں چل سکتا اگر مدت رضاعت سے پہلے کیا جائے کیونکہ دودھ پلانے اور چھڑانے میں حرہ کا اختیار ہے — درمختار + احمق عورت کا دودھ بچہ کو نہ پلوانا چاہئے۔ اور نہ بلا در یافت خاوند کے عورت کسی غیر بچہ کو دودھ[...]

۲ — مقدار شیر — رضاعت اگر مدت رضاعت کے اندر پائی جائے تو چاہے قلیل ہو یا کثیر اس سے تحریم متعلق ہو جاتی ہے۔ پھر قلیل رضاعت سے یہ مطلب لیا گیا ہے کہ دودھ حلق سے اتر کر پیٹ میں پہنچ جائے۔ شافعی کے نزدیک تحریم متعلق ہوگی اس صورت میں جبکہ بچہ دودھ پانچ مرتبہ پیٹ بھر کر پیئے نہ اس سے پہلے — کنز + ثابت ہوتی ہے تحریم مدت رضاع (یعنے زمانہ شیرخوارگی میں) دودھ پینے سے اگرچہ بعد دودھ چھڑانے کے بچہ کو دودھ سے لگایا گیا ہو بعد اس کے کہ اس کو کھانے پر لگا لیا گیا تھا۔ ظاہر مذہب یہی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے — یہ فتح القدیر میں صاف لکھا ہے + مصنف نے بحر الرائق کی پیروی سے ذکر کیا کہ جو روایت زیلعی میں ہے مخالف ہے معتمد کے۔ تو جب فتویٰ مختلف ہوا۔ تو ظاہر الروایت کو ترجیح ہوگی — درمختار + (۳) اگر رضاعت دار اسلام میں واقع ہو یا دار حرب میں حکم ایک ہی ہے۔ چنانچہ اگر دار حرب میں کسی عورت نے دودھ پلایا۔ پھر سب مسلمان ہوگئے۔ یا دار حرب سے نکلکر رضیع و مرضعہ وغیرہ دار اسلام میں چلے آئے تو ان میں باہم احکام رضاعت ثابت ہوں گے — فتاویٰ عالمگیری +

۴ جس سے شبہ سے صحبت ہوئی اس کا دودھ — اگر کسی عورت سے شبہ سے صحبت کی اور وہ حاملہ ہوئی اور اس نے اس دودھ سے کسی بچہ کو پلایا تو

---

[1] اگر کوئی بچہ تیس ماہ کی عمر کے بعد کسی عورت کا دودھ پیئے تو اس عورت سے تحریم ثابت نہ ہوگی۔ [2] ڈھائی برس کے اندر تو نہ ہوا +

یہ بچہ اس زانی کا رضاعی بیٹا ہوگا۔ اور اسی قیاس پر جہاں صحبت ایسی ہو کہ اس میں صحبت کرنے والے سے نسب ثابت ہو تو رضاعت بھی ثابت ہوگی اور جہاں صحبت کرنے والے سے نسب نہیں ثابت ہوتا وہاں زانی کی طرف رضاعت بھی ثابت نہیں ہوگی۔ بلکہ فقط زانی عورت یعنی دودھ پلانے والی کی طرف رضاعت ثابت ہوگی۔ فتاوی عالمگیری۔ شبہ کی صحبت صحبت حلال کے برابر ہے رضاعت کی حرمت کے ثبوت میں اور اسی طرح زنا سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور قول معقول یہ ہے کہ زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ (فتح القدیر) — درمختار

(۳) اگر دودھ سوکھ گیا اور پھر اتر آیا۔ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور پھر اس کے ہاں ایک بچہ ہوا اور اس نے اس کو دودھ پلایا پھر اس کا دودھ سوکھ گیا۔ پھر اس کے بعد اتر آیا اور اس نے پھر ایک لڑکے کو پلایا تو اس لڑکے کو جائز ہے کہ اس مرد کی اولاد سے جو اس عورت کے سوا کسی دوسری عورت سے ہو نکاح کرے — فتاوی عالمگیری۔

(۴) کنواری عورت کا دودھ پیا۔ ایک عورت جس کا ابھی نکاح نہیں ہوا ہے اس کے دودھ اتر آیا اور اس نے ایک بچے کو پلایا تو یہ اس بچے کی ماں ہوگی اور اس عورت اور بچے میں تمام احکام رضاعت کے ثابت ہوں گے یہانتک کہ اگر اس کنواری نے کسی سے نکاح کیا اور اس شخص نے اس کو قبل صحبت کے طلاق دیدی ہو تو اس شخص کو جائز ہوگا کہ اس عورت کی دودھ پلائی ہوئی لڑکی سے نکاح کرے۔ اور اگر بعد صحبت کے طلاق دی ہو تو اس لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا — فتاوی عالمگیری۔ (۱) اگر لڑکی ابھی نو برس کی نہیں ہوئی اور اس کے دودھ اتر آیا اور اس نے کسی بچہ کو پلایا تو اس سے تحریم متحقق نہیں ہوگی۔ اور رضاعت سے تحریم جب ہی ثابت ہوگی جبکہ نو برس یا زیادہ عمر کی لڑکی نے دودھ پلایا ہو — فتاوی عالمگیری۔ (۲) اگر کنواری عورت کے چھاتی میں زرد پانی اتر آیا تو اس کے پلانے سے تحریم متعلق نہیں ہوتی یعنی اس کے پلانے سے رضاعت شمار نہ ہوگی — فتاوی عالمگیری۔ اگر کنواری لڑکی کے کہ نو برس سے زیادہ کی ہو دودھ کی بجائے زرد پانی اتر آیا تو اس کے پلانے سے تحریم ثابت نہ ہوگی — فتح القدیر۔

(۵) زندہ یا مردہ عورت کا دودھ۔ زندہ اور مردہ عورت کا دودھ حرمت ثابت ہونے کے واسطے یکساں ہے — فتاوی عالمگیری۔ مری ہوئی عورت کا دودھ پینے سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اگرچہ برتن میں نکالکر پیا ہو۔ تو اس شیرخوار سے نکاح کرنے والا مرد مری ہوئی عورت کا محرم ہو گیا تو اس میت کے سامنے ہو کر اس کو تیمم کرا سکتا ہے — درمختار۔ مری ہوئی عورت کا دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی — کنز۔

(۶) دو نکاح ہوئے تو دودھ کس کا ہے۔ اگر ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کے دودھ ہے — پھر اس نے عدت گذر جانے کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا۔ اور دوسرے نے اس سے صحبت کی اگر دوسرے سے اس کے بچہ پیدا ہوا تو دودھ اس دوسرے کا مانا جائیگا۔ نہ پہلے خاوند کا (۱) اور اگر وہ دوسرے سے حاملہ نہ ہوئی تو بالاجماع یہ دودھ پہلے کا ہے اگر دوسرے سے حاملہ ہوئی اور ابھی بچہ نہ ہوا تو امام اعظم کے نزدیک بچہ ہونے تک دودھ پہلے خاوند کا ہے — فتاوی عالمگیری۔ خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اسکے دودھ ہے۔ تو عدت گذار کر اس نے دوسرے شخص سے نکاح کیا۔ تو اس کو حمل ہو گیا۔ اور اس نے ایک بچہ کو دودھ پلایا۔ تو یہ دودھ پہلے خاوند کا مانا جائیگا۔ اور تقیناً جب یہ پہلے خاوند کا ہے تو یقین پر شک کو دخل نہ ہوگا۔ تو یہ بچہ دوسرے خاوند کا ربیب ہوگا۔ اب جب وہ بچہ جنیگی تو اب دوسرے خاوند کا ہوگا — درمختار۔

(۷) کسی کی منکوحہ کے دودھ اتر آیا اور وہ لڑکے نے پلایا۔ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر اسکے ہاں کبھی بچہ نہیں ہوا۔ اور اس کے دودھ اتر آیا اور اس نے یہ دودھ کسی بچہ کو پلایا۔ تو یہ رضاعت اس عورت ہی کی طرف سے ہوگی۔ اس مرد کی طرف سے نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس بچے پر اس شخص کی اولاد جو دوسری بیوی سے ہے حرام نہیں ہوگی — فتاوی عالمگیری۔

لے کیونکہ یہ اس کی ربیبہ ہوئی۔ ۲ کنواری سے مطلب وہ عورت ہے جس سے صحبت نہ ہوئی ہو نہ نکاح سے نہ زنا سے۔ ۳ صورت یہ ہے کہ جب اس بچی نے مری ہوئی عورت کا دودھ پیا۔ اور پھر کسی شخص نے اس سے نکاح کیا تو یہ خاوند میت کا داماد ہوا اور محرم تو اگر اسوقت غسل کے واسطے عورتیں نہ مل سکیں تو یہ شخص اپنی بیوی کی ماں کو بغیر پردہ کے تیمم کرا سکتا ہے اور دفن بھی کرا سکتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ میت سے صحبت کرنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی (درمختار) مگر کیا وجہ۔ یہ کہ دودھ پینے سے تو حرمت رضاعت قائم ہو گئی اور میت سے صحبت کرنے سے حرمت مصاہرت نہ قائم ہوئی وجہ یہ ہے کہ دودھ تو غذا ہوا۔ صحبت مزا ہوا۔ تو پہلی صورت میں اصلی مقصد غذا پہنچا ہے۔ تو ہوا۔ دوسری صورت میں لذت یا مزا حاصل ہوا۔ تو وہ نہ ملا۔ مگر صرف مزا یا لذت ثبوت مصاہرت کی علت نہیں۔ لہذا یہ دلائل قابل تسلیم نہیں۔ م ۴ دوسرے خاوند کی بیٹی کا نکاح اس بچہ سے جائز ہوگا۔ م

(۸) دودھ مختلف طریق پر کام میں لایا گیا - رضاعت صب[1] اور سعوط اور وجور سے بھی ثابت ہوتی ہے - فتاویٰ قاضیخاں ٭ کان میں دودھ ٹپکانے اور دودھ کا حقنہ کرنے اور پاخانہ اور پیشاب کے مقام میں ٹپکانے سے - اور زخم آمہ[2] اور جائفہ میں ڈالنے سے رضاعت ثابت ہوگی اگر پیٹ یا دماغ کے اندر پہنچ جائے - امام محمد[3] کے نزدیک حقنہ کے طور پر دودھ کا استعمال مثل رضاعت ہے - یہ ظاہر الروایت ہے - فتاویٰ عالمگیری ٭ حرمت ثابت اگر دودھ سے حقنہ کیا جائے یا کان میں مقام ستر کے اندر ڈالا جائے یا پیٹ کے زخم یا سر کے زخم میں ٹپکایا جائے - درمختار ٭ (۲) اگر دودھ کو مخیص یا رائب یا شیراز یا جبن یا اقط یا مصل بنا لیا اور وہ بچہ کو کھلایا تو اس کھانے سے رضاعت شمار نہ کیجائیگی - کیونکہ اس طرح دودھ کھانیکو رضاعت نہیں کہہ سکتے - فتاویٰ عالمگیری ٭ (۳) اگر عورت نے اپنا دودھ نکالکر اس میں روٹی چور دی - اور روٹی نے دودھ چوس لیا - یا ستو ملا دیئے تو اگر دودھ کا مزا پایا گیا تو بچہ کو کھلانے سے رضاعت شمار ہوگی - گر ایسی صورت نہیں ہے کہ جب لقمہ لقمہ کر کے کھایا - اور گر پینے کے طور پر پیا تو بالاتفاق رضاعت شمار ہوگی (یعنے حرمت رضاعت خیال کی جائیگی) - فتاویٰ قاضیخاں ٭

(۴ و ۵) اگر دودھ کھانے میں ملایا گیا - اور پھر اس کھانے کو آگ پر رکھا اور گرم ہو گیا اور کھانا پختہ ہو گیا یہاں تک کہ دودھ خوب مل گیا - تو رضاعت میں شامل ہوگا خواہ دودھ کھانے سے کم ہو یا زیادہ - اگر اس کھانے کو آگ پر نہ رکھا تو اگر کھانا زیادہ ہے تب بھی اس سے رضاعت نہ ہوگی اور اگر دودھ زیادہ ہو اور کھانا کم تب بھی امام اعظم کے نزدیک وہی حکم ہے کیونکہ بہنے والی چیز جب سخت چیز میں ملا دی گئی تو وہ ملکر مشروب میں نہ رہی - (امام ابو یوسف و امام محمد کے نزدیک اگر دودھ زیادہ ہے اور ملا کر پکایا نہ گیا تو رضاعت ثابت ہوگی - کنز) ٭ اور اگر وہ پینے کی چیز شمار کر کر جبکہ کھانا تھوڑا اٹھایا گیا ہو تب تو رضاعت خیال کی جائیگی - بعض کے نزدیک یہ حکم اس وقت ہے جبکہ لقمہ لیتے وقت دودھ کے قطرہ نہ ٹپکتے ہوں اور اگر قطرے ٹپکتے ہوں تو امام اعظم کے نزدیک بھی اس کے کھانے میں رضاعت ہے کیونکہ جبکہ دودھ کا قطرہ بچہ کے حلق میں گیا تو وہ رضاعت ہوئی (یعنے ثبوت حرمت کے واسطے کافی ہے) - اور اصح یہ ہے کہ امام اعظم کے نزدیک بہر حال یہ رضاعت میں شمار نہ ہوگی - اور یہ صحیح ہے کیونکہ دودھ کا قطرہ حلق میں چلا جانا کافی نہیں ہے - بلکہ بطور تغذی ہو - اور اس صورت میں تغذی تو کھانے (یعنے طعام سے) ہوتی ہے - ہدایہ ٭ (۶) اگر عورت کا دودھ بکری کے دودھ میں ملا دیا - مگر عورت کا دودھ غالب ہے - اور بچے کو پلایا تو رضاعت شمار ہوگی ٭ (۷) اگر دو عورتوں کا دودھ ملایا گیا تو امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک رضاعت اسکی طرف سے ثابت ہوگی جس کا دودھ زیادہ ہے - لیکن امام محمد کے نزدیک دونوں کی طرف سے ثابت ہوگی اگرچہ دونوں برابر ہوں یا ایک دوسرے سے زیادہ ٭ اور اسی طرح ایک روایت امام اعظم سے بھی ہے اور یہی اظہر و احوط ہے ٭ لیکن بعض علماء فرماتے ہیں کہ امام محمد کا خیال زیادہ صحیح ہے - شرح مجمع ٭ اور اگر دونوں دودھ مساوی ہوں تو رضاعت دونوں کی طرف ثابت ہوگی اور اسپر اجماع ہے - فتاویٰ عالمگیری ٭ (۸) اگر عورت کے دودھ میں پانی یا دوا یا جانور کا دودھ ملا دیا - تو ان میں سے جو زیادہ ہوگا اس سے رضاعت کا اندازہ لگایا جائیگا - اور اسیطرح ہر سیال چیز یا جامد چیز کے دودھ میں ملانے سے اندازہ لگایا جائیگا ٭ اور زیادہ سے یہ مطلب ہے کہ اس زیادہ چیز کا مزہ یا رنگ یا بو موجود ہو - لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک زیادہ سے یہ مطلب ہے کہ اتنا زیادہ ہو کہ دودھ دودھ نہ کہا جا سکے ٭ اور اگر دودھ اور دوسری چیز برابر ہو تب بھی اسکے پلانے سے ہی رضاعت ثابت ہوگی کیونکہ دودھ مغلوب تو نہیں ہوا - فتاویٰ عالمگیری ٭ پانی ملے ہوئے دودھ میں اگر پانچ مرتبہ بچہ کے پینے لائق ہو تو بقول شافعی رضاعت ثابت ہوگی - کنز ٭

(۹) مرد یا خنثیٰ نے کسی کو اپنا دودھ پلایا - اگر کسی مرد کے دودھ اتر آیا اور اس نے کسی بچہ کو پلایا تو اس سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی - فتاویٰ قاضیخاں ٭ اگر کسی خنثیٰ[5] کے دودھ اتر آیا اور اس نے کسی بچہ کو پلایا - تو اگر معلوم ہوا کہ یہ عورت ہے تو تحریم متعلق ہوگی - اور اگر معلوم ہو کہ یہ مرد ہے تو تحریم متعلق نہ ہوگی اور اگر خنثیٰ مشکل ہو (یعنے نہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ مرد ہے اور نہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ عورت ہے) تو اگر عورتوں نے بتایا کہ اتنا زیادہ دودھ تو عورتوں ہی کے ہوا کرتا ہے تو احتیاطاً تحریم متعلق ہوگی - اور اگر عورتوں نے خلاف بتایا تو تحریم متعلق نہ ہوگی - جوہرۃ النیرہ ٭

---

[1] صب منہ میں ڈالنا - سعوط ناک میں دوا ڈالنا یا سونگھنا - وجور دوا ٹپکانا ٭ [2] زخم جو دماغ کے ہڈی تک زخم پہنچا ہوا ہو - زخم جائفہ جو زخم پیٹ کے جوف تک پہنچ گیا ہو ٭ [3] نیز نزد ابو یوسف - کنز ٭ [4] نیز امام زفر کے نزدیک - کنز ٭

[5] حقیقت میں یہ دودھ نہیں ہے - دودھ اس سے ہوتا ہے جس سے ولادت متصور ہو ٭

۱۰ چوپایہ کا دودھ۔ اگر کسی چوپایہ کا دودھ دو بچوں نے پیا تو اس سے رضاعت ثابت نہ ہوگی ۔ فتاوی قاضیخاں ؎

۱۱ سنگھ میں رضاعت نہ ہوگی۔ اگر کسی عورت نے چھاتی بچے کے منہہ میں دی اور اس کو دودھ چوسنا نہیں آتا تو سنگھ کی صورتیں اس طریق پر رضاعت نہ ہوگی اور احتیاطاً رضاعت سمجھو ؎ اور اگر بچہ کے منہہ میں چھاتی سے زرد پانی ٹپک گیا تو اب رضاعت ہوگئی ۔ کیونکہ یہ بگڑا ہوا دودھ ہے ۔ فتاوی عالمگیری ؎ اگر بچہ نے چھاتی منہ میں لی اور پتہ نہ لگ سکا کہ اسنے دودھ چوسا یا نہیں (کہ حلق میں دودھ گیا یا نہیں) تو شک کی وجہ سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی ۔ درمختار ؎

۱۵۔ تعلق رضاعی کی پیچیدہ صورتیں۔

۱۔ ایک شخص کی ایک بیوی ہے شیر خوار۔ اگر اس شخص کی ماں یا رضاعی ماں یا بہن یا بیٹی اس شیر خوار کو دودھ پلاوے۔ تو اب اس شخص کے واسطے وہ ناجائز ہوگی۔ اور نصف مہر اس کو دینا ہوگا ؎

۱۔ اگر شرارت[۲] سے یہ دودھ پلایا گیا تو پلانے والی سے خاوند نصف مہر وصول کرنے کا حقدار ہے ۔ ورنہ اس سے کچھ نہیں لے سکتا ؎

۲۔ ایک شخص کی ایک بیوی ہے شیر خوار۔ اب اگر اس کی پھوپی سے نکاح کیا تو جائز نہیں ؎

۱۔ اگر بیوی کی ماں شیر خوار کو دودھ پلاوے تو وہ اپنے خاوند پر حرام ہو جائیگی ؎

۳۔ ایک شخص کی دو بیویاں ہیں ایک شیر خوار اور ایک بالغ۔ اگر بالغ کی ماں شیر خوار کو دودھ پلاوے تو دونوں بیویاں اس شخص کیواسطے ناجائز ہو جائینگی ؎

۱۔ اگر بالغ بیوی کی بہن اس طرح دودھ پلاوے۔ تب بھی یہی صورت ہوگی ؎ **۲**۔ اگر بالغ بیوی کی پھوپی یا خالہ اس طرح دودھ پلاوے۔ تو دونوں بیویوں میں سے کوئی اس شخص کے واسطے ناجائز نہ ہوگی ؎ **۳**۔ اگر بالغ بیوی نکاح فاسد کی ہو۔ اور اسیطرح اس کی ماں شیر خوار بیوی کو دودھ پلاوے تو وہ شیر خوار خاوند کیواسطے ناجائز ہوگی۔ (نکاح فاسد۔ دیکھو دفعہ ۷) ؎

۴۔ ایک شخص کی دو بیویاں ہیں ایک شیر خوار اور ایک بالغ۔ اگر بالغ شیر خوار کو دودھ پلاوے تو دونوں کا نکاح فسخ ہو جائے گا ؎

۱۔ بالغ سے اگر صحبت نہیں ہوئی تھی ۔ تو اس کو مہر نہیں ملے گا ؎ اور شیر خوار کو مہر ملیگا ؎ یہ مہر خاوند بالغ بیوی سے وصول کرے اگر اسکی شرارت[۲] تھی۔ اگر اسکی شرارت

---

[۱] حیوانات کا دودھ بسبب عدم بزرگی کے حرمت رضاعت ثابت نہیں کرتا ۔ حرمت رضاعت بطریق کرامت و افضلیت کے باشتباہ جزئیت کے ہے۔ اور آدمی و بہائم میں جزئیت نہیں ۔

[۲] شرارت یہ ہوگی کہ وہ جانتی تھی کہ شیر خوار اس کی بیوی ہے ۔ اور یہ کہ دودھ پلانے سے نکاح جاتا رہیگا ؎ شرارت یہ نہ ہوگی (۱) یہ نہ جانتی تھی کہ یہ شیر خوار اس کی بیوی ہے (۲) یہ جانتی تھی کہ شیر خوار اس کی بیوی ہے ۔ مگر یہ نہ جانتی تھی کہ دودھ پلانے سے نکاح ٹوٹ جائیگا ۔ (۳) یہ جانتی تھی کہ شیر خوار اس کی بیوی ہے اور یہ بھی جانتی تھی کہ دودھ پلانے سے نکاح ٹوٹ جائیگا ۔ مگر شیر خوار بہت بھوکی تھی اس کی جان بچانیکو ایسا کیا تھا ۔ (۴) یہ بالغ بیوی دیوانی تھی ۔ یا اس نے کسی کے دباؤ سے ایسا کیا ؎

نہیں تھی تو اس کے ذمہ یہ تاوان نہ ہوگا۔ اگرچہ وہ یہ جانتی بھی ہو کہ وہ شیرخوار اس کی بیوی ہے ۔ ۲۔ اگر شیرخوار نے اس بالغ سے زبردستی دودھ پی لیا۔ تو دونوں اپنے اپنے نصف مہر کی حقدار ہوں گی۔ خاوند واپس کسی سے نہیں لے سکتا۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بالغ ہمیشہ کے واسطے خاوند پر حرام ہوگئی۔ اور اگر اس سے صحبت ہو چکی تھی۔ یا دودھ اس ہی خاوند کا تھا تو شیرخوار بھی خاوند پر حرام ہوگئی۔ اب دوبارہ بھی اس سے نکاح نہیں ہو سکتا ۔ ۳۔ اگر کسی نے بالغ بیوی کا دودھ نکال کر دونوں شیرخواروں کو پلا دیا تو خاوند نصف نصف مہر اُن کو حسب رواج دیگا۔ اور اس شخص سے وصول کریگا ۔

۵۔ ایک شخص کی دو بیویاں ہیں ایک شیرخوار اور ایک بالغ اور اسکے بیٹے کی دو بیویاں ہیں اسی قسم کی۔ تو اگر ہر ایک کی بالغ بیوی دوسرے کی شیرخوار کو دودھ پلا دے تو دونوں شیرخوار بائن ہو جائینگی نہ بالغ ۔

۱۔ اگر باپ بیٹے کی بجائے دو بھائی ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔ اگر چچا اور بھتیجے ہوں تو بھتیجے کی بیوی کا نکاح قائم رہیگا۔ اور چچا کی بیوی کا نکاح زائل ہو جائیگا ۔

۶۔ ایک شخص کی دو بیویاں ہیں ایک شیرخوار اور ایک بالغ۔ اگر پہلی کو طلاق دیدے۔ اور پھر بالغ بیوی اسکو دودھ پلا دے۔ تو بالغ کا نکاح ناجائز ہو جائیگا۔ کیونکہ پہلی بیوی کی ماں ہو گئی۔ اگرچہ دودھ اس سے پہلے خاوند کا بھی ہو۔ دیکھو دفعہ ۱۔

۷۔ ایک شخص کی دو بیویاں ہیں ایک شیرخوار اور ایک بالغ۔ اگر بالغ کو تین طلاق دیدے۔ اور پھر وہ شیرخوار کو اپنے زمانہ عدت میں دودھ پلا دے۔ تو شیرخوار کا نکاح ناجائز ہو جائیگا۔ کیونکہ شیرخوار مطلقہ کی رضاعی بیٹی ہوئی۔ اگر مطلقہ کی بہن دودھ پلاتی تب بھی یہی صورت ہوگی) ۔

۸۔ ایک شخص کی دو بیویاں ہیں شیرخوار۔ اب دو عورتوں نے جو ایک خاوند کی بیویاں ہیں ایک کو ایک نے اور دوسری کو دوسری نے دودھ پلایا۔ تو شیرخواروں کا نکاح باطل ہو گیا۔ خاوند کو دونوں کو نصف نصف مہر دینا ہوگا۔ اور اگرچہ عورتوں نے شرارت سے ایسا کیا ہو اُنسے وصول نہیں کر سکتا ۔

۹۔ ایک شخص کی دو بیویاں ہیں شیرخوار (کہ اُنسے ایک عقد میں نکاح ہوا تھا) پھر دونوں کو کسی عورت نے دودھ پلا دیا تو دونوں کا نکاح فسخ ہو جائیگا ۔

۱۔ اگر عورت نے پہلے ایک کو دودھ پلایا۔ پھر وہ مر گئی تو دوسری کو۔ پھر نکاح کی منظوری دی تو نکاح جائز رہیگا ۔ ۲۔ اگر دونوں کا نکاح علیحدہ علیحدہ موقع پر ہوا۔ پھر وہ رضاعی بہنیں ہو گئیں۔ پھر خاوند نے ایک کے نکاح کی اجازت دی۔ تو نکاح صحیح رہیگا ۔ ۳۔ اگر یہ دونوں چچا زاد بہنیں ہوں کہ ہر ایک کے چچا نے علیحدہ علیحدہ موقع پر نکاح ایک شخص سے کر دیا ہو۔ پھر کسی عورت نے دونوں کو دودھ پلایا۔ پھر خاوند نے ایک کے عقد کو منظور کیا۔ تو نکاح جائز رہا ۔

۱۰۔ ایک شخص کی تین بیویاں ہیں۔ دو شیرخوار اور ایک بالغ۔ اگر بالغ دونوں شیرخواروں کو دودھ پلا دے تو یہ تینوں اس شخص کے واسطے ناجائز ہو جائینگی ۔

۱۔ ان تینوں میں سے دونوں شیرخواروں کو بھی وہ نہیں رکھ سکتا۔ اگر عورت سے صحبت نہیں ہوئی ہے تو تینوں میں سے ایک رکھ سکتا ہے

۲۔ اگر دودھ یکے بعد دیگرے پلایا گیا۔ تو عورت اس شیرخوار کے مرد پر حرام ہو گئی۔ پھر وہ دوسری شیرخوار دودھ پینے پر رضاعی ربیبہ ہوئی۔ تو اگر صحبت ہو چکی ہے تو یہ شیرخوار بھی حرام ہو جائیگی ورنہ نہیں۔ پھر نہ بالغ سے نکاح صحیح ہو گا اور نہ دونوں شیرخواروں سے۔

۱۱۔ ایک شخص کی چار بیویاں ہیں۔ تین شیرخوار اور ایک بالغ۔ تو اگر بالغ شیرخواروں کو یکے بعد دیگرے دودھ پلا دے۔ تو سب کا نکاح فسخ ہو جائیگا۔

۱۔ پہلی کا نکاح یوں گیا۔ کہ یہ دونوں ماں بیٹیاں ہو گئیں۔ دوسری کا یوں گیا کہ یہ ربیبہ ہو گئی۔ کیونکہ اس کی ماں سے صحبت ہو چکی تھی۔ تیسری یوں گئی کہ پہلی دونوں بہنیں ہو گئیں۔ ۲۔ اگر پہلے ایک کو دودھ پلایا۔ اور پھر باقی دو کو تو سب کی سب خاوند پر حرام ہو جائینگی۔ اگر پہلے دو کو پلایا اور پھر ایک کو تو یہ تیسری حرام نہ ہو گی۔

۱۲۔ ایک شخص کی چار بیویاں ہیں۔ دو شیرخوار اور دو بالغ۔ اب دونوں بالغ نے پہلے ایک کو دودھ پلایا پھر دوسری کو تو دونوں بالغ بائن ہو جائیں گی۔ نہ شیرخوار۔

۱۔ اگر اسی ترتیب سے پلایا جس سے پہلی نے پلایا تو دونوں بالغ ہی بائن ہوں گی۔ اگر جس کو پہلی نے پہلے پلایا ہے اس کو دوسری نے دوسرے پلایا۔ تو سب کی سب بائن ہو جائینگی۔

۱۳۔ ایک شخص کی دو یا تین یا چار بیویاں شیرخوار ہیں۔ اگر کوئی عورت انہیں دودھ پلا دے تو نکاح کے قائم رہنے نہ رہنے۔ اور مہر کے متعلق حسب ذیل صورتیں ہوں گی۔

۱۔ جبکہ دو شیرخوار ہیں۔ اور دونوں کو دودھ پلایا۔ ایک وقت یا یکے بعد دیگرے۔ تو دونوں کا نکاح ناجائز ہو گا۔ پھر انہیں سے ایک دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔
۲۔ جبکہ تین شیرخوار ہیں۔ اور سب کو دودھ پلایا۔ ایک وقت میں۔ تو تینوں کا نکاح ناجائز ہو گا۔ پھر انہیں سے ایک دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔
۳۔ جبکہ تین شیرخوار ہیں۔ اور سب کو دودھ پلایا۔ علیحدہ علیحدہ یکے بعد دیگرے۔ تو پہلی دو کا نکاح ناجائز ہو گا۔ تیسری کا نکاح قائم رہیگا۔
۴۔ جبکہ تین شیرخوار ہیں۔ اور سب کو دودھ پلایا۔ پہلی دو کو ایک موقع پر اور پھر تیسری کو۔ تو پہلی دو کا نکاح ناجائز ہو گا۔ تیسری کا نکاح قائم رہیگا۔
۵۔ جبکہ تین شیرخوار ہیں۔ اور سب کو دودھ پلایا۔ ایک کو ایک موقع پر اور پھر باقی دو کو۔ سب کا نکاح ناجائز ہو گا۔
۶۔ جبکہ چار شیرخوار ہیں۔ اور سب کو دودھ پلایا۔ ایک موقع پر یا علیحدہ علیحدہ۔ سب کا نکاح ناجائز ہو گا۔
۷۔ جبکہ چار شیرخوار ہیں۔ اور سب کو دودھ پلایا۔ ایک کو ایک موقع پر اور تین کو ایک موقع پر۔ سب کا نکاح ناجائز ہو گا۔
۸۔ جبکہ چار شیرخوار ہیں۔ اور سب کو دودھ پلایا۔ تین کو پہلے اور پھر چوتھی کو۔ تین کا نکاح ناجائز ہو گا۔ چوتھی کا قائم رہے گا

جن کا نکاح جاتا رہا ہے۔ ان کو خاوند نصف مہر دیگا۔ اگر دودھ پلانے والی نے دانستہ شرارت سے دودھ پلایا۔ تو خاوند مہر اس سے وصول کرے۔ دیکھو فتح ۳۰۵

۱۴۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو دو طلاق دیں اور اسکے دودھ اسی خاوند سے ہے۔ اب اس نے ایک شیرخوار سے نکاح کیا اور اسکو دودھ پلایا۔ اب کسی اور سے نکاح کیا۔ کہ نکاح شیرخوار کا حرام ہو گیا۔ جس نے صحبت کے بعد اس کو طلاق بائن دیدی۔ تو اب یہ سب سے پہلے خاوند کو واپس نہیں ہو سکتی۔

۱۵ - ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کیا اور اس سے بچہ ہوا۔ پھر اس نے کسی بچی کو دودھ پلایا تو نہ زانی خود ہی اور نہ اسکے آبا و اجداد نہ اولاد اس بچی سے نکاح کر سکتے ہیں۔ لیکن اس شخص کے چچا یا ماموں اس سے نکاح کر سکتے ہیں ✣

۱۶ - ایک شخص نے اپنی اُم ولد کا نکاح اپنے شیرخوار غلام سے کر دیا۔ اب اگر اُم ولد اس خاوند کو دودھ پلا دے تو یہ اُم ولد خاوند پر اور مالک پر کہ جس کا دودھ تھا ناجائز ہو جائیگی ✣

۱۷ - ایک شخص نے اپنی ام ولد کا نکاح ایک شیرخوار سے کر دیا۔ پھر اس کو آزاد کر دیا تو اُسنے خیار عتق کے ذریعے فسخ نکاح کرا کر ایک اور شخص سے نکاح کر لیا اور اس سے بچہ ہوا۔ اگر اب پہلے شیرخوار خاوند کو دودھ پلا دے۔ تو موجودہ خاوند سے بھی نکاح ناجائز ہو جائے گا (کیونکہ پہلے جس کی بیوی تھی اب اُس کی رضاعی ماں ہو گئی) ✣

مسئلہ ۱ شیرخوار بیوی کو خاوند کی ماں وغیرہ نے دودھ پلا دیا - ایک شخص نے ایک شیرخوار سے نکاح کیا پھر اُس کی ماں یا رضاعی ماں یا اسکی بہن یا اس کی بیٹی نے اگر اس شیرخوار کو دودھ پلا دیا۔ تو یہ شیرخوار اپنے خاوند پر حرام ہو جائیگی۔ اور اس کا نصف مہر خاوند کو دینا ہوگا (۱) پھر اگر اس نے بدنیتی سے دودھ پلا دیا تو خاوند اس مہر کو دودھ پلانے والی سے واپس لیگا۔ اور اگر اس نے دانستہ ایسا نہیں کیا ہے تو واپس نہیں لے سکتا۔ فتاوی عالمگیری ✣ دیکھو دفعہ ہذا - ۴۷ ✣

۲ شیرخوار اور اس کی پھوپی - ایک شخص نے ایک شیرخوار سے نکاح کیا پھر اس کی پھوپی سے کیا تو پھوپی کا نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ تو اگر پھوپی کی ماں نے اس شیرخوار کو دودھ پلا دیا تو یہ شیرخوار اپنے خاوند پر حرام ہو جائیگی ✣

۳ بالغ بیوی کی ماں نے شیرخوار کو دودھ پلایا - ایک شخص کی ایک بیوی شیرخوار اور ایک بالغ ہو تو اگر بالغ کی ماں اس شیرخوار کو دودھ پلا دے تب بھی یہی حکم ہے (۲) اگر بالغ کی پھوپی یا خالہ اس کو دودھ پلا دے تو دونوں میں سے کوئی بھی بائن نہیں ہوگی (۳) اگر بالغ بیوی نکاح فاسد کی ہو اور اس کی ماں اس شیرخوار بیوی کو دودھ پلا دے۔ تو یہ شیرخوار اس شخص سے بائن ہو جائیگی۔ فتاوی عالمگیری ✣

۴ بالغ بیوی نے شیرخوار کو دودھ پلا دیا - اگر کسی شخص نے ایک شیرخوار اور دوسری بالغ عورت سے نکاح کیا پھر بالغ نے اس شیرخوار کو دودھ پلا دیا تو دونوں[1] اپنے خاوند پر حرام ہو جائینگی (۱) اگر بالغ کے ساتھ صحبت نہیں کی ہے تو اس کو کچھ مہر نہیں ملیگا اور شیرخوار کو نصف مہر ملیگا۔ جو وہ اس بالغ سے وصول کر لے گا۔ بشرطیکہ اس نے دانستہ شرارت سے ایسا کیا ہو۔ اگر دانستہ ایسا نہیں کیا تو وصول نہیں کر سکتا۔ اگرچہ بالغ عورت جانتی ہو کہ یہ شیرخوار میرے خاوند کی بیوی ہے۔ دانستہ پلانے کی یہ صورت ہے کہ اس دودھ پلانے والی کو معلوم ہو کہ اس شیرخوار اور خاوند کے درمیان نکاح قائم ہے اور میرا دودھ پلا دینا نکاح کو فاسد کر دیگا اور پھر اس نے اس غرض سے کہ نکاح باطل ہو جائے پلا دیا۔ نہ اس وجہ سے کہ وہ بھوک سے بیتاب ہے۔ تو اور دودھ پلانے سے اس کو تسکین ہو جائیگی۔ یا اگر ایسی حالت ہو کہ بھوک سے اسکے مرجانے کا خوف تھا تب اس نے دودھ پلا دیا۔ بنا بریں اگر نکاح کا حال جانتی

ہو یا نہ جانتی ہو مگر یہ جانتی ہو کہ دودھ پلانے سے نکاح فاسد ہو جائیگا اگر یہ جانتی بھی ہو تو اسکو یہ خوف ہو کہ اگر دودھ نہ پلایا تو یہ بھوک سے مر جائیگی۔ اور اس کی بھوک کی تسکین کے واسطے پلایا تو یہ شرارت نہیں ہے) اگر شرارت کی نیت نہیں تھی تو خاوند اس سے شیرخوار کا نصف مہر جرمانہ کے طور پر نہیں لے سکتا۔ اور اس معاملہ میں کہ یہ فعل شرارت کی غرض سے تھا دودھ پلانے والی کا بیان قسم پر تسلیم کیا جائیگا۔ لیکن امام محمدؒ سے مروی ہے کہ دونوں صورتوں میں خاوند مہر اس بالغ سے واپس لیگا۔ چاہے اس نے شرارت کی غرض سے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ لیکن امام محمدؒ سے صحیح وہی ہے جو ظاہر روایت میں ہے اور وہی شیخین کا قول ہے۔ اگر دودھ پلانے والی دیوانی ہو تو خاوند اس سے یہ جرمانہ نہیں لے سکتا۔ نیز اگر دیوانی نے قبل صحبت ایسا فعل کیا ہے۔ تو اسکو نصف مہر ملیگا۔ اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب بالغ عورت پر جبر اور زبردستی کی گئی ہو۔ (۲) اسی طرح شیرخوار اگر خود بالغ عورت کے پاس آگئی اور یہ سو رہی تھی کہ اس کا دودھ پی لیا تو دونوں اپنے خاوند پر حرام ہو جائینگی۔ اور دونوں میں سے ہر ایک کو نصف مہر ملیگا اور خاوند یہ مہر کسی سے وصول نہیں کر سکتا۔ پھر واضح ہو کہ ایسی صورت میں بالغ عورت ہمیشہ کے واسطے حرام ہو جائیگی اور اسی طرح شیرخوار بھی۔ بشرطیکہ بالغ کے ساتھ صحبت ہو چکی ہو۔ یا بالغ کا دودھ اسی مرد سے ہو اور اگر ایسا نہ ہو (یعنی صحبت نہ ہوئی ہو یا دودھ اس مرد کی صحبت سے نہ ہو) تو مرد کو اختیار ہوگا کہ شیرخوار سے دوبارہ نکاح کرے۔ فتاویٰ عالمگیری۔ اگر بالغ کی بیوی پی یا خالہ نے اس شیرخوار کو دودھ پلا دیا تو دونوں میں سے کوئی بائن نہ ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری (۳) اگر کسی شخص نے بالغ بیوی کا دودھ لیکر دو شیرخوار بیویوں کو پلا دیا تو ان کا خاوند اُن کو نصف نصف مہر جرمانہ میں دیکر پھر اس شخص سے جس نے کہ یہ فعل کیا ہے وصول کریگا۔ بشرطیکہ اُسنے دانستہ شرارت سے ایسا کیا ہو اور یہی صحیح ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

(۵) باپ کی دو بیویاں اور بیٹے کی بھی دو۔ ایک شخص کی دو بیویاں ہیں ایک بالغ دوسری شیرخوار اور اس کے بیٹے کی بھی دو بیویاں ہیں ایک بالغ اور دوسری شیرخوار تو باپ کی بالغ بیوی نے بیٹے کی شیرخوار کو اور بیٹے کی بالغ بیوی نے باپ کی شیرخوار کو دودھ پلایا اور دودھ انہیں باپ بیٹوں کا ہے تو دونوں شیرخوار بائن ہو جائینگی۔ اور دونوں بالغ کا نکاح قائم رہیگا۔ (۲) اسی طرح اگر بجائے باپ اور بیٹے کے دو بھائی ہوں تو بھی ایسی صورت میں یہی حکم ہے اور اگر چچا اور بھتیجا ہو تو بھتیجے کی بیوی کا نکاح قائم رہیگا اور چچا کی نابالغ کا نکاح جاتا رہیگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔

(۶) بالغ بیوی نے مطلقہ شیرخوار کو دودھ پلایا۔ اگر کسی شخص نے ایک شیرخوار سے نکاح کیا پھر اسکو طلاق دیدی پھر ایک بالغ سے نکاح کیا اور ایک اسکے خاوند سے دودھ اُترا یا پھر اس نے اس شیرخوار کو جس کو طلاق دی گئی تھی دودھ پلا دیا (یا اس مرد کے سوا دوسرے مرد سے دودھ تھا وہ پلایا) تو خاوند پر حرام ہو جائیگی۔ کیونکہ وہ اس کی بیوی کی ماں ہوئی۔ فتاویٰ عالمگیری۔

(۷) بالغ بیوی نے طلاق کی عدت میں شیرخوار بیوی کو دودھ پلایا۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں پھر مطلقہ نے عدت کے ختم ہونے سے پہلے خاوند کی شیرخوار بیوی کو دودھ پلا دیا تو شیرخوار اپنے خاوند سے بائن ہو جائیگی۔ اس واسطے کہ وہ مطلقہ کی بیٹی ہو گی۔ تو حالت عدت میں ماں اور بیٹی نکاح میں جمع ہوئیں اور یہ جائز نہیں ہے جیسا کہ نکاح میں جائز نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری۔ اگر اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں پھر مطلقہ کی بہن نے اس کی دوسری بیوی شیرخوار کو مطلقہ کی عدت میں دودھ پلایا۔ تو شیرخوار بائن ہو جائیگی۔ فتاویٰ عالمگیری۔

(۸) دو شیرخواروں کو دو سوکنوں نے دودھ پلایا۔ ایک شخص نے دو شیرخواروں سے نکاح کیا۔ پھر دو عورتوں نے جو ایک خاوند کی بیویاں تھیں ان شیرخواروں کو دودھ پلایا کہ ایک کو ایک نے دوسری کو دوسری نے۔ تو دونوں عورتیں مہر کی ضامن نہ ہوں گی اگرچہ دونوں نے شرارت کی غرض سے ایسا کیا ہو۔ کیونکہ نکاح کا فاسد ہونا ان دونوں شیرخواروں کا رضاعی بہن ہو جانے کی وجہ سے ہوا (اس وجہ سے خاوند اُن عورتوں سے مہر وصول نہیں کر سکتا)۔ در مختار۔ اگر دو اجنبی عورتوں نے جنکا دودھ ایک ہی مرد کی صحبت سے ہے دو شیرخواروں کو جو ایک شخص کے نکاح میں ہیں دودھ پلایا تو دونوں اپنے خاوند پر حرام ہو جائینگی۔ اور دونوں دودھ پلانے والیوں کو کچھ جرمانہ نہیں دینا ہوگا۔ اگرچہ انھوں نے دانستہ شرارت سے ایسا کیا ہو۔ فتاویٰ عالمگیری۔

(۹) دو شیرخواروں کا نکاح ایک شخص سے ہوا اور دودھ پلا دیا گیا۔ ایک شخص نے دو صغیرہ کا نکاح بلا اُن کے باپوں کی اجازت کے ایک شخص سے ایک

لہ نیز نزد شافعی۔ کسی منہ

ہی عقد میں کر دیا۔ اور دونوں کی طرف سے کوئی شخص منظوری دینے والا بھی ہو گیا۔ پھر ایک عورت آئی اور اس نے دونوں کو اپنا دودھ پلا دیا پھر خاوند کو خبر ملی تو اس نے دونوں میں سے ایک سے نکاح کی اجازت دی اور اس شیرخوار کے باپ نے بھی اجازت دی تو نکاح جائز[1] نہ ہوگا۔ (۱) اور اگر عورت نے دونوں میں سے ایک کو دودھ پلایا اور وہ بچی مر گئی۔ پھر دوسری کو پلایا پھر خاوند نے خبر پہنچنے پر اس کی نکاح کی اجازت دی اور شیرخوار کے باپ نے بھی اجازت دے دی تو نکاح جائز ہوگا۔ (۲) اگر ہر دو صغیرہ کا نکاح دونوں کے ولیوں نے علیحدہ علیحدہ عقد میں کیا۔ پھر دونوں رضاعی بہنیں ہو گئیں۔ پھر خاوند نے ایک کے نکاح کی اجازت دی تو نکاح جائز ہوگا۔ (۳) اگر دو صغیرہ دونوں چچازاد بہنیں ہوں۔ دونوں کا نکاح ان کے چچا نے ایک شخص سے بغیر اس شخص کی اجازت کے کر دیا اور علیحدہ علیحدہ عقد میں کیا۔ پھر ایک عورت نے دونوں کو اپنا دودھ پلایا۔ پھر خاوند نے دونوں میں سے ایک کی نکاح کی اجازت دی تو جائز نہ ہوگا۔ اگر دونوں میں سے ہر ایک کا ایک چچا اس کا ولی ہو اور باقی صورت یہی ہو اور پھر خاوند نے ایک کی نکاح کی اجازت دی تو نکاح جائز ہوگا۔ فتاوی عالمگیری۔

(۱۰) بالغ بیوی نے شیرخوار کو دودھ پلایا۔ ایک شخص کی تین بیویاں ہیں دو شیرخوار اور ایک بالغ۔ پھر بالغ نے ان دونوں کو دودھ پلا دیا۔ اگر دونوں کو ساتھ پلایا تو سب (یعنی تینوں) اس شخص پر حرام ہو جائینگی۔ تو (۱) وہ شخص بالغ سے کبھی نکاح نہیں کر سکتا۔ اور یہ بھی جائز نہ ہوگا کہ دونوں شیرخواروں کو اپنے نکاح میں لائے۔ مگر یہ جائز ہے کہ ان دونوں میں سے ایک سے نکاح کرے بشرطیکہ بالغ سے صحبت نہ کی ہو۔ اگر صحبت کر لی تو مثل نسب[2] کی صورت کے اس میں بھی جائز نہیں۔ (۲) اگر بالغ نے دونوں شیرخواروں کو یکے بعد دیگرے دودھ پلایا تو پہلی شیرخوار مع بالغ کے اس شخص پر حرام ہو جائیگی۔ اب یہی دوسری شیرخوار کا اسکو بالغ نے بائن ہو جانے کے بعد دودھ پلایا ہے۔ تو ماں بیٹی ایک کے نکاح میں جمع نہ ہو سکیں گے۔ یہ دوسری شیرخوار رضاعی ربیبہ ہے۔ تو اگر اس کی ماں یعنی بالغ سے صحبت کر لی ہے تو یہ بھی حرام ہو جائیگی ورنہ نہ ہوگی۔ اور اسکے بعد بالغ سے نکاح جائز نہ ہوگا۔ اور نہ دونوں شیرخواروں کو جمع کرنا جائز ہوگا۔ فتاوی عالمگیری۔

(۱۱) بالغ بیوی نے تین شیرخواروں کو دودھ پلایا۔ ایک شخص کی چار بیویاں ہیں ایک بالغ اور تین شیرخوار۔ پھر بالغ نے ان تینوں کو یکے بعد دیگرے دودھ پلا دیا تو سب (یعنی مع بالغ کے) اس شخص پر حرام ہو جائینگی۔ اس واسطے کہ جب اس نے پہلی کو دودھ پلایا تو وہ اس کی بیٹی ہوئی۔ تو ماں اور بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع ہوئیں تو دونوں اس شخص کے واسطے حرام ہو گئیں۔ پھر جب دوسری کو دودھ پلایا کہ آپ خود اور پہلی شیرخوار دونوں بائن تھیں تو جمع ہونے کی وجہ سے بائن نہیں ہو سکتی کیونکہ جمع باقی نہیں رہی۔ لیکن یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر اس شخص نے بالغ سے صحبت کر لی تھی تو فی الحال اس شخص پر حرام ہو جائیگی کیونکہ یہ ایسی ربیبہ ہوئی کہ جس کی ماں سے صحبت ہو چکی ہے۔ اگر ماں سے صحبت نہیں ہوئی تو فی الحال حرام نہ ہوگی یہانتک کہ بالغ تیسری کو دودھ پلائے۔ اور جب تیسری نے دودھ پیا تو یہ دونوں بہنیں ہوئیں تو دونوں بسبب جمع ہونیکے حرام ہوئیں پھر اس کے بعد بالغ سے نکاح کرنے[3] اور دو شیرخواروں کو جمع کرنے اور شیرخواروں سے نکاح کرنے کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا۔ فتاوی عالمگیری۔ (۲) ایک شخص نے بالغ اور تین شیرخوار سے نکاح کیا۔ بالغ نے پہلے ایک شیرخوار کو دودھ پلایا۔ پھر باقی دو شیرخواروں کو پلایا۔ تو سب خاوند پر حرام ہو جائینگی۔ اگر پہلے دو کو ساتھ دودھ پلایا اور پھر ایک کو پلایا تو بالغ اور پہلی دو شیرخوار خاوند پر حرام ہو جائینگی۔ اور تیسری حرام نہ ہوگی۔ فتاوی عالمگیری

(۱۲) دو بالغ اور دو شیرخوار بیویاں۔ اگر کسی شخص نے دو بالغ اور دو شیرخوار سے نکاح کیا اور ابھی دونوں بالغ میں سے کسی سے صحبت نہیں کی تھی کہ دونوں نے ایک شیرخوار کی طرف دانستہ قصد کر کے اس کو دودھ پلایا پھر دونوں نے دانستہ دوسری شیرخوار کو بھی اسی طرح پلایا تو دونوں بالغ بائن ہو جائینگی اور دونوں شیرخوار کا نکاح قائم رہیگا۔ اگر دونوں بالغ میں سے ایک نے دونوں شیرخوار کو یکے بعد دیگرے دودھ پلایا پھر دوسری بالغ نے دوسری شیرخوار کو یکے بعد دیگر دودھ پلایا تو اگر دوسری بالغ نے بھی پہلے اسی شیرخوار کو دودھ پلایا جس کو پہلی بالغ نے پہلے دودھ پلایا ہے تو دونوں بالغ بائن ہو جائیں گے۔ اور دونوں شیرخواروں کا نکاح قائم رہیگا اور اگر دوسری بالغ نے پہلے اس شیرخوار کو پلایا جس کو پہلی بالغ نے پیچھے پلایا تو سب کی سب خاوند پر حرام ہو جائینگی۔ فتاوی عالمگیری

(۱۳) شیرخوار بیویوں کو کسی عورت نے دودھ پلادیا۔ (۱) اگر دو شیرخوار سے نکاح کیا پھر کوئی عورت آئی اور اس نے ان دونوں کو ایک ساتھ یا آگے پیچھے دودھ

---

[1] دیکھو دفعہ ۳ (۱-۲)۔ [2] نسب کے لحاظ سے اگر عورت سے صحبت کر لی تو اس کی بیٹیاں ہمیشہ کے واسطے اس پر حرام ہیں۔

[3] یعنی ناجائز ہے۔

پلایا تو دونوں اپنے خاوند پر حرام ہوجائینگی۔ لیکن اسکو اختیار ہوگا کہ ان دونوں میں سے جس سے چاہے نکاح کرے + (۳) اگر ایسی تین شیرخوار ہوں اور تینوں کو اس عورت نے دودھ پلادیا تو تینوں اپنے خاوند پر حرام ہوجائینگی۔ لیکن اس کو اختیار ہوگا کہ ان میں سے جس سے چاہے نکاح کرے + (۳) اگر یکے بعد دیگرے اُن کو دودھ پلایا تو پہلی دو حرام ہوجائینگی۔ اور تیسری کا نکاح قائم رہیگا + (۴) اسی طرح اگر اُس نے دو کو ساتھ دودھ پلایا اور پھر تیسری کو تنہا تو پہلی دو حرام ہوجائینگی اور تیسری کا نکاح قائم رہے گا + (۵) اگر اس نے ایک کو پہلے دودھ پلایا پھر باقی دونوں کو ایک ساتھ تو سب کی سب اس پر حرام ہوجائینگی۔ اور خاوند کے ذمہ اُن میں سے ہر ایک کے واسطے ہر ایک کا نصف مہر واجب ہوگا پھر اگر عورت نے شرارت سے دودھ پلایا ہو تو یہ تمام مہر اس سے جرمانہ کے طور پر وصول کرے گا + (۶) اگر چار شیرخوار ہوں پھر عورت نے ان سبکو ایک ہی ساتھ یا آگے پیچھے دودھ پلایا تو سب کا نکاح باطل ہوجائے گا + (۷) اسی طرح اگر پہلے ایک کو دودھ پلایا اور باقی تین کو ایک ساتھ تب بھی سب حرام ہوجائینگی + (۸) اگر اُن میں سے تین کو ایک ساتھ دودھ پلایا پھر چوتھی کو پلایا تو یہ چوتھی حرام نہیں ہوگی — فتاوی عالمگیری +

۱۴ طلاق بائن والی نے شیرخوار خاوند کو دودھ پلا کر دوسرے سے نکاح کیا۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو دو طلاق دیں ابھی اس کے دودھ ہے کہ اس نے مدت گذار کر ایک شیرخوار سے نکاح کیا اور اسکو اپنا دودھ پلا دیا۔ تو اب یہ عورت اس شیرخوار خاوند پر حرام ہوگئی۔ تو اب اس نے کسی اور شخص سے نکاح کیا۔ اور اس سے صحبت ہوئی پھر اس نے طلاق بائن دیدی۔ تو کیا اب یہ عورت پھر پہلے خاوند پر واپس ہوسکتی ہے؟ اور کیا پھر اس خاوند کو اس کو تین طلاق دینے کا اختیار ہوگا یا صرف باقیماندہ ایک ہی طلاق دے سکیگا؟ — جواب یہ ہے کہ یہ عورت پہلے خاوند کے پاس اب کسی طرح نہیں جاسکتی کیونکہ وہ تو اس شخص کے رضاعی بیٹے کی بیوی ہوگئی تھی۔ (اور ... بہو کبھی جائز نہیں ہوتی) — درمختار +

۱۵ زنا کے ذریعہ دودھ ہوا تو بچہ کو پلایا۔ ایک شخص نے ایک عورت سے زنا کیا۔ اور اس سے اولاد ہوئی اور عورت نے اپنا دودھ کسی شیرخوار لڑکی کو پلایا تو اس زانی اور اسکے باپ دادا اور اولاد میں سے کسی کو جائز نہیں کہ اس شیرخوار بچی سے نکاح کرے۔ اور اس زانی کے چچا اور ماموں کو اس شیرخوار بچی سے نکاح کرنا جائز ہے + اگر زنا سے بچہ پیدا ہو تو اسکے واسطے بھی یہی حکم ہے — فتاوی عالمگیری + دیکھو دفعہ ۲۰،۲۱

۱۶ ام ولد کا نکاح شیرخوار غلام سے کر دیا — (۱) اگر کسی شخص نے اپنی ام ولد کا نکاح اپنے شیرخوار غلام سے کر دیا۔ اور اس ام ولد نے وہ دودھ جو اس کے مالک کی صحبت کی وجہ سے تھا اس شیرخوار کو پلادیا۔ تو ام ولد اپنے مالک اور اپنے خاوند دونوں پر حرام ہوجائیگی — فتاوی عالمگیری +

۱۷ ام ولد کا نکاح شیرخوار غلام سے کر دیا۔ (۲) ایک شخص نے اپنی ام ولد کا نکاح اپنے شیرخوار غلام سے کر دیا۔ پھر ام ولد کو آزاد کر دیا تو اس نے خیار کو کام میں لاکر نکاح فسخ کیا اور کسی اور شخص سے کرلیا اور اس سے اولاد ہوئی۔ پھر اسی شیرخوار غلام کو دودھ پلایا۔ تو اپنے خاوند پر حرام ہوجائیگی۔ کیونکہ وہ خاوند کے رضاعی بیٹے کی بیوی ہوئی — فتاوی عالمگیری +

---

۱۶ غیر کو چھونے اور دیکھنے وغیرہ سے حرمت مصاہرہ —

۱ — اگر کسی مرد اور عورت کا نکاح صحیح ہوا۔ یا نکاح فاسد ہوا اور صحبت ہوئی۔ یا آپس میں صحبت اس شبہ پر ہوئی کہ صحبت جائز ہے۔ یا صحبت ناجائز ہوئی (یعنی زنا)[1] تو ایسے مرد اور عورت کو (مثل خاوند و بیوی) ایک دوسرے کے بعض رشتہ داروں میں نکاح کرنا منع ہوگا۔ دیکھو دفعہ ۱۹ +

---

[1] شافعی کے نزدیک زنا سے حرمت مصاہرہ قائم نہیں ہوتی +

۱۔ صحبت قبل میں ہو یا دبر میں ہونے سے حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی + مردہ عورت سے صحبت کرنے سے بھی حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی

۲۔ لونڈی مشترکہ سے ۔ عورت حائض و نفساء سے ۔ نکاح فاسد کی بیوی سے صحبت کرنے سے حرمت مصاہرۃ ثابت ہوگی +

۲۔ اگر غیر مرد کسی غیر عورت کے جسم کے کسی حصہ کو خواہش سے چھوئے یا اس کا بوسہ لے یا اس کو برہنہ دیکھے یا اس سے ہمبستر ہو یا بغلگیر ہو تو باتباع شرائط ذیل ایسے مرد اور عورت کو (مثل خاوند بیوی) ایک دوسرے کے بعض رشتہ داروں سے نکاح کرنا منع ہوگا + دیکھو دفعہ ۱۹ +

{ اگر غیر عورت مرد سے ایسا کرے تب بھی یہی صورت پیش آئیگی + یاد رہے کہ حرمت مطلب مرد بالغ یا قریب بلوغ ہے کہ صحبت کے لائق ہو اور عورت نو برس کی ہو یا صحبت کے قابل ہو ۔ اور اس سے زیادہ عمر کی کوئی حد نہیں ہے + }

۱۔ چھونا ۔ ۱ دانستہ چھوئے ۔ یا نادانی سے ۔ یا مجبوری سے ۔ یا نیند میں ۔ سب یکساں ہیں ۔ اور ہر طرح چھونا ۔ اور ذرا سی دیر چھونا برابر ہے +

۲۔ خواہش کا موجود ہونا ضروری ہے ۔ ورنہ بغیر خواہش چلہ مسئلہ باطل ہے ۔ خواہش چاہے مرد میں ہو چاہے عورت میں یا دونوں میں + جوان مرد میں خواہش یہ ہے کہ عضو خاص میں خواہش پیدا ہو ۔ یا اگر پہلے کچھ خواہش تھی تو اب زیادہ ہو + مگر پیرہ شخص اور نامرد میں خواہش یہ ہے کہ اُن کی دل کی حرکت تیز ہوگئی ہو اور اسی طرح دل میں خواہش پیدا ہوئی ہو ۔ اور اگر پہلے سے ایسی خواہش تھی تو اب زیادہ ہو + عورت میں یا الست پیرہ شخص میں خواہش یہ ہے کہ دل میں امنگ پیدا ہو ۔ اور کچھ لطف معلوم ہو + اور اگر پہلے سے کچھ خواہش تھی تو اب زیادہ ہو + چھونا اور خواہش دونوں ساتھ ساتھ ہوں ۔ اگر چھونے یا دیکھنے کے بعد خواہش پیدا ہو تو اس کا اعتبار نہیں ہے اور چھونے وقت یا دیکھتے وقت خواہش کم نہ ہو جائے + ۳۔ چھوتے وقت بیچ میں کپڑا یا اور کوئی چیز حائل نہ ہو ۔ اگر ہو تو باریک سا جس سے بدن کی گرمی محسوس ہو سکے ۔ ورنہ اگر کوئی چیز بیچ میں حائل ہو تو چھونا شمار نہ ہوگا + ۵۔ ناخن یا سر کے بالوں کو چھونا چھونے میں شامل نہیں ہے اگر بال لٹکے ہوئے ہوں + ۶۔ نشہ کی حالت میں چھونا یا بوسہ لینا ۔ یا بھول کر یا اکراہ برابر ہے +

ب۔ بوسہ لینا ... ...
ج۔ برہنہ دیکھنا (سوائے دبر یعنی مقام پاخانہ کو دیکھنے کے) ۔ دیکھو سند ا
د۔ ہمبستر ہونا ۔ یا بغلگیر ہونا (سوائے ہمبستری کے دبر کیجانب) ... ...
} حتی الامکان اُن ہی شرائط کے تابع جو چھونے میں لکھی گئی ہیں +

۳۔ اگر صحبت ناجائز کے بعد توبہ بھی کرے تب بھی جن متعلقین سے حرمت نکاح قائم ہوگئی ہے وہ اسیطرح رہیگی + دیکھو دفعہ ۱۰ +

سند ۱ صحبت جائز و ناجائز سے حرمت مصاہرہ ۔ حرمت مصاہرہ صحبت کرنے سے ضرور ثابت ہو جاتی ہے ۔ خواہ صحبت بطریق حلال ہو یا بطریق شبہ یا بطریق زنا ۔ تو اگر کسی شخص نے ایک عورت سے زنا کیا تو اس عورت کی ماں اس زنا کار پر حرام ہو جائیگی ۔ اسی طرح اس کی ماں کی ماں وغیرہ اوپر کے درجہ تک سب حرام ہوجائیگی ۔ اور اس عورت کی بیٹی اور بیٹی کی بیٹی وغیرہ نیچے تک سب حرام ہوجائیگی ۔ اسی طرح جس عورت سے زنا کیا ہے اس زنا کار مرد کے باپ دادا پر دادا اوپر تک اور بیٹوں اور پوتوں اور پڑپوتوں پر نیچے تک حرام ہوگی ۔ فتاوی عالمگیری + ... شافعی کے نزدیک زنا کی وجہ

لے چنانچہ حلالہ بھی اسطرح صحیح نہیں رہیگا +

سے حرمت مصاہرۃ قائم نہ ہوگی، کیونکہ یہ حرمت ایک نعمت ہے (کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا حکم فرما کر اپنے بندوں پر بڑا احسان کیا ہے)۔ تو زانی کو زنا پر حرمت مصاہرۃ نہیں ملیگی۔ یہ زنا سے حصول نعمت کیسے ہو۔ ہدایہ (۲) زنا سے صحبت ناجائز مراد ہے (کیونکہ نکاح فاسد کی منکوحہ۔ لونڈی مشترکہ بیوی حائضہ اور نفاس کے جماع سے بھی حرمت مصاہرۃ ثابت ہوتی ہے)۔ تو صرف زنا نہ ہوا بلکہ زیادہ۔ درمختار (۱) عورت کے دبر یعنے پاخانہ کے مقام کو دیکھنے سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر دبر میں صحبت کی تب بھی حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی۔ اور یہی صحیح ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے ✤ اگر مردہ عورت سے صحبت کی تب بھی حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی۔ — فتاویٰ عالمگیری ✤

{کیا وجہ ہے کہ مساس سے حرمت مصاہرۃ ثابت ہے اور اغلام سے نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ حرمت کی علت وہ جماع ہے جس سے بچہ کی پیدائش ہو اور مساس سے اس وجہ سے حرمت ثابت ہے وہ جماع کا سبب بن جاتا ہے اور اغلام جماع کا سبب نہیں بنتا — حاشیۃ المدنی از بحر الرائق ✤}

(۳) چھونا و دیکھنا وغیرہ مرد کا یا عورت کا۔ جس طرح حرمت مصاہرۃ صحبت کے ذریعہ ثابت ہوتی ہے اسی طرح خواہش سے چھونے اور بوسہ لینے اور اندام نہانی پر نظر کرنے سے ثابت ہوتی ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ باتیں نکاح کے ذریعہ ہوں یا ملکیت کے ذریعہ یا فسق و فجور سے ہوں تو ان میں فرق نہیں۔ اور اصحاب نے فرمایا ہے کہ خواہ یہ عورت ربیبہ ہو یا کوئی اور ہو کچھ فرق نہیں ہے — فتاویٰ عالمگیری ✤

صحبت و دواعی صحبت برابر خیال کئے گئے ہیں جیسا کہ ابن کمال کا خیال ہے — درمختار ✤ (چنانچہ اگر کسی لونڈی سے مساس یا تقبیل بشہوت کیا پھر اس کی بہن سے نکاح کیا۔ تو دونوں میں سے کسی کی صحبت بلا تحریم دوسری کے حلال نہ ہوگی) — ✤ دیکھو نفقۃ الشریح ✤ اگر عورت نے کسی غیر مرد کے اندام نہانی کو دیکھا یا مرد کو خواہش سے چھوا یا اس کا خواہش سے بوسہ لیا تو حرمت مصاہرۃ ثابت ہو جائے گی۔ اور باقی اعضاء کی طرف نظر کرنے سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی۔ الا جبکہ خواہش سے ہو۔ نیز باقی اعضا کے چھونے سے بھی نہیں ہوتی الا جبکہ خواہش سے ہو۔ یہ بلا اختلاف ہے — فتاویٰ عالمگیری ✤

اگر بیوی کی ماں کا بوسہ لیا کسی جگہ کا بھی۔ تو حرام ہو جائے گی اس کی بیوی اس پر جب تک کہ یہ ظاہر نہ ہو کہ یہ خواہش سے نہ تھا۔ اگرچہ منہ پر بھی لیا ہو۔ مصنف وغیرہ نے یہی سمجھا ہے۔ اور چھونے میں بیوی حرام نہ ہوگی جبتک خواہش کا یقین نہ ہو کیونکہ بوسہ لینے میں شہوت ضروری ہے۔ بخلاف چھونے کے (کہ اس میں ممکن ہے شہوت ہو یا نہ ہو) — درمختار ✤ ملحوظ۔ عورت مشتہاۃ ہو کہ مرد کو اس سے خواہش ہو سکتی ہو اور نو برس کی لڑکی مشتہاۃ میں سے ہے اور اس سے کم نہیں ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ فقیہ ابو اللیث نے فرمایا کہ نو برس سے کم عمر کی لڑکی مشتہاۃ نہیں ہے اور اسی پر فتویٰ ہے — فتاویٰ قاضیخاں ✤ شیخ ابوبکر سے منقول ہے کہ مفتی کو چاہئے کہ سات و آٹھ برس کی لڑکی کے متعلق فتویٰ دے کہ وہ مشتہاۃ نہیں ہے اور اس سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی۔ لیکن اگر سائل اس امر پر زور دے، کہ وہ خوب موٹی تازی ہے تو ایسی حالت میں سات و آٹھ برس کی لڑکی کے متعلق بھی فتویٰ دیا جائیگا۔ اگر ایسی لڑکی سے صحبت کی جو مشتہاۃ نہیں ہے تو حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوگی۔ یہ حکم صغیرہ کے متعلق ہے ✤ کبیرہ عورت (یعنے بڑی عمر کی) اگر بڑھیا ہو جائے اور مشتہاۃ کی حد سے نکل جائے تب بھی اس سے حرمت مصاہرۃ ثابت ہوگی۔ کیونکہ وہ حد حرمت میں داخل ہو چکی ہے اور بڑھیا ہو جانے کی وجہ سے اب اس حد سے باہر نہیں ہوگی بخلاف صغیرہ کے کہ اس میں یہ بات نہیں پائی گئی (یعنے ابھی مشتہاۃ میں داخل ہی نہیں ہوئی) ✤ مرد۔ ایسا ہو کہ جس میں خواہش ہو۔ تو اگر نابالغ لڑکے نے اپنے باپ کی بیوی سے صحبت کی تو حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی — فتح القدیر ✤ اس کی تشریح یہ ہے کہ جو لڑکا ایسا ہے کہ اس کی قسم کے لڑکے صحبت کر سکتے ہیں تو اس کی صحبت مرد بالغ کی صحبت کے مانند خیال کی جائیگی۔ اور ایسا لڑکا وہ ہوگا جو صحبت کر سکے اور اس میں خواہش موجود ہو۔ اور عورتیں اس سے شرم کریں۔ فتاویٰ قاضیخاں ✤ قریب البلوغ لڑکا۔ اور دیوانہ اور نشہ میں مست سب کا فعل برابر ہے — درمختار ✤ (۱) دیر تک۔ حرمت مصاہرۃ ثابت ہونے کے واسطے یہ ضروری نہیں ہے کہ چھونا دیر تک قائم رہے۔ چنانچہ اگر کسی نے خواہش سے عورت کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ذرا سا چھوا تب بھی حرمت مصاہرۃ قائم ہوگی — فتاویٰ عالمگیری مساس عمداً ہو یا بھول کر یا غلطی سے یا سوتے میں ان میں کچھ فرق نہیں — فتاویٰ عالمگیری ✤ اور چھونے اور خواہش سے نظر کرنے میں عمداً ہو یا بھولے سے یا غلطی سے یا زبردستی سے سب برابر ہیں — درمختار ✤ (۲) شہوت موجود ہو۔ مرد اور عورت دونوں میں سے ایک میں بھی خواہش موجود ہو تو حرمت مصاہرہ

حاشیہ متعلق صفحہ ۸۵ ✤ ‏۱ فتویٰ اسی پر ہے ✤ ‏۲ رخسار کا بوسہ لینا اور منہ کا بوسہ لینا برابر ہے — درمختار ✤

ثابت ہوگی۔ مگر یہ بھی ہے کہ انزال ہو جائے۔ اگر چھونے یا دیکھنے کے ساتھ ہی انزال ہو جائے تو حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی۔ علامہ صدر الشہید نے فرمایا ہے کہ فتویٰ اسی پر ہے۔ اگر چھوا اور انزال ہو گیا تو حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی بنا بر قول صحیح کے۔ کیونکہ انزال سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ فعل صحبت کا[۱] نہیں ہے۔ فتاوی عالمگیری۔ مرد میں خواہش یہ ہے کہ آلہ تناسل کو انتشار ہو۔ اور اگر پہلے سے منتشر ہو تو اب اس میں زیادتی ہو جائے۔ یہی صحیح ہے۔ اور اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔ یہ شرط ایسے شخص کے واسطے ہے جو جوان ہو اور صحبت کرنے پر قادر ہو۔ اگر بڈھا یا نامرد ہو تو اس کے واسطے خواہش کی شرط یہ ہے کہ خواہش کے واسطے اس کے دل کو حرکت ہو۔ بشرطیکہ اس کا قلب پہلے سے متحرک نہ ہو اگر قلب پہلے سے متحرک ہو تو اب قلب کی حرکت میں زیادتی ہو جائے۔ اور عورت میں اور مجبوب میں خواہش کی شرط یہ ہے کہ قلب کو حرکت اور یا طبیعت میں خواہش اور لطف پیدا ہو بشرطیکہ پہلے سے قلب کو حرکت نہ ہو۔ اگر پہلے سے حرکت ہو تو اب اس میں زیادتی ہو جائے۔ فتاوی عالمگیری۔ عورت کی شرمگاہ پر نظر کرنے میں آلہ تناسل کو انتشار ہونا شرط نہیں۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ درمختار۔ (۳) چھونا اور خواہش۔ جس وقت کوئی چھوئے یا دیکھے اسوقت شہوت کا موجود ہونا ضروری ہے۔ تو اگر کسی نے عورت کو چھوا یا دیکھا درحالیکہ اس وقت اس میں خواہش موجود نہ تھی۔ پھر جب چھو چکا یا دیکھنا بند کیا اس وقت خواہش پیدا ہوئی تو اس خواہش سے حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی۔ فتاوی عالمگیری۔ اگر عورت کو خواہش سے چھوا تو ضرور حرمت مصاہرہ ثابت ہوگی۔ درمختار و فتاوی عالمگیری وغیرہ۔

(۴) بیچ میں کپڑا۔ چھونے سے حرمت مصاہرہ جبھی قائم ہوگی جب چھونے والے اور عورت کے جسم کے درمیان کوئی کپڑا حائل نہ ہو۔ اور اگر حائل ہو اور کپڑا موٹا ہو کہ عورت کے جسم کی حرارت محسوس نہ ہو تب بھی حرمت مصاہرہ ثابت نہیں ہوگی۔ اگرچہ اندام نہانی میں انتشار ہو۔ اگر کپڑا باریک ہو کہ عورت کے جسم کی حرارت محسوس ہو تو ضرور حرمت مصاہرہ ثابت ہوگی۔ اگر کسی شخص نے عورت کا موزہ پاؤں کے نیچے کی طرف سے چھوا تب بھی خواہش سے چھونے کے متعلق یہی حکم ہے۔ اگر وہ موزہ موٹا اور نعل لگا ہوا ہو کہ پاؤں کے نیچے کے رخ کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تب یہ حکم ثابت نہ ہوگا۔ اگر مرد نے عورت کا بوسہ لیا اور بیچ میں کوئی کپڑا حائل ہے۔ تو اگر عورت کے اگلے دانتوں کی ٹھنڈک یا ہونٹوں کی ٹھنڈک پہنچی تو یہ بوسہ لینے اور مس کرنے میں شمار ہوگا۔ فتاوی عالمگیری۔ اگر کسی شخص نے بیچ میں کپڑا حائل کرکے عورت سے صحبت کی (جس سے حلالہ کے واسطے نکاح کیا ہے) اگر کپڑا باریک ہو کہ اس میں سے اس کو حرارت محسوس ہوتی ہے تو یہ عورت اس صحبت کے بعد طلاق دینے سے اپنے پہلے خاوند پر جس نے اس کو تین طلاق دی تھیں حلال ہو جائے گی۔ اگر کپڑا موٹا ہو کہ حرارت نہ محسوس ہو سکے۔ جیسے موٹا رومال تو عورت پہلے خاوند پر حلال نہ ہوگی۔ فتاوی عالمگیری۔ (۵) ناخن و بال۔ اگر عورت کے بال خواہش سے چھوئے تو اگر وہ بال سر پر ہیں تو ان سے حرمت مصاہرہ ثابت ہوگی۔ اور اگر لٹکے ہوئے ہیں (مثلاً چوٹی وغیرہ کے) تو ان سے حرمت مصاہرہ ثابت نہیں ہوگی۔ مگر امام ناطفی نے یہ تفصیل نہیں بتائی بلکہ مطلق بال کے چھونے سے حرمت مصاہرہ قائم ہو جانے کا حکم لگایا ہے۔ اگر خواہش سے عورت کے ناخن چھوئے تو حرمت مصاہرہ قائم ہو جائے گی۔ فتاوی عالمگیری۔

(۶) نشہ میں۔ اگر نشہ میں کسی شخص نے کسی عورت کا بوسہ لیا یا اس سے صحبت چاہی۔ اور خواہش سے۔ اور پھر عورت نے اپنے تئیں چھڑا لیا تو اس عورت کی ماں وغیرہ اس مرد پر حرام ہو جائیگی۔ از فتاوی عالمگیری۔

(۷) بغلگیری۔ معانقہ۔ بوسہ بازی۔ اگر غیر مرد اور عورت آپس میں بغلگیر ہوں اور خواہش موجود ہو تو وہ بمنزلہ بوسہ لینے کے ہے۔ معانقہ کے واسطے بھی یہی حکم ہے۔ اگر خواہش سے عورت کو دانتوں سے کاٹا تب بھی یہی حکم ہے۔ فتاوی عالمگیری۔ مرد یا عورت کے اندام نہانی کے خواہش سے دیکھنے سے حرمت مصاہرہ ثابت ہوگی (بشرطیکہ عورت کے حصہ اندرونی پر نظر پڑے) اگرچہ باریک کپڑے میں سے ہو یا شیشے میں یا پانی میں سے۔ لیکن وہ جو حال اگر حصہ اندرونی کا عکس شیشہ یا پانی میں دیکھا تب حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی۔ درمختار۔ اسی طرح تصور اور خیال سے بھی حرمت نہ ہوگی۔ گلے لگنا مثل بوسہ[۲] لینے کے ہے۔ اور اجنبی عورت کے چٹکی لینا اور اس کو دانتوں سے کاٹنا بشرطیکہ خواہش سے ہو حرمت مصاہرہ ثابت کریگا۔ درمختار۔

(۳۰) زنا سے توبہ کی حرمت مصاہرت قائم ہے۔ اگر کسی عورت سے زنا کیا۔ اور پھر توبہ کرلی تب بھی اسکی بیٹی اس مرد پر حرام ہوگی۔ کیونکہ وہ بیٹی ہمیشہ کے واسطے اس پر حرام ہو چکی ہے کہ پھر کبھی اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ محرمیت بسبب صحبت ناجائز کے ثابت ہوئی۔ اور جس چیز سے حرمت مصاہرہ ثابت ہوتی ہے اس سے محرمیت بھی ثابت ہوتی ہے۔ فتاوی عالمگیری۔

[۱] و [۲] دیکھو حاشیہ صفحہ ۸۴

خلاصہ:- تعلق نسبی تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ مگر پہلے زمانہ میں کبھی اشتباہ بھی واقع ہوتا تھا جبکہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچنا مشکل تھا اور اپنے رشتہ داروں سے ملنا بھی سالہا سال میں ہوتا تھا۔ اسکی بعض صورتیں دفعہ ۱۷ میں لکھدی گئی ہیں۔ تعلق رضاعی کے ثبوت کیواسطے دو مردوں کی گواہی کافی ہے یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ہو۔ تعلق ناجائز کے ثبوت کیواسطے مرد کا اپنا بیان وقعت رکھتا ہے چھونے اور بوسہ لینے کے متعلق پہلی صورت میں خواہش کا ہونا ضروری نہیں۔ اور دوسری صورت خواہش کا موجود ہونا مانا جائیگا۔ مطلقہ ثلاثہ کا اگر کوئی گواہ نہ ہو تو وہ اسی خاوند سے پھر اپنا نکاح کرسکتی ہے۔ اگر زید کی بیوی سے کسی شخص کا ناجائز تعلق ہو تو سب دارومدار زید پر ہے۔ اگر وہ تعلق کو ناجائز سمجھتا ہے تو ضرور ایسا مانا جائیگا۔

۱۷ - تعلق نسبی کا بعض صورتوں میں ثبوت۔

۱ - اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے اپنا نسبی تعلق ایسا بتائے جس سے تعلق نکاح ان میں ناجائز ہو (مثلاً اسکو اپنی بہن یا ماں یا بیٹی بتائے) اور یہ عورت مجہول النسب بھی ہو۔ اور عمر کے لحاظ سے بھی تعلق صحیح بیٹھتا ہو۔ اور پھر اس بات پر قائم رہے تو دونوں میں علیحدگی کرائی جائیگی۔ پھر وہ اپنے بیان سے انکار کرے تو آپس کا نکاح قائم رہے گا۔

۱ - اگر یہ تعلق عمر کے لحاظ سے صحیح نہ ہو۔ تو اُن کے بچہ کا نسب قائم نہ کیا جائیگا۔ اور علیحدگی کرائی جائیگی۔

۲ - اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے متعلق کہے کہ یہ میری بیٹی ہے۔ مگر بیٹی کے والدین معلوم ہوں یا کہے یہ میری ماں ہے۔ حالانکہ اس کی ماں دوسری ہے تو آپس میں علیحدگی نہ کرائی جائیگی۔

۳ - تعلق نسبی یا تعلق رضاعی مانع نکاح ثابت ہونے پر نکاح ساقط نہیں ہوتا بلکہ فاسد ہوجاتا ہے۔

۱ - ایسا تعلق ثابت ہونے پر اگر خاوند علیحدہ کیے جانے سے پہلے اس عورت سے صحبت جاری رکھے۔ تو اسکو حد نہیں ماری جائیگی۔ تعلق نسبی یا رضاعی کے متعلق اس کو شک ہو یا نہ ہو۔

تشریحات ۱ بیوی نسبی بہن نکلی:- اگر کسی نے بیان کیا کہ میری بیوی میری نسبی بہن یا ماں یا بیٹی ہے۔ اور اس عورت کا نسب معروف بھی نہیں ہے۔ اور بلحاظ عمر کے بھی یہ ہوسکتا ہے کہ وہ ماں یا بیٹی یا بہن ہو۔ تو اس شخص سے دوسری دفعہ پھر دریافت کیا جائیگا۔ اگر اس نے کہا میں نے غلطی ہوئی تھی تو اس صورت میں دونوں اپنے نکاح پر رہینگے۔ اگر اس نے کہا کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سچ ہی ہے تو دونوں میں علیحدگی کرائی جائیگی۔ فتاوی عالمگیری۔ تکرار نسب کا مدد کو لازم نہیں۔ لیکن جس قرار پر وہ قائم رہے ہے۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو کہا کہ یہ میری بہن ہے یا ماں ہے۔ اور عورت کا نسب مشہور نہیں۔ پھر بولا کہ غلطی سے کہا تھا۔ تو سچ مانا جائیگا۔ اگر اپنے بیان پر قائم رہا تو آپس میں علیحدگی کرائی جائیگی۔ درمختار۔ (۱) اگر عورت کی عمر اس بیان کے خلاف ثابت ہو مثلاً ایسی عورت ایسے مرد کی اولاد نہ ہوسکتی ہو تو نسب ثابت نہ ہوگا اور دونوں میں علیحدگی نہ کرائی جائیگی۔ فتاوی عالمگیری۔

(۱) دیکھو حاشیہ صفحہ ۸۷

۲ بیوی کو ماں بتایا مگر غلط۔ اگر کسی نے ایک عورت کی نسبت کہا کہ یہ تو میری نسبی بیٹی ہے اور اس پر قائم رہا حالانکہ اس عورت کا نسب معروف ہے کہ وہ فلاں شخص کی بیٹی ہے۔ تو دونوں میں علیحدگی نہ کیجائیگی ۔ اگر کسی شخص نے کہا کہ یہ عورت میری ماں ہے۔ حالانکہ اس شخص کی ماں معروف ہے کہ فلاں عورت ہے اور وہ شخص نہیں اس بات پر قائم رہا تو دونوں میں علیحدگی نہ کی جائیگی — فتاوی عالمگیری ۔

۳ نکاح ساقط ہوگا یا فاسد — امام محمد نے نکاح الاصل میں ذکر کیا ہے کہ حرمت مصاہرہ و حرمت رضاع واقع ہونے سے نکاح مرتفع نہیں ہوتا بلکہ فاسد ہوجاتا ہے (۱) چنانچہ اگر تفریق و علیحدگی واقع ہونے سے پہلے خاوند نے اس عورت سے صحبت کرلی تو خاوند پر حد جاری نہ ہوگی خواہ اس پر یہ امر مشتبہ ہو یا نہ ہو — فتاوی عالمگیری ۔

۱۸۔ تعلق رضاعی کا بعض صورتوں میں ثبوت ۔

۱۔ تعلق رضاعی یا تو کسی کے اپنے اقرار سے ثابت ہوتا ہے۔ یا دو گواہوں کے ثبوت سے جبکہ دونوں مرد ہوں۔ یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں (مگر گواہ عادل ہوں) شافعی کے نزدیک چار عورتوں کی گواہی ضروری ہے ۔

۲۔ رضاع طاری اور رضاع متقدم میں کچھ فرق نہیں۔ (یعنے دونوں طرح رضاعت ثابت ہوگی) ۔

۳۔ اگر کوئی شخص کسی عورت کی نسبت کہے کہ یہ میری انا تھی۔ پھر اپنی غلطی کا اظہار کرے اور اس عورت سے نکاح کرے تو صحیح ہے گا ۔

۴۔ اگر بعد نکاح کوئی شخص کہے کہ میری بیوی تو میری رضاعی بہن ہے (یا اور رضاعی تعلق ظاہر کرے) اور پھر اس بات سے انکار کرے۔ یہ کہکر کہ میں غلطی پر تھا تو فریقین میں علیحدگی نہ کرائی جائیگی ۔ اور اگر نکاح سے پہلے ایسا کہے اور پھر انکار کرے۔ تو اس عورت سے اس کا نکاح صحیح ہوجائے گا۔ اور اگر نہ کرے تو نکاح صحیح نہ ہوگا ۔

۱۔ صورت اول میں اگر عورت بھی اسکی تائید کرے تو مہر کی حقدار نہ ہوگی۔ اور اگر وہ انکار کرے تو نصف مہر کی حقدار ہے ۔ اگر صحبت ہوچکی ہے تو پہلی صورت میں اس کو مہر مثل یا مقررہ مہر ملیگا دونوں میں سے جو نسا کم ہو۔ اور دوسری صورت میں پورا مہر ملیگا علاوہ نفقہ اور رہائش کے ۔

۵۔ اگر ایک عورت نے کسی شخص کی نسبت کہا کہ یہ میرا رضاعی بھائی ہے مگر اس شخص نے اس امر سے انکار کیا۔ پھر عورت نے بھی اپنی غلطی تسلیم کی پھر ان کا نکاح ہوا۔ تو صحیح رہے گا۔ اور اگر پہلے نکاح ہوگیا اور

ا۔ جس کا حال بعد میں معلوم ہو۔ اور رضاعت متقدم وہ ہے جس کا حال پہلے سے معلوم ہو ۔

حاشیہ متعلق صفحہ ۸۶ ا۔ تو نکاح قائم رہیگا۔ کیونکہ غلط اشتباہ نسب میں رضاعت سے زیادہ متصور ہے۔ اگر عورت کا نسب مشہور ہے تو مرد کا اقرار وغیرہ سب لغو رہیگا — م

پھر عورت نے اپنی غلطی تسلیم کی یا نہ کی۔ تو نکاح فسخ نہیں کیا جائیگا۔ (اگر مرد نے تعلق رضاعی قبول کیا تو علیحدگی کرائی جائیگی)

۱۔ اگر مرد اور عورت دونوں نے اقرار کیا کہ ہم آپس میں رضاعی بھائی بہن ہیں۔ اور پھر دونوں نے اس بات سے انکار کیا۔ اور نکاح ہوا۔ تو نکاح صحیح رہیگا۔

۶۔ اگر دو عادل[1] شخص کسی عورت کے روبرو بیان کریں کہ تمہارا خاوند تعلق رضاعی کیوجہ سے تم پر حرام ہے تو وہ اس خاوند کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ قاضی کے روبرو بھی ایسی دو گواہیاں تعلق رضاعی ثابت کرنے کو کافی ہیں[2]۔

۱۔ اگر ایک عادل شخص نے ایسی خبر دی اور مرد نے اس کو صحیح تسلیم کیا (اگر قبل نکاح کیا یا بعد) تو مرد کو اس عورت سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۷۔ اگر کسی خاوند و بیوی سے کسی عورت نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا تو نکاح کے فسخ ہونے یا قائم رہنے میں یہ صورتیں قابل غور ہیں۔ (یا اگر دو عادل شخصوں نے ایسا کہا)۔

۱۔ جبکہ دونوں نے اس عورت کا بیان سچ سمجھا۔ تو نکاح فاسد ہو جائیگا۔ اور صحبت نہ ہوئی تو مہر عورت کو نہیں ملے گا۔ ۲۔ جبکہ دونوں نے اس کو غلط سمجھا تو نکاح قائم رہے گا۔ ۳۔ خاوند نے صحیح سمجھا اور عورت نے غلط۔ تو نکاح فاسد ہوگا اور مہر قائم رہیگا۔ ۴۔ مرد نے تکذیب کی اور عورت نے صحیح سمجھا۔ تو نکاح قائم رہیگا۔ مگر عورت کو چاہیئے کہ قاضی کے روبرو مرد سے قسم لے۔

۸۔ اگر گاؤں کی کسی عورت نے وہاں ہی کسی لڑکی کو دودھ پلایا مگر صحیح نہیں معلوم کہ کس نے پلایا۔ تو وہاں کا کوئی شخص اس لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔

۹۔ تعلق رضاعی کی وجہ سے خاوند اور بیوی میں علیحدگی حاکم کے حکم سے ہوگی۔ نہ اور طرح۔

۱۔ اگر علیحدگی قبل صحبت ہو تو عورت کو کچھ نہیں ملیگا۔ اور اگر بعد صحبت ہو تو مہر مسمی یا مہر مثل میں سے جو نسا کم ہو وہ ملیگا۔ اور عدت ہوگی مگر نہ نفقہ نہ رہائش ملیگی۔

تشریحات (۱) رضاعت کا ثبوت:۔ رضاعت کا ثبوت دو باتوں میں سے ایک سے ہو جاتا ہے۔ یا کوئی اقرار کرے یا گواہ پیش کرے اور دو مرد عادل یا ایک مرد عادل اور دو عورتیں عادل کی گواہی مقبول ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔ رضاعت کے متعلق ثبوت ایسا ہے جیسا کہ مال کے متعلق۔ اور مال کے متعلق دو عادل شخصوں کی یا ایک عادل شخص اور دو عادل عورتوں کی گواہی ہوگی۔ لیکن رضاعت کے متعلق علیحدگی جب تک نہ ہوگی جب تک قاضی علیحدگی نہ کرے کیونکہ یہ حق العباد ہے[3] ۔ درمختار۔ کافی میں لکھا ہے کہ رضاع کے متعلق ایک عورت کی شہادت کافی نہیں ہوگی۔ گو وہ عورت (دائی) ہو یا زوجین میں سے کسی کی ماں ہو۔ تو اس عورت کے کہنے سے خاوند و بیوی میں علیحدگی نہ کیجائیگی۔ جب تک کہ دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل اس کے متعلق گواہی نہ دیں۔ سپہ امام مالک فرماتے ہیں کہ ایک ہی عورت کی گواہی تسلیم کی جائیگی۔ اگر وہ عادل مانی گئی ہو۔ کیونکہ حرمت برضاع شرعی حقوق سے ہے تو ایک شخص کی شہادت سے ثابت ہو جاتی ہے۔

---

[1] یا ایک عادل مرد اور دو عادل عورتیں۔ [2] دیکھو دفعہ ۹۶۔

[3] اگر نکاح قائم ہے تو ابطال حق عبد ہوتا ہے اور اگر نکاح نہیں تو ابطال حلت نکاح ہوتا ہے۔ لہٰذا صرف گواہی سے ثبوت رضاعت کا نہ ہوگا بلا قاضی کے علیحدہ کرائے۔

گی جیسے اور حقوق اللہ تعالےٰ ثابت کئے جاتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک حرمت کے ثبوت سے نکاح بلکہ سے علیحدگی ثابت نہ ہوگی۔ کیونکہ ملک سے علیحدہ کرنا دو گواہوں کی شہادت پر منحصر ہے جیسا کہ طلاق کے متعلق ہوتا ہے — فتاویٰ حمادیہ۔ امام شافعی کے نزدیک رضاع چار عورتوں کی گواہی سے ثابت ہوگی۔ ان کے مذہب کے بموجب جن امور میں مرد مطلع نہیں ہو سکتا تو معتبر مانی جائے گی شہادت چار عورتوں کی تاکہ دو دو عورتیں ایک مرد کے قائم مقام ہوں — فتاویٰ حمادیہ۔

(۲) رضاعت قبل نکاح یا بعد نکاح ثابت ہو۔ — رضاعت سے تحریم ثابت ہونے میں رضاع طاری یا متقدم میں کچھ فرق نہیں — فتاویٰ عالمگیری۔

(۳) رضاعی ماں بتا کر اس سے نکاح۔ — امام محمد نے کتاب النکاح میں ذکر کیا ہے کہ کسی شخص نے ایک عورت کی نسبت کہا کہ یہ میری رضاعی ماں ہے۔ اور اس کے بعد اسی سے نکاح کرنا چاہا۔ اور کہا کہ جو کچھ میں نے کہا تھا وہ غلط تھا۔ تو استحساناً اس کو اختیار ہوگا کہ اس عورت سے نکاح کر لے — فتاویٰ عالمگیری۔

ان دونوں صورتوں میں (یعنی بیوی کی ماں سے صحبت ہو جانے کی متعلق۔ دفعہ ... اور صورت مذکورہ میں) فرق یہ ہے کہ جس صورت میں کہ اس نے اپنی بیوی کی ماں سے صحبت ہو جانے کے متعلق بتایا۔ تو وہ اس کا اپنا فعل تھا تو اس میں خطا و غلطی کا پایا جانا شاذ ہے۔ تو اس کی تکذیب کی تصدیق نہیں کی جائیگی اور رضاعت کے متعلق دوسرے نے اپنے ایسے زمانہ کے متعلق بتایا جس کی اس کو یاد نہیں۔ ہاں اس نے دوسرے شخص سے سنا۔ اور ایسی خبر غلط ہو سکتی ہے۔ کوئی ناممکن نہیں ہے — فتاویٰ عالمگیری۔

(۴) بیوی رضاعی بہن نکلی۔ — اگر کوئی شخص نکاح کے بعد کہے کہ میری بیوی تو میری رضاعی بہن ہے یا ایسا ہی کوئی اور رضاعی رشتہ بتایا۔ پھر کہا کہ مجھے تو وہم ہوا تھا وہ بات صحیح نہیں تھی۔ تو استحساناً دونوں میں تفریق نہیں کی جائیگی۔ اور اگر وہ اپنی بات پر قائم رہا اور کہ جو میں نے کہا تھا وہ تو صحیح ہے تو آپس میں علیحدگی کرائی جائیگی۔ پھر اگر اپنی بات کو غلط بتایا تو اسے کچھ فائدہ نہ ہوگا (یعنی علیحدگی ضرور ہوگی)۔ (۱) پھر اگر عورت نے بھی اسکی ابتدا کی تصدیق کی تو اس کو مہر کچھ نہیں ملیگا۔ اور اگر تکذیب کی تو نصف مہر ملیگا۔ اور اگر صحبت ہو چکی تھی تو عورت کو پورا مہر اور نفقہ عدت ملیگا ... مرد کی تکذیب کی۔ اور اگر تصدیق کی تو مہر مسمیٰ اور مہر مثل میں سے جو کم ہوگا وہ ملیگا۔ اور نفقہ اور رہائش کچھ نہیں ملیگی — فتاویٰ عالمگیری۔ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو کہا کہ یہ میری رضاعی بہن ہے۔ پھر اس بات سے انکار کیا تو نکاح صحیح رہیگا۔ کیونکہ شیر خوارگی ایسی چیز ہے کہ مخفی رہ سکتی ہے اور ایسا ہونے میں [illegible] شبہ ہو سکتا ہے — درمختار۔ اگر نکاح سے پہلے خاوند نے کہا کہ یہ میری رضاعی بہن ہے (یا رضاعی ماں ہے)۔ اور پھر بولا کہ مجھے غلطی ہوئی۔ تو جائز ہے کہ اس عورت سے نکاح کرلے۔ اگر اس بات پر قائم رہا اور کہا جو میں نے کہا تھا وہ صحیح ہے۔ تو اس عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اور اگر نکاح کر بھی لیا تو دونوں میں علیحدگی کرائی جائیگی۔ اگر مرد نے ایسا بیان کرنے سے انکار کیا اور دو گواہوں نے اس کی گواہی بھی دی۔ تب بھی دونوں میں علیحدگی کرائی جائیگی — فتاویٰ عالمگیری۔

(۵) خاوند رضاعی بھائی نکلا۔ — اگر کسی عورت نے ایک شخص کی نسبت کہا کہ یہ میرا رضاعی باپ یا بھائی یا رضاعی بھائی کا بیٹا ہے اور اس نے اس امر سے انکار کیا۔ پھر عورت نے اپنی تکذیب کی یا کہا کہ مجھے غلطی ہوئی۔ پھر اس عورت کا اس شخص سے نکاح ہوا تو جائز ہے۔ اگر عورت کی غلطی تسلیم کرنے سے پہلے مرد نے اس سے نکاح کیا تب بھی جائز ہے۔ اگر عورت نے نکاح کے بعد کہا کہ میں نے نکاح سے پہلے کہا تھا کہ تو میرا بھائی ہے اور تو نے اس وقت کہا تھا کہ واقعی تو سچ کہتی ہے اور ہمارا نکاح فاسد واقع ہوا ہے۔ تو دونوں میں علیحدگی نہیں کرائی جائیگی — فتاویٰ عالمگیری۔ (شرع میں حرمت کا اختیار عورت کو نہیں دیا گیا۔ فتویٰ اسی پر ہے — درمختار۔) مرد کو اسکے پاس رہنا اور اس سے صحبت کرنی جائز ہے خواہ عورت نے اس کو رضاعی باپ یا بھائی کہا ہو یا یوں کہا کہ میں نے اس سے خلع کیا ہے اور اس نے مجھے طلاق بائن دی ہے تو اس کو میرے پاس رہنا نہ چاہیئے۔ مرد کو باوجود ایسے اقرار کے نکاح اس واسطے جائز ہوا کہ عورت کا مستعد ہونا نکاح پر دلیل ہے کہ دعویٰ رضاعت میں جھوٹی ہے یہ فتویٰ ہے۔ مگر حدیث میں آیا ہے کہ جو مشتبہات سے بچا اس کا دین سلامت رہا۔ تو اب فتویٰ یہ ہے کہ نکاح نہ کرے — حاشیۃ المدنی۔ اگر ایسا خاوند نے کہا تو دونوں میں علیحدگی کی جائے گی۔ اور اگر دونوں نے ایسا اقرار کیا۔ پھر دونوں نے اس کی تکذیب کی اور کہا ہم دونوں نے غلطی کی۔ پھر مرد اور عورت کا نکاح ہو گیا تو نکاح صحیح ہے — فتاویٰ عالمگیری۔ کیا مرد کو نہ ماننے سے ثبوت رضاع کا عورت کے قول پر۔ ظاہر یہ ہے کہ عورت کے دعویٰ پر اس کا ثبوت منحصر نہیں ہے بسبب متضمن ہونے رضاعت کے شرمگاہ کی حرمت کو۔ اور وہ حق تعالےٰ کے حقوق سے

لہ پھر اگر قبل تمام نکاح میں رضاعت کا اقرار کیا تو نکاح سے علیحدگی نہ ہوگی — حاشیۃ الطحطاوی۔

ہے اور ثبوت حق اللہ دعویٰ پر موقوف نہیں ہے — درمختار ✤ اگر کسی عورت نے کسی مرد کی نسبت کہا کہ یہ میرا رضاعی بیٹا ہے اور اپنی اسی بات پر قائم رہی تو اس شخص کے واسطے جائز ہے کہ اس سے نکاح کرے۔ کیونکہ حرمت بجانب عورت نہیں ہوتی ✤ مشائخ نے فرمایا ہے جمیع وجوہ میں اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے — فتاویٰ عالمگیری ✤

(۶) دو عادلوں نے تعلق رضاعی بتایا۔ اگر کسی عورت کے روبرو دو مردوں نے یا ایک مرد اور دو عادل عورتوں نے بیان کیا کہ تم دونوں (یعنی تم اور تمہارا خاوند) میں رضاعت متحقق ہے۔ تو عورت کو اپنے خاوند کے پاس رہنا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ ایسا بیان ہے کہ اگر قاضی کے روبرو ہو تو رضاعت ثابت ہو جائیگی۔ تو جب عورت کے روبرو گواہی ثبوت ہو گیا — فتاویٰ عالمگیری ✤ (۲) اگر ایک شخص نے ایسی خبر دی اور مرد کے دل میں آیا کہ یہ سچ کہتا ہے تو اولیٰ یہ ہے کہ عورت سے پرہیز کرے اور احتیاط رکھے۔ گو اس شخص نے قبل نکاح خبر دی ہو یا بعد نکاح — فتاویٰ عالمگیری ✤ اگر دو عادل گواہوں نے ایک عورت سے کہا کہ تجھ میں اور تیرے خاوند میں رضاعی تعلق ہے۔ یا کہا کہ تجکو خاوند نے تین طلاق دی ہیں۔ اور خاوند انکار کرتا ہے پھر دونوں گواہ مرگئے یا غائب ہو گئے پیشتر اس کے کہ قاضی کے روبرو گواہی دیتے تو عورت کو مرد کے پاس رہنا جائز نہیں (کیونکہ حرمت رضاعت ثابت ہو گئی)۔ پھر عورت کو یہ بھی جائز نہیں کہ مرد کو قتل کر ڈالے۔ یہی قول مفتی بہ ہے۔ پھر یہ بھی عورت کو جائز نہیں کہ تین طلاق کی گواہی سنکر دوسرا[1] نکاح کرے۔ مگر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قول ضعیف یہ ہے کہ عورت کو دوسرا خاوند کر لینا دیانۃً جائز ہے — درمختار ✤ اگر قاضی نے ایک عادل شخص کی گواہی سے خاوند اور بیوی میں تعلق رضاعی قائم کر کے علیحدگی کرا دی تو یہ حکم نافذ نہ ہوگا — اور قاضی انہیں علیحدگی نہ کریگا جبتک دو مرد گواہی نہ دیں۔ یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی نہ دیں — درمختار و فتاویٰ حمادیہ ✤

(۷) اگر کسی نے خاوند بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں دودھ پلایا ہے۔ اگر ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ پھر ایک عورت نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ تو یہ چار صورتوں سے خالی نہیں — (۱) عورت اور مرد دونوں نے اسکی تصدیق کی۔ تو نکاح فاسد ہو جائیگا اور عورت کو مہر کچھ نہیں ملے گا۔ بشرطیکہ صحبت نہ ہوئی ہو۔ (۲) دونوں نے اس کی تکذیب کی۔ تو نکاح قائم رہے گا لیکن اگر عورت خبر دینے والی عادل ہو تو پرہیزگاری یہ ہے کہ مرد اس کو چھوڑ دے۔ اور جب اسکو چھوڑ دیا تو افضل یہ ہے کہ اس کو نصف مہر دے بشرطیکہ قبل صحبت کے علیحدگی ہو۔ اور عورت کے حق میں یہ افضل ہے کہ وہ مہر سے کچھ نہ لے۔ اگر بعد صحبت کے ہو تو خاوند کے حق میں افضل یہ ہے کہ اس کو پورا مہر دے اور نفقہ اور سکنیٰ اور عدت بھی۔ اور عورت کے حق میں یہ افضل ہے کہ اپنے مہر مسمی اور مہر مثل میں سے جو کم ہو وہ لے اور نفقہ اور سکنیٰ نہ لے ✤ پھر اگر مرد نے اس کو علیحدہ نہ کیا تو وہ اس کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے ✤ جبکہ دو عورتوں عادل نے۔ یا ایک مرد اور ایک عورت نے۔ یا دو مردوں نے جو غیر عادل ہیں۔ یا ایک مرد اور دو عورتوں نے جو غیر عادل ہیں خبر دی تب بھی یہی حکم ہے۔ (۳) اگر خاوند نے عورت خبر دہندہ کی تصدیق کی اور عورت نے تکذیب تو نکاح فاسد ہوگا اور مہر قائم رہیگا۔ اگر مرد نے تکذیب اور عورت نے تصدیق کی تو نکاح قائم رہے گا لیکن عورت کو اختیار ہوگا کہ مرد کو قسم دلا دے (یعنی قاضی کے روبرو)۔ پھر اگر وہ قسم سے نکول کر گیا۔ تو آپس میں علیحدگی کر دی جائیگی — فتاویٰ عالمگیری

(۸) صحیح معلوم نہ ہوا کہ کسنے دودھ پلایا۔ گاؤں کی کئی عورتوں نے کسی بچہ کو دودھ پلایا۔ پھر اسی گاؤں کے کسی مرد نے اس بچہ سے کہ وہ لڑکی تھی نکاح کیا۔ تو یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس کو نکاح میں لے اور یہ فقہاً ہے ✤ عورتوں پر واجب ہے کہ بلا ضرورت ہر بچہ کو دودھ نہ پلائیں اور اگر پلائیں تو یاد رکھیں۔ یا لکھ لیں کہ اکثر غلطی ہو جاتی ہے — فتاویٰ عالمگیری ✤ اگر ایک لڑکی کو گاؤں کی کئی عورتوں نے دودھ پلایا۔ پھر یاد نہ رہا کہ کس کس نے دودھ پلایا۔ پھر اسی گاؤں کے کسی شخص نے اس سے نکاح کرنا چاہا۔ تو اگر کوئی صاف علامت ظاہر نہ ہو کہ کسنے دودھ پلایا ہے۔ اور کوئی گواہ نہ ملے کہ فلاں عورت نے دودھ پلایا ہے تو وہ شخص نکاح کر سکتا ہے — درمختار ✤ طحطاوی نے کہا کہ علامت کی تشریح کسی نے نہیں کی مگر یہ اس طرح ہوگا کہ جو عورت دودھ والی وہاں بہت آتی جاتی ہو جہاں وہ لڑکی رہتی ہے یا وہ اسی گھر میں رہتی ہو۔ تو یہ نشان یا علامت سمجھو کہ اسی عورت نے دودھ پلایا ہے اور اشتباہ کے موقع پر اس لڑکی سے نہ نکاح کرے تو اچھا ہے — حاشیہ المدنی ✤

---

[1] یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عورت کو چاہیئے کہ اس خاوند کو زہر پلا کر مار ڈالے۔ مگر اس پر فتویٰ نہیں ہے۔ (دیکھو میری کتاب الطلاق)۔ پھر بعضوں کے نزدیک عورت کو اس خاوند کے پاس سے بھاگ جانا چاہیئے ✤

علیحدگی قاضی کرے گا۔ بغیر قاضی کی مداخلت کے آپس میں علیحدگی نہ ہو سکے گی ۔ فتاویٰ عالمگیری ✦ اگر دو مردوں نے یا ایک مرد اور دو عورتوں نے (عادل) قاضی کے روبرو گواہی دی اور قاضی نے خاوند اور بیوی میں علیحدگی کردی (۱) تو اگر صحبت سے پہلے علیحدگی ہوئی ہے تو عورت کو کچھ نہ ملیگا۔ اور صحبت کے ہوئی ہے تو مہر مسمیٰ اور مہر مثل میں سے جو کم ہے وہ ملیگا۔ اور نفقہ اور سکنی دوران عدت میں واجب نہ ہوگی ۔ فتاویٰ عالمگیری ✦

۱۹۔ تعلق ناجائز کا بعض صورتوں میں ثبوت

۱۔ اگر کوئی شخص کہے کہ مجھ سے ایسا فعل سرزد ہوا تھا جس کی وجہ سے مجھ میں اور بیوی میں ممانعت نکاح قائم ہوئی ہے۔ تو اس کا بیان صحیح مانا جائے گا۔ اور فریقین میں علیحدگی کرائی جائیگی

۱۔ مثال ۔ بیوی سے کہے میرا تعلق تمہاری ماں سے نکاح سے پہلے تمہاری ماں سے تھا لہٰذا ہم دونوں علیحدہ کئے جائیں گے ۔ عورت کو مہر پورا ملیگا ۔ عقد کو نہیں ہوا ✦

۲۔ اگر اس نے مذاق سے ہی کہا ہے ۔ تب بھی علیحدگی کرائی جائیگی ۔ یا اگر وہ بیوی سے کہے کہ میں نے تو جھوٹ بولا تھا ۔ تو صحیح نہیں مانا جائیگا ✦

۲۔ اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ میرا تعلق میری لونڈی سے ہے ۔ تو وہ اس کے بیٹے کے واسطے ناجائز ہوگی

۱۔ اگر یہ لونڈی اس شخص کی نہیں ہے ۔ تو اس کا بیٹا اس کے بیان کو غلط تسلیم کرسکتا ہے ۔ اور لونڈی سے اپنا تعلق کرسکتا ہے ✦ ۲۔ اگر وہ لونڈی باپ سے میراث میں ملی ہے تو بیٹا اس کے ساتھ تعلق کرسکتا ہے ۔ بشرطیکہ اس کو معلوم ہو جائے کہ باپ کا تعلق اس سے نہیں رہا ہے ✦

۳۔ اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ میں نے فلاں عورت کا بوسہ لیا ہے ۔ مگر بلا خواہش تو خواہش کا ہونا ضرور سمجھا جائے گا۔ خصوصاً جبکہ منہ یا رخسار یا سر یا مقعد پر ہو ۔ اگرچہ مرد خواہش کا انکار ہی کرتا ہو ۔ ممانعت ضرور قائم کیجائیگی ۔ ہاں جسم کے اور حصہ کا بوسہ لینے میں ممکن ہے کہ خواہش کا دخل نہ ہو ✦

۱۔ ایک شخص نے ایک لونڈی سے نکاح کیا ۔ صحبت سے پہلے لونڈی نے اس شخص کے جوان بیٹے کا بوسہ لیا ۔ آقا کہتا ہے کہ خواہش سے بوسہ نہیں لیا تھا مگر خاوند کہتا ہے کہ خواہش سے لیا تھا ۔ خاوند اور بیوی میں علیحدگی کی جائیگی ۔ آقا کے انکار کی وجہ سے نصف مہر دینا ہوگا ۔ عورت کا بیان [illegible]

۴۔ اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ میں نے فلاں عورت کو چھوا یا اس کو برہنہ دیکھا ۔ مگر میرے دل میں کوئی خواہش نہیں تھی ۔ تو یہ بیان صحیح مانا جاسکتا ہے جب تک کہ صورت یہ نہ ہو کہ اس نے عورت کے گلے میں ہاتھ ڈالا ہو ✦ لیکن عورت کے سینہ پر ہاتھ لگائے یا اس کے ساتھ ایک ہی جانور پر سوار ہو ۔ تو اس کے متعلق ہمیشہ خواہش کا ہونا مانا جائے گا ۔ (ہاں اگر عورت کی پیٹھ پر کوئی دبیز کپڑا ہو تو وہ اور بات ہے) ✦

۵۔ اگر کسی عورت سے کسی کا تعلق ناجائز ہو تو اس کے متعلق عورت کے خاوند کا تسلیم کرنا نہ کرنا صحیح

مانا جائے گا۔ عورت کے بیان کو وقعت نہ ہوگی۔ (دیکھو دفعہ ۱۶) +

۱۔ اگر باپ اپنے بیٹے کی بیوی کا یا بیٹا اپنے باپ کی بیوی کا بوسہ خواہش سے لے (دونوں صورتوں میں عورت کی خلاف مرضی) ۔ تو ہر صورت میں عورت کے خاوند کا بیان صحیح مانا جائیگا۔ اگر وہ خواہش کو تسلیم کرے تو فریقین میں علیحدگی ہوگی ۔ اور خاوند کو مہر دینا ہوگا۔ گو وہ مرتکب جرم سے وصول کرے + لیکن اگر آپس میں صحبت ہو گئی تھی ۔ تب وہ مرتکب جرم سے کچھ نہیں لے سکتا۔ کیونکہ اس کی سزا حد سے ہوگی + **۲**۔ اگر کسی شخص نے لونڈی سے نکاح کیا اور اس نے صحبت سے پہلے خاوند کے بیٹے کا بوسہ لیا۔ تو خاوند کا بیان اس کے متعلق بھی وقعت رکھیگا + **۳**۔ اگر کسی عورت سے اسکو کنوارا سمجھکر نکاح کیا پھر کنوارا نہ پایا تو اس کے متعلق بھی خاوند جو بات تسلیم کرے وہ صحیح ہے +

۶ اگر عورت اقرار کرے کہ میرے خاوند نے مجھے تین طلاق دی ہیں۔ تو وہ اسی سے اپنا نکاح پھر کر سکتی ہے[۱]

۷ ۔ چھونے اور بوسہ لینے کی صورت میں شہادت ضروری ہوگی +

تشریحات (۱) خاوند و بیوی میں نکاح ممنوع تھا۔ اگر خاوند بیوی میں سے کوئی حرمت مصاہرہ ہونے کا اقرار کرے ۔ تو یہ اقرار تسلیم کیا جائے گا اور ان میں علیحدگی کرائی جائے گی۔ اگر اقرار کرے کہ نکاح سے پہلے ایسا ہوا تھا (۱) مثلاً اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تیرے ساتھ نکاح کرنے سے پہلے تیری ماں سے صحبت کی ہے تو اس اقرار کی تصدیق پر دونوں میں علیحدگی کرائی جائے گی ۔ لیکن مہر کے متعلق اس شخص کی بات صحیح نہیں مانی جائیگی ۔ اور جو مہر قرار پایا ہے وہ دلایا جائے گا ۔ یہ نہ ہوگا کہ اس پر عقر واجب ہو + پھر اس اقرار پر قائم رہنا بھی ضروری نہیں ہے ۔ چنانچہ اگر اس نے بعد میں انکار کر دیا اور کہا کہ میں تو جھوٹ بولتا تھا تو قاضی اس کے بیان کی تصدیق نہیں کرے گا ۔ ہاں اگر وہ اپنے اقرار میں فی الواقع جھوٹا ہو تو فی ما بینہ و بین اللہ تعالےٰ اس کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی ۔ فتاوی عالمگیری + (۲) ایک شخص سے کسی نے دریافت کیا کہ تو نے اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ کیا کیا ۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے ساتھ صحبت کی تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی ۔ (یعنے اس کی بیوی اس سے علیحدہ کی جائیگی) ۔ اگر پوچھنے والا اور جواب دینے والا دونوں مسخرے ہوں کہ آپس میں مذاق کرتے ہوں ۔ تو اس حکم میں کچھ فرق نہ آئیگا ۔ پھر اگر اس شخص نے دعوی کیا کہ میں نے جھوٹ کہا تھا تو اس کے بیان کی تصدیق نہیں کی جائے گی ۔ فتاوی عالمگیری (نیز دیکھو سند ۵) +

(۲) باپ کی لونڈی لڑکے کے واسطے ۔ ایک شخص کے پاس ایک لونڈی ہے اور اس نے کہا میں نے اس لونڈی سے صحبت کی ہے ۔ تو اب یہ لونڈی اس کے لڑکے کے واسطے جائز نہ ہوگی + (۱) اگر یہ لونڈی اس شخص کی ملک نہ ہو اور اس نے کہا کہ میں نے اس سے صحبت کی ہے تو لڑکے کو اختیار ہے کہ اس کے بیان کی تکذیب کرے اور لونڈی سے صحبت کرے کیونکہ ظاہر صورت میں تو وہ اس کے لڑکے کے واسطے حلال ہے + (۲) اگر لڑکے کو باپ کی میراث سے لونڈی ملی ہو تو وہ اس سے صحبت کر سکتا ہے اگر یہ معلوم نہ ہو کہ باپ نے اس سے صحبت کی تھی ۔ فتاوی عالمگیری ۔ (دیکھو دفعہ ۱۳) +

(۳) چھونا اور بوسہ لینا وغیرہ ۔ اگر کسی شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا اور کہا کہ یہ خواہش سے نہ تھا یا اس کو چھوا یا اس کے اندام نہانی کی طرف دیکھا اور کہا یہ خواہش سے نہیں تھا ۔ تو صدر الشہید رح نے بوسہ کے متعلق فرمایا کہ حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کے متعلق حکم دیا جائیگا تا وقتیکہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ بلا خواہش تھا اور چھونے اور اندام نہانی کی طرف دیکھنے کے متعلق حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کے متعلق حکم نہ دیا جائے گا تا وقتیکہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ یہ بخواہش تھا کیونکہ بوسہ لینا در اصل خواہش سے ہوتا ہے ۔ بخلاف چھونے اور نظر کرنے کے ۔ فتاوی عالمگیری ۔ چھونے کے متعلق بھی یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب اس نے اندام نہانی کے سوائے کسی اور حصہ بدن کو چھوا ہو ۔ اگر اس نے اندام نہانی کو چھوا تو بھی اسکی بات کی تصدیق نہ کی جائے گی ۔ فتاوی عالمگیری + امام مرغینانی منہ اور رخسار اور سر کے بوسہ کے متعلق اگرچہ مقنع کے اوپر سے ہی ہو حرمت مصاہرت ثابت ہونے کے متعلق فتوی دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر چھونے والے نے بلا خواہش چھونے کا دعوی کیا تو اس کا بیان صحیح نہ مانا جائے گا ۔ اور نقایی میں لکھا ہے کہ اگر اس نے چھونے کے متعلق خواہش موجود ہونے سے

---

[۱] دیکھو دفعہ ۸ +

انکار کیا تو یہ بات صحیح مان لی جائیگی۔ لیکن اگر ایسا ہوا کہ اس کا اندام نہانی منتشر ہوا اور ایسی حالت میں عورت سے بغلگیر ہوا تو خواہش سے انکار صحیح نہیں مانا جائیگا۔ اگر عورت کے سینہ پر ہاتھ لگایا اور کہا کہ میرا یہ فعل خواہش سے نہ تھا تو وہ صحیح نہیں مانا جائیگا کیونکہ ایسا فعل اکثر خواہش سے ہوتا ہے۔ ایسے ہی اگر عورت کے ساتھ سواری کے جانور پر سوار ہوا تب بھی یہی حکم ہے۔ بخلاف اس کے کہ اگر اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر دریا سے عبور کیا تب یہ حکم نہ ہوگا۔ فتاوی عالمگیری۔ (۱) دیکھو سنہ ۵۔

(۵) چھونے اور بوسہ لینے کی تصدیق۔ اگر زید کی بیوی نے دعوی کیا کہ زید کے لڑکے نے مجکو خواہش سے چھوا ہے تو اسکی بات تسلیم نہ کیجائیگی اور زید کے لڑکے کی بات تسلیم کی جائیگی۔ فتاوی عالمگیری۔ (۱) ایک شخص نے اپنے باپ کی بیوی کا بوسہ خواہش سے کیا یا باپ نے بیٹے کی بیوی کا بوسہ خواہش سے لیا حالانکہ عورت کنواری اس امر پر مجبور کی گئی تھی۔ اور اس کے خاوند نے اس فعل کے خواہش[۱] سے ہونیسے انکار کیا تو خاوند کے بیان کی تصدیق کی جائیگی۔ اور اگر خاوند نے اس زبردستی کرنے والے کے الفاظ کی تصدیق کی۔ تو بیوی علیحدگی ہو جائیگی۔ اور خاوند کے ذمہ مہر واجب ہوگا۔ پھر جب مہر وہ ادا کریگا تو اس فعل کے کرنے والے سے وصول کرے گا۔ بشرطیکہ اس نے عمداً شرارت سے ایسا کیا ہو اور اگر عمداً ایسا نہیں کیا ہے تو واپس نہیں لے سکتا۔ اور اگر صحبت ہوگئی تھی تو واپس نہیں لے سکتا۔ اگرچہ اس نے عمداً شرارت سے صحبت کی ہو کیونکہ اب اس پر حد شرعی واجب ہوگی۔ اور حد اور مہر یا ہم جمع نہیں ہوں گے۔ فتاوی عالمگیری۔ (دیکھو دفعہ ۵۵ ۔ نہ حد نہ مہر) بیٹے نے باپ کی بیوی کا بوسہ لیا اور کہا کہ میں نے دانستہ شرارت کے خیال سے ایسا کیا تو بیٹے کے ذمہ ادائیگی مہر ہوگی۔ اور اگر بیٹے نے باپ کی بیوی سے صحبت کی اور کہا بیشک شرارت سے ایسا کیا تھا تو مہر کی ادائیگی اس کے ذمہ نہ ہوگی۔ بلکہ حد زنا لازم ہوگی نہ مہر[۲]۔ درمختار۔ (۲) ایک شخص نے ایک لونڈی سے نکاح کیا۔ اور ابھی صحبت نہیں ہوئی تھی کہ لونڈی نے خاوند کے بیٹے کا خواہش سے بوسہ لیا خاوند نے دعوی کیا کہ اس عورت نے خواہش سے میرے بیٹے کا بوسہ لیا۔ مگر بندی کے مالک نے اس امر کو غلط بتایا۔ تو لونڈی اپنے خاوند سے بائن ہو جائیگی کیونکہ خاوند اقرار کرتا ہے کہ اس نے خواہش سے میرے بیٹے کا بوسہ لیا ہے۔ خاوند کے ذمہ نصف مہر لازم ہوگا۔ کیونکہ مالک نے معاملہ کو غلط بتایا۔ یعنے یہ کہ عورت نے خواہش سے بوسہ نہیں لیا ہے۔ اگر اس معاملہ میں لونڈی نے خود کہا کہ میں نے خواہش سے بوسہ لیا تھا۔ تو اس کا بیان بھی قابل تسلیم نہیں ہوگا فتاوی عالمگیری۔ (۳) ایک شخص نے ایک عورت سے اس کو کنواری سمجھکر نکاح کیا۔ صحبت کے موقع پر اس کو کنوارا نہ پایا۔ اس سے دریافت کیا کہ کنوارا پن کیونکر زائل ہوا۔ وہ بولی کہ تمہارے باپ نے ایسا کیا۔ اگر خاوند نے اس امر کو تسلیم کر لیا تو وہ بائنہ ہو گئی۔ اور اس کو مہر کچھ نہیں ملیگا۔ اور اگر تسلیم نہ کیا تو وہ اس کی بیوی رہی۔ فتاوی عالمگیری۔

(۶) عورت کا اقرار متعلق تین طلاق۔ اگر عورت اقرار کرے کہ مجکو خاوند نے تین طلاق دی ہیں تو اس کو حلال ہے کہ کسی مرد سے نکاح کرے۔ درمختار۔ وجہ یہ ہے کہ طلاق عورت کے حق میں مخفی رہ سکتی ہے تو اس اقرار سے انکار کرنا بھی صحیح ہوگا۔ ہاں یہ ظاہری حکم ہے۔ اگر اس کو پورا یقین ہو کہ تین طلاق ہوئی ہیں تو باعتبار دیانت کے عورت کو جائز نہیں کہ اس مرد سے نکاح کرے۔ حاشیہ المدنی فاقلاعن الحلبی۔

(۷) خواہش سے چھونے پر گواہی۔ اگر گواہوں نے گواہی دی کہ اس شخص نے ہمارے سامنے کہا تھا کہ میں نے خواہش سے چھوا تھا یا بوسہ لیا تھا تو یہ گواہی مقبول ہوگی۔ اور بلا خواہش چھونے پر گواہی مقبول ہوگی یا نہیں تو اس میں اختلاف ہے۔ مگر مختار یہ ہے کہ مقبول ہوگی۔ اور فخر الاسلام علی بزدوی کا یہی مذہب ہے۔ اور ایسا ہی امام محمد نے نکاح الجامع میں ذکر فرمایا ہے۔ کیونکہ خواہش ایسی چیز ہے کہ اس کا حال معلوم ہو جاتا ہے مثلاً اندام نہانی کی جنبش یا اندام کے انتشار سے۔ فتاوی عالمگیری۔ گواہی مقبول ہوگی چھونے یا بوسہ لینے کے متعلق یا عورت یا مرد کے اندام نہانی کی طرف شہوت سے دیکھنے کے متعلق۔ بنابر مذہب مختار جیسا کہ تجنیس میں ہے۔ کیونکہ خواہش ایسی چیز ہے کہ جس کے متعلق بعض نشانات سے معلوم ہو سکتا ہے جیسے اندام نہانی کی حالت وغیرہ سے۔ درمختار۔ حرمت مصاہرت کے ثبوت سے نکاح ٹوٹ نہیں جاتا۔ حتی کہ عورت کو حلال نہیں ہے دوسرا نکاح کرنا بغیر پہلے خاوند سے علیحدگی کے۔ اور عدت ختم ہو جانے کے اب فریقین میں صحبت زنا نہ ہوگی۔ درمختار۔

---

[۱] یعنے کہا کہ اگرچہ زبردستی کی گئی مگر شہوت سے یہ امر خالی نہ تھا[۲] کیونکہ عورت اس کے متعلق عورت کا بتانا کہ اس نے صحبت سے پہلے کیوں نہ بتایا۔ [۲] حد اور ادائیگی مہر جمع نہیں ہوتیں۔ دیکھو دفعہ ۵۵۔

صابیہ ہوگئی تو امام اعظم کے نزدیک نکاح فاسد نہ ہوگا لیکن صاحبین کے نزدیک نکاح فاسد ہوجائیگا۔ اگر عورت مجوسیہ ہوگئی۔ تو آپس میں جدائی ہوجائیگی اور عورت کو مہر کچھ نہیں ملیگا۔ اور نہ متعہ ملیگا اگر قبل صحبت مجوسیہ ہوئی۔ اگر مرد مجوسی ہوگیا (عورت مسلمان ہی رہی) اگر صحبت سے پہلے ایسا ہوا تو عورت کو نصف مہر ملیگا اگر مہر مسمی تھا۔ اگر مسمی نہ تھا تو متعہ واجب ہوگا۔ اگر صحبت کے بعد مرد مجوسی ہوگیا تو عورت کو پورا مہر ملے گا۔ فتاوی عالمگیری۔ (۱) اگر کسی مسلمان کی کتابی بیوی ہو اور پھر وہ شخص مرتد ہوجائے تو بیوی اس سے علیحدہ ہوجائیگی اور بچہ اپنے ماں باپ میں سے اس کے تابع قرار دیا جائیگا جو دونوں میں سے اچھے دین پر ہو اور یہ حکم اس وقت ہے کہ دار مختلف نہ ہو۔ مثلاً دونوں دار اسلام میں ہوں یا دونوں دار حرب میں ہوں۔ یا بچہ دار اسلام میں ہو اور باپ دار حرب میں مسلمان ہو تو بچہ اپنے باپ کی تبعیت میں مسلمان ہوگا۔ کیونکہ باپ اگرچہ دار حرب میں مسلمان ہوا ہے لیکن وہ حکماً دار اسلام کے لوگوں میں سے ہے۔ اور اگر بچہ دار حرب میں ہو اور باپ دار اسلام میں مسلمان ہوگیا تو بچہ اس کے تابع قرار نہ دیا جائیگا اور مسلمان نہ ہوگا۔ مجوسی دین دالاکتابی سے بدتر ہے۔ اگر ماں باپ میں سے ایک مجوسی اور دوسرا کتابی ہو تو بچہ (مثلاً بیٹی) کتابی قرار دی جائیگی۔ تو مسلمان مرد کو جائز ہوگا کہ اس سے نکاح کرسکے۔ اور اس کا ذبیحہ حلال ہے (۲) ایک مسلمان نے ایک نصرانی عورت سے نکاح کیا۔ پھر دونوں مجوسی ہوگئے تو امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں میں علیحدگی ہوجائیگی لیکن امام محمد کے نزدیک علیحدگی نہ ہوگی۔ (۳) اگر مسلمان کی بیوی نصرانی ہو اور دونوں ساتھ ہی یہودی ہوجائیں تو بالاتفاق دونوں میں علیحدگی ہوجائیگی۔ اور عورت کے واسطے پورا مہر ہوگا کیونکہ علیحدگی کا سبب مرد کی طرف سے ہے۔ فتاوی عالمگیری۔ (۵) اگر بیوی ذمیہ (کتابی) کا خاوند مسلمان ہوگیا۔ تو دونوں میں علیحدگی نہ ہوگی۔ فتاوی عالمگیری

(۹ و ۱۰) خاوند یا بیوی کا مرتد ہونا۔ اگر خاوند یا بیوی دین اسلام سے مرتد ہوگئے تو دونوں میں بلا طلاق کے علیحدگی ہوجائیگی۔ خواہ قبل صحبت کے مرتد ہو یا بعد صحبت کے۔ اگر صرف خاوند مرتد ہوا ہے تو عورت کو مہر ملیگا۔ پورا بشرطیکہ صحبت ہوئی تھی (یا خلوت۔ درمختار) ۔ یا نصف مہر ملیگا اگر صحبت نہیں ہوئی تھی۔ اگر صرف عورت مرتد ہوئی ہو۔ تو اگر صحبت ہوگئی تھی تو اسکو پورا مہر ملیگا۔ اگر صحبت نہیں ہوئی تھی تو اس کو کچھ مہر نہیں ملے گا۔ اگر خاوند و بیوی دونوں ساتھ مرتد ہوگئے اور دونوں میں سے ایک مسلمان ہوگیا۔ تو دونوں میں علیحدگی ہوجائیگی۔ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کونسا مرتد ہوا تھا۔ تو یہ قرار دیا جائے گا کہ دونوں ساتھ مرتد ہوئے تھے۔ فتاوی عالمگیری۔ اگر خاوند بیوی ساتھ مرتد ہوجائیں تو ان کا نکاح قائم رہے گا۔ اگر معلوم نہ ہو پہلے کون مرتد ہوا بعد میں کون تو غرقی کے مسئلہ[1] کے مانند خیال کیا جائے گا کہ ساتھ ہی مرتد ہوئے تھے۔ اور پھر دونوں مسلمان ہوجائیں۔ تو استحساناً نکاح باقی رہے گا۔ اگر ان میں سے ایک دوسرے سے پہلے مسلمان ہوجائے تو نکاح فاسد ہوجائے گا۔ اور صحبت سے پہلے مہر کچھ نہ ہوگا۔ اور اگر عورت مرد کے بعد یا مرد عورت کے بعد مسلمان ہوا تو نصف مہر واجب ہوگا اگر مہر مسمی تھا۔ اور اگر مہر مسمی نہ تھا تو متعہ واجب ہوگا۔ درمختار۔ اگر بعد صحبت کے ارتداد و اسلام ہوا تو مہر مسمی یا مہر مثل واجب ہوگا۔ حاشیۃ المدنی۔ خاوند اور بیوی میں سے ایک کے مرتد ہوجانے سے فوراً نکاح فسخ ہوجاتا ہے تو تعداد طلاق کم نہ ہوگی اور قاضی سے حکم لینے کی ضرورت نہ ہوگی۔ درمختار۔ اگر عورت سے صحبت ہوچکی ہے۔ اگرچہ حکمی ہو (یعنی خلوت صحیح ہوئی ہو) تو عورت کو پورا مہر ملے گا کیونکہ صحبت سے مہر مؤکد ہوگیا۔ (خواہ مرد مرتد ہوا ہو یا عورت۔ طحطاوی)۔ اور جس عورت سے صحبت نہیں ہوئی تو اس کو نصف مہر ملے گا۔ اگر مہر مسمی ہے ورنہ متعہ ملیگا۔ اور اگر مرد مرتد ہوا۔ تو نصف مہر اور متعہ ملے گا اور عدت کے ایام کا نفقہ۔ (اگر عورت سے صحبت نہیں ہوئی تو نہ عدت ہوگی اور نہ نفقہ۔ حاشیۃ المدنی) ۔ اگر عورت مرتد ہوئی تو مرد کے ذمہ کچھ مہر اور نفقہ نہ ہوگا سوائے مکان سکونت کے ایسی پر فتوی ہے۔ کیونکہ علیحدگی عورت کی طرف سے ہوئی پیشتر اس کے کہ مہر محکم ہوجاتا (سکنی اس وقت واجب ہوتی ہے۔ بادشاہ حکم کرتا خاوند کو کہ عورت کو قید کرکے اپنے پاس رکھو۔ اگر بادشاہ خود قید کرے تو خاوند کے ذمہ سکنی نہ ہوگی۔ حاشیۃ المدنی) ۔ درمختار۔ نیز دیکھو دفعہ ۸۰۔ (۱۱) اگر خاوند بیوی کافر ہوں۔ اگر خاوند و بیوی میں سے ایک مسلمان ہوجائے تو دوسرے پر بھی اسلام پیش کیا جائے گا۔ اگر وہ بھی مسلمان ہوگیا۔ تو دونوں کا نکاح قائم رہے گا۔ ورنہ دونوں میں علیحدگی کرائی جائیگی۔ کنز۔ اگر دوسرا خاموش رہا تو قاضی اس پر دوبارہ اسلام پیش کرے گا یہاں تک کہ تین مرتبہ تک پیش کرے گا۔ اب دونوں میں جو کفر پر اڑ گیا ہے چاہے وہ بالغ ہو یا نابالغ سمجھدار بہرحال اس کے اسلام کے انکار کرنے پر

---

[1] بچہ کا مذہب۔ دیکھو دفعہ ۱۳۔ ۱(۸) ع [2] دیکھو کتاب المیراث دفعہ ۱۲۶۔

نقشہ ۴۔ تبدیل مذہب سے نکاح قائم رہنا نہ رہنا۔ اور مہر ملنا نہ ملنا
جبکہ خاوند یا بیوی یا دونوں مذہب تبدیل کر لیں
جو نمبر ہوئے گئے ہیں وہ دفعہ ۲۰۴ کے نمبروں کی مطابقت سے ہیں خاوند = بیوی = پہلے = مہر صحبت سے پہلے کیا ملیگا بعد = مہر صحبت
کے بعد کیا ملے گا ۶ = آپس میں علیحدگی ہوگی۔ قائم = نکاح قائم رہے گا۔ ۱ = پورا مہر ½ = نصف مہر
جبکہ پہلے دونوں مسلمان ہوں
جبکہ پہلے دونوں کتابی ہوں
جبکہ پہلے دونوں کافر ہوں
جبکہ پہلے خاوند مسلمان ہو اور بیوی کتابی
مجوسی
مسلمان
مرتد
کتابی
کافر
عیسائی
یہودی
قائم
(طلاق)
مہر پورا (بعد دخول کے)

دونوں میں علیحدگی کردی جائیگی - اور یہ امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک ہے - اگر دونوں میں سے ایک نابالغ کم سمجھ ہو تو اس کے سمجھدار ہونے کا انتظار کیا جائے گا - پھر جب وہ سمجھدار و عاقل ہو جائیگا تو اس پر اسلام پیش کیا جائے گا - اگر مسلمان ہوگیا تو اچھا ہے ورنہ دونوں میں علیحدگی کرائی جائیگی اور اس کے بالغ ہونے کا انتظار نہ کیا جائیگا - اگر دونوں میں سے ایک دیوانہ ہو تو اس کے ماں باپ پر اسلام پیش کیا جائے گا - تو اگر دونوں مسلمان ہوگئے یا ایک مسلمان ہوا تو خیر ورنہ دونوں میں علیحدگی کرائی جائیگی - اور اگر خاوند مسلمان ہوگیا اور بیوی نے انکار کیا تو دونوں میں علیحدگی ہو جائے گی - مگر یہ علیحدگی طلاق نہ ہوگی اگر بیوی مسلمان ہوئی اور خاوند کافر رہا تو دونوں میں علیحدگی امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک طلاق ہوگی - پھر اگر بوجہ انکار کے دونوں میں علیحدگی واقع ہوئی تو اگر بعد صحبت کے علیحدگی ہوئی تو عورت کو پورا مہر ملیگا اور اگر قبل صحبت کے ہوئی اور خاوند کے انکار کی وجہ سے تو عورت کو آدھا مہر ملے گا اور اگر بیوی کے انکار کی وجہ سے ہو تو بیوی کو کچھ نہیں ملے گا - فتاوی عالمگیری ﴿ اصل یہ ہے کہ جس کا مسلمان ہونا صحیح ہے اسلام لانے کے وقت اس کا انکار بھی صحیح ہے اسلام سے (لہذا نابالغ سمجھدار کا اسلام لانا صحیح ہے تو انکار بھی صحیح رہے گا) — درمختار ﴿ اگر خاوند دیوانہ ہے تو اس کی دیوانگی زائل ہونے تک انتظار نہ کیا جائے گا - بلکہ اسلام اس کے ماں باپ پر پیش کیا جائیگا - اگر ان میں سے کسی نے اسلام قبول کیا تو دیوانہ بھی ان کے تابع مسلمان قرار پائیگا - اور نکاح باقی رہیگا - پھر اگر اس کے ماں یا باپ نہ ہوں - تو قاضی دیوانہ کی طرف سے ایک وصی قائم کرے گا - پھر اس پر علیحدگی کا حکم لگایا جائیگا - اس مسئلہ کو باقانی نے بہنسی سے اور اس نے زاہدی کے روضۃ العلماء سے نقل کیا ہے — درمختار ﴿ (۲) بعض دہنیقہ نے گواہوں کے روبرو مجوسیہ عورت سے نکاح کیا اور دونوں میں خلوت ہوئی مگر ابھی صحبت نہیں ہوئی تھی کہ دونوں مسلمان ہوگئے - اور باطنی نفاق مسلمانوں سے چھوڑ دیا کر دل سے مسلمان ہوگئے - پھر عورت نے پیشتر اس کے کہ خاوند سے علیحدگی ہو کسی اور شخص سے نکاح کر لیا - تو شیخ امام ابو بکر بن الفضل نے فرمایا کہ اگر دونوں اسلام کا اظہار کرتے تھے اگرچہ دل سے کفر کے معتقد تھے تو ان کا نکاح اول صحیح ہے - اور دوسرے شخص سے جو عورت نے نکاح کیا ہے وہ باطل ہوگا - اور اگر دونوں یا ان میں سے ایک کفر کا اظہار کرتا ہو تو بمنزلہ مرتد کے ہوں گے کہ ان کا نکاح اول صحیح نہ ہوگا - اور عورت کا نکاح ثانی دوسرے شخص سے صحیح رہیگا — فتاوی عالمگیری ﴿ (۳) اگر خاوند مسلمان ہوا - اور عورت مجوسیہ تھی کہ پھر یہودیہ ہوگئی یا نصرانیہ تو نکاح ان میں قائم رہیگا یہ ایسا ہی ہے کہ اگر عورت پہلے سے یہودیہ یا نصرانیہ ہوتی تو نکاح قائم رہتا (کیونکہ وہ اہل کتاب ہوئی) تو انجام کار نکاح مسلمان اور کتابیہ میں صحیح ہے — درمختار ﴿ اور علیحدگی کرنی ان دونوں میں طلاق بائن ہے کہ عدد طلاق میں کمی ہو جائیگی (گویا اگر علیحدگی کے بعد پھر اس عورت سے نکاح کرے تو اس کے متعلق تین طلاق کا مالک نہیں رہے گا بلکہ دو کا رہے گا) اگر خاوند اسلام سے انکار کرے ، بیوی ﴿ (اگر عورت اسلام سے انکار کرے تو علیحدگی طلاق نہیں ہوگی کیونکہ طلاق عورت کی طرف سے نہیں ہوتی ہے — درمختار ﴿

<u>قاعدہ ۱</u> — شیخ خجندی فرماتے ہیں کہ اگر خاوند و بیوی میں سے کوئی اپنا مذہب تبدیل کرے تو فرض کرو کہ وہ آپس میں خاوند و بیوی نہیں ہیں - اور ایسا ان کا نکاح ہوتا ہے - تو اگر ان کا نکاح اب ممنوع یا جائز ہو - تو ان میں جو نکاح قائم ہے وہ باطل ہو جائے گا — فتاوی عالمگیری ﴿ <u>قاعدہ ۲</u> — اگر عورت زمانہ عدت میں مرگئی تو اس کا مسلمان خاوند وارث ہوگا استحساناً — درمختار ﴿ <u>قاعدہ ۳</u> — عورت نابالغہ بتیہ کو کوڑے کی تعزیر فقہا نے لگائی ہے (نزد ابو یوسف و امام اعظم) لیکن امام محمد کے نزدیک آزاد کرکے اسقاط مناسب کوڑے ہیں - حلوی نے لکھا ہے کہ ابو یوسف کے قول پر فتوی ہے - اور بحر الرائق میں لکھا ہے کہ یہی مختار ہے — طحطاوی ﴿

[illegible] <u>عورت کے ماں باپ مذہب تبدیل کریں</u> - اگر ایک مسلمان کا ایک ایسی لڑکی سے نکاح ہوا جس کے ماں باپ مسلمان ہیں پھر دونوں مرتد ہوگئے - تو یہ لڑکی اپنے خاوند سے بائن نہ ہوگی اگرچہ دونوں ماں باپ دار حرب میں چلے جائیں (۱) اگر اس لڑکی کو اپنے ساتھ لے جائیں تو بائن ہو جائیگی (۲) اگر دونوں میں سے ایک پہلے دار اسلام میں مرتد ہوکر یا مسلمان ہی مرگیا پھر دوسرا مرتد ہوکر اس لڑکی کو لیکر دار حرب میں چلا گیا تو یہ لڑکی اپنے خاوند سے بائن نہ ہوگی (۳) ایک نصرانی لڑکی ایک مسلمان کی بیوی ہے تو اگر اس کا باپ مجوسی ہوگیا جبکہ اس کی ماں نصرانی ہونے کی حالت میں مرچکی ہے - تو یہ لڑکی اپنے خاوند سے بائن نہ

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۹۵ سلہ دیکھو دفعہ ۱ ﴿ سلہ کیونکہ قطع مسافت کرامت کے یا اعمال علویہ کے ذریعہ سے ہوئی ہو ﴿ مگر اس زمانہ میں یہ ثابت نہیں — م

۲۱۔ تباین دارسے نکاح قائم رہیگا یا فسخ ہوگا۔

۱۔ دار کے مختلف ہونیکی صورتیں۔

۱۔ اگر خاوند یا بیوی مسلمان ہوکر یا ذمی ہوکر دار حرب سے دار اسلام میں آجائیں۔ تو آپس میں علیحدگی ہوجائے گی ٭

۲۔ اگر حربی دار اسلام میں امن لینے آیا۔ اور پھر یہاں مطیع ہوگیا۔ اس کی بیوی اس سے علیحدہ ہوجائے گی ٭

۳۔ اگر خاوند یا بیوی قید ہوکر دار اسلام میں آجائیں[1]۔ تو آپس میں علیحدگی ہوجائے گی ٭

۴۔ اگر حربی مستامن ہوکر دار اسلام میں آئے۔ تو اس میں اور اس کی بیوی میں علیحدگی نہ ہوگی ٭

۵۔ اگر مسلمان مستامن ہوکر دار حرب میں جائے۔ تو اس میں اور اس کی بیوی میں علیحدگی نہ ہوگی ٭

۶۔ اگر دشمن کے قلعہ میں سے قیدیوں کو مسلمانوں کے قلعہ میں لایا جائے۔ یا انکے گھر سے۔ تو خاوند بیوی میں علیحدگی نہ ہوگی ٭

۷۔ اگر کسی مسلمان نے غیر ملک میں کتابی سے نکاح کیا۔ تو نکاح صحیح ہے ٭

- اگر مرد علیحدہ وہاں سے نکل آیا۔ تو خاوند بیوی میں علیحدگی ہوجائے گی ٭
- اگر عورت پہلے نکل آئے۔ اور پھر مرد نکلے۔ تو خاوند بیوی میں علیحدگی نہ ہوگی ٭
- اگر عورت اور مرد دونوں نکل آئے۔ تو نکاح قائم رہے گا ٭

۸۔ اگر غیر ملک میں خاوند بیوی مسلمان ہوجائیں (کتابی ہوں یا نہ ہوں)۔ ان کا نکاح قائم رہے گا ٭

۹۔ اگر غیر ملک میں خاوند بیوی میں سے بیوی مسلمان ہوجائے (کتابی ہو یا نہ ہو)۔ تین ماہ یا تین حیض انتظار کے بعد آپس کا نکاح فسخ ہوگا ٭

۱۰۔ اگر دار اسلام میں مسلمان خاوند یا بیوی مسلمان ہوجائیں (صحبت ہوئی ہو یا نہ)۔ تو انمیں سے دوسرے پر اسلام پیش کیا جائے۔ اگر مسلمان ہو تو علیحدگی کی جائیگی۔ پھر عورت کے واسطے تین حیض تک انتظار کیا جائے گا ٭

۱۱۔ اگر دار اسلام میں عورت مسلمان ہوگئی۔ اور پھر اسکا خاوند مستامن ہوکر آیا (چاہے پھر ذمی ہوجائے)۔ تین ماہ یا تین حیض انتظار کے بعد آپس کا نکاح فسخ ہوگا ٭

۱۲۔ اگر دار اسلام میں مرد مسلمان ہوگیا اور پھر اسکی بیوی مستامن ہوکر آئی (چاہے پھر ذمی ہوچکی)۔ تین ماہ یا تین حیض انتظار کے بعد آپکا نکاح فسخ ہوگا (یہ علیحدگی طلاق ہے)

۲۔ گرفتار ہوکر مسلمانوں کے قبضہ میں آنیکی صورتیں۔

۱۔ اگر کوئی کافر قید کیا گیا مع اس کی بیویوں کے کہ دونوں بہنیں تھیں۔ یا مع پانچ بیویوں کے۔ نکاح سب کا باطل ہوگا (نزد ابو حنیفہ و ابو یوسف) ٭

(۱) اگر یہ سب مسلمان ہوجائیں (اور نکاح علیحدہ علیحدہ ہوئے ہوں۔ تو جس بہن سے پہلے نکاح ہوا تھا (یا پہلی چار عورتوں کا نکاح) صحیح رہیگا۔ باقی باطل ہونگے

معہ اس کافر کے (اور نکاح ایک ہی دفعہ پر ہو ہو دو حربی بہنیں یا بی)۔ تو سب نکاح باطل ہوں گے۔ اجماعاً

۲۔ اگر کوئی کافر قید کیا گیا مع اس کی دو بیویوں کے (باقی دار حرب میں رہ گئیں)۔ ان دونوں کا نکاح قائم رہیگا۔ اور جو دار حرب میں رہ گئیں ان کا نکاح جاتا رہیگا

۳۔ اگر کوئی کافر قید کیا گیا مع اس کی دو بیویوں کے (کہ ماں اور بیٹی تھیں)۔ اگر وہ مسلمان نہ ہوا۔ تو دونوں سے نکاح باطل ہوجائے گا ٭

(۱) اگر یہ دونوں مسلمان ہوگئیں (صحبت سے پہلے) اگر ایک ہی معاہدہ میں نکاح ہوا تھا۔ ان کا نکاح باطل ہوگا ٭

(اگر علیحدہ علیحدہ معاہدہ میں نکاح ہوا تھا۔ پہلی عورت سے نکاح صحیح رہیگا۔ دوسری سے باطل (ابو حنیفہ و ابو یوسف)

---

[1] اگر دونوں قید ہوکر آئیں تو آپس میں علیحدگی نہیں ہوگی۔ گویا وہ ایسے ہیں جیسے کہ اپنے ہی دار میں ہیں ٭

[2] اگر ان میں سے ایک مر جائے یا اسلام لانے سے پہلے علیحدہ ہوجائے تو چاروں کا نکاح صحیح رہیگا ٭

۳۔ اگر یہ دونوں مسلمان ہوگئیں (صحبت کے بعد) اگر ایک ہی معاہدہ میں نکاح ہوا تھا۔۔ ان کا نکاح باطل ہوگا ۔

اگر علیحدہ علیحدہ معاہدہ میں نکاح ہوا تھا۔۔ پہلی عورت سے نکاح صحیح رہیگا۔ دوسری سے باطل ہوجائیگا ۔

۳۔ اگر یہ دونوں مسلمان ہوگئیں (صحبت کے بعد) پہلے بیٹی سے نکاح ہوا پھر ماں سے پہلے صحبت ماں سے ہوئی ۔۔ دونوں کا نکاح باطل ہے ہوجائیگا ۔

پہلے ماں سے نکاح ہوا پھر بیٹی سے پہلے صحبت بیٹی سے ہوئی ۔۔ دونوں کا نکاح باطل ہے (نزد ابو حنیفہ و ابو یوسف) ۔ پہلے

۴۔ اگر ایک حربی پانچ بیویاں لائے اور سب مسلمان ہوجائیں۔

۱۔ اگر یکے بعد دیگرے نکاح ہوا تھا ... ... تو پہلی چار کا نکاح صحیح رہے گا ۔

۲۔ اگر ایک ہی مرتبہ سب کا نکاح ہوا تھا ... ... تو سب سے علیحدگی کی جائیگی (نزد ابو حنیفہ و ابو یوسف) ۔

۳۔ اگر پہلے ایک نکاح ہوا تھا اور پھر چار سے ایک مرتبہ ... تو پہلی بیوی قائم رہیگی اور باقی علیحدہ کیجائیگی ۔

مسائل ① اگر تباین دار واقع ہو۔ تباین دار موجب فرقت ہے۔ (۱) اگر کوئی حربی دار حرب سے نکل کر مسلمان ہوکر دار اسلام میں آگیا۔ یا دار اسلام میں ذمی ہوکر رہا۔ خواہ خاوند ہو یا بیوی تو ایک دوسرے سے علیحدگی ہوجائیگی ۔ (۲) ایک حربی امان لیکر دار اسلام میں آیا اور پھر یہاں آکر ذمی ہونا اختیار کیا تو اس کی بیوی بائن ہوجائیگی ۔ (۳) اگر دونوں میں سے کوئی قید ہوکر آیا تو آپس میں علیحدگی ہوجائیگی۔ نہ اس وجہ سے کہ قید ہوکر آیا ہے۔ بلکہ اس وجہ سے کہ تباین دارین ہے۔ اور اگر دونوں قید ہوکر آئیں تو آپس میں علیحدگی نہ ہوگی ۔ (۴ و ۵) اگر کوئی حربی امان لیکر دار اسلام میں آیا یا کوئی مسلمان امان لیکر دار حرب میں گیا تو اس کی بیوی اس سے بائن نہ ہوجائے گی ۔ (۶) جو لوگ امام عادل سے باغی ہوگئے ہیں اگر اُن کے ہاں سے کوئی اہل عدل کے ہاں آیا۔ یا اہل عدل کے ہاں سے وہاں گیا۔ تو اس کی بیوی اس سے بائن نہ ہوگی ۔ (۷) دار حرب میں ایک مسلمان نے کسی کتابی حربی عورت سے نکاح کیا۔ پھر خاوند وہاں سے نکل آیا۔ تو ہمارے نزدیک عورت اس سے بائن ہوجائیگی۔ اگر خاوند سے پہلے یہ عورت نکلکر دار اسلام میں آجائے تو بائن نہیں ہوگی ۔۔ فتاویٰ عالمگیری ۔ اگر مسلمان نے دار حرب میں کتابیہ عورت سے نکاح کیا تو جائز ہے مگر مکروہ۔ پھر اگر اس کو دار اسلام میں لے آیا تو نکاح قائم رہیگا۔ اور اگر عورت کو وہاں چھوڑ کر خود نکل آیا تو بسبب تباین دار کے علیحدگی ہوجائے گی ۔۔ فتاویٰ عالمگیری ۔ فتح القدیر میں محیط سے لیا گیا ہے کہ اگر مسلمان حربی عورت سے نکاح کرکے (کتابیہ ہے) اس کو دار اسلام میں لے آیا۔ تو وہ علیحدہ ہوجائیگی ۔ صاحب نہر الفائق نے کہا کہ میں نے محیط رضوی میں یہ مضمون پایا کہ ایک مسلمان نے حربیہ کتابیہ سے دار حرب میں نکاح کیا۔ پھر عورت کو چھوڑ کر وہاں سے نکل آیا۔ تو عورت علیحدہ ہوگئی۔ اور اگر عورت مرد سے پہلے نکل آئی تو علیحدہ نہ ہوگی۔ تو فتح القدیر میں غلطی واقع ہوئی ۔۔ حاشیۃ المدنی ۔ (۸) (۹) اگر دار حرب میں خاوند بیوی میں سے ایک مسلمان ہوگیا۔ اور یہ دونوں اہل کتاب نہیں ہیں یا ہیں۔ اور صرف عورت مسلمان ہوئی ہے تو نکاح ٹوٹ جانا تین حیض پر موقوف رہیگا۔ خواہ عورت سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔ اگر تین حیض کے ختم ہونے سے پہلے خاوند بھی مسلمان ہوگیا تو نکاح قائم رہیگا ۔ (۱۰) اگر خاوند بیوی حربی ہوں اور امان لیکر آئے ہوں اور ان میں سے ایک مسلمان ہوجائے۔ تو ان میں علیحدگی دو طرح سے ہوگی۔ یا تو دوسرے پر اسلام پیش کرنے پر اور اس کے انکار کرنے پر یا عورت کے تین حیض ختم ہوجانے سے علیحدگی ہوگی۔ اور یہ حیض عدت کے شمار کے واسطے نہیں ہے اسی واسطے عورت مدخولہ و غیر مدخولہ اس معاملہ میں برابر ہیں۔ پھر اگر دونوں میں علیحدگی واقع ہوئی۔ تو اگر وہ مدخولہ نہ تھی تو عدت واجب نہ ہوگی۔ اگر بعد صحبت کے علیحدگی ہوئی۔ تو اگر عورت کافر حربی رہی ہے تب بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر عورت مسلمان ہوئی ہو تب بھی امام اعظم کے نزدیک یہی حکم ہے۔ اور اگر عورت کو بوجہ صغیرہ ہونے کے یا بڑھیا ہونے کے حیض نہ آتا ہو تو بغیر تین مہینے گذرنے کے علیحدگی نہ ہوگی۔ (۱۱) اگر عورت مسلمان ہوگئی حالانکہ اس کا خاوند حربی دار اسلام میں امن لیکر آیا ہے۔ تو بغیر تین حیض گذرنے کے علیحدگی نہ ہوگی۔ (۱۲) اسی طرح اگر اس کا خاوند حربی امان لیکر دار اسلام میں آکر یہاں ذمی ہوگیا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ حتیٰ کہ اگر عورت

لہ اور اس کو جائز ہوگا کہ بیٹی سے نکاح کرسکے نہ ماں سے ۔

دار حرب سے نکلکر دار اسلام میں آئی۔ اور ابھی تین حیض نہیں گذرے ہیں تو اس کے خاوند پر اسلام پیش کیا جائے گا۔ تو اگر وہ مسلمان ہو گیا تو دونوں میں علیحدگی نہ کرائی جائیگی اور اگر خاوند مسلمان ہو گیا پھر بیوی دار حرب سے نکل کر دار اسلام میں آئی اور ذمی ہو کر رہی تو جبتک تین حیض نہ گذر ینگے تب تک علیحدگی نہ ہوگی پھر جب تین حیض گذر سے اور دونوں میں علیحدگی ہوئی۔ تو امام اعظم و امام محمد کے نزدیک یہ علیحدگی طلاق نہ ہوگی جیسا کہ سیر کبیر میں مذکور ہے۔ فتاوی عالمگیری ✤

(۲۲) حربی گرفتار ہو کر آیا معہ بیویوں کے (۱) اگر ایک حربی قید ہو کر آیا اور اسکی بیویاں دو بہنیں ہیں یا چار یا پانچ ہیں اور یہ بھی قید ہو کر آئیں تو امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک سب کا نکاح باطل ہو جائے گا۔ خواہ یہ نکاح ایک عقد میں کیا یا مختلف عقدوں میں ✤ اگر کسی کافر کی بیویاں دو بہنیں ہوں یا پانچ عورتیں ہوں۔ پھر سب کے سب مسلمان ہو جائیں۔ تو اگر متفرق طور پر اُن سے نکاح ہوا تھا تو پہلی بہن سے نکاح اور پہلی چار عورتوں کا جائز رہے گا۔ اور باقی کا باطل ہو جائیگا۔ اگر ان سب سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا ہو تو سب کا نکاح باطل ہوگا اور اگر مرد کے مسلمان ہونے سے پہلے ان میں سے ایک عورت مر گئی یا بائن ہو گئی ہو تو باقی چار عورتوں کا جائز رہے گا۔ اور اگر یہ سب لوگ حربی ہوں تب بھی امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک یہی حکم ہے ✤ (۲) اگر کسی حربی کے ساتھ اس کی دو عورتیں قید ہو کر آئیں تو اُن کا نکاح باطل نہ ہوگا۔ اور جو دار حرب میں باقی رہ گئی ہیں اُن کا نکاح باطل ہو جائے گا ✤ (۳) اگر حربی نے ایک عورت اور اس کی ماں سے نکاح کیا۔ پھر مسلمان ہو گیا۔ تو اگر دونوں سے ایک ہی عقد میں کیا تھا تو دونوں کا نکاح باطل ہو جائے گا اور اگر دونوں سے متفرق موقع پر نکاح ہوا تھا۔ تو پہلی کا نکاح جائز رہے گا۔ اور دوسری کا نکاح باطل ہو جائے گا۔ یہ امام اعظم و امام ابو یوسف کا قول ہے۔ اور یہ بھی اس صورت میں ہے جبکہ کسی سے صحبت نہ کی ہو۔ اور اگر دونوں سے صحبت کر لی ہو تو بہر حال دونوں کا نکاح باطل ہوگا۔ اس پر اجماع ہے۔ اگر دونوں میں سے ایک سے صحبت کی جس سے پہلے نکاح کیا تھا۔ پھر دوسری عورت سے نکاح کیا تو پہلی عورت کا نکاح جائز اور دوسری کا باطل ہوگا۔ اس پر بھی اجماع ہے۔ اگر اس نے پہلی عورت کے ساتھ صحبت نہ کی بلکہ دوسری کے ساتھ کی ہو۔ تو اگر پہلی والی بیٹی اور دوسری ماں ہو تو بالاتفاق دونوں کا نکاح باطل ہوگا۔ اور اگر پہلی ماں ہو اور دوسری بیٹی اور صورت یہ ہو کہ دوسری کے ساتھ صحبت کی ہو تو بھی امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں کا نکاح باطل ہوگا لیکن اس کو اختیار ہوگا کہ بیٹی کے ساتھ نکاح کرے اور ماں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں۔ فتاوی عالمگیری

امام محمدؒ اور شافعیؒ نے حدیث[۵۱] فیروز کی دلیل لی ہے (یعنے محمدؒ اور شافعیؒ نے اختیار کیا ہے اسلام لانے والے کو صرف چار عورتوں کے رکھنے میں کوئی سی ہوں۔ اور اسیطرح دو بہنوں میں سے جس کو چاہے رکھے۔ اور ماں اور بیٹی میں سے بیٹی کو رکھے اور ماں کو چھوڑے یا دونوں کو چھوڑ دے) ۔۔ درمختار ✤

ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور صحیح ابن حبان میں ضحاک ابن فیروز عن ابیہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فیروز دیلمی سے جبکہ وہ مسلمان ہوا اور اس کے پاس دو بہنیں تھیں کہ ان میں سے جس کو چاہے رکھے اور دوسری کو طلاق دیدے۔ اور ترمذی میں مروی ہے کہ غیلان[۵۲] بن سلمی الثقفی مسلمان ہوا اور اس کے پاس دس عورتیں تھیں زمانہ جاہلیت میں وہ بھی مسلمان ہو گئیں۔ تو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان عورتوں میں سے چار کو رکھ لے۔ حاشیۃ المدنی ✤ مگر ہم کہیں گے کہ حضرت کا اختیار دینا نکاح دوبارہ کرنیکے متعلق ہے بعد اس کے کہ اُن سے علیحدگی اختیار کریں (یعنے پہلا نکاح تو باطل ہوا اور پھر فیروز اور غیلان کو اختیار دیا گیا کہ ان عورتوں میں سے جس سے چاہیں نکاح کر لیں) ۔۔ درمختار ✤ (۴) ایک حربی کافر نے پانچ عورتوں سے آگے پیچھے نکاح کیا۔ پھر سب کی سب ایک ہی دفعہ مسلمان ہو گئیں تو بالاتفاق پہلی چار عورتیں اس کے واسطے جائز رہینگی اور پانچویں سے علیحدگی کرائی جائیگی ✤ اگر حربی نے سب عورتوں سے ایک ہی موقع پر نکاح کیا تھا تو امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک سب عورتیں اس سے علیحدہ کر دی جائینگی۔ اگر پہلے ایک عورت سے نکاح کیا تھا پھر چار عورتوں سے ایک ہی موقع پر نکاح کیا تو پہلی عورت کا نکاح جائز ہوگا ۔ فتاوی قاضیخان ✤

---

[۵۱] دیکھو دفعہ ۳ شان نزول ۵ ✤ [۵۲] دیکھو دفعہ ۳ شان نزول ۱ ✤

۳

باب سوم
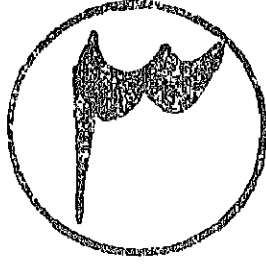
کفائت

یعنی

خاوند اور بیوی کا ہم کفو ہونا۔

فصل اول۔ کفائت اور اسکے قواعد

باب ۱۳ فصل اوّل - کفائت اور اُسکے قواعد

خلاصہ - کفائت کے معنی برابری کے ہیں، شرع میں اس سے مطلب ہے کہ عورت و مرد جن کا نکاح کیا جاتا ہے حتی المقدور ہم وزن ہوں یعنی بلحاظ خاندان - ذات پیشہ - آزادی - غلامی - امیری - فقیری تقریباً ہم پلہ ہوں ۔ مگر کفائت زیادہ تر عرب میں مدنظر رکھی جاتی ہے عجم میں صرف آزاد اور مسلمان ہونا کافی ہے - بس خاوند بیوی کا ہم کفو ہیں ۔ پہلے تو کفو کا اس قدر خیال رکھا جاتا تھا کہ اگر غلطی سے غیر کفو میں نکاح ہو بھی گیا اور دو تین بچے بھی ہو گئے اور پھر پتہ لگا کہ خاوند ہم کفو نہیں ہے تو مبسوط کی روایت کے بموجب ولی کو عدالت سے چارہ جوئی کر کے علیحدگی کروا دینے کا حق تھا ۔ ہندوستان میں کفائت پر کچھ غور نہیں ۔

۲۲ - کفائت کیا ہے اور کن امور میں اسکی پابندی لازم ہے -

۱- کفائت کے لغوی معنی برابری کے ہیں - اور شرع میں اس سے مطلب مرد اور عورت کا (جن کا آپس میں نکاح کیا جاتا ہے) بعض امور میں ہمسر ہونا ہے - چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ عورتوں کا نکاح نہ کرو - مگر ہمسروں میں ۔

ا- اگر عورت کم درجہ کی ہو تو مضائقہ نہیں - مرد عورت سے کم درجہ کا نہ ہونا چاہیئے - دیکھو دفعہ ۲۳ - ۳ ۔

۲- کفائت کا معیار حسب فی طریق پر مدنظر رکھنا چاہیئے - لیکن خوبصورتی اور سمجھداری میں کفائت کو دخل نہ ہوگا ۔

ا- دیہاتی و شہری ہونا بھی کفائت میں داخل نہیں ہے - نہ وہ عیوب داخل ہیں جن سے بیع فسخ ہو جاتی ہے ۔ ب- کفائت کا عرب میں لحاظ کیا جاتا ہے نہ عجم میں کہ وہاں آزادی اور اسلام دو چیزیں کفائت ہیں ۔ ج- کفائت پر پہلے غور کرنا چاہیئے - بعد نکاح کچھ فائدہ نہیں ۔

<u>(۱) حسب و نسب و علم میں</u> ۱- قریش ہم کفو ہیں قریش کا (ہاشمی بھی شامل ہیں) نہ اور عرب کا ۲- عرب ہم کفو ہے عرب کا[۱] (بالشمولیت ہاشمی) انصار اور مہاجرین شامل ہیں[۲] ۳- موالی ہم کفو ہیں - موالی[۳] کے (نہ عرب کے) ۴- اعلیٰ[۴] نسب کا شخص - ہم کفو ہے ادنیٰ لیاقت والے[۵] کا ۔ ۵- مجہول النسب شخص - ہم کفو نہیں ہے صاحب نسب عورت کا ۔ ۶- حنفی مذہب والا - ہم کفو ہے شافعی عورت کا ۔

<u>(۲) آباء و اجداد کے اسلام قبول کرنے میں (غیر عرب میں)</u> - ۱- مسلمان جو پہلے غیر مسلم تھا - ہم کفو نہیں ہے - اس شخص کا جس کا باپ مسلمان تھا ۔ ۲- مسلمان (جس کا باپ مسلمان ہوا تھا) ہم کفو نہیں ہے - اُس شخص کا جس کا دادا مسلمان ہوا تھا ۔ ۳- ایک شخص جس کی دو نسل مسلمان تھیں - ہم کفو ہے - اُس شخص کا جس کی تین نسل یا زیادہ مسلمان تھیں ۔ ۴- ایک شخص جو مرتد ہو کر مسلمان ہوا - ہم کفو ہے - اس شخص کا جو مسلمان ہی ہے - مرتد ہوا ہی نہیں ۔

<u>(۳) آزادی اور غلامی میں</u> - (آزادی اور غلامی کا سوال صرف عجمیوں میں ہوتا ہے - عرب اس امر کا کچھ خیال نہیں کرتے) - ۱- غلام - ہم کفو نہیں ہے -

---

[۱] جو اپنے تئیں خلیفہ کی نسل بتاتے ہیں گو کسی ملک میں ہوں ہم کفو ہیں عرب کے ۔ [۲] بنو باہلہ شامل نہیں ہیں - گو بنو باہلہ بھی شامل کر دیا جاتا ہے - ہاں اہل عجم عرب کے ہم کفو نہیں ہیں ۔ [۳] موالی وہ لوگ جو سوائے عرب کے ہوں - موالی کے معنی مددگار کے ہیں ۔ [۴] چنانچہ [illegible] بھی ہم کفو نہیں سیفی عورت کا ۔ [۵] چنانچہ ایک متقی یا فاضل شخص ہم کفو ہے اس عورت کا جو حضرت علی کی نسب سے ہو - لیکن غایۃ السروجی میں اسکے خلاف لکھا ہے ۔

آزاد عورت کا ٭ ۲ - ایک شخص جس کا باپ آزاد کیا گیا - ہم کفو نہیں ہے - ہمیشہ آزاد کا ٭ ۳ - آزاد شدہ - ہم کفو نہیں ہے - آزاد ماں اور آزاد شدہ باپ کا ٭ ۴ - آزاد شدہ عورت اعلیٰ خاندان کی - ہم کفو نہیں ہے - آزاد شدہ مرد کی جو اعلیٰ خاندان کا ہو - ۵ - آزاد شدہ عورت اعلیٰ خاندان کی - ہم کفو ہے - مولیٰ کی ٭

(۴) مال اور حیثیت میں - (مطلب یہ ہے کہ اتنی استطاعت رکھتا ہو کہ مہر ادا کر سکے اور بیوی کو سنبھالنے کے قابل ہو - دیکھو دفعہ ۱۳ ٭ ۱ - اگر کسی کے پاس اتنا نہیں ہے کہ بیوی کا مہر دے سکے اور اسکو رکھ سکے - (یا دونوں میں سے ایک بات کر سکے) ہم کفو نہیں ہے - کسی عورت کا غریب ہو یا امیر (ابو یوسف کے نزدیک صرف عورت کے سنبھالنے کے واسطے اسکے پاس کافی موجود ہو) ٭ اگر عورت مہر معاف بھی کر دے تب بھی وہ مرد اس کا ہم کفو نہ ہوگا ٭ ۲ - اگر کسی عورت کا ایک غریب شخص سے نکاح ہو کہ وہ اسکو نہ نفقہ دے سکتا ہو اور نہ مہر اور اس شخص کا باپ امیر ہو - اور نکاح منظور کر لے - تو صحیح ہے ٭ ۳ - اگر کسی پر اسقدر قرض ہو کہ جسقدر مہر ہو سکتا ہے تو وہ ہم کفو ہے - عورت کیواسطے ٭

(۵) تجارت اور پیشہ میں - ۱ - گھوڑے کا سوداگر - پیالہ فروش - بُننے والا - حلال خور - حجام - چمڑہ رنگنے والا (سب ادنے درجہ کے پیشہ ور ہیں) ہم کفو نہیں ہیں - عطار - بزاز - صراف کے ٭ ۲ - تجارت اور پیشہ کے اختلاف میں کفائت کا لحاظ کم کیا جاتا ہے - تھوڑی کمی بیشی نظر انداز کی جاتی ہے ٭ امام ابو حنیفہ کے نزدیک تو پیشہ میں کفائت کچھ چیز نہیں ٭

(۶) نیک بختی اور خوبیوں میں - ۱ - بد اطوار شخص - ہم کفو نہیں ہے - ایک نیک عورت کا (دیکھو دفعہ ۲۵ کہ باپ نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی شخص سے اسکو نیک بخت خیال کر کے کیا) ٭ ۲ - پرہیزگاری میں کفائت قابل غور نہیں - ہاں نکاح ٹھہرانیکے وقت اسپر غور کیا جائے - نہ بعد میں ٭

مسئلہ (۱) کیا ہمسری ضروری ہے - نکاح صحیح ہونیکے واسطے لازم ہے کہ عورتوں کیواسطے مرد ہم کفو ہوں - لیکن مردوں کیواسطے عورتوں کا ہم کفو ہونا ضروری نہیں ہے - چنانچہ اگر کسی عورت نے اپنے سے بہتر مرد سے نکاح کر لیا تو ولی کو دونوں میں تفریق کرانیکا اختیار نہ ہوگا - کیونکہ مرد کے تحت میں ایسی عورت ہو جو اسکے ہمسر نہیں ہے تو ولی کو اسمیں کچھ عار نہ ہوگا - کفائت کا اعتبار مرد کی جانب سے اسواسطے ہے کہ بڑے درجہ کی عورت کم درجہ کے مرد کی ماتحتی قبول نہیں کرتی - اور اسوجہ سے بھی برابری کا لحاظ عورت کی جانب سے نہ ہونا چاہیئے کہ مرد طالب یا جویا ہے فراش کا (تو فراش یعنی ماتحتی کیسی ہی ملجائے اسکے نزدیک صحیح ہے) - درمختار

کفائت کا اعتبار مرد کی جانب سے نہ عورت کی جانب سب کے نزدیک صحیح قول کے بموجب جیسا کہ جنازیہ سے پایا جاتا ہے - لیکن ظہیریہ وغیرہ میں ہے کہ کفائت کا اعتبار عورت کی جانب بھی ہے نزدیک امام اعظم و صاحبین ٭ کفائت لزوم نکاح کے واسطے معتبر ہے بخلاف امام مالک کے کہ ان کے نزدیک کفائت کا کچھ اعتبار نہیں - درمختار ٭ خاوند کے حال کا مقابلہ بھی عورت سے کیا جائیگا (کہ برابر ہے مال اور حسب میں یا نہیں) - اسکو کمال ابن ہمام نے فتح القدیر میں ذکر کیا ہے - درمختار ٭

عرب کہتے ہیں "کافاہ" جب کوئی چیز کسی چیز کے برابر ہو - اور نکاح کے معاملہ میں خاص طریق پر (فریقین میں) برابری مراد ہے - یا عورت کا مرد سے برابری میں کم نہ ہونا - درمختار ٭ کفائت عرب میں لحاظ کی جاتی ہے نہ عجم میں کہ وہاں صرف آزادی اور اسلام دو چیزیں کفائت ہیں - درمختار ٭

کفائت نکاح میں معتبر ہے کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا لَا یُزَوِّجُ النِّسَاءَ اِلَّا الْاَوْلِیَاءُ وَلَا یُزَوَّجْنَ اِلَّا مِنَ الْاَکْفَاءِ وَلَا مَهْرَ اَقَلُّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ - رواہ الدارقطنی والبیہقی عن جابر ٭ مستحب ہے کہ عورت خاوند سے بلحاظ عمر و حسب و عزت و مال کم ہو - اور مستحب ہے کہ عورت خاوند سے بلحاظ اخلاق اور ادب اور پرہیزگاری اور خوبصورتی میں زیادہ ہو - درمختار ٭ مرد کو ایسی عورت سے نکاح

---

۱۵ اگر قوم بنی ہاشم کی آزاد شدہ عورت ہے جسے آزاد شدہ مرد سے نکاح کرے تو عورت کے آزاد کرنیوالے کو اعتراض کا حق حاصل ہے ٭ ۱۶ یعنی جس قدر مہر معمولی طور پر ادا کرنا ضروری ہے ۱۷ مطلب یہ ہے کہ کم سے کم ایک ماہ کی خوراک کا انتظام اسکے پاس ہونا ضروری ہے - بعض کے نزدیک ایک سال - اور نابالغ بیوی کا خرچ خوراک تو خاوند کے ذمہ نہیں ہے ٭ ۱۸ [illegible] ٭ ۱۹ اگر [illegible] تو خاوند اسکی نگاہ میں کچھ نہ جچیگا ٭

کرنا چاہیئے جو حسب و نسب و دینداری میں مشہور ہو۔ کہ صفات خاندانی اکثر اولاد میں منتقل ہوتے ہیں اور خوبصورت اور کمینی عورت سے نکاح نہ کرے اور کنواری اور کم خرچ کو اختیار کرے اور نہ نکاح کرے لمبی اور دُبلی اور ٹھنگنی اور بدشکل اور نہ بدخلق اور اولاد والی اور بڑی عمر والی سے اور نہ لونڈی سے۔ بشرطیکہ حرہ سے کر سکتا ہو اور حرہ سے بھی جب کرے جب ولی کی اجازت حاصل کر لے اور نہ زانیہ سے نکاح کرے۔ عورت کو چاہیئے کہ ایسے خاوند سے نکاح کرے جو دیندار ہو نیک بخت ہو۔ سخی ہو۔ مفلد ور والا ہو۔ فاسق نہ ہو۔ نہیں چاہیئے کسی شخص کو کہ اپنی بیٹی کو ضعیف العمر کو دے یا بدشکل کو دے۔ حاشیۃ المدنی ؁

(۲) کفائت کن امور میں ہو اور کن میں نہیں — کفو کے متعلق جمال اور خوبصورتی کو شمار نہیں کرینگے۔ صاحب کتاب النصیحۃ نے فرمایا کہ عورت کے اولیا کو چاہیئے کہ حسن و جمال میں بھی یکساں ہونے کا خیال رکھیں — پھر عقل کے متعلق ہمسری ہونے میں اختلاف ہے کہ عقل میں ہمسری ضروری ہے یا نہیں۔ فتاوی عالمگیری ؁ (۱) گاؤں کا رہنے والا اہل شہر کا ہم کفو ہے تو کفو میں شہریت کو دخل نہیں — جیساکہ خوبصورتی و عقل کو دخل نہیں — اور نہ ان عیوب کو دخل ہے جن سے بیع فسخ ہو جاتی ہے — برخلاف مذہب شافعی — لیکن نہر الفائق میں مرغینانی سے منقول ہے کہ دیوانہ کسی عاقل کا ہمسر نہ ہوگا — درمختار ؁ (۲) کفائت کا لحاظ عرب میں کیا جاتا ہے، نہ عجم میں کہ وہاں صرف آزادی اور اسلام دو چیزیں کفائت ہیں — درمختار ؁ (۳) دیکھو "دیانت داری و نیک بختی" ؁

(۱) حسب و نسب — کفائت مدنظر رکھنی چاہیئے نسب میں — قریش ایک دوسرے کے ہم کفو ہیں چاہے جیسے ہوں — حتی کہ جو قریشی ہاشمی نہیں ہے وہ ہاشمی کا کفو ہوگا ؁ قریش کے سوائے اور سب عرب اس قبیلۂ قریش کے ہم کفو نہیں ہیں اگرچہ آپس میں ایک دوسرے کے کفو ہیں — انہیں انصار اور مہاجر سب آگئے — اور بنو باہلہ عرب کے کفو نہیں ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ سوائے قریش کے تمام عرب آپس میں ہم کفو ہیں — ایسا ہی ابو الیسر نے اپنے مبسوط میں لکھا ہے ؁ موالی جو غیر عرب ہیں وہ عرب کے ہم کفو نہ ہونگے — ہاں آپس میں وہ ہم کفو ہیں ؁ جو شخص حسب والا ہے وہ نسب والے کا ہم کفو ہو سکتا ہے — چنانچہ ایک عالم فقیہ شخص ایک ایسی عورت کا جو حضرت علی کی اولاد سے ہو کفو ہوگا ؁ عربی عورت اور علوی عورت کا کفو عالم ہوتا ہے — مگر اصح یہ ہے کہ علوی عورت کا کفو عالم نہیں ہوگا — نسب کا لحاظ صرف عرب میں ہوتا ہے — اور عجم میں تو صرف آزادی اور اسلام کو دیکھ لیتے ہیں (کیونکہ عجمیوں نے اپنے نسب کو ضائع کر دیا) — درمختار ؁ عجمی شخص کفو نہیں ہے عربی عورت کا اگرچہ عجمی عالم ہی کیوں نہ ہو۔ یا سلطان ہو — اور یہی اصح ہے۔ چنانچہ فتح القدیر میں بنا بیع سے نقل کیا ہے — اور بحر الرائق میں وعدے کے ساتھ لکھا ہے کہ یہی ظاہر الروایت ہے — اور مصنف نے بھی اپنی شرح میں یہی قائم رکھا ہے — درمختار ؁ حنفی مذہب والا شافعی عورت کا ہم کفو ہے ؁ اگر ہم سے مذہب شافعی پر کوئی سوال کرے تو ہم اپنے مذہب کی رو سے جواب دینگے جس کے متعلق مصنف نے جواہر الفتاوی میں تفصیل سے جواب دیا ہے — [وہ یہ ہے کہ اگر کسی کنواری بالغ مذہب شافعی کی عورت نے مذہب حنفی والے سے نکاح کیا اور اس کا باپ راضی نہ تھا تو نکاح صحیح ہے — اور اگر اسی طرح وہ مذہب شافعی میں نکاح کرے اور پھر ہم سے دریافت کیا جائے کہ کیا یہ نکاح صحیح ہے — تو ہم اپنے مذہب کے موافق جواب دینگے کہ صحیح ہے] — درمختار ؁

حسب کی تشریح — نہر الفائق میں ہے کہ اگر حسب کی تفسیر صاحب منصب و جاہ بتائی جائے تو حسب والا کفو علویہ کا نہیں ہوگا — جیساکہ ینابیع میں ہے — اگر اسکی تفسیر عالم کریں تو علویہ کا ہم کفو ہوگا[۱] — کیونکہ علم کی بزرگی نسب و مال کی بزرگی سے زیادہ ہے — جیساکہ بزازی نے بھی صحیح کہا ہے — اور پسند کیا ہے کمال وغیرہ نے بھی۔ اور وجہ اسکی ظاہر ہے اور اسی واسطے کہا گیا ہے کہ عائشہ صدیقہؓ افضل ہیں فاطمہ زہرا سے (یعنی زیادہ علم جاننے کی وجہ سے) کذا فی القہستانی ؁

(۳) آباء و اجداد کا اسلام — کفائت مدنظر رکھنی چاہیئے آباء کے مسلمان ہونے میں۔ جو شخص خود مسلمان ہوا ہے اور اسکے آباء میں کوئی مسلمان نہیں ہے — وہ ایسے شخص کا کفو ہو سکتا ہے جس کا باپ بھی مسلمان ہے — اور جس کا باپ بھی مسلمان گذرا ہے وہ ایسے شخص کا کفو ہوگا جس کے باپ اور دادا مسلمان گذرے ہیں — چنانچہ جو شخص خود مسلمان ہوا ہے وہ کفو نہیں ہوگا ایسے شخص کا جس کے دو یا تین پشت مسلمان گذرے ہیں — ہاں اپنے مثل عورت کا کفو ہوگا — یہ حکم ایسے مقام کے واسطے ہے جہاں اسلام زمانہ دراز سے ہے — اگر ایسا مقام ہو جہاں اسلام قریب زمانہ میں پھیلا ہو کہ اس بات کو عار نہ سمجھیں تو کفو ہونے کا مضائقہ نہیں ؁ جس شخص کی دو پشتیں مسلمان تھیں وہ ایسی عورت کا کفو ہوگا جس کی تین پشتیں یا زیادہ مسلمان رہی ہیں ؁ جو شخص مرتد ہو کر پھر مسلمان ہوا ہو وہ ایسی عورت کا کفو

سلہ حالانکہ ہونا چاہیئے کیونکہ عقل کو کفائت میں دخل نہیں — مگر ہمارے خیال میں عقل یعنی سمجھداری کے مقابلہ میں بے وقوفی ہے جو سمجھدار کیواسطے کفائت کے خلاف نہ ہوگی — نہ دیوانگی ؁ سلہ بزازیہ میں تصریح ہے کہ عالم اور بادشاہ علویہ کا کفو نہیں ہے یہ نہر الفائق کے خلاف ہوجاتا ہے — مگر وہی صحیح ہے جو اوپر لکھا ہے

۵۴ دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۰۹

ہو سکتا ہو جو کبھی مرتد نہیں ہوئی ۔ دو پشت کی آزادی اور اسلام برابر ہے دس پشت کی آزادی و اسلام کے ۔ فتح القدیر میں ہو کہ نیچے نہیں ہے برابری مسلمان بننے کی آزاد بنفسہ سے (کیونکہ مسلمان کے باپ دادا حر تھے مگر مسلمان نہیں اور آزاد کے باپ دادا مسلمان تھے ۔ مگر آزاد نہیں) تو دونوں میں کچھ نقص ضرور ہے ۔ درمختار ۔

(۳) آزادی اور غلامی ۔ آزادی میں کفائت معتبر ہے ۔ (۱) غلام چاہے کسی قسم کا غلام ہو [۵۱] ۔ آزاد عورت کا کفو نہیں ہے ۔ (۲) جس شخص کا باپ آزاد ہوا ہو وہ اصلی آزاد عورت کا کفو نہیں اور آزاد شدہ مرد آزاد شدہ عورت کا کفو ہوتا ہے ۔ اور جس کا باپ آزاد ہوا ہے وہ ایسی عورت کا کفو نہیں ہو جس کی دو پشتیں آزاد ہیں ۔ جو شخص اپنے دادا سے آزاد چلا آیا ہے یعنی اس کا دادا آزاد مسلمان پیدا ہوا وہ ایسی عورت کا کفو ہے جس کے باپ دادا مسلمان ہوں ۔ اگر اس شخص کا دادا آزاد کیا گیا ہو یا کافر ہو اور پھر مسلمان ہو گیا ہو تو اس عورت کا کفو نہ ہو گا ۔ اور جو مرد آزاد کیا گیا ہو وہ ایسی عورت کا کفو نہیں ہو گا جس کی ماں اصلی آزاد ہے اور باپ آزاد شدہ ہو ۔ اور بعض نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں کوئی روایت نہیں ہے ۔ اور رذیل قوم کا آزاد شدہ غلام ایسی عورت کا کفو نہیں ہو جو شریف قوم کی آزاد شدہ لونڈی ہے ۔ اسواسطے کہ ولاء بمنزلہ نسب کے ہے ۔ چنانچہ بنی ہاشم کی آزاد شدہ لونڈی نے کسی عرب کے آزاد شدہ غلام سے نکاح کر لیا تو اُسکے آزاد کرنیوالے کو حق تعرض حاصل ہو گا ہاں بنی ہاشم کی آزاد شدہ لونڈی قریش کے آزاد شدہ غلام کی کفو نہیں ہو ۔ اور شریف قوم کی آزاد شدہ لونڈی موالی [۵۲] غیر عرب کی کفو ہے ۔ اور عجمیوں کے حق میں کفائت کا اعتبار آزادی اور اسلام کی راہ سے ہے ۔ کیونکہ عجمی ان ہی دونوں باتوں سے فخر کرتے ہیں ۔ نہ نسب سے ۔ عربوں میں باپ کا اسلام شرط نہیں ہے ۔ تو اگر ایسے عربی مرد نے جس کا باپ کافر ہے ایسی عربی عورت سے نکاح کیا جسکے آباء مسلمان ہیں تو وہ کفو ہو گا ۔ اور رہی آزادی تو وہ عرب کے حق میں لازم ہو ان کا غلام بنانا جائز نہیں ۔ عالمگیری

(۴) مال و حیثیت ۔ مال میں کفائت معتبر ہو اور اسکے معنی یہ ہیں کہ مرد مہر اور نفقہ دینے کے لائق ہو ۔ اور یہی ظاہر الروایت کے موافق ہو ۔ یہاں تک کہ جو شخص مہر اور نفقہ دونوں یا ان میں سے ایک دینے کے لائق نہیں ہو تو وہ کفو نہیں ہو گا کسی عورت کا چاہے وہ عورت امیر ہو یا غریب اور اگر مہر اور نفقہ سے زیادہ موجود ہو تو مضائقہ نہیں ۔ تو جو شخص مہر اور نفقہ دے سکتا ہے وہ عورت کا کفو ہو گا ۔ اگرچہ یہ عورت بہت مالدار ہو ۔ اور یہی صحیح مذہب ہے ۔ اگر مرد کمائی کر کے عورت کا نفقہ (یعنی خوراک وغیرہ) دے سکتا ہو اور مہر نہ دے سکتا ہو تو اسمیں مشائخ نے اختلاف کیا ہے ۔ عامہ مشائخ کے نزدیک وہ عورت کا کفو نہ ہو گا ۔ اور واضح ہو کہ مہر سے یہاں مراد مہر کا وہ حصہ ہے جو معجل ہو ۔ یعنی وہ مہر جس کے فوراً ادا کرنیکا رواج ہو ۔ اور باقی مہر کا کچھ ذکر نہیں اگرچہ وہ بھی قرار پایا ہو ۔ پھر نفقہ کے متعلق ابو نصر نے فرمایا ہے کہ نفقہ میں ایک سال کے خرچ کا اندازہ لگایا جائیگا ۔ مگر شیخ نصیر کے نزدیک ایک مہینہ کا خرچ کافی ہو اور یہی زیادہ صحیح ہے ۔ امام ابو یوسفؒ سے روایت ہو کہ اگر کوئی شخص مہر دینے پر قادر ہو اور ہر روز اتنا کماتا ہو کہ عورت کے نفقہ کے واسطے کافی ہے تو وہ عورت کا کفو ہو گا ۔ یہی صحیح ہو جیسا کہ قاضی خان کی شرح جامع صغیر میں ہے ۔ اور اہل حرفہ کی حق میں یہ قول امام ابو یوسف کا زیادہ اچھا ہے ۔ پھر نفقہ کی استطاعت جب ہی قابل غور ہو کہ جب عورت بالغ ہو ۔ یا ایسی نابالغ ہو کہ صحبت کے لائق ہو اور اگر ایسی کم عمر ہو کہ قابل صحبت نہ ہو تو مرد کے حق میں نفقہ کی استطاعت قابل غور نہ ہو گی ۔ اسواسطے کہ ایسی صورت میں مرد کے ذمہ نفقہ واجب نہیں ہوتا ۔ لہذا صرف مہر پر قادر ہونا کافی ہو گا ۔ ایک مرد نے جو فقیر ہے ایک عورت سے نکاح کیا ۔ پھر عورت نے مہر معاف کر دیا تو مرد اُس کا کفو نہ ہو گا ۔ اس واسطے کہ مہر پر قادر ہونیکا اعتبار عقد واقع ہونے کی حالت میں ہے ۔ ایک شخص نے اپنی کم عمر بہن کا نکاح ایک کم عمر لڑکے سے کر دیا جو نفقہ دے سکتا ہو اور مہر نہیں دے سکتا ۔ پھر لڑکے کے باپ نے جو ایک متمول شخص ہو نکاح منظور کر لیا ۔ تو نکاح جائز ہو گا ۔ اسواسطے کہ لڑکا اپنے باپ کے دولتمند ہونے سے مہر کے حق میں دولتمند خیال کیا جائیگا ۔ نہ نفقہ کے حق میں کیونکہ دستور اسی طرح ہے کہ لوگ اپنے کم عمر لڑکوں کا مہر اپنے ذمہ لے لیتے ہیں اور نفقہ نہیں لیتے ۔ اگر کسی شخص پر بقدر مہر کے قرضہ ہو (اور اسی قدر مال اس کے پاس ہے) تو وہ کفو ہو گا ۔ اسواسطے کہ یہ اسکے اختیار ہے کہ قرضہ پہلے ادا کرے یا مہر ۔ فتاوے عالمگیری ۔

(۵) تجارت و پیشہ و حرفہ میں کفائت ضروری ہے ۔ نزد امام ابو حنیفہ ۔ چنانچہ بیطار (حیوانوں کا ڈاکٹر) عطار کی عورت کا کفو ہو گا ۔ لیکن امام اعظم کی ایک اور روایت کے موجب اور نیز صاحبین کے خیال کے موجب جس شخص کا پیشہ کمینہ و ذلیل ہو جیسے بیطار ۔ جولاہہ ۔ حجام ۔ مہتر ۔ موچی ۔ تو وہ عطار د

---

[۵۱] مدبر ہو، قن ہو، مکاتب ہو، معتق البعض ہو ۔ [۵۲] موالی کے معنی آزاد کیا ہوا اور آزاد کرنے والا ۔

نقشہ ۱۴ (الف)۔ کفائت کے متعلق جو امور مدِ نظر رکھنے ضروری ہیں اور جو ضروری نہیں
کفائت
کی پابندی
= سے مطلب ہم کفو ہیں
× سے مطلب غیر کفو ہیں
ان امور میں ضروری ہے
ان امور میں ضروری نہیں
حسب و نسب و علم
مسلم و غیر مسلم
آزادی و غلامی
مال و حیثیت
تجارت و پیشہ
نیک بختی و دیگر صفات
دیہاتی یا شہری ہونا
خوبصورت یا بدصورت ہونا
عقلمند یا کم عقل ہونا
قریش = قریش
عرب = عرب
موالی = موالی
اعلیٰ نسب = اعلیٰ تعلیم یافتہ
حنفی مرد = شافعی عورت
مجہول النسب × صاحب نسب عورت
دو پشت = تین پشت سے مسلمان
نو مسلم × نو مسلم کا بیٹا
آزاد شدہ = مولیٰ
غلام × آزاد عورت
آزاد شدہ غلام × ہمیشہ آزاد کا بیٹا
نادار مسکین فقیر × کوئی عورت غریب امیر
قرضدار شخص = عورت (بقدر مہر)
گھوڑے کا سوداگر × عطار بزاز صراف
بد اطوار شخص × نیک عورت
پرہیزگار = غیر پرہیزگار
عرب سے مطلب ہے اہل عرب (بلا شمولیت ہاشمی) مع انصار و مہاجرین (بلا شمولیت بنو ہاشم)۔ غیر عرب

دبزاز و صراف کا کفو نہ ہوگا۔ اور یہی صحیح ہے۔ پھر نائی بھی ان پیشہ وروں کا کفو نہ ہوگا ۔۔ فتاوی عالمگیری ٭
ابو یوسف کے نزدیک جب دو پیشوں میں ایک دوسرے سے کم فرق ہو تو ایسے ادنیٰ تفاوت کو نظر انداز کر دینگے اور کفو قائم ہوگا۔ جیسا پچھ جولاہا چھیپے لگانیوالیکا کفو ہوگا۔ اور موچی بھی مہتر کا کفو ہوگا۔ اور کسیرا (یعنی پیتل کے برتن بنانیوالا) لوہار کا کفو ہوگا اور عطار بزاز کا کفو ہوگا۔ شمس الائمہ حلوانی فرماتے ہیں کہ اس پر فتوے ہے ۔۔ عالمگیری ٭ جولاہے کی بیٹی نہیں ہے برابری میں درزی کی بیٹی کے۔ اور نہ درزی برابر ہے سوداگر اور بزاز کے اور نہ وہ دونوں ہمسر ہیں عالم اور قاضی کے ٭ پھر ظالم حاکموں کے ملازمین نہایت خسیس خیال کئے گئے ہیں ٭ اور جن لوگوں کو وقف سے وظیفہ ملتا ہے وہ اہل حرفہ میں داخل ہیں (جیسے امام اور خطبہ خواں) تو یہ ہمسر ہونگے تاجر کے اگر یہ وظیفہ حقیر نہ ہو (جیسے دربانی کا وظیفہ) پھر مدرس اور ناظر ہمسر ہے امیر کی بیٹی کا مصر میں جیسا کہ بحر الرائق سے پایا جاتا ہے ۔۔ درمختار ٭
(۴) دیانت داری و نیک بختی ۔ دیانت میں کفائت معتبر ہے (نزد امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک ہے اور یہی صحیح ہے۔ تو فاسق شخص نیک بخت عورت کا کفو نہیں ہوگا۔ خواہ مرد ظاہرا فاسق ہو یا نہ ہو ٭ سرخسی نے ذکر کیا ہے کہ امام اعظم کا صحیح مذہب یہ ہے کہ پرہیزگاری کی راہ سے کفائت کا اعتبار نہیں ۔۔ فتاوی عالمگیری پرہیزگاری کی کفائت شروع نکاح میں معتبر ہے۔ بعد نکاح کے اسکا استمرار نہیں دیکھا جائیگا۔ چنانچہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا۔ اور نکاح کے وقت وہ اس کا کفو ہے۔ پھر وہ شخص فاسق و راہزن ہوگیا تو نکاح فسخ نہ ہوگا ٭ اگر خاوند پہلے چمڑہ رنگنے والا تھا اور پھر تاجر ہوگیا۔ تو اگر چمڑا رنگنے والوں میں شامل خیال کیا جاتا ہے تب تو ہمسر نہیں ہوگا۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ہمسر ہوگا ۔ یہ نہر الفائق میں باعتبار بحث کے ہے ۔۔ درمختار ٭ کفائت شروع نکاح کے وقت دیکھی جائیگی۔ اگر بعد میں پھر چاہے کفائت میں فرق آجائے۔ مثلاً بعد نکاح کرنے کے اگر کوئی شخص فاسق ہوگیا۔ تو شروع میں تو فاسق سے نکاح نہیں ہوا تھا) تو کفائت لزوم نکاح کیواسطے معتبر مانی گئی ہے یا نکاح کے صحیح ہونے کے واسطے (یہ دوسری روایت کے بموجب ہے کہ نکاح نہ ہوگا اگر خاوند و بیوی ہم کفو نہ ہوں) ۔۔ درمختار ۔۔ دیکھو دفعہ ۲۳۔ ۲۲

۲۳ - کفائت کا نظر انداز کرنا اور اسکا نتیجہ -

۱ - اگر کسی عورت نے نکاح غیر کفو میں کر لیا۔ تو نکاح صحیح ہے[۵۳] (نزد امام ابو حنیفہ و ابو یوسف و محمد) ہاں ولی کو اعتراض کا حق ہے کہ ان میں علیحدگی کرادے ٭ ۱۔ ٹھیک خیال یہی ہے کہ یہ نکاح صحیح نہیں رہیگا ٭ اگر عورت کا کوئی ولی نہیں ہے تو اجماعاً نکاح صحیح ہے۔ اور اگر کوئی ولی ہے اور اسکی بلا رضامندی ہوا تو غلط سمجھو ٭ **۲** - اگر عورت کسی غیر کفو میں نکاح کرے جبکہ ولی کسی اور جگہ اسکا نکاح کر چکا ہے تب بھی ولی کو حق اعتراض ہے۔ (دیکھو دفعہ ۳۷ ۔۔ ۱۴) ٭ **۳** - جس عرصہ تک ولی نکاح منظور نہ کرلے اس عرصہ تک عورت اپنے خاوند کے پاس جانے سے انکار نہیں کر سکتی۔ (دیکھو دفعہ ۴۴۔ و دفعہ ۴۸ ٭
۴ - مطلقہ ثلاثہ نے اگر بلا مرضی ولی حلالہ کیواسطے نکاح کیا تو وہ بھی صحیح نہیں مگر برضامندی ولی صحیح مانا گیا ہے ٭ **۵** - اگر عورت نے اپنے سے زیادہ درجہ کے مرد سے نکاح کر لیا تو ولی کو مداخلت کا اختیار نہیں ٭

---

[۵۲] ایسے پیشہ ور اور بعض اور جن کا ذکر آگے آتا ہے عرب میں ہم کفو خیال کئے جاتے ہیں۔ نہ اور جگہ ٭
[۵۳] حسن نے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے کہ اگر خاوند ہم کفو نہ ہو۔ تو نکاح صحیح نہ ہوگا ۔۔ فتاوی حمادیہ ٭
حاشیہ متعلق صفحہ ۱۰۷ [۵۱] ہاشمی اور نوفلی اور تیمی اور عدوی سب برابر ہیں اس واسطے حضرت علی رضی نے اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح عمر فاروق سے کر دیا تھا حالانکہ علی مرتضی ہاشمی ہیں اور عمر فاروق عدوی ۔۔ م ٭

۲- اگر باپ[1] اپنے بچہ کا (کہ وہ لڑکی ہو یا لڑکا) نکاح غیر کفو میں کردے۔ یا نامناسب[2] مہر پر کردے تو نکاح صحیح ہے۔ (نزد ابو حنیفہ)+

۱- صاحبین کے نزدیک اگر مہر میں بین تفاوت ہے تو نکاح صحیح نہیں ورنہ صحیح رہیگا۔ اگر کمی بیشی مہر میں خفیف ہو تو نکاح اجماعاً صحیح ہے۔ ۲- اگر باپ بے پرواہی سے ایسا کرے یا نشہ میں یا شرارت سے تو نکاح باطل ہو اجماعاً [بعض کے نزدیک اس صورت میں بالغ ہونے پر صغیر یا صغیرہ کو فسخ نکاح کا اختیار ہے]+ ۳- اگر باپ نکاح کے وقت گونگا تھا کہ صحیح باتیں معلوم نہ کرسکا تو نکاح صحیح نہیں - اور دوسرے ولی کو اگرچہ قریبی نہ ہو معاملہ حاکم کے روبرو پیش کرنیکا اختیار ہے + ۴- کفائت نکاح کے وقت دیکھی جائیگی نہ بعد میں + ۵- اگر باپ دادا کے علاوہ ماں یا قاضی یا باپ کا وکیل نکاح کفو میں یا ٹھیک مہر پر کردیں تب بھی نکاح صحیح رہیگا۔ مگر فسخ کا اختیار بعد بالغ ہونیکے رہیگا+ ۶- اگر کسی نے اپنی کم سن لونڈی کا نکاح کسی سے کیا۔ اور پھر اس لڑکی کو اپنی اولاد بنایا۔ اور نسب قائم ہوگیا۔ تو نکاح قائم رہیگا۔ (خاوند ہم کفو ہو یا نہ ہو) کیونکہ نکاح کرنیوالا ولی تھا اگر نکاح کے بعد اس لڑکی کو مالک فروخت کردے۔ اور خریدار اسکو اپنی لڑکی بنالے پھر بھی صورت یہی رہیگی - کیونکہ آقا نے نکاح کیا تھا اور وہ اسکا ولی تھا+ ۷- اگر مالک اپنی نابالغ لونڈی کا نکاح (یا کوئی شخص اپنے مجنوں باپ کا نکاح) کم مہر پر کردے تو نکاح صحیح رہیگا+

۳- اگر ولی نے کسی عورت کا نکاح اُسکی رضامندی سے کردیا اور کفو کا حال نہ معلوم ہوا۔ پھر معلوم ہوا کہ خاوند کفو نہیں ہے تو نہ ولی کو اور نہ عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے +

۱- اگر نکاح کی یہ شرط تھی کہ خاوند ہم کفو ہو اور خاوند نے اپنے تئیں ہم کفو بتایا تھا - بعد میں معلوم ہوا کہ خاوند ہم کفو نہیں ہے تو ولی کو فسخ نکاح کا اختیار ہے

۴- غیر کفو سے علیحدگی بذریعہ قاضی ہوگی- اور ولی جلد قاضی سے رجوع کریگا- اور یہ علیحدگی طلاق نہیں ہوگی+

۱- اگر آپس میں صحبت ہو چکی تھی یا خلوت صحیحہ ہو چکی تھی تو مہر پورا ملیگا۔ اور عدت بھی ہوگی اور دوران عدت میں نفقہ بھی ملیگا - ورنہ کچھ نہیں ۲- جب تک قاضی دونوں کو علیحدہ نہ کردے اُسوقت تک طلاق وظہار وایلاء و وراثت وغیرہ کے احکام فریقین میں صحیح رہیں گے + ۳- بعض کے نزدیک صرف محارم ہی علیحدگی کے واسطے دعویٰ کرسکتے ہیں - اور کوئی ولی بھی کرسکتا ہے اور زیادہ تر یہ حق عصبات کو حاصل ہے+ ۴- اگر قریبی ولی (مثلاً لڑکی کا باپ) دور کے فاصلہ پر ہو اور نہ آسکتا ہو- اور دوسرا ولی دعوے کرے - اور خاوند کہے کہ قریبی ولی نے اس عورت کا نکاح مجھ سے کیا تھا تو خاوند کو ثبوت پیش کرنا چاہیے ورنہ فریقین میں علیحدگی کی جائیگی + ۵- علیحدگی کے واسطے دعویٰ کا حق ولی کو اُسوقت تک حاصل ہے جب تک عورت کے ہاں بچہ پیدا نہ ہو- بس پھر ختم ہو جاتا ہے - لیکن مبسوط میں لکھا ہے کہ کئی بچے ہو جائیں جب بھی ولی علیحدگی کے واسطے دعویٰ کرسکتا ہے

۵- اگر برابر کے ولیوں میں سے ایک ولی بھی راضی ہوگیا غیر کفو میں نکاح ہو جانے پر تو سمجھا جائیگا کہ سب ولی راضی ہیں+

سندات ۱ نکاح غیر کفو میں اور طلاق وغیرہ کے احکام - اگر عورت نے غیر کفو میں اپنا نکاح کرلیا تو امام اعظم سے ظاہر الروایتہ کے موافق

---

[1] یا دادا یا کوئی اور ولی + اہل تشیع کے نزدیک اگر مہر نامناسب تھا تو بچہ کو بالغ ہونے پر فسخ نکاح کا اختیار ہوگا۔ لیکن بعض کے نزدیک نکاح تو صحیح رہے گا مگر مہر مثل ملے گا + [2] دیکھو دفعہ ۵ +

نکاح صحیح رہیگا۔ اور یہی قول آخر امام ابو یوسف اور امام محمد کا ہے۔ تو جب تک قاضی کی طرف سے بربنائے خصومت اولیا، دونوں میں علیحدگی واقع نہ ہوگی تب تک طلاق وظہار وایلا، نکاح ومیراث کے احکام دونوں میں صحیح رہیں گے۔ لیکن عورت کے ولی کو اعتراض کا حق ہے۔ (۱) حسن نے امام اعظم سے روایت کی ہے کہ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اور اسی کو ہمارے بہت سے مشائخ نے اختیار کیا ہے اور ہمارے زمانہ میں فتوے کے واسطے یہی حسن کی روایت مختار ہے۔ شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا کہ حسن کی روایت اقرب بہ احتیاط ہے۔ پھر بزازیہ میں مذکور ہے کہ برہان الائمہ نے فرمایا کہ بنا بر قول امام اعظم کے فتویٰ اس امر پر ہے کہ نکاح جائز ہوگا خواہ عورت کنواری ہو یا ثیبہ۔ اور یہ ایسی صورت کے متعلق ہے کہ جب کہ عورت کا کوئی ولی ہو۔ اگر کوئی ولی نہ ہو تو بالاتفاق نکاح صحیح ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔ (۲) اگر عورت مجدیدہ نکاح بھی کرلے (یعنی ولی کے نکاح کئے ہوئے پر دوسرا اپنے طور پر غیر کفو میں کرلے) تب بھی ولی کو حق اعتراض ہے۔ درمختار۔ (۳) اگر عورت نے کسی غیر کفو میں نکاح کرلیا تو کیا اسکو اختیار ہے کہ تا رضامندی اپنے اولیاء کے اپنے تئیں خاوند کے حوالہ نہ کرے۔ فقیہ ابو اللیث نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت کو ایسا اختیار ہے۔ مگر یہ خلاف ظاہر الروایت ہے۔ مگر بہت سے علماء نے ظاہر الروایت کے موافق فتوے دیا ہے۔ یعنی یہ کہ عورت کو ایسا اختیار نہیں ہے۔ فتاوے عالمگیری۔ (۴) مطلقہ ثلاثہ اگر بلا مرضی ولی کے غیر کفو میں نکاح کرلے تو وہ خاوند اول پر حلال نہیں ہوگی۔ اسکو یاد رکھنا چاہیئے۔ درمختار۔ اگر مطلقہ کا کوئی ولی نہ ہو یا ولی راضی ہوگیا غیر کفو پر تو نکاح جائز رہیگا۔ حاشیۃ المدنی۔ (۵) دیکھو دفعہ ۲۲۔۱۔

۲ نابالغ کا باپ نکاح کردے تو نکاح فسخ نہ ہوگا۔ باپ کو اور اسکی عدم موجودگی میں دادا کو درست ہے نکاح کردینا اپنے ولد نابالغ کا۔ وہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ ساتھ غبن فاحش کے مہر میں۔ اور غیر کفو میں۔ پھر ان دونوں کو بالغ ہوکر فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔ اور اگر سوائے باپ یا دادا کے کسی اور نے یہ نکاح کیا تھا تو بالغ ہونے پر ان کو فسخ نکاح کا اختیار ہے۔ شرح وقایہ۔ مولیٰ کو بھی اختیار ہے کہ کم مہر پر اپنی صغیرہ لونڈی کا نکاح کردے۔ اسی طرح مجنون کے بیٹے کو بھی اختیار ہے۔ درمختار۔

اگر کسی شخص نے اپنی اولاد صغیرہ کا غیر کفو میں نکاح کردیا جیسے اپنے لڑکے کا کسی لونڈی سے یا لڑکی کا کسی غلام سے غبن فاحش کے ساتھ نکاح کردیا مثلاً لڑکی کو اس کے مہر مثل سے کم پر۔ اور لڑکے کو عورت کا زیادہ مہر مقرر کرکے تو جائز ہے۔ یہ امام اعظم کے نزدیک ہے (۱) مگر صاحبین کے نزدیک زیادتی و نقصان صرف اسی قدر جائز ہوگا جس قدر لوگ نقصان سہ سکتے ہیں۔ بعض نے فرمایا کہ اصل نکاح صحیح ہوگا۔ اصح یہ ہے کہ صاحبین کے نزدیک نکاح باطل ہوگا۔ لیکن امام ابوحنیفہ کا خیال صحیح ہے۔ اور اس پر اجماع ہے کہ ایسا کرنا سوائے باپ اور دادا کے کسی کو جائز نہیں۔ نیز قاضی بھی ایسا نہیں کرسکتا۔ (۲) یہ بھی جب ہے کہ باپ کا یہ فعل از راہ مجانت یا فسق نہ ہو۔ اور اگر براہ مجانت وفسق ہو تو بالاجماع نکاح باطل ہوگا۔ اسی طرح اگر باپ نشہ میں ایسا کرے تب بھی لڑکی کی تزویج بالاجماع صحیح نہ ہوگی۔ اگر زیادتی یا نقص ان صرف اسقدر ہو کہ لوگ ایسے معاملات میں برداشت کرلیتے ہیں۔ تو بالاتفاق نکاح جائز ہوگا۔ اگر ایسی صورت میں باپ یا دادا کے سوا کسی اور ولی نے نکاح کیا تب بھی یہی حکم ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔ (۳) ایسے باپ دادا کا نکاح کردینا صحیح رہے گا جو اپنی بدتدبیری اور فسق وحماقت میں کچھ مشہور نہیں۔ اگر ایسی باتوں میں مشہور ہیں تو نکاح بالاتفاق صحیح نہیں۔ نکاح صحیح نہ ہوگا اگر باپ یا دادا نشہ کی حالت میں نکاح کردے فاسق سے یا شریر سے یا محتاج سے (جو مہر اور نفقہ نہ دے سکیں) یا حقیر پیشہ ور سے کیونکہ اسمیں بدتدبیری ظاہر ہے تو کس طرح شفقت مظنون کو اسمیں دخل ہوگا (کیونکہ اسکی حماقت ظاہر ہوگئی)۔ درمختار۔ (۴) اگر باپ کر لگا تھا تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوگا (۳) ایک شخص نے اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح ایک شخص سے کیا۔ پھر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ دائمی شراب خوار ہے جب لڑکی بالغ ہوئی تو اسنے کہا میں اس شخص کے ساتھ نکاح پر راضی نہیں ہوں۔ تو اگر باپ کو اس کی شراب خواری کا حال پہلے معلوم نہ تھا۔ اور اس شخص کے گھرانے میں سب نیک بخت ہیں تو نکاح باطل ہوجائے گا۔ اور یہ مسئلہ بالاتفاق ہے۔ امام اعظم اور ان کے دونوں شاگردوں کا اختلاف صرف اس صورت میں ہے کہ جبکہ باپ نے بیٹی کا نکاح ایسے شخص سے کردیا جسکو وہ غیر کفو جانتا تھا تو امام اعظم کے نزدیک جائز ہے۔ کیونکہ باپ کی شفقت اور رائے زیادہ بہتر ہوگی۔ تو ظاہر ہے کہ اس نے خوب غور وفکر کے بعد غیر کفو کو کفو پر ترجیح دی ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری۔ دیکھو دفعہ ۲۲ کفائت متعلق نیک بختی و دیانت داری) (۵) اگر نکاح کرنے والا باپ دادا کے سوائے اور ولی ہو جیسے ماں یا قاضی یا باپ کا وکیل تب بھی نکاح صحیح رہے گا۔ لیکن نہر الفائق میں بڑی بحث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر باپ نے اپنے وکیل سے مہر کی مقدار معین کردی تو

ملہ غبن فاحش یعنے خسارہ کثیر جس کو کوئی عقلمند اندازہ نہ کرسکے۔ اور اگر اندازہ کرسکے تو غبن یسیر ہے۔

نکاح صحیح ہوگا۔ تزویج غیر اب وجد سے نکاح صحیح نہیں رہیگا اگر غیر کفو میں کریں یا مہر میں صریح نقصان سے کریں ـــ درمختار ۔ اگر باپ دادا کے علاوہ اور ولی نے نکاح کفو میں کر دیا اور مہر مثل کے بدلہ تو نکاح صحیح ہے۔ لیکن صغیر و صغیرہ کو (یا بالغ دیوانہ کو بھی) بعد بلوغ فسخ کا اختیار ہے اگرچہ صحبت کے بعد اختیار کام میں لائیں یا نکاح کا علم ہونے کے بعد کام میں لائیں کیونکہ ایسا ولی کم توجہ ہوتا ہے (بمقابلہ باپ دادا کے) ـــ درمختار ۔

(۶) دیکھو دفعہ ۲۴ ـ ۴ ۔ (۷) ابھی ذکر ہو چکا ہے ۔

۳ ولی کو بعد میں معلوم ہوا کہ خاوند ہم کفو نہیں ہے ـ اگر اولیاء نے عورت کا نکاح اس کی رضامندی سے کہیں کر دیا اور یہ جانا کہ دونوں ہم کفو ہیں۔ پھر معلوم ہوا کہ خاوند ہم کفو نہیں ہے۔ تو نہ اولیاء کو اور نہ عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے۔ ہاں اگر اولیاء نے خاوند سے شرط کر لی تھی کہ وہ ہم کفو ہو اور اس نے نکاح کے وقت کہا تھا کہ میں ہم کفو ہوں۔ اور اس شرط پر نکاح ہو گیا۔ پھر ظاہر ہوا کہ خاوند تو ہم کفو نہیں ہے۔ تو اولیاء کو فسخ نکاح کا اختیار ہوگا۔ اس کو یاد رکھنا چاہیئے ـــ درمختار ۔

۴ قاضی علیحدگی کریگا۔ نفقہ ملیگا ـ نکاح غیر کفو کی صورت میں علیحدگی بغیر حکم قاضی کے نہیں ہو سکتی۔ اور اگر قاضی نے فسخ نکاح نہ کیا تو کسی طرح نہ ہو سکیگا ۔ اور یہ علیحدگی طلاق نہ ہوگی (یعنی فسخ نکاح ہے)۔ (۱) اگر خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو مہر کچھ نہیں ملیگا۔ اور اگر صحبت کی یا خلوت صحیحہ تو پورا مہر مسمی ملے گا۔ اور پوری عدت اور عدت میں نفقہ بھی ملیگا ـــ فتاوی عالمگیری ۔ (۲) جب تک علیحدگی نہ ہو۔ تمام احکام نکاح و طلاق و میراث وغیرہ آپس میں صحیح رہیں گے ۔

(۳) ولی کو جو عصبہ بنفسہ ہو (اگرچہ غیر محرم ہو جیسے چچا کا بیٹا۔ اصح قول کے بموجب جیسا کہ خانیہ میں ہے) غیر کفو پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے ـ تو اسطرح ذوی الارحام اور ماں اور قاضی کو ایسی اعتراض کا حق نہیں ـــ درمختار ۔ قاضی کے روبرو اس مقدمہ کو وہی پیش کریگا جو اس عورت کے محارم میں سے ہے یعنی جس کے ساتھ کبھی نکاح جائز نہیں ہو سکتا ـ یہ بعض علماء کے نزدیک ہے ۔ لیکن بعضوں کی یہ رائے ہے کہ محارم اور غیر محارم اس معاملہ میں یکساں ہیں ـ چنانچہ چچا کا بیٹا جو اسکے مثل ہو مرافعہ کر سکتا ہے۔ اور یہی صحیح ہے ـ اور اس معاملہ میں ولایت ذوی الارحام کے واسطے نہ ہوگی بلکہ صرف عصبات کے واسطے ہے ـــ فتاوی عالمگیری ۔

(۴) ابن سماعہ نے فرمایا ہے کہ ایک عورت ایک مرد کے تابع ہے جو اسکا ہم کفو نہیں ہے ۔ (۵) اگر ولی جدائی کے مطالبہ سے خاموش رہا تو اس کا حق نکاح فسخ کرانیکا باطل نہ ہو جائیگا اگرچہ بہت عرصہ گذر جائے۔ لیکن اگر اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے تب حق جاتا رہیگا ـــ فتاوی قاضی خان ۔ مبسوط شیخ الاسلام میں مذکور ہے کہ اگر عورت نے غیر کفو میں نکاح کر لیا اور ولی کو اس کا حال معلوم ہوا اور وہ خاموش رہا یہاں تک کہ عورت کے ہاں کئی بچے ہو گئے۔ پھر ولی کو خیال آیا کہ فسخ نکاح کے واسطے درخواست کرے ـ تو اسکو اختیار ہوگا کہ دونوں میں علیحدگی کرا دے ـــ فتاوی عالمگیری ۔ قاضی کو چاہیئے کہ نکاح کو فسخ کر دے۔ بشرطیکہ ولی نے عورت کے بچہ پیدا ہونے سے پہلے اعتراض اٹھایا ہو۔ تاکہ بچہ پیدا ہو تو وہ ضائع نہ رہے۔ بلکہ حق اعتراض حمل ظاہر ہونے سے پہلے پہلے ہو ـــ درمختار ۔

۵ ایک ولی کی رضامندی سب کی رضامندی ہے ـ ظاہر الروایت کے بموجب بعض اولیاء کا راضی ہو جانا قبل عقد یا بعد عقد سب اولیاء کے راضی ہونے کے برابر ہے۔ کیونکہ حق ولایت ہر ایک کو پورے طور پر حاصل ہے (تو جب ایک ولی راضی ہوا تو اوروں کو اعتراض کا حق نہیں) مثل ولایت امان و قصاص کے۔ مگر شرط یہ ہے کہ سب ولی درجہ میں برابر ہوں۔ ورنہ جو ان میں سے قریب ہوگا اسکو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے ـــ درمختار ۔

---

۲۴ ـ کفائت کی پیچیدہ صورتیں (متفرق)۔

۱ ـ جبکہ مرد یا عورت نے اپنا حسب و نسب چھپالیا۔ یا غلط بتایا ۔

۱ ـ اگر کسی مرد نے اپنا حسب و نسب اصل سے بڑھا کر بتایا۔ پھر نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ وہ تو عورت کے حسب و نسب برابر کم ہے ـ تو عورت اور اسکے ولی دونوں کو فسخ نکاح کا اختیار ہے ۔ اگر دونوں کا حسب و نسب برابر ہے تو عورت کو اختیار فسخ ہے ۔ اگر مرد کا حسب و نسب بڑا ہے تو نہ عورت کو اور نہ اسکے ولی کو اختیار فسخ ہے ۔ ۲ ـ اگر کسی عورت نے اپنا حسب و نسب بڑھا کر بتایا۔ پھر نکاح کے بعد

معلوم ہوا کہ وہ تو مرد سے حسب و نسب میں کم ہے تو خاوند کو فسخ نکاح کا اختیار نہیں[۱]۔ ۳۔ اگر عورت نے اس شرط پر نکاح کیا کہ مرد فلاں شخص ہے اور فلاں کا بیٹا ہے۔ نکاح کے بعد وہ فلاں شخص کا علاتی بھائی ثابت ہوا یا علاتی چچا۔ تو عورت کو فسخ نکاح کا حق ہے۔

۴۔ کسی کا نکاح ایک عورت سے ہوا جو مجہول النسب ہے۔ خاندان قریش کے ایک شخص نے اسکو اپنی بیٹی بتایا۔ قاضی نے بھی یہی فیصلہ دیا۔ خاوند نائی ثابت ہوا۔ باپ اپنی بیٹی کو علیحدہ کرا سکتا ہے۔ اگر یہ بات ہو کہ عورت اپنے تئیں کسی کی لونڈی بتائے۔ تو اُس کے آقا کو فسخ نکاح کا اختیار نہ ہوگا۔

۲۔ جبکہ مرد نے اپنی غلامی کو چھپالیا۔

۱۔ ایک غلام نے اپنے آقا کی رضامندی سے نکاح کیا۔ نکاح کے بعد پتہ لگا کہ یہ تو غلام ہے۔ اگر عورت[۲] نے خود کیا تھا تو ولی فسخ کر سکتا ہے۔ اگر ولی نے کیا تھا۔ تب تو نہ عورت کو اور نہ ولی کو فسخ نکاح کا اختیار ہے۔ ۲۔ اگر غلام یہ ظاہر کرتا کہ میں تو آزاد ہوں تو ولی کو فسخ نکاح کا اختیار تھا۔ دیکھو دفعہ ۲۶۔

۳۔ جب کہ عورت ہم کفو یا غیر کفو میں نکاح کرنے پر مجبور کی گئی۔ (مہر صحیح تھا یا غیر صحیح)۔ دیکھو دفعہ ۸۔

۱۔ اگر کوئی عورت اپنے ہم کفو سے نکاح کرنے پر مجبور کی گئی۔ اور مہر بھی صحیح مقرر کیا گیا۔ تو مجبوری جاتی رہنے پر اسکو فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔

۲۔ اگر کوئی عورت غیر کفو میں نکاح کرنے پر مجبور کی گئی۔ یا مہر غیر صحیح[۳] مقرر کیا تو مجبوری جاتی رہنے پر اسکو فسخ نکاح کا اختیار ہے۔

۳۔ اگر کوئی عورت ہم کفو میں نکاح کرنے پر مجبور کی گئی۔ اور مہر مہر مثل کے برابر یا زیادہ مقرر ہوا۔ تو مجبوری جاتی رہنے پر نکاح صحیح رہے گا۔

۴۔ اگر کوئی عورت ہم کفو میں نکاح کرنے پر مجبور کی گئی۔ اور مہر مہر مثل سے کم مقرر کیا گیا۔ تو عورت کو چاہئے کہ مہر پورا کرلے یا خاوند سے علیحدگی کرے۔ اگر کمی پوری ہوگئی نکاح قائم رہیگا۔ ولی کو اعتراض کا حق ہے۔ نزد امام اعظم۔

(۱) اگر علیحدگی ہوئی صحبت سے پہلے۔ .. .. خاوند کو کچھ نہ دینا پڑے گا۔
(۲) " صحبت کے بعد۔ (صحبت عورت خلاف مرضی ہوئی تھی)۔ خاوند کو مہر پورا کرنا ہوگا
(۳) " صحبت کے بعد۔ (صحبت عورت کی مرضی سے ہوئی تھی)۔ مہر وہی رہے گا[۴]۔

۵۔ اگر کوئی عورت غیر کفو میں نکاح کرنے پر مجبور کی گئی اور مہر مہر مثل سے کم مقرر کیا گیا تو ولی کو اختیار ہے کہ آپس میں علیحدگی کرا دے۔

(۱) اگر علیحدگی ہوئی صحبت سے پہلے۔ .. .. تو خاوند کو کچھ نہ دینا ہوگا۔
(۲) اگر علیحدگی ہوئی صحبت کے بعد۔ (عورت کی خلاف مرضی صحبت ہوئی) خاوند کو مہر[۵] پورا کرنا پڑیگا۔
(۳) اگر علیحدگی ہوئی۔ صحبت کے بعد۔ (عورت کی مرضی سے صحبت ہوئی) تو مہر وہی رہے[۶] گا۔

۴۔ اگر کوئی عورت نکاح غیر کفو میں کرتی ہے۔ اور ولی نے مہر قبضہ میں لے لیا (جہیز کا بندوبست کیا یا نہیں) تو یہ

---

[۱] طلاق تو اس کے اختیار میں ہے۔ [۲] اگر عورت کو اس کا علم نہ تھا تو اس کو بھی فسخ کا اختیار ہے۔ در مختار۔
[۳] دیکھو دفعہ ۲۵۔ ۲۔ [۴] ابو حنیفہ کے نزدیک اب بھی ولی کو اعتراض کا حق حاصل ہے۔ لیکن صاحبین کے نزدیک نہیں۔ [۵] اور نکاح کے خلاف دعوے کا حق ولی کو رہیگا۔ [۶] نکاح کے خلاف اور مہر مثل دینے کے واسطے ولی کو دعوے کا حق حاصل رہیگا (نزد ابو حنیفہ)۔
حاشیہ متعلق صفحہ ۱۱۳ [۱] کیونکہ جدائی خاوند کی طرف سے نہیں ہے۔ [۲] ہمارے خیال میں صاحب در مختار نے جو کچھ لکھا ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

اسکی جانب سے نکاح غیر کفو میں کرنے سے رضامندی ہوئی - (دیکھو دفعہ ۲۴۳-) +
ا- اگر عورت نے نفقہ اور مہر کے متعلق خاوند سے مخاصمہ کیا - تو یہ بھی رضامندی ہے - بشرطیکہ قاضی کو غیر کفو ثابت ہوا ہو +

مسئلہ (۱) مرد نے اپنا نسب چھپالیا - (۱) اگر کسی شخص نے نکاح کے وقت اپنا نسب چھپا کر دوسرا نسب بتایا - پھر نکاح کے بعد اس کا اصلی نسب ظاہر ہوا - اور معلوم ہوا کہ عورت کا کفو نہیں ہے تو عورت کو نیز اسکے اولیا کو اختیار فسخ حاصل ہوگا - اور اگر ہم کفو نکلا تو حق فسخ صرف عورت کو ہوگا اسکے اولیا کو نہ ہوگا - اور اگر ایسا نسب ظاہر ہوا کہ بتائے ہوئے نسب سے بھی اعلیٰ تھا تو حق فسخ کسی کو نہ ہوگا - (۲) اگر کسی عورت نے مرد کو دھوکا دیا اور اپنا اصلی نسب کے علاوہ دوسرا بتایا تو خاوند کو فسخ نکاح کا حق نہ ہوگا - بلکہ وہ اسکی بیوی ہو چکی چاہے رکھے چاہے طلاق دے - (۳) اگر زید نے کسی عورت سے نکاح کیا اور بتایا کہ میں زید بن خالد ہوں - پھر معلوم ہوا کہ وہ خالد کا علاتی بھائی ہے یا علاتی چچا ہے تو عورت کو حق فسخ نکاح ہے - اگر کسی شخص نے ایک عورت مجہول النسب سے نکاح کیا - پھر اولاد ہو گئی پس میں سے کسی نے بتایا کہ یہ تو میری بیٹی ہے - اور قاضی نے اس عورت کا نسب اس مدعی سے ثابت کر دیا اور عورت اسکی بیٹی قرار پائی - اب یہ خاوند حجام نکلا - کیا اسکے باپ کو اختیار ہوگا کہ خاوند سے علیحدگی کرادے - اگر یہ بات نہ ہوئی بلکہ یہ ہوا کہ عورت نے اقرار کیا کہ میں فلاں شخص کی مملوکہ لونڈی ہوں تو اس کے مالک کو نکاح باطل کرانیکا اختیار نہ ہوگا - (۴) ایک شخص نے اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کسی سے کر دیا - اور پھر یہ دعویٰ کیا کہ یہ تو میری بیٹی ہے تو نسب ثابت ہو جائیگا اور نکاح بحال خود باقی رہیگا - بشرطیکہ خاوند ہم کفو ہو - اگر کفو بھی ہو تب بھی قیاساً نکاح لازم رہیگا - کیونکہ خود ہی مدعی نسب نے اسکا نکاح کر دیا ہے اور وہ ہی ولی ہے اگر اس نے کسی شخص کے ہاتھ سے فروخت کر دیا - پھر مشتری نے دعویٰ کیا کہ یہ میری بیٹی ہے تب بھی یہی حکم ہے - خاوند ہم کفو ہو یا غیر نہ ہو - کیونکہ اسکو مالک نے جو ولی ہے نکاح میں دیا ہے --- فتاویٰ عالمگیری +

(۲) غلام نے نکاح کے وقت اپنے تئیں غلام نہ بتایا - ایک غلام نے اپنے مالک کی رضامندی سے نکاح کیا اور نکاح کے وقت یہ نہ بتایا کہ میں غلام ہوں یا آزاد، اور عورت اور اسکے اولیا کو یہ معلوم نہ ہوا پھر معلوم ہوا کہ وہ غلام ہے تو اگر خود عورت ہی معاشر نکاح ہو تو اسکو خیار حاصل نہ ہوگا لیکن اسکے اولیا کو خیار حاصل ہوگا - اور اسکے اولیا معاشر نکاح ہوں اور صورت یہی ہو تو عورت و اولیا دونوں کو خیار حاصل نہ ہوگا - (۲) اور اگر غلام نے یہ بتلایا کہ میں آزاد ہوں اور صورت یہی ہو تو اولیاء کو اختیار حاصل ہوگا - تو یہ مسئلہ اس امر کی دلیل ہے کہ عورت نے اگر اپنے آپ کو کسی مرد کے نکاح میں دیا اور کفو ہونیکی شرط نہ لگائی اور یہ بھی نہ جانا کہ مرد کفو ہے یا غیر کفو - پھر بعد میں معلوم ہوا کہ کفو نہیں ہے تو عورت کو خیار نہ ہوگا - مگر اولیا کو خیار ہوگا - اگر اولیا نے عقد نکاح قرار دیا ہے اور عورت کی رضامندی حاصل کر لی تھی اور یہ نہ جانا کہ مرد اس کا کفو ہے یا نہیں تو عورت یا اولیا دونوں میں سے کسی کو خیار نہ ہوگا - اگر مرد نے ان کو دھوکا دیا تھا اور بتایا تھا کہ میں اس کا کفو ہوں یا نکاح میں کفو ہونے کی شرط کی گئی ہو اور پھر ظاہر ہوا کہ وہ کفو نہیں ہے تو عورت کے اولیا کو خیار حاصل ہوگا --- فتاویٰ عالمگیری +

(۳) کفو یا غیر کفو میں نکاح کرنے پر مجبور کی گئی - (۱) اگر کوئی عورت مجبور کی گئی کہ اپنے مہر مثل پر اپنے ہم کفو سے نکاح کرے - پھر اکراہ زائل ہو گیا تو عورت کو فسخ نکاح کا اختیار نہ ہوگا - (۲) اگر غیر کفو سے یا مہر مثل سے کم پر نکاح کرنے پر مجبور کی گئی پھر اکراہ زائل ہوا تو عورت کو خیار حاصل ہوگا --- فتاویٰ عالمگیری + (۳) اگر کسی عورت کو نکاح کرنے پر مجبور کیا گیا اور عورت نے نکاح کیا تو جائز رہیگا - اور اکراہ کرنیوالے پر کچھ تاوان نہ ہوگا - پھر یہ دیکھا جائیگا کہ اگر خاوند ہم کفو ہے اور مہر مسمی اسکے مہر سے زیادہ ہے یا برابر ہے تو نکاح جائز رہیگا - (۴) اور اگر مہر مہر مثل سے کم ہو اور عورت نے درخواست کی کہ مہر پورا کیا جائے تو خاوند سے کہا جائیگا کہ چاہے مہر پورا کر دے یا اسکو چھوڑ دے - اگر خاوند نے مہر مثل پورا کر دیا تو بہتر ہے ورنہ اگر چھوڑا تو دیکھا جائیگا کہ اگر قبل صحبت چھوڑا ہے تو اس شخص پر کچھ لازم نہ ہوگا - اور اگر مرد نے ایسی حالت میں اس سے صحبت کی ہے کہ اس کو مجبور کیا اور اس سے زبردستی کی تو یہ امر اس مرد کی طرف سے اس امر کی رضامندی ہوگی کہ اس کا مہر مثل پورا کر دیگا - اور اگر عورت کی رضامندی سے صحبت ہوئی ہے تو یہ امر عورت کی طرف سے مہر مسمی پر رضامندی ہوگی - لیکن امام اعظم کے نزدیک عورت کے اولیا کو عورت پر اعتراض کا استحقاق ہوگا - اور صاحبین کے نزدیک اولیا کو اختیار نہ ہوگا - یہ سب اس صورت میں ہے کہ خاوند اس کا کفو ہو (۵) اگر خاوند عورت کا کفو نہ ہو تو عورت کی اولیا کو اختیار ہوگا کہ دونوں میں علیحدگی کرا دیں - پھر اگر خاوند اسکے ساتھ صحبت کر چکا ہے تو اگر عورت سے زبردستی صحبت کی تو مرد پر مہر مثل لازم ہوگا - اور بوجہ کفو نہ ہونے کے اولیا کا اعتراض باقی رہیگا - اگر عورت سے اسکی رضامندی کے ساتھ صحبت کی ہے تو مہر مسمی لازم ہوگا نہ اس سے

زیادہ اور یہ امر عورت کی طرف سے نکاح پر رضامندی خیال کیا جائیگا۔ کیونکہ عورت کا اپنے تئیں سپرد کر دینا نکاح کی اجازت ہے یہ ایسی بات ہے کہ اس نے یوں کہہ دیا کہ میں راضی ہوگئی۔ تو دونوں خیار جو عورت کے واسطے ثابت تھے۔ یعنی اوّل یہ کہ غیر کفو ہونے سے علیحدگی۔ دوئم مہر کا کم ہونا۔ یہ دونوں ساقط ہو جائینگے۔ لیکن اُسکے اولیاء کو امام اعظم کے نزدیک نقصانِ مہر و غیر کفو ہونیکی وجہ سے علیحدگی کا خیار اور صاحبین کے نزدیک فقط غیر کفو ہونے کی وجہ سے علیحدگی کا خیار باقی رہیگا۔ اور اگر قبل صحبت کے دونوں میں علیحدگی واقع ہوئی تو خاوند پر کچھ لازم نہ ہوگا۔ فتاوی عالمگیری ۔

(۴) ولی نے غیر کفو سے مہر وصول کر لیا۔ اگر عورت نے بلا مرضی ولی کے نکاح غیر کفو میں کر لیا۔ پھر ولی نے اس کا مہر وصول کیا اور اس کو خاوند کے پاس رخصت کر دیا تو یہ امر ولی کی طرف سے رضامندی و تسلیم عقد ہوگا۔ اور اگر مہر پر قبضہ کیا اور عورت کو رخصت نہ کیا تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ بھی رضامندی و تسلیم عقد ہے ۔ اگر مہر وصول نہیں کیا ہے لیکن عورت کی وکالت سے عورت کے نفقہ اور مہر کے متعلق اس کے خاوند سے مخاصمہ کیا تو استحساناً یہ امر اس کی طرف رضامندی و تسلیم عقد قرار دیا جائیگا۔ یہ اس صورت سے کہ ولی کے مخاصمہ کرنے سے پہلے قاضی کے نزدیک غیر کفو ثابت ہوا۔ مگر اس سے قبل یہ امر قاضی کو ثابت نہ ہو تو قیاساً و استحساناً یہ امر اس کی طرف سے رضامندی و تسلیم نکاح ہوگا۔ فتاوی عالمگیری اسی طرح ولی کا چپ رہنا رضامندی پر دلیل نہیں ہے جب تک عورت کے ہاں بچہ نہ ہو۔ درمختار ۔ (دیکھو دفعہ ۲۵-۵) دیکھو دفعہ ۵۰۔ سکوت ۔

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۱۳ ۔

؎ یعنے اگر ایک مسلمان نے حربی کو امان دی تو اور مسلمان اعتراض نہیں کر سکتے۔ اگر ایک ولی نے قصاص معاف کیا تو باقی اولیا طلب قصاص کا حق نہ رہا ۔

ص عورت کے باپ کی عدم موجودگی میں کہ وہ بہت دور دراز کے فاصلہ پر ہے اس کے بھائی نے معاملہ قاضی کے روبرو پیش کیا۔ یا کسی اور ولی نے (کہ اُس کے علاوہ اور نزدیکی ولی بھی موجود ہے مگر بہت دور دراز کے فاصلہ پر تھے) قاضی سے رجوع کیا۔ خاوند نے بیان کیا کہ نزدیکی ولی نے (یا اس سے اعلیٰ ولی نے) میرا نکاح اس عورت کے ساتھ کیا تھا۔ اس صورت میں خاوند کو ہدایت کی جانی چاہیئے کہ اپنا ثبوت پیش کرے۔ اگر وہ ثبوت پیش کرے تو موجودہ ولی کے مقابلہ میں وہ ثبوت تسلیم کیا جائے۔ ورنہ فریقین میں علیحدگی کرائی جائے۔ فتاوی عالمگیری ۔

۴
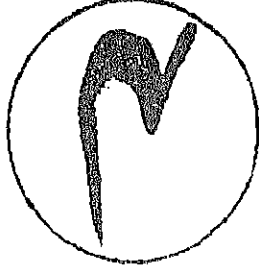
باب چہارم

اولیاء اور اُنکے اختیارات۔
واحکام متعلقہ۔

فصل اوّل ۔ اولیا اور ان کا تقرر۔

فصل دوم ۔ ولی کے اختیارات و عدم اختیارات۔

باب ۲ فصل اوّل اولیاء اور انکا تقرر باب ۲

خلاصہ :- نکاح کے متعلق ولی وہ شخص مقرر ہوتا ہے جسکو شرع کی رو سے یہ اختیار ہوں کہ کسی نابالغ کا یا فاترالعقل شخص کا نکاح کرے۔ تو اسطرح ولی کو وکیل بھی سمجھنا چاہئے ۔ اولیا کی ترتیب جو فقہا نے قائم کی ہے مختلف علماء کے نزدیک مختلف ہے۔ چنانچہ مسٹر ولسن صاحب نے بھی اپنی شرع اسلام میں لکھا ہے کہ عجیب بات ہے کہ ترتیب اولیا سے ریا ہے ولایت و حقیقت عصبات کیوا سطے ہے۔ اور اسپر جمیع علماء تقریباً متفق ہیں۔ اس سے آگے ترتیب کے قائم کرنے میں اختلاف ہے۔ ہمنے سب مذاہب کے موافق نقشے دیئے ہیں اور وہ نقشہ بھی دیا ہے جو نہایت تحقیقات سے قائم کیا گیا ہے ۔ اس ترتیب میں اگر کوئی غلام یا دیوانہ یا نابالغ یا مرتد ہو تو وہ ولایت سے خارج سمجھا جائیگا۔ اگر کسی کو کوئی بچہ پڑا ہوا ملا اور اسنے اسکو پرورش کیا تو محض پرورش کیوجہ سے اسکا ولی نہیں ہوگا۔ تو ایسے بچے کا ولی یا اور کسی بچے کا ولی جسکا کوئی ولی زندہ نہو بادشاہ ہوا کرتا ہے۔ ولی اگر احرام میں ہو تو اسمیں کچھ مانع نہیں کہ نابالغ کا نکاح کرسکتا ہے۔

۲۵- ولی کون ہوتا ہے اور ولی علی الترتیب کون سے ہیں۔

۱- ولی وہ شخص ہے جو کسی کے کام کا متکفل ہوتا ہے۔ یہاں ولی سے وہ شخص مراد ہے جو شرعاً اپنے یا کسی اور شخص کے نابالغ بچہ کا نکاح اپنی مرضی سے کر سکے ۔ ۱- لڑکا یا لڑکی کے سن بلوغ کے متعلق دیکھو دفعہ ۱۔

۲- ولی یا تو قرابت کے تعلق سے ہوتا ہے۔ یا ملکیت یا ولاء یا امامت کے تعلق سے ۔

۳- نکاح کے ولی (علماء حنفیہ کے نزدیک) عصبات ذکور ہیں۔ (بترتیب عصبات) پھر مولی العتاقہ (مرد ہو یا عورت) پھر اس کے عصبات ذکور اسی ترتیب سے جس کا ذکر کتاب المیراث میں ہوا۔ پھر ماں ہے۔ پھر ذوی الارحام بترتیب توریث (دیکھو کتاب المیراث دفعہ ۳۹ نقشہ ۶) پھر مولی الموالات۔ پھر سلطان۔ پھر قاضی (بحکم سلطان)۔ دیکھو نقشے ۔

۱- نکاح کے ولی ورثا میں سے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی وارث نہ ہو تو پھر مولی الموالات اور سلطان اور قاضی کو ولایت پہنچتی ہے ۔

۴- نکاح کے ولی (علماء شافعی کے نزدیک) :- ۱- باپ ۲- دادا ۳- پڑدادا ۴- بھائی حقیقی ۵- بھائی علاتی ۶- بھائی کا بیٹا ۷- چچا ۸- چچا کا بیٹا ۹- استاد ۱۰- قاضی ۔ یوں سمجھنا چاہیئے کہ عورتوں کو ولایت سے بالکل خارج کر دیا ۔ - امام مالک کے نزدیک ترتیب یہ ہے - ۱- بیٹا ۲- باپ ۳- بھائی حقیقی ۴- بھائی کا بیٹا ۵- دادا حقیقی ۶- چچا ۷- چچا کا بیٹا ۸- آزاد کرنیوالا ۹- قاضی ۔ اس ترتیب میں بھی کوئی عورت نہیں ہے ۔

ہ بعض کے نزدیک ماں کے بعد دادی (یعنی باپ کی ماں) ہے- پھر نانی- پھر پوتی ۔

۵۔ غلام و لونڈی کا ولی ان کا مالک ہوتا ہے۔ تو اگر یہ دونوں خود اپنا نکاح کر لیں تو مالک کی منظوری پر صحیح ہو جائیگا۔

۱۔ اگر آزاد کرنیوالا اپنی نابالغ لونڈی کا نکاح کر دے تو جائز ہے۔

تشریحات

(۱) **ولی کون ہوتا ہے**۔ ولی لغت میں دوست کو کہتے ہیں جو خلاف دشمن ہے اور عرف میں ولی عارف باللہ کو کہتے ہیں۔ اور شرع میں ولی اسکو کہتے ہیں جو بالغ و عاقل اور وارث ہو۔ اگرچہ فاسق ہو کہ فسق اس کا علانیہ نہ ہو۔ تو اسطرح ولی کی تعریف سے لڑکا[۱] اور وصی بالکل خارج ہوگئے صحیح مذہب کی رو سے۔ درمختار ۔ اولیا جمع ہے ولی کی۔ ولی وہ ہے جو شرعاً دوسرے کے امور کا متولی ہو۔ فتاوی عالمگیری۔

(۲) **ولایت تام ہونے کے وجوہ**۔ ولایت عبارت ہے ایک شخص کے حکم کو دوسرے پر چل جانے سے۔ گو وہ راضی ہو یا ناراض۔ اور یہ چار تعلق کے سبب سے قائم ہوتی ہے (۱) تعلق قرابت (جیسے بیٹی کا نکاح باپ کردے) (۲) تعلق ملکیت (جیسے اپنی لونڈی یا غلام کا نکاح اسکا مالک کردے) (۳) تعلق ولاء (جیسے جس نے کسی کو آزاد کیا ہے اسکا نکاح کرے) (۴) تعلق امامت (جیسے کسی لاوارث کا نکاح بادشاہ یا قاضی کردے)۔ درمختار

(۳) **اولیاء کی ترتیب**۔ عورت کیواسطے سب سے قریب ولی اُس کا بیٹا ہے۔ پھر پوتا۔ پھر پڑپوتا۔ نیچے تک۔ پھر باپ۔ پھر باپ کا باپ یعنی دادا۔ پھر پردادا۔ اوپر تک۔ پھر حقیقی بھائی۔ پھر علاتی بھائی۔ پھر حقیقی بھائی کا بیٹا۔ پھر علاتی بھائی کا بیٹا۔ نیچے تک۔ پھر حقیقی چچا۔ پھر علاتی چچا۔ پھر حقیقی چچا کا بیٹا۔ پھر علاتی چچا کا بیٹا نیچے تک۔ پھر باپ کا حقیقی چچا پھر باپ کا علاتی چچا۔ پھر ان دونوں کی اولاد اسی ترتیب سے نیچے تک۔ پھر وہ مرد جو عورت کا سب سے بعید عصبہ ہوتا ہے اور وہ دور کے چچا کا بیٹا ہے۔ پھر مولی العتاقہ (خواہ مذکر ہو یا مؤنث)۔ پھر مولائے عتاقہ کا عصبہ۔ پھر عصبات کی عدم موجودگی میں ذوی الارحام (علی الترتیب)۔ لیکن امام اعظم کے نزدیک اسطرح ہے۔ ماں۔ پھر بیٹی۔ پھر بیٹی کی بیٹی۔ پھر پوتے کی بیٹی کی بیٹی۔ بیٹی کی بیٹی کی بیٹی۔ پھر حقیقی بہن۔ پھر علاتی بہن۔ پھر اخیافی بھائی و بہن۔ پھر اسی ترتیب سے ان کی اولادیں۔ پھر پھوپیاں۔ پھر ماموں۔ پھر خالائیں۔ پھر چچاؤں کی بیٹیاں۔ پھر پھوپیوں کی بیٹیاں۔ پھر مولی الموالات۔ پھر سلطان۔ پھر قاضی یا جسکو قاضی نے مقرر کر رکھا ہو۔ (امام اعظم کے نزدیک جد فاسد (یعنی نانا) بہن کی بنسبت اولی ہے۔ فتح القدیر شرح ہدایہ) ۔ فتاوے عالمگیری۔

ذوی الارحام میں سے ہر قرابت دار جو صغیر و صغیرہ کا وارث ہو سکتا ہے وہ ان دونوں کی تزویج کا بھی مختار ہو سکتا ہے۔ یہی امام اعظم سے ظاہر الروایت ہے۔ لیکن امام محمد کے نزدیک ذوی الارحام کے واسطے ولایت کا حق نہیں ہے۔ اور امام یوسف کا قول اس معاملہ میں مضطرب ہے۔ فتاوی عالمگیری۔

نکاح کے متعلق ولی (نہ مال کے متعلق) عصبہ بنفسہٖ[۲] ہے۔ اور یہ بہ ترتیب وراثت و حجب ہے۔ کسی دیوانی عورت کا بیٹا بمقابلہ اسکے باپ کے نکاح کی ولایت میں مقدم ہو کیونکہ بیٹا حاجب ہے باپ کے واسطے بحجب نقصان ۔ درمختار۔ اگر کسی عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو ولایت نکاح کی ماں کو ہے پھر دادی کو (لیکن قنیہ میں اسکے برعکس ہے کہ پہلے دادی اور پھر ماں)۔ پھر بیٹی۔ پھر پوتی۔ پھر نواسی۔ پھر پڑپوتی نیچے تک۔ پھر نانا۔ پھر حقیقی بہن۔ پھر بہن علاتی۔ پھر بہن یا بھائی اخیافی۔ پھر اخیافی کی اولاد۔ پھر ذوی الارحام یعنی پھوپیاں۔ پھر ماموں۔ پھر خالائیں۔ پھر چچا کی بیٹیاں۔ پھر اسی ترتیب سے ان کی اولاد (یعنی پھوپیوں کی اولاد۔ پھر ماموؤں کی اولاد وغیرہ علی ہذا القیاس۔ پھر مولی الموالات۔ پھر بادشاہ۔ پھر قاضی۔ جب کہ اسکی سند قضا میں تصریح کر دی گئی ہو۔ پھر قاضی کے نائب جب کہ قاضی کو تزویج صغار کے اختیارات مل چکے ہوں ورنہ نہیں۔ درمختار۔ دیکھو نقشہ ۶۔ (۱) جب کہ نکاح میں ولی کی ضرورت ہو اور قاضی ولی مقرر کیا جاتا ہو تو اسکے نکاح کر دینے کا قاضی کو جب ہی اختیار ہوگا جب کہ قاضی کے منشور میں اور عہدہ میں یہ حکم لکھا ہوا ہو اور نہ لکھا ہوا ہو تو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ فتاوی قاضیخاں۔

---

[۱] سلطان۔ اور آقا اور غلام۔ اور کافر اس تعریف سے خارج ہوئے کہ وہ وارث کے سلسلہ میں نہیں ہیں۔ پھر لڑکا اسواسطے خارج ہوا کہ وہ بالغ نہیں ہے۔ اور دیوانہ اور بیہوش اسواسطے کہ وہ عاقل نہیں ہیں خارج ہوئے۔ اور وصی کو مطلقاً ولایت نکاح کی نہیں۔ [۲] عصبہ بنفسہٖ کی تعریف اور ترتیب کے متعلق دیکھو کتاب المیراث دفعہ ۳۸ و دفعہ ۱۲۲ و دفعہ ۱۲۳ و دفعہ ۱۲۴۔

ولی ورثا میں سے ہوتے ہیں — دیکھو سند ۱۰ ❖ عصبات کے بعد ولایت تزویج ماں کو ہے ❖ پھر بہن حقیقی ❖ پھر بہن علاتی ❖ پھر بہن یا بھائی اخیافی ❖ پھر ذوی الارحام ❖ پھر قاضی ❖ لیکن امام محمد کے نزدیک عصبہ کے علاوہ کوئی ولی نہ ہوگا — کنز ❖ اگر کسی کا کوئی ولی نہ ہو تو ولایت امام کو پہنچتی ہے اور حاکم کو جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَہٗ (جس کا کوئی ولی نہیں تو سلطان اس کا ولی ہے) — ہدایہ ❖

(۲) اولیا نزد شافعی و مالک — امام شافعی کے نزدیک ولایت صرف باپ دادا کو حاصل ہے ❖ امام مالک کے نزدیک صرف باپ کو حاصل ہے — کنز ❖ نکاح کا ولی اوّل باپ ہے — پھر دادا — پھر بیٹا — پھر بھائی حقیقی — پھر بھائی علاتی — پھر بھائی کا بیٹا — پھر چچا — پھر چچا کا بیٹا — پھر استاد — پھر قاضی — منہاج الطالبین ❖

تشریح — شجرہ امام ابو حنیفہ کے طریق پر ہے — امام محمد کے نزدیک ماں اور اسکے خاندان کو ولی ہونیکا حق حاصل نہیں اور نہ کوئی ذوی الارحام میں سے ولی ہوگا — اور اس کے متعلق امام ابو یوسف کا قول مضطرب ہے ❖

صاحب حمادیہ نے ماں کے بعد یہ ترتیب قائم کی ہے — اسکے بعد ذوی الارحام وعنیہ جیسا کہ اوپر کی ترتیب میں ہے — بیٹی — پوتی — نواسی — بیٹے کی پوتی — بیٹے کی نواسی — ماں کا باپ — بہن حقیقی — بہن علاتی — بھائی یا بہن اخیافی — ان کی اولادیں — پھوپی — ماموں — خالہ — ماموں کی بیٹی — خالہ کی بیٹی ❖

صاحب ردالمختار نے ترتیب اس طرح قائم کی ہے — (۱) عصبات نسبی بہ ترتیب عصبات ❖ ۲ — ماں ❖ ۳ — دادی ❖ ۴ — بیٹی ❖ ۵ — پوتی ❖ ۶ — نواسی ❖ اسی ترتیب سے نیچے تک ❖ ۷ — نانا ❖ ۸ — بہن حقیقی ❖ ۹ — بہن علاتی ❖ ۱۰ — بھائی بہن اخیافی ❖ ۱۱ — مولی الموالات ❖ ۱۲ — سلطان ❖ ۱۳ — قاضی (سلطان کے حکم سے) ❖ نقشہ امام ابو حنیفہ کے طریق پر ہے — اور نہایت مستند کتب سے لیا گیا ہے — اور پہلے نقشہ سے زیادہ صحیح ہے ❖

(۵) غلام یا لونڈی کا ولی — غلام یا لونڈی کا خود نکاح کر لینا بغیر اجازت اپنے مالک کے صحیح ہو جائیگا مالک کی اجازت دینے پر — جیسا کہ فضولی کے نکاح کی صورت ہوتی ہے — درمختار — (دیکھو دفعہ ۴۸) ❖ امام مالک کے نزدیک غلام کا نکاح بلا اجازت جائز رہیگا — کنز ❖ (۱) اگر نابالغ لونڈی کا نکاح وہ مالک کرے جس نے اسے آزاد کیا ہے تو صحیح ہے (بشرطیکہ اور عصبہ نہ ہوں) کہ یہ عصبات میں سب سے آخر ہے — ہدایہ ❖

---

۲۶ — بعض لوگ ولی ہو سکتے ہیں اور بعض نہیں

۱ — ترتیب مقررہ میں سے یہ لوگ ولی نہیں ہو سکتے — (دیکھو دفعہ ۲۵)

۱ — غلام — (مکاتب اپنے بچہ کا بھی ولی نہ ہوگا) ❖ **۲** — نابالغ ❖ **۳** — دیوانہ (اگر دیوانگی کا دورہ کبھی کبھی ہو تو صحت کی حالت میں وہ ولی کا کام انجام دے سکتا ہے — (ابو حنیفہ کے نزدیک ایک ماہ برابر دیوانہ رہنا پوری دیوانگی ہے) ❖ **۴** — کافر (کافر مسلمان کا ولی نہیں ہو سکتا نہ مسلمان کافر کا) کافر کافر کا ولی ہو سکتا ہے ❖ اگر مسلمان کسی کافر لونڈی کا مالک ہو تو وہ اس کا ولی ہے ❖ اسی طرح اگر سلطان مسلمان ہو تو وہ بھی کافر کا ولی ہو سکیگا ❖ **۵** — مرتد کسی کا ولی نہ ہوگا — نہ مسلمان کا نہ کافر کا نہ دوسرے مرتد کا ❖

۲ — سب سے پہلا ولی بیٹا مقرر کیا گیا ہے اور در حالیکہ باپ دیوانہ ہو تو بیٹا ضرور اس کا ولی ہوگا —

(نزد ابو حنیفہ و ابو یوسف) ❖ **۱** — اہل تشیع (اور اکثر احناف کے نزدیک) بیٹا باپ کے نکاح کا ولی نہیں ہو سکتا ❖

۳- اگر بیٹا بالغ ہوگیا اور اب تک دیوانہ ہے تو باپ کی ولایت اس کی ذات اور مال پر قائم رہیگی
ہاں اگر بالغ ہونے کے بعد دیوانہ ہوا- تو باپ ولی نہیں رہا (نزد ابو یوسف) بلکہ قاضی ولی ہوگا ٭

ا- اگر باپ نے بالغ بیٹے کا نکاح کر دیا اور پھر وہ بیٹا دیوانہ ہوگیا تو باپ ہی نے نکاح کی منظوری دیدی تو نکاح صحیح رہا- کیونکہ امام محمد کے نزدیک ولایت باپ کو حاصل ہوگئی تھی- اور اسپر ائمہ ثلاثہ کا اتفاق ہے ٭

۴- جو وصی باپ نے یا کسی اور نے مقرر کیا[۱] ہو وہ ولی نہیں ہوسکتا- الّا جب کہ اولیا کی ترتیب میں سے اس کو ہونا ممکن ہو ٭ ہاں فاتر العقل کے نکاح کا ولی اگرچہ وہ بالغ بھی ہو وصی ہوسکتا ہے ٭

ا- اگر باپ نے زندگی میں کوئی شخص نکاح کیواسطے منتخب کیا تھا تو بعض کے نزدیک وصی کو اختیار ہوگا کہ نکاح اس سے کردے اور بعض کے نزدیک نہیں ٭

۵- اگر کسی لڑکے یا لڑکی کو کسی شخص نے پرورش کیا ہوا ور اسی کے قبضہ میں ہو تو وہ شخص صرف پرورش کیوجہ سے اسکا ولی نہیں ہوسکتا- اِلّا جب کہ اولیار کی ترتیب میں سے اسکو ہونا ممکن ہے ٭

ا- اسی طرح اگر کسیکو پڑا ہوا بچہ ملے تو اُسکے نکاح کا اختیار اُس شخص کو نہ ہوگا ٭

۶- قاضی یا حاکم ولی نہیں ہوسکتا جب تک اُسکو سلطان سے اختیارات نہ ملے ہوں- (دیکھو دفعہ ۲۵-۲۷)

۷- اگر کسی دیوانی عورت یا مرد کا بیٹا اور باپ یا دادا ہو- تو بیٹا ولی ہوگا- (نزد ابو حنیفہ و ابو یوسف) لیکن امام محمد کے نزدیک باپ ولی ہوگا ٭

۸- جو شخص احرام میں ہو وہ ولی مقرر ہوسکتا ہے اور جس نابالغ لڑکی کا ولی ہو اُس کا نکاح کر سکتا ہے ٭

اسنادات (۱) یہ ولی نہ ہونگے- (۱) مملوک کا استحقاق ولایت کسی پر نہیں ٭ نیز مکاتب کی ولایت اسکے بیٹے پر بھی نہیں ہے- (۲ و ۳ و ۴) مسلمان مرد یا عورت پر نابالغ و مجنون و کافر کی ولایت نہیں ٭ کافر مرد یا عورت پر مسلمان کی ولایت نہیں ٭ لیکن اگر مسلمان کسی کافر لونڈی کا مالک ہو یا سلطان ہو تو اسکو ولایت حاصل ہے- کافر لونڈی جیسے کافر پر ولایت ہے- فتاوے عالمگیری ٭ کافر شخص اپنے کافر لڑکے کا ولی ہوگا- کیونکہ خدا تعالے نے فرمایا ہے- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۤءُ بَعْضٍ- (بعض کافر بعض کے ولی ہیں)- اسی وجہ سے بعض کافر کی بعض پر گواہی بھی مقبول ہے- اور اُن میں آپس میں توارث بھی ہوتا ہے- ہدایہ ٭ اگر ولی مجنون ہو مستقل اور جنون مطلق ہے تو اس کی ولایت جاتی رہے گی-

---

[۱] اگرچہ وصیت میں اسکو اختیارات بھی دئیے ہوں- لیکن نوادر میں لکھا ہے کہ اگر باپ نے اسکو اختیارات دیئے ہوں تو وہ ولی ہوگا- زیلعی نے اسی کو اختیار کیا ہے- لیکن یہ روایت امام ابو حنیفہ سے کمزور بتائی جاتی ہے ٭ [۲] سلطان ہو یا اس کا نائب یا نشا ہد ہو- درمختار ٭

اور اگر کبھی جنون سے افاقہ ہوجاتا ہے تو حالت افاقہ میں اسکے تصرفات نافذ ہونگے ✤ جنون مطبق کی مدت امام اعظم سے ایک روایت کے موافق ایک مہینہ کامل تقریباً ہے اور اسی پر فتویٰ ہے ۔ یہی بحر الرائق میں ہے ۔۔۔ فتاوے عالمگیری ✤ (۵) مرتد کی ولایت کسی پر نہیں ہوتی نہ مسلمان پر نہ کافر پر نہ اپنے جیسے مرتد پر ۔۔۔ فتاوے عالمگیری ✤

(۲) بیٹا باپ کا ولی ۔ اگر باپ مجنوں یا معتوہ ہوگیا تو بیٹے کو اسکے مال میں تصرف کرنے کی ولایت حاصل نہ ہوگی ۔ ہاں باپ کا نکاح کرا دینے میں امام اعظم و امام ابویوسف کے نزدیک ولایت حاصل ہوگی جیسا کہ غیاثیہ میں ہے ۔۔۔ فتاوی عالمگیری ✤

(۳) بالغ بیٹا دیوانہ ہے تو باپ اسکے نکاح کا ولی ہو ۔ اگر بیٹا بالغ ہوا تو معتوہ یا مجنون بالغ ہوا تو اُسکے جان و مال پر باپ کی ولایت باقی رہیگی ✤ فتاوی الولوالجیہ میں ہے کہ باپ نے اپنے بالغ بیٹے کا نکاح کردیا ۔ ابھی بیٹے نے اجازت نہیں دی تھی کہ اسکو جنون مطبق ہوگیا تو باپ نے اس نکاح کی اجازت بھی خود دیدی تو یہ جائز ہو جائیگا ۔۔۔ فقیہ ابوبکر نے ایک صورت میں اختلاف بتایا ہے ۔ فرمایا کہ لڑکا جب بالغ ہوا تو خاصہ سمجھدار تھا پھر اسکے بعد مجنون ہوگیا تو بنا بر قول ابویوسف کے قیاساً اس صورت میں باپ کی ولایت عود نہ کریگی ۔ حتیٰ کہ اگر باپ نے اسکے مال پر تصرف کیا یا کسی عورت کو اسکے نکاح میں دیا تو جائز نہیں بلکہ یہ ولایت قاضی کی طرف عود کریگی ۔ لیکن امام محمد کے نزدیک استحساناً ولایت باپ کی طرف عود کریگی ۔ پھر فقیہ ابوبکر میدانی نے فرمایا کہ ہمارے علماء ثلاثہ کے نزدیک ولایت باپ کی طرف عود کرے گی ۔۔۔ فتاوے عالمگیری ✤

(۴) وصی ولی نہیں ہوگا ۔ وصی کو کسی صغیر یا صغیرہ کے نکاح کردینے کی ولایت نہیں خواہ صغیر یا صغیرہ کے باپ نے اس وصی کو اس امر کی وصیت کردی ہو یا نہ لیکن اگر وصی ایسا شخص ہو جس کو ان کی ولایت پہنچتی ہے تو ایسی صورت میں وہ بحکم ولایت انکا نکاح کرسکتا ہے ۔ نہ بحیثیت وصی ۔۔۔ فتاوے عالمگیری ✤ وصی کو جائز نہیں کہ بحیثیت وصی ہونے کے یتیم کا نکاح کرے ۔ اگرچہ یتیم کے باپ نے اس شخص کو نکاح کردینے کی وصیت بھی کی ہو ۔ یہ بنا بر قوی مذہب کے ہے ۔ ہاں اگر وصی قرابت دار یا حاکم ہو تو تزویج کردینے کا مالک ہوگا بسبب ولایت کے نہ بسبب وصی ہونے کے ۔ درمختار ✤ (۱) اگر باپ نے اپنی زندگی میں کوئی شخص نکاح کیواسطے مقرر کردیا ہو ۔ اور وصیت میں بھی اسکا ذکر کردیا ہو تو وصی کو اس شخص سے اسکا نکاح کردینے کا اختیار ہے ۔ مگر بحر الرائق میں ہے کہ صرف باپ کی زندگی میں باپ کی طرف سے وکیل یا مختار بنکر وہ ایسا کرسکتا ہے نہ بعد موت وصی ہونیکی حالت میں ۔ پھر اگر لڑکی کا کوئی ولی نہو تو وصی قاضی سے منظوری لیکر اسکا نکاح کردے ۔۔۔ فتح القدیر بحر الرائق رد المحتار ✤

(۵) پرورش کرنیوالا ولی نہیں ہوگا ۔ اگر صغیر یا صغیرہ کسی شخص کی گود میں پرورش پائے ہوں جیسے لقیط ۔ تو یہ شخص ان کے نکاح کردینے کا مختار نہ ہوگا ۔۔۔ فتاوی عالمگیری ✤

(۶) قاضی یا حاکم کب ولی ہوسکتے ہیں ۔ دیکھو دفعہ ۲۵-۳ ✤

(۷) دیوانی عورت کا ولی ۔ اگر کسی دیوانی عورت کا بیٹا ہو اور باپ یا بیٹا ہو اور دادا تو شیخین کے نزدیک ولی بیٹا ہوگا ۔ امام محمد کے نزدیک باپ ہوگا ۔ تو ایسی صورت میں افضل ہے کہ باپ کو چاہئے کہ بیٹے کو ہدایت کرے کہ وہ اپنی ماں کا نکاح کردے تو اسطرح بلا خلاف جائز ہوجائیگا ۔۔۔ فتاوی عالمگیری ✤ اگر دیوانی عورت کے دو ولی ہوں ایک باپ دوسرا بیٹا ۔ تو نکاح کیواسطے ولی بیٹا ہوگا نہ باپ ۔ نزد ابوحنیفہ و ابویوسف ۔ لیکن امام محمد کہتے ہیں کہ باپ ولی ہوگا کیونکہ باپ کو بہ نسبت بیٹے کے زیادہ محبت ہوگی لیکن شیخین کی یہ دلیل ہے کہ بیٹا عصبات کی ترتیب میں سب سے اوّل ہے اور ولایت کا مدار عصوبت پر ہے نہ زیادتی محبت پر ۔ کیونکہ عصبات میں بھائی کا بیٹا مقدم رکھا گیا ہے ماں کے باپ پر ۔ (درحالیکہ ماں کا باپ زیادہ محبتی ہونا چاہیئے) ۔۔۔ ہدایہ ✤

(۸) ولی احرام میں ہو تو نکاح کرسکتا ہے ۔ اگر کوئی شخص احرام میں ہو ۔ اور ایک عورت احرام میں ہو تو حالت احرام میں دونوں کا نکاح کرنا جائز ہے ۔ اسی طرح اگر ولی محرم نے جسکا وہ ولی ہے نکاح کردیا تو جائز ہے ۔ فتاوای عالمگیری ✤ اس عورت کا نکاح صحیح رہیگا جس نے عمرہ یا حج کا احرام باندھ رکھا ہو ۔ اگرچہ جس مرد سے نکاح ہو وہ بھی احرام میں ہو ۔ مگر کہا گیا ہے کہ محرمہ سے نکاح "مکروہ" ہے بکراہت تحریمی ۔۔۔ درمختار ✤ صاحب درمختار نے کراہت تحریمی محرمہ کو نکاح میں نا تباع نہر الفائق بیان کی ہے مگر یہ قول جمہور فقہاء کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک محرم یا محرمہ کا نکاح بالکل صحیح ہے بنا بر صحاح ستہ میں ابن عباسؓ کی روایت سے ثابت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھے ہوئے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا ۔ اور حضرت کے افعال میں کراہت تحریمی کا ہرگز احتمال نہیں ۔۔۔ (دیکھو دفعہ ۸) ✤ شافعی کے نزدیک یہ جائز نہیں (یعنے محرم اور محرمہ کا نکاح) ۔ اور نہ یہ درست ہے کہ ولی محرم اس عورت کا جسکا وہ ولی ہے نکاح کرے ۔ دلیل شافعی کی یہ ہے کہ فرمایا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ شافعی کا مطلب ہے کہ نکاح یعنے صحبت نہ کرے ۔۔۔ ہدایہ ✤

خلاصہ۔ ولی کو اختیار ہے کہ نابالغ لڑکے یا لڑکی کو جس کا وہ ولی ہے نکاح پر مجبور کرے (برخلاف امام شافعی) لیکن بالغ عورت نکاح کے متعلق ولی کے تابع نہیں ہے۔ ہاں ولی کی مداخلت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ عورت کو خاوند کے انتخاب میں دھوکا نہ ہو جائے۔ کوئی ولی اس نابالغ لڑکی کا نکاح جس کا وہ ولی ہے اپنے ساتھ نہیں کر سکتا۔ نہ قاضی نہ سلطان نہ خلیفہ ایسا کر سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنے چچا کی بیٹی کا ولی ہو تو اس کے ساتھ اپنا نکاح کر سکتا ہے۔ قریبی ولی لڑکی کے نکاح کر دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ دور کے اولیا کا کچھ اختیار نہیں مگر صرف اس صورت میں کہ جب قریبی ولی ایسا غیر حاضر ہو کہ نکاح کا اچھا موقع ہاتھ سے جاتا ہو تب اس کو اختیار ہے۔ اگر کسی ولی نے سوائے باپ دادا کے کسی نابالغ کا نکاح کر دیا تو اس کو بالغ ہونے پر فسخ نکاح کا اختیار ہے۔ مگر اس کو چاہئے کہ بالغ ہوتے ہی فوراً ظاہر کرے اور معاملہ قاضی کے پاس پہنچے۔ مگر علیحدہ ہونے تک وہ خاوند بیوی ہیں اور اس دوران میں کوئی مر جائے تو ایک دوسرے کا وارث ہوگا۔

۲۷۔ ولی کے اختیارات۔

۱۔ ولی کو اختیار ہے کہ نابالغ لڑکا یا لڑکی (کنواری ہو یا ثیبہ) کا نکاح بلا ان کی رضامندی کر دے۔ اور دیوانہ کا (گو مستقل دیوانہ ہو یا عارضی) اگرچہ وہ بالغ بھی ہو اسکے خلاف مرضی کر دے۔

۱۔ ولی جوان عورت کو نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا لیکن امام شافعی کے نزدیک جبر کرنا صحیح ہے۔

۲۔ چچا کا بیٹا بحیثیت ولی کے اختیار رکھتا ہے کہ اپنے چچا کی بیٹی کو اپنے نکاح میں لائے (دیکھو دفعہ ۳۔۴)۔

۱۔ امام زفر و امام شافعی کے نزدیک اسکو اختیار نہیں۔

۳۔ سلطان یا خلیفہ یا قاضی بحیثیت ولی کے کسی نابالغ کا نکاح اپنے ساتھ نہیں کر سکتے۔

۱۔ قاضی کو بحیثیت ولی کے یہ بھی اجازت نہیں کہ اس نابالغ کا نکاح اپنے بیٹے سے کر دے۔ نہ کسی ایسے انسان سے کر سکتا ہے کہ قاضی کا ایسا رشتہ دار ہو جس کی شہادت قانون اسلام کی رو سے قاضی کے حق میں مقبول نہ ہو۔

۴۔ اگر کوئی باپ اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کر دے اور پھر اسکے دیوانہ ہو جانے پر نکاح کی اجازت خود دے دے تو یہ نکاح صحیح رہیگا۔ (دیکھو دفعہ ۲۶)

۵۔ اگر قاضی یا حاکم کسی نابالغ یا دیوانہ کا نکاح کر دے۔ پھر بعد میں اسکو سلطان سے اختیارات ملیں اور نکاح کی منظوری دے تو نکاح صحیح رہیگا۔

۶- اگر کسی کے دو ولی برابر کے ہوں اور ان میں سے ایک نابالغ کا نکاح کر دے۔ تو صحیح رہیگا۔

۱- اگر دو برابر کے ولی (مثلاً دو چچا) نابالغ کا نکاح دو شخصوں سے کر دیں تو پہلا نکاح صحیح رہیگا۔ اور اگر دونوں نکاح ایک ہی وقت میں ہوئے ہوں یا یہ معلوم نہ ہو سکے کہ دونوں نکاحوں میں سے پہلے کونسا ہوا تھا تو دونوں باطل ہونگے۔ یا اگر نابالغ بالغ ہو کر خود بتا دے کہ فلاں نکاح پہلے ہوا تھا تو وہی نکاح قائم رہیگا۔ ۲- اگر دو برابر کے ولیوں نے بالغ عورت کا نکاح دو مختلف شخصوں سے بلا اسکے علم کے کر دیا تو ان میں سے جسے چاہے منظور کرے۔ اگر دونوں کو منظور کرے تو دونوں باطل ہو جائیں گے۔ ۳- اگر مشترک لونڈی کا بچہ ہو تو دونوں باپوں میں سے ہر ایک بحیثیت ولی بچہ کا نکاح کر سکتا ہے۔

۷- اگر نزدیکی ولی غیر حاضر ہو۔ یا نابالغ ہو۔ یا بالغ ہو مگر دیوانہ۔ تو دور کا ولی نکاح کر دے تو صحیح رہیگا۔

۱- غیر حاضر - غیر حاضری کا اندازہ یہ ہے کہ اس کے واپس آنے تک نکاح کا اچھا موقع جاتا رہے۔ اگرچہ وہ شہر ہی میں کہیں چلا گیا ہو۔ بعض نے تین دن تین رات کے سفر کے فاصلہ پر ہونا غیر حاضری خیال کیا ہے (کنز و تنویر الابصار)۔ ۲- دور والے کی ولایت نزدیکی ولی کی غیر حاضری تک قائم رہیگی۔ ۳- امام شافعی کے نزدیک ولی کی غیر حاضری میں صرف سلطان کو نکاح کر دینے کا اختیار ہے۔ لیکن امام زفر کے نزدیک کسی کو بھی اختیار نہیں۔ اگر دور کے ولی نے نکاح کر دیا تو باطل ہوگا۔

۸- اگر کسی عورت نے غیر کفو میں نکاح کیا اور ایک ولی کی رضامندی حاصل کر لی تھی۔ تو اسکے اوپر کے درجہ کے ولی نکاح فسخ کرا سکتے ہیں نہ نیچے کے درجہ والے نہ برابر والے

۱- اگر ولی نے عورت کا نکاح غیر کفو میں کر دیا۔ پھر خاوند نے صحبت کے بعد طلاق بائن دیدی۔ پھر عورت نے اسی خاوند سے نکاح کر لیا بلا رضامندی ولی کے تو اسی ولی کو نکاح فسخ کرانیکا اختیار ہے۔ اگر طلاق رجعی دی تھی۔ اور پھر رجعت کر لی تو ولی کو نکاح فسخ کرانیکا اختیار نہیں۔

۹- اگر دور کا ولی نکاح کر دے اور نزدیکی موجود ہو اور پھر غیر حاضر ہو جائے تو نکاح اسکی منظوری پر معلق رہیگا اور دور کا ولی جب تک پورا ولی نہ ہو جائے منظوری نہیں دے سکتا۔

۱۰- اگر ولی اقرب اپنی جائے قیام پر جہاں وہ غیر حاضر ہو گیا ہے۔ نابالغ کا نکاح کر دے۔ تو وہ نکاح صحیح نہیں رہیگا۔ لیکن بعض علماء کے نزدیک صحیح رہیگا۔

۱۱- اگر ولی غیر حاضر ہو۔ یا عورت کو نکاح کرنے سے منع کرتا ہو۔ یا باپ یا دادا جو ولی ہیں اوباش ہوں تو حاکم کو نکاح کر دینے کا اختیار ہے۔

۱- اگر نزدیکی ولی عورت کو نکاح کرنے سے منع کرتا ہو۔ تو دور کے ولی کی کارگزاری صحیح رہیگی۔ ۲- اگر ولی حج کو گیا ہو تو وہ غیر حاضر شمار نہ ہوگا۔

۱۲- ولی کو اختیار ہے کہ اگر عورت کا نکاح مہر مثل سے کم پر ہو تو مہر کی درستی کرائے۔ یا قاضی سے فسخ نکاح کرائے (نزد ابو حنیفہ) لیکن صاحبین کے نزدیک ولی کو کچھ اختیار نہیں۔

۱- اگر علیحدگی صحبت سے پہلے ہوئی - تو عورت کو کچھ مہر نہیں ملیگا ۔ ۲- اگر علیحدگی صحبت کے بعد ہوئی تو عورت پورے مہر مقررہ کی حقدار ہے (اور اسی طرح فریقین میں سے اگر کوئی مر جائے) ۔

۱۳- اگر سلطان کسی ولی کو مجبور کرے کہ نابالغ کا نکاح فلاں ہم کفو سے کر دے - اور مہر مثل سے کم پر اور نابالغ لڑکی بھی راضی ہو - پھر بعد میں جب مجبوری جاتی رہے تو ولی کو اختیار ہے کہ مہر کی درستی کے واسطے یا دونوں کی علیحدگی کے واسطے دعوے کرے - لیکن امام محمد و امام ابو یوسف کے نزدیک ولی کو کچھ اختیار نہیں ۔

۱- اس معاملہ میں اگر لڑکی بھی مجبور کی گئی (اگرچہ بعد میں مجبوری جاتی رہی ہو) تو عورت اور ولی دونوں کو مہر درست کرانیکا اختیار ہے - یا علیحدہ کرا دینے کا (نزد ابو حنیفہ) لیکن صاحبین کے نزدیک صرف عورت کو اختیار ہے ۔

۱۴- اگر کوئی بچہ پڑا ہوا ملے تو اسکے نکاح کا اختیار اسکے اٹھانیوالے کو نہیں ہے ۔

۱۵- اگر بالغ عورت کسی کو اپنا ولی مقرر کرے - تو اسکو عورت کی ہدایت کے موجب کام کرنا ہوگا ۔

۱۶- اگر ماں نے (یا کسی دور کے ولی نے) نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا - اور ولی نے اس نکاح کو نامنظور کیا - تو یہ نکاح جائز نہیں رہیگا - اور اس لڑکی کے خاوند کو اختیار نہ ہوگا کہ لڑکی کو زبردستی ولی کے قبضہ سے لیجائے ۔

استفسارات

۱ ولی عورت کو نکاح پر مجبور کر سکتا ہے - جو اولیا علی الترتیب بتائے گئے ہیں ان سب کو دختر صغیرہ و پسر صغیر پر نکاح کے واسطے جبر کرنیکا بھی اختیار ہے اور بالغ ہونے کے بعد بھی جبر کرنیکا اختیار ہے بشرطیکہ کوئی ان میں دیوانہ ہو - فتاوے عالمگیری ۔ (۱) بالغ عورت کو ولی نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا - لیکن امام شافعی کے نزدیک جبر کرنا روا ہے - کنز ۔ ولی کو اختیار ہے صغیر اور صغیرہ پر جبر کر کے نکاح کر دینے کا - اگرچہ صغیرہ ثیبہ ہو جیسے دیوانہ و مجنون کہ جنون مہینہ بھر برابر رہتا ہو - در مختار ۔

ولی کا اختیار بالغ و نابالغ پر - ولایت نکاح میں دو قسم پر ہے - ولایت مستحب عاقلہ بالغہ پر اگرچہ کنواری ہو - دوسری قسم زبردستی کی ولایت ہے لڑکی نابالغ پر اگرچہ کنواری نہ ہو - اور بالغ بے ہوش پر اور لونڈی پر - (تو اگر یہ انکار کریں تب بھی نکاح منعقد ہو جائیگا) تو مصنف نے اسطرح بیان کیا ہے کہ ولی کا ہونا شرط ہے صغیر اور مجنون اور غلام کے نکاح میں - در مختار ۔ کسی لڑکے یا لڑکی کا نکاح جبکہ وہ سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں ان کے ولی کی منظوری پر صحیح رہیگا - لڑکی کنواری ہو یا ثیبہ - ہدایہ ۔ مزید تشریح کیواسطے دیکھو صفحہ ۲۳۶ ۔

۲ اپنے چچا کی بیٹی سے بحیثیت ولی نکاح کر سکتا ہے - چچا کے بیٹے کو اختیار ہے کہ (اگرچہ وہ ولی ہو) اپنے چچا کی بیٹی کا نکاح اپنے ساتھ کر لے - فتاوے عالمگیری ۔ امام زفر کے نزدیک ولی کو ایسا اختیار نہیں - کنز ۔ چچا کے بیٹے کو جائز ہے کہ نکاح کرے صغیرہ کا اپنے سے - تو ہوگا وہ چچا کا بیٹا اصیل ایک جانب سے اور ولی دوسری جانب سے - در مختار ۔

۳ قاضی صغیرہ کا نکاح اپنے ساتھ نہیں کر سکتا - اگر قاضی نے صغیرہ کو (جس کا ولی ہے) اپنے ساتھ منسوب کر لیا تو یہ نکاح بلا ولی ہوا - کیونکہ قاضی اپنی ذات کے حق میں رعیت کے مانند ہے اور اس کا حق اس کو حاصل ہے جو اس سے اوپر ہے یعنی والی ملک ۔ والی ملک بھی اپنی ذات کے حق میں رعیت کے مانند ہے - اور

اسی طرح خلیفۃ الاسلام بھی) — فتاوی عالمگیری ۰ قاضی نے اگر اس صغیرہ کا نکاح (اپنے بیٹے سے کردیا تب بھی جائز نہیں - بخلاف اور اولیاء کے — فتاوی عالمگیری ۰ قاضی کو یہ جائز نہیں کہ صغیرہ کا نکاح (جس کا وہ ولی ہے) اپنے ساتھ کرلے - نہ اس سے جس کی گواہی اسکے حق میں مقبول نہیں - اس سے معلوم ہوا کہ قاضی کا فعل بھی حکم ہے اگرچہ دعوے سے خالی ہے — درمختار ۰

۴ اگر نکاح کے بعد لڑکا دیوانہ ہوگیا اور باپ نے منظوری دی - دیکھو دفعہ ۲۶-۳ ۰

۵ قاضی کو اختیارات ملے ہوں تو ولی ہوسکتا ہے - اگر نکاح میں ولی کی ضرورت پیش آئی اور قاضی سے رجوع کیا جائے تو قاضی کو جب ہی اختیار ہوگا جبکہ اسکے منشور میں اور عہد میں یہ امر درج ہو - اور اگر درج نہ ہو تو وہ ولی نہیں ہوسکتا ۰ اگر قاضی نے کسی عورت کا نکاح کردیا - حالانکہ سلطان کیطرف سے ولی ہونے کی اجازت نہیں تھی مگر بعد میں اجازت ملی تو قاضی نے پھر اس نکاح کی اجازت دی تو استحساناً نکاح جائز ہوگا — فتاوی قاضی خاں ۰ ابن نجیم نے لکھا ہے کہ جب قاضی نے نکاح منظور کرلیا تو اسکے بعد کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا - چنانچہ ایسا ہی النفع الرسائل میں ہے ۰ دیکھو دفعہ ۲۵-۳ ۰

۶ دو ولیوں نے دو شخصوں سے نکاح کردیا - (۱) اگر دو برابر کے دولیوں نے کسی لڑکی کا نکاح کردیا - تو پہلا نکاح مقدم کیا جائیگا - اگر معلوم نہ ہو کہ پہلا نکاح کونسا ہے اور پچھلا کونسا یا دونوں نکاح ساتھ ہوئے ہوں تو دونوں نکاح باطل ہونگے (برابر کے ولی - جیسے دو بھائی یا دو چچا) - یا دونوں نکاحوں میں جونسا نکاح لڑکی بالغ ہوکر بتادے کہ پہلے ہوا تھا وہی قائم رہیگا — درمختار و شامی ۰ اگر صغیر یا صغیرہ کے دو ولی برابر کے ہوں جیسے دو حقیقی بھائی یا دو چچا - تو ہمارے نزدیک دونوں میں سے کوئی بھی نکاح کردے جائز رہیگا (بخلاف اسکے اگر ایک لونڈی دو شخصوں کی مشترک ہو اور ان میں سے ایک اسکا نکاح کردے تو پھر بغیر اجازت دوسرے شریک کے جائز نہ ہوگا) (۲) اگر مساوی درجہ کے دو ولیوں میں سے ہر ایک نے ایک عورت کا نکاح ایک ایک مرد سے کردیا - اور عورت نے ایک ہی دفعہ دونوں نکاحوں کی اجازت دیدی تو دونوں نکاح باطل ہونگے - کیونکہ دونوں میں سے کسی کو ترجیح نہیں ہے - اگر خاموش رہی تو دونوں اسکی منظوری پر منحصر رہیں گے جسکی چاہے اجازت دیدے - یہی ظاہر جواب ہے - جیسا کہ بحرالرائق میں ہے — فتاوی عالمگیری ۰ (۳) اگر ایک لونڈی دو شخصوں کی ملکیت تھی اسکے ہاں بچہ پیدا ہوا اور دونوں نے اسکے نسب کا دعوے کیا اور دونوں سے اس کا نسب ثابت ہوگیا تو ہر ایک دونوں میں سے اس بچہ کے نکاح کردینے کا اختیار رکھتا ہے - اگر دونوں نے آگے پیچھے اس کا نکاح کردیا تو پہلا نکاح جائز ہوگا اور دوسرا ناجائز - اور اگر دونوں میں سے ہر ایک نے اس بچہ (لڑکی) کا نکاح ایک ہی وقت میں کردیا - یا آگے پیچھے مگر یہ معلوم نہیں کہ پہلا نکاح کونسا ہے اور دوسرا کونسا تو دونوں عقد باطل ہوجائیں گے — فتاوی قاضی خاں ۰

۷ نزدیکی ولی غیر حاضر یا نابالغ - اگر صغیر یا صغیرہ کا نکاح ایسے ولی نے کردیا جو ابعد ہے تو اگر اقرب یعنی قریب والا موجود ہو اور ولی ہونے کی اہلیت بھی رکھتا ہے تو دور والے ولی کا نکاح کردینا ولی اقرب کی اجازت پر موقوف رہیگا - اگر ولی اقرب ولایت کی اہلیت نہ رکھتا ہو مثلاً نابالغ ہو یا بالغ ہو یا مجنون ہو تو دور والے ولی کا نکاح کردینا صحیح رہیگا - اور اگر اقرب ولی غائب ہو کہ اسکی غیبت منقطعہ[1] ہو تو دور والے ولی کا نکاح کردینا جائز رہیگا — فتاوی عالمگیری ۰ بموجب روایت ملتقی کے بھی جائز ہے - اگر کفو انتظار نہ کرسکے — درمختار ۰ لونڈی کا اگر مالک غائب ہو تو اقارب کو اسکے نکاح کردینے کا اختیار نہیں — فتاوے عالمگیری ۰

۸ اوپر کے درجہ والے ولی اعتراض کرسکتے ہیں نیچے کے درجہ والے - اگر کسی عورت نے غیر کفو میں نکاح کرلیا اور اولیاء میں سے کوئی ولی راضی ہوگیا تو پھر اس ولی کو یا جو اسکے برابر کے درجہ کے ہیں یا نیچے کے درجہ کے ہیں حق فسخ حاصل نہ ہوگا - مگر جو اس سے اوپر کے درجہ کے ولی ہیں انکو حق فسخ حاصل ہے — فتاوی قاضی خاں ۰ (۱) پھر اگر ولی نے غیر کفو میں تو نکاح کردیا اور خاوند نے صحبت کے بعد اسکو طلاق بائن دیدی - پھر عورت نے اسی خاوند سے بغیر ولی کے نکاح کرلیا - تو ولی کو نکاح فسخ کرانیکا اختیار رہوگا - ہاں اگر طلاق رجعی دی تھی اور بغیر رضامندی ولی کے مراجعت کرلی تو ولی کو علیحدگی کرانیکا اختیار ہوگا — فتاوی عالمگیری ۰ منتقی میں بروایت ابن سماعہ کے امام محمد سے مروی ہے کہ ایک عورت ایک مرد غیر کفو کے تحت میں ہے - اور اس عورت کے بھائی نے علیحدگی سے فسخ نکاح کے واسطے رجوع کیا - اس عورت کا باپ بغیبت منقطعہ غائب ہے - تو خاوند نے جواب دیا کہ اوپر کے درجہ کے ولی نے جو تھا ہے اس کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا اور اسنے گواہ قائم کئے تو یہ امر صحیح مانا جائیگا کہ اوپر کے درجہ کے ولی نے نکاح کیا تھا - اگر گواہ قائم نہ کرسکا تو دونوں میں علیحدگی کی جائیگی — فتاوے عالمگیری ۰

[1] دیکھو ضمیمہ ۱

(۹) نزدیکی ولی موجود ہوکر غائب ہوگیا - اگر دور کے ولی نے نزدیکی ولی کے موجود ہونے کی صورت میں نکاح کر دیا حتیٰ کہ نزدیکی ولی کی منظوری پر نکاح موقوف رہا پھر نزدیکی ولی غائب ہوگیا اور ولایت بجانب ولی بعید منتقل ہوئی تو جب تک کہ ولی بعید از سر نو اس نکاح کی اجازت اپنے اوپر ولایت منتقل ہونے کے بعد نہ دے تب تک نکاح مذکور جائز نہ ہوگا۔ پھر مشائخ نے اس امر میں اختلاف کیا ہے کہ ولی اقرب کے غائب ہو جانے سے ولایت جاتی رہتی ہے یا باقی رہتی ہے تو بعض کا خیال ہے کہ اسکی ولایت باقی رہتی ہے۔ لیکن ولی بعید کے واسطے ولی قریب کے غائب ہو جانے کی صورت میں استحقاق ولایت جدید پیدا ہوتا ہے۔ تو ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا عورت کے واسطے مساوی درجہ کے دو ولی مثل دو بھائی یا دو چچا کے موجود ہیں۔ لیکن بعض علماء کے نزدیک ولی قریب کی ولایت زائل ہوکر ولی بعید کی جانب منتقل ہو جاتی ہے۔ اور یہی اصح ہے ــ فتاوی عالمگیری۔

(۱۰) ولی غیر حاضر نے دوسرے شہر میں نکاح کر دیا - اگر ولی اقرب نے جس مقام پر وہ موجود ہے وہاں ہی عورت کا نکاح کر دیا تو اسکے متعلق کوئی روایت نہیں ہے۔ چاہیے کہ جائز نہ ہو۔ اسواسطے کہ اسکی ولایت زائل ہو گئی ہے ــ فتاوے قاضی خاں میں ہے کہ اگر ولی اقرب نے جس مقام پر وہ ہے وہاں ہی عورت کا نکاح کر دیا تو اسمیں اختلاف ہے اور ظاہر یہ ہے کہ جائز ہوگا ــ فتاوی عالمگیری۔ اگر نکاح کر دیا عورت کا ولی اقرب نے جہاں کہیں وہ گیا ہوا ہے تو یہ نکاح جائز ہوگا۔ ظاہر قول کے بموجب جیسا کہ نہر میں ہے ــ در مختار۔ ــ نہر الفائق میں ہے کہ یہ نکاح جائز نہ ہوگا کیونکہ بوجہ غیبت کے ولایت منقطع ہوگئی اور ایسا ہی محیط و مبسوط میں ہے۔ اگر ولی بعید اور ولی قریب دونوں کا عقد کرنا معاً واقع ہو تو دونوں عقد جائز نہ ہونگے اور اگر دونوں عقد آگے پیچھے واقع ہوں مگر معلوم نہ ہو کہ پہلے کونسا عقد ہوا تھا۔ تب بھی یہی حکم ہے ــ شرح طحاوی۔

ولی اقرب کے آجانے سے ولی بعید کی ولایت باطل ہو جائیگی۔ مگر جو عقد اس نے قرار دیا ہے وہ باطل نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ تصرف و عقد اس نے پوری ولایت حاصل ہونے کی حالت میں کیا ہے ــ فتاوی عالمگیری۔ صغیر و صغیرہ کے ولی کو اختیار ہے کہ دونوں کا نکاح کر دے۔ اگرچہ دونوں اس بات پر راضی نہ ہوں۔ خواہ عورت کنواری ہو یا ثیبہ۔ معتوہ و معتوہہ و مجنون و مجنونہ مثل صغیر و صغیرہ کے ہیں کہ ان کے ولی کو ان کے نکاح کر دینے کا اختیار ہے بشرطیکہ جنون مطبق ہو ــ فتاوے عالمگیری۔

(۱۱) ولی اوباش یا غیر حاضر - قہستانی میں غیاثیۃ المفتیین سے نقل کیا کہ اگر ولی اقرب نکاح نہ کرے تو قاضی نکاح کر دے اگر ہم کفو کے ہاتھ سے نکل جانے کا خوف ہو۔ جیسا کہ ثابت ہے ابعد کو نکاح کر دینا اقرب کے نکاح روکنے پر بالاجماع۔ اور اقرب کے غیر حاضر ہوجانے کی صورت میں ابعد کا تزویج کرنا باطل نہ ہوگا۔ کیونکہ پوری ولایت اسکو حاصل ہو چکی تھی ــ در مختار۔ اس امر پر اجماع ہے کہ اگر ولی اقرب دباؤ ڈالے اور تنگ کرے تو ولایت ولی بعید کیطرف منتقل ہو گی۔ اور اگر ولی غائب ہو گیا یا اس نے اس طریق پر تنگ کیا۔ یا باپ دادا جو ولی ہیں فاسق ہوں تو قاضی کو اختیار ہوگا کہ عورت کا نکاح اسکے ہم کفو میں کر دے ــ فتاوی عالمگیری۔
اگر قریبی ولی غائب ہو دور سفر میں۔ دور کے ولی کو اختیار ہے کہ نکاح کر دے۔ لیکن شافعی کے نزدیک سلطان تزویج کرے۔ اور بقول زفر کوئی تزویج نہیں کر سکتا اگر دور کے ولی نے نکاح کر دیا تو باطل ہوگا ــ کنز۔

(۱۲) مہر مثل سے کم پر ولی اعتراض کر سکیگا - اگر عورت نے اپنا نکاح کیا اور مہر مہر مثل سے کم رکھا تو اسپر ولی کو اعتراض کا حق ہے۔ تو یا تو خاوند مہر پورا کرے یا علیحدگی اختیار کرے۔ (۱) اگر قبل صحبت علیحدگی ہوئی تو عورت کو کچھ مہر نہیں ملیگا (۲) اور اگر بعد صحبت کے علیحدہ کیا تو عورت کو مہر مسمی ملیگا۔ اور اگر علیحدگی سے پہلے دونوں میں سے کوئی مر گیا۔ تب بھی امام اعظم کے نزدیک یہی حکم ہے۔ مگر صاحبین کے نزدیک ولی کو اعتراض کا استحقاق نہیں ــ فتاوے عالمگیری۔

(۱۳) سلطان نے مجبور کر کے نکاح کر دیا - اگر سلطان نے کسی شخص کو مجبور کیا کہ وہ فلاں عورت کو جس کا وہ ولی ہے مہر مثل سے کم پر فلاں شخص کے ساتھ جو اس کا کفو ہے نکاح کر دے اور عورت بھی راضی ہے۔ پھر سلطان کیطرف کا اکراہ و اجبار جاتا رہا تو ولی کو اُسکے خاوند کے خلاف چارہ جوئی کا اختیار ہوگا کہ خاوند اس کا مہر مثل پورا کر دے ورنہ قاضی دونوں میں علیحدگی کرا دیگا۔ مگر صاحبین کے نزدیک ولی کو استحقاق نہ ہوگا۔ (۱) اگر عورت بھی مہر مثل سے کم پر نکاح کرنے پر مجبور کی گئی اور پھر اکراہ و اجبار جاتا رہا تو امام اعظم کے نزدیک عورت کو مع اسکے ولی کے مہر کی بابت دعوے کے اختیار ہوگا اور صاحبین کے نزدیک حق دعوی صرف عورت کو حاصل ہوگا نہ ولی کو ــ فتاوی عالمگیری۔ اگر عورت اس امر پر مجبور کی گئی کہ اپنے مہر مثل پر اپنے ہم کفو کے ساتھ نکاح کرے پھر اکراہ زائل ہوگیا تو عورت کو خیار حاصل نہ ہوگا۔ اور

---

۵۷ جیسا کہ اس صورت میں قاضی ہے۔

اگر عورت غیر کفو سے یا مہر مثل سے کم پر نکاح کرنے پر مجبور کیگئی۔ پھر اکراہ زائل ہوگیا تو عورت کو خیار حاصل ہوگا — فتاوے عالمگیری ⁂

۱۴ لاوارث بچہ کا پرورش کرنیوالا ولی نہ ہوگا — دیکھو دفعہ ۲۶ ⁂

۱۵ بالغ عورت کا ولی — دیکھو دفعہ ۲۹-۴۰ ⁂

۱۶ غیر ولی نکاح کردے اور ولی کے قبضہ سے زبردستی بیوی کو لیجائے۔ اس کے متعلق دیکھو استفتا (۱) و استفتا (۲) صفحہ ۲۳۶ ⁂

۲۸- خیار بلوغ اور اسکے متعلق قواعد-

۱- خیار بلوغ وہ اختیار ہے جو ایک نابالغ کو حاصل ہے کہ بالغ ہوکر اپنے نکاح کو (کہ اسکی نابالغی کے زمانہ میں سوائے باپ یا دادا کے کسی اور نے کردیا تھا) قائم رکھے یا فسخ کردے ⁂

۲- خیار عتق وہ خیار ہے جو ایک نابالغ لونڈی کو حاصل ہو کہ آزاد ہوکر اپنے نکاح کو (کہ اسکے آقا نے نابالغی میں کردیا تھا) قائم رکھے یا فسخ کردے ⁂

۳- اگر ایک نابالغ (یا دیوانی) لڑکی کا نکاح اُسکے باپ یا دادا نے کردیا تو بالغ ہونے (یا دیوانگی زائل ہونے پر) اسکو فسخ نکاح کا اختیار نہیں ہے۔ لیکن جب کسی اور ولی نے یہ نکاح کیا ہو تو یہ اختیار حاصل ہے۔ (نزد ابو حنیفہ و امام محمد برخلاف ابو یوسف) ⁂

۱- اگر نابالغ کا نکاح قاضی یا امام المسلمین نے کیا تب بھی اسکو خیار حاصل ہے ⁂ **۲**- اگر کسی نابالغ کا نکاح ایسے گاؤں یا شہر میں ہوکہ وہاں نہ قاضی ہو نہ ولی۔ تو لڑکی کو خیار بلوغ حاصل نہیں ⁂ **۳**- اگر کسی دیوانی عورت کا نکاح اُسکے بیٹے نے کردیا تو وہ ایسا ہی شمار ہوگا جیسا باپ نے کیا ⁂ **۴**- اگر ایک نابالغ کا نکاح بلا ولی کے ہو۔ یا بلاد اخلت قاضی کے دارالحرب میں یا سمندر میں۔ یا صحرا کے سفر میں۔ یا ایسی ہی کسی جگہ۔ تو وہ نکاح باطل ہے ⁂ **۵**- اگر کوئی مسلمان اپنی لڑکی دار اسلام میں چھوڑ کر دار حرب میں چلا جائے اور لڑکی کا چچا اسکا نکاح کردے تو بالغ ہوکر اسکو فسخ نکاح کا اختیار ہے ⁂ **۶**- اہل تشیع کے نزدیک اگر باپ یا دادا کے علاوہ کوئی اور ولی نابالغ لڑکی کا نکاح کردے تو وہ نکاح صحیح نہیں رہیگا۔ جبتک کہ وہ بالغ ہوکر اسکو منظور نہ کرلے اور اگر منظوری سے پہلے دونوں میں سے کوئی مرجائے تو نکاح جاتا رہیگا اور آپس میں ورثہ نہیں ملیگا — مفاتیح ⁂ **۷**- اگر باپ یا دادا نے کسی نابالغ لڑکی کا نکاح کردیا ہو تو علماء حنفی و شافعی اور اہل تشیع (سوائے معتزلہ و مالکی کے) متفق ہیں کہ بالغ ہوکر لڑکی کو فسخ نکاح کا اختیار نہیں ⁂

۴- اگر باپ نے اپنی بیٹی کا نکاح ایک نیک بخت شخص سے کردیا۔ لیکن بعد میں وہ بد اطوار اور شریر ثابت ہوا حالانکہ اُسکے خاندان کے لوگ عموماً نیک بخت ہیں۔ تو اس بچی کو اختیار ہے کہ بالغ ہوکر نکاح فسخ کردے ⁂

---

[۱] دیکھو دفعہ ۳۱-۳۲ - اگرچہ غیر کفو میں کردے ⁂ [۲] اگرچہ ماں نے یا قاضی نے یا امام المسلمین نے کیا ہو ⁂ [۳] ابو یوسف کے خیال میں فسخ کا اختیار نہیں۔ کیونکہ [۴] اگر قاضی نے بھی یہ نکاح کردیا ہو تب بھی لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہے — فتاوی عالمگیری ⁂

۵- اگر کسی غلام اور لونڈی کا نکاح ان کے مالک نے کر دیا پھر وہ آزاد ہو گئے تو بالغ ہونے پر ان کو فسخ نکاح کا حق حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ خیار عتق ہی کافی ہے۔

۱- اگر لونڈی پہلے آزاد کی گئی۔ پھر اس کا نکاح ہوا۔ تب تو اسکو بالغ ہونے پر فسخ نکاح کا حق حاصل ہے۔

۶- ایام شروع ہوتے ہی عورت کو چاہئے کہ خیار بلوغ کو فوراً کام میں لائے۔ اگر رات کا وقت ہو تو صبح ہوتے ہی گواہوں کے روبرو اپنا ارادہ ظاہر کرے۔

۱- گواہوں کے تلاش کرنے میں دیر ہو جانے کا عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔ ایک روایت پایا جاتا ہے کہ خاموش رہے تو اس میں دو ماہ تک دیر ہو سکتی ہے کہ قاضی کے روبرو معاملہ پیش کرے بشرطیکہ اس عرصہ میں صحبت بالکل نہ ہوئی ہو۔ ۲- اگر عورت بکر ہے تو بالغ ہونے پر خاموش ہو جانا خیار بلوغ کو توڑ دیتا ہے۔ اور موقع ختم ہونے کی ضرورت ہی نہیں۔ اگر وہ نکاح کے وقت ثیبہ تھی یا بکر تھی اور اسکا ازالہ بکارت ہو گیا اور وہ اب بالغ ہوئی۔ تو اب خاموشی سے خیار بلوغ زائل نہ ہوگا۔ یا موقع سے علیحدہ ہو جانے سے لیکن اسکا صاف مرضی ظاہر کرنے سے یا ایسا کام کرنے سے جس سے مرضی ظاہر ہو مثلاً صحبت کرنے سے وہ مطمئن ہے۔ یا نفقہ طلب کرے۔ مگر یہ یاد رہے کہ اگر وہ گھر کا کھانا بلا مرضی کھائے یا خاوند کے دستر خوان پر کھائے تو اس سے خیار بلوغ نہ جائیگا۔ ۳- ثیبہ یا لڑکے کا خیار بلوغ مجلس تک محدود نہیں رہتا۔ بلکہ بعد تک رہتا ہے۔ اور بکر کا خاموش ہو جانے سے ختم ہو جاتا ہے مجلس کی ضرورت ہی نہیں۔ ۴- اگر عورت کو بالغ ہونے پر اپنے نکاح کی خبر تھی لیکن اسکو معلوم نہیں کہ فسخ نکاح کا حق اسکو حاصل ہے تو یہ حق باطل ہو جائیگا۔ لیکن اگر اسکو بالغ ہونے تک معلوم نہیں کہ میرا نکاح ہوا ہے۔ تو اسکو نکاح کے متعلق معلوم ہو جانے پر خیار حاصل ہے۔ یہ امام محمد کے نزدیک ہے (لیکن امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر وہ دار الاسلام میں ہے تو اسکو علم ضرور ہے۔ یہ صاحب ردالمحتار نے لکھا ہے)۔ ۵- اگر عورت بالغ ہونے پر اپنے خاوند کا نام پوچھے۔ یا مقدار مہر۔ یا گواہوں کو سلام کہے تو خیار جاتا رہیگا۔ ۶- اگر خاوند سفر میں گیا ہوا ہو۔ یا مدت سے لاپتہ ہو۔ یا قید میں ہو تو عورت کا حق فوراً ظاہر کرنے سے نہیں جاتا۔ (دیکھو خاوند کی موجودگی ضرور ہے۔ اگلا فقرہ)۔

۷- اگر دو حقوق عورت میں جمع ہو جائیں۔ حق شفع اور خیار بلوغ۔ تو چاہئے کہ دونوں حقوق فوراً ظاہر کرے۔

۸- اگر ولی نابالغ کے متعلق کسی سے اقرار کرے تو بالغ ہونے پر اسکو فسخ کرنیکا اختیار ہے۔ اگر بالغ ہونے پر کچھ ظاہر نہ کرے تو وہ اقرار قائم رہیگا۔

۹- اگر خیار بلوغ کے متعلق فریقین میں جھگڑا ہو۔ عورت کہے کہ میں نے بالغ ہوتے ہی نکاح فسخ کر دیا تھا۔ اور مرد کہے نہیں تم خاموش رہیں۔ تو مرد صحیح مانا جائیگا۔ الا جب کہ عورت ثبوت پیش کرے۔

۱۰- علیحدگی قاضی[1] کے حکم سے ہوگی اور اس حکم تک دونوں کی آپس کی صحبت جائز رہیگی۔ اور اگر ان میں

---

[1] قاضی کے حکم کی ضرورت اس وجہ سے ہے کہ فسخ نکاح کی پختگی ہو جائے۔

سے کوئی مرجائے تو ایک دوسرے کا وارث ہوگا۔ (یہ علیحدگی طلاق نہیں ہوگی۔ دیکھو دفعہ ۲۳)

۱۔ اگر بیوی پہلے بالغ ہوئی اور فسخ نکاح چاہا تو قاضی خاوند کے باپ یا اسکے وصی کے روبرو فسخ نکاح کریگا۔ ۲۔ خیار عتق کی علیحدگی میں قاضی کے حکم کی ضرورت نہیں۔ اور یہ علیحدگی طلاق نہیں ہوگی۔ کیونکہ بیوی کی طرف سے ہے۔

مسائل (۱) اگر کسی نابالغ کا نکاح باپ یا دادا کے سوائے کسی اور ولی نے کردیا تو اس کو بالغ ہوکر نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ اس کو خیار بلوغ کہتے ہیں۔ دیکھو دفعہ ہذا سند ۳ و ۵۔

(۲) اگر کسی نابالغ لونڈی کا نکاح اس کے مالک نے کردیا اور پھر وہ آزاد ہوئی اور بالغ تو اس کو اپنے نکاح کے فسخ کردینے کا اختیار ہے۔ اس کو خیار عتق کہتے ہیں۔ دیکھو دفعہ ہذا سند ۵۔

(۳) نابالغ کا نکاح اور ولی۔ (۱) اگر نابالغ کا نکاح قاضی یا امام المسلمین نے کیا تو خیار بلوغ اسکو حاصل ہوگا۔ یہی صحیح ہے اور اسی پر فتوے ہے۔ — فتاویٰ عالمگیری۔ (۲) اگر صغیرہ نے اپنے تئیں اپنے ہم کفو شخص کو نکاح میں دیا اور اس کا کوئی ولی نہیں ہے اور نہ اس موضع میں کوئی قاضی ہے۔ تو نکاح منعقد ہوجائیگا لیکن اس صغیرہ کی بالغ ہوجانے کے بعد کی اجازت پر موقوف رہیگا — فتاویٰ عالمگیری۔ اگر صغیرہ نے اپنا نکاح کیا اور جگہ ایسی ہے کہ نہ کوئی اس کا ولی ہے نہ حاکم ہے تو یہ نکاح موقوف رہیگا اور بعد بالغ ہوجانے کے اسکی اجازت کا منتظر رہیگا۔ کیونکہ اسکا اجازت دینے والا موجود ہے اور وہ سلطان ہے۔ (اگر نکاح کی اجازت دینے والا کوئی نہ ہو تو وہ باطل ہوتا ہے مگر اس صورت میں مجیز موجود ہے یعنی سلطان لہذا باطل نہ ہوگا۔ بلکہ موقوف ہوگا) — درمختار۔ (۳) اگر کسی دیوانی عورت کا نکاح اسکے بیٹے نے کردیا تو ایسا ہی ہے جیسا اگر اسکے باپ نے کیا بلکہ اس سے بھی اولیٰ ہے — فتاویٰ عالمگیری۔ (۴) اگر کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح انکے باپ یا دادا نے کردیا تو بالغ ہونے پر انکو فسخ نکاح کا اختیار نہ ہوگا۔ اور اگر سوائے باپ یا دادا کے اور کسی نے یہ نکاح کیا ہو تو بالغ ہونے پر دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا کہ چاہے نکاح پر قائم رہیں اور چاہے اسکو فسخ کردیں۔ یہ امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک ہے۔ اور اسمیں قاضی کا حکم حاصل کرلینا ضروری ہے — فتاوے عالمگیری۔ دیوانی عورت کو اگر اسکے باپ یا دادا کے سوا کسی اور نے نکاح میں دیا تو دیوانگی زائل ہونے پر اسکو فسخ نکاح کا حق حاصل ہوگا۔ اور اگر اسکے باپ یا دادا کے سوا کسی اور نے نکاح میں دیا تو دیوانگی زائل ہونے پر اسکو فسخ نکاح کا حق ہوگا۔ اور اگر اسکے باپ یا دادا نے نکاح کیا اور اسکے بعد دیوانگی زائل ہوئی تو اسکو فسخ نکاح کا حق نہ ہوگا — فتاویٰ عالمگیری۔ اگر صغیر و صغیرہ کا نکاح بلا اجازت باپ یا دادا کے ہو تو ان میں سے ہر ایک کو خیار ہے کہ بالغ ہوکر نکاح کو قائم رکھیں یا فسخ کرادیں تو یہ امام ابوحنیفہ و امام محمد کے نزدیک ہے۔ لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک انکو ایسا اختیار نہیں — ہدایہ۔ اگر صغیرہ نے اپنے تئیں نکاح میں دیا۔ پھر اسکے بیاہ کئے جانے پر اس کا ولی ہو اجازت دیدے تو جائز ہوگا اور صغیرہ کو خیار بلوغ حاصل ہوگا — فتاویٰ عالمگیری۔ (۵) ایک مسلمان لڑکی ابھی نابالغ تھی کہ اس کا خاوند اور اسکی ماں سب مرتد ہوکر دار حرب میں چلے گئے تو نکاح قائم رہیگا۔ پھر اگر سب قید کرکے دار اسلام میں لائے گئے تو لڑکی اور اسکی ماں دونوں غلام ہونگے اور باپ اور خاوند آزاد رہیں گے۔ پھر اگر لڑکی (لونڈی) نابالغ بالغ ہوگئی تو اسکو کچھ اختیار نہ ہوگا۔ (یعنی خیار کو کام میں نہ لاسکے گی) ہاں اگر آزاد کردیجائے تو اسکو خیار عتق حاصل ہوگا۔ — فتاویٰ عالمگیری۔ (دیکھو دفعہ ۲۸) ایک مسلمان مرتد ہوگیا اور دار حرب میں جا ملا اور اپنی بیوی اور نابالغ لڑکی دار اسلام میں چھوڑ گیا تو لڑکی کے چچا نے کسی مسلمان سے اس کا نکاح کردیا تو نکاح جائز ہوگا۔ اور صغیرہ کو خیار بلوغ حاصل رہیگا۔

(۴) بالغ ہوکر بد اطوار شخص سے نکاح فسخ کردے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح کسی شخص سے اس کو پرہیزگار و نیکبخت سمجھ کر کرے۔ اور یہ معلوم کرکے کہ یہ شراب خوار نہیں ہے لیکن بعد میں اس کو شراب کا عادی پائے۔ اور لڑکی بالغ ہوکر کہے میں اس سے نکاح قائم رکھنا نہیں چاہتی تو اس صورت میں اگر باپ کو معلوم نہ تھا کہ وہ شراب کا عادی ہے (اور یہ بھی جانتا تھا اسکے خاندان کے لوگ بڑے پرہیزگار ہیں) تو نکاح باطل ہوگا۔ اور یہ اجماعاً ہے — فتاویٰ عالمگیری۔

مسلہ یعنی فسخ نکاح کیواسطے قاضی سے حکم لینا چاہیے۔

(۵) **خیارِ عتق بمقابلہ خیارِ بلوغ** - اگر نابالغ لونڈی اور نابالغ غلام کا نکاح ان کے مالک نے کر دیا - پھر دونوں آزاد ہوئے اور پھر بالغ ہوئے تو دونوں کو خیارِ بلوغ حاصل ہونے کی ضرورت نہیں - کیونکہ خیارِ عتق دونوں کو حاصل ہوا ہے اور یہ کافی ہے - (۱) حتیٰ کہ اگر مالک نے لونڈی کو آزاد کر کے اسکا نکاح کیا اور پھر وہ بالغ ہوئی تو اسکو خیارِ بلوغ حاصل ہوگا - جیسا کہ امام اسبیجابی نے ذکر کیا ہے — بحر الرائق ٭ اگر لونڈی کسی غلام کے نکاح میں ہو اور آزاد ہو گئی تو اسکو خیار حاصل ہے چاہے خاوند کے ساتھ رہے یا نہ رہے اور نکاح فسخ کر دے - تو اس میں قاضی سے حکم لینے کی ضرورت نہیں کہ نکاح فسخ کیا جائے - بلکہ اختیارِ آزادی کا اختیارِ بلوغ سے بے پرواکر دیتا ہے — درمختار ٭ تشریح :- مثلاً ایک لونڈی صغیرہ کا مالک نے نکاح کر دیا اور پھر اس کو بلوغ سے پہلے آزاد کر دیا - تو بالغ ہونے پر اسکو دو اختیارات حاصل ہیں - خیارِ بلوغ و خیارِ عتق - تو خیارِ عتق کی موجودگی میں خیارِ بلوغ کو کام میں لانے کی ضرورت نہیں - کیونکہ خیارِ عتق غالب ہے - کیونکہ خیارِ عتق بسبب خاموش رہجانے یا ایک مجلس میں ظاہر کرنے سے زائل نہیں ہوتا - بخلاف خیارِ بلوغ کے - اور یہ بھی بات ہے کہ خیارِ بلوغ مطلق نہیں - اسواسطے تزویج مالک کی برابر ہے تزویج باپ اور دادا کی کہ باپ اور دادا کے نکاح کئے ہوئے کو فسخ نہیں ہے اسکو بھی ممکن ہے کہ فسخ نہ ہو — حاشیۃ المدنی —

(۶) **خیار کو کام میں لانے میں جلدی کرے** (۱) ایک لڑکی کا نکاح اسکے چچا نے کر دیا - پھر اسکو حیض آیا تو بولی - الحمد للہ میں نے اپنے اختیار کو کام میں لیا تو وہ اپنے خیار پر ہے - اسواسطے کہ حیض آنے پر اس نے نوکر کو بھیجا کہ گواہ بلالائے تا کہ اپنے اختیار پر ان کو آگاہ کرے - تو اسکو کوئی گواہ نہ ملا - اور وہ ایسی جگہ مقیم تھی کہ وہاں آدمی کم ملتے ہیں - چند روز گذر گئے اور ٹھیک سے گواہ نہ ملے - تو امام محمد فرماتے ہیں کہ میں نکاح اسکے حق میں لازم کر دونگا - تو امام محمد نے اس امر کو عذر نہیں ٹھیرایا (یعنی اسکا خیار باطل ہوگیا) ٭ ابن سماعہ نے امام محمد سے روایت کی ہے کہ اگر صغیرہ بالغ ہونے پر اپنے خیار کو کام میں لائے اور اسپر گواہ کر لئے مگر دو ماہ تک قاضی کی عدالت میں نہ گئی تو خیار قائم ہے جبتک کہ وہ خاوند کو صحبت نہ کرنے دے — فتاوی عالمگیری ٭ — (۲) جو خیار صغیرہ کو حاصل ہے وہ بعد بلوغ اسکی خاموشی سے باطل ہو جائیگا - اگر وہ کنواری ہو - اور اس خیار کا امتداد آخر مجلس تک نہیں اسکو خبر نکاح پہنچی ہے نہیں رہیگا - چنانچہ اگر اس نے بالغ ہونے پر سکوت کیا حالانکہ وہ کنواری ہے تو خیار جاتا رہیگا ٭ اگر یہ عورت در اصل ثیبہ ہو - یا کنواری ہو مگر اس کا خاوند اس سے صحبت کر چکا ہو اور خاوند ہی کے پاس وہ بالغ ہوئی تو سکوت سے اس کا خیار باطل نہ ہو گا - اور نہ مجلس سے علیحدہ ہو جانے سے باطل ہوگا - بلکہ جبھی باطل ہوگا جب وہ صریحاً نکاح پر رضامندی ظاہر کر دے - یا اسکی طرف سے کوئی فعل ایسا پایا جائے جو رضامندی پر دلالت کرتا ہو - جیسے صحبت پر رضامند ہے یا نفقہ طلب کرے - یا ایسا ہی کوئی فعل کرے - اگر اس نے خاوند کا کھانا کھایا - یا بدستور اسکی خدمت کی تو اسکو ابھی خیار حاصل ہے - اگر خیارِ بلوغ ثیبہ کے متعلق ہو تو وہ زائل نہیں ہوتا - جبتک کہ صاف الفاظ میں نہ کہہ دے - یا خاوند سے صحبت نہ کرے - یا اپنے مہر یا نفقہ کے متعلق دریافت نہ کرے — فتاوی قاضی خاں ٭ (۳) اگر لڑکی حیض آنے سے بالغ ہوئی ہو تو خون کی آمد پر فوراً خیار کو کام میں لائے - اگر رات کو خون دیکھا تو کہے میں نے نکاح فسخ کیا اور جب صبح ہو تو گواہ کر لے اور کہے میں نے ابھی خون دیکھا ہے - کیونکہ اس کا یہ بیان کہ میں نے رات کو خون دیکھکر نکاح فسخ کیا ہے قاضی کے روبرو قبول نہ ہوگا ٭ شیخ رح نے فرمایا کہ عورت کا یہ کہنا کہ میں نے اب خون دیکھا ہے - اگرچہ کذب ہے - مگر بعض مقام پر کذب مباح ہے - یہ غلطی یا کذب نہیں ہے کیونکہ خون اندک اندک جاری رہتا ہے اور صبح کو جاری ہے اور بضرورت احیاء حق ایسا کذب روا ہے — حاشیۃ المدنی ٭ (۴) لڑکے کا خیار بلوغ باطل نہ ہوگا جب تک وہ یہ نہ کہے کہ میں راضی ہوا یا ایسا فعل نہ کرے جو رضامندی پر دلالت کرتا ہے - صرف مجلس سے علیحدہ ہو جانے پر لڑکے کا خیار نہیں جاتا - بلکہ رضامندی ظاہر کرنے سے جاتا رہتا ہے — فتاوی عالمگیری ٭ (۵) اگر بالغ ہوتے ہی اُسے اپنے نکاح کا حال معلوم ہو گیا کہ فلاں مرد سے میرا نکاح ہوا ہے - لیکن یہ نہیں جانتی کہ مجھکو خیار حاصل ہے تو وہ خاموش رہی تو خیار باطل ہو جائیگا ٭ اگر بالغ ہوتے ہی اُسکو اپنے نکاح کا حال معلوم نہ ہوا - تو جب نکاح کا حال معلوم ہو تب خیار حاصل ہوگا ٭ (۶) اگر بالغ ہونے پر اُس نے خاوند کا نام پوچھا - یا مہر مسمّٰی دریافت کیا یا گواہوں کو سلام کیا - تو خیار بلوغ باطل ہو جائیگا — فتاوی عالمگیری ٭ اگر صغیرہ بالغ ہوئی اور جانتی تھی کہ میرا نکاح ہو چکا ہے پھر بھی خاموش رہی تو یہ خاموشی رضامندی تصور ہوگی - نزد ابوحنیفہ و محمد - ہاں اگر اسکو اپنے نکاح کا علم نہ تھا اس کا انتہا

---

(۱) اگر خاموشی اُسکے اپنے اختیار میں ہو یعنی اُسمیں کسی کی زبردستی ہو نہ عذر ہو - اور اُسکو نکاح کا علم بھی ہو — درمختار ٭ (۲) دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۹۵ ٭

اختیار اُسوقت تک جاری رہیگا۔ جبتک اُسکو علم ہوجائے اور پھر خاموش رہے ــ ہدایہ ٭ (۷و۸) دیکھو صفحہ ۱۷۵ ٭

۷ شفعہ و خیار بلوغ (۱) اگر عورت میں دو حقوق جمع ہوجائیں اور وہ بالغ ہوجائے۔ ایک حق شفعہ اور دوسرا خیار بلوغ تو کہتے ہیں دونوں حقوق طلب کرتی ہوں۔ پھر جب ان کی تفسیر بیان کرے تو پہلے خیار نفس بیان کرے یعنی کہے کہ میں نے نکاح فسخ کیا ــ فتاوی عالمگیری ٭ تو ابتدا خیار بلوغ سے کرے کیونکہ یہ دینی امر ہے ــ درمختار ٭

۸ اگر ولی نابالغ کے متعلق کسی سے اقرار کرے ۔ اگر ولی نے نابالغ کے نکاح کردینے کا کسی سے اقرار کرلیا۔ تو مثل اس کے ہے کہ اس نے نابالغ کا نکاح کردیا۔ مگر بالغ ہوکر اس کو فسخ نکاح کا اختیار ہے بموجب دفعہ ہذا مسئلہ ۳ کے ٭

۹ خیار بلوغ کے متعلق فریقین میں جھگڑا ۔ اگر خیار بلوغ کے متعلق جھگڑا ہوا اور عورت کہے ۔ میں نے بالغ ہوتے ہی اپنے اختیار کو کام میں لیا اور نکاح رد کردیا تھا ۔ اور خاوند کہے کہ نہیں ۔ تم خاموش ہوگئی تھیں اور اسطرح خیار جاتا رہا تھا تو خاوند کا بیان تسلیم کیا جائیگا ــ فتاوے عالمگیری ٭ اگر صغیرہ کہے کہ میں نے نکاح رد کردیا تھا جب میں بالغ ہوئی اور خاوند اسکی تکذیب کرتا ہو تو خاوندکی بات صحیح مانی جائیگی کیونکہ خاوند اپنے زوال ملک کا منکر ہے۔ (پھر صغیرہ تو مدعی ہے ظاہرا ۔ اور منکر کا قول لائق اعتبار ہوتا ہے نہ مدعی کا) ــ درمختار ٭ اگر صغیرہ اور خاوند کے بعد بلوغ کے اختلاف ہوا ہو تو خاوند کا قول قابل تسلیم ہوگا ۔ اور اگر وقت بلوغ کے اختلاف ہوا ہو تو قول صغیرہ کا قابل تسلیم ہوگا ۔ جیسا کہ شرح وہبانیہ میں لکھا ہے اسکو یاد رکھنا چاہیئے ــ درمختار ٭ اگر خاوند نے نابالغہ کے بالغ ہونے پر اس سے جماع کیا اور عورت نے دعوی کیا کہ صحبت میرے ساتھ میری مرضی کے خلاف ہوئی ۔ تو عورت کا بیان تسلیم کیا جائے گا مطلب یہ ہے جو دعوی کرے زبردستی کا اس کا بیان تسلیم ہوگا ۔ اگرچہ دعوی کرنے والا ظالم کی قسم میں ہو۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے ــ درمختار ٭

۱۰ علیحدگی قاضی کے حکم سے ۔ علیحدگی و تفریق سوائے حضور قاضی کے نہیں ہوسکتی ۔ اور جب تک قاضی کی طرف سے علیحدگی کا حکم نہ ہو تب تک احکام نکاح و طلاق ظہار و ایلا و میراث وغیرہ ثابت ہونگے ــ فتاوی عالمگیری ٭ اگر بلوغ کے بعد صغیر و صغیرہ نے علیحدگی اختیار کی اور ابھی قاضی نے دونوں میں تفریق نہیں کی تھی کہ دونوں میں سے ایک مرگیا تو ایک دوسرے کا وارث ہوگا ٭ اور جب تک قاضی علیحدگی نہ کرائے خاوند کو اس کے ساتھ صحبت کرنی جائز ہے ــ فتاوی عالمگیری ٭ (۱) اگر بیوی بالغ ہوگئی اور خاوند ابھی نابالغ ہے ۔ اور علیحدگی چاہی تو علیحدگی خاوند کے باپ یا اس وصی کے روبرو کرائی جائیگی بذریعہ قاضی ۔ اور قاضی کے حکم سے پہلے (اگر دونوں میں سے کوئی مرجائے) تو ایک دوسرے کا وارث ہوگا ۔ اور مہر پورا دینا ہوگا ۔ درمختار ٭

طلاق و علیحدگی ۔ قاعدہ یہ ہے کہ جو علیحدگی بیوی کی طرف سے ہو اور خاوند کی طرف سے نہ ہو وہ فسخ نکاح ہے ۔ جیسے خیار عتق ۔ خیار بلوغ ٭ اور جو علیحدگی خاوند کی طرف سے ہو وہ طلاق ہے ۔ جیسے بوجہ ایلا واقع ہونے ۔ مجبوب ہونے یا عنین ہونے کے ــ فتاوی عالمگیری ٭ دیکھو دفعہ ۳۷ ٭

(۲) خیار بلوغ کی وجہ سے جو علیحدگی ہو وہ طلاق نہیں ہے کیونکہ اس علیحدگی کی وجہ صرف مرد کے اختیار میں نہیں ہے ۔ بلکہ اس میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں ٭ اسی طرح خیار عتق سے جو علیحدگی ہوگی وہ بھی طلاق نہیں ہے بخلاف عورت مخیرہ کے جس کو اس کے خاوند نے اختیار دیا ہے جب چاہے اپنے تیئں طلاق دے لے ــ فتاوی عالمگیری ٭

علیحدگی اگر عورت کی طرف سے ہے تو فسخ نکاح ہوگا ۔ اور طلاق کی تعداد (جو تین ہے) کم نہ ہوگی ۔ (یعنی اگر اس عورت سے پھر نکاح کیا تو وہی تین طلاق اس کے حق میں رہینگی) ٭ اور طلاق نہیں واقع ہوتی اُس عورت پر جو فسخ نکاح کی عدت میں ہے مگر جبکہ وہ ارتداد سے علیحدگی کی عدت میں ہو ۔ (اگرچہ ارتداد بھی فسخ نکاح ہے مگر مرتدہ کی عدت میں طلاق واقع ہوسکتی ہے) ۔ اور اگر علیحدگی مرد کی طرف سے ہے تو وہ طلاق ہے مگر عتق کے ذریعہ علیحدگی یا ارتداد کے ذریعہ علیحدگی (یہ دونوں فسخ ہیں) ــ درمختار ٭

علمار حنفیہ کے نزدیک کوئی علیحدگی ایسی نہیں کہ خاوند کی طرف سے علیحدگی ہو اور وہ مہر کا ذمہ دار نہ ہو مگر صرف خیار عتق میں (مگر یہ غلط ہے چاہئے خیار بلوغ کہ اس میں اُس پر مہر نہیں ہے) ــ کذافی الطحطاوی ٭

سب علیحدگیوں کے واسطے قاضی سے حکم لینے کی شرط ہے ۔ سوائے آٹھ علیحدگیوں کے ۔ تو نہر الفائق میں ایک نظم کی شکل میں اسکو بیان کیا ہے (ترجمہ نظم) ۔ جدائیاں نکاح کی آئیں تیرے پاس سب ایک جگہ جمع ہیں ۔ پھر وہ فسخ نکاح ہیں ۔ یا طلاق ٭ سب موتی کی لڑی میں پروئی ہوئی ہیں ۔ پہلی تباین دار

سلہ ۷ سلہ ۸ کیلئے دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۹۵ ٭

ہے۔ پھر علیٰحدگی کمی مہر کی۔ پھر علیٰحدگی عقد فاسد کی۔ پھر علیٰحدگی ہم کفو نہ ہونے کی کہ غیر موت مہو۔ پھر علیٰحدگی بوجہ تقبیل۔ پھر سبی کی۔ پھر حربی کے اسلام کی۔ پھر سوکن کو دودھ پلا دینے کی (اسلام اور ارضاع بھی ان ہی میں سے ہیں)۔ پھر علیٰحدگی بوجہ خیار عتق۔ علیٰحدگی بوجہ خیار بلوغ۔ علیٰحدگی بوجہ ارتداد۔ علیٰحدگی بوجہ ملک بعض۔ یہ سب علیٰحدگیاں فسخ ہیں (نہ طلاق)۔ جو علیٰحدگیاں کہ طلاق ہیں وہ چار ہیں۔ مجبوب ہونا۔ عنین ہونا۔ ایلا اور لعان۔ ان سب علیٰحدگیوں میں قاضی کے حکم کی شرط ہے۔ سوائے خیار عتق و ملک و اسلام۔ اور انہی میں سے ہیں تقبیل اور سبی اور ایلا [۱] امید وار۔ اور تباین دار اور فساد عقد عورت کو نیچا دکھاتا ہے — درمختار۔

تشریح۔ تباین دار یہ ہے کہ عورت دار حرب سے دار اسلام میں آئی مسلمان ہو کر یا ذمیہ ہو کر تو آپس میں علیٰحدگی ہوگی۔ اگر حاملہ نہیں ہے تو اُس سے نکاح فوراً درست ہے۔ نقصان مہر یعنی عورت نے اپنا نکاح مہر مثل سے کم پر کر لیا تو ولی آپس میں علیٰحدگی کرائیگا۔ اگر قبل صحبت علیٰحدگی ہوئی تو مہر کچھ نہیں ملے گا۔ اور بعد صحبت مہر مسمّی ملیگا۔ عقد فاسد یعنی حرہ پر لونڈی سے نکاح کیا۔ ہم کفو نہ ہونا۔ یعنی اگر غیر کفو سے نکاح ہوا تو ولی علیٰحدہ کرا دے گا۔ تقبیل یعنی جو فعل حرمت مصاہرت کا باعث بنے جیسے عورت نے خاوند کے بیٹے کا شہوت سے بوسہ لیا وغیرہ۔ سبی کہ عورت قید ہو کر دار اسلام میں آئی۔ حربی کے اسلام کی۔ یعنی خاوند حربی مسلمان ہو گیا۔ اور عورت کے تین حیض کے تین ماہ گذر گئے یا تین حیض ختم ہو گئے تو یہ علیٰحدگی فسخ ہے۔ ارضاع کہ عورت نے اپنی سوکن کو جو شیر خوار ہے دودھ پلا دیا تو دونوں کا نکاح فسخ ہوا۔ خیار عتق کی علیٰحدگی عورت کی طرف سے ہوتی ہے پھر یہ اگلی علیٰحدگیاں دونوں کی طرف سے ہو سکتی ہیں۔ ملک بعض یعنی خاوند بیوی کا مالک ہوا یا بیوی خاوند کی (پورے کی یا بعض حصہ کی) نکاح جاتا رہے گا۔ مجبوب کہ شرمگاہ مردی ندارد ہو۔ عنین نامرد ہونا۔ ایلا۔ چار ماہ کی قسم کھانا کہ اس بیوی سے صحبت نہ کروں گا۔ تو وقت کے بعد طلاق ہو جائے گی۔ لعان یعنی مرد کا عورت کو بدکاری کی تہمت لگانا اور گواہ کوئی نہ ہو۔ تو آپس میں لعنت کر کے علیٰحدگی ہو جاتی ہے۔ ان سولہ علیٰحدگیوں میں سے بارہ فسخ نکاح ہیں۔ اور آخر کی چار طلاق ہیں۔

۲۹۔ بالغ عورت نکاح کے معاملہ میں کسی کے تابع نہیں۔

۱۔ بالغ عورت[۱] بلا مداخلت ولی کے اپنا نکاح خود کر سکتی ہے (ابوحنیفہ۔ ابویوسف)۔ دیکھو دفعہ ۲۴۴

۱۔ علمار شافعی و مالکی[۲] کے نزدیک عورت بالغ ہو یا نابالغ اپنا نکاح بلا مداخلت ولی نہیں کر سکتی۔ ۲۔ امام محمد کے نزدیک اور ایک روایت سے امام ابویوسف کے نزدیک بھی یہ نکاح ولی کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ ۳۔ شافعی عورت حنفی سے نکاح کر لے تو مضائقہ نہیں۔ ۴۔ علمار اہل تشیع کے نزدیک اگر عورت بالغ ہو تو وہ اپنا نکاح خود کر سکتی ہے۔ چاہے وہ کنواری ہو یا ثیبہ۔ ۵۔ امام مالک و شافعی کے نزدیک ثیبہ اپنا خود نکاح کر سکتی ہے۔ اور کنواری نہیں کر سکتی (اور یہی اہل تشیع اسمعیلی کا مذہب ہے)۔

۲۔ بالغ عورت[۳] کا نکاح بلا اسکی رضامندی نہ باپ کر سکتا ہے اور نہ سلطان۔ دیکھو باب ششم

۱۔ اگر مجبور کر کے نکاح کر بھی دیا۔ تو عورت کی منظوری پر منحصر رہیگا۔ چاہے وہ فسخ کر دے۔ ۲۔ اگر عورت ہم کفو میں نکاح کرنا چاہتی ہو اور ولی نہ کرنے دیتا ہو تو وہ خلاف مرضی ولی اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ یہ اہل تشیع کے نزدیک ہے۔

۳۔ اگر باپ[۴] اپنی بالغ لڑکی کا نکاح اسکی مرضی سے کسی سے کر دیا اور لڑکی[۵] خود کسی اور سے کیا۔ تو جو

[۱] [۲] [۳] [۴] [۵] دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۳۶

نکاح پہلے ہوا وہ صحیح رہیگا۔ اگر لڑکی اپنی لاعلمی ظاہر کرے کہ نہ معلوم کونسا نکاح پہلے ہوا تھا۔ تو دونوں نکاح فسخ ہوں گے۔

۴- اگر بالغ عورت نے کوئی ولی مقرر کرلیا۔ تو وہ بالکل اسکی ہدایت کے بموجب کام کریگا۔ دیکھو دفعہ ۲۷ -

۱- اگر عورت نے کسی خاص شخص سے نکاح کرنے کو کہا۔ یا ولی نے کسی کو بتایا تھا اور اُس نے منظور کرلیا۔ تو ولی اور کسی شخص سے نہیں کرسکتا۔

تشریحات (۱) بالغ عورت نکاح کے متعلق خود مختار ہے۔ جبر نہیں کیا جائے گا عورت بالغ کنواری پر نکاح کے متعلق بوجہ اسکے کہ ولایت قطع ہوگئی اسکے بالغ ہوجانے سے۔ درمختار۔ عورت بالغ اور عاقل اپنی مرضی سے اپنا نکاح کرسکتی ہے۔ اگرچہ ولی نے اپنی رضامندی نہ بھی ظاہر کی ہو یا منظوری نہ دی ہو۔ اور اس معاملہ میں کنواری اور ثیبہ برابر ہیں۔ یہ ابوحنیفہ اور ابویوسف کے نزدیک ہے جیسا کہ ظاہر الروایت میں ہے۔ اور ابویوسف سے ایک روایت ہے کہ نکاح بغیر ولی نہیں ہوگا۔ اور امام محمد کے نزدیک نکاح ہوجائے گا مگر ولی کی منظوری پر موقوف رہیگا۔ (۱) امام مالک اور شافعی کہتے ہیں کہ نکاح بالکل عورت کے الفاظ سے نہیں ہوسکتا کیونکہ نکاح کا مطلب اس کا منافع ہے۔ (یعنی توالد وتناسل) اور اگر یہ عقد عورتوں کے سپرد کردیا جائے تو اس معاملہ میں دقت واقع ہوگی۔ تو امام محمد فرماتے ہیں کہ اجازت ولی سے وہ نقص جاتا رہتا ہے۔ اور جواز کی وجہ یہ ہے کہ عورت نے اپنے حق پر خود تصرف کیا ہے اور وہ اس کی اہلیت رکھتی ہے کیونکہ عاقلہ و بالغہ ہے تو اس کو اپنے مال پر بھی تصرف کا اختیار ہے اور اپنے واسطے خاوند کرنے کا بھی۔ ولی سے اس امر کی درخواست صرف اس وجہ سے کرتی ہے کہ کہیں اس کو دھوکہ نہ ہوجائے۔ ظاہر الروایت میں یہ بھی ہے کہ چاہے وہ کفو میں نکاح کرے اور چاہے غیر کفو میں مگر ولی کو اختیار ہے کہ غیر کفو کی صورت میں اعتراض کرے۔ ابوحنیفہ اور ابویوسف کے نزدیک غیر کفو میں کرنا جائز نہیں کیونکہ بعد میں علیحدگی اکثر ممکن نہیں ہوتی۔ ہدایہ۔ امام شافعی و امام مالک اسکے خلاف ہیں لیکن انکے قول کی تائید میں کوئی مستند حدیث نہیں ملی۔ رد المحتار۔ امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نزدیک ظاہر الروایت کے موافق عورت آزاد بالغ کا نکاح بغیر ولی کے ہوجاتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔ قاعدہ یہ ہے کہ جو اپنے مال پر تصرف کرسکتا ہے وہ اپنی ذات پر بھی تصرف کرسکتا ہے۔ اور جسکو اپنے مال میں تصرف نہیں اسکو اپنی ذات میں بھی تصرف نہیں (عاقلہ بالغہ کو اپنے مال میں تصرف کرنے کا اختیار ہے اور صغیرہ یا دیوانی کو نہیں)۔ درمختار۔ صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے الایم احق بنفسہا من ولیہا (عورت بے خاوند سزاوار تر ہے بہ نسبت اپنے ولی کے) پھر قرآن شریف میں آیا ہے لا جناح علیکم فی ما فعلن فی انفسہن۔ (۲) آزاد اور عاقل اور بالغ عورت کا نکاح دو گواہوں کی موجودگی میں بغیر اجازت ولی کے جائز ہے۔ عورت کنواری ہو یا ثیبہ۔ لیکن امام محمد کے نزدیک اور امام ابویوسف کے نزدیک (بیک روایت) یہ نکاح ولی کی منظوری پر موقوف رہیگا۔ کنز۔ دیکھو دفعہ ۲۷- (۳) اگر شافعی عورت نے جو کنواری بالغ ہے کسی مرد حنفی سے بلا اجازت اپنے باپ کے نکاح کرلیا۔ اور پھر باپ راضی نہ ہوا بلکہ اس نے نکاح رد کردیا۔ تو یہ نکاح صحیح رہیگا۔ اگر اسی طرح اس نے کسی شافعی مرد سے نکاح کرلیا تب بھی صحیح رہیگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔

(۲) بلا رضامندی بالغ کا نکاح نہیں ہوگا۔ جو عورت عاقل اور بالغ ہے اگر اسکی بغیر اجازت کسی نے اسکا نکاح کردیا۔ چاہے باپ نے کیا ہو یا سلطان نے۔ تو یہ نکاح اُس عورت پر نافذ نہ ہوگا۔ خواہ یہ عورت کنواری ہو یا ثیبہ۔ اگر ولی نے یہ نکاح کیا تو عورت کی اجازت پر موقوف رہیگا۔ اگر اس نے اجازت دیدی تو نکاح صحیح رہیگا۔ ورنہ باطل ہوجائیگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔ اگر کنواری بالغ عورت کا نکاح اسکے باپ نے کردیا۔ اور جب اسکو خبر ملی تو وہ بولی کہ میں نہیں چاہتی یا کہا کہ میں فلاں شخص سے نکاح نہیں چاہتی۔ تو مختار یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں نکاح رد ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔

(۳) جبکہ باپ نے کسی شخص سے کردیا اور لڑکی نے کسی اور سے کیا۔ اگر بالغ لڑکی کا نکاح باپ نے اسکی مرضی سے کسی شخص سے کردیا اور لڑکی نے ایک اور شخص سے کرلیا۔ تو جو نکاح پہلے کیا گیا ہے اور عورت بتائے کہ یہ پہلا تھا وہی صحیح رہیگا۔ لیکن اگر عورت کہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ پہلے کونسا ہوا تھا اور بعد میں کونسا۔ تو دونوں نکاح باطل ہونگے۔ رد المحتار۔

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۳۵ لہ دیکھو دفعہ ۱۲ ۔ سلہ صاحب رد المحتار لکھتے ہیں کہ انکی رائے کے متعلق کوئی صحیح حدیث نہیں ملی۔ لہٰذا بہتر صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ بالغ عورت اپنا معاملہ اپنے ولی کے سپرد کرے جسپر اسکو بھروسہ ہو۔ سلہ بالغ چاہے کنواری ہو یا ثیبہ۔

۵

باب پنجم
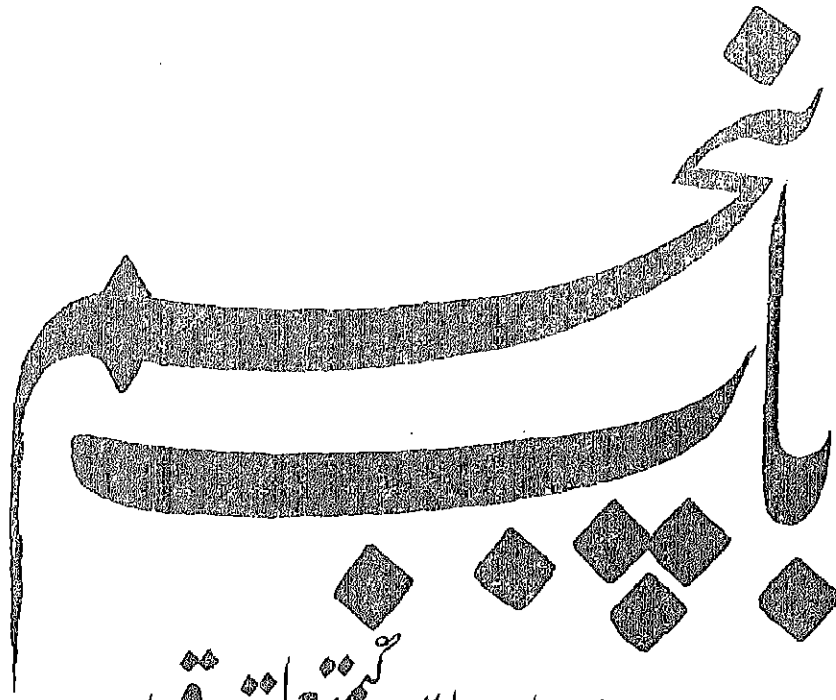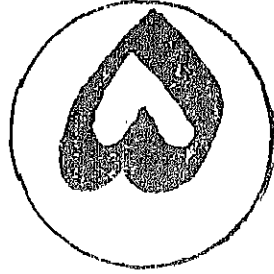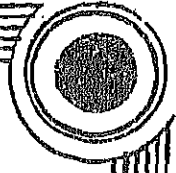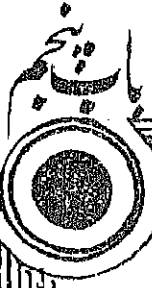
مہر اور اس کے متعلق قواعد۔

فصل اول ــ مہر اور اس کی قسمیں اور تشریح +

فصل دوم ــ مہر مسمّی و مہر مثل اور ان کا قائم کرنا +

فصل سوم ــ وہ اشیاء یا شرائط جو مہر ہو سکتی ہیں +

فصل چہارم ــ مختلف صورتوں میں مہر کیا ہوگا +

فصل پنجم ــ مہر میں کمی بیشی و غلطی واقع ہونا اور تصفیہ +

فصل ششم ــ مہر کے متعلق مختلف امور ــ (و متفرق) +
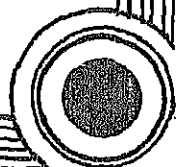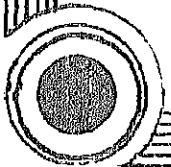
باب ۵ فصل اول - مہر اور اسکی قسمیں اور تشریح باب ۵

خلاصہ - مہر کی تشریح کے متعلق بڑے بڑے مصنفین نے غلطی کی ہے - بلکہ مہر کی قسمیں کچھ اس طور پر بیان کی ہیں کہ وہ ایک معمّا بن گئی ہیں ہم نے اس کو اور طریق پر بیان کیا ہے - اور مہر کی قسموں کی تشریح کر دی ہے - اور ایک نقشہ قائم کیا ہے جس سے تمام پیچیدگیاں حل ہو گئی ہیں (دیکھو نقشہ ۱) ٭ - مہر ایک ہدیہ ہے جو عورت کو خاوند بطریق اعزاز پیش کرتا ہے ٭ مہر دو قسم کا ہوتا ہے یا تو مہر مسمّی ہوگا کہ آپس میں قرار پا جائے - یا مہر مثل ہوگا کہ اگر مہر قرار نہیں پایا ہو یا قرار پایا ہو تو مجہول یا لغو ہو یا یہ کہہ دیا گیا ہو کہ مہر کچھ نہیں ملیگا تو عورت کی تمام خوبیوں اور صفات کو مدنظر رکھکر اور خاندانی مہر کا مقابلہ کر کے مقرر کیا جاتا ہے ٭ مہر مثل کی ایک شق عقر بھی ہے کہ اگر کسی کنواری عورت سے صحبت ہو جائے - یا اس سے زنا کیا تو تاوان کے طور پر یہ مہر دلوایا جاتا ہے ٭ کم سے کم مہر دس درم (ساڑھے اکتیس ماشہ) ہوتا ہے ٭ اس سے کم کیونکہ کم سے کم دس درم کی چیز کچھ وقعت رکھتی ہے جس کے چرانے سے ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ مہر کی کچھ حد نہیں ٭ نصف مہر ہمیشہ مہر مقررہ کا نصف ہوا کرتا ہے - مگر مہر مثل نصف نہیں ہو سکتا - تو اس کے واسطے یہ قاعدہ ہے کہ ایک جوڑا بنا کر عورت کو دیدیا جاتا ہے جو کم سے کم ۵ درم کا ہوتا ہے ٭

۳۰ - مہر اور اس کی قسمیں اور مقدار وغیرہ -

۱ - مہر درحقیقت ایک ہدیہ ہے جو خاوند کی طرف سے عورت کو اس کی عظمت اور اعزاز کی غرض سے پیش کیا جاتا ہے ٭

۱ - مہر معاقدہ کا بدل ہے اور خاوند کے ذمہ شرع نے عورت کی عظمت و اعزاز کی غرض سے قائم کیا ہے ٭ ۲ - مہر خاص عورت کی ملکیت ہوتا ہے ٭ ۳ - نکاح میں مہر کا ہونا ضروری ہے - اگر مہر نہ مقرر کیا جائے - یا یہ شرط کی جائے کہ مہر کچھ نہیں ہوگا تب بھی شرع نے اس کا بدل قائم کیا ہے جس کو مہر مثل کہتے ہیں ٭ ۴ - امام مالک کے نزدیک بغیر مہر کے نکاح جائز نہ ہوگا - ۵ - صرف ایک صورت میں مہر نہیں ہوتا جب کہ مالک اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دے - تو مہر کچھ نہیں ہوگا ٭

۲ - مہر کے مختلف نام ہیں جیسے کابین - مہر - صداق - نحلہ - عطیہ - عقر - صدقہ - اجر - حبا - علائق - فریضہ - (کبھی دست پیماں) - عام لوگ دین مہر کہتے ہیں ٭

۳ - مہر دو قسم کا ہوتا ہے (۱) مہر مسمّی یعنی وہ مہر جو نکاح سے پہلے فریقین میں تصفیہ پا جائے پھر اسکی عدم موجودگی میں (۲) مہر مثل جو عورت کی تمام خوبیوں کا اسکی خاندانی عورتوں سے مقابلہ کر کے اور خاندانی مہر سے ہموزن کر کے مقرر کیا جائے - (دیکھو دفعہ ۳۲) ٭

۱ - اگر کسی کنواری عورت سے غلطی سے صحبت کی یا صحبت ناجائز کی (یعنی زنا) تو اس عورت کو بصورت عدم موجودگی مہر مسمّی کے مہر مثل بطور تاوان دلوایا جاتا ہے - اور اس مہر کو عقر کہتے ہیں ٭

۴۔ مہر مسمّٰی کی کم سے کم مقدار دس[۱] درم ہے سکہ رائج الوقت میں ہو یا نہ ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ کی مقدار کی کوئی حد نہیں ÷ مہر مثل کی کم سے کم مقدار اکثر دس درم مانی گئی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ کی اس کی بھی کوئی حد نہیں ÷ عقر کی مقدار وہی ہے جو مہر مثل کی ہوتی ہو (نزد ابو حنیفہ) لیکن لونڈی کے واسطے اس مہر کا دسواں حصہ ہے اگر وہ کنواری تھی۔ اور بیسواں حصہ ہے اگر وہ ثیبہ تھی ÷

کم سے کم۔ ۱۔ یہی مقدار مہر امام شافعی و امام احمد بن حنبل کے نزدیک صحیح ہے۔ لیکن امام مالک کے نزدیک کم سے کم مہر پانچ درم ہے ÷ اہل تشیع[۲] و شوافع کے نزدیک اگر دس درم سے کم کا معاہدہ ہو تو صحیح رہے گا ÷ ۲۔ اگر اس قیمت کی جائداد یا اور کوئی چیز دی جائے تو جائز ہے مگر عورت کو قبضہ دیتے وقت وہ قیمت شمار ہوگی جو نکاح کے وقت تھی اور کمی کا ذمہ دار خاوند ہوگا۔ اگر جائداد میں کچھ نقص واقع ہوا اور اس کی وجہ سے قیمت کم ہوگئی تو دیکھو دفعہ ۲۳ ÷ ۳۔ اگر درموں کے ٹکڑے ہو گئے ہوں اور اس طرح قیمت میں کمی آگئی ہو تو ان ٹکڑوں کو دس درم کے وزن کے برابر وزن کر لینا چاہیئے ÷ ۴۔ صرف ایک موقع پر مہر ایک دینار بھی مقرر کیا جانا صحیح مانا گیا ہے (دیکھو دفعہ ۴)۔ ۵۔ چاندی کے دس درم کا وزن سات[۳] مثقال ہوتا ہے۔ ۶۔ نکاح فاسد میں اگر مہر مثل دس درم سے کم ہو (مثلاً ۵ درم) اور مہر مسمّٰی زیادہ ہو۔ تو یہ کم ہی مہر مثل ملیگا۔ (دیکھو دفعہ ۷) ÷

زیادہ سے زیادہ۔ ۱۔ علماء شافعی و اہل تشیع مکروہ خیال کرتے ہیں کہ مہر ۵۰۰ درم سے بڑھایا جائے۔ کیونکہ ازواج[۴] مطہرات کا مہر ۵۰۰ درم تک تھا ÷

۵۔ نصف مہر (یا نصف مہر مسمّٰی) وہی ہوگا جو مقررہ مہر کا آدھا ہے۔ اور نصف مہر مثل ایک جوڑہ ہے جو عورت کو مہر مثل کے آدھے کے عوض میں دیا جاتا ہے۔ اور اسکو متعہ کہتے ہیں (مہر مثل کے واسطے دیکھو دفعہ ۳۴) ÷

۱۔ متعہ میں تین کپڑے ہوتے ہیں۔ قمیص۔ چادر۔ مقنع ÷ ۲۔ قرباس۔ یا قز۔ یا ریشم کا متعہ دینے میں مرد اور عورت[۵] دونوں کی حالت کا اندازہ لگانا چاہیئے۔ مگر قیمت ۵ درم سے کم اور نصف مہر مثل سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے ÷ ۳۔ متعہ اس عورت کو ملیگا جس کا نکاح بلا مہر ہوا ہو اور طلاق قبل دخول ہو ÷ ۴۔ اگر بعد عقد کے مہر قرار پایا ہے۔ یا خاوند نے مہر میں کچھ بڑھا دیا۔ تو نہ اس مہر کا نہ اس زیادتی کی نصف کی جائے گی تو بجائے نصف مہر کے متعہ ملیگا۔ اور دوسری صورت میں صرف اصل مہر کا نصف کیا جائے گا ÷

سوالات ۱ مہر کیا ہوتا ہے ۔ مہر وہ مال ہے جو عقد نکاح کی وجہ سے خاوند کے ذمہ منافع بضع (عورت) کے بدلہ یا

---

[۱] دس درم ۲ ۷/۱۰ روپیہ کے برابر ہیں۔ دیکھو مقرابی بی بنام معصومہ بی بی (۱۸۷۷) ۲ الہ آباد ۲۵ ۴ ہماری خیال میں یہ اندازہ صحیح نہیں ÷ بعض فقہ کی کتابوں میں دس درم = تین روپیہ لکھا ہے۔ چنانچہ بلکہ کتاب میں لکھا ہے۔ یعنی۔ دہ درم شرعی زمین نیکو شنو۔ کان دو تولہ ہفت ماشہ ہفت جو ÷ ایک اور کتاب میں لکھا ہے کہ دس درم شرعی کے ساڑھے اکتیس ماشہ ہوتے ہیں جسکی ڈیڑھ ماشہ کم تین روپیہ ہوئے بشرطیکہ روپیہ گیارہ ماشہ کا ہو [۲] دائم الاسلام میں لکھا ہے کہ دس درم سے کم ادا کرنیکا معاہدہ باطل نہیں ہے مگر مکروہ ہے [۳] درمختار ÷ اس حساب سے دس درم شرعی ساڑھے اکتیس ماشہ کے ہوئے۔ یعنی ڈیڑھ ماشہ کم تین روپیہ۔ اگر روپیہ گیارہ ماشہ کا مانا جائے۔ م [۴] بعض جگہ لکھا ہے کہ حضرت ام سلمہ کا مہر متاع قیمتی دس درم تھا اور حضرت سودہ کا چار سو درم۔ و حضرت فاطمۃ الزہرا کا چار سو مثقال چاندی ÷ [۵] جس صورت میں کہ متعہ نصف مہر مثل مانا گیا ہے۔ تو کیوں نہ عورت کی حالت کا خیال کرکے متعہ دیا جائے۔ مہر مسمّٰی۔ مہر مثل۔ عقر عورت کی حیثیت اور خوبیوں پر قائم کیا جاتا ہے۔ تو متعہ کو کیوں اس سے مستثنےٰ کیا جائے۔ م۔
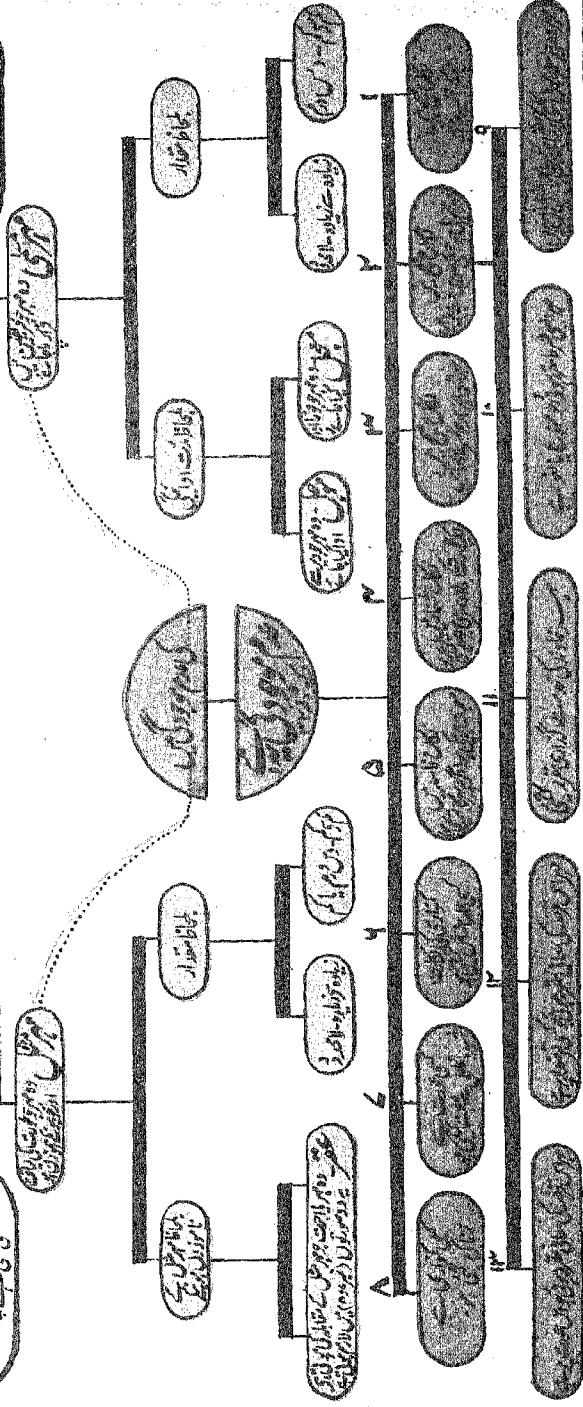
اطلاع :- مہر کے اس نقشہ کو جو بالکل نئی طرز پر ترتیب دیا گیا ہے۔ غور سے دیکھیئے۔ اور اگر کوئی سہو یا غلطی ہو گئی ہو تو مطلع فرمائیں ؛

تو مقرر کر دینے سے یا معاقدہ کی رو سے لازم ہو جاتا ہے۔ (او ۲) اور یہ عورت کو اس کی اعزاز کی غرض سے ہدیۃً پیش کیا جاتا ہے ــــ عنایہ شرح ہدایہ (۳) دیکھو دفعہ ۳۴۔۳ ♦ (۴) اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور شرط یہ ہو کہ مہر کچھ نہیں ہوگا (کیونکہ معاہدہ نکاح ذکر مہر کا محتاج نہیں) تو نکاح صحیح ہو جائیگا مگر امام مالک کے نزدیک ایسا نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ ہدایہ (۵) محیط میں لکھا ہے کہ اگر کوئی آقا اپنے لونڈی کا نکاح اپنے غلام سے کر دے تو غلام پر کوئی مہر نہ ہوگا۔ مشائخ نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ مہر دراصل واجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ غلام پر مہر مقرر کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ لیکن بعض کا یہ خیال ہے کہ مہر غلام کے ذمہ واجب ہو جاتا ہے اور پھر جاتا رہتا ہے۔ فتاویٰ میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ غلام پر مہر واجب نہیں ہوتا کیونکہ اسپر مہر کے واجب کر دینے کا کچھ فائدہ نہیں ــــ فتاویٰ حمادیہ ♦

۲ مہر کے مختلف نام۔ صداق اور صدقہ اور نحلہ اور عطیہ اور عقر۔ یہ سب مہر کے نام ہیں ــــ درمختار ♦ اجر اور علائق اور حبا اور فریضہ بھی مہر کو کہتے ہیں ــــ حاشیۃ المدنی ♦ دست پیمان کے متعلق دیکھو دفعہ ۶۵ ♦

۳ مہر دو قسم کا ہوتا ہے۔ مہر مسمی ہوگا یا مہر مثل ♦ تسمیہ کے متعلق یاد رہے کہ جب تسمیہ صحیح ہو جائے اور قرار پا جائے تو وہی مسمّٰی واجب ہو جائے گا۔ مگر اس بات پر غور کیا جائے گا کہ یہ دس درم یا اس سے زیادہ بھی ہے یا نہیں۔ اگر ایسا ہے تو عورت کو یہی ملیگا۔ اور اسکے سوا اور کچھ نہیں ملیگا۔ اور اگر دس درم سے کم ہے تو ہمارے اصحاب ثلاثہ کے نزدیک دس درم پورے کئے جائیں گے ♦ ہاں اگر تسمیہ فاسد یا متزلزل ہو تو اس صورت میں مہر مثل واجب ہوگا ــــ فتاویٰ عالمگیری ♦ (دیکھو دفعہ ۳۴۔۳) ♦

(۱) عقر کیا ہوتا ہے۔ غلطی یا شبہ سے صحبت کرنے میں جو مہر لازم آتا ہے اس سے مراد یہ مہر مثل نہیں ہوتی بلکہ وہاں مہر مثل سے مراد عقر ہوتی ہے عقر اس کو کہتے ہیں کہ اگر زنا حلال ہوتا تو جو اجرت اس عورت کی ہوتی وہی اب صحبت بالشبہ یا غلطی سے اس سے صحبت کرنے میں دینا لازم ہوگا ــــ حاشیۃ المدنی ♦

شیخ امام نجم الدین نے فرمایا کہ میں نے شیخ امام قاضی اسبیجابی سے فتویٰ لیا کہ عقر درحقیقت کیا چیز ہے۔ تو لکھا کہ اگر فرض کر لیا جائے کہ زنا حلال ہے تو جس عورت سے زنا کیا گیا تو جو اُس کی اجرت ہوتی وہی عقر (مہر) ہے۔ اور اسی طرح ہمارے مشائخ سے منقول ہے امام اعظم نے فرمایا ہے کہ عقر وہ مال یا چیز ہے جس کی عوض ایسی عورت (جس سے زنا کیا ہے) نکاح میں لائی جاتی۔ اسی پر فتویٰ ہے ــــ فتاویٰ عالمگیری

۴ کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مہر کی کم سے کم مقدار مہر دس درم ہے خواہ سکّہ دار ہوں یا نہ ہوں۔ چنانچہ دس درم وزن کی چاندی کا بھی مہر جائز ہے۔ اگر اتنی چاندی قیمت میں دس درم سے کم ہو ــــ فتاویٰ عالمگیری ♦ کم سے کم مہر دس درم ہو بدلیل حدیث بیہقی وغیرہ کے کہ نہیں ہے مہر دس درم سے کم۔ اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر بسبب کثرت طرق کے درجہ حسن تک پہنچ گئی ہے ــــ درمختار و نہر الفائق ♦

(۱) احادیث وغیرہ۔ نہیں ہے مہر کم دس درم سے۔ روایت کیا اس کو دارقطنی و بیہقی نے جابر سے۔ اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر حضرت علی سے موقوفاً روایت ہے کہ نہیں قطع کیا جائے گا ہاتھ دس درم سے کم میں اور نہ ہوگا مہر کم دس درم سے۔ روایت کیا بیہقی نے حضرت علی سے کہ کہا انھوں نے کہ اقل درجہ اسکا کہ جس سے عورت حلال ہو جاتی ہے دس درم ہیں۔ روایت کیا اس کو ابن عبدالبر نے۔ اور روایت کیا حدیث جابر کو بیہقی نے سنن کبیر میں بہت طریقوں سے۔ لہذا ظاہر ہے کہ جب بہت سے طریق ضعیف ہوتے ہیں تو حدیث حسن ہو جاتی ہے باوجود اس کے کہ مؤید ہوں اسکے آثار صحابہ اور تابعین ♦ امام مالک کے نزدیک کم سے کم مہر پانچ درم ہیں اور یہ بھی حضرت علی سے مروی ہے مگر اس کی اسناد میں حسن بن دینار متروک ہے۔ اور ابو حاتم نے اس کو کذاب بتایا ہے ♦ امام شافعی کے نزدیک جس چیز کی قیمت ہو سکتی ہو بس وہ مہر ہو سکتی ہے۔ چاہے دس درم سے زیادہ ہو یا کم ♦ کم سے کم دس درم کی روایت محمول ہے مہر معجل پر جیسا کہ بخاری و مسلم میں سہل

لہ یعنی جو مہر کہ عقد کے وقت مقرر ہوا (عرف میں مفروض یا مسمی اسی کو کہتے ہیں) اسپر جو کچھ بعد میں زیادہ کیا گیا (یا جو مہر کہ عقد کے بعد مقرر کیا گیا) اس کی تنصیف نہیں کی جائیگی یعنی اگر طلاق قبل دخول ہو تو اس زیادتی کا نصف نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اصل مہر کا نصف کیا جائے گا۔ اور جو مہر کہ بعد میں مقرر کیا گیا ہے وہ کالعدم رہیگا اس کی بجائے متعہ لازم ہوگا ♦ نص قرآن میں ارشاد ہوا۔ فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ۔ یعنے آدھا مہر مفروض دینا لازم ہے ♦

بن سعد سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری سے مہر کے واسطے فرمایا کہ کچھ بھی تلاش کر لا۔ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی کیوں نہ ہو۔ سنن ابوداؤد میں جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنی عورت کے مہر میں دو لپ بھر کر ستو یا کھجوریں دیں تو اسنے جماع کو حلال کر دیا۔ تو یہ چیزیں قیمت میں دس درم سے کہیں کم ہیں۔ اسی واسطے یہ کہا گیا ہے کہ یہ کم کی روایت مہر معجّل پر محمول ہے کیونکہ عرب کی عادت تھی کہ مہر میں زفاف سے پہلے کچھ ضرور ادا کر دیا کرتے تھے۔ یہ مطلب نہیں کہ سوائے انگوٹھی اور ستوؤں کے مہر ہی نہ تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حدیث جابر تو متعہ کے مہر کے متعلق ہے۔ تو پھر نکاح کا قیاس متعہ پر کرنا صحیح نہ ہوگا + پھر ایک شخص محتاج تھا اور چند سورتیں قرآن شریف کی اس کو یاد تھیں تو آپ نے اس کا نکاح ایک عورت سے کر دیا اور فرمایا مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ (میں نے تجھکو عورت کا مالک کر دیا بسبب قرآن کے جو تیرے ساتھ ہے) اس سے مطلب یہ ہے کہ حفظ قرآن کی بزرگی سے تیرا نکاح کر دیا۔ یہ نہ سمجھنا کہ قرآن کو مہر ٹھہرایا۔ اسی واسطے قرآن کا سکھانا مہر قرار نہیں دیا جاتا۔ اغلب یہ ہے کہ حضرت نے خود اس کا مہر ادا کیا ہوگا کہ محتاج مسلمین کے اخراجات کے آپ خود کفیل ہوا کرتے تھے + بات یہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ میں تیرا نکاح کرتا ہوں بعوض قرآن کے جو تیرے ساتھ ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن مہر ہو سکتا ہے مگر بِمَا مَعَكَ میں ب کے معنے بسبب قرآن یاد ہونے کے یا بسبب برکت قرآن شریف کے ہیں تو اس طرح قرآن شریف کا مہر ہونا ثابت نہ ہوا + مگر نہر الفائق میں لکھا ہے کہ تعلیم قرآن متاخرین کے قول پر مہر ہو سکتی ہے + بحر الرائق اور نہر الفائق میں ہے کہ متاخرین کا فتوے اس پر ہے کہ تعلیم قرآن اور تعلیم فقہ پر اجرت لینی درست ہے۔ تو جب اجرت لینی درست ہے تو اس چیز کا مہر ہونا بھی درست ہوا۔ کیونکہ جس کی اجرت لینی درست ہے اس کا مہر ہونا بھی درست ہے۔ پھر فتح القدیر میں ہے کہ قول مفتی پر تعلیم قرآن کا مہر ہونا صحیح ہے ۔م + (۲) اگر درم (یعنے نقدی) کے سوا اور کوئی چیز ہے تو اس کی جو قیمت نکاح کے وقت تھی اس حساب سے درموں کے اندازہ پر شمار کی جائے گی۔ یہ ظاہر الروایت کے موافق ہے۔ چنانچہ اگر کپڑے یا کسی پیمائشی یا وزنی چیز کے مہر پر نکاح کیا اور اس چیز کی قیمت نکاح کے وقت دس درم ہے تو نکاح جائز ہے۔ اگر قبضہ لیتے وقت اس کی قیمت کم ہو گئی ہو تو عورت کو اختیار نہ ہوگا کہ اس کو رد کر دے + اگر صورت اس کے برعکس ہو کہ نکاح کے وقت قیمت دس درم سے کم ہو اور قبضہ لینے کے وقت قیمت بڑھ گئی یعنے دس درم ہو گئی۔ تو نکاح کے وقت دس درم سے جس قدر کمی تھی وہ عورت کو دلائی جائے گی۔ اگرچہ قبضہ کے وقت پوری دس درم قیمت ہو + اگر کپڑا مہر تھا اور اس کے کسی حصہ میں خرابی ہو جانے سے قیمت کم ہو گئی۔ اور ابھی تک قبضہ نہیں کیا گیا۔ تو عورت کو اختیار ہوگا چاہے اس ناقص کو لے لے اور چاہے دس درم لے لے۔ فتاوے عالمگیری۔ اگر عورت کا نکاح ایک نقصان کپڑے کی عوض ہوا جس کی قیمت دس درم تھی۔ مگر جب عورت کے قبضہ میں آیا تو اس کی قیمت بیس درم تھی + اگر خاوند نے اس کو طلاق قبل دخول دی اور کپڑا ضائع ہو گیا تھا تو عورت کو لازم ہے کہ دس درم واپس کر دے۔ کیونکہ اگرچہ کپڑا دس درم کا تھا۔ مگر جب عورت نے قبضہ لیا تو بیس درم کا تھا۔ حاشیۃ الہدایہ ع (۳) جیساکہ ابھی (۱) میں ذکر ہوا + (۴) دیکھو دفعہ ۸ ۔ ۲۰ + (۵) چاندی کے دس درم کا وزن سات مثقال ہوتا ہے ۔ درمختار ۔م + (۶) دیکھو دفعہ ۷ ۔ ۵ +

(۸) <u>نصف مہر یا متعہ</u>۔ نصف مہر مسمی ہمیشہ مہر مقرر کردہ کا نصف ہوا کرتا ہے اور نصف مہر مثل متعہ ہوتا ہے + متعہ سے مراد وہ لباس ہے جس کا حکم اللہ تعالے نے قرآن شریف میں فرمایا ہے + (۱) یعنی تین کپڑے۔ ایک قمیص دوسری چادر تیسرے مقنع اور یہ کپڑے اوسط درجہ کے ہوں گے۔ نہ بہت بڑھیا اور نہ گھٹیا اور یہ رواج اماموں کے زمانہ کا ہے۔ اور ہمارے

ملک میں ہمارا عرف صحیح رہے گا۔ (۲) اگر عورت کو کپڑے کی قیمت دیدی جائے یعنی درم دو بینار تو قبول کرنے پر مجبور کیجائے گی مگر نصف مہر سے زیادہ قیمت لازم نہیں اور پانچ درم سے کم نہ ہو۔ ان کپڑوں کے متعلق عورت کے حال کو دخل ہوگا کیونکہ یہ کپڑے مہر مثل کے قائم مقام ہیں یہ امام کرخی کا خیال ہے۔ تو اگر ادنیٰ درجہ کی عورت ہو (یعنی نیچے درجہ کی) تو اس کو متعہ میں کرپاس کے کپڑے ملیں گے۔ اور اگر اوسط درجہ کی ہو تو قز کے کپڑے اور اگر مرتفع الحال ہو تو اس کو ابریشم کا لباس دیا جائے گا۔ اور یہی اصح ہے۔ مگر صحیح یہ بتایا جاتا ہے کہ مرد کے حال کو دخل ہوگا۔ مگر بعض کے نزدیک دونوں کے حال کا خیال کیا جائے گا۔ اس کو صاحب بدائع نے نقل کیا ہے۔ اور یہ قول اشبہ بہ فقہ ہے۔ اور یہی صحیح ہے اور اسی پر فتوےٰ ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

متعہ میں تین کپڑے ہوتے ہیں۔ ایک کرتی۔ دوسری اوڑھنی تیسرے دوپٹہ۔ اور ان کی قیمت نصف مہر مثل سے زیادہ نہ ہو اگر خاوند مالدار ہے۔ اور پانچ درم سے کم نہ ہو اگر خاوند نادار ہے۔ اور متعہ کا دیا جانا خاوند اور بیوی کی حیثیت پر منحصر ہے جیسے نفقہ کی صورت میں ہے۔ اسی پر فتوےٰ ہے۔ درمختار۔

اگر خاوند و بیوی دونوں محتاج ہیں تو متوسط درجہ کا لباس ٹھیک رہے گا۔ اگر دونوں امیر ہوں تو ریشمی کپڑا ٹھیک ہوگا۔ اگر ایک امیر اور دوسرا غریب ہے تو تُسر کا کپڑا متوسط صحیح رہے گا۔ بحرالرائق۔ (۳) جس عورت کا نکاح بلا مہر ہوا اور طلاق قبل دخول دیگئی تو اس کو متعہ ملے گا (یعنی نصف مہر مثل)۔ درمختار۔ متعہ۔ جس عورت کا خاوند مر جائے اس کو متعہ نہیں ملیگا۔ خواہ عقد میں اس کا مہر مقرر کیا یا نہ کیا ہو۔ خواہ اس کے ساتھ صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور اسی طرح نکاح فاسد میں جس میں قبل صحبت وقبل خلوت یا بعد خلوت (جبکہ خاوند اس کے صحبت کرنے سے منکر ہو) قاضی نے دونوں میں علیحدگی کرادی تو متعہ واجب نہ ہوگا۔ پھر متعہ واجب ہونے میں غلام اور آزاد برابر ہیں بشرطیکہ غلام نے باجازت مالک نکاح کیا ہو۔ فتاویٰ عالمگیری۔

متعہ تین طرح کا ہوتا ہے (۱) متعہ واجب۔ جو ایسی عورت کے واسطے ہے جس کو قبل صحبت طلاق دی اور عقد میں اس کا مہر مقرر نہ کیا ہو۔ (۲) متعہ مستحب۔ جو ایسی عورت کے واسطے ہے جس کو بعد صحبت طلاق دی۔ (۳) نہ واجب نہ مستحب جو ایسی عورت کے واسطے ہے جس کو قبل صحبت طلاق دی ہو اور عقد میں اسکا مہر بیان کیا ہو۔ فتاویٰ عالمگیری۔ (۴) جو مہر مفروض ہو[1] (مقرر کیا گیا) بعد عقد کے یا زیادہ کیا گیا مہر مسمیٰ پر تو اس کی تنصیف نہ کی جائے گی کیونکہ یہ خصوصیت صرف اسی مہر کو حاصل ہے جو عقد کے وقت مقرر کیا گیا۔ بموجب نص قرآن شریف کے۔ بلکہ اول صورت میں متعہ واجب ہوگا۔ اور دوسری صورت میں (یعنی زیادت علے المسمیٰ میں) نصف اصل مہر کا واجب ہوگا۔ درمختار۔ دیکھو دفعہ ۳۱ - ۳۳ و دفعہ ۳۳۰۔

---

[1] یعنی جو مہر کہ عقد کے وقت مقرر ہوا (عرف میں مفروض یا مسمیٰ اسی کو کہتے ہیں) اس پر جو کچھ بعد میں زیادہ کیا گیا۔ یا جو مہر کہ عقد کے بعد مقرر کیا گیا۔ اس کی تنصیف نہیں کی جائیگی یعنی اگر طلاق قبل دخول ہو تو اس زیادتی کا نصف نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ اصل مہر کا نصف کیا جائیگا۔ اور جو مہر کہ بعد میں مقرر کیا گیا ہے وہ کالعدم رہیگا اس کی بجائے متعہ لازم ہوگا۔ نص قرآن میں ارشاد ہوا فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ یعنی آدھا مہر مفروض دینا لازم ہے۔

خلاصہ :- مہر مسمّٰی وہ مہر ہے جو فریقین میں نکاح سے پہلے قرار پا جائے - پھر اس مہر میں سے کچھ حصہ معجل ہوتا ہے یعنے جس کی ادائگی عند الطلب کی جا سکتی ہے - اور کچھ حصہ موجل ہوتا ہے - جو اس قدر دیر سے ادا کیا جاتا ہے کہ کبھی تو خاوند اپنی زندگی میں ادا کر دیتا ہے - اور کبھی اس کے مرنے کے بعد اس کے وَرَثہ ادا کرتے ہیں ۔ مہر مثل عورت کے واسطے اس صورت میں مقرر کیا جاتا ہے جبکہ مہر مسمّٰی نہ ہو - یا مہر مسمّٰی ہو تو ایسی شکل میں ہو کہ سمجھ میں نہ آتا ہو کہ درحقیقت مہر ہے کیا اور کس قدر - یا کوئی ناجائز چیز مہر مقرر کر دی گئی ہو یا فریقین میں صحبت اس شبہہ پر ہوئی ہو کہ صحبت صحیح ہے - یا کسی عورت سے زنا کی یا اس کی بکارت اور طریق پر زائل کی - یا نکاح فاسد ہوا اور صحبت ۔ مہر مثل کے قائم کرنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے کیونکہ اس عورت کی تمام خوبیوں کا مقابلہ اس کے باپ کے خاندان کے قریبی رشتہ داروں سے اخلاق و عادات - علمی لیاقت وغیرہ وغیرہ سے کیا جاتا ہے - گر ان رشتہ داروں کی وہ خوبیاں اُس وقت شمار کی جاتی ہیں جبکہ انکا ابھی بیاہ نہیں ہوا تھا ۔

۳۱ - مہر مسمّٰی کتنی قسم کا ہے - اور کیونکر مقرر کیا جاتا ہے -

۱ - جو مہر نکاح سے پہلے فریقین میں آپس میں قرار پا جائے اسکو مہر مسمّٰی (یا عام طور پر مہر) کہتے ہیں - پھر یہ لحاظ وقت ادائیگی دو قسم ہے — (۱) مُعَجَّل (جو عورت کے طلب کرنے پر فوراً ادائیگی کے قابل ہے) (۲) موجّل (جو خاوند کی زندگی میں کسی وقت بھی اور اسکے مرنے کے بعد بھی ادائیگی کے قابل ہے) ۔

۱ - مہر کا جو حصہ (یا کل مہر) نکاحنامہ میں معجل ظاہر کیا جائے وہ معجل رہے گا - اور باقی موجل ہوگا - پھر رواج بھی مدنظر رکھا جائے گا - جبکہ موجل یا معجل کا ذکر نہ ہو تو کل مہر معجل خیال کیا جائے گا ۔ فتاویٰ قاضیخان - الاشباہ والنظائر - درمختار - منح الغفار - شرح وقایہ سے بھی یہی پایا جاتا ہے اگرچہ ہندوستان میں اسپر عمل نہیں ہے ۔ ۲ - اگر نصف مہر موجل ہو اور نصف معجل - تو کل معجل ہو جائیگا پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ موجل کی ادائیگی کا وقت مقرر کر دیتے ہیں (اور ایسا کرنا جائز ہے) - مگر بعض علماء جائز نہیں سمجھتے - ہاں ابو یوسف کے نزدیک التوا درست ہے - گو التوا کا کوئی خاص وقت ہو یا نہ ہو اگر التوا کا کوئی خاص وقت نہ ہو تو خاوند کی موت تک یا عورت کو طلاق ہونے تک التوا سمجھا جائے گا ۔ ۳ - مہر کے متعلق یہ شرط کر لی کہ اس قدر موجل اور اسقدر معجل ہوگا یا کسقدر عرصہ بعد ادا کیا جائے صحیح رہے گی ۔

۴ - اگر عورت کو طلاق رجعی دی تو مہر موجل کی ادائیگی مثل مہر معجل کے ہو جائے گی - اور اگر پھر رجعت بھی کر لی تب بھی وہ مہر معجل ہی رہے گا ۔ ۵ - اگر نکاح کے متعلق یہ شرط ہو کہ فصل کے کٹنے یا اناج کے روندے جانے تک قائم رہے گا تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ مہر کی ادائیگی ان اوقات پر ہوگی - اور نکاح قائم رہے گا ۔ ۶ - میعادی مہر میں اگر کوئی جنس بطور مقدار پائی تھی تو ادائیگی کے وقت وہی جنس دینی ہوگی - الا اگر عورت قیمت لینی منظور کر لے ۔

۲ - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فریقین اور ان کے متعلقین آپس میں کم مہر مقرر کر لیتے ہیں اور مجلس نکاح میں اظہار نمود کے واسطے بڑا مہر بتایا جاتا ہے جس کو نمائشی یا سماعی مہر

کہتے ہیں۔ غرض کہ اصل مہر کم ہوتا ہے مگر مشہور زیادہ کردیا جاتا ہے ۔

۱۔ اگر مقدار مہر پر جھگڑا ہو تو عورت کا بیان حتی المقدور صحیح مانا جائے گا۔ الا جب کہ خاوند ثبوت پیش کرے۔ دیکھو دفعہ ۱۴۱ ۔ ۲۔ اگر گواہوں کے روبرو جن میں عورت کا ولی بھی ہو کوئی مہر مقرر کیا گیا ہو۔ اور یہ قرار پایا کہ مجلس نکاح میں نمائشی (یا سماعی) مہر ظاہر کیا جائے گا تو جو مہر پہلے قرار پایا ہے وہ ہی صحیح رہے گا۔[1] چنانچہ اگر آپسمیں کچھ دینار مہر قرار پایا ہے۔ اور مجلس نکاح میں قرار پائے کہ مہر کچھ نہیں ہوگا۔ تو وہ دینار ہی مہر رہیں گے ۔ یا اگر مجلس نکاح میں قرار پایا کہ دینار مہر نہ ہونگے۔ یا مہر کا کچھ ذکر ہی نہ ہوا۔ تو ان دونوں صورتوں میں نکاح مہر مثل پر بانا جائے گا ۔ ۳۔ اگر گواہ بھی کہیں کہ اصلی مہر پہلے آپسمیں قرار پا گیا تھا۔ اور بڑا مہر نمائشی ہے۔ تو پہلا مہر صحیح رہے گا ۔ شیخ الاسلام کے خیال میں اگر خاوند کم مہر کو صحیح بتائے اور عورت زیادہ مہر کو تو عورت کا بیان قابل تسلیم ہوگا ۔ ۴۔ اگر گواہ نہ طلب کئے گئے تو سماعی مہر صحیح رہیگا۔ چاہے دونوں مہر ایک ہی قسم کے ہوں یا مختلف قسم کے۔ اگر مختلف قسم کے ہوں تو کل مہر سماعی مع اصلی مہر کے دیا جائے گا ۔ ۵۔ اگر مقرر کردہ مہر اور قسم کا ہو اور نمائشی اور قسم کا تو تنازع کی صورت میں نکاح کے وقت کا مہر صحیح مانا جائے گا۔ پھر اگر فریقین بیچ کے مہر پر متفق ہو گئے تو نکاح مہر مثل پر مانا جائے گا ۔

۳۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نکاح پر مہر مقرر نہیں کیا جاتا۔ اور بعد میں خاوند و بیوی مقرر کر لیتے ہیں یا ان کے مشورہ سے کوئی اور شخص مقرر کر دیتا ہے (اس مہر کو مہر تفویض کہتے ہیں) یا بعض موقع پر حاکم مقرر کر دیتا ہے (اس مہر کو مہر تحکیم کہتے ہیں) ۔

۱۔ یہ مہر حاکم کے روبرو صحیح رہیں گے بشرطیکہ ان کو نمائشی مہر نہ ظاہر کیا جائے ۔ ۲۔ اگر نکاح کے موقعہ پر مہر مقرر نہ کیا جائے اور اسکا تقرر خاوند یا بیوی یا کسی غیر شخص پر چھوڑ دیا جائے تو یہ طریق نامناسب ہے ۔ ۳۔ اگر تقرر مہر خاوند کے ذمہ چھوڑ دیا جائے تو (۱) اگر وہ مہر مثل کے برابر یا اس سے زیادہ مقرر کرے۔ تو عورت کو وہی ملیگا۔ (۲) اگر وہ مہر مثل سے کم مقرر کرے تو عورت کو مہر مثل ملیگا (الا اگر وہ کم پر راضی ہو جائے) ۔ ۴۔ اگر تقرر مہر عورت[2] کے ذمہ چھوڑ دیا جائے تو۔ (۱)۔ اگر وہ مہر مثل کے برابر یا اس سے کم مقرر کرے تو اس کو وہی ملیگا۔ (۲) اگر وہ مہر مثل سے زیادہ مقرر کرے تو زیادتی صحیح نہیں رہے گی (الا اگر خاوند راضی ہو) ۔ ۵۔ اگر تقرر مہر غیر شخص کے ذمہ چھوڑ دیا جائے تو (۱) اگر وہ مہر مثل کے برابر مقرر کرے تو فریقین کو منظور کرنا ہوگا۔ (۲) اگر وہ مہر مثل سے زیادہ یا کم مقرر کرے تو پہلی صورت میں خاوند کی منظوری پر اور دوسری صورت میں عورت کی منظوری پر صحیح رہے گا ۔ ۶۔ طلاق قبل دخول کی صورت میں اس مہر کا نصف نہیں ملے گا ۔

سندات ۱ مہر مسمی اور اُس کی قسمیں۔ مہر میں یا تو شرط تعجیل ہوگی (یعنی فوراً ادائیگی کی شرط)۔ یا شرط تاجیل ہوگی (یعنی دیر سے ادائیگی کی شرط)۔ یا کوئی شرط ہی نہ ہوگی تو ادائیگی فوراً کی جائے گی کیونکہ یہ عقد معاوضہ ہے تو فریقین میں مساوات مدنظر رکھی جائے گی۔ کیونکہ عورت نے تو خاوند کا حق معین کر دیا تو خاوند کو بھی لازم ہوا کہ عورت کا حق معین کرے۔ اور وہ مہر کے سپرد کرنے سے ہو سکتا ہے ۔ ہاں اگر

---

[1] صاحب شرائع الاسلام لکھتے ہیں کہ جو کم مہر آپسمیں پہلے قرار پا گیا ہو وہی صحیح رہیگا ۔ [2] اگر عورت کے ذمہ چھوڑ دیا جائے تو اہل تشیع کے نزدیک وہ ۵۰۰ سو زیادہ مقرر نہیں کر سکتی ۔

مہر موجل ہے تو عورت کو حق مطالبہ نہیں ہے گو وقت ادائیگی طویل ہو یا قصیر۔ مگر وقت کا ذکر ضرور ہو۔ اگر وقت ادائیگی مجہول ہو۔ اور کوئی قریبی وقت ہو جیسے فصل کے کٹنے یا اناج کے روندے جانے کا وغیرہ کیونکہ ایسا وقت مقرر کرنا جائز ہے بخلاف بیع کے کہ وہ ان شرائط پر صحیح نہیں رہے گی۔ اور اگر جہالت مبہم ہو جیسے آندھی کے چلنے کی شرط ہو یا بارش کے ہونے تک کی تو یہ وقت صحیح نہیں رہے گا اور ادائیگی فوراً شمار کی جائے گی ــــ فتاوی حمادیہ۔

(۱) اگر گواہوں نے مہر معجل کی مقدار بیان کی تو اسی قدر مہر معجل قرار دیا جائے گا۔ اور اگر کچھ بیان نہ کیا تو مہر کا اور عورت کا مقابلہ کیا جائے گا کہ ایسی عورت کے واسطے کس قدر مہر معجل ہونا چاہیئے۔ تو اتنا مہر معجل قرار دیا جائے گا۔ اور اس میں چوتھے حصہ یا پانچویں حصہ کی شرط نہیں لگائی جائے گی۔ بلکہ عرف اور رواج کو دیکھا جائے گا۔ اگر ولی نے نکاح میں عورت کے واسطے پورا مہر معجل ہونا شرط کر لیا تھا تو پورا ہی معجل رہے گا۔ اور یہاں عرف اور رواج کو نظر انداز کیا جائے گا ــــ فتاوی عالمگیری۔ (۲) اگر نکاح میں یہ قرار پایا کہ نصف مہر معجل اور نصف موجل ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں دستور ہے۔ مگر موجل کی ادائیگی کی کوئی میعاد مقرر نہ کی تو اس کے متعلق مشائخ نے اختلاف کیا ہے۔ بعض کے نزدیک تقرر میعاد جائز نہ ہوگی۔ اور تمام مہر فی الحال دینا ہوگا۔ اور بعض کے نزدیک تقرر میعاد جائز ہوگی۔ اور یہ میعاد علیحدگی واقع ہونے کے وقت پر محمول ہوگی یعنی حصہ مہر کی ادائیگی کا وقت وہ ہوگا کہ جب خاوند اور بیوی میں بسبب موت یا طلاق علیحدگی واقع ہو۔ پھر امام یوسف سے ایسی روایت ہے جو اس خیال کی تائید کرتی ہے ــــ فتاوی عالمگیری۔

(۳) اس امر میں کسی کو اختلاف نہیں کہ مہر کی ادائیگی کی میعاد ایک مہینہ یا ایک سال وغیرہ مقرر کرنا صحیح ہے۔ اور اگر میعاد کی انتہا معلوم نہ ہو۔ تو ایسی میعاد کے مقرر کرنے میں مشائخ کا اختلاف ہے۔ بعضوں کے نزدیک صحیح ہے۔ اور یہی قول صحیح ہے۔ کیونکہ انتہاء مدت معلوم ہی ہے۔ یعنی طلاق یا موت کا وقت ــــ میعادی مہر صحیح ہوتا ہے اگر تصریح کسی خاص مدت کی کی ہو۔ ایک شخص نے ایک عورت سے ہزار درم پر نکاح کیا اور شرط یہ کی جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا اب ادا کروں گا۔ اور باقی ایک سال کے ختم پر تو پورے ہزار درم میعادی بوعدہ ایک سال ہوں گے۔ لیکن اگر درمیان میں عورت گواہ قائم کرے کہ میں نے تھوڑا یا سب مہر لے لیا تو باقی جس قدر کے متعلق گواہ قائم کرے گی بحق فتاوی عالمگیری۔ (۴) اگر طلاق رجعی واقع ہوئی تو میعادی مہر فوراً واجب الادا ہو جاتا ہے۔ اور اگر پھر عورت سے رجعت کر لی تو جو مہر واجب الادا ہو چکا ہے اب وہی رہے گا میعادی نہیں ہوگا۔ ایسا ہی استاد امام ظہیر الدین نے فتوی دیا ہے ــــ فتوی عالمگیری۔ (۵) دیکھو دفعہ ۵-۴-۲۔ (۶) ایک شخص نے ایک عورت سے چند کپڑوں پر جن کی خوبی اور طول وعرض بیان کر دیا تھا۔ ایک خاص میعاد کے بعد ادا کرنے کی شرط پر نکاح کیا پھر ان کپڑوں کی قیمت عورت کو دی۔ تو عورت کو اختیار ہوگا کہ چاہے قیمت نہ لے۔ ہاں اگر میعاد مقرر نہ ہوتی تو عورت ان کی قیمت لینے سے انکار نہیں کر سکتی ــــ فتاوی عالمگیری۔

۲ مہر ظاہری اور خفیہ۔ اگر عورت سے کسی پوشیدہ[۱] مہر پر نکاح کیا اور سنانے کو ظاہر میں زیادہ بیان کیا گیا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) یہ کہ خاوند اور بیوی نے پوشیدہ طور پر کوئی مہر قرار دے لیا۔ اور لوگوں میں ظاہر کرنے کے واسطے زیادہ مہر پر نکاح کیا تو اگر وہ چیز جس پر علانیہ طور پر نکاح ٹھیرا اسی جنس سے ہو جس پر پوشیدہ طور پر قرار پایا۔ لیکن جو علانیہ ظاہر کیا گیا ہے وہ پوشیدہ مہر سے زیادہ ہے۔ تو اگر دونوں نے پوشیدہ قرار داد پر اتفاق کیا یا خاوند نے عورت کے اقرار پر یا عورت کے ولی کے اقرار پر گواہ کر لئے کہ مہر وہی ہے جو پوشیدہ قرار پایا اور یہ زیادہ مہر صرف لوگوں کے دکھانے کو ہے۔ تو مہر وہی ہوگا جس میں دونوں کی پوشیدہ قرار داد ہے۔ پھر اگر دونوں نے اس میں اختلاف کیا چنانچہ خاوند نے دعوی کیا کہ پوشیدہ مہر پانچ ہزار درم ہے ہمارے درمیان قرار داد ہو گئی تھی اور عورت نے اس پوشیدہ قرار داد سے انکار کیا تو مہر وہی ہوگا۔ جو نکاح کے وقت علانیہ ٹھیرا اور عورت کا بیان تسلیم کیا جائے گا۔ لیکن اگر خاوند نے گواہ قائم کئے ہوں تو اس کی سماعت ہوگی ــــ فتاوی عالمگیری۔ (۵) اگر وہ چیز جس پر علانیہ طور پر نکاح کیا ہے پوشیدہ قرار داد کی جنس کے خلاف ہو۔ تو اگر دونوں اس پوشیدہ قرار داد پر اتفاق نہ کریں تو مہر وہی ہوگا جو علانیہ باندھا گیا ہے۔ اور اگر پوشیدہ قرار داد پر اتفاق کریں تو نکاح بعوض مہر مثل کے مانا جائے گا ــــ فتاوی عالمگیری۔

اگر عورت اور مرد نے پوشیدہ طے کر لیا کہ مہر دینار ہیں۔ مگر علانیہ اس شرط پر نکاح کیا گیا ہے کہ عورت کے واسطے کچھ مہر نہیں۔ تو مہر وہی دینار ہوں گے جو پوشیدہ طے ہوئے ہیں۔ اگر علانیہ اس شرط پر نکاح کیا کہ مہر دینار نہیں ہوں گے یا علانیہ صرف نکاح کر لیا اور مہر کا ذکر نہ کیا تو ان دونوں صورتوں میں نکاح مہر

---

[۱] مہر دو قسم کا ہوتا ہے خفیہ اور ظاہر ــ درمختار۔

مثل پر منعقد ہوگا۔ پھر وجہ یہ بھی ہے کہ دونوں نے پوشیدہ کسی قدر مہر پر عقد کیا پھر علانیہ اُس سے زیادہ مہر کا اقرار کیا تو اگر دونوں نے اتفاق کیا کہ ہم نے پوشیدہ اس قدر مہر پر عقد کیا ہے اور گواہ کر لئے کہ علانیہ زیادہ مہر فقط لوگوں کے سنانے کے واسطے ہے۔ تو مہر وہی ہوگا جو پوشیدہ عقد کے وقت مذکور ہوا۔ اور اگر دونوں (اس بات کے گواہ نہ کئے کہ علانیہ جو زیادہ مہر ہے صرف وہ لوگوں کو سنانے کے واسطے ہے تو شرح مختصر طحاوی میں ہے (اور امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک بھی) مہر وہی ہوگا جو علانیہ بتایا گیا ہے اور جو اس میں زیادتی ہوئی ہے وہ پہلے مہر پر زیادتی شمار ہوگی خواہ پہلے کی جنس سے ہو یا جنس سے نہ ہو۔ مگر فرق یہ ہوگا کہ اگر خلاف جنس ہو تو جتنا علانیہ بتایا گیا ہے وہ پہلے مہر پر زیادتی قرار دیا جائے گا۔ اور اگر پہلے مہر کی جنس سے ہے تو جتنا اس سے زائد ہے اسی قدر زیادتی شمار کیا جائے گا۔ شیخ الاسلام نے ذکر فرمایا کہ اگر دونوں نے پوشیدہ ہزار درم پر عقد کیا اور علانیہ اس کے خلاف ظاہر کیا پھر دونوں میں جھگڑا ہوا اور خاوند نے کہا کہ علانیہ جو ہم نے اس کے متعلق اقرار کیا تھا وہ لغو تھا اصلی نہیں تھا مگر عورت نے کہا کہ نہیں اصلی وہی تھا۔ تو عورت کا بیان تسلیم کیا جاوے گا۔ اور مہر وہی ہوگا جو علانیہ ٹھہرا ہے۔ لیکن اگر خاوند نے اپنے دعویٰ میں گواہ پیش کئے تو ان کی سنائی ہوگی ــ فتاویٰ عالمگیری +

۳ نکاح میں مہر خاوند یا بیوی یا کسی نے بعد میں مقرر کیا۔ (۱) یہ مہر صحیح رہیگا بشرطیکہ نالشی ثابت نہ ہو جائے + (۲) اگر عورت سے اس کے حکم پر یا اپنے حکم پر یا غیر شخص کے حکم پر نکاح کیا یعنی جو وہ کہدے وہی مہر ہے تو تسمیہ فاسد ہوگا۔ (۳) اگر حکم خاوند پر ٹھہرا ہو تو اگر خاوند نے اس عورت کے مہر مثل یا زیادہ کا حکم دیا تو وہی مہر ہوگا۔ اور اگر مہر مثل سے کم کا حکم دیا تو مہر مثل ملے گا۔ لیکن اگر عورت اسی کم پر راضی ہو جائے تو کم لے سکتی ہے + (۴) اگر عورت کے حکم پر ٹھہرا ہو تو اگر عورت نے مہر مثل یا کم مقرر کیا تو عورت کو وہی ملے گا اور اگر مہر مثل سے زیادہ مقرر کیا۔ تو وہ زیادتی جائز نہ ہوگی۔ ہاں اگر خاوند زیادتی پر بھی راضی ہو جائے تو ملے گی + (۵) اگر غیر شخص کے مقرر کردہ پر قرار پایا۔ اور اس نے مہر مثل مقرر کیا تو جائز ہے۔ اور اگر مہر مثل سے زیادہ حکم دیا تو خاوند کی رضامندی پر موقوف رہیگا۔ اور اگر مہر مثل سے کم مقرر کیا تو عورت کی رضامندی پر موقوف ہوگا۔ کہ اگر عورت اس کمی پر راضی ہو گئی تو صحیح ہے ــ فتاویٰ عالمگیری + (۶) دیکھو دفعہ ۳۰ــ۵

جو مہر کہ مقرر ہوا خاوند بیوی کی آپس کی رضامندی سے یا قاضی کے مقرر کرنے سے کہ اس نے مہر مثل مقرر کیا بعد عقد کے ایسے نکاح میں جس میں مہر مقرر نہیں کیا گیا تھا یا جو مہر مسمیٰ پر زیادہ کیا خاوند نے یا اس کے ولی نے کہ اس کی ادائیگی خاوند پر لازم ہو جاتی ہے اگر عورت ایک ہی مجلس میں قبول کر لے اور مقدار بھی معلوم ہو اور تعلق زوجیت بھی دونوں میں موجود ہو۔ بنا بر قول ظاہر کے ان کی تنصیف نہیں کی جائے گی ــ درمختار + دیکھو دفعہ ۳۸ دیکھو دفعہ ۳۲ ــ ۵ +

---

۳۳ ــ مہر مثل کیا ہے اور کیونکر مقرر کیا جاتا ہے۔

۱ ــ جب عورت کا کوئی مہر مقرر نہ کیا گیا ہو (یعنی مہر مسمیٰ نہ ہو) **تو جو مہر مناسب اسکے باپ کے خاندان کے مہر کے اور بلحاظ اسکی اپنی خوبیوں کے اُس خاندان کی اور عورتوں سے مقابلہ کر کے مقرر کیا جائے مہر مثل**[1] **کہلاتا ہے** ــ دیکھو دفعہ ۳۰ +

۱ ــ اگر عورت مہر مثل کی حقدار خیال کیجائے تو اکثر مطلب یہ ہوتا ہے کہ مہر مسمیٰ (اگر ہوتا) سے زیادہ دیا جانے کے لائق ہے + **۲** مہر مثل کی مقدار اہل تشیع کے نزدیک ۵۰۰ درم سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ازواج مطہرات کا یہی مہر تھا ــ سوائے حضرت ام حبیبہؓ کے مہر کے کہ ان کا مہر صحیح روایت سے ۴۰۰۰ درم تھا ــ حضرت فاطمہؓ کا مہر بھی ۵۰۰ درم تھا +

---

[1] یعنی اس کے مثل کا یا اس کے مقابلہ کا مہر یا عورت کے ہمسروں کا +

۲- عورت کا مہر مثل قائم کرنے میں یہ امور مدنظر رہیں۔

۱- عورت کے باپ کے خاندان میں اس کی حقیقی بہنوں اور پھپیوں اور چچا کی بیٹیوں کے مہر پر غور کیا جائے۔ ماں کے مہر کا کچھ خیال نہ کیا جائے۔ الا جبکہ ماں بھی اس کے باپ کے خاندان سے ہو ۲- عمر۔ خوبصورتی۔ شہری رہائش۔ عقل۔ سمجھ۔ مذہبی اعتقاد کنوارا پن۔ علمی لیاقت۔ اخلاق۔ خاندانی عظمت اور اور خوبیوں کا بھی ان عورتوں سے مقابلہ کرو ۳- خاوند کی حالت کا مقابلہ عورت کے باپ کے خاندان کے مردوں سے دولتمندی اور شرافت میں کرو۔ اگر عورت کے خاندان میں ایسا کوئی نہ ہو تو کسی دوسرے خاندان کے مردوں سے جو اس خاندان کے لیاقت وغیرہ میں ہمپایہ ہوں مقابلہ کرو۔
۴- دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے خاندان کے مہر کی تصدیق کیجاتی کافی ہے۔ اگر یہ عورت اور مرد عادل نہ مل سکیں تو قسم پر خاوند کا بیان صحیح تسلیم کرو۔ یا پھر قاضی سے رجوع کیا جائے۔ ۵- لونڈی کا مہر مثل لوگوں کی اس کی طرف خواہش کے تناسب سے ہوتا ہے۔

۳- مہر مثل اس صورت میں مقرر کیا جاتا ہے (۱) جبکہ نکاح صحیح ہوا ہو اور مہر کا تسمیہ نہ ہو یا مہر کے متعلق یہ قرار پایا تھا کہ مہر کچھ نہیں ملیگا۔ یا تسمیہ مجہول ہو۔ یا ایسی چیز کا تسمیہ ہو جو شرعاً جائز نہیں۔ (۲) جبکہ نکاح فاسد ہوا ہو (گو مہر کا تسمیہ بھی ہو) اور صحبت ہو چکی ہو۔ (۳) جبکہ کسی عورت سے صحبت بالشبہ ہوئی ہو۔ (۴) جبکہ کسی کنواری عورت (آزاد یا لونڈی) سے زنا کی گئی ہو۔ (۵) جبکہ کنواری عورت کی بکارت کسی طرح زائل کی گئی ہو۔

۱- اگر لفظ ہبہ سے نکاح کیا جائے تب بھی مہر مثل دیا جاتا ہے۔ یا اگر جو مہر مقرر کیا گیا تھا اس پر آپس کی رضامندی نہیں ہوئی تھی کہ فریقین میں بات اٹک گئی۔ تو مہر مثل دیا جاتا ہے۔

سندات ۱ مہر مثل کیا ہوتا ہے۔ مہر مثل کے یہ معنے ہیں کہ اس عورت کے مثل (یا مقابلہ کا) جو مہر ہوتا ہو اس کا مہر قرار دیا جائے۔ فتاوی عالمگیری۔ جو مہر کہ محض معاہدہ نکاح کی رو سے واجب الادا ہو اسکو مہر مثل کہتے ہیں جسکے معنے ہیں کہ اس عورت کے ہمسروں کا مہر۔ عنایہ شرح ہدایہ۔ (۳) جو مہر ازواج مطہرات کا تھا وہ ۵۰۰ درم تھا سوائے ام حبیبہ کے (جو حبش کے بادشاہ نے عطا کی تھی) کے مہر کے ان کا مہر صحیح روایت کے بموجب چار ہزار درم تھا۔ اور حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کا مہر پانچ سو درم تھا — از مشکوٰۃ شریف۔

۲ مہر مثل کا قائم کرنا۔ (۱) مہر مثل کا اندازہ لگانے میں اس عورت کے باپ کے خاندان کی عورتوں سے مقابلہ کیا جائے گا اس ترتیب سے کہ پہلے اسکی ایک ماں باپ سے حقیقی بہنیں ہوں۔ یا صرف باپ کی طرف سے ہوں۔ یا اس کی پھوپیاں ہوں۔ یا چچا کی بیٹیاں ہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کا مہر اس کی ماں پر قیاس کیا جائے۔ ہاں اگر اس کی ماں بھی باپ کے خاندان میں سے ہو تو اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اس کی ماں اس کے باپ کی چچا زاد بہن ہو۔ اگر باپ کے خاندان میں ایسی کوئی عورت نہ پائی جائے تو کسی اور خاندان کی عورت سے مماثلت کیجائے گی جو اس کے باپ کے خاندان کے ہم وزن ہو۔ فتاوی قاضی خان۔ خلاصہ میں ہے کہ مہر مثل میں اول اعتبار کیا جائے گا عورت کی بہنوں کا اور پھوپیوں کا۔ پھر اگر وہ نہ ہوں تو سگی بھانجی اور چچا کی بیٹی کا اعتبار ہو گا۔ انتہی۔ اور مفاد قول خلاصہ کا یہ ہے کہ اس ترتیب کو مدنظر رکھا جائے گا (یعنی پہلے قریب والے پھر بعید والے) — درمختار۔ (۲و۳) مہر مثل کا اندازہ لگانے کے اس عورت کے باپ کی خاندان میں سے کوئی عورت خیال کر لی جائے جو عمر خوبصورتی شہری رہائش ہمعصری۔ عقل مذہبی اعتقاد۔ کنوارا پن کے لحاظ سے اسکے برابر ہو۔ اور نیز علم و ادب و خلق میں (بھی) دونوں یکساں ہوں۔ نیز یہ بھی شرط ہے کہ ان کے ہاں بچہ نہ ہوا ہو۔ پھر یہ بھی واضح رہے کہ عمر اور خوبصورتی کا اعتبار بوقت

۱۵۰ دیکھو حاشیہ صفحہ

کا کیا جائے گا جبکہ اس عورت کا نکاح ہوا ہو۔ پھر مشائخؒ کے نزدیک خاوند کا بھی اعتبار کیا جائیگا کہ اس کا خاوند مال و حسب میں ویسا ہی ہو جیسے اس کی مثل عورتوں کے خاوند مال و حسب میں ہیں۔ اگر یہ باتیں نہ پائی جائیں تو مماثلت پوری نہ ہوگی ــــ فتاویٰ عالمگیری ۞ اگر یہ سب اوصاف مذکورہ باپ کے خاندان میں کسی صورت میں جمع نہ ہوں تو جتنے موجود ہوں وہی اغور کئے جائیں گے۔ کیونکہ ان تمام اوصاف کا دو عورتوں میں مقابلۃً پایا جانا متعذر ہے ــــ حاشیۃ المدنی ۞

(۴) مہر مثل کی تصدیق کے واسطے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت صحیح رہے گی۔ پھر یہ ضرور ہے کہ وہ بلفظ شہادت اس امر کی خبر دیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اس کے مثل فلاں عورت کا مہر اتنا ہے۔ پھر ان گواہوں کا عادل ہونا بھی شرط ہے۔ ہاں اگر عادل گواہ نہ ملیں تو خاوند کا بیان قسم پر قبول کر لیا جائے ــــ فتاویٰ عالمگیری ۞ محیط میں ہے کہ گواہ نہ ہونے کی صورت میں قاضی کو چاہیئے مہر مثل خود مقرر کرے۔ تو نہر الفائق میں اس امر صورت پر محمول کیا ہے کہ جبکہ خاوند اور بیوی قاضی کے مقرر کئے ہوئے مہر پر راضی ہو جائیں ــــ درمختار ۞ (۵) لونڈی کا مہر مثل اس خواہش کے مناسب جو لوگوں کو اس کی طرف ہو ــــ درمختار ۞ یعنے یہ کہ اس کا خواہش کرنے والا کس قدر مہر دے سکتا ہے۔ اس کے باپ کی قوم وغیرہ کا کچھ ذکر نہیں ۞

مہر مثل کا اندازہ عورت کی باپ کے خاندان کی عورت پر لگایا جاتا ہے۔ اور مہر مثل کے متعلق شرط ہے کہ اس عورت میں اور جس سے اسکا مقابلہ کیا جائے مساوات ہو عمر میں۔ مال میں۔ جمال میں۔ شہری رہائش میں۔ زمانہ کے لحاظ میں۔ عقل میں علم میں۔ دین میں۔ بکارت میں۔ ثیابت میں۔ اور اگر باپ کے خاندان میں کوئی ایسی مقابلہ کا نہ ہو تو کسی اجنبی پر اندازہ لگائیں ــــ کنز ۞

(۳) __مہر مثل کس صورت میں مقرر ہوگا۔__ مہر مثل وہاں واجب ہوتا ہے جہاں نکاح صحیح ہوا ہو اور تسمیہ نہ ہو۔ یا تسمیہ مجہول ہو۔ یا ایسی چیز کا تسمیہ ہو جو شرعاً جائز نہیں۔ یا نکاح فاسد میں صحبت کی گئی ہو۔ یا کسی عورت سے صحبت بالشبہ ہوئی ہو۔ (اس کو عقر کہتے ہیں) ــــ حاشیۃ المدنی ۞

مہر مثل واجب ہو جاتا ہے جبکہ مہر معین نہ کیا گیا ہو (یعنے نکاح کیا اور مہر کا ذکر نہیں)۔ یا مہر کے متعلق انکار ہو (یعنے اگر کہا کہ میں نے نکاح کیا بغیر مہر کے) اور صحبت آپس میں ہوئی ہو۔ یا دونوں میں سے ایک مر گیا۔ یہ صورت اس وقت ہے کہ جب آپس میں کسی چیز پر جو مہر ہونے کی قابلیت رکھتی ہو۔ نہ راضی ہو گئے ہوں۔ اگر آپس کی رضامندی ہو گئی تو بس وہی چیز مہر ہوگی۔ پھر مہر مثل کو دخل نہ ہوگا ــــ درمختار ۞ ایک لڑکی نے دوسری کو دھکیلا اور اس دھکے سے اس کی بکارت جاتی رہی ــ تو دھکیلنے والی پر مہر مثل لازم ہوگا ــــ درمختار ۞ اگر لڑکا یا کوئی مرد اجنبی اس طرح دھکیلدے اور بکارت جاتی رہے۔ تو اس پر بھی مہر مثل لازم ہوگا ــــ حاشیۃ المدنی ۞ اگر لفظ ہبہ سے نکاح کیا جائے تو مہر مثل لازم ہوتا ہے۔ دیکھو دفعہ ۵۳-۲

اگر نکاح میں مہر مسمیٰ نہ ہو۔ یا یہ قرار پایا ہو۔ کہ مہر ہوگا ہی نہیں۔ تو بعد صحبت یا موت مہر مثل لازم ہوگا۔ اور طلاق کی صورت میں دخول سے پہلے متعہ ملیگا ۞ اور متعہ کے تین کپڑے ہوتے ہیں اور وہ دئے جاتے ہیں مرد کی حیثیت کے مطابق۔ اور یہ کپڑے ایک کرتا ہوتا ہے۔ اور اوڑھنی اور چادر۔ اس قسم کی جو عورتیں پہنا کرتی ہیں۔ شافعی کے نزدیک اگر دخول سے پہلے موت آجائے تو مہر تو کچھ دینا ہوگا۔ مگر امام مالک کے نزدیک متعہ دینا مستحب ہے ــــ کنز ۞

۱؎ صاحب درمختار نے ہمعصری اور پاکدامنی۔ اور علم و ادب۔ اور کمال خلق۔ قد و قامت۔ وغیرہ اور بڑھائی ہیں ۞

باب ۵ فصل سوم - وہ اشیا یا شرائط جو مہر ہو سکتی ہیں باب ۵

خلاصہ :- ہر چیز جس کی کچھ بھی قیمت ہو مہر ہو سکتی ہے - جیسے چاندی - سونا - زمین - مکان - غلام - کپڑا وغیرہ - مگر نا جائز چیز جیسے سور یا شراب مہر نہ ہوگی + مکان یا سواری کے جانور کا کرایہ - یا کسی کا قرضہ - مہر ہو سکتا ہے + شرائط صرف بعض ہی مہر میں شمار کی جا سکتی ہیں + اگر مہر ایک شرط پر زیادہ اور دوسری پر کم ہو - تو شرط کے موافق مہر لازم ہوگا - ورنہ مہر مثل دینا ہوگا +

۳۳ - کونسی چیز مہر ہو سکتی ہے اور کونسی نہیں -

۱ - نقدی یا زر وجواہر یا مال یا جائداد جس کی کچھ قیمت ہو مہر ہو سکتا ہے +

۱ - درم یا سونا یا چاندی یا زیورات وغیرہ (صحیح ہے) + ۲ - ایک من گیہوں قسم اعلیٰ (صحیح ہے) ۳ - ایک کپڑے کا تھان - یا ایک چوپایہ - یا ایک مکان (مہر مثل ○ دیگا) + ۴ - جہرات کا تھان - ایک غلام - ایک گھوڑا - ایک گائے - ایک بھیڑ - ایک بوری گیہوں (صحیح ہے - اوسط درجہ کا دیا جائے گا) + ۵ - میرا تھان - میرا غلام - میرا گھوڑا - میری گائے - میری بکری (صحیح ہے) + ۶ - شراب یا سور (صحیح نہیں) + ۷ - زمین (صحیح ہے) + ۸ - سرکہ (صحیح ہے) + ۹ - دودھ (صحیح ہے) + ۱۰ - جسقدر بیٹی کا جہیز ہوتا ہے (صحیح ہے) + ۱۱ - غلام نے کہا جو میرا رقبہ ہو (صحیح ہے) + ۱۲ - فلاں عورت کی مقدار مہر (صحیح ہے) + ۱۳ - درم - ایک اونٹنی - دس درم قیمت کا کپڑا (صحیح ہے) + ۱۴ - اس مال کے عوض جسکا میں مالک ہوں (صحیح نہیں) + ۱۵ - نصف مہر مثل (صحیح نہیں) + ۱۶ - وقف مکان کی سکونت (صحیح نہیں) + ۱۷ - عورت کا بھاگا ہوا غلام لا دونگا +

۲ - خاوند کی خدمت گذاری مہر ہو سکتی ہے +

۱ - خاوند خود خدمت کرے گا (خاوند آزاد شخص ہے) (صحیح نہیں - نزد ابو حنیفہ و ابو یوسف - مہر مثل ○ دینا ہوگا) ۲ - خاوند کی لونڈی یا اس کا غلام خدمت کرے گا - (صحیح ہے - اجماعاً) + ۳ - خاوند خود خدمت کرے گا (خاوند غلام ہے) (صحیح ہے اجماعاً) ۴ - بیوی کی زمین کاشت کرے گا یا اس کے درختوں کی رکھوالی کرے گا - یا بوجھ اٹھایا کرے گا - سال بھر - (صحیح ہے) + ۵ - ایک آزاد شخص سے خدمت کرا دوں گا - (اگر آزاد کو خبر نہ ہو - تو اس کی خدمت کی قیمت مہر ہوگی) +

۳ - کسی جائداد یا سواری وغیرہ کا کرایہ مہر میں شمار کیا جا سکتا ہے +

۱ - میری جائداد کا جو کرایہ ہو - یا میری بیل گاڑی کا جو کرایہ ہو ایک خاص مدت تک (صحیح ہے) +

---

۱ - مگر بیع ان صورتوں میں ناجائز ہوگی کیونکہ خاص چیز نہیں بتائی گئی +

۲ - فروخت میں اتنا کہنا کافی نہیں ہوگا اگر فروخت کرنے والے کے پاس ایک سے زیادہ ہوں +

۳ - اہل تشیع کے نزدیک نکاح صحیح رہیگا - مگر معاہدہ غلط ہوگا - اور مہر مثل دینا ہوگا بعض کے نزدیک مہر کے بدلے شراب یا سور کی قیمت دینی ہوگی - اور بعض کے خیال میں نکاح ہی باطل ہے +

۴ - قانون اہل تشیع کے بموجب خاوند کی خدمت گذاری ایک خاص عرصہ کے واسطے مہر ہو سکتی ہے بشرطیکہ شرط صاف ظاہر کر دی گئی ہو - اور اگر وہ خود خدمت نہ کر سکے تو کسی کو اجرت پر لگا کر کروا دے +

۴- کوئی قرضہ جو کسی پر ہے مہر میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ یا مہر مقرر کر کے معاف کیا جا سکتا ہے ۔

۱- فلاں شخص پر میرے دس درم قرض ہیں وہ مہر میں شمار کر لو (اگر شرط ایک سال کی ادائگی کی ہے تب بھی صحیح ہے) (صحیح ہے) ۔ ۲- فلاں غلام جو عورت نے خریدا ہے وہ عیبدار نکلا ہے تو اس کی قیمت کی کمی مہر ہو (صحیح ہے) ۔ ۳- مرد نے منظور کیا کہ فلاں شخص پر جو میرا قرضہ ہے عورت کے کہنے سے معاف کر دونگا اور یہ مہر ہوگا (قرضہ معاف ہوا۔ مہر مثل ○ ملیگا) ۔ ۴- مرد نے منظور کیا کہ جو قرضہ عورت پر ہے معاف کر دوں گا مہر کے بدلہ (معافی ہو جائیگی مگر مہر مثل ○ ملیگا) ۔

۵- کوئی چیز جس کی ہستی نہیں یا جو بالفعل مال نہیں وہ مہر نہیں ہو سکتی ۔

۱- درختوں کی جو پیداوار ہوگی۔ یا زمین سے جو کچھ پیدا ہوگا یا غلام کی جو کمائی ہوگی (صحیح نہیں۔ مہر مثل ○ دینا ہوگا) ۔ ۲- بھیڑوں کے جو بچے ہوں گے۔ یا لونڈیوں کے جو بچے ہوں گے (صحیح نہیں۔ مہر مثل ○ دینا ہوگا) ۔

۶- شرائط مہر نہیں ہو سکتیں۔ لیکن بعض[۱] (شرائط عام طور پر باطل ہیں۔ مگر نکاح صحیح رہیگا۔ دیکھو دفعہ ۱۶) دفعہ ۳۵ ۔

۱- بیوی کو شہر سے باہر نہیں لیجاؤں گا (صحیح نہیں) ۔ ۲- دوسری بیوی نہیں کروں گا جبتک یہ بیوی زندہ رہے (صحیح نہیں) ۔ ۳- بیوی کو حج کرا دونگا یا اس کے ساتھ حج کو چلا جاؤں گا (صحیح نہیں) ۔ ۴- بیوی کو قرآن شریف[۳] پڑھا دوں گا۔ یا احکام شریعت کی تعلیم دوں گا (صحیح نہیں) ۔ ۵- دوسری بیوی کو طلاق دیدوں گا۔ (صحیح نہیں) ۔ ۶- اس عورت کا خون بہا میں دیدوں گا (صحیح نہیں) ۔ ۷- میرا ہزار روپیہ کا قرضہ جو اس عورت پر ہے نکاح ہونے پر میں مہلت دے دوں گا (صحیح نہیں) ۔

۷- عورت کے بدلہ عورت مہر نہیں ہو سکتی ۔ (یہ معاملہ کا نکاح نکاح شغار کہلاتا ہے) ۔

۱- ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کسی سے کر دے دوسرا اس کے بدلہ میں اس کو اپنی بہن یا بیٹی نکاح میں دے۔ اور یہ بہن یا بیٹی بطور مہر ہو (صحیح نہیں۔ مہر مثل ○ (دینا ہوگا)۔ امام شافعی کے نزدیک دونوں کے نکاح باطل ہونگے ۔

۸- غلام مہر ہو سکتا ہے۔ اگرچہ وہ عورت کا باپ ہی ہو ۔

۱- غلام مہر مقرر ہوا مگر وہ اور شخص کی ملکیت نکلا (صحیح ہے۔ اس غلام کی قیمت مہر ہوگی نہ مہر مثل) ۔ ۲- عورت کا باپ مہر مقرر ہوا مگر وہ خاوند کا غلام ہے (دیکھو دفعہ ۳۹) ۔ ۳- لونڈی کو آزاد کیا اور آزادی مہر مقرر کی یا عورت نے غلام کو آزاد کیا اور آزادی مہر مقرر کی (صحیح ہے) ۔ ۴- غلام نے خود اپنے تئیں مہر مقرر کر کے نکاح کیا۔ مالک نے نکاح منظور کیا۔ مگر مہر بننا نا منظور (صحیح ہے۔ غلام کی قیمت یا مہر مثل ○) ۔

۹- قاعدہ - جو چیز مہر میں دیجائے تو یا تو اس کی جنس اور وصف دونوں مجہول ہونگی - یا جنس معلوم ہوگی اور وصف مجہول - یا جنس اور وصف دونوں معلوم ہوں گے - صورت اول میں اس چیز کی بجائے

---

[۱] دیکھو دفعہ ۱۶ ۔ [۲] اہل تشیع کے نزدیک صحیح ہے ۔ [۳] لیکن حال کے علماء جائز کہتے ہیں۔ صاحب بحر الرائق لکھتے ہیں کہ قرآن شریف یا فقہ پڑھانے کی اجرت لینی جائز ہے۔ اور اس پر فتویٰ ہے۔ لہذا عورت کو قرآن شریف پڑھا دینے کی اجرت مہر ہو سکتی ہے ۔

مہر مثل دیا جائے گا۔ صورت دوم میں اس چیز کی قیمت اوسط درجہ کی دینی ہوگی (یا بعض صورتوں میں چیز ہی دینی ہوگی)
صورت سوم میں وہ خاص چیز ہی دینی ہوگی (یا بعض صورتوں میں مہر مثل کو معیار مانکر مہر قائم کیا جائے گا)۔ دیکھو نقشہ ۱۲۔

مسئلات (۱) نقدی یا اور مال (اسباب (۱)) اگر کسی عورت سے کسی قدر وزن کے سونے پر نکاح کیا۔ (۲ و ۳) یا بوری گیہوں پر نکاح کیا۔ (۴ و ۵) یا اپنے غلاموں میں سے ایک غلام پر یا اپنی قمیضوں میں سے ایک قمیض پر یا عماموں میں سے ایک عمامہ پر نکاح کیا تو صحیح ہے۔ اور درمیانی درجے کی چیز دینی ہوگی یا قیمت دلائی جائے گی۔ (۶) اگر کسی عورت سے کسی مسلمان نے مردار یا خون یا خمر یا سور کے بدلہ نکاح کیا تو تسمیہ صحیح نہیں۔ فتاوی عالمگیری۔ اگر شراب یا سور مہر مقرر کیا تو مہر مثل واجب ہوگا۔ کیونکہ شراب اور سور مسلمان کے نزدیک مال نہیں۔ درمختار۔ (۷) ایک شخص نے ایک بالغ عورت سے نکاح کیا اور اس کے باپ کو اس کے مہر کے عوض زمین دی جب عورت کو خبر پہنچی تو اس کہا کہ میں راضی نہیں ہوں تو سب اس میں دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ یہ معاملہ ایسے شہر میں واقع ہو جہاں مہر کے بدلے زمین دینے کا رواج نہیں یا یہ کہ ایسے شہر میں واقع ہو جہاں ایسا رواج ہے تو پہلی صورت میں مہر کے بدلے زمین جائز نہیں ہوگی خواہ عورت کنواری ہو یا ثیبہ لیکن دوسری صورت میں جائز ہوگا۔ مگر یہ سب ایسے موقعہ پر ہے کہ جب عورت بالغ ہو۔ اور اگر وہ نابالغ ہو اور باپ نے مہر مقرر میں زمین لے لی اور یہ زمین مہر کے برابر نہیں تو اگر یہ معاملہ ایسے شہر میں واقع ہوا جہاں یہ رواج نہیں ہے کہ لوگ زمین کو دو چند قیمت پر لے لیتے ہیں تو زمین کبھی جائز نہیں ہوگی۔ اور اگر ایسے شہر میں ہو جہاں یہ رواج ہے کہ مہر میں زمین کو دو چند قیمت پر لیتے ہیں تو جائز ہوگا۔ اگر لڑکی ایسی چھوٹی ہے کہ خاوند اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا تب بھی باپ کو اختیار ہے کہ خاوند سے اس کے مہر کا مطالبہ کرے۔ فتاوی عالمگیری۔ (۸) اگر ہزار رطل سرکہ پر نکاح کیا تو اگر اس شہر میں چھوارے کا سرکہ بنتا ہو تو مرد کے ذمہ وہی واجب ہوگا اور اگر شراب کا سرکہ ہو تو اس کے ذمہ وہی ہوگا۔ (۹) اگر ہزار رطل دودھ پر نکاح کیا تو اس شہر میں جس قسم کا دودھ زیادہ ہوتا ہو وہی لیا جائے گا۔ اگر کسی قسم کا دودھ زیادہ نہ ہوتا ہو تو عورت کو اسکا مہر مثل ملے گا۔ اگر عورت سے ایک دینار اور ایک چیز پر نکاح کیا تو مہر مثل واجب ہوگا اور ایک دینار سے زیادہ نہ بڑھایا جائے گا۔ بشرطیکہ دس درم ہو۔ ایک شخص نے ایک عورت سے دس درم اور ایک کپڑے پر نکاح کیا۔ اور کپڑے کی کوئی خاص صفت بیان نہ کی تو عورت کو دس درم ملیں گے۔ اور اگر عورت کو صحبت سے پہلے طلاق دے دی تو پانچ درم ملیں گے الا اس صورت میں کہ عورت کا متعہ اس سے زیادہ ہو تو اس کو اپنا متعہ ملیگا۔ اگر عورت سے پانچ درم اور کپڑے پر نکاح کیا تو عورت کو مہر مثل ملے گا۔ اگر اس کو صحبت سے پہلے طلاق دے دی تو پانچ درم ملیں گے۔ اگر کہا کہ اس چیز پر جو میرے ہاتھ میں ہے نکاح کیا اور ہاتھ میں دس درم نکلے تو عورت کو اختیار ہے چاہے انہیں لے اور چاہے مہر مثل لے۔ اگر دو عورتوں سے ہزار درم پر نکاح کیا تو ہزار دونوں کے مہر مثل پر تقسیم کئے جائیں گے اور جو جس کے حصے میں آئے گا وہی ملیگا اگر قبل صحبت دونوں کو طلاق دے دی تو ہزار کے نصف میں سے اسی تناسب سے ملے گا۔ اگر دونوں میں سے ایک عورت نے قبول کیا اور دوسری نے قبول نہ کیا تو جس نے قبول کیا اس کا نکاح اسکے حصے کی عوض جائز ہوگا یعنی ہزار درم جو تناسب سے تقسیم ہوئے ہیں تو قبول کرنے والی کو اس کا حصہ مل جائے گا۔ باقی خاوند کو واپس ہوگا اور اگر ان دونوں میں ایک عورت ایسی ہو کہ اس کا نکاح صحیح[1] نہ ہو تو پورے ہزار درم دوسری کو ملیں گے یہ امام اعظم کے نزدیک ہے اور یہی صحیح ہے۔ اگر ایک بھائی بہن نے ایک مکان اپنے باپ کی میراث میں پایا پھر بھائی نے اس مکان کی ایک کوٹھری کے بدلہ ایک عورت سے نکاح کیا اور پھر بھائی کا انتقال ہوگیا اور بہن اس کوٹھری کے دینے پر راضی نہیں ہوئی تھی تو مشائخ نے فرمایا کہ مکان بھائی کے وارثوں اور بہن کے درمیان تقسیم ہوگا اگر یہ کوٹھری بھائی کے حصے میں آئی تو عورت کو اس کے مہر میں مل جائے گی۔

---

[1] مثلاً وہ خاوند کی رضاعی بہن نکلی۔

اور اگر بہن کے حصے میں آئی تو عورت کو اس کی قیمت خاوند کے ترکہ سے ملیگی۔ (۱۰) اگر عورت سے بیٹی کے جہیز پر نکاح کیا تو جہیز جو عورتوں کو دیا جاتا ہے ان میں سے جو درمیانی درجے کا ہو وہ عورت کو ملے گا۔ (۱۱) اگر غلام نے اپنے مالک کی اجازت سے اپنے رقبہ پر کسی لونڈی (یا مدبرہ یا ام ولد) سے نکاح کیا تو جائز ہے اور اگر اپنے رقبہ پر کسی آزاد عورت یا مکاتبہ سے نکاح کیا تو نہیں جائز۔ اور غلام (یعنی اپنے رقبہ کی) کی قیمت پر بھی نافذ ہوگا۔ (۱۲) اگر فلاں عورت کی مقدار مہر پر یا اس غلام کی قیمت پر یا کسی غلام کی قیمت پر نکاح کیا تو مہر مثل واجب ہوگا۔ مگر مہر مسمّی سے زیادہ نہیں دیا جائیگا۔ اگر جو چیز ذکر ہوئی ہے وہ معدوم ہو جائے تو پھر مقدار مسمّی کے متعلق خاوند کا بیان صحیح تسلیم کیا جائے گا۔ (۱۳) اور اگر کہا کہ ان درموں پر یا ان اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر یا دس درم قیمت کے کپڑے پر یا کہا کہ (۱۴) اس تمام مال پر جس کا میں مالک ہوں یا (۱۵) اگر نصف مہر مثل پر یا (۱۶) وقف مکان کی سکونت پر یا (۱۷) اس بات پر کہ عورت کا بھاگا ہوا غلام واپس لاؤں کا نکاح کیا تو مہر مثل واجب ہوگا — فتاوی عالمگیری۔

۲ <u>خدمت گذاری مہر ہو سکتی ہے</u>۔ ہر ایسی چیز جو مال متقوم ہے مہر ہو سکتی ہے۔ اور منافع بھی مہر ہو سکتا ہے مگر بات یہ ہے (۱) اگر خاوند آزاد ہے اور اس نے عورت سے اس منافع پر نکاح کیا کہ میں تیری خدمت کروں گا۔ تو امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک بجائے خدمت کے مہر مثل پر حکم دیا جائے گا۔ اور نکاح جائز رہے گا۔ اگر خاوند ایک برس کی خدمت پر آزاد عورت سے نکاح کرے یا لونڈی سے تو مہر مثل واجب ہوگا کیونکہ اسطرح الٹ معاملہ ہے (یعنی یہ کہ عورت خاوند کی خدمت کرتی ہے یا خاوند عورت کی) فقہانے ایسا ہی کہا ہے۔ درمختار۔ قاضیخاں کے نزدیک خاوند سے خدمت لینی حرام ہے اس واسطے کہ اس کی ذلت کا سبب ہے — حاشیۃ المدنی۔ (۲) اگر مرد نے عورت سے اپنے غلام یا لونڈی کی خدمت پر نکاح کیا تو صحیح ہے۔ (۳) اگر خاوند غلام ہو تو عورت کی خدمت کرنے کی شرط جائز ہوگی یہ بالاجماع ہے — فتاوی عالمگیری۔ اگر کسی غیر کا غلام اپنے مالک کی اجازت سے خدمت کرے۔ یا کوئی آزاد شخص اپنی خوشی سے خدمت کرے تو جائز ہے — درمختار۔ عورت کو خدمت لینی اپنے غلام خاوند سے جو غلام ہو جائز ہے بشرطیکہ اپنے مالک سے اجازت حاصل کر لی ہو۔ لیکن آزاد شخص کو بیوی کی خدمت کرنی حرام ہے کیونکہ اس میں اسکی ذلت ہے۔ اور اسی طرح عورت کو بھی خاوند سے خدمت لینی حرام ہے — درمختار۔ (۴) اگر عورت سے اس مہر پر نکاح کیا کہ عورت مذکورہ کی بکریاں چراؤں گا یا اس کی زمین کاشت کروں گا۔ تو ایک روایت کے بموجب تو جائز نہیں اور ایک روایت کے بموجب جائز ہے۔ اور روایت اول کتاب الاصل و الجامع کی ہے اور یہی صحیح ہے اور یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ بالاجماع یہ خدمت جو مہر قرار دی ہے ادا کرے بدلیل قصہ موسی و شعیب علیہما السلام کے۔ پھر اگر کوئی کہے کہ وہ موسی و شعیب کی شریعت میں تھا ہم تو امت ہیں محمد الرسول صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے انبیا علیہم السلام کی شریعت جس کو اللہ تعالی اور اس کے رسول محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی قسم کے انکار کے بیان فرمایا ہے ہمپر لازم ہے — فتاوی عالمگیری۔

فقہانے بیان کیا ہے کہ صحیح ہوگا نکاح لونڈی سے اس مہر پر کہ خاوند اس کے مالک کی خدمت کرے۔ یا آزاد عورت سے اس مہر پر کہ خاوند اسکے ولی کی خدمت کرے بدلیل قصہ شعیب کے موسی علیہ السلام کے ساتھ — درمختار۔ دیکھو وفقہ کہ شعیب نے اپنی بیٹی کا نکاح موسیٰ سے کیا اور آٹھ (۸) یا دس برس ان کی بکریاں چرانی مہر مقرر کر لیا۔

(۵) اگر عورت سے اپنے سوا کسی دوسرے آزاد کی خدمت کی عوض نکاح کیا۔ تو اگر اس دوسرے کے علم سے نہ ہو اور نہ اس نے اجازت دی ہو۔ تو اس کی خدمت کی قیمت مہر ہو جائے گی۔ اور اگر اس دوسرے کی اجازت سے ہو۔ تو اگر کوئی خدمت خاص ایسی ہو جس سے بے پردگی یا خرابی کا اندیشہ ہو تو واجب ہے کہ اس کو فسخ کر دیا جائے۔ اور مہر میں اس خدمت کی قیمت دی جائے۔ اور اگر ایسی خدمت نہ ہو۔ تو اس خدمت کا پورا کرنا واجب ہوگا۔ اگر خدمت غیر معین ہو بلکہ اس دوسرے شخص کے منافع پر نکاح کیا حتی کہ عورت ہی اس دوسرے شخص سے خدمت لینے کی مستحق ہوئی کیونکہ یہ اجیر خاص ہوا تو دیکھا جائے گا۔ اگر عورت مذکورہ نے ایسی خدمت لینی شروع کی جس کی صورت پہلی طرح ہے تو اس کا حکم بھی مثل حکم اول کے ہوگا۔ اور اگر بطور صورت دوم کے ہے تو اس کا حکم مثل صورت دوم کے ہوگا — فتح القدیر۔

۳ <u>جائداد یا سواری کا کرایہ</u>۔ اگر کسی عورت سے اعیان مال کے منافع پر مدت معلومہ تک کے واسطے نکاح کیا۔ مثلاً اپنے مکان کی سکونت اپنے سواری کے جانور کی سواری و باربرداری۔ یا زمین زراعت کا ٹھیکہ دینے پر تو تسمیہ صحیح رہے گا — فتاوی عالمگیری۔

۴ <u>کسی پر قرض سے وہ مہر کر دیا</u>۔ (۱) ایک شخص نے ایک عورت سے ایک ہزار درم پر جو اس کے زید پر آتے تھے نکاح کیا تو نکاح جائز ہوگا۔ مگر عورت کو اختیار

ہوگا کہ چاہے خاوند سے مطالبہ کرے۔ چاہے قرضدار سے۔ تو اگر خاوند سے مطالبہ کرے تو خاوند اس عورت کو قرضہ وصول کرنے کے واسطے وکیل کرے گا۔ (۲) اگر کسی شخص نے ایک عورت سے ہزار درم پر جو اس شخص کے زید کے ذمہ ہیں ایک سال کی ادائگی پر نکاح کیا۔ اور عورت اس پر راضی ہوگئی۔ تو عورت کو اختیار ہوگا۔ چاہے خاوند سے مواخذہ کرے اور چاہے قرضدار سے۔ اگر خاوند سے مواخذہ کیا تب بھی ایک سال بعد اس سے لے سکتی ہے۔ فتاویٰ قاضیخاں ۔ (۳) اگر کسی شخص نے کسی عورت سے کسی غلام کے عیب پر (یعنی غلام عیبدار نکلا تھا تو بمقابلہ عیب کے جو قیمت ہوگی وہ قیمت) جس کو اس شخص نے اس عورت سے خریدا تھا نکاح کیا تو جائز ہے۔ تو اگر عیب کی قیمت دس درم ہو تو عورت کو بس یہی ملے گا۔ اگر دس درم سے کم ہو تو کمی پوری کرنی ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری ۔ (۴) ابن سماعہ امام محمد سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے ایک شخص سے اس شرط پر نکاح کیا کہ تو فلاں شخص کو اس قرضہ سے جو تیرا اس پر آتا ہے بری کردے۔ تو ایسا کرنے وہ شخص تو قرضہ سے بری ہو جائے گا۔ اور عورت کو مہر مثل ملے گا۔ (۵) امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیٹی کسی کو نکاح میں دی کہ جو مجھ پر قرضہ ہے اس سے مجھے بری کردے۔ (یا عورت نے خود اپنے تئیں اس شخص کے نکاح میں دیا بدیں شرط کہ جو کچھ قرضہ مجھ پر ہے اس سے مجھے بری کردے۔ اور قرضہ معاف کردیا۔ تو اس طرح بریت ہو جائے گی۔ اور عورت کو اس کا مہر مثل ملے گا۔ فتاویٰ عالمگیری ۔

۵ جس کی قیمت نہیں وہ مہر نہ ہوگی۔ اگر ایسی چیز مہر کی جو بالفعل معدوم ہے (۱) مثلاً کسی عورت سے نکاح کیا بدیں مہر کہ امسال جو پھل اس کے درخت کھجور میں آویں یا جو پیداوار امسال اس کی زمین میں ہو یا جو کچھ اس کا غلام کمادے وہ مہر ہے۔ تو تسمیہ صحیح نہیں ہوگا اور عورت کو مہر مثل ملے گا۔ (۲) اگر ایسی چیز بیان کی جو مہر طریق پر بالفعل مال نہیں ہے تب بھی یہی حکم ہے۔ مثلاً یہ مہر کیا کہ جو کچھ بکریوں کے پیٹ میں ہے یا اس کی لونڈی کے پیٹ میں ہے تو تسمیہ صحیح نہیں۔ اور عورت کو مہر مثل ملے گا ۔ فتاویٰ عالمگیری ۔

۶ بعض شرائط مہر ہوں گی اور بعض نہیں۔ (۱) اگر مہر یہ قرار پایا کہ عورت کو اس کے شہر سے کہیں باہر نہیں لیجائے گا[1]۔ (۲) یا اس کے اوپر دوسرا نکاح نہیں کرلے گا تو یہ تسمیہ صحیح نہیں۔ کیونکہ طریقہ مال نہیں ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری ۔ (۳) یا کہا کہ تجھ کو حج کرا دوں گا۔ تو ان صورتوں میں عورت کو مہر مثل ملیگا۔ (۴) اگر کسی عورت پر اس مہر پر نکاح کیا کہ اس کو قرآن شریف کی تعلیم دیا کروں گا۔ تو مہر مثل دینا ہوگا۔ کیونکہ قرآن شریف میں آیا ہے ان تبتغوا باموالکم (کہ نکاح طلب کرو اپنے مالوں سے)۔ فتاویٰ قاضیخاں و درمختار ۔ اگر حلال و حرام احکام کی تعلیم یا حج وغیرہ عبادات کو مہر قرار دیا تو ہمارے نزدیک تسمیہ صحیح نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری ۔ (۵) اگر کسی عورت سے اس مہر پر نکاح کیا کہ اپنی دوسری بیوی کو طلاق دے دوں گا۔ (۶) اس مہر پر کہ جو قتل عمد[2] کی رقم تیرے ذمہ ہے میں ادا کردوں گا۔ (۷) اگر ایک عورت پر ہزار درم کسی خریدی ہوئی چیز کے واجب ہیں۔ مرد نے اس شرط پر نکاح کیا کہ ان درموں کا مطالبہ خاص مہلت سے کیا جائیگا۔ تو یہ مہلت باطل ہے۔ اور نکاح منعقد ہوگا۔ اور مہر مثل واجب ہوگا ۔ فتاویٰ عالمگیری ۔

۷ نکاح شغار۔ نکاح شغار کے یہ معنے ہیں کہ مثلاً زید نے اپنی بیٹی کا نکاح عمر کے ساتھ کیا اس شرط پر کہ عمر اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح زید کے ساتھ کردے اس مہر پر کہ ہر ایک عورت کی بضع دوسرے کا مہر ہے۔ تو ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ نکاح شغار منعقد ہو جاتا ہے۔ اور شرط باطل ہوتی ہے۔ اور دونو عورتوں کو ان کا مہر مثل ملے گا ۔ فتاویٰ عالمگیری ۔ امام شافعی کے نزدیک ان دونوں کے نکاح باطل ہوں گے۔ کنز ۔ دیکھو دفعہ ۵ ۔

۸ غلام مہر ہوگا۔ (۱) اگر کسی خاص غلام پر نکاح کیا اور وہ کسی غیر شخص کا ہے۔ یا کسی مکان کی طرف اشارہ کرکے نکاح کیا اور وہ کسی غیر شخص کی ملکیت ہے تو نکاح جائز اور تسمیہ صحیح ہے۔ پھر دیکھیں گے کہ غلام کے مالک یا مکان کے مالک نے اگر اجازت دیدی تو عورت کو یہی مقررہ ملے گا۔ اور اگر انہوں نے اجازت نہ دی تو نکاح باطل نہ ہوگا اور تسمیہ بھی باطل نہ ہوگا۔ اور پھر مہر مثل بھی واجب نہ ہوگا بلکہ اس مقرر کی ہوئی چیز کی قیمت واجب ہوگی ۔ فتاویٰ عالمگیری ۔ (۲) ایک شخص نے اپنی لونڈی سے کہا کہ میں نے تجھے آزاد کیا۔ مگر تیرا آزاد کرنا مہر ہوگا۔ لونڈی نے قبول کیا۔ تو وہ آزاد ہو جائے گی۔ پھر اگر اپنے آزاد کنندہ سے بموجب شرط نکاح کرلیا۔ تو لونڈی کے ذمہ کچھ لازم نہ ہوگا۔ نہ لونڈی پر اپنی ذات کی قیمت واجب ہوگی ۔ فتاویٰ عالمگیری ۔ اگر عورت نے اپنے غلام سے کہا کہ میں نے تجھے آزاد

---

[1] ان دونوں صورتوں میں اگر شرط پوری نہ کی تو مہر مثل لازم ہوگا۔ کنز ۔

[2] یعنی عورت نے اس مرد کے کسی ولی کو قتل کر دیا تھا ۔

کیا اس شرط پر کہ تو مجھے ہزار درم کی عوض نکاح کرے۔ (یا مجھے ہزار درم دے) غلام آزاد ہو جائے گا۔ پھر اگر اس نے عورت سے نکاح کرنے پر انکار کیا تو غلام کو اپنی قیمت دینی پڑے گی۔ اور اگر عورت سے ہزار درم پر نکاح کر لیا۔ تو ہزار درم اس غلام کی قیمت اور عورت کے مہر مثل پر تقسیم ہوں گے۔ تو جو غلام کے رقبہ کے حصہ میں آئے گا وہ غلام کی قیمت ہوگی اور جو مہر کے حصہ میں آئے گا وہ عورت کا مہر ہوگا کہ قبل صحبت طلاق دینے سے اس کا نصف دینا پڑیگا۔ فتاویٰ عالمگیری ✽ (۴۴) مجموع النوازل میں لکھا ہے کہ ایک غلام نے کسی عورت سے اپنے مالک کی بغیر اجازت اپنے تئیں مہر قرار دیکر نکاح کیا۔ پھر اس کے مالک نے کہا کہ میں نے نکاح کی اجازت دیدی مگر تجھکو اپنے تئیں مہر ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ تو نکاح جائز ہوگا۔ اور عورت کو مہر مثل ملے گا۔ یا غلام کی قیمت۔ مگر ان میں سے جونسا کم ہو وہ ملے گا۔ اور غلام فروخت کیا جائے گا۔ فتاویٰ عالمگیری ✽

۹ مہر مسمّی میں اشیاء کی تشریح (قاعدہ)۔ مہر تین قسم کا ہوتا ہے (۱) جبکہ مہر مسمّی کی جنس و وصف دونوں مجہول ہوں۔ مثلاً کسی کپڑے یا چوپایہ یا مکان کی عوض نکاح کیا تو ایسی صورت میں عورت کو اس کا مہر مثل ملے گا۔ اگر مجہول الجنس کا مہر ہو گا جیسے کپڑا اور جانور تو اس جنس کا متوسط مراد نہ ہوگا۔ درمختار) ✽ اگر کسی جانور۔ یا کپڑے یا مکان کو مہر مقرر کیا اور اس کی جنس بیان نہ کی (مثلاً نہ کہا گھوڑا یا گدھا یا ریشمین کپڑا یا کچا مکان) تو صریح جہالت کی وجہ سے مہر مثل واجب ہوگا۔ درمختار ✽ اسی طرح اگر کہا کہ جو میری لونڈی کے پیٹ میں ہے۔ یا بکری کے پیٹ میں ہے یا اس چیز پر جو امسال میرے درخت

میں پیدا ہوں گے نکاح کیا۔ تب بھی یہی حکم ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ✽ (۲) جبکہ جنس معلوم اور وصف مجہول ہو جیسے غلام یا گھوڑے یا بیل یا بکری یا ہروی کپڑے کے بدلے نکاح کیا۔ تو ہر چیز میں سے اوسط درجہ کا واجب ہوگا۔ تو اختیار ہوگا چاہے بعینہٖ اوسط درجہ کا دیدے یا اس کی قیمت دیدے۔ یہ اس وقت ہے جب غلام یا کپڑے کو مطلقاً بغیر اضافت کے ذکر کیا ہو۔ اگر کپڑے یا غلام کو اپنی طرف مضاف کیا۔ مثلاً کہا کہ میں نے تجھسے اپنے غلام یا اپنے کپڑے پر نکاح کیا تو قیمت دینے کا مختار نہ ہوگا اس واسطے کہ جس طرح اشارہ سے معرفہ ہوتا ہے اسی طرح اضافت سے بھی معرفہ ہو جاتا ہے اور نرخ کے کم و بیش کے لحاظ سے اوسط قیمت معتبر ہوگی۔ یہ امام ابو یوسف و امام محمد کا قول ہے اور یہی صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ یہ غایۃ السروجی میں ہے۔ اگر اوسط غلام کی قیمت سے زیادہ پر دونوں نے مصالحت کرلی تو ایسی مصالحت جائز رہے گی۔ اور کم پر مصالحت جائز رہے گی۔ فتاویٰ عالمگیری ✽

اگر نکاح کیا عورت سے گھوڑے کو مہر ٹھہرا کر یا غلام یا ہرات کے کپڑے یا کوٹھڑی کے فرش یا جانور کا شمار رتبا کر ٹھہرا کر تو ہر جنس میں سے متوسط درجہ کا یا اس کی قیمت متوسط کی دینی واجب ہوگی — درمختار ✽

جو چیز جس میں بیع سلم جائز نہیں (جیسے جانور۔ جواہرات۔ مچھلی) تو اس میں خاوند کا اختیار ہے (خواہ جانور دے یا اس کی قیمت) اگر ایسی صورت نہ ہو (یعنی ایسی چیز ہو جس میں بیع سلم جائز ہے جیسے پیمائش و وزن کی چیز) تو اس میں عورت کا اختیار ہے (خواہ وہ چیز لے یا اس کی قیمت) — درمختار ✽

جانوروں کے مہر مقرر کئے جائیں تب بھی یہی حکم ہے (یعنے اوسط درجہ کا دینا لازم ہوتا ہے) جس جانور کا مہر مقرر کیا جائے اسی قسم کا اوسط درجہ کا۔ درمختار ۰۰ غلاموں میں متوسط درجہ کا غلام حبشی غلام ہے — درمختار ۰۰ امام شافعی کے نزدیک دونوں مذکورہ صورتوں میں مہر مثل لازم ہوگا جیسا کہ ہدایہ میں ہے (۳) جنس و وصف دونوں معلوم ہوں مثلاً کسی عورت سے پیمائشی یا وزنی چیز پر جس کا حال بیان کرکے اپنے ذمہ لی ہے نکاح کیا تو تسمیہ صحیح ہوگا۔ اور مرد پر اس کا سپرد کرنا لازم ہوگا۔ اور اگر مطلق ایک بوری گیہوں پر بغیر حال بیان کئے نکاح کیا تو چاہے درمیانی ایک بوری گیہوں دے چاہے اس کی قیمت دے۔ جو حکم گیہوں کے متعلق بیان ہوا ہے وہی باقی پیمائشی و وزنی چیزوں کے متعلق ہے — فتاوی عالمگیری ۰۰

[فقہا کے نزدیک جنس اس کو کہتے ہیں جو بہت سے افراد کے واسطے بولی جائے اور ان افراد کے احکام مختلف ہوں (جیسے انسان کہ مرد اور عورت دونوں کے واسطے بولا جاتا ہے اور ان کے احکام فقہ میں مختلف ہیں) اور نوع فقہا کے نزدیک اس کو کہتے ہیں جو بہت افراد پر صادق آئے جن کے احکام متفق ہوں (جیسے فرس عربی۔ اور ترکی۔ غلام حبشی و ہندی) ۰۰ مجہول الجنس وہ ہے جس کے احکام کثرت سے مختلف ہیں جیسے کپڑا کہ لباس حلال و حرام دونوں اس میں آگئے۔ سواری کا جانور وغیرہ۔ اگر مجہول جنس کا مہر ہو تو تسمیہ فاسد ہے۔ اور مہر مثل لازم ہوگا — حاشیۃ المدنی ۰۰]

۳۴۔ مہر کی چیزوں کے معنے اور تشریح۔

علماء حنفیہ کے نزدیک مہر کی بعض چیزوں کے معنے حسب ذیل ہیں۔ لیکن علماء شافعی کے نزدیک اگر مہر کی چیز کا صحیح مطلب نہ معلوم ہو سکے تو اس کی بجائے مہر مثل دیا جائے گا۔

۱۔ نقدی کے متعلق —

۱۔ ایک ہزار — ہزار درم یا دینار (سونے کا سکہ یا چاندی کا) جونسا اس عورت کے مہر مثل کے قریب قریب ہو ۰۰

۲۔ ایک ہزار درم مہر — رائج الوقت ہزار درم — اگر رائج الوقت کئی قسم کے ہوں تو جو مہر مثل سے قریب ہو وہ دیا جائے گا ۰۰ اگر ان کی بجائے اور سکہ جاری ہوگیا ہو تو نئے سکے میں ان کی وہ قیمت جو آخر وقت تھی دینا ہوگی ۰۰ اگر نکاح کے وقت وہ درم کھوٹے تھے تو کھوٹے ہی ملیں گے ۰۰ اگر ایسے درم نکاح میں قرار پائے جن کا رواج اس وقت نہ تھا تو عورت کو مہر مثل ملے گا ۰۰

۳۔ تیس دینار مہر جس میں سے دس معجل اور دس مؤجل — کل مہر بیس دینار سمجھو ۰۰

۴۔ ہزار درم دو عورتوں کا مہر — اس ہزار میں سے ہر ایک کو بہ تناسب اُن کے مہر مثل کے ملے گا ۰۰ اگر صحبت سے پہلے طلاق دی تو اسی تناسب کا نصف ۰۰ اگر دونوں میں سے ایک نے نکاح منظور کیا تو وہی مہر مثل کے تناسب سے اس کا مہر ہوگا ۰۰ اگر ایک کا نکاح فاسد ثابت ہوا تو یہ ہزار دوسری کو مل جائے گا ۰۰ اگر نکاح فاسد والی سے صحبت ہوئی تو اس کو اپنا مہر مثل پورا ملے گا ۰۰

۲۔ مختلف چیزوں کے متعلق۔

۱۔ ایک غلام — یا ایک قمیض — یا ایک عمامہ — یہ اوسط درجہ یا اوسط قیمت کے ہونے چاہئیں ۰۰ ۲۔ اس مکان میں جس قدر میرا حصہ ہے — تو عورت یا تو حصہ لے۔ یا مہر مثل لے (جو کل مکان کی قیمت سے زیادہ نہ ہو) ۰۰ صاحبین کے نزدیک حصہ ہی ملے گا بشرطیکہ دس درم سے کم نہ ہو ۰۰ ۳۔ بیت یا گھر — اگر مرد بدو ہے تو بیت سے مطلب خیمہ ہوگا۔ اور اگر شہری ہے تو مکان اوسط درجہ کا مراد ہوگا۔ مگر مطلق مکان یا گھر کہنا صحیح نہیں جب تک خاص مکان کو نہ بتایا جائے۔ ورنہ مہر مثل دینا ہوگا ۰۰ ۴۔ دودھ — جس قسم کا دودھ شہر میں زیادہ ہوتا ہو وہ مہر ہوگا ۰۰ اور صورت میں مہر مثل ملیگا ۰۰ ۵۔ سرکہ — جس قسم کا سرکہ اس شہر میں ہوتا ہو وہی دیا جائے گا۔ چھوارے کا یا شراب کا ۰۰ ۶۔ نبیذ —

زمین سے مطلب زرعی یا دوسری قسم کی زمین مراد ہوگی جیسا جس جگہ دستور ہو۔

مسئلات ۱ نقدی کے متعلق (۱) اگر کسی عورت سے ہزار کے بدلے نکاح کیا تو چاندی کے درم یا سونے کے دینار جونسا اس کے مہر مثل سے قریب ہو وہ مہر ہوگا۔ (۲) اگر کسی عورت سے ہزار درم کے بدلے نکاح کیا اور اس شہر میں مختلف سکّے رائج ہیں تو جسکا زیادہ رواج ہو وہ مراد لیا جاوے گا اور اگر ایسا نہ ہو تو اس عورت کا مہر مثل دیکھا جائیگا کہ کون سے درموں سے زیادہ موافق ہے تو انہیں درموں سے اس کا مہر قرار دیا جائیگا۔ ایک شخص نے ایک ہزار درم پر ایک عورت سے نکاح کیا پھر یہ درم کھوٹے ہوگئے اور ان کی بجائے دوسرے سکّے کا رواج ہوگیا تو جس دن یہ درم کھوٹے ہوئے ہیں اس دن جو انکی قیمت تھی اسقدر مہر ہوگا۔ اور یہی مختار ہے اس کو صدر الشہید نے ذکر فرمایا ہے۔ اور منقطع[۲] ہوجانا ایسا ہے جیسے کھوٹا ہوجانا۔ اگر کاسد نہ ہوئے اور نہ منقطع بلکہ سستے یا مہنگے ہوگئے تو اس کا کچھ خیال نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ سب اس وقت ہے کہ عقد کے وقت رائج ہوں اور اگر عقد کے وقت کاسد ہوں تو یہی درم واجب ہوں گے بشرطیکہ قیمت دس درم تک ہو۔ اگر عورت سے ہزار عدالی درموں پر نکاح کیا حالانکہ ان کا رواج اب نہیں رہا تو مشائخ نے فرمایا ہے کہ عورت کے واسطے مہر مثل واجب ہوگا کیونکہ جب رائج ہی نہ رہے۔ تو نقدی میں داخل نہ رہے بلکہ اسباب اور سامان بن گئے اور اسباب کا اندازہ وزن وغیرہ سے لیا جاتا ہے اور اس شخص نے وزن کا ذکر نہیں کیا بلکہ اُن کی گنتی بیان کی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔ (۳) دیکھو دفعہ ۴۳-۳۔

۲ بیت یا گھر۔ (۱) دیکھو دفعہ ۴۳-۳۔ (۲) امام محمد نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر کسی عورت سے اس حصّہ کی عوض جو مرد کا اس مکان میں ہے نکاح کیا تو عورت کے واسطے اس کا مہر مثل ہے۔ مگر اس مکان کی قیمت سے زیادہ نہ ہو۔ اور ہمارے نزدیک عورت کو وہی ملے گا جو اس مرد کا حصہ اس مکان میں ہے اور کچھ اور نہیں ملیگا۔ امام کے نزدیک عورت کو فقط مہر مثل ملے گا جبکہ یہ دس درم تک پہنچ جائے۔ اگر کسی عورت سے اس شرط پر نکاح کہ جو حصہ میرا اس مکان میں ہے وہ مہر ہے تو عورت کو اختیار ہے چاہے مکان کا حصّہ لے اور چاہے مہر مثل لے جو مکان کی قیمت سے زیادہ نہ ہو اگرچہ مہر مثل زیادہ بھی ہو اور صاحبین کے نزدیک عورت کو حصہ مکان ہی ملے گا بشرطیکہ دس درم کا ہو۔ فتاویٰ قاضیخاں۔ (۳) اگر ایک کوٹھڑی کے عوض عورت سے نکاح کیا۔ تو اس میں یہ دیکھیں گے کہ اگر مرد بدّو ہے تو عورت کو بالوں کا خیمہ ملے گا۔ اور اگر مرد شہری ہے تو امام محمد نے فرمایا کہ عورت کو اوسط درجہ کا مکان ملے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اثاث البیت درمیانی درجہ کا ملے گا لیکن بیت کے لفظ سے اُس نے کنایہ مراد لیا ہو یعنے اثاث البیت۔ کیونکہ ان دونوں میں اتصال ہے پھر مشائخ نے فرمایا کہ یہ عرف اس شہر کا ہے۔ ہمارے شہر میں بیت سے مراد اثاث نہ لیجائے گی کیونکہ ہمارے عرف میں اس طرح بولنے سے متاع مراد نہیں ہوتی بلکہ بیت سے کچا گھر جو بطور کوٹھڑی کے ہو مراد ہوتا ہے۔ اور یہ مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا بشرطیکہ معیّن نہ ہو۔ تو اس صورت میں مہر مثل واجب ہوگا۔ جیسے مکان غیر معین کی عوض نکاح کرنے کی صورت میں مہر مثل واجب ہوتا ہے۔ اور اگر کسی بیت معین پر نکاح کیا تو عورت کو وہی مل جائے گا۔

(۴) دیکھو دفعہ ۴۳-۱۔ (۵) دیکھو دفعہ ۴۴-۱۔ (۶) دیکھو دفعہ ۴۱-۱۔

---

[۱] کاسد کے یہ معنی ہیں کہ اس سکّے کا رواج تمام شہروں سے اُٹھ جائے اگر بعض شہروں میں رواج باقی رہے تو کاسد نہیں ہے۔
[۲] کہ اس کا رواج نہ ہو اور بازار میں کم چلتا ہو۔

۴- جبکہ مہر میں کچھ عورت کیواسطے ہو اور کچھ کسی اور کیواسطے۔ (یا صرف عورت کے باپ کیواسطے) ÷

۱- مہر ہزار عورت کے باپ کو۔ یہ ہزار مہر نہ ہوں گے اور عورت کو مہر مثل ○ ملیگا ÷

۲- مہر ہزار عورت کے باپ کو عورت کی طرف سے۔ اگر طلاق قبل دخول ہوئی مگر ہزار دینے کے بعد۔ تو خاوند سے عورت نصف لیگی۔ اور باقی نصف ہبہ کرے جب چاہے وہ لے سکتی ہے ÷

۳- مہر ہزار عورت کو۔ اور ہزار عورت کے باپ کو۔ } ہزار عورت ہی کے ہیں۔ (اہل تشیع کے نزدیک پانچ سو بیت دینگے۔ اور باپ کو کچھ نہیں) ÷
۴- مہر ہزار میں سے نصف مجھے دو اور نصف میرے باپ کو (عورت نے کہا)۔

۵- مہر ہزار۔ اسمیں سے سو تمہارے (ولی نے کہا)۔ تو سو درم مہر ہوگا ÷

۶- مہر ہزار۔ اور پچاس دینار ہمارے ہوں گے (ولی نے کہا)۔ درم و دینار سب عورت کے ہونگے ÷ اہل تشیع کے نزدیک عورت کو ہزار ملینگے۔ اور دوسرے شخص کو پچاس نہیں ملیں گے ÷

۷- مہر ہزار اسمیں سے پچاس اللہ تعالے کیواسطے یا ساکین کیواسطے۔ تو ہزار پورا مہر ہوگا استحساناً ÷

۵- جبکہ مہر میں کچھ مقرر کیا اور اسمیں سے کچھ مستثنیٰ کردیا ÷

۱- لونڈی مہر مقرر کی گئی۔ اور شرط ہوئی کہ اس سے کام نہیں لیا کروں گا۔ اور اگر اس کے بچہ ہو تو وہ بھی میرا ہو گا۔ (لونڈی عورت کی ہو گی مع خدمت و بچہ۔ اگر مہر مثل لونڈی کی قیمت سے کم ہو تو مہر مثل ○ ملیگا) ÷ ۲- بکریوں کا مہر مقرر ہوا باستثنائے پشم یا اون کے جوان پر ہیں (بکریاں عورت کی ہوں گی اور پشم مرد کو ملجائیگی) ÷

مسئلات ۱ مہر کے ساتھ کوئی شرط یا چیز ہے۔ (۱) اگر کسی عورت نے اس شرط پر نکاح کیا کہ ہزار درم مہر اور فلاں بیوی کو طلاق نکاح ہونے پر فلاں بیوی کو طلاق ہو جائیگی۔ اور مہر مسمیٰ ملیگا ÷ (۲) اگر اس شرط پر نکاح کیا کہ ہزار درم مہر اور فلاں بیوی کو طلاق دیدونگا۔ تو نکاح کے بعد جب تک دوسری بیوی کو طلاق نہ دیگا طلاق واقع نہ ہوگی۔ پھر اگر شرط کو پورا کیا یعنے طلاق نہ دی تو اس نئی بیوی کو اس کا پورا مہر مثل[ملہ] ملیگا۔ (۳) اگر یہ شرط کی کہ عورت کو ہدیہ[سلہ] دونگا اور شرط پوری نہ کی تب بھی یہی حکم ہے ÷ ہر ایسی شرط کے متعلق جس میں عورت کے واسطے کوئی فائدہ ہو یہی حکم ہے جبکہ خاوند وہ شرط پوری نہ کر سکے۔ اور پھر یہ حکم ایسی صورت میں ہے کہ جب عورت کا مہر مثل مہر مسمیٰ سے زیادہ ہو۔ اور اگر مہر مسمیٰ مہر مثل کے برابر یا زیادہ ہو اور خاوند شرط پوری نہ کر سکا تو عورت کو صرف مہر مسمیٰ ملیگا۔ اور اگر شرط پوری بھی کی تب بھی مہر مسمیٰ ہی ملیگا۔ فتاویٰ عالمگیری ÷ (۴) اگر مہر مسمیٰ کے ساتھ کسی اجنبی کے واسطے کوئی فائدہ شرط کیا گیا۔ اور پورا نہ ہوا تو عورت کو صرف مہر مسمیٰ ملیگا۔ فتاویٰ عالمگیری ÷ (۵) اگر عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ فلاں کپڑا اچھے دیدے۔ تو عورت کو مہر مثل ملیگا اور کپڑا دینا اس کے ذمہ لازم نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری ÷ (۶) اگر کسی مسلمان نے مسلمان عورت سے نکاح کیا اور مہر میں ایسی دو چیزیں مقرر کیں جنمیں سے ایک حلال دوسری حرام ہے مثلاً مہر صحیح کے ساتھ چار رطل شراب مقرر کی۔ تو اس عورت کو صرف وہی مہر صحیح ملیگا بشرطیکہ دس درم یا اس سے زیادہ ہو اور حرام چیز باطل ہو جائیگی۔ اور یہ نہیں ہوگا کہ عورت کو اس کا پورا مہر یعنے مہر صحیح و شراب دلوائی جاوے۔ کیونکہ شراب کسی مسلمان کے واسطے کوئی مالیت کی چیز نہیں خیال کی گئی۔ فتاویٰ عالمگیری ÷ (۷) اگر کسی عورت سے ہزار درم پر نکاح کیا اور نکاح کے وقت یہ شرط کی کہ

[لہ] اس شخص پر ہزار دینے کا جبر نہ ہوگا۔ اگر اس نے ہزار دیئے بھی تو یہ ہبہ ہو گئے۔ اسکو واپس لینے کا اختیار ہے ÷ [ملہ] یعنے ہزار جو مہر مسمیٰ ہے وہ ساقط ہو جائے گا اور مہر مثل ملیگا۔ اور ایسی شرط لگانی کہ دوسری بیوی کو طلاق دیدے (یعنے سوکن کو طلاق دیجائے) تو یہ دیانتاً حرام ہے ÷
[سلہ] یعنے ہزار اور کچھ ہدیہ دے دونگا ÷

عورت فلاں لباس مرد کو دے۔ تو ہزار درم اس عورت کے مہر مثل اور لباس یا کپڑے کی قیمت پر تقسیم ہوں گے تو جتنا کپڑے کے مقابلہ میں ہوگا وہ کپڑے کی قیمت ہوگی اور جو بضع کے مقابلہ میں ہوگا وہ عورت کا مہر ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری + (۸) اگر کسی عورت سے ہزار درم پر اس شرط پر نکاح کیا کہ تو مجھ سے فلاں عورت کا بھی نکاح کرا دے اور اپنے پاس سے مہر دے تو ہزار درم ان دونوں کے مہر پر تقسیم کئے جائیں گے۔ پھر جو کچھ اس منکوحہ کے حصہ میں آئے وہی اس کا مہر ہوگا۔ اور اس پر یہ واجب نہ ہوگا کہ اس دوسری عورت سے نکاح کرا دے + اگر عورت سے کہا کہ میں نے تجھ سے اس شرط پر ہزار درم پر نکاح کیا کہ فلاں عورت کا مجھ سے ہزار درم پر نکاح کرا دے اور مہر تو اپنے پاس سے دے تو عورت نے قبول کر لیا اور نکاح ہوا۔ تو یوں سمجھنا چاہئے کہ یہ عورت بغیر مہر مسمی کے نکاح میں لائی گئی ہے۔ تو اس کو اس کا مہر مثل ملیگا۔ ایسا ہی اگر مرد نے ہزار درم پر اسی شرط پر کہ عورت اس کو ہزار درم ہبہ کرے نکاح کیا تب بھی یہی حکم ہے کہ عورت بغیر مہر مسمی کی منکوحہ قرار دی جائیگی۔ تو اس کو مہر مثل ملیگا۔ اور اگر اس عورت نے جس کے نکاح کی شرط لگائی گئی تھی فقط پانچ سو درم پر نکاح منظور کر لیا تو یا مستغرب ہے اور پہلی عورت کے نکاح کا وہی حال رہے گا جو ہم نے بیان کر دیا ہے کہ اس کا نکاح بغیر مہر مسمی رہے گا۔ فتاویٰ عالمگیری + (۹) اگر کسی عورت سے ہزار درم اور فلاں بیوی کو طلاق پر اس شرط پر نکاح کیا کہ عورت اس کو ایک غلام دیدے تو نکاح ہوتے ہی طلاق ہو جائیگی۔ اور ہزار درم اور طلاق عورت کی بضع[1] اور غلام پر تقسیم ہوں گے۔ تو اگر غلام کی اور بضع کی قیمت برابر ہو تو ۵۰۰ درم و نصف طلاق بمقابلہ غلام کی قیمت کے ہیں اور باقی ۵۰۰ درم و نصف طلاق بمقابلہ بضع کے مہر ہوں گے اور بضع و غلام پر ہزار درم و طلاق تقسیم ہوں گے۔ لہذا بمقابلہ طلاق کے نصف غلام و نصف بضع ہوگی۔ اور بمقابلہ ہزار درم کے نصف غلام اور نصف بضع ہوگی۔ اور اس صورت میں پہلی بیوی کی طلاق طلاق بائن ہوگی۔ پھر اگر یہ غلام قبل خاوند کے سپرد کرنے کے مر گیا یا استحقاق میں لے لیا گیا تو خاوند ۵۰۰ درم حصہ غلام واپس لیگا۔ اور غلام کی نصف قیمت بھی واپس لیگا۔ فتاویٰ عالمگیری + (۱۰) اگر کسی عورت سے ہزار درم اور فلاں بیوی کو بعد میں طلاق دینے کی شرط پر نکاح کیا۔ اور یہ قرار پایا کہ عورت اس کو ایک غلام دیدے۔ تو ایسی صورت میں جب تک فلاں بیوی کو طلاق نہ دے تب تک طلاق اس پر واقع نہ ہوگی اور پانچسو درم منکوحہ کے مہر کے در پانچ سو درم غلام کی قیمت ہوگی بشرطیکہ غلام کی اور بضع کی قیمت برابر ہو۔ پھر دیکھا جائیگا کہ اگر خاوند نے شرط پوری کی یعنے فلاں بیوی کو طلاق دیدی تو نئی بیوی کو صرف پانچ سو درم ملینگے۔ اور اگر طلاق نہ دی تو نئی بیوی کو اس کا پورا مہر مثل ملیگا + اگر کسی عورت سے ہزار درم اور فلاں بیوی کو بعد میں طلاق دینے کی شرط پر نکاح کیا اور یہ قرار پایا کہ عورت اس کو ایک غلام واپس دیدے۔ اور پھر خاوند نے فلاں بیوی کو طلاق دیدی۔ تو اس صورت میں تین طرح کے عقد ہیں۔ نکاح و بیع و طلاق بعوض۔ تو جو کچھ خاوند کی طرف سے ہے (یعنے طلاق و ہزار درم) وہ اس پر جو عورت کی طرف سے ہے (یعنے بضع و غلام) تقسیم ہوگا۔ تو ہزار کا نصف یعنے پانچ سو درم بمقابلہ غلام کے ہوئے۔ تو یہ اسکی قیمت ہوگی۔ باقی پانچ سو درم بمقابلہ بضع کے ہوئے تو یہ مہر ہوگئے اب رہا فلاں بیوی کا طلاق دینا تو نصف طلاق بمقابلہ غلام کے ہوگی۔ اور وہ خلع قرار دیجائیگی اور نصف طلاق باقی بمقابلہ بضع کے ہوگی تو وہ مہر تو نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ مال نہیں ہے۔ ہاں یہ قرار دیا جائیگا کہ وہ عورت کا حق ہے + پھر یہ یاد رہے کہ اگر خاوند نے نئی بیوی کو طلاق دی تو یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو قبل صحبت ہوگی یا بعد صحبت۔ پھر اس کی بھی دو صورتیں ہیں یا تو پہلی بیوی کو طلاق دی یا نہیں دی۔ تو اگر نئی بیوی کو قبل صحبت طلاق دی اور پہلی بیوی کو طلاق نہ دی اور غلام کی قیمت اور مہر مثل برابر ہیں تو عورت خاوند کو وہ پچاس درم واپس دیگی۔ اور نصف غلام خاوند کا ہوگا۔ اور اگر ایسی صورت میں خاوند نے پہلی بیوی کو طلاق دے دی تو خاوند کو دو سو پچاس درم ملیں گے اور پورا غلام۔ اگر خاوند نے نئی بیوی کو بعد صحبت طلاق دی اور پہلی بیوی کو بھی طلاق دی تو ہزار درم عورت کو ملیں گے اور غلام خاوند کا ہوگا۔ اور اگر پہلی بیوی کو طلاق نہ دے تو عورت کو اس کا مہر مثل ملیگا پھر اگر خاوند نے پہلی بیوی کو طلاق دیدی اور غلام جو مقرر ہوا ہے استحقاق میں لے لیا گیا تو خاوند عورت سے ہزار درم میں سے غلام کا حصہ پانچ سو درم واپس لے گا اور غلام کی نصف قیمت بھی لیگا اور اگر خاوند نے پہلی بیوی کو طلاق نہ دی اور غلام استحقاق میں لے لیا گیا تو پانچ سو درم جو غلام کی قیمت تھی واپس لیگا اور نصف قیمت غلام کی نہیں لے سکتا۔ فتاویٰ عالمگیری + (۱۱) اگر عورت سے

---

[1] عورت کی جسمی مالیت +

چار سو دینار پر نکاح کیا اور شرط یہ ٹھیری کہ ہر سو دینار کے بدلہ ایک غلام ملیگا تو یہ شرط باطل ہے اور مہر مثل ملیگا۔ مگر یہ چار سو دینار سے زیادہ نہ ہوگا اور نیز چار اوسط درجہ کے غلاموں سے کم نہیں دیا جائیگا۔ اگر غلام معیّن ہوں تو شرط جائز رہے گی۔ اور عورت کو یہی چار غلام ملیں گے۔ گویا کہ عورت سے ان ہی غلاموں کے بدلہ نکاح کیا ہے۔ (۱۲) اگر عورت سے سو درم پر نکاح کیا اور شرط یہ ہوئی کہ اُن کی عوض سو اوسط درجہ کے اونٹ دونگا۔ تو یہ استحسانًا جائز ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ✤

۲ مہر ایک صورت میں کم دوسری میں زیادہ۔ (۱) اگر کسی عورت سے نکاح اس شرط پر کیا کہ اگر دوسری بیوی ہو تو ہزار درم مہر ہوگا اور اگر کوئی بیوی نہ ہو تو دو ہزار درم۔ (۲) یا اگر عورت کو شہر سے باہر نہ لیجائے تو ہزار درم اور اگر باہر لیجائے تو دو ہزار درم۔ یا (۳) اگر عورت مولاۃ[1] ہو تو ہزار درم اور اگر عربی ہو تو دو ہزار درم۔ یا ایسی اور شرطیں کیں تو شک نہیں کہ نکاح جائز ہو۔ اور مہر کے متعلق پہلی شرط بلا خلاف جائز ہے تو اگر مرد نے شرط پوری کی تو عورت کے واسطے جو کچھ اس شرط میں بیان کیا گیا ہے وہی ملیگا۔ اگر شرط پوری نہ کی تو اگر اس کے خلاف نکلا یا شرط کے برخلاف عمل کیا۔ تو عورت کو اس کا مہر مثل ملیگا۔ کہ مہر مسمی کی کم مقدار سے کم نہیں کیا جائیگا اور زیادہ مقدار سے بڑھایا نہ جائیگا۔ اور یہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے لیکن امام محمدؒ و امام ابویوسف نے فرمایا کہ دونوں شرطیں جائز ہیں[2] ✤ (۴) اگر کسی عورت سے نکاح اس شرط پر کیا کہ اگر خوبصورت نکلی تو دو ہزار درم اور اگر بدصورت نکلی تو ایک ہزار درم مہر ہوگا۔ تو یہ صحیح ہے اور دونوں شرطیں بلا خلاف جائز ہوں گی ✤ (۵) اگر کسی عورت سے نکاح اس شرط پر کیا کہ اگر کنواری ہوئی تو مہر مثل سے کچھ زیادہ مہر اب اگر وہ ثیبہ نکلی تو زیادتی دینی واجب نہ ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری ✤ اگر کمی و بیشی مہر کی مقرر کی عورت کے ثیبہ یا کنواری نکلنے پر تو اگر ثیبہ نکلی تو کم مہر دینا ہوگا اور اگر کنواری نکلی تو زیادہ مہر دینے دو ہزار، نہیں دینے ہوں گے بلکہ مہر مثل دینا ہوگا جو بڑے مہر سے زیادہ اور چھوٹے مہر سے کم نہ ہوگا۔ درمختار ✤ دیکھو دفعہ ۶ - ۵ (۶) اگر کسی عورت سے نکاح کیا اس شرط پر کہ ہزار درم فی الحال مہر ہوگا یا دو ہزار درم معیادی ایک سال ہوگا۔ تو امام اعظم کے نزدیک اس کے مہر مثل کو معیار مان کر فیصلہ کریں گے۔ اگر اس کا مہر مثل ہزار درم یا زیادہ ہو تو اس کو ہزار درم فی الحال ملیں گے اور اگر کم ہو تو ہزار درم بوعدہ ایک سال کے ملیں گے۔ اگر مہر مثل دو ہزار درم یا زیادہ ہو تو عورت کو اختیار ہوگا چاہے دو ہزار درم بوعدہ ایک سال کے لئے چاہے ہزار درم فی الحال لے۔ اور اگر مہر مثل ہزار سے کم ہے تو مرد کو اختیار ہوگا کہ دونوں مہروں میں سے جونسا چاہے عورت کو دے۔ اور اگر مہر مثل ہزار سے زیادہ اور دو ہزار سے کم ہو تو امام اعظم کے نزدیک عورت کو مہر مثل ملیگا۔ اگر صحبت سے پہلے طلاق دیدی تو جونسا کم مقدار مہر ہو اس کا نصف بالاجماع ملیگا۔ فتاویٰ عالمگیری ✤ اگر کسی عورت سے نکاح کیا اس شرط پہ کہ ہزار درم مہر ہوگا بشرطیکہ میرا نکاح فلاں عورت سے بھی اپنے پاس سے مہر دیکر کرد ے۔ تو ہزار درم ان دونوں کے مہر پر تقسیم کئے جائیں گے۔ تو جو کچھ اس عورت کے حصے میں آئے وہی اس کا مہر ہوگا۔ اور اس پر یہ واجب نہ ہوگا کہ فلاں عورت سے نکاح کرادے۔ فتاویٰ عالمگیری ✤

۳ دو چیزوں میں سے ایک۔ (۱) اگر عورت سے کہا کہ میں تجھ سے اس شرط پر نکاح کرتا ہوں کہ تجھے ہزار درم ہبہ کردوں۔ یا تجھے اپنا غلام ہبہ کردونگا۔ اور اسی قرارداد پر نکاح ہوا۔ تو امام ابویوسف نے فرمایا کہ جو کچھ بیان کیا ہے اگر وہ ہبہ کردیا اور دیدیا تو یہی اس کا مہر ہوگا۔ اور اگر دینے سے انکار کیا تو اس پر جبر نہیں کیا جائیگا۔ اور اس پر عورت کا مہر مثل واجب ہوگا جو ہزار سے بڑھایا نہ جائیگا اور غلام کی قیمت سے زیادہ نہ کیا جائیگا[3] اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک بھی ایسا ہی ہے۔ فتاویٰ قاضیخاں ✤ (۲) اگر کسی شخص نے نکاح کیا عورت سے اس غلام پر یا اس ہزار درم پر (یا دو ہزار درم پر) یا اس غلام پر۔ یا ان دونوں میں سے کسی پر (کہ ایک ان میں کم قیمت ہے)۔ تو ان صورتوں میں قاضی مہر مثل کا حکم دیگا۔ تو اگر مہر مثل دونوں میں سے زیادہ قیمت کے برابر ہو تو عورت کو وہی ملیگی۔ اور اگر مہر مثل کم قیمت والے کے برابر ہو یا اس سے کم ہو تو عورت کو کم قیمت چیز ملیگی۔ ورنہ مہر مثل ملیگا ✤

---

[1] اگر طلاق دی عورت کو قبل دخول کے تو نصف مہر مسمی ملیگا۔ دونوں مسئلوں میں بسبب ساقط ہوجانے شرط کے۔ درمختار ✤ [2] مولاۃ یعنی غیر قوم کی عورت ہے کہ عرب سے موالات کرکے اُن کی طرف منسوب ہوگئی ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ آزاد کی ہوئی ہے۔ [3] کیونکہ اس ہبہ سے وہ رجوع نہیں کرسکتا ✤

اب اس موقع پر اگر طلاق قبل صحبت دی جائے تو متعہ مثل دیا جائے گا۔ کیونکہ فساد تسمیہ کے موقع پر متعہ مہر مثل اصل ٹھہرتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کم قیمت چیز کا نصف متعہ سے کم ہوگا تو متعہ مثل واجب ہوگا۔ درمختار + اگر اس غلام یا ان ہزار درم پر نکاح کیا تو مہر مثل کو حکم بنایا جائے گا۔ اگر اس غلام یا اس دوسرے غلام پر نکاح کیا حالانکہ ان دونوں میں سے ایک غلام بہ نسبت دوسرے کے کم قیمت ہے تو مہر مثل حکم ہوگا اور مہر مثل حکم ہونے کے یہ معنے ہیں کہ اگر اس کا مہر مثل بڑی قیمت والے غلام کے برابر یا زیادہ ہو تو بڑی قیمت کا غلام اس کو ملے گا۔ کیونکہ عورت اس پر راضی ہوگئی ہے۔ اور اگر کم قیمت والے غلام کے برابر یا کم ہو تو کم قیمت غلام ملیگا۔ کیونکہ عورت کے مہر کے متعلق مرد اس پر راضی ہو چکا ہے۔ اگر مہر مثل ان دونوں کے درمیان ہو تو عورت کو مہر مثل ملے گا۔ اور یہ امام اعظم کے نزدیک ہے۔ مگر صاحبین نے فرمایا کہ عورت کو سب حالتوں میں کم قیمت غلام ملیگا۔ اسی طرح اگر ہزار درم یا دو ہزار درم کے مہر پر نکاح کیا تب بھی یہی اختلاف ہے۔ اگر ایسی صورت میں مرد نے قبل صحبت عورت کو طلاق دیدی تو بالاجماع عورت کو کم قیمت غلام کا نصف ملے گا۔ اگر کم قیمت غلام کا نصف بہ نسبت متعہ کے کم ہو تو عورت کو متعہ ملیگا۔ فتاویٰ قاضیخاں +

۴ کچھ عورت کیواسطے کچھ کسی اور کیواسطے - (۱) اگر کسی عورت سے نکاح کیا اس شرط پر کہ وہ شخص عورت کے باپ کو ہزار درم ہبہ کردے تو یہ ہزار مہر نہ ہوں گے اور خاوند پر جبر نہ کیا جائے گا کہ ہبہ کرے۔ اور عورت کو اس کا مہر مثل ملیگا + اگر ہزار درم باپ کو دے بھی دئے تو وہ شخص ہبہ کرنے والا قرار دیا جائے گا (یعنی ہبہ ادا کرنے والا) - اور اس کو اختیار ہوگا کہ چاہے ہبہ سے رجوع کرے + (۲) اگر اس شرط پر نکاح کیا کہ خاوند عورت کی طرف سے اس کے باپ کو ہزار درم ہبہ کردے۔ تو یہ ہزار درم مہر ہوں گے۔ تو اگر عورت کو قبل صحبت طلاق دی حالانکہ ہبہ عمل میں آچکا ہے تو اس سے اس کا نصف واپس لیگا اور عورت واہب ہوگی + (۳و۴) اگر دو ہزار درم مہر مقرر کیا اور شرط یہ ہوئی کہ اس میں سے ہزار درم عورت کے باپ کے واسطے ہوں گے۔ یا فلاں شخص کے واسطے - تو یہ کچھ نہیں ہوگا۔ کیونکہ مرد نے ہبہ باطل کی شرط کی ہے تو مرد کو اس کا پورا مہر مثل دینا واجب ہوگا بشرطیکہ ہزار سے مہر مثل زائد ہو + ابن سماعہ نے امام محمد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے دو ہزار درم پر نکاح کیا کہ اس میں سے ہزار درم عورت کے اور ہزار عورت کے باپ کے ہوں گے۔ یا عورت نے کہا کہ میں نے اپنے تئیں تیرے نکاح میں دو ہزار درم پر دیا جس میں سے ہزار درم میرے واسطے اور ہزار درم میرے باپ کے واسطے ہیں تو یہ جائز ہے اور دونوں ہزار عورت ہی کو ملیں گے + (۵) اگر عورت کے ولیوں نے نکاح ٹھہرانے والوں سے کہا کہ ہم نے تمہارے ساتھ بدیں شرط نکاح کردیا اسمیں سے سو درم تمہارے ہیں تو یہ جائز ہے اور مہر نو سو درم ہوگا۔ (۶) اور اگر کہا کہ ہم نے تمہارے ساتھ بدیں شرط نکاح کیا کہ پچاس دینار ہمارے ہوں گے تو سب درم و دینار عورت ہی کو ملیں گے۔ فتاویٰ عالمگیری + (۷) اگر دو ہزار درم پر عورت سے نکاح کیا اور شرط یہ ہوئی کہ اس میں سے ہزار درم اللہ تعالیٰ کے واسطے یا اہل قرابت کے واسطے یا مساکین کے واسطے ہیں۔ یا عورت نے کہا کہ ہزار درم اللہ تعالیٰ کے یا مسکینوں کے یا طالبعلموں کے لئے میں نے چھوڑے تو استحساناً اس کا مہر ہزار درم ہوگا۔ خواہ یہ شرط خاوند کی طرف سے ہو یا بیوی کی طرف سے۔ فتاویٰ عالمگیری

۵ مہر مقرر کیا اور اسمیں سے مستثنیٰ کردیا - (۱) اگر کسی عورت سے نکاح کیا اور ایک لونڈی دینی ٹھہری اور یہ شرط قرار پائی کہ جب تک میں خود زندہ ہوں تو لونڈی سے کام لونگا۔ اور جو اس کے بچہ ہو وہ میرا ہوگا۔ تو یہ شرائط لغو ہونگی اور لونڈی اور اس کی خدمت وغیرہ سب عورت کیواسطے ہوگی بشرطیکہ عورت کا مہر مثل اس لونڈی کی قیمت کے برابر ہو یا زیادہ۔ اگر مہر مثل اس سے کم ہو تو عورت کو مہر مثل ملیگا۔ لیکن اگر خاوند باختیار خود یہ لونڈی عورت کے سپرد کردے تو جائز ہے + (۲) اگر کسی عورت سے ایک خاص لونڈی کے بدلے نکاح کیا۔ مگر جو لونڈی کے پیٹ میں ہے وہ مستثنیٰ کردیا تو عورت کو لونڈی اور جو اس کے پیٹ میں ہے سب ملیگا۔ اس کو امام کرخی و طحاوی نے بلا اختلاف بیان کیا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری + اگر بکری کے ایک خاص گلہ کو مہر قرار دیکر نکاح کیا اور شرط کی کہ ان بکریوں پر جو کچھ صوف ہو وہ میرا ہے۔ تو استحساناً صوف مرد کو ملجائیگا۔ فتاویٰ عالمگیری +

باب ۵ فصل چہارم - مختلف صورتوں میں مہر کیا ہوگا باب ۵

خلاصہ:- کوئی صحبت جو باتباع نکاح کیجائے (نکاح چاہے صحیح ہو یا فاسد یا باطل) عورت کیواسطے پورے مہر کی ادائیگی لازم کردیتی ہے چاہے مرد مجبوب یا نامرد ہو ہاں خلوت صحیح سے بھی پورے مہر کی ادائیگی لازم ہوجاتی ہے مگر نکاح صحیح ہے نہ فاسد اور باطل ہیں (مگر جبکہ عورت حاملہ ہوجائے) مگر خلوت صحیح پورے قواعد کے تابع ہو (دیکھو دفعہ ۵۸) ورنہ خلوت فاسد مانی جائیگی - اور مہر نصف رہ جائیگا + عورت کو صحبت سے پہلے مہر کسی حالتمیں پورا نہیں ملتا۔ ہاں صرف ایک ہی صورت ہے کہ خاوند یا بیوی یا دونوں کسی طرح بھی مرجائیں + صحبت کی بعض پیچیدہ صورتیں بھی ہیں جن میں بعض دفعہ مہر چوتھائی رہ جاتا ہے۔ اور کبھی دگنا اور ڈیڑھا گنا اور تگنا ہوجاتا ہے +

۳۶ - کن صورتوں میں مہر پورا ملیگا یا نصف یا کچھ نہیں۔

مسمی اور مثل سے مطلب ہے کہ یا تو مہر مسمی ملیگا ورنہ مہر مثل

۱ - پورے مہر کی ادائیگی خاوند کے ذمہ صحبت یا خلوت صحیحہ کے بعد ہوتی ہے۔ یا دونوں میں سے ایک کے مرجانے پر اگرچہ صحبت سے پہلے ہو + (دیکھو دفعہ ۵۹) اگرچہ خاوند عنین ہو یا مجبوب یا خواجہ سرا +

۱ - صحبت یا خلوت صحیحہ کے بعد علیحدگی چاہے خاوند کی طرف سے ہو یا بیوی کی طرف سے مہر ضرور ملیگا + ۲ - صحبت سے پہلے عورت کی طرف سے علیحدگی کی تحریک پر کل مہر جاتا رہتا ہے + ۳ - اگر طلاق قبل دخول ہو - اور عورت مہر پر قبضہ کرچکی ہو تو نصف مہر کی واپسی قاضی کے حکم سے یا آپس کی رضامندی پر ہوگی۔ نہ اور طرح +

۲ - ان صورتوں میں مہر پورا ملیگا۔

صحبت سے پہلے

۱ - اگر خاوند یا بیوی میں سے کوئی مرجائے[1] (مسمی ورنہ مثل) + ۲ - اگر خاوند بیوی کو یا بیوی خاوند کو مار ڈالے۔ یا کوئی غیر شخص دونوں میں[2] کسی کو مار ڈالے۔ یا دونوں میں سے کوئی خودکشی کرلے (مسمی ورنہ مثل) + ۳ - پتھر یا کسی چیز سے ازالہ بکارت کیا جائے (مسمی ورنہ مثل) +

صحبت کے بعد

۱ - صحبت کے بعد۔ یا خلوت[3] صحیحہ کے بعد (مسمی ورنہ مثل) + ۲ - جبکہ نکاح فاسد[4] سے علیحدگی ہو قاضی کے حکم سے (مثل مسمی نظرانداز کیا جائیگا) + ۳ - جبکہ شبہہ سے یا غلطی سے کسی سے صحبت ہوئی ہو یا ناجائز طور پر اور ازالہ بکارت (مثل) + ۴ - اپنی عورت کو تین طلاق یک بارگی دے کر تعلق صحبت جاری رکھا اس خیال پر کہ پوری طلاق واقع نہیں[5] ہوئی۔ وہی ایک ہی مہر رہیگا + ۵ - اگر نکاح غیر کفو میں ہوا اور علیحدگی ہوئی[6] + ۶ - اگر نکاح ہم کفو میں ہوا مگر مہر مہر مثل سے کم تھا آپس میں علیحدگی کرائی جائیگی (اگر صحبت عورت کی

[1] اگر فریقین میں سے کوئی قبل صحبت مرجائے اور مہر نہ مقرر کیا گیا ہو تو اہل التشیع کے نزدیک نہ مہر ملیگا اور نہ متعہ + ایسا ہی شافعی کے نزدیک ہے دیکھو دفعہ ۴۵ +

[2] بعض کے نزدیک اگر لونڈی خودکشی کرے تو اس کا حق جاتا رہیگا۔ یا اگر صحبت سے پہلے آقا اس کو مار ڈالے تب بھی مہر نہیں ملیگا بشرطیکہ آقا بالغ ہو +

[3] خلوت صحیحہ کی صورت میں اہل تشیع و شوافع کے نزدیک کچھ نہیں ملیگا۔ لیکن صحبت سے پہلے اگر خاوند مرجائے یا صحبت کے بعد تو عورت پورے مہر کی مستحق ہو +

[4] [5] [6] دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۶۵ +

مرضی کے خلاف ہوئی تو مہر مثل پورا کرنا پڑیگا - ورنہ یہ کم مہر مثل ملیگا) + ۷ - فریقین میں تعلق رضاعی ثابت ہوا (مسمی یا مثل جو کم ہو ملیگا) + ۸ - کسی کی بیوی رضاعی بہن ثابت ہوئی (مسمی یا مثل جو کم ہو ملیگا - اگر بیوی نے یہ امر تسلیم نہ کیا تو مہر پورا ملیگا معہ نفقہ و رہائش) + ۹ - اگر خاوند مجوسی ہو گیا تو عورت بائن ہو جائیگی + ۱۰ - خاوند مسلمان اور بیوی کتابی تھی - کر دونوں مجوسی ہو گئے - تو آپس میں علیحدگی ہو جائیگی + ۱۱ - خاوند مرتد ہو گیا تو آپس میں علیحدگی ہو جائیگی + ۱۲ - بیوی مرتد ہو گئی (اگرچہ خلوت کے بعد) آپس میں علیحدگی ہو جائیگی + ۱۳ - بیوی مسلمان سے عیسائی ہو گئی (علیحدگی نہ ہوگی) + ۱۴ - کسی نے جوان عورت سے زنا کیا اور اس کی بکارت زائل ہوئی - (اگرچہ زبردستی کیا) + ۱۵ - کسی عورت نے کسی شخص کو اپنے اوپر قابو دیا (بکارت زائل ہوئی) + ۱۶ - کسی لونڈی نے کسی شخص کو اپنے اوپر قابو دیا (بکارت زائل ہوئی) + ۱۷ - نکاح کے بعد غلطی سے کسی غیر شخص کے قبضہ میں آگئی (دوسرے شخص کے ذمہ مہر مثل ہوگا) + ۱۸ - کسی عورت سے قدرتی طریق کے علاوہ اور طرح صحبت کی اور وہ حاملہ ہوئی (پورا مہر دینا ہوگا) + ۱۹ - اگر دو جنوں سے نکاح ہوا تھا کہ علیحدگی کرائی گئی (ہر ایک کو مہر مسمی یا مہر مثل جو کم ہو وہ ملیگا) + ۲۰ - بیٹے نے باپ کی بیوی کا یا باپ نے بیٹے کی بیوی کا بوسہ خواہش سے لیا - آپس میں علیحدگی کرائی جائیگی (مہر خاوند سے ملیگا) + ۲۱ - اگر کسی نے بیٹے کی لونڈی سے صحبت کی (یا نکاح فاسد کی بیوی سے) اور اس صحبت کو صحیح سمجھا + ۲۲ - کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرتا تھا کہ اسی دوران میں اس سے نکاح کر لیا (پورا مہر اور مہر مثل بھی) + ۲۳ - اپنی عورت سے صحبت کر رہا تھا کہ بیچ میں طلاق دیدی (وہی ایک پورا مہر لازم ہوگا - نہ عقر لازم ہوگا اور نہ حد لگے گی) + ۲۴ - کسی شخص نے لونڈی خریدی - پھر اس سے صحبت کی - پھر وہ کسی اور کی ملکیت نکلی اور واپس گئی + ۲۵ - اگر فریقین صحبت کے بعد بالغ ہوئے - پھر علیحدگی ہوئی - پھر عدت میں آپس میں نکاح پھر صحبت سے پہلے طلاق + ۲۶ اگر نکاح فاسد ہوا - پھر صحبت کے بعد علیحدگی ہوئی - پھر عدت میں آپس میں نکاح صحیح ہوا - پھر صحبت سے پہلے طلاق + ۲۷ - اگر مریض نے کسی کو لونڈی ہبہ کی اور خود مقروض رہے - اس شخص نے صحبت کی - اب بوجہ قرضہ کے ہبہ لوٹ گیا - اور مریض مر گیا (عقر دینا ہوگا) +

۳ - ان صورتوں میں مہر نصف ملے گا یا صرف متعہ ملیگا -

صحبت سے پہلے

۱ - اگر خاوند نے طلاق دیدی (اگرچہ خلوت سے بھی پہلے) + ۲ - عورت کو دیکھا یا تو ازالہ بکارت ہوا + ۳ - بیوی رضاعی بہن ثابت ہوئی مگر بیوی یہ بات تسلیم نہیں کرتی + ۴ - اگر کسی کی شیر خوار بیوی کو اس کے خاوند کی ماں یا بہن یا بیٹی نے دودھ پلا دیا - تو وہ خاوند سے بائن ہو جائیگی + ۵ - اگر کسی کی دو (یا تین یا زیادہ) شیر خوار بیویاں ہوں اور ان کو کوئی ایک عورت دودھ پلا دے تو سب خاوند پر بائن ہو جائینگی + ۶ - اگر خاوند مجوسی ہو گیا تو عورت بائن ہو جائے گی + ۷ - خاوند مرتد ہو گیا - آپس میں علیحدگی ہو جائیگی + ۸ - بیوی مسلمان سے عیسائی ہو گئی (علیحدگی نہ ہوگی) + ۹ - جبکہ عورت

---

۱ نہ نفقہ اور نہ رہائش ملیگی + ۲ اس صورت میں صحبت کے دو حصہ سمجھو پہلا جائز دوسرا بعد طلاق ناجائز - مگر کل صحبت ایک مسلسل مانی گئی ہے + ۳ اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو متعہ ملیگا + ۴ اگر غیر شخص دیکھے تو یہ نصف مہر مثل اس کے ذمہ ہوگا +

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۶۴ ۴ ۵ ۶ ۷ جن عورتوں سے بلحاظ نسب یا صہریت یا رضاعت یا تفریق مذہب یا اور وجوہ سے نکاح منع ہے اگر کسی نے انہیں سے کسی سے نکاح کیا تو یہ نکاح فاسد ہوگا - اور صحبت سے پہلے اگر علیحدگی کی گئی تو عورت کو مہر کچھ نہیں ملیگا اور صحبت کے بعد علیحدگی کی جائے تو عورت کو مہر بھی ملیگا اور بچہ کا نسب باپ سے قائم کیا جائیگا - دیکھو دفعہ ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۲۰، ۱۳۰ قانون محمدی دفعہ ۹۳
۵ اگر یہ خیال تھا کہ طلاق ہو گئی ہے مگر میرا حق اب بھی ہے - تو ہر صحبت کیواسطے جدا جدا مہر دینا ہوگا + ۶ مہر پورا ملیگا اور عدت ہوگی اور نفقہ ملیگا

سے خلوت فاسد ہوئی یعنی خاوند یا بیوی سخت بیماری میں مبتلا تھے۔ یا عورت کو رتق کی بیماری تھی۔ یا حیض کے ایام میں تھی۔ یا نابالغ تھی۔ یا نہایت بدشکل تھی + **۱۰**۔ جبکہ عورت سے خلوت فاسد ہوئی یعنی فریقین یا ان میں سے ایک حج یا نفل یا عمرہ کے احرام میں تھا۔ یا فرض روزہ سے تھا۔ یا نماز فرض میں مشغول تھا + **۱۱**۔ جبکہ عورت سے خلوت فاسد ہوئی یعنی موقع یہ تھا کہ غیر محفوظ جگہ تھی۔ یا کھلی جگہ تھی یا کھلی چھت تھی۔ یا عام راستہ تھا + **۱۲** جبکہ عورت سے خلوت فاسد ہوئی یعنی ایک غیر شخص کمرہ میں سوتا تھا۔ یا خاوند کی دوسری بیوی موجود تھی۔ یا کتا وہاں موجود تھا +

صحبت کے بعد

۱۔ لونڈی میں دوسرے کی بھی شرکت تھی کہ اس نے اس سے صحبت کی + **۲**۔ اگر دو بیویوں میں سے بالغ بیوی شیرخوار بیوی کو دودھ پلادے تو شیرخوار کو نصف مہر ملیگا۔ اور بالغ مہر سے محروم کیجائیگی + **۳** منکوحہ لونڈی نے خاوند کے بیٹے کا بوسہ خواہش سے لیا

متعہ کے قواعد۔ (ا) جن صورتوں میں عورت متعہ کی حقدار نہیں ہے نو نصف مہر مقررہ کی بھی نہیں ہے + جن صورتوں میں وہ مہر مثل کی حقدار ہو تو اگر قبل دخول طلاق دیجائے تو متعہ دیا جائیگا + ب۔ اگر طلاق مرد کیطرف سے ہو تو متعہ ضرور دیا جائیگا۔ جیسے ایلا۔ لعان۔ جب۔ نامردی۔ ارتداد۔ اسلام ترک کرنا۔ بیوی کی ماں یا بیٹی کا خواہش سے بوسہ لینا + ج۔ اگر علیحدگی عورت کیجانب سے ہو۔ تو مرد کو متعہ نہیں دینا پڑیگا۔ جیسے خیار بلوغ کو کام میں لانا۔ اختلاف۔ ہم کفو نہ ہونا۔ ارتداد۔ اسلام ترک کرنا۔ خاوند کے بیٹے کا خواہش سے بوسہ لینا +

۴۔ ان صورتوں میں مہر کچھ نہیں ملیگا۔

صحبت سے پہلے

۱۔ نکاح فاسد سے علیحدگی ہوئی (متعہ بھی نہیں ملیگا) + **۲**۔ جبکہ فریقین میں تعلق رضاعی ثابت ہوا اور علیحدگی ہو + **۳**۔ نکاح غیر کفو میں ہوا۔ اور علیحدگی کی گئی + **۴**۔ نکاح ہم کفو سے ہوا اگر مہر مہر مثل سے کم تھا۔ علیحدگی کرائی گئی + **۵**۔ دو نابالغوں کا آپس میں نکاح ہوا۔ قاضی نے علیحدگی کرادی + **۶**۔ دو نابالغوں کا نکاح کسی ولی نے (سوائے باپ یا دادا کے) کیا تھا۔ بالغ ہونے پر انھوں نے علیحدگی کی + **۷**۔ جبکہ حاکم کے حکم سے سوائے خیار بلوغ کے کسی اور وجہ پر علیحدگی ہوئی + **۸**۔ اگر دو بہنوں سے نکاح ہوا تھا کہ علیحدگی کرائی گئی[1] + **۹**۔ نکاح کے بعد عورت مرتد ہوگئی (صحبت و خلوت سے پہلے) + **۱۰**۔ خاوند مسلمان تھا اور بیوی کتابی کہ دونوں مجوسی ہوگئے۔ آپس میں علیحدگی ہوجائیگی + **۱۱**۔ کسی نے مرض الموت میں نکاح کیا اور مرگئی + **۱۲**۔ نکاح کے بعد عورت کا خاوند کے بیٹے سے ناجائز تعلق ہوگیا (آزاد ہو یا لونڈی) + **۱۳**۔ اگر مکاتب نے با اجازت اپنے مالک کے اس کی لڑکی سے نکاح کیا۔ مگر کتابت کا روپیہ ادا نہ ہوا اور مالک مرگیا تو نکاح فسخ ہوگیا +

صحبت کے بعد

۱۔ اگر دو بیویوں میں سے بالغ بیوی شیرخوار بیوی کو دودھ پلادے۔ تو بالغ بیوی مہر سے محروم کی جائیگی + **۲**۔ مالک نے اپنی لونڈی کو جس سے صحبت کررہا تھا بیچ میں آزاد کردیا (مہر تو دینا ہی نہیں ہے۔ کوئی عقر او دواجب نہ ہوگا) +

مسئلات ۱ مہر کب متاکد ہوجاتا ہے۔ تین باتوں میں سے کسی بات کے پائے جانے سے مہر متاکد ہوجاتا ہے۔ ۱۔ صحبت ۲۔ خلوت صحیحہ ۳۔ خاوند یا بیوی میں سے کسی کا مرجانا۔ تو ان میں سے کوئی بات بھی پائی جائیگی۔ تو پورے مہر کی ادائیگی خاوند کے ذمہ لازم ہوگی۔ خواہ مہر مسمی ہو یا مہر مثل ہو۔ پورا مہر ہی ادا کرنا پڑیگا اس کا کوئی حصہ ساقط نہیں ہوسکیگا۔ الا جبکہ حقدار بری کردے ۔ فتاوی عالمگیری + جب مہر پختہ ہوگیا تو پھر ساقط نہ ہوگا۔ اگرچہ علیحدگی عورت کی طرف سے ہو۔ مثلاً عورت مرتد ہوجائے۔ یا اپنے خاوند کے بیٹے کی مطاوعت کرے (حالانکہ خاوند اس سے صحبت کرچکا ہے۔ یا خلوت صحیحہ کرچکا ہے) + لیکن بعض علماء

---

[1] اگر یہ معلوم نہ ہوسکا کہ پہلے نکاح کس سے ہوا تھا۔ تو دونوں کو قبل صحبت ان کا چوتھائی چوتھائی مہر ملیگا +

کے نزدیک تمام مہر ساقط ہو جائیگا۔ کیونکہ علیحدگی کا باعث عورت کی طرف سے ہوا ہے ـــ فتاوی عالمگیری +

اگر کسی عورت سے نکاح کیا اور مہر اس کا کچھ بیان نہ کیا یا یہ تصریح ہوئی کہ مہر کچھ نہ ہوگا۔ تو اس عورت کو اس کا مہر مثل ملیگا۔ بشرطیکہ خاوند اس کے ساتھ صحبت کرے (یا خلوت) یا مر جائے۔ یا عورت مر جائے۔ اگر صحبت یا خلوت صحیحہ سے پہلے اس کو طلاق دیدی تو عورت کو متعہ ملیگا۔ اور اگر بعد عقد کے قاضی نے اس عقد کے واسطے کچھ مہر مقرر کر دیا یا خاوند نے مقرر کر دیا (دفعہ ۱۳۱ ـــ ۳) تو در صورت متاکد ہو جانے کے مہر مثل کی طرح متاکد ہوگا۔ اور اگر صحبت سے پہلے طلاق دیدی تو متعہ واجب ہوگا۔ یہ نہیں ہوگا کہ مہر مقرر مذکور کا نصف واجب ہو۔ یہ امام ابو حنیفہ و امام محمد کا قول ہے +۔ متعہ کبھی جب ہی واجب ہوتا ہے کہ خاوند کی طرف سے علیحدگی ہوئی ہو۔ مثلاً خاوند نے طلاق دیدی یا ایلا سے علیحدگی ہوئی یا لعان کی یا خاوند مجبوب نکلا یا عنین ظاہر ہوا یا اسلام سے منکر ہو کر مرتد ہو گیا یا بیوی کی ماں یا بیٹی کا خواہش سے بوسہ لیا وغیرہ۔ اور اگر عورت کی طرف سے علیحدگی ہو تو متعہ واجب نہ ہوگا مثلاً عورت اسلام سے منکر ہو کر مرتد ہو گئی یا خاوند کے بیٹے کا خواہش سے بوسہ لیا یا سوکن کو دودھ پلا دیا یا خیار بلوغ یا خیار عتق کو کام میں لا کر علیحدگی اختیار کی۔ یا بعدم کفو ہونے کی وجہ سے علیحدگی اختیار کی وغیرہ۔ اسی طرح اگر اپنی بیوی کو جو غیر کی لونڈی ہے خرید لیا یا اس کے وکیل نے خرید لیا تب بھی متعہ واجب نہ ہوگا۔ اگر مالک نے اس لونڈی کو کسی غیر کے ہاتھ فروخت کیا اور غیر شخص سے خاوند نے اس کو خرید لیا تب واجب ہوگا۔ جن صورتوں میں مہر مسمی نصف ہو جانے پر متعہ بھی واجب نہیں ہوتا۔ تو مہر مسمی ہو جانے پر نصف مسمی کا واجب نہ ہوگا۔ اور جن صورتوں میں عقد کی رو سے مہر مثل واجب ہوتا ہے۔ اگر طلاق قبل صحبت واقع ہو تو صرف متعہ واجب ہوگا +۔ ایسے نکاح میں جس میں مہر بیان نہیں کیا گیا ہے اگر خاوند یا بیوی میں سے کوئی مر جائے تو مہر مثل متاکد ہو جائے گا ـــ فتاوی عالمگیری +

اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ اگر خاوند یا بیوی میں سے کوئی صحبت سے پہلے مر جائے اور نکاح وہ تھا جس میں مہر بیان کر دیا گیا تھا تو مہر متاکد ہو جائے گا (یعنی پورے مہر کی ادائگی ثابت ہو جائے گی)۔ خواہ عورت آزاد ہو یا لونڈی +

اگر خاوند یا بیوی میں سے کوئی قتل کر دیا گیا۔ یا کسی اجنبی نے قتل کر دیا یا عورت خود اپنے تئیں قتل کیا تب بھی یہی حکم ہے۔ اگر عورت نے اپنے تئیں قتل کیا تو اگر وہ آزاد ہے تو خاوند کے ذمہ سے ذرا بھی مہر ساقط نہ ہوگا۔ اور اگر لونڈی ہے اور اس نے اپنے تئیں قتل کر ڈالا تو حسن نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے کہ اس کا مہر ساقط ہو جائے گا۔ مگر امام ابو حنیفہ سے ایک اور روایت ہے کہ ساقط نہ ہوگا اور یہی صاحبین کا قول ہے۔ اور اگر لونڈی کو صحبت سے پہلے اس کے مالک نے قتل کر دیا تو امام اعظم کے نزدیک اس کا مہر ساقط ہو جائیگا اور صاحبین کے نزدیک ساقط نہ ہوگا۔ یہ اختلاف اس صورت میں ہے جبکہ مالک عاقل اور بالغ ہو اور اگر لڑکا یا مجنوں ہو تو بالاجماع مہر ساقط ہو جائے گا ـــ فتاوی عالمگیری +

اگر ازالہ بکارت کیا پتھر کے ٹکڑے (یا اور کسی چیز) سے تو پورا مہر لازم ہوگا۔ ہاں اس کو دھکیلا اور اس طرح دھکے سے ازالہ بکارت ہوا تو نصف مہر لازم ہوگا در صورت طلاق دینے قبل صحبت کے۔ اور اگر کسی غیر شخص کے دھکیلنے سے ازالہ بکارت ہوا تب بھی اس شخص کے ذمہ نصف مہر مثل واجب ہوگا در صورتیکہ طلاق قبل صحبت ہو۔ اور اگر طلاق بعد صحبت ہو تو پورا مہر واجب ہوگا۔ اس کے متعلق نہر الفائق میں بحث ہے ـــ درمختار +

(۲) مہر پورا ملیگا صحبت سے پہلے (۱و۲و۳) دیکھو دفعہ ہذا ۱+ صحبت کے بعد (۱) دیکھو دفعہ ہذا ۱+ (۲) دیکھو دفعہ ۳۷-۵+ (۳) دیکھو دفعہ ۳۲-۳ (۴) دیکھو دفعہ ۳۳-۳ (۵) دیکھو دفعہ ۳۷-۱۳+ (۶) دیکھو دفعہ ۳۷-۳ و دفعہ ۳۷-۱۲ (۷ و ۸) دیکھو دفعہ ۳۷-۱۲+ (۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳) دیکھو دفعہ ۳۰-۱ و دفعہ ۳۰-۲ (۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷) دیکھو دفعہ ۳۷-۴+ (۱۸) دیکھو دفعہ ۳۷-۱۱+ (۱۹) دیکھو دفعہ ۳۶-۱۵ و دفعہ ۱۳-۲+ (۲۰) دیکھو دفعہ ۱۹-۵ و دفعہ ۳۰-۱۵ (۲۱) دیکھو دفعہ ۳۷-۵+ (۲۲) دیکھو دفعہ ۳۷-۴ (۲۳) دیکھو دفعہ ۳۷-۱۱+ (۲۴) دیکھو دفعہ ۳۷-۵+ (۲۵ و ۲۶) دیکھو دفعہ ۳۷-۲+ (۲۷) دیکھو دفعہ ۳۷-۹+

(۳) مہر نصف ملیگا یا متعہ صحبت سے پہلے (۱) طلاق قبل دخول کی صورتیں نصف مہر واجب ہوتا ہے۔ تو اگر کسی عورت سے ایسی چیز کی عوض نکاح کیا جس کی قیمت پانچ درم ہے۔ تو اس چیز کا نصف عورت کو ملیگا اور ڈھائی درم اور باقی آدھی چیز خاوند کی رہیگی۔ در صورتیکہ خاوند نے بیوی کو مہر نہیں دیدیا تھا۔ اور اگر دیدیا تھا تو عورت کی ملکیت کل مہر سے قبل دخول کے باطل نہیں ہوگی۔ بلکہ نصف مہر کی ملکیت خاوند پر عود کرنی موقوف ہے قاضی کے حکم پر یا عورت کی رضامندی پر اور اسی وجہ سے اگر خاوند طلاق دے عورت کو جبکہ غلام مہر میں دیا تھا اور غلام کو آزاد کر دیا تو نافذ نہیں ہوگا جبتک قاضی کا حکم نہ ہو یا عورت کی رضامندی نہ ہو کیونکہ خاوند مالک اس غلام کا نصف نہیں کیا گیا ہے قاضی کے حکم سے پہلے یا عورت کی رضامندی سے پہلے۔ اور عورت کا تصرف کرنا قبل حکم قاضی یا عورت کی رضامندی کے کل مہر میں نافذ ہوگا کیونکہ اس کی ملکیت کل مہر پر بلا حکم قاضی یا اس کی رضامندی

سے ثابت ہے۔ اور عورت کے ذمہ نصف قیمت اصل چیز کی رہ جاتی ہے مگر اس قیمت کا نصف جو قبضہ کرنے کے دن اس چیز کی قیمت تھی۔ کیونکہ جو مہر بڑھ گیا زیادہ ہو سکے (اور زیادتی علیحدہ کی جا سکے قابل ہو) اس کی تنصیف قبضہ کرنے سے پہلے ہوگی نہ بعد۔ (مثلاً عورت کو لونڈی مہر میں ملی۔ اور پھر اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ اور ابھی عورت کے ساتھ صحبت نہیں ہوئی تھی کہ اس کو طلاق ملی تو جو قیمت لونڈی کی قبضہ کرتے کے دن تھی اس کی نصف قیمت عورت خاوند کو واپس دے گی۔ مگر لونڈی کی لڑکی عورت ہی کی ملکیت رہیگی۔ کیونکہ یہ زیادتی منفصل ہے۔ اور زیادتی منفصل کی تنصیف قبضہ کرنے کے بعد نہیں ہوتی)۔ درمختار + نیز دیکھو دفعہ ۳۵ + (۳) دیکھو دفعہ ہذا -۱۶ (۳ و ۴) دیکھو دفعہ ۳۷-۱۳- دفعہ ۱۵-۱ +

(۵) دیکھو دفعہ ۱۵-۲- دفعہ ۳۷-۱۳ (۶ و ۷) دیکھو دفعہ ۳۷ (۷ و ۸) دیکھو دفعہ ۲۰-۱ دفعہ ۳۷-۱۵ + (۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲) دیکھو دفعہ ۸-۵۔

صحبت کے بعد (۱) دیکھو دفعہ ۳۷-۵ + (۲) دیکھو دفعہ ۷-۳ + (۳) دیکھو دفعہ ۱۹-۵ +

<u>متعہ</u> جس عورت کا خاوند مرجائے اس کو متعہ نہیں ملے گا۔ خواہ عقد میں اس کا مہر مقرر کیا یا نہ کیا ہو۔ خواہ اس کے ساتھ صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور اسی طرح نکاح فاسد میں جس میں قبل صحبت و قبل خلوت یا بعد خلوت (جبکہ خاوند اسکے ساتھ صحبت کرنے سے منکر ہو) قاضی نے دونوں میں علیحدگی کر دی تو متعہ واجب نہ ہوگا۔ پھر متعہ واجب ہونے میں غلام اور آزاد برابر ہیں بشرطیکہ غلام نے باجازت مالک نکاح کیا ہو۔ فتاویٰ عالمگیری + متعہ تین طرح کا ہوتا ہے (۱) متعہ واجب۔ جو ایسی عورت کے واسطے ہے جس کو قبل صحبت طلاق دیدی اور عقد میں اس کا مہر مقرر نہ ہو۔ (۲) متعہ مستحب۔ جو ایسی عورت کے واسطے ہے جس کو بعد صحبت طلاق دی۔ (۳) نہ واجب نہ مستحب جو ایسی عورت کے واسطے ہے جسکو قبل صحبت طلاق دی ہو اور عقد میں اس کا مہر بیان کیا ہو — فتاویٰ عالمگیری +

مستحب ہے متعہ دینا سوائے مفوضہ کے۔ مگر نہ اس کے واسطے جسکا مہر معین ہوا ور اس کو طلاق قبل دخول ہوئی۔ بلکہ متعہ اس عورت کے واسطے مستحب ہے جس کی صحبت ہوئی اور مہر معین ہوا یا نہ ہوا۔ تو یہ مطلقات چار ہیں — اول وہ مطلقہ جسکی نہ صحبت ہوئی تھی اور نہ مہر مقرر تھا۔ تو اسکے واسطے متعہ ہے۔ دوم وہ مطلقہ جسکا مہر معین تھا اور صحبت نہ ہوئی تو اسکو متعہ دینا مستحب نہیں۔ سوم وہ مطلقہ جس کی صحبت ہوئی اور مہر معین نہ تھا۔ چوتھی وہ مطلقہ جسکی صحبت ہوئی اور مہر اس کا معین تھا۔ تو ان دونوں کو متعہ دینا مستحب ہے — درمختار و طحطاوی +

۲ مہر کچھ نہیں ملیگا <u>صحبت سے پہلے</u> (۱) دیکھو دفعہ ۷-۵ + (۲) دیکھو دفعہ ۳۷-۱۳ + (۳ و ۴) دیکھو دفعہ ۳۷-۱۴ + (۵ و ۶) دیکھو دفعہ ۲۳ - دفعہ ۲۸ + (۷) دیکھو دفعہ ۳۷-۷ + (۸) دیکھو دفعہ ۳۷-۱۶ - دفعہ ۱۳-۲ + (۹ و ۱۰) دیکھو دفعہ ۲۰-۱ - دفعہ ۳۷-۱۵ + (۱۱) دیکھو دفعہ ۵۳-۶ + (۱۲) دیکھو دفعہ ۱۹-۵ + (۱۳) دیکھو دفعہ ۱۳-۵ + <u>صحبت کے بعد</u> (۱) دیکھو دفعہ ۳۷-۱۳- دفعہ ۳۷-۴ +

---

۳۷ نکاح و صحبت کی مختلف صورتیں اور مہر۔

۱۔ جبکہ نکاح طلاق کی شرط پر کیا +

۱۔ اگر عورت سے کہا جتنی مرتبہ میں تم سے نکاح کروں تمکو طلاق ہے — ایک دن میں اس سے تین مرتبہ نکاح کیا اور ہر دفعہ صحبت — دو طلاقیں واقع ہونگی۔ اور ۲½ مہر دینے ہونگے

۲۔ اگر عورت سے کہا جتنی مرتبہ میں تم سے نکاح کروں تمکو طلاق بائن ہے۔ ایک دن میں اس سے تین مرتبہ نکاح کیا اور ہر دفعہ صحبت — تین مرتبہ طلاق بائن واقع ہوگی ۵ مہر ،،

۳۔ اگر عورت سے کہا کہ اگر تجھسے نکاح کروں اور ایک گھنٹہ خلوت کروں تو تجھے طلاق ہے۔ تو نکاح کے بعد ایک گھنٹہ تک خلوت کی — ۲ مہر دینے ہونگے[1] +

۴۔ اگر بیوی سے کہا کہ جب میں تجھسے خلوت کروں تو تجھے طلاق ہے۔ پھر خلوت کی اور صحبت بھی کی — ۱½ مہر لازم ہوگا +

---

[1] اگر خلوت و صحبت ساتھ ہوتی تو ایک مہر لازم ہوگا +

۲-جبکہ ایک ہی عورت سے نکاح کے بعد طلاق ہوئی اور پھر نکاح ہوا +

۱-اگر کسی عورت سے نکاح کیا- اور صحبت کے بعد طلاق بائن دی- پھر عدت میں اس سے نکاح کیا- اور پھر صحبت سے پہلے طلاق دی } دو مہر دینے ہوں گے
۲-اگر کسی عورت سے نکاح کیا- اور صحبت کے بعد طلاق بائن دی- پھر عدت میں اس سے نکاح کیا- پھر صحبت سے پہلے وہ مرتد ہو گئی[1] }

۳-اگر کسی عورت سے نکاح کیا غیر کفو میں- اور صحبت کے بعد قاضی نے علیحدہ کرادی- دو مہر دو یا اور عدت ہوئی- { پھر اسی سے نکاح ہوا بلا رضامندی عورت کے ولی کے- پھر قاضی نے علیحدہ کر دیا صحبت سے پہلے } دو مہر دینے ہوں گے اور دو مرتبہ عدت ہوگی +

۴-اگر کسی لڑکی کا نکاح ولی نے کر دیا- صحبت کے بعد بالغ ہونے پر علیحدہ ہو گئی- پھر عدت میں اسی سے نکاح ہو گیا- پھر صحبت سے پہلے طلاق ہوئی- پورا مہر لازم ہوگا- اور عدت +

۵-اگر کسی عورت سے نکاح فاسد ہوا- پھر صحبت کے بعد علیحدگی ہوئی- پھر عدت میں صحیح نکاح ہوا- اور صحبت سے پہلے طلاق دی- پورا مہر لازم ہوگا- اور عدت +

۳-جبکہ عورت طلاق کی عدت میں تھی کہ اس سے صحبت ہوئی +

۱-اگر کسی نے بیوی کو تین طلاق دیں- پھر عدت میں اس سے صحبت کی- اور خیال یہ ہوا کہ پوری طلاق تو واقع نہیں ہوئی- ایک مہر دینا ہوگا- اگرچہ بار بار صحبت کی ہو

۲-اگر کسی نے بیوی کو تین طلاق دیں- پھر عدت میں اس سے صحبت کی- اور خیال یہ ہوا کہ طلاق تو ہو گئی مگر پھر حلال ہے- ہر صحبت پر پورا مہر دینا ہوگا +

۴-جبکہ کسی عورت سے زنا کیا- پھر اسی سے نکاح کیا یا نہ کیا +

۱-اگر کسی نے ایک عورت سے زنا کیا- پھر دوران صحبت میں اس سے نکاح کر لیا ... ... — زنا کا مہر مثل دینا ہوگا- اور نکاح کا مہر مقررہ +

۲-اگر کسی نے ایک لڑکی سے زنا کیا (اگر صرف وہ شخص بیان ہی کرتا ہے کہ میں نے زنا کیا تب مہر لازم نہ ہوگا)— عقر دینا ہوگا +

۳-اگر کسی نے ایک عورت آزاد جوان سے زنا کیا- اسکی بکارت زائل ہو گئی { اگر وہ راضی نہ تھی— عقر دینا ہوگا + / اگر وہ راضی تھی اور اسکی خوشی سے تھی— عقر دینا ہوگا + }

۴-اگر کسی لڑکی نے کسی لڑکے سے زنا کرایا- اور اس کی بکارت زائل ہوئی ... ... — عقر دینا ہوگا (جوان عورت کی نسبت ہے) +

۵-اگر کسی لونڈی نے کسی لڑکے سے زنا کرایا- اور اس کی بکارت زائل ہوئی ... ... — عقر دینا ہوگا (اسکے آقا کا حق زائل کیا) +

۶-اگر کسی شخص کے پاس زید ایک عورت لایا[2]- اور اس نے اس سے صحبت کی ... ... — مہر مثل دینا ہوگا (زید پر کچھ دعویٰ نہیں) +

۷-اگر کسی کا نکاح کسی عورت سے ہوا- اور صحبت سے پہلے غلطی سے عورت خاوند کے بیٹے کے پاس بھیجدی گئی اور صحبت ہوئی[3] } — بیٹا پورا مہر مثل دیگا- باپ نصف کے واسطے بیٹے سے رجوع نہیں کر سکتا +

۸-اگر کسی نے بیوی کو دوران صحبت میں طلاق دیدی- پھر فارغ ہوا ... ... — نہ حد لگے گی نہ کوئی عقر واجب[4] ہوگا +

۹-مالک نے اپنی لونڈی کو دوران صحبت میں آزاد کر دیا- پھر فارغ ہوا ... ... — عقر واجب نہ ہوگا +

۵-جبکہ اپنے بیٹے یا باپ یا شریک کی لونڈی سے صحبت ہوئی +

۱-اگر کسی نے صحبت کی اپنے بیٹے کی لونڈی سے- یا اپنے مکاتب کی لونڈی سے- یا کسی عورت سے نکاح فاسد[5] بار بار (اور اس صحبت کو غلط نہیں خیال کرتا تھا) } — صرف ایک مہر دینا ہوگا +

---

[1] اگر عورت مرتد ہو گئی- یا لونڈی تھی کہ آزاد ہو گئی- یا نکاح فاسد تھا تو بھی صورت یہی ہوگی + [5] یا اگر وہ لونڈی تھی کہ صحبت سے پہلے آزاد ہو گئی اور خیار کو کام میں لائی

[2] اگر یہ عورت اسکی بیوی کی ماں ہے تو بیوی سے نکاح ٹوٹ جائے گا- اور نصف مہر دینا ہوگا کہ صحبت سے پہلے علیحدگی ہوئی ہو ...... دیکھو ......

۲۔ اگر کسی نے صحبت کی اپنے باپ کی لونڈی سے اور کہا مجھے تو ملکیت کا شبہ تھا ... — ہر صحبت کا مہر دینا ہوگا ۔

۳۔ اگر کسی نے صحبت کی اپنی بیوی کی لونڈی سے (یا اپنے مکاتبہ سے) بار بار ... — ہر صحبت کا مہر دینا ہوگا۔ مگر مکاتبہ کو ایک ہی مہر دینا ہوگا ۔

۴۔ اگر کسی نے صحبت کی اپنے دوسرے شریک کی لونڈی سے بار بار ... — ہر صحبت کا نصف نصف مہر ہوگا ۔

۵۔ اگر کسی نے صحبت کی اپنے دوسرے شریک کی لونڈی سے (کہ وہ مکاتبہ تھی) بار بار ... — صرف نصف مہر اپنے حصے کے متعلق ۔

۶۔ کسی نے لونڈی خریدی اور اس سے صحبت بار بار کی۔ پھر کسی نے پوری لونڈی پر یا نصف پر اپنی ملکیت ثابت کی — پورا مہر دینا ہوگا۔ دوسری صورت میں نصف ۔

۶۔ جبکہ دو نکاحوں میں اتفاقیہ بیویاں بدل گئیں ۔ دیکھو دفعہ ۶۷ - ۸ ۔

۱۔ ایک باپ اور بیٹے کا ایک عورت اور اس کی بیٹی سے نکاح ہوا۔ بیویاں غلطی سے بدل گئیں اور صحبت بار بار ہوئی۔

(۱) دونوں میں سے جس نے پہلے صحبت کی اسکو۔ صحبت کی وجہ سے پورا مہر اور دوسری کا نصف مہر دینا ہوگا ۔
(۲) دونوں میں سے جسنے بعد میں صحبت کی اسکو۔ صحبت کی وجہ سے پورا مہر اور دوسری کا کچھ نہیں دینا ہوگا ۔
(۳) دونوں نے اگر صحبت ایک ہی وقت میں کی تو دونوں کو۔ صحبت کی وجہ سے ہر ایک کا پورا مہر دینا ہوگا ۔

۲۔ ایک باپ اور بیٹے کا نکاح دو عورتوں سے ہوا۔ بیویاں غلطی سے بدل گئیں اور صحبت بار بار ہوئی۔

(۱) جس سے صحبت ہوئی اس کا عقر دینا ہوگا[۱] ۔

۳۔ دو بھائیوں[۲] کا نکاح دو عورتوں سے ہوا جو ماں اور بیٹی نہیں۔ بیویاں غلطی سے بدل گئیں اور صحبت بار بار ہوئی۔

(۱) تو امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں عورتوں کو طلاق بائن ہوئی ۔ ہر ایک کے ذمہ جس عورت سے صحبت ہوئی اسکا عقر اور اپنی اپنی بیوی کا نصف مہر ہوگا ۔[۳]

۷۔ جبکہ خیار بلوغ کے ذریعہ علیحدگی ہوئی ۔

۱۔ اگر خاوند یا بیوی نے خیار بلوغ کو کام میں لاکر علیحدگی حاصل کی —
صحبت سے پہلے — مہر کچھ نہیں ملیگا۔ اگر علیحدگی مرد کی تحریک سے ہو یا عورت کیطرف سے ۔
صحبت کے بعد — پورا مہر ملیگا۔ تو علیحدگی مرد کی تحریک سے ہو یا عورت کیطرف سے ۔

۸۔ جبکہ دو نکاحوں میں ایک جائز تھا دوسرا ممنوع ۔

۱۔ دو عورتوں سے نکاح ہوا۔ ایک سے جائز تھا دوسری سے ممنوع —
سارا مہر ایک ہی جائز بیوی کو ملیگا (حنفیہ)۔ دونوں کو انکے مہر کے تناسب سے تقسیم ہوگا (صاحبین)۔ اگر ممنوع سے صحبت کر لی تو اسکو مہر مثل ملیگا۔ اور پہلی کو سارا ۔

---

[۱] بیویوں کا مہر کسی کے ذمہ نہ ہوگا۔ [۲] یا دو غیر شخصوں کا نکاح ۔ [۳] اب اپنی اپنی بیویوں سے نکاح نہیں کر سکتے۔ جس کے قبضے میں بیٹی ہے وہ اس سے اپنا نکاح کر سکتا ہے۔ اور جس کے قبضے میں ماں ہے وہ اس سے نکاح نہیں کر سکتا ۔ [۴] اگر طلاق کی صورت ہوتی تو نصف مہر ملتا ۔ [۵] مثلاً محرمات میں سے ہے۔ یا کسی کی بیوی ہے۔ یا بت پرست ہے ۔

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۶۹ ۔ [۱] اگر بیٹے نے اس عورت کا خواہش سے بوسہ لیا تو باپ وہ نصف مہر جو اس کے ذمہ ہوا ہے بیٹے سے واپس لے گا۔ [۲] معمولی مہر تو واجب ہو ہی گا۔

۹- جبکہ لونڈی کسی کو ہبہ کی گئی اور اُس نے اس سے صحبت کی اور پھر وہ واپس کی گئی +

۱- ایک مریض نے دوسرے مریض کو لونڈی[۱] ہبہ کی۔ جس سے اسنے صحبت کی اور واپس کر دی۔ دونوں مریض مر گئے — عقر واجب نہ ہوگا +

۲- ایک مریض نے اپنی لونڈی ایک شخص کو ہبہ کی۔ جس سے اسنے صحبت کی۔ مگر اسپر قرضہ اسکے مال سے زیادہ ہے۔ بیمار مر گیا — عقر واجب نہ ہوگا +

۳- ایک مریض نے اپنی لونڈی ایک شخص کو ہبہ کی۔ جس سے اسنے صحبت کی۔ مگر اسپر قرضہ اسکے مال سے زیادہ ہے۔ بیمار مر گیا۔ دو[۲] — عقر واجب ہوگا +

۱۰- جبکہ مختلف فریقوں میں عورتوں سے نکاح ہوا اور طلاق +

۱- ایک عورت — ایک عقد میں۔ دو عورتوں سے ایک عقد میں۔ تین عورتوں سے ایک عقد میں نکاح ہوا۔ تقدیم و تاخیر معلوم نہیں — [بعد تصدیق خاوند جسکا نکاح باطل ہوگا اسکو نہ مہر ملیگا نہ میراث]

۲- ایک عورت سے ایک عقد میں۔ دو عورتوں سے ایک عقد میں۔ تین عورتوں سے ایک عقد میں۔ چار عورتوں سے ایک عقد میں نکاح ہوا۔ تقدیم و تاخیر معلوم نہیں — ان سبکو ½ ۳ مہر ملینگے

۳- ایک عورت سے ایک عقد میں۔ دو عورتوں سے ایک عقد میں۔ تین عورتوں سے ایک عقد میں نکاح ہوا۔ نہ معلوم کہ فریق سے پہلے ہوا اور کس سے پیچھے — دیکھو دفعہ ۱۰ +

۴- تین عورتوں سے ایک عقد میں۔ چار عورتوں سے ایک عقد میں نکاح ہوا۔ پھر ان میں سے کسی ایک کو طلاق دی۔ پھر مر گیا — سب کو ۳ مہر ملینگے +

۵- چار عورتوں سے نکاح کیا۔ ایک کو طلاق دی۔ پھر ایک سے نکاح کیا۔ پھر چاروں میں سے ایک کو طلاق دی۔ پھر ایک سے نکاح کیا۔ مر گیا۔ صحبت کسی سے نہیں ہوئی تھی — [آخر والی کو پورا مہر ملیگا۔ دوسری کو ⅚ ۔ پہلیوں کو [illegible] برابر]

۶- ایک عورت اور اس کی دو لڑکیوں سے مختلف عقدوں میں نکاح ہوا۔ نہ معلوم پہلے کس سے ہوا۔ خاوند صحبت سے پہلے مر گیا — سب کو اپنا اپنا مہر ملیگا۔ میراث کے واسطے دیکھو دفعہ ۱۰ +

۷- تین عورتوں سے ایک عقد میں۔ اور ایک عورت سے ایک عقد میں۔ پھر ایک عورت سے ایک عقد میں نکاح ہوا۔ نہ معلوم پہلے پیچھے کس سے ہوا — پہلی تین کو ⅓ ۱ مہر ملیگا باقی دو کو ½ ۔ برابر تقسیم کر لیں

۱۱- جبکہ کسی عورت سے کسی غیر طریق پر صحبت کی اور وہ حاملہ ہوئی +

۱- ایک عورت سے قدرتی طریق کے علاوہ کسی اور طریق پر کسی شخص نے صحبت کی۔ پھر اسکے ہاں بچہ ہوا — مہر واجب ہوگا اگر وہ کنواری تھی ورنہ کچھ نہیں +

۱۲- جبکہ تعلق رضاعی کیوجہ سے علیحدگی ہو + (دیکھو دفعہ ۱۸)

۱- اگر خاوند اور بیوی میں تعلق رضاعی ثابت ہوا اور علیحدگی ہوئی —
- صحبت سے پہلے — مہر کچھ نہیں ملیگا +
- صحبت کے بعد — مہر مسمی یا مہر مثل میں سے جو کم ہو وہ ملیگا اور عدت ہوگی مگر نفقہ اور رہائش نہیں ملیگی

۲- اگر بیوی رضاعی بہن ثابت ہوئی (بیوی نے بھی یہ بیان تسلیم کیا) اسپر علیحدگی کیجائیگی —
- صحبت سے پہلے — مہر کچھ نہیں ملیگا +
- صحبت کے بعد — مہر مسمی یا مہر مثل میں سے جو کم ہو وہ ملیگا۔ مگر نہ نفقہ ملیگا اور نہ رہائش

۳- اگر بیوی رضاعی بہن ثابت ہوئی (بیوی نے یہ بیان تسلیم نہ کیا) اسپر علیحدگی کیجائیگی —
- صحبت سے پہلے — نصف مہر ملیگا +
- صحبت کے بعد — پورا مہر ملیگا۔ اور نفقہ اور رہائش +

---

۱ اگر ہبہ کرنے والے نے لونڈی کا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ تب بھی اس پر کچھ واجب نہ ہوگا — فتاویٰ عالمگیری +

۲ بوجہ سخت قرضہ کے ہبہ توڑ دیا گیا

۴ - شیر خوار بیوی کو خاوند کی ماں یا بہن یا بیٹی وغیرہ نے دودھ پلایا۔ تو خاوند کیواسطے وہ ناجائز ہوگی۔ ـــــ نصف مہر ملیگا۔

۵ - شیر خوار بیوی کو بالغ بیوی نے دودھ پلادیا۔ دونوں کا نکاح فسخ ہوا ... ... ـــــ مہر نہیں ملیگا (بالغ کو)۔ نصف مہر ملیگا[1] (شیر خوار کو)

۶ - دو (یا تین) شیر خوار بیویوں کو کسی عورت نے دودھ پلادیا۔ تو دونوں اُس پر حرام ہوجائینگی ... ... ـــــ دونوں کو اسکا نصف نصف مہر ملیگا۔

۱۳ - جبکہ نکاح زبردستی کیا گیا یا رضامندی سے (کفو میں یا غیر کفو میں) اور علیحدگی ہوئی۔ (دیکھو دفعہ ۲۳ دفعہ ۸)

۱ - اگر نکاح غیر کفو میں کیا گیا - اور علیحدگی ہوئی ... ...
- قبل صحبت ـــــ مہر کچھ نہ ہوگا۔
- بعد صحبت ـــــ مہر پورا ملیگا (عدت ہوگی اور نفقہ ملیگا)

۲ - اگر عورت کا نکاح ہم کفو سے ہوا۔ مگر مہر مہرِ مثل سے کم تھا۔ اسمیں علیحدگی کیجائیگی -
- قبل صحبت ـــــ مہر کچھ نہیں ملیگا۔
- بعد صحبت ـــــ مہر پورا ملیگا (جبکہ صحبت عورت کے خلاف مرضی ہوئی تھی)۔
- بعد صحبت ـــــ مہر وہی جو مہرِ مثل سے کم رہیگا (جبکہ صحبت عورت کی مرضی سے ہوئی تھی)۔

۳ - اگر عورت غیر کفو میں نکاح کرنے پر مجبور کیگئی - اور مہر مہرِ مثل سے کم تھا۔ اسمیں علیحدگی کیجائیگی -
- قبل صحبت ـــــ مہر کچھ نہ ہوگا۔
- بعد صحبت ـــــ مہر پورا ملیگا (جبکہ صحبت عورت کیخلاف مرضی ہوئی تھی)۔
- بعد صحبت ـــــ مہر وہی مہرِ مثل سے کم رہیگا (جبکہ صحبت عورت کی مرضی سے ہوئی تھی)۔

۱۴ - جبکہ خاوند یا بیوی یا دونوں نے مذہب تبدیل کرلیا۔

خاوند یا بیوی یا دونوں پہلے مسلمان تھے۔

۱ - خاوند مجوسی ہوگیا - آپس میں علیحدگی ہوجائیگی ... ... ـــ
- قبل صحبت ـــــ نصف مہر یا متعہ ملیگا۔
- بعد صحبت ـــــ پورا مہر ملیگا۔

۲ - بیوی کتابی تھی - کہ اب دونوں مجوسی ہوگئے - آپسمیں علیحدگی ہوجائیگی -
- قبل صحبت ـــــ نہ مہر ملیگا نہ متعہ۔
- بعد صحبت ـــــ پورا مہر ملیگا۔

۳ - خاوند مرتد ہوگیا ... ... ـــ
- قبل صحبت ـــــ نصف مہر ملیگا۔
- بعد صحبت یا خلوت ـــــ پورا مہر ملیگا۔

۴ - بیوی مرتد ہوگئی ... ... ـــ
- قبل صحبت ـــــ مہر کچھ نہیں ملیگا۔
- بعد صحبت ـــــ مہر پورا ملیگا۔

۵ - بیوی مسلمان سے عیسائی ہوگئی ... ... علیحدگی نہ ہوگی -
- قبل صحبت ـــــ نصف مہر ملیگا۔
- بعد صحبت ـــــ پورا مہر ملیگا۔

۱۵ - جبکہ مختلف صورتیں واقع ہوں۔

۱ - اگر نکاح دو بہنوں سے ہوا - (تو علیحدگی کرائی جائیگی) ... ... ـ
- قبل صحبت ـــ مہر کسی کو نہیں ملیگا۔
- بعد صحبت ـــ ہر ایک کو مہر مسمّی یا مہرِ مثل جو کم ہو ملیگا۔

---

[1] اگر یہ نابالغ دیوانی تھی تو نصف مہر کی حقدار ہے - یا اگر اسپر زبردستی ہوئی اور اسطرح اسنے دودھ پلایا تب بھی نصف مہر ملیگا۔

اس موقع پر خلوت ہوتے ہی طلاق ہو گئی۔ اگر مرد نے خلوت میں اس سے صحبت نہ کی ہو تو اس پر صرف نصف مہر واجب ہوگا — فتاوی عالمگیری ◆

عورت کو طلاق دیکر پھر اس سے نکاح کیا۔ (۱) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور صحبت کی پھر اس کو طلاق بائن دیدی۔ پھر اس سے عدت میں نکاح کیا اب دوسرے نکاح میں صحبت سے پہلے اس کو طلاق دیدی۔ تو اس شخص پر نکاح اول سے مہر واجب ہوگا۔ اور نکاح دوم سے مہر کامل۔ یہ امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک ہے۔ ان دونوں اماموں کے نزدیک عورت پر دوسرے نکاح کی از سر نو عدت واجب ہوگی (۲) اگر دوسرے نکاح میں اس شخص نے اس کو طلاق نہ دی یہاں تک کہ عورت صحبت سے پہلے مرتد ہوگئی یا اپنے خاوند کے بیٹے کی مطاوعت وغیرہ سے خاوند سے بائن ہوگئی تو دونوں اماموں کے نزدیک اس شخص پر اس کا پورا مہر واجب ہوگا۔ اور اگر لونڈی ہو اور وہ بعد دوسرے نکاح کے آزاد کی گئی اور صحبت سے پہلے وہ خیار کو کام میں لائی یعنی خاوند سے علیحدگی اختیار کی تو ہر دو امام کے نزدیک اس شخص پر اس کا پورا مہر دوسرے نکاح کا واجب ہوگا۔ (۳) اگر غیر کفو میں عورت کا نکاح ہوا اور خاوند نے اس عورت سے صحبت کی پھر ولی نے قاضی سے نالش کی اور قاضی نے دونوں میں علیحدگی کرادی اور مہر و عدت واجب ہوئی پھر بغیر ولی کے اس شخص نے اسی عورت سے نکاح کیا اور اب قبل صحبت قاضی نے دونوں میں علیحدگی کردی تو پھر اس شخص پر دوسرا پورا مہر واجب ہوگا۔ اور عورت پر پھر از سر نو عدت واجب ہوگی۔ یہ امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے — فتاوی عالمگیری ◆ (۴) ایک شخص نے ایک نابالغ لڑکی سے اس کے ولی کی معرفت نکاح کیا اور بالغ ہونے سے پہلے اس کے ساتھ صحبت کی پھر جب وہ بالغ ہوئی تو اس سے علیحدہ ہوگئی پھر عدت میں اسی شخص نے اسی سے نکاح کیا پھر قبل صحبت کے اسکو طلاق دیدی۔ تو امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک اس پر پورا مہر واجب ہوگا۔ اور عورت پر از سر نو عدت واجب ہوگی ◆ ایک شخص نے نابالغ سے نکاح کیا اور صحبت کی پھر اس کو طلاق بائن دی پھر عدت میں اس سے نکاح کیا پھر وہ بالغ ہوئی اور خیار کو کام میں لائی اور دونوں میں علیحدگی ہوئی تو مرد پر پورا مہر اور عورت پر از سر نو عدت واجب ہوگی — فتاوی عالمگیری ◆ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور صحبت کی پھر وہ مرتد ہوگئی پھر مسلمان ہوئی اور عدت میں اس شخص نے اس سے پھر نکاح کیا پھر صحبت سے پہلے وہ مرتد ہوگئی تب بھی یہی حکم ہے ◆ ایک شخص نے ایک لونڈی سے نکاح کیا اور صحبت کی پھر وہ آزاد ہوگئی اور خیار کو کام میں لائی۔ پھر عدت میں اس شخص نے اسی سے نکاح کیا پھر صحبت سے پہلے اس کو طلاق دے دی تب بھی یہی حکم ہے ◆ (۵) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح فاسد کیا اور صحبت کی پھر دونوں میں علیحدگی کرائی گئی پھر عدت میں اس سے نکاح صحیح کیا پھر صحبت سے پہلے اس کو طلاق دیدی تب بھی امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک مرد پر پورا مہر اور عورت پر از سر نو جدید عدت واجب ہوگی — فتاوی عالمگیری ◆

طلاق کی عدت میں صحبت ہوئی (۱) اگر تینوں طلاق دی ہوئی عورت سے صحبت کی اور شبہ کا دعوے کیا تو بعض کے نزدیک اگر تینوں طلاقیں ایک بار دی گئی ہوں اور خیال یہ ہوا کہ واقع نہیں ہوئی ہیں (جیسا کہ بعض کا مذہب ہے) تو یہ خیال بموقع ہے اور اس پر ایک ہی مہر واجب ہوا — (۲) اگر گمان کیا کہ تینوں طلاقیں واقع ہوئی ہیں اور یہ بھی گمان کیا کہ اس عورت سے صحبت کرنی حلال ہے تو یہ گمان بے موقع ہے۔ تو ہر صحبت کے واسطے مہر واجب ہوگا — فتاوی عالمگیری ◆

کسی عورت سے زنا کیا اور نکاح (۱) ایک شخص نے ایک عورت سے زنا کیا۔ دوران صحبت میں اس سے نکاح کر لیا۔ تو اس کے ذمہ دو مہر ہوں گے ایک مہر مثل بوجہ زنا کے اور دوسرا مہر مسمی بوجہ نکاح کے — فتاوی عالمگیری (۲) ایک چودہ برس کے لڑکے نے ایک بے خبر سوئی ہوئی عورت سے صحبت کی۔ اگر عورت ثیبہ ہو تو لڑکے پر حد و عقر واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر کنواری ہو تو اس پر مہر مثل واجب ہوگا۔ اور اگر لونڈی ہو تو بھی اسی تفصیل سے حکم ہے۔ اور اگر مرد دیوانہ ہو تو بھی اسی تفصیل سے حکم ہے ◆ (۳) اگر لڑکا کسی لڑکی سے زنا کرے تو اس پر مہر واجب ہوگا۔ اور اگر لڑکے نے زنا کا صرف اقرار کیا تو اس پر مہر نہیں ہوگا۔ (۳) اگر عورت آزاد بالغ سے لڑکے نے زنا کیا اور اس کا پردہ جاتا رہا تو اگر زبردستی سے کیا تو لڑکا مہر کا ضامن ہوگا۔ اور اگر عورت خود راضی تھی اور اس کو خود بلایا تو لڑکے پر کچھ مہر نہ ہوگا ◆ (۴) اگر کسی لڑکی نے کوئی لڑکا خود اپنے آپ اپنی طرف مائل کیا اور اس نے اس سے صحبت کی اور اس کا پردہ جاتا رہا۔ تو لڑکے پر مہر واجب ہوگا۔ اس واسطے کہ لڑکی کا حکم و رضامندی اپنے حق کے ساقط کرنے کو صحیح نہیں بخلاف عورت بالغ کے کہ اس کی صورت میں صحیح ہے۔ (۵) اگر لونڈی نے کسی لڑکے کو اپنی طرف بلایا اور اس سے زنا

---

۵ دیکھو دفعہ ۳۰ — ۳ ◆

کیا تو لڑکے پر مہر واجب ہوگا کیونکہ لونڈی کا حکم اپنے مالک کی حق تلفی کرنے میں صحیح نہیں ۔ واضح رہے کہ سوائے نکاح اور صحبت جائز کے جہاں مہر دینا بولا گیا ہے وہاں مہر سے مراد عقر ہے اور عقر وہ ہے جو بعض صورت میں صحبت کرنے والے کے ذمہ واجب ہوتا ہے ۔ فتاوی عالمگیری ۔ (٦) ایک شخص کے پاس کوئی غیر عورت کو لایا (جو اس کی بیوی نہ تھی) اب اس نے اس کے ساتھ صحبت کی ۔ تو اس کا مہر مثل اس کو دینا ہوگا ۔ اور جو شخص عورت لایا ہے اس سے وہ شخص وہ مہر وصول نہیں کر سکتا ۔ پھر اگر یہ عورت اس کی بیوی کی ماں ہے تو اب بیوی ہمیشہ کے واسطے اس پر حرام ہو جائے گی ۔ اگر بیوی سے ابھی تک صحبت نہیں ہوئی تھی تو اس کے حرام ہو جانے پر اب اس کو نصف مہر ملیگا ۔ فتاوی عالمگیری ۔ (٧) ایک موقع پر باپ کی بیوی صحبت سے پہلے بیٹے کے پاس بھیج گئی ۔ اگر بیٹے نے اس سے صحبت کی تو باپ کو نصف مہر دینا پڑے گا جس کو وہ اپنے بیٹے سے واپس نہیں لے سکتا کیونکہ بیٹے پر بھی مہر واجب ہوا ہے یعنی پورا مہر مثل ۔ اگر بیٹے نے دانستہ خواہش سے اس عورت کا بوسہ لیا ۔ تو باپ اس نصف مہر کو جو اس کو دینا پڑا ہے بیٹے سے واپس لیگا ۔ کیونکہ بیٹے کے ذمہ کوئی ادائیگی مہر اس صورت میں نہیں ہے ۔ فتاوی عالمگیری ۔ (٨) ایک شخص اپنی بیوی سے صحبت میں مشغول تھا اسی حالت میں اس کو طلاق دے دی پھر صحبت پوری کر لی اور فارغ ہو گیا اور علیحدہ ہو گیا تو امام محمد نے فرمایا (اور یہی دو روایتوں میں سے ایک روایت امام ابو یوسف سے ہے) کہ اس پر حد واجب نہیں ہوگی اور نہ مہر لازم ہوگا (یعنی عقر جو علاوہ نکاح کے مہر کے ہو) اس واسطے کہ یہ سب ایک ہی فعل ہے تو جب اول اور آخر حلال تھا تو حد واجب نہ ہوگی اور نہ مہر لازم ہوگا ۔ لیکن اگر اس نے عورت سے علیحدہ ہو کر پھر طلاق کے بعد صحبت شروع کر دی تو البتہ واجب ہوگا ۔ اگر ایسا نہ کیا بلکہ پہلی ہی صحبت جاری رکھی یہاں تک کہ فارغ ہو گیا ۔ تو اس پر مہر لازم نہ ہوگا ۔ اگر فرض کرو کہ اسنے طلاق رجعی دی ہو تو بنا بر قول امام محمد (اور امام ابو یوسف کی ایک روایت کے بموجب) اس فعل سے رجوع کرنے والا نہ ہوگا ۔ (٩) اگر مالک اپنی لونڈی سے صحبت میں مشغول ہوا اور دوران صحبت میں مالک نے اس سے کہا کہ تو آزاد ہے پھر صحبت پوری کی تو امام محمد کے قول کے بموجب مالک پر عقر واجب نہ ہوگا ۔ لیکن اگر اس صحبت کو توڑ کر اسکو آزاد کرکے پھر صحبت کرے تو عقر لازم ہوگا ۔ فتاوی عالمگیری ۔

(٥) باپ بیٹے یا شریک کی لونڈیوں سے صحبت (١) ایک شخص نے اپنے لڑکے کی لونڈی یا مکاتب کی لونڈی سے صحبت کی (یا نکاح فاسد میں عورت سے کئی بار صحبت کی) تو اس شخص پر ایک ہی مہر واجب ہوگا ۔ دراصل یہ بات ہے کہ شبہ ملک ہونے کے بعد اگر صحبت کتنی ہی بار ہو تو فقط ایک ہی مہر واجب ہوتا ہے کیونکہ دوسری صحبت اس کی ملکیت میں ہوئی ۔ اگر شبہ اشتباہ کے بعد چند مرتبہ صحبت واقع ہوئی تو ہر بار کا مہر علیحدہ دینا ہوگا ۔ کیونکہ ہر صحبت کا وقوع ملک غیر میں ہے ۔ (٢) اگر لڑکے نے باپ کی لونڈی سے چند دفعہ صحبت کی اور اور شبہ کا دعوی کیا تو اس پر ہر صحبت کا مہر لازم ہوگا ۔ (٣) اور اسی طرح اپنی بیوی کی لونڈی سے چند مرتبہ صحبت کی تب بھی یہی حکم ہے ۔ اگر اپنی مکاتبہ سے چند بار صحبت کی تو اس پر ایک ہی مہر لازم ہوگا ۔ (٤) اگر دو شریکوں میں سے ایک نے مشترک لونڈی سے چند دفعہ صحبت کی تو ہر بار کے واسطے اس پر نصف مہر واجب ہوگا ۔ (٥) اگر اپنے دوست کی مشترک مکاتبہ سے چند بار صحبت کی تو اپنے نصف حصہ کے متعلق فقط نصف مہر واجب ہوگا ۔ اسی طرح جو شخص نصف کا شریک ہے اس کے ذمہ بھی ہر بار کے لئے نصف مہر واجب ہوگا ۔ اور یہ سب مہر کا مال اس مکاتبہ کو ملیگا ۔ (٦) اگر ایک لونڈی خریدی اور اس سے چند بار صحبت کی ۔ پھر وہ استحقاق میں لے لی گئی ۔ تو خریدار پر ایک مہر واجب ہوگا ۔ اگر نصف لونڈی کا استحقاق ثابت ہوا تو استحقاق والے کے واسطے نصف مہر واجب ہوگا ۔ اگر اپنی منکوحہ سے چند بار صحبت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ تو وہی عورت ہے جس کے متعلق میں نے قسم کھائی تھی کہ اگر تجھے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے ۔ تو اس شخص کے ذمہ ایک ہی مہر لازم ہوگا ۔ فتاوی عالمگیری ۔

(٦) دو نکاحوں میں اتفاقیہ بیویاں بدل گئیں ۔ (١) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے بیٹے نے اس کی بیٹی سے پھر بیویاں بدل گئیں اور دونوں نے صحبت کی نہ ایک وقت میں بلکہ ایک نے کچھ پہلے اور دوسرے نے بعد میں تو پہلے صحبت کرنے والے پر اس عورت کا جس سے صحبت کی ہے پورا مہر لازم ہوگا ۔ اور اپنی بیوی کا نصف مہر ہوگا ۔ اور پچھلی صحبت کرنے والے پر اپنی بیوی کا کچھ مہر واجب نہ ہوگا اگر دونوں نے ساتھ صحبت کی تو دونوں میں سے اپنی بیوی کا کچھ واجب نہ ہوگا ۔ (٢) ایک شخص اور اس کے لڑکے نے دو عورتوں سے نکاح کیا اور بیویاں بدل گئیں اور دونوں سے صحبت ہوئی تو ہر ایک پر اپنی صحبت کی ہوئی عورت کا عقر واجب ہوگا ۔ اور کسی پر اپنی بیوی کا مہر واجب نہ ہوگا ۔ (٣) دو بھائیوں نے ایک ماں اور بیٹی

لہ دیکھو حاشیہ صفحہ ١٧٩ +

بیٹی سے نکاح کیا بیویاں بدل گئیں اور دونوں سے صحبت ہوئی۔ تو امام ابو یوسف نے فرمایا کہ ہر ایک عورت اپنے خاوند سے بائن ہوگی۔ اور ہر ایک مرد پر اپنی بیوی کا نصف مہر لازم ہوگا۔ اور جس نے جس عورت سے صحبت کی ہے اس پر اس کا عقر واجب ہوگا۔ اور دونوں میں سے کسی کو اختیار نہ ہوگا کہ پھر اپنی بیوی سے نکاح کرے۔ یعنی ماں کے خاوند کو بیٹی سے جس کے ساتھ صحبت کی ہے نکاح کرنے کا اختیار ہے لیکن بیٹی کے خاوند کو اس کی ماں سے نکاح کرنے کا اختیار نہیں۔ اسی طرح اگر دونوں خاوندوں میں کچھ رشتہ نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری

٧ خیار بلوغ کے ذریعہ علیحدگی۔ جب بوجہ خیار بلوغ کے علیحدگی ہو تو اگر خاوند نے صحبت نہیں کی تھی تو بیوی کو کچھ مہر نہیں ملے گا۔ خواہ مرد کی طرف سے فسخ ہو یا عورت کی طرف سے۔ اگر خاوند نے صحبت کر لی تھی تو بیوی کو پورا مہر ملے گا۔ خواہ علیحدگی مرد کی طرف سے ہو یا عورت کی طرف سے ۔ فتاویٰ عالمگیری (دیکھو دفعہ ٢٨)

٨ دو نکاح ساتھ ہوئے ایک جائز دوسرا ممنوع۔ ایک شخص نے دو عورتوں سے نکاح کیا ان میں سے ایک ایسی ہے کہ اس سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے مثلاً اس مرد کی محرم ہے جیسی پھوپھی خالہ وغیرہ یا کسی کے نکاح میں ہے یا بت پرست ہے اور دوسری سے نکاح کرنا حلال ہے تو جس سے نکاح حلال ہے اس کے ساتھ نکاح صحیح ہوگا اور دوسری کے ساتھ فاسد۔ اور جو مہر قرار پایا ہے وہ سب ایک ہی کے واسطے ہوگا۔ اور یہ امام اعظم کے نزدیک ہے۔ پھر اگر اس عورت کے ساتھ جو حلال نہیں ہے اس نے صحبت کر لی تو اس کو مہر مثل ملیگا چاہے جس قدر ہو۔ اور جو مہر قرار پایا ہے وہ اسی ایک کو ملیگا جو حلال ہے اور مبسوط میں فرمایا کہ بنا بر قول امام اعظم کے یہی صحیح ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری۔ دیکھو دفعہ ١٣ ۔ دیکھو دفعہ ٧ ۔ دفعہ ٣ ١٢-١٣

اگر نکاح کیا کسی عورت سے جس سے نکاح جائز ہے مع اس عورت کے جس سے نکاح ناجائز ہے تو حلال عورت کا نکاح صحیح رہیگا اور دوسری کا باطل ہوگا اور مہر معین (یا مسمی) سب حلال عورت کو ملیگا۔ (دونوں کا مہر اسی کو ملیگا۔ نزد امام اعظم۔ اور صاحبین کے نزدیک دونوں کے مہر مثل پر تقسیم ہوگا) ۔ درمختار

٩ موہوبلہ نے لونڈی سے صحبت کی۔ (١) ایک مریض نے دوسرے مریض کو اپنی لونڈی ہبہ کی جس نے اس سے صحبت کی اور اس کا عقر سو درم ہے اور قیمت تین سو درم ہے پھر اس شخص نے یہ لونڈی اسی مریض کو واپس ہبہ کر دی پھر دونوں اسی بیماری کی حالت میں مر گئے تو اس شخص پر جس نے صحبت کی ہے عقر واجب نہیں ہوگا۔ (٢) اگر ایک مریض نے اپنی لونڈی ایک شخص کو ہبہ کی جس نے اس کے ساتھ صحبت کی مگر اس شخص پر اسقدر قرضہ ہے کہ اس کے مال و اسباب سے بھی زیادہ کا ہے۔ تو اب بیمار مر گیا تو اس شخص پر عقر واجب نہ ہوگا۔ اور اگر ہبہ کرنے والے نے اس لونڈی کا ہاتھ کاٹ دیا ہو تو بھی اس پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ بخلاف اس تندرست شخص کے کہ اگر اسے صحبت کی اور پھر ہبہ سے رجوع کیا تو اس پر عقر واجب ہوگا۔ (٣) ایک بیمار نے اپنی لونڈی کسی کو ہبہ کی مگر بیمار پر قرضہ اپنے مال و اسباب سے زیادہ ہے اب اس نے لونڈی سے صحبت کی کہ پھر ہبہ کرنے والا مر گیا اور بوجہ سخت قرضہ کے ہبہ توڑ دیا گیا تو عقر اس شخص کے ذمہ ہوگا جس کو لونڈی ہبہ کی گئی تھی ۔ فتاویٰ عالمگیری۔

١٠ کئی فریقوں میں عورتوں سے نکاح ہوا۔ (١) ایک شخص نے ایک عورت سے ایک عقد میں اور دو عورتوں سے ایک عقد میں اور تین عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا اور تقدیم و تاخیر معلوم نہیں تو پہلی عورت کا نکاح بہرحال جائز ہوگا۔ اور اس کو مہر مسمی ملیگا۔ باقی دو فریقوں کے واسطے یہ حکم ہے کہ ان کی تصدیق قبول بالفعل بذمہ خاوند ہے۔ خواہ دونوں فریقوں کی عورتیں زندہ ہوں یا مر گئی ہوں۔ تو بعد تصدیق جس کے نکاح باطل ہونا ظاہر ہوا اس کو نہ مہر ملے گا اور نہ میراث ۔ فتاویٰ عالمگیری۔ (٢) اگر ایک عورت سے ایک عقد میں اور دو عورتوں سے ایک عقد میں اور تین عورتوں سے ایک عقد میں اور پھر چار عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا پھر خاوند مر گیا اور معلوم نہیں ہوتا کہ ان میں سے کون مقدم ہے تو ان سب کو ساڑھے تین مہر ملیں گے جن میں سے نصف کا تین چوتھائی چار عورتوں کو اور ایک چوتھائی تین عورتوں کو ملے گا۔ اور پھر ایک مہر میں سے چار عورتوں کو دو چھٹے اور ایک چھٹے حصہ کا آدھا اور تین عورتوں کو بھی دو چھٹے اور ایک چھٹے کا آدھا۔ اور دو عورتوں کو چھٹا حصہ ملے گا اور باقی دو مہر میں ان تینوں فریق کا جھگڑا یکساں ہے تو وہ ان تینوں فریق میں تین حصے ہو کر تقسیم ہوں گے ۔ کہ ہر فریق کو دو تہائی ایک مہر کی ملیگی لیکن جس قدر چار عورتوں کے حصے میں پڑیگا وہ ان میں برابر تقسیم ہوگا۔ اور جس عورت کا نکاح علیحدہ ہوا ہے وہ ان کی مزاحم نہ ہوگی ہاں ان تین عورتوں کے حصے میں جو کچھ آیا ہے ان سے آٹھواں حصہ اس میں سے لے لیگی اور باقی ان تینوں میں مساوی تقسیم ہوگا۔ اور دو عورتوں کے حصے میں جو کچھ آیا ہے اس میں سے چھٹا حصہ لے لیگی اور باقی ان دونوں میں مساوی تقسیم ہوگا اور یہ تقسیم

ابویوسف کے طریق پر ہے۔ اور امام محمدؒ کے طریق پر چار عورتوں والے فریق کو ایک مہر پورا اور ایک تہائی ملے گا۔ اور تین عورتوں والے فریق کو ایک مہر ملے گا۔ اور دو عورتوں والے فریق کو دو تہائی مہر ملے گا۔ اور اکیلی عورت کو نصف مہر ملیگا۔ (۳) ایک شخص نے ایک عقد میں ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک عقد میں دو عورتوں سے پھر ایک عقد میں تین عورتوں سے۔ اب معلوم نہیں کہ ان تینوں فریقوں میں کونسا پہلے ہے۔ تو جس سے اکیلا نکاح ہوا ہے وہ نکاح بالکل صحیح ہے۔ باقی فریقوں میں خاوند کا بیان صحیح مانا جائے گا کہ اُن میں سے کس فریق سے پہلے نکاح ہوا ہے۔ اب اُن دونوں فریقوں میں سے جو فریق پہلے مرا ہے اور خاوند ابھی زندہ ہے اور اس نے بتایا کہ یہی فریق پہلے تھا تو اس کا وارث خاوند ہوگا۔ اور اُن کے مہر ادا کرے گا۔ اور اس خاوند اور دوسرے فریق کے درمیان علیحدگی کی جائیگی۔ اگر خاوند نے ان سب عورتوں سے صحبت کر لی ہو پھر اپنی صحت میں یا موت کے وقت کہا کہ فلاں فریق پہلا ہے تو وہی فریق پہلا قرار پائے گا۔ اور خاوند اور دوسرے فریق کے درمیان علیحدگی کی جائے گی۔ لیکن اس دوسرے فریق کی ہر عورت کے واسطے خاوند کے ذمہ مہر مسمیٰ یا مہر مثل جونسا کم ہو واجب ہوگا۔ اگر خاوند نے دونوں فریقوں کی نسبت کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ ان میں پہلا فریق کونسا ہے۔ تو وہ اُن دونوں فریقوں سے روکا جائے گا۔ مگر فریق اول یعنی وہ عورت جس سے اکیلا نکاح کیا ہے اس سے نہیں روکا جائے گا۔ پھر اگر خاوند صحیح حال بیان کرنے سے پہلے مر گیا تو اکیلی عورت کو اس کا پورا مہر ملیگا اور تین عورتوں والے فریق کو ڈیڑھ مہر ملیگا جو اُن میں برابر تقسیم ہوگا۔ اور دو عورتوں والے فریق کو ایک مہر ملیگا جو انہیں برابر تقسیم ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔ (۴) اگر چار عورتوں سے ایک عقد میں اور تین سے ایک عقد میں نکاح کیا پھر کسی ایک عورت کو ان سب میں سے طلاق دی پھر حالات بیان کرنے سے پہلے مر گیا تو ان سب کو تین مہر ملیں گے۔ فتاویٰ عالمگیری۔ (۵) ایک شخص نے کوفہ میں چار عورتوں سے نکاح کیا اور پھر ان میں سے کسی ایک کو طلاق دے دی پھر مکہ میں ایک عورت سے نکاح کیا اور یا ان چاروں میں سے کسی ایک کو طلاق دے دی۔ پھر طائف میں ایک عورت سے نکاح کیا۔ اسکے بعد مر گیا اور کسی عورت سے صحبت نہیں کی تھی تو طائف والی کو پورا مہر ملیگا۔ مکہ والی کو آٹھ میں سے سات حصے ملیں گے۔ اور کوفہ والیوں کو تین مہر تو پورے اور ایک مہر کا آٹھواں حصہ اور یہ ان تینوں میں برابر تقسیم ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔ (۶) ایک شخص نے ایک عورت اور اسکی دو لڑکیوں سے علیحدہ علیحدہ موقع پر نکاح کیا اور یہ معلوم نہیں ہوا کہ اول کس سے نکاح کیا۔ پھر خاوند صحبت سے پہلے اور حالات بیان کرنے سے پہلے مر گیا۔ تو ان سب کو ایک پورا مہر ملے گا۔ اور جو میراث اس عورت کے واسطے مقرر ہے وہ پوری ایک پائیگی۔ اور یہ بالاتفاق ہے۔ پھر طریق تقسیم میں اختلاف ہے۔ چنانچہ امام اعظمؒ نے فرمایا کہ مہر و میراث ہر ایک میں سے ماں کو نصف ملیگا اور صاحبین نے فرمایا کہ ان تینوں میں تین حصے ہو کر تقسیم ہوگا۔ اگر ماں سے ایک عقد میں اور دونوں لڑکیوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو بالاتفاق سب ماں کو ملے گا۔ اگر ایک عورت اور اسکی ماں اور اس کی بیٹی سے یا ایک عورت اور اسکی ماں اور اس کی خالہ سے نکاح کیا تو مہر اور میراث بالاتفاق ان سب میں تین حصے ہو کر تقسیم ہوگی۔ اور یہی صحیح ہے۔ (۷) اگر تین عورتوں سے ایک عقد میں اور ایک عورت سے ایک عقد میں اور پھر ایک اور عورت سے ایک عقد میں نکاح کیا اور یہ معلوم نہیں کہ ان میں کونسا مقدم ہے تو تین عورتوں کو ڈیڑھ مہر ملیں گے جس کو وہ برابر بانٹ لیں اور دونوں اکیلی اکیلی کو ڈیڑھ مہر کر دو اس کو برابر بانٹ لیں۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۱۱ کسی غیر طریق پر صحبت ہوئی اور حاملہ ہوئی۔ ایک شخص نے ایک عورت کو غصب کیا اور اس سے سوائے اندام نہانی کے کسی اور طرح سے صحبت کی اور پھر اس کے ہاں بچہ ہوا تو اگر یہ عورت کنواری ہو تو اس شخص پر مہر واجب ہوگا۔ اور ثیبہ ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۱۲ تعلق رضاعی اور مہر (۱) دیکھو دفعہ ۱۸ - ۷ و ۹۔ (۲ و ۳) دیکھو دفعہ ۱۸ - ۴۔ (۴) دیکھو دفعہ ۱۵ - ۱۔ (۵) دیکھو دفعہ ۱۵ - ۴۔ (۶) دیکھو دفعہ ۱۵ - ۱۲۔

۱۳ کفو و غیر کفو اور مہر - (۱) دیکھو دفعہ ۲۳ - ۴ و دفعہ ۲۷ - ۱۲۔ (۲) دیکھو دفعہ ۴۴ - ۳۔ (۳) دیکھو دفعہ ۲۴ - ۳۔

۱۴ تبدیل مذہب اور مہر - (۱ و ۲ و ۳ و ۴) دیکھو دفعہ ۳۰ - ۱۔ (۵) دیکھو دفعہ ۳۰ - قاعدہ۔

۱۵ مختلف صورتیں اور مہر - (۱ و ۲) دیکھو دفعہ ۱۳ - ۲۔ (۳) دیکھو دفعہ ۱۳ - ۵۔ (۴ و ۵ و ۶) دیکھو دفعہ ۱۹ - ۵۔ (۷ و ۸ و ۹) دیکھو دفعہ ۴۷ - ۶۔

خلاصہ :- مہر میں زیادتی کی جاسکتی ہے زمانہ نکاح میں اور عورت کے مرنے کے بعد بھی + اگر کوئی چیز مہر میں دی گئی اور وہ غلط نکلی تو اگر کوئی چیز ایسی ہے جو شرعاً مہر ہوسکتی ہے تو وہی رہے گی۔ اور بعض موقع پر کمی پوری کرنی ہوگی۔ اور جو شرعاً مہر نہیں ہوسکتی تو اس کی بجائے مہر مثل دیا جاتا ہے + اگر مہر ابھی خاوند کے قبضہ میں تھا کہ ضائع ہوگیا یا بیوی کے قبضہ میں تھا کہ ضائع ہوگیا تو طلاق قبل دخول کی صورت میں جو کچھ ملنا چاہیے اسکا ذکر دفعہ ۴۴ میں مفصل ہے + اور مہر کے متعلق فریقین کی زندگی میں یا موت کے بعد جھگڑے اور فیصلہ کے متعلق دیکھو دفعہ ۴۱ +

۳۸ مقررہ مہر میں کمی بیشی بھی کیجاسکتی ہے -

۱- جب تک خاوند و بیوی میں نکاح قائم ہے - مہر میں زیادتی کیجاسکتی ہے۔ تعلق نکاح ختم ہونے پر لغو ہے - چنانچہ تین طلاق کے بعد مہر میں زیادتی کرنی لغو ہے +

۱- طلاق رجعی کے بعد دوران عدت میں رجعت کے وقت زیادتی کی جاسکتی ہے۔ مگر ختم عدت کے بعد لغو ہے + ۲- مہر میں زیادتی خاوند کرسکتا ہے یا اس کا ولی + ۳- بلا قصد زیادتی زیادتی نہ ہوگی +

۲- زیادتی چاہے نقدی کی صورت میں ہو یا اور طریق پر صحیح رہے گی - مگر فریقین کی رضامندی ضرور ہے جو ایک مجلس میں ظاہر کی جائے +

۳- یہ زیادتی ہبہ کی قسم سے شمار نہ ہوگی - بلکہ اصلی مہر کے ساتھ شامل شمار کی جائے گی +

۱- امام زفر کے نزدیک یہ ہبہ ہے - اور نیز علماء شافعی کے نزدیک بھی - لہذا جب تک عورت کے قبضہ میں نہ دی جائے صحیح نہیں رہے گی +

۴- جس طرح صحبت یا خلوت صحیحہ واقع ہو جانے کے بعد یا خاوند یا بیوی میں سے کسی کے مرجانے پر مہر کی ادائے گی خاوند کے ذمہ لازم ہو جاتی ہے اسی طرح اس زیادتی کی ادائے گی بھی لازم ہو جاتی ہے +

۱- اگر عورت کو صحبت سے پہلے طلاق دی جائے تو یہ زیادتی مہر شمار نہیں کیجائے گی - دیکھو دفعہ ۳۰ +

سلہ. مثلاً کہے کہ میں نے تم کو ہزار درم پر واپس لے لیا ہے۔ تو یہ ہزار درم پہلے مہر پر زیادتی ہے۔ مگر ایک جلسہ میں یہ طے ہونا چاہیے۔ اور عورت قبول کرلے جب +

۵- اگر عورت مہر بخش دے تو اس کے بعد بھی مہر میں زیادتی کیجا سکتی ہے ✤ (دیکھو دفعہ ۴۲)

۶- اگر عورت مر جائے تب بھی اسکے مہر میں زیادتی کیجا سکتی ہے ✤

۷- ایک لونڈی منکوحہ بمہر مسمّی[1] آزاد کی گئی تو خاوند نے اسکے مہر میں زیادتی کر دی - تو یہ زیادتی مالک کو ملے گی - اگر آزادی سے پہلے فروخت کر دی گئی تھی تو مشتری کو ملے گی ✤

۱- امام ابو یوسف کے نزدیک عورت کو ملے گی ✤ ۲- آزاد ہونے پر خیار عتق ثابت ہوا تو خاوند نے کہا کہ میں پچاس درم مہر بڑھاتا ہوں اگر تو مجھ ہی سے نکاح کرے - زیادتی صحیح رہے گی اگر اس نے منظور کر لیا ✤ ۳- اگر لونڈی سے کہا تیرے مہر پر ہزار درم میں اگر تو مجھے منتخب کرے - اس نے ایسا کیا - تو اسکو کچھ نہیں ملیگا -

۸- اگر کسی نے لونڈی سے نکاح کیا اور اس کے مالک سے اجازت چاہی تو اس نے کہا کہ مہر میں سو درم بڑھا دے تو نکاح منظور کرتا ہوں - تو اگر خاوند منظور کرے تو نکاح کی اجازت ہوگی ورنہ نہیں ہوگی ✤

۹- اگر مہر میں کمی کر دیجائے اور عورت منظور کرلے تو صحیح ہے (مگر منظوری دینے کے وقت عورت مرض الموت میں نہ ہو) ✤

۱۰- اگر عورت مہر بخش دے اور خاوند اقرار کرے اپنے ذمہ ادائے گی مہر واجب ہونے کا تو یہ بھی مہر میں زیادتی شمار کی جائے گی ✤

سندات ۱ مہر میں زیادتی کب کی جاسکتی ہے - علماء ثلاثہ کے نزدیک دوران نکاح میں مہر میں زیادتی کردینی صحیح ہے - تو اگر مہر میں بعد نکاح کے کچھ بڑھا دیا تو اس زیادتی کی ادائے گی خاوند کے ذمہ لازم ہو جائے گی - مگر یہ زیادتی عورت نے بھی قبول کر لی ہو - فتاویٰ عالمگیری ✤
اگر نکاح ہو جانے کے بعد کوئی شخص اپنی بیوی کے مہر میں زیادتی کرے تو یہ زیادتی اس کے ذمہ لازم ہو جانے گی - ہدایہ ✤

(۱) فریقین میں علیحدگی ہو جانے کے بعد مہر میں زیادتی کرنی لغو ہے - اور ایسا ہی بشر رحمہ نے امام ابو یوسف سے روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ اگر عورت کو صحبت سے پہلے یا بعد تین طلاق دیں اور پھر مہر میں کچھ زیادتی کی تو صحیح نہ ہوگی ✤ اگر طلاق رجعی دی اور رجعت نہ کی اور عدت گذر گئی اور اب مہر میں زیادتی کی تو صحیح نہیں ✤ اگر مطلقہ رجعیہ سے اس کے خاوند نے کہا کہ میں نے تمہارے مہر میں کچھ زیادتی کر دی ہے - تو یہ صحیح نہیں کیونکہ مجہول ہے ✤
اگر مطلقہ رجعیہ سے اس کے خاوند نے کہا میں نے تم سے ہزار درم مہر پر رجوع کیا تو اگر عورت نے قبول کر لیا تو جائز ہے ورنہ نہیں - کیونکہ یہ مہر میں زیادتی ہے اور عورت کے قبول کر لینے پر صحیح رہے گی - فتاوی عالمگیری ✤ پھر یہ زیادتی صحیح رہے گی چاہے جنس مہر سے ہو یا نہ ہو - فتاویٰ عالمگیری ✤

(۲) خواہ یہ زیادتی خاوند کی طرف سے ہو یا اس کے ولی کی طرف سے ہو صحیح رہے گی - فتاوی عالمگیری ✤

(۳) بلا قصد زیادتی جیسے ایک عورت نے اپنا مہر اپنے خاوند کو ہبہ کر دیا پھر خاوند نے گواہ قائم کئے کہ عورت کا مہر میرے ذمہ ہے - تو اس مسئلہ میں اختلاف ہے - فقیہ ابو اللیث کے نزدیک مختار یہ ہے کہ خاوند کا اقرار صحیح رہے گا - بشرطیکہ عورت قبول کرلے - اور اشبہ یہ ہے کہ اقرار صحیح نہ ہو اور ایسی بلاقصد زیادتی

---

[1] یہ کتاب الاکراہ شیخ الاسلام خواہر زادہ میں ہے ✤ ✤ حاشیہ متعلق صفحہ ۱۷۵ [1] یعنی یہ صحبت کا ٹکڑا دوبارہ تہوا کہ طلاق کے بعد رجعت شمار کیجاسے ✤

زیادتی قرار نہ دی جائے — فتاویٰ عالمگیری ۔

۲ زیادتی کسی قسم کی ہو ایک ہی مجلس میں ہو۔ جس مجلس میں مہر میں زیادتی کی گئی ہے اسی میں زیادتی کو قبول کر لینا بھی شرط ہے یا نہیں۔ اصح یہ ہے کہ اسی مجلس میں قبول کر لینا شرط ہے — فتاویٰ عالمگیری ۔ یہ زیادتی چاہے جنس مہر سے ہو یا نہ ہو۔ اور خواہ خاوند کی طرف سے ہو یا اسکے ولی کی طرف سے صحیح رہے گی — فتاویٰ عالمگیری ۔

۳ مہر میں زیادتی ہبہ نہیں ہے۔ مہر میں زیادتی ہبہ نہیں ہوگی (جیسا کہ امام زفر کا خیال ہے) کہ اس کا قبضہ دیا جائے تو معاہدہ پورا ہو۔ بلکہ شرائط نکاح میں ایک غیر ضروری تبدیلی خیال کی جائیگی جو فریقین ہر وقت کر سکتے ہیں اور ایسا ہی ہے جیسا کہ قیمت میں زیادتی کر دی۔ چنانچہ اصلی مہر میں شامل شمار کیجائیگی — ہدایہ اگر یہ زیادتی ہبہ کی قسم سے ہوتی تو قبضہ دینا لازم ہوتا۔ لیکن قبضہ دیا جانا ضروری نہیں ہے یہ امام زفر کی رائے ہے متعلق مہر میں زیادتی کے — عنایہ شرح ہدایہ ۔

۴ زیادتی کی ادائے گی کب لازم ہوتی ہے۔ زیادتی کی پختگی ان تین باتوں میں سے ایک سے واقع ہو جاتی ہے۔ یا تو خاوند اور بیوی میں صحبت ہو چکی ہو۔ یا دونوں میں خلوت صحیحہ ہو چکی ہو۔ یا دونوں میں سے کوئی مرجائے ۔ (۱) اگر ان باتوں میں سے کوئی نہ پائی جائے اور دونوں میں علیحدگی ہو جائے تو یہ زیادتی باطل ہو جائے گی۔ اور صرف اصل مہر کی تنصیف کی جائے گی اور زیادتی کی تنصیف نہ ہوگی — فتاویٰ عالمگیری ۔

۵ مہر ہبہ کر دینے کے بعد زیادتی۔ فتاویٰ ابواللیث میں ہے کہ مہر ہبہ کرنے کے بعد بھی اس میں زیادتی کرنی صحیح ہے — فتاویٰ عالمگیری ۔

۶ بیوی کے مرنے کے بعد مہر میں زیادتی۔ قدوری میں ہے کہ عورت کی موت کے بعد اس کے مہر میں زیادتی کرنی امام اعظم کے نزدیک جائز ہے۔ اگر صاحبین جائز نہیں رکھتے — فتاویٰ عالمگیری ۔

۷ منکوحہ لونڈی کے مہر میں بعد آزادی زیادتی۔ ابراہیم نے امام محمد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اپنی لونڈی کسی شخص کے نکاح میں بمہر معلوم دی۔ پھر اس کو آزاد کر دیا۔ پھر خاوند نے اس کی مہر میں کچھ زیادتی کر دی تو یہ زیادتی مالک کو ملے گی۔ مگر ابن سماعہ نے امام ابو یوسف سے روایت کی ہے۔ کہ زیادتی عورت کو ملے گی اور میں خاوند پر جبر نہ کروں گا کہ یہ زیادتی اس کے مالک کو دے ۔ اگر مالک اوّل نے لونڈی کو فروخت کر دیا ہو تو یہ زیادتی مشتری کو ملے گی۔ اور میں خاوند پر جبر نہ کروں گا کہ یہ زیادتی مالک کو دیدے — فتاویٰ عالمگیری ۔

نیز جامع میں ہے کہ ایک منکوحہ لونڈی آزاد کی گئی حتیٰ کہ اس کے لئے خیار عتق ثابت ہوا۔ پھر خاوند نے اس عورت سے کہا کہ میں نے تیرے مہر میں پچاس درم بڑھا دے اس شرط پر کہ تو میرے ہی نکاح میں رہے۔ تو اس نے منظور کر لیا۔ تو یہ اس کا رہنا صحیح ہے۔ اور زیادتی ثابت ہو جائے گی۔ اور یہ زیادتی اس کے مالک کو ملے گی ۔ اگر اس لونڈی سے کہا کہ تیرے مجھ پر ہزار درم ہیں اس شرط پر کہ تو مجھے ہی خاوند منتخب کرے۔ اس نے ایسا کیا۔ تو اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ اور خیار باطل ہو جائے گا — فتاویٰ عالمگیری ۔

۸ لونڈی کے مہر میں زیادتی کی شرط پر اجازت نکاح۔ امام محمد نے جامع میں فرمایا کہ ایک آزاد شخص نے ایک لونڈی سے باجازت اس کے مالک کے سو درم پر نکاح کیا۔ تو خاوند نے مالک سے کہا کہ تو نے نکاح کی اجازت دے دی۔ وہ بولا میں نے اس شرط پر اجازت دی کہ تو مہر میں پچاس درم بڑھا دے تو اگر خاوند اس بات پر راضی ہو گیا تو صحیح ہے۔ اور زیادتی ثابت ہو جائے گی۔ اور اگر خاوند راضی نہ ہوا تو اجازت ثابت نہ ہوگی — فتاویٰ عالمگیری ۔

۹ مہر میں کمی کیجا سکتی ہے۔ اگر عورت نے اپنے مہر میں سے خود کچھ گھٹا دیا۔ تو گھٹانا صحیح ہے ۔ مہر کے گھٹانے میں عورت کی رضامندی ضرور ہے چنانچہ اگر کسی شخص نے باکراہ یا مجبور کر کے مہر گھٹایا تو صحیح نہ ہوگا ۔ پھر یہ بھی ضرور ہے کہ رضامندی کے وقت عورت مریض بمرض موت نہ ہو — فتاویٰ عالمگیری ۔

۱۰ مہر بخشنے کے بعد خاوند نے اپنے ذمہ ادائے گی لی۔ دیکھو دفعہ ۴۴۴ ۔ دفعہ ہذا — ۱ ۔

۳۹- مہر کی مقررہ چیز غلط نکلی تو مہر کیا ہوگا۔

یہ کے معنے یہ خاص چیز ٹہے گئے ہیں۔ مثلاً یہ شیرہ انگور یہ وہی خاص شیرہ انگور جو مہر میں دیا گیا۔

۱- جبکہ شراب یا سرکہ مہر میں دیا گیا +

۱- یہ سرکہ کا پیپہ مہر مقرر ہوا ــ وہ بعد میں شراب نکلی ــ اس صورت میں ــ مہر مثل ○ ملیگا +

۲- یہ شراب کا پیپہ مہر مقرر ہوا ــ وہ بعد میں سرکہ نکلا ــ اس صورت میں ــ وہی سرکہ کا پیپہ مہر میں ملیگا نزد ابوحنیفہ و ابویوسف +

۳- یہ دو پیپے سرکہ مہر مقرر ہوا ــ انمیں سے ایک شراب کا پیپہ نکلا ــ اس صورت میں ــ باقی ایک پیپہ مہر میں ملے گا +

۴- یہ شیرہ انگور مہر مقرر ہوا ــ پھر وہ شراب بن گئی ــ اس صورت میں ــ اسی قدر شیرہ انگور ملیگا یا اسکی قیمت +

۲- جبکہ غلام یا لونڈی یا آزاد شخص مہر میں دیا گیا +

۱- یہ غلام مہر مقرر ہوا ــ وہ بعد میں آزاد نکلا ــ اس صورت میں ــ مہر مثل ○ ملیگا +

۲- یہ غلام مہر مقرر ہوا ــ وہ مدبر یا مکاتب یا ام الولد نکلا ــ اس صورت میں ــ غلام کی قیمت ملیگی ــ اجماعاً +

۳- یہ دو غلام مہر مقرر ہوئے ــ انمیں سے ایک غلام آزاد نکلا ــ اس صورت میں ــ باقی غلام مہر میں ملیگا +

۴- یہ غلام (مرد) مہر مقرر ہوا ــ بعد میں وہ لونڈی نکلی ــ اس صورت میں ــ غلام مہر میں ملیگا جس کی قیمت لونڈی کے برابر ہو +

۵- یہ غلام مہر مقرر ہوا ــ بعد میں وہ کسی اور کی ملکیت نکلا ــ اس صورت میں ــ { اس غلام کی قیمت مہر میں دینی ہوگی۔ یا اگر وہ واپس مل گیا تو وہی دینا ہوگا ۔ }

۶- یہ آزاد شخص مہر مقرر ہوا ــ بعد میں وہ غلام نکلا ــ اس صورت میں ــ { یہ غلام ہی دینا ہوگا ۔ اگر کسی اور کا غلام نکلا تو اس کے مقابلہ کی قیمت دینی ہوگی[1] }

۷- یہ لونڈی مہر مقرر ہوئی ــ بعد میں وہ ام ولد نکلی ــ اس صورت میں ــ لونڈی کی قیمت مہر میں دینی ہوگی +

۸- عورت کا باپ مہر مقرر ہوا ــ وہ خاوند کا غلام نکلا ــ اس صورت میں ــ دیکھو سند ۳-۸ +

۳- جبکہ زمین یا مکان یا باغ مہر میں دیا گیا +

۱- یہ زمین جسکے حدود ہیں دس جریب مہر مقرر ہوئی ــ جب قبضہ لیا گیا تو جریب کم نکلی ــ اس صورت میں ــ { (ابھی کاشت نہیں کی تھی) یا تو جو زمین ہے وہی عورت لیلے ۔ یا اس موضع کی دس جریب کی قیمت لے[2] }

۲- یہ زمین جسمیں سو کھجور کے درخت ہیں مہر مقرر ہوئی ــ بعد میں اسمیں درخت نہ نکلے ــ اس صورت میں ــ چاہے اصلی چیز ــ چاہے مہر مثل ○ لے لیلے

۳- یہ مکان جو نہ کا پختہ بنا ہوا مہر مقرر ہوا ــ بعد میں مکان شکستہ نکلا ــ اس صورت میں ــ چاہے اصلی چیز ــ چاہے مہر مثل ○ لے +

۴- ایک مکان بنا کر مہر مقرر ہوا ــ بعد میں معلوم ہوا کہ دوسرے کی ملکیت ــ اس صورت میں ــ اسکی قیمت عورت کو دینی واجب ہوگی[3] +

---

[1] اگر غلام عورت کا نکلا۔ تو عورت کو مہر مثل دینا ہوگا + [2] اگر وہ زمین فروخت کر کے قیمت لے چکی تھی یا اس نے ہبہ کر دی تھی تو پھر کچھ نہیں ہو سکتا وہی زمین لیگی اگر دریا کی طغیانی سے یہ زمین بہ گئی یا خراب ہوگئی تو قیمت ملیگی + [3] اگر صحبت سے پہلے طلاق دی تو نصف مکان یا زمین ہی مل سکیگی اور کچھ نہیں یا مند لیلے +

۴ جبکہ کوئی چیز مہر میں دی گئی اور وہ کچھ نہ نکلی +

۱- یا تیل بھری ہوئی مشک مہر مقرر ہوئی — بعد میں معلوم ہوا کہ مشک خالی ہے۔ اس صورت میں۔ ایک ایسی ہی مشک تیل بھری ہوئی دینی ہوگی +
۲- یہ کپا جبرا گئی مہر مقرر ہوا — بعد میں معلوم ہوا کہ کپا خالی ہے — اس صورت میں — مہر مثل ⊙ ملیگا (اگر کپے میں کچھ اور ہی نکلے تب بھی مہر مثل ملیگا) +

۵ جبکہ متفرق چیزیں مہر میں دی گئیں +

۱- موتی مہر مقرر ہوئے — یہ موتی وزن میں کم نکلے — اس صورتیں } - یا تو وہی موتی اور کپڑے وہ عورت لیلے یا اُن کی قیمت +
۲- کپڑے مہر مقرر ہوئے — پیمائش میں کم نکلے — اس صورتیں }
۳- یہ مردی کپڑا مہر مقرر ہوا — وہ کپڑا ہروی نکلا — اس صورت میں — ہروی کپڑا ہروی کپڑے کی قیمت کے برابر دینا ہوگا +
۴- مردی کپڑے کا تھان دس تارہ مہر مقرر ہوا — یہ تھان سات تارہ نکلا — اس صورت میں — چاہے وہی لے لے اور چاہے دس تارہ کے اندازہ سے قیمت لے
۵- مردار گوشت مہر مقرر ہوا — وہ گوشت حلال نکلا — اس صورت میں — وہی گوشت ملیگا +
۶- دس کپڑے خاص مہر مقرر ہوئے — بعد میں وہ کپڑے نو یا دس نکلے — اس صورت میں — نو کپڑے ملیں گے (اگر قیمت میں دس درم سے کم نہوں) - دیکھو سند ۵
۷- یہ دس بوری گیہوں مہر مقرر ہوا — بعد میں وہ نو بوریاں نکلیں — اس صورت میں — نو بوریاں یہ ملینگی - اور ایسی ہی ایک اور +

۶- اگر مہر میں کوئی چیز بیان کی اور اشارہ کسی اور چیز کی طرف کر دیا تو اسکی چار صورتیں ہیں

۱- جبکہ بیان کی ہوئی چیز حلال ہے اور اشارہ کی ہوئی چیز حلال ہے - مہر وہی ہوگا جو بیان کیا گیا +
۲- جبکہ بیان کی ہوئی چیز حرام ہے اور اشارہ کی ہوئی چیز حرام ہے - عورت کو مہر مثل ○ دے گا +
۳- جبکہ بیان کی ہوئی چیز حلال ہے اور اشارہ کی ہوئی چیز حرام ہے - عورت کو مہر مثل ○ ملیگا +
۴- جبکہ بیان کی ہوئی چیز حرام ہے اور اشارہ کی ہوئی چیز حلال ہے - عورت کو اشارہ کی ہوئی چیز ملیگی +

◆———◆———◆

سندات **۱** شراب یا سرکہ مہر ٹھہرا - (۱) اگر کسی مسلمان نے ایک عورت سے اس سرکہ کے بیہے کے عوض نکاح کیا - پھر دیکھا تو وہ شراب نکلی - تو امام اعظم کے نزدیک عورت کو اس کا مہر مثل[۱] ملیگا + اگر اشارہ کیا ایک برتن کی طرف اور کہا کہ یہ سرکہ مہر ہے - پھر وہ شراب نکلی - تو مہر مثل واجب ہوگا — درمختار + (۲) اگر عورت سے اس مشک شراب پر نکاح کیا پھر وہ سرکہ نکلا تو امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک یہی سرکہ ملیگا (۳) دیکھو سند ۳ - (۴) اگر عورت سے کسی خاص شیرہ انگور پر نکاح کیا - پھر وہ قبضہ لینے سے پہلے شراب بن گئی - تو امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ عورت کو اس عصیر کے مثل شیرہ انگور ملیگا - یا اسکی قیمت — فتاوی عالمگیری +

۲ غلام یا لونڈی یا آزاد شخص مہر ہوا - (۱) اگر عورت سے اس غلام پر نکاح کیا - پھر وہ آزاد نکلا تو امام اعظم و امام محمد کے نزدیک مہر مثل واجب ہوگا فتاوی عالمگیری + (۲) اگر عورت سے خاص غلام کی طرف اشارہ کر کے نکاح کیا اور وہ مدبر یا مکاتب نکلا یا اس لونڈی پر نکاح کیا اور وہ ام ولد نکلی تو بالاتفاق ان صورتوں میں قیمت

---

[۱] صاحبین کے نزدیک متوسط درجہ کا سرکہ شراب کے ہموزن ملیگا — ہدایہ +

واجب ہوگی۔ خواہ عورت اس غلام کے حال سے واقف ہو یا نہ ہو۔ فتاویٰ عالمگیری ✦ (۳) اگر عورت سے ان دونوں غلاموں پر یا ان دونوں سرکہ کے مشکوں پر نکاح کیا حالانکہ ان میں سے ایک آزاد شخص یا مشکِ شراب کا نکلا تو امام اعظم کے نزدیک عورت کو فقط باقی ملیگا۔ اور کچھ نہیں ملیگا۔ فتاویٰ عالمگیری ✦ اگر خاوند نے بیوی کا مہر دو غلام مقرر کئے اور انہیں سے ایک آزاد نکلا تو امام اعظم کے نزدیک ایک غلام ملیگا بشرطیکہ اسکی قیمت اقل مہر کے برابر ہو (یعنے دس درہم ہو ورنہ دس درہم پورے کئے جائینگے اس واسطے کہ جب مہر مسمی واجب ہو تو اگرچہ اقل مقدار مہر سے کم ہو مگر مہر مثل کے دئیے جانیکے مانع ہوگا۔ اور ابو یوسف کے نزدیک عورت کو آزاد شخص کی قیمت ملیگی جو اس کی غلام ہونے میں قیمت ہوتی۔ اسی کو ترجیح دی ہے کمال الدین نے کیونکہ اگر وہ غلام ہوتے اور ایک کسی دوسرے کی ملکیت ثابت ہوتا تو عورت کو اس دوسرے غلام کی قیمت ملتی[1] ۔ درمختار ✦ (۴) اگر عورت نے کسی معین غلام پر نکاح کیا پھر وہ لونڈی نکلی۔ تو مہر میں ایسا غلام دینا واجب ہوگا۔ جو اس لونڈی کی قیمت کے برابر ہو۔ فتاویٰ عالمگیری ✦ (۵) اگر کسی عورت سے کسی غیر کے غلام کے بدلے نکاح کیا یا اپنے غلام کے بدلے نکاح کیا۔ مگر یہ غلام دوسرے کی ملک نکلا اور اس نے لے لیا۔ تو اگر اس شخص نے جو اس غلام کا مالک نکلا ہے اسنے اجازت دیدی تو خاوند پر اس غلام کی قیمت واجب ہوگی۔ اگر خاوند پر قیمت دینے کا حکم ہونے سے پہلے کسی وجہ سے یہ غلام پھر خاوند کی ملک میں آگیا تو اسکو حکم دیا جائے گا کہ بعینہ یہی غلام عورت کے سپرد کردے۔ فتاویٰ عالمگیری ✦ (۶) اگر اس آزاد شخص کی عوض نکاح کیا پھر وہ کسی غیر شخص کا غلام نکلا تو مہر میں اسکی قیمت دینی واجب ہوگی۔ اور اگر وہ عورت کا غلام ہو تو مہر مثل واجب ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری ✦ (۷) ابھی (۳) میں ذکر ہوا ✦

۳ زمین یا مکان یا باغ مہر ہے۔ (۱) اگر عورت سے ایک قطعہ زمین کے بدلے نکاح کیا اور زمین کے حدود بیان کردیئے اور دس جریب بتائی اور پھر جب عورت نے اس پر قبضہ کیا تو چھ جریب نکلی۔ تو عورت کو اختیار ہوگا چاہے اسی زمین کو لے لے (تو اور کچھ اور نہیں ملیگا) اور چاہے زمین واپس کرکے اس موقع کی دس جریب کی قیمت لے لے۔ اور اگر عورت نے یہ زمین فروخت کردی یا ہبہ کرکے کسی کے سپرد کردی پھر بعد میں معلوم ہو کہ زمین چھ جریب ہے تو عورت کو سوائے اس زمین کے اور کچھ نہیں ملیگا ✦ اگر عورت نے اس زمین کو ہبہ یا فروخت نہ کیا اور کوئی قریب کا دریا چڑھ آیا اور زمین خراب ہوگئی پھر عورت کو معلوم ہوا کہ وہ زمین چھ جریب ہے تو دس جریب تک پوری چار جریب کی قیمت لے لے۔ فتاویٰ عالمگیری ✦ (۲) اگر کسی عورت سے ایک قطعہ زمین کی عوض نکاح کیا اور کہا کہ اس زمین میں ہزار درخت کھجور کے ہیں اور زمین کے حدود بیان کردیئے (۳) یا ایک مکان کی عوض نکاح کیا اور بتایا کہ وہ پختہ اینٹ اور گچ اور ساگوان کی لکڑی کا بنا ہوا ہے اور اسکی حدیں بیان کردیں پھر دیکھا تو زمین میں کوئی درخت نہ تھا اور مکان کی جگہ صرف زمین تھی کہ کوئی عمارت اس پر نہ تھی تو عورت کا اختیار ہے کہ چاہے یہ زمین لیلے اور یہ شکستہ مکان لیلے کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ملیگا اور اگر چاہے اپنا مہر مثل لے ✦ اب اگر اسکو قبل صحبت طلاق دی تو اس کو سوائے نصف مکان یا نصف زمین کے جس حالت پر کہ اس کو پایا تھا اور کچھ نہیں ملیگا لیکن اگر اس کا منفعہ اس سے زیادہ ہو تو عورت کو یہ اختیار ہوگا کہ چاہے نصف زمین یا نصف مکان لے چاہے متعہ لے۔ فتاویٰ عالمگیری ✦ (۴) دیکھو مسئلہ ۳ (۵) ✦

۴ مہر میں چیز دیکھی مگر کچھ نہ نکلی۔ اگر عورت سے اس تیل کی مشک پر نکاح کیا پھر مشک میں کچھ نہ نکلا تو عورت کو اس کے مثل تیل کی مشک ملیگی بشرطیکہ قیمت دس درہم ہو ✦ اور اگر عورت سے اس چیز پر جو کپڑے میں کسی قسم سے ہے نکاح کیا پھر کپڑے میں کچھ نہ نکلا تو عورت کو مہر مثل ملیگا اسی طرح اگر کپڑے میں اس چیز کے سوا کچھ اور نکلا تب بھی یہی حکم ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری ✦

۵ متفرق چیزیں مہر میں۔ (۱ و ۲) موتی اور کپڑے اگر وزن یا پیمائش میں کم نکلے تو ایسا ہی ہے جیسا کہ مسئلہ ۳ (۱) میں ذکر ہوا ✦ (۳) اگر کسی عورت سے مروی کپڑے کی عوض نکاح کیا اور پھر وہ ہروی نکلا۔ تو مہر میں مروی کپڑے کی قیمت کے برابر ہروی کپڑا دینا ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری ✦ (۴) اگر عورت سے دس ہروی کپڑوں پر جو معین ہیں نکاح کیا اور بیان کیا کہ ان میں سے ہر ایک دس تارہ ہے پھر عورت نے سب کو سات تارہ پایا۔ تو عورت کو

---

[1] امام محمد کے نزدیک (اور یہی روایت پھر امام ابوحنیفہ سے بھی ہے) کہ عورت کو ایک غلام اور مہر مثل ملیگا اگر مہر مثل غلام کی قیمت سے زیادہ ہو کیونکہ اگر وہ دونوں آزاد ہوتے تو عورت کو تمام مہر مثل ملتا تو اگر ان دونوں میں سے ایک غلام نکلا تو واجب ہوا ایک غلام اور اسقدر رقم کہ وہ مہر مثل کو پورا کردے ۔ ہدایہ ✦

اختیار ہے چاہے ان کپڑوں کو لیلے اور چاہے اُن کو واپس کر کے اُن کی موجودہ حالت کے لحاظ سے دس تارہ کی قیمت لیلے۔ اگر عورت نے سب کو دس تارہ پایا سوائے ایک کپڑے کے کہ وہ سات تارہ تھا تو عورت کو اختیار ہے کہ چاہے یہ سب کپڑے لے لے (اور اس کے سوا اور کچھ نہیں ملے گا) اور اگر چاہے تو دس تارہ کپڑے لیلے اور جو سات تارہ ہے اس کو واپس کر کے اس کی قیمت دس تارہ کے مثل لے لے ✤ (۵) اگر کسی عورت سے مردار پر نکاح کیا۔ مگر بعد میں وہ حلال کیا ہوا گوشت نکلا تو امام اعظم و امام ابو یوسف کے نزدیک یہ گوشت ہی مہر ہوگا — فتاوی عالمگیری ✤ (۶) اگر عورت سے ان دس کپڑوں پر نکاح کیا پھر وہ نو نکلے تو امام محمد نے فرمایا کہ یہ نو کپڑے ملیں گے اور تمام مہر مثل میں ان کپڑوں سے جو کمی پڑتی ہو وہ کمی ملیگی بشرطیکہ اُس کا مہر مثل ان نو کپڑوں کی قیمت سے زیادہ ہو۔ لیکن امام اعظم کے نزدیک عورت کو یہ نو ہی کپڑے ملیں گے۔ بشرطیکہ اُن کی قیمت دس درم تک پہنچ جاتی ہو اور اگر گیارہ کپڑے نکلے تو امام محمد نے فرمایا کہ عورت کو اس میں سے دس کپڑے ملیں گے۔ جو خاوند کی مرضی پر ہوں گے۔ اور امام اعظم کے نزدیک اگر عورت کا مہر مثل ان کپڑوں میں سے سب سے کم قیمت کپڑا نکال دینے کے بعد دس کپڑوں کی قیمت کے مساوی ہو تو یہ کم درجے کا کپڑا نکال کر باقی دس کپڑے عورت کو ملینگے اور کچھ نہیں ملے گا۔ اگر سب سے بڑھیا کپڑا نکال دینے کے بعد دس کپڑوں کی قیمت مہر مثل کے برابر ہو تو سب سے بڑھیا کپڑا نکال لیا جائیگا۔ اور باقی دس کپڑے عورت کو ملیں گے اور کچھ اور نہیں ملیگا اور اگر بڑھیا کپڑا نکالنے کے بعد باقی سے اس کا مہر مثل زیادہ ہو اور گھٹیا نکالنے سے اس کا مہر مثل کم ہوجاتا ہو تو عورت کو اس کا مہر مثل ملیگا۔ اور فتوے امام اعظم کے قول پر ہے ✤ اگر عورت سے ان دس ہروی کپڑوں پر نکاح کیا پھر وہ نو نکلے تو عورت کو نو کپڑے موجودہ اور ایک ہروی کپڑا درمیانی دیا جائیگا۔ اور یہ بالاجماع ہے ✤ (۹) ایک عورت سے گیہوں دکھا کر اور یہ بیان کر کے کہ یہ دس بوریاں ہیں نکاح کیا اور وہ نو بوریاں نکلیں تو عورت کو نو بوریاں تو یہ مل جائینگی اور ایک بوری اُن کے مثل اور دی جائیگی — فتاوی عالمگیری ✤

(۶) <u>بیان کچھ کیا اور اشارہ کسی چیز کی طرف کیا</u>۔ اگر عورت سے نکاح کیا اور اس کے واسطے مہر میں کوئی چیز بیان کی مگر ایک اور چیز کی طرف اشارہ کیا جو زبان سے بیان کئے ہوئے کے خلاف ہے تو امام اعظم نے فرمایا کہ اگر یہ دونوں چیزیں حلال ہوں تو عورت کو وہ چیز ملیگی جسکا بیان کیا تھا۔ اگر دونوں حرام ہوں یا مشارالیہ حرام ہو تو مہر مثل ملیگا۔ یا اگر وقت عقد کے اس میں اشکال ہو کہ صحیح معلوم نہ ہو۔ مثلاً اس مٹکہ سرکہ پر نکاح کیا پھر وہ طلا (ایک قسم کی شراب) نکلا۔ تو عورت کو اُس کے مثل سرکہ کا مٹکہ ملیگا۔ اور اگر اس میں شراب نکلی تو عورت کو مہر مثل ملیگا ✤ اگر جو چیز بیان کی تھی وہ حرام ہو اور یہ مشارالیہ حلال تو اس میں امام اعظم سے مختلف روایات ہیں اور صحیح وہ روایت ہے جو امام ابو یوسف نے امام سے کی ہے کہ اگر اُس نے حلال چیز کی طرف اشارہ کردیا ہو۔ تو یہی مشارالیہ عورت کو ملیگی — فتاوی عالمگیری ✤

ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جب اشارت و تسمیہ جمع ہوجائے تو اشارت کو صحیح سمجھو کیونکہ اشارت کی دلالت کو تسمیہ کی دلالت پر ترجیح ہے تو اشارت معتبر ہوا۔ (جیسا کہ اگر شراب یا آزاد شخص کی طرف اشارہ کر کے نکاح کیا تو گویا یہی مہر رہیں گے) لیکن امام محمد کے نزدیک اگر مسمّٰی مشارٌالیہ کی جنس سے ہو تو عقد مشارٌالیہ سے ہوگا کہ مسمّٰی کی ذات مشارٌالیہ میں موجود ہے اور مسمّٰی کا وصف اس کے تابع ہے اور اس کا نہ پایا جانا نظر انداز کیا جائے گا۔ اگر مسمّٰی مشارٌالیہ کی جنس کے خلاف ہو تو عقد مسمّٰی سے متعلق ہوگا کیونکہ مسمّٰی مثل مشارٌالیہ کے ہے اور اس کے تابع نہیں ہے اور تسمیہ کی دلالت کو ترجیح ہے اشارت پر کیونکہ تسمیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیا چیز ہے اور اشارہ سے اس کی ذات معلوم ہوجاتی ہے۔ یہ ایسی بات ہے کہ اگر کوئی شخص نگینہ خریدے اس شرط پر کہ یہ یاقوت ہے مگر وہ شیشہ نکلے۔ تو اختلاف جنس کی وجہ سے بیع منعقد نہ ہوگی۔ اگر خریدے نگینہ کو اس شرط پر کہ وہ یاقوت سرخ ہے اور وہ یاقوت سبز نکلے تو عقد بیع ہوجائے گی کیونکہ یاقوت سرخ و یاقوت سبز ایک جنس ہیں اور قیمت میں تفاوت کم ہے تو عقد متعلق ہوگا مشارٌالیہ سے۔ اور شراب اور آزاد شخص کے مسئلہ میں غلام اور آزاد ایک جنس ہیں ہاں ان سے فائدہ اٹھانے میں کچھ فرق ہے۔ اور شراب اور سرکہ دو جنس ہیں۔ کیونکہ ان سے مقصد پورا کرنے میں بہت فرق ہے۔ (تو عقد مسمّٰی سے متعلق ہوگا تو اسی مقدار کا سرکہ واجب ہوگا) — ہدایہ ✤

۴۰- مہر کی چیز میں زیادتی یا نقصان واقع ہونا یا وہ چیز تلف ہو جانا-

(نیز دیکھو دفعہ ۴۳ - قیمت سے ذیل میں مطلب وہ قیمت ہے جو نکاح کے موقع پر تھی)

۱- عورت کو مہر کے متعلق خیار عیب حاصل نہیں - چنانچہ اگر مہر کی چیز میں نقصان ظاہر ہو تو اس کی واپسی نہ ہو گی - الا اگر نقصان بیّن ہو- (دیکھو دفعہ ۵۴)

۱- وزنی و پیمائشی چیز میں خفیف نقصان ظاہر ہونے پر بھی واپسی ہو سکے گی ۔ ۲- اگر لونڈی مہر میں دی - وہ بیوی کے پاس مر گئی - پھر ظاہر ہوا کہ وہ لونڈی نہ تھی - تو بیوی نقصان کی دعویدار ہے ۔ اگر کوئی لونڈی مخصوص نہ تھی - اور اندھی نکلی - تو اس کی قیمت خاوند دے گا - اور قیمت اوسط درجہ کی لونڈی کی ہو گی ۔

۲- جبکہ مہر خاوند کے قبضہ میں تھا کہ خراب ہو گیا یا ضائع ہو گیا - اب اگر بیوی کو صحبت سے پہلے طلاق دی تو

۱- نقصان اتفاقیہ ہو گیا ...
- اگر نقصان خفیف ہے ... ... تو مہر کی چیز کا نصف لے گی - اور کچھ نہیں ۔
- اگر نقصان زیادہ ہے ... ... چاہے اس چیز کا نصف لے اور چاہے اس قیمت کا نصف جو بوقت نکاح تھی ۔

۲- خاوند کے فعل سے نقصان ہوا ...
- اگر نقصان خفیف ہے ... ... تو وہ چیز نصف لے - اور نقصان کا نصف خاوند سے لے ۔
- اگر نقصان زیادہ ہے ... ... تو وہ چیز نصف لے لے - اور نقصان کا نصف خاوند سے لے ۔
  یا اس چیز کی قیمت موجودہ کا نصف لے - اور نقصان کا نصف خاوند سے لے ۔

۳- بیوی کے فعل سے نقصان ہوا ... اگر نقصان خفیف یا زیادہ ہے ... ... اس چیز کا نصف لے گی ۔

۴- مہر کی چیز میں خود نقصان واقع ہوا ... ... وہی لیگا جو نقصان اتفاقیہ کی صورت میں ملتا تھا ۔

۵- کسی غیر شخص سے نقصان واقع ہوا ...
- اگر نقصان خفیف ہے ... ... تو آدھی چیز لے لے اور نقصان کے نصف کے واسطے غیر شخص پر دعویٰ کرے ۔
- اگر نقصان زیادہ ہے ... ... تو آدھی چیز لے لے اور نقصان کے نصف کے واسطے غیر شخص پر دعویٰ کرے ۔
  یا اس چیز کو خاوند کو واپس کرے - اور نصف خاوند سے لے ۔
  (پھر خاوند غیر شخص سے کل نقصان لے)

۶- کسی غیر شخص نے اسکو اپنی ملکیت ظاہر کیا ... (یا عوض کا بھی کچھ حصہ نکلا) ... ... یا تو اسی قسم کی نصف چیز خاوند دے یا اس کی قیمت[1] ۔

۷- مہر تلف ہو گیا ... ... روز عقد کی نصف قیمت خاوند دے گا ۔

۳- جبکہ مہر بیوی کے قبضہ میں تھا کہ خراب ہو گیا یا ضائع ہو گیا - اب اگر بیوی کو صحبت سے پہلے طلاق دی تو

۱- جبکہ نقصان اتفاقیہ ہو گیا ... ...
- اگر نقصان خفیف ہے ... ... تو خاوند نصف اس نقصان شدہ کا لے اور کچھ نہیں ۔
- اگر نقصان زیادہ ہے ... ... تو خاوند نصف اس نقصان شدہ کا لے اور کچھ نہیں ۔
  یا بالکل اس چیز کو چھوڑ دے - اور عورت کو نصف قیمت کا ذمہ دار ٹھہرائے ۔
- اگر نقصان طلاق کے بعد ہوا ... ... نزد جمیع علما خاوند نصف لے لے - اور نقصان کا نصف بھی لے ۔

---

[1] اگر نصف جائداد عورت کی نکلی تو طلاق قبل دخول کی صورت میں نصف جائداد باقی بچے گی ۔

۲- جبکہ بیوی کے فعل سے نقصان ہوا ـــ گو طلاق سے پہلے یا بعد ہوا ـــ ... ... ـــ ایسا سمجھنا چاہیے جیسا کہ اتفاقیہ ہوا[1]۔

۳- جبکہ خاوند کے فعل سے نقصان ہوا ـــ طلاق سے پہلے ... ... ـــ ... ... ـــ ایسا ہی ہے جیسا کہ غیر شخص سے نقصان واقع ہوا۔

۴- جبکہ مہر کی چیز میں خود نقصان واقع ہوا ـــ ... ... ـــ وہی ملیگا جو نقصان اتفاقیہ کی صورت میں ملتا تھا۔

۵- جبکہ کسی غیر شخص سے نقصان واقع ہوا ـــ { طلاق سے پہلے ہوا ... ... ـــ ... ـــ بیوی سے نصف قیمت واپس کیجائیگی۔ (اسوقت کی قیمت شمار ہوگی جبکہ عورت نے مہر کا قبضہ لیا تھا)
طلاق کے بعد ہوا ... ... ـــ ... ـــ بیوی سے نصف قیمت واپس کیجائیگی ـــ (" " " ")

{ مگر قدوری کے نزدیک خاوند نصف چیز لے اور نصف نقصان یا تو بیوی سے یا غیر شخص سے وصول کرے۔

۶- جبکہ مہر تلف ہوگیا ـــ ... ... ـــ روز قبضہ کی نصف قیمت عورت کو ملیگی۔

۴- جبکہ مہر خاوند کے قبضہ میں تھا کہ اسمیں کچھ زیادتی واقع ہوئی۔ اب اگر بیوی کو صحبت سے پہلے طلاق دی تو

۱- جبکہ خود اصل میں زیادتی ہوئی ـــ ... ـــ (مثلاً غلام تھا کہ خوب موٹا ہوگیا) ... ... } تو اصل چیز اور زیادتی کا نصف مہر میں ملے گا۔

۲- جبکہ خود اصل میں زیادہ ہوئی ایسی کہ اسکا علیحدہ ہونا ممکن ہے (لونڈی کے ہاں بچہ ہوا) ... }

۳- جبکہ اصل چیز میں زیادتی کی گئی (مثلاً مکانمیں عمارت بڑھائی۔ یا کپڑے پر رنگ چڑھایا) ... ـــ نصف قیمت ملیگی اس وقت کی جبکہ عورت کو قبضہ دیا جاتا ہے۔

۴- جبکہ اصل چیز میں زیادتی کی گئی (کہ اس سے علیحدہ کیجا سکتی ہو جیسے غلام مہر تھا کہ اسکو کسی نے کچھ ہبہ کیا) یہ زیادتی عورت کو ملے گی اور اصل چیز کا نصف[2]۔

۵- جبکہ مہر بیوی کے قبضہ میں تھا کہ اسمیں زیادتی واقع ہوئی اگر بیوی کو صحبت سے پہلے طلاق دی تو

۱- جبکہ خود اصل میں زیادتی ہوئی بلحاظ خوبی وغیرہ کے (مثلاً غلام تھا کہ خوب موٹا ہوگیا) }

۲- جبکہ خود اصل میں زیادتی ہوئی بلحاظ خوبی وغیرہ ایسی کہ اسکا علیحدہ ہونا ممکن ہے (لونڈی کے ہاں بچہ ہوا) } تو اصل چیز اور زیادتی کا نصف مہر ملے گا۔

۳- جبکہ اصل میں زیادتی کی گئی۔ (مثلاً کپڑا تھا کہ اسپر رنگ چڑھایا۔ یا زمین تھی کہ اسپر مکان بنایا) ... ـــ نصف قیمت ملیگی اس وقت کی جبکہ عورت نے اصل چیز پر قبضہ کیا تھا۔

۴- جبکہ اصل میں زیادتی کی گئی۔ (کہ اس سے علیحدہ کیجا سکتی ہے جیسے غلام مہر تھا کہ اسکو کسی نے کچھ ہبہ کیا) ـــ یہ زیادتی عورت کو ملے گی اور اصل چیز کا نصف[3]۔

۵- اگر عورت مرتد ہوجائے۔ یا کسی سے تعلق ناجائز پیدا کرلے ... ـــ ... ـــ تو پوری زیادتی اسکو ملیگی۔ اور اصلی مہر کی چیز کی وہ قیمت جو قبضہ لینے کے وقت تھی ملیگی۔

۶- جبکہ مہر خاوند کے قبضہ میں تھا کہ اس میں زیادتی واقع ہوئی۔ مگر اس سے پیشتر بیوی کو صحبت سے پہلے طلاق دے چکا تھا۔

۱- جبکہ (نصف مہر کی ادائگی کی ڈگری سے پہلے ہو یا بعد) ... ... ـــ تو مہر کی چیز اور زیادتی۔ دونوں کا نصف دیا جائے گا۔

۷- جبکہ مہر بیوی کے قبضہ میں تھا کہ اسمیں زیادتی واقع ہوئی۔ مگر اس سے پیشتر بیوی کو صحبت سے پہلے طلاق دے چکا تھا۔

۱- جبکہ (نصف مہر کی ادائے گی کی ڈگری نہیں ہوئی تھی) ـــ ... ... ـــ تو مہر کا قبضہ میں رہنا ایسا سمجھو جیسے نکاح فاسد میں ہوتا ہے۔

۲- جبکہ (نصف مہر کی ادائے گی کی ڈگری ہوچکی تھی) ـــ ... ... ـــ تو مہر کی چیز اور زیادتی۔ دونوں کا نصف دیا جائے گا۔

---

[1] یعنی آدھی قیمت خاوند دے گا۔ [2] نقصان غیر شخص سے وصول کیا جائے گا۔ [3] صاحبین کے نزدیک اصل اور زیادتی کا نصف [4]۔ مثلاً خاوند کے جوان بیٹے کا بوسہ لے۔

مسئلہ ۱ مہر کے متعلق عورت کو خیار عیب وغیرہ نہیں۔ مہر کے مال میں عورت کے واسطے خیار رویت ثابت نہیں ہوتا ہے نیز اسکو واپس نہیں کر سکتی الا اس صورت میں جبکہ خرابی بڑی ہو ×(۱) عیب خفیف کی صورت میں واپس نہیں کر سکتی جبکہ مال پیمائشی یا وزنی نہو۔ اور اگر پیمائشی یا وزنی ہو تو عیب خفیف کی وجہ سے بھی واپس کر سکتی ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری × (۲) اگر کسی خاص لونڈی کے بدلہ نکاح کیا اور وہ عورت کے قبضہ میں آکر مرگئی پھر عورت کو معلوم ہوا کہ وہ اندھی تھی تو عورت اس نقص کا نقصان خاوند سے لے گی جیسے بیع میں ہوتا ہے ۔ اگر لونڈی کوئی خاص نہو تو عورت ایک اندھی لونڈی کی قیمت کی ضامن اور خاوند ایک اوسط درجہ کی لونڈی کی قیمت کا ضامن ہوگا۔ تو دونوں ان قیمتوں کا فرق نکالکر جو کچھ خاوند کے ذمہ زیادہ نکلے گا وہ عورت کو دے گا۔ اگر اس لونڈی کی قیمت بمقابلہ اوسط درجہ کے لونڈی کے زیادہ ہو تو دونوں میں سے کوئی کچھ ایک دوسرے سے نہیں لے سکتا۔ فتاویٰ عالمگیری ×

مسئلہ ۲ مہر خاوند کے قبضہ میں تھا کہ نقصان ہوا۔ اگر خاوند کے قبضہ میں مہر میں نقصان آگیا۔ پھر خاوند نے قبل صحبت طلاق دے دی تو اس کی چند صورتیں ہیں۔ (۱) جبکہ نقصان کسی آفت سماوی کی وجہ سے ہو یہ دو حال سے خالی نہیں۔ اگر نقصان خفیف ہو تو اس صورت میں عورت کو نصف غلام عیبدار ملے گا بغیر تاوان نقصان کے۔ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ملے گا۔ اگر نقصان زیادہ ہو تو عورت کو اختیار ہے چاہے اس مہر کے مال کو خاوند ہی کے پاس رہنے دے اور اس سے اس کی نکاح کے دن کی قیمت کا نصف لے لے۔ اور چاہے نصف غلام عیبدار لے لے۔ اور اس کے ساتھ خاوند بالکل تاوان نقصان کا ضامن نہ ہوگا۔ (۲) جبکہ نقصان خاوند کے فعل سے ہو۔ اور یہ بھی دو حال سے خالی نہیں۔ اگر نقصان خفیف ہو تو عورت کو نصف غلام ملے گا اور خاوند نصف قیمت نقصان کا ضامن ہوگا۔ پھر عورت کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ غلام کو خاوند کے ذمہ چھوڑ کر نصف قیمت اس کی لے۔ اگر نقصان زیادہ ہو تو عورت کو اختیار ہے چاہے نکاح کے دن کی غلام کی نصف قیمت لے اور غلام کو خاوند کے پاس رہنے دے۔ اور چاہے نصف غلام لے کر خاوند سے نصف قیمت نقصان لے لے۔ (۳) جبکہ نقصان خود عورت کے فعل سے ہو۔ تو اس صورت میں عورت کو نصف غلام کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ اور عورت کو کچھ اختیار نہ ہوگا خواہ نقصان خفیف ہو یا زیادہ۔ (۴) جبکہ نقصان مہر میں خود ہی واقع ہو جائے (خفیف ہو یا زیادہ) تو ظاہر الروایت کے موافق یہ نقصان مثل آفت سماوی کے نقصان کے ہے۔ (۵) جبکہ نقصان کسی غیر شخص سے واقع ہو۔ یہ بھی دو حال سے خالی نہیں۔ اگر نقصان خفیف ہو تو عورت نصف غلام لے کر اس غیر شخص سے نقصان کی نصف قیمت تاوان لیگی اس کے سوا اس کو اور کچھ اختیار نہیں۔ اگر نقصان زیادہ ہو تو اس کو اختیار ہے چاہے نصف غلام لیکر اس غیر شخص سے نصف قیمت نقصان کا مواخذہ کرے۔ چاہے غلام خاوند کے ذمہ چھوڑ کر اس سے روز عقد کی نصف قیمت خادم کے متعلق لے لے۔ پھر خاوند اس غیر شخص سے قیمت کا مطالبہ کر سکتا ہے × یہ سب اس صورت میں ہے جبکہ مہر کے خاوند کے قبضہ میں ہونے کی حالت میں نقصان واقع ہو۔ فتاویٰ عالمگیری × (۶ و ۷) اگر مہر خاوند کے قبضہ میں تھا کہ تلف ہو گیا۔ پھر عورت کو قبل صحبت طلاق دی۔ تو عورت کے واسطے خاوند پر روز عقد کی نصف قیمت واجب ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری ×

اگر عورت سے کسی چیز کے عوض نکاح کیا اور وہ عورت کو سپرد کرنے سے پہلے تلف ہوگئی۔ یا کسی شخص نے اپنی بتا کر وہ لے لی اگر وہ ایسی چیز ہے جس کی قسم کی مل سکتی ہے تو خاوند کو اسی قسم کی دینی ہوگی۔ یا اس کی قیمت دینی ہوگی ×۔ اگر یہی چیز عورت نے اپنے خاوند کو ہبہ کر دی (یا بخش دی)۔ یا وہ کسی شخص کی نکلی اور مالک نے لے لی۔ تو عورت اس کی قیمت خاوند سے واپس لیگی ×۔ اگر مکان مہر ٹھیرایا گیا تھا کہ اس میں سے نصف پر کسی نے اپنی ملکیت ظاہر کر کے لے لیا تو عورت کو اختیار ہوگا کہ چاہے باقی نصف لے اور نصف کی قیمت لے۔ اور چاہے پورے مکان کی قیمت لے۔ اگر مرد نے قبل صحبت اس کو طلاق دے دی تو عورت کو باقی نصف ملے گا۔ فتاویٰ عالمگیری ×

مسئلہ ۳ مہر بیوی کے قبضہ میں تھا کہ نقصان ہوا۔ (۱) اگر عورت کے قبضہ میں مہر تھا کہ نقصان واقع ہوا۔ اور خاوند نے قبل صحبت طلاق دیدی۔ نقصان کسی آفت سماوی کی وجہ سے خفیف ہو۔ تو خاوند نصف غلام عیبدار لے لے اور کچھ نہیں۔ اگر نقصان زیادہ ہو تو چاہے نصف غلام عیبدار لے اور اس کے سوا اس کو اور کچھ تاوان نقصان نہیں ملے گا۔ اور اگر چاہے تو غلام عورت کے قبضہ میں چھوڑ کر عورت کے قبضہ کے روز کی نصف قیمت باعتبار صحیح و سالم غلام کے لے لے ×۔ اور اگر بعد طلاق کے ایسا نقصان واقع ہو تو عامہ مشائخ کے نزدیک یہ حکم ہے کہ خاوند اس کے نصف کو مع نصف نقصان کے لے۔ ایسا ہی امام قدوری نے

ـــــــ

لے۔ اگر ہبہ کو توڑ دے ×

اپنی شرح میں ذکر کیا ہے۔ اور یہی صحیح ہے ؛ (۳) جبکہ نقصان عورت کے فعل سے ہو خواہ قبل طلاق یا بعد طلاق کے۔ تو یہ صورت اور آفت سماوی سے نقصان کی صورت یکساں ہے ؛ (۳) جبکہ نقصان خاوند کے فعل سے ہو اور قبل طلاق کے ہو تو یہ صورت اور غیر شخص کے فعل سے نقصان ہونے کی صورت دونوں یکساں ہیں ــ فتاویٰ عالمگیری ؛ (۴) جبکہ نقصان مہر میں خود ہی واقع ہو تب بھی یہی حکم ہے ؛ (۵) جبکہ نقصان کسی غیر شخص سے واقع ہو۔ اگر قبل طلاق کے ہو تو مال مہر سے خاوند کا حق منقطع ہو جائے گا۔ اور خاوند کے واسطے عورت پر عورت کے قبضہ کے روز کی نصف قیمت واجب ہوگی اس واسطے کہ غیر شخص نے تاوان نقصان دیا تو یہ زیادتی منفصلہ[۱] ہو گئی۔ لیکن اگر عورت نے اس غیر شخص کو بری کر دیا یا تاوان نقصان قبل طلاق کے عورت کے پاس سے تلف ہو گیا تو ایسی صورت میں بسبب زوال مانع کے مال مذکور کی تنصیف ہوگی۔ اور اگر یہ نقصان بعد طلاق کے واقع ہو تو حاکم شہید نے ذکر فرمایا کہ یہ صورت اور قبل طلاق کے نقصان واقع ہونے کی صورت دونوں یکساں ہیں۔ پھر قدوری نے اپنی شرح میں ذکر کیا ہے کہ خاوند نصف اصل لیگا اور ارش یعنے جرمانہ کے متعلق اس کو اختیار ہوگا چاہے اس غیر شخص سے نصف جرمانہ وصول کرے اور چاہے عورت سے ؛ (۶) اگر مہر عورت کے قبضہ میں تھا کہ تلف ہوا پھر قبل صحبت عورت کو طلاق دیدی تو خاوند کے واسطے عورت پر روز قبضہ کی نصف قیمت واجب ہوگی ــ فتاویٰ عالمگیری ؛

۲۰ مہر خاوند کے قبضہ سے اور زیادتی ہوئی۔ (۱) اگر کسی نے ایک عورت سے ایک غلام یا لونڈی یا کسی مال معین پر نکاح کیا پھر مہر میں خود زیادتی ہو گئی پھر قبل صحبت کے طلاق دیدی۔ تو اگر عورت کے قبضہ لینے سے پہلے (یعنے جبکہ مہر خاوند کے قبضہ میں تھا) مہر میں زیادتی ہو گئی۔ اور یہ زیادتی متصلہ ہے جو اصل چیز سے پیدا ہوئی ہے جیسے مہر کی لونڈی یا غلام موٹے تازے ہو گئے۔ یا بالغ ہو گئے یا ان کا حسن وجمال بڑھ گیا۔ یا کسی کی آنکھ میں جالہ تھا وہ جاتا رہا۔ یا گونگا تھا کہ بولنے لگا۔ یا بہرہ تھا کہ سننے لگا۔ یا درخت خرما تھا کہ اس میں پھل آنے لگے۔ یا زمین تھی کہ اس میں اناج پیدا ہوا۔ اور یا یہ زیادتی منفصلہ ہے جو اصل چیز سے پیدا ہوئی ہے جیسے بچہ وارش وعقر و مہر درصورتیکہ کاٹ لئے گئے ہوں یا پشم وبال جبکہ علیحدہ کر لئے جائیں۔ یا چھوارے درخت سے توڑ لئے گئے۔ یا کھیتی اس زمین میں سے کاٹ لی گئی۔ تو ایسی صورت میں اصل وزیادتی دونوں نصف نصف کی جائے گی ؛ اگر عورت نے اصل معہ زیادتی اپنے قبضہ میں کر لی اور پھر مرد نے عورت کو طلاق دے دی قبل صحبت۔ تب بھی معہ زیادتی کے نصف نصف کی جائے گی ؛ (۳) اگر زیادتی متصلہ ہو جو اصل چیز میں سے پیدا نہیں ہوئی۔ جیسے کپڑے پر رنگ چڑھایا زمین تھی کہ اس پر عمارت بنائی۔ تو عورت اس پر قابض شمار ہوگی۔ اور تنصیف نہیں کی جائے گی ؛ اور جس روز عورت کو قبضہ دیا گیا ہے اس روز کی نصف قیمت دینی عورت پر واجب ہوگی ؛ (۴) اگر زیادتی منفصلہ ہو جو اصل سے پیدا نہ ہوئی ہو جیسے اگر کسی شخص نے مہر کے غلام کو کچھ ہبہ کیا۔ یا اس نے خود کچھ کمایا یا مکان مہر تھا کہ اس کا کرایہ آیا۔ تو امام اعظم کے نزدیک اصل چیز کی تنصیف ہوگی۔ اور زیادتی سب عورت کو ملے گی ؛ اور صاحبین کے نزدیک اصل وزیادتی دونوں کی تنصیف ہوگی۔ یاد رہے کہ اگر خاوند نے غلام کو اجارہ پر دیا ہو تو مزدوری خاوند کو ملے گی۔ مگر اس کو چاہیے کہ مزدوری صدقہ کر دے۔ اگر قبضہ کے بعد ہوا اور زیادتی متصلہ ہو اور اصل چیز سے پیدا ہوئی ہو۔ تو خاوند کو نصف کر کے نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ جس دن عورت کے سپرد کیا گیا ہے اس روز کی (اصل کی) نصف قیمت ملے گی۔ یہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے۔ لیکن امام محمد نے کہا کہ یہ امر مانع تنصیف نہیں ہے ؛ اگر زیادتی متصلہ ایسی ہو کہ اصل چیز سے پیدا ہو تو وہ مانع تنصیف ہے اور عورت پر اصل کی نصف قیمت واجب ہوگی ؛ اگر زیادتی منفصلہ اصل چیز سے پیدا ہو تو بالاجماع مانع تنصیف ہے ؛ اگر زیادتی منفصلہ اصل چیز سے پیدا نہ ہو تو صرف زیادتی عورت کو ملے گی۔ اور اصل چیز دونوں میں نصف نصف مشترک ہوگی۔ اور یہ سب اس صورت میں ہے کہ زیادتی پیدا ہونے کے بعد طلاق قبل صحبت کے واقع ہوئی ہو ــ فتاویٰ عالمگیری ؛ عورت پر واجب ہوگی نصف قیمت اصل کی جو قبضہ کے دن تھی کیونکہ مہر کی زیادتی تنصیف کی جاتی ہے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بعد قبضہ کے ــ درمختار ؛ مثلاً لونڈی مہر ملی پھر اس کے بچہ ہوا۔ عورت کو طلاق ہوئی قبل صحبت تو جو کچھ قیمت لونڈی کی قبضہ کرنے کے دن تھی اس کی نصف قیمت عورت خاوند کو پھیر دے گی۔ مگر لونڈی کے بچہ کو اپنی ملک میں رکھے گی۔ کیونکہ بچہ زیادتی

---

[۱] زیادتی یا تو متصلہ ہوگی یا منفصلہ۔ پھر متصلہ بھی متولدہ از اصل ہوگی جیسا کہ حسن وجمال وغیرہ دوسری زیادتی متصلہ غیر متولدہ از اصل جیسے رنگ وغیرہ کہ کپڑے پر چڑھا دیا۔ پھر منفصلہ از اصل بھی دو طرح کے ہیں۔ متولدہ از اصل جیسے جانور تھا جس کے بچہ پیدا ہوا۔ یا غیر متولدہ از اصل جیسے کسی نے غلام کو کہ مہر تھا کچھ ہبہ کر دیا ؛ [۲] جبکہ عورت قابض ہو گئی ہو ؛

منفصل ہے۔ اور زیادتی منفصل کی تنصیف قبضہ کرنے کے بعد نہیں ہوتی ۔ (۵) اگر زیادتی پیدا ہونے کے بعد صحبت سے پہلے عورت مرتد ہوگئی یا اپنے خاوند کے بیٹے کا بوسہ لیا تو یہ سب زیادتی عورت کو ملے گی اور عورت پر واجب ہوگا کہ قبضہ کے روز کی اصل کی قیمت واپس کرے ۔ فتاویٰ عالمگیری ۔

(۵) مہر بیوی کے قبضہ میں اور زیادتی ہوئی ۔ سند ۴ میں ذکر ہوا ۔

(۶) مہر خاوند کے قبضہ میں اور طلاق کے بعد زیادتی ۔ اگر طلاق پہلے واقع ہوئی ہو اور پھر زیادتی پیدا ہوئی ہو تو یا تو خاوند کے واسطے نصف واپس دینے کا حکم قضا جاری ہونے کے بعد ہوئی ہوگی یا اس سے پہلے ۔ خواہ قبضہ ہوگیا ہو یا نہ ہوا ہو ۔ تو اگر قضا سے پہلے ہو تو زیادتی و اصل دونوں میں نصف ہوگی خواہ حکم قضا پایا گیا ہو یا نہ پایا گیا ہو ۔ اگر بعد قبضہ کے ہوا اور خاوند کے واسطے نصف دینے کا حکم بھی ہوگیا ہو تب بھی یہی حکم ہے ۔ اگر خاوند کے واسطے نصف دینے کا حکم نہ ہوا ہو تو عورت کے پاس مال مہر عقد فاسد کے مقبوضہ کے حکم میں ہوگا ۔ فتاویٰ عالمگیری ۔

(۷) مہر بیوی کے قبضہ میں اور طلاق کے بعد زیادتی ۔ سند ۵ میں ذکر ہوا ۔

۴۱ ۔ مہر اور عطیہ کے متعلق جھگڑا اور فیصلہ ۔

(دیکھو دفعہ ۹۳)

ا ۔ دونوں کی زندگی میں ۔

۱ ۔ اگر مقدار مہر پر جھگڑا ہو تو مہر مثل کو معیار مان کر کمی بیشی کا فیصلہ کرو ۔

۱ ۔ مہر مثل کو معیار قائم کرو اس کے تین معنی ہیں ۔ مہر مثل کی مقدار تک تو عورت کے بیان اور قسم پر فیصلہ بہتر ہوگا ۔ اور اس سے زیادہ پر خاوند کے قسم اور بیان پر فیصلہ بہتر ہے ۔ اگر کوئی قسم نہ کھائے تو فیصلہ اس کے خلاف ہوگا پھر جو ثبوت پیش کرے فیصلہ اس کے حق میں ہوگا ۔ اور اگر فریقین ثبوت پیش کریں تو عورت کا ثبوت قابل غور ہوگا ۔ اور حکم نافذ کیا جائے گا ۔ تفصیل کے واسطے دیکھو سند ۱ ۔

۲ ۔ اگر مہر کوئی ایسی چیز ہو جو پیمائش کی جا سکتی ہو ۔ یا وزن کی جا سکتی ہو یا مقدار میں بیان کی جا سکتی ہو ۔ اور وہ دکھائی نہ گئی ہو صرف بتادی گئی ہو ۔ اور اس کی کمی بیشی پر جھگڑا ہو تو اسی طرح فیصلہ ہوگا جس طرح ابھی نقد مہر کے متعلق بتایا گیا ۔

۲ ۔ اگر مہر کی چیز کے متعلق جھگڑا ہو کہ کیا چیز تھی یا کیسی تھی ۔ تو اس کی حسب ذیل صورتیں ہیں ۔

۱ ۔ اگر کسی خاص چیز کا مہر تھا مثلاً غلام کا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ غلام عورت ہوگی یا مرد ۔ تب بھی اسی طرح فیصلہ ہوگا جس طرح ابھی نقد مہر کے متعلق بتایا گیا ۔ فرق یہ ہے کہ اگر مہر مثل لونڈی کی قیمت کے برابر ہو تو نقدی میں دینا ہوگا ۔

۲ ۔ اگر یہ تو معلوم ہو کہ مہر کیا چیز تھی ۔ لیکن اس کا قبضہ دینے سے پہلے خاوند ہی کے پاس تلف ہوگیا اور اس کی قیمت میں جھگڑا تھا تو خاوند کا بیان صحیح مانو ۔

۳ ۔ اگر یہ جھگڑا ہو کہ مہر کیا چیز تھی ۔ غلام سیاہ تھا یا سفید ۔ مہر مثل پر ڈگری دیجائے گی مگر فریقین سے قسم لیجائیگی ۔

۴ ۔ اگر کسی خاص چیز پر نکاح ہوا تھا تو دیکھو سند ۱ ۔

ب ۔ طلاق کے بعد (جبکہ صحبت یا خلوت نہ ہوئی تھی) ۔

۳ ۔ اگر مقدار مہر پر جھگڑا ہو کہ خاوند کم بتاتا ہو اور بیوی زیادہ ۔ تو خاوند کا بیان صحیح مانا جائیگا ۔

۱ ۔ اگر اس نصف مہر کی رقم اس قدر کم ہو کہ اس حیثیت کی عورت کے واسطے متعہ کے کافی نہ ہو ۔ تو بیوی کو متعہ ملیگا ۔ (عام خیال یہی ہے کہ متعہ ہی دیا جائیگا)

۴- اگر تقرر مہر پر جھگڑا ہو کہ دونوں میں سے ایک کہتا تھا کہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور دوسرا کہتا تھا کہ نہیں مقرر کیا گیا ہے۔ تو مہر مثل ملے گا اجماعاً۔

۱- اگر عورت نے کوئی خاص مقدار بتائی تھی تو مہر مثل اس سے زیادہ نہیں دیا جائیگا۔ اور اگر خاوند نے کوئی خاص مقدار بتائی تھی تو اس سے کم نہ ہونا چاہیے۔

ج- طلاق کے بعد (جبکہ صحبت یا خلوت ہو چکی تھی)۔

۵- فیصلہ بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح دونوں کی زندگی میں فیصلہ کا طریق بتایا گیا ہے۔

د- خاوند یا بیوی کے مرنے کے بعد۔

۶- اگر ورثا میں مقدار مہر پر یا تقرر مہر پر جھگڑا ہو تو معاملہ اس طرح طے کیا جائیگا جیسا کہ دونوں کی زندگی میں طے ہوتا۔

ر- خاوند اور بیوی کے مرنے کے بعد۔

۷- اگر ورثا میں مقدار مہر پر جھگڑا ہو تو خاوند کے ورثا کے بیانات قابل تسلیم ہونگے۔ (گو خاوند مستنکر ہی تھا)۔

۸- اگر ورثا میں تقرر مہر پر جھگڑا ہو تو خاوند کے ورثا کے بیانات کہ انکاری ہیں قابل تسلیم ہونگے۔ لیکن صاحبین کے نزدیک مہر مثل ملیگا فتویٰ اسی پر ہے۔

۱- اگر ورثا کے اقرار سے ثابت ہو کہ مہر مقرر کیا گیا تھا۔ تو خاوند کی جائداد سے مہر دیا جائیگا۔ (جبکہ خاوند پہلے مرا یا دونوں ساتھ مرے یا صحیح معلوم نہ ہو کہ کون پہلے مرا)

۹- اگر خاوند نے بیوی کو کچھ چیز بھیجی یا دی تو وہ ہدایات ذیل کے بموجب مہر میں شمار ہوگی یا نفقہ یا ہدیہ ہوگا۔

۱- کھانے پینے کی چیز جو ضائع ہونے والی ہے۔ مہر میں شمار نہ ہوگی۔ اور جو ضائع ہونے والی نہیں ہے وہ شمار ہو سکتی ہے۔ ۲- جو چیزیں خاوند کو دینی واجب ہیں جیسے سامان شب باشی۔ دوپٹہ وغیرہ وہ مہر میں شمار نہیں کر سکتا۔ ۳- اگر کوئی چیز جنس مہر سے ہو تو عورت اس کو مہر شمار کر سکتی ہے۔ اگر ایسی نہ ہو تو خاوند ودیعت شمار کر سکتا ہے۔ ۴- کوئی چیز جو خاوند مہر بتائے اور عورت ہدیہ تو عورت کو چاہیے کہ چیز واپس کر دے۔ ۵- عیدی مہر میں شمار نہ ہوگی۔ ۶- بیوی کے مرنے پر اس کی ماتم داری کے واسطے اگر خاوند نے کچھ بھیجا۔ اگر اس چیز کی قیمت بتا دی تھی تو واپس لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔ ۷- اگر مشک نافہ وغیرہ عورت کو بھیجا اور عورت نے بھی بدلہ میں کچھ بھیجا۔ تو عورت اپنی چیز واپس لے سکتی ہے اور مرد اپنی چیز کی قیمت مہر میں شمار کر سکتا ہے۔ ۸- باپ نے بیٹے کی منگنی کی اور کچھ رقم بھیجی۔ اور پھر مر گیا۔ تو اگر منگنی پختہ ہو گئی تھی تو میراث میں رقم شمار نہ ہوگی۔ ورنہ ہوگی۔

ٹ دیکھو ضمیمہ ۱۔

۱ مقدار مہر پر جھگڑا۔ (۱) اگر نکاح موجود ہونے کی حالت میں خاوند و بیوی میں مقدار مہر پر جھگڑا ہو۔ تو امام اعظم و امام محمد کے نزدیک مہر مثل کو معیار قرار دیا جائیگا۔ اگر مہر مثل فریقین میں سے کسی کی تصدیق کرے تو اس کی بات قابل قبول ہوگی مگر اس کو قسم ضرور کھانی پڑیگی + اگر خاوند نے کہا کہ مہر ہزار درم ہے اور عورت نے دو ہزار درم بتایا۔ اور عورت کا مہر مثل ہزار درم یا اس سے کم ہے تو خاوند کا بیان مقبول ہوگا مگر اس قسم پر کہ واللہ میں نے اس عورت سے دو ہزار درم پر نکاح نہیں کیا۔ اگر خاوند نے قسم کھانے سے انکار کیا تو زیادتی بسبب نکول کے ثابت ہوگی اور قسم کھالی تو زیادتی ثابت نہیں ہوگی۔ اور اگر فریقین میں سے کسی نے گواہ قائم کئے تو اس کے گواہوں کے موافق حکم دیا جائیگا اگر دونوں فریقوں نے گواہ دیئے۔ تو عورت کے گواہوں کے موافق حکم ہوگا + اور اگر عورت کا مہر مثل دو ہزار یا زیادہ ہو تو عورت کا بیان تسلیم کیا جائیگا۔ مگر ساتھ ہی قسم بھی لی جائیگی کہ واللہ میں نے ہزار درم پر نکاح نہیں قبول کیا ہے۔ تو اگر عورت نے قسم نہ کھائی تو ہزار درم پر ہونا ثابت ہوگا۔ اور اگر قسم کھالی تو دو ہزار درم ملیں گے جس میں سے ایک ہزار بمہر مسمیٰ ہوں گے جس میں خاوند کو کچھ اختیار نہ ہوگا اور ایک ہزار بطور مہر مثل ہوں گے جس میں خاوند کو اختیار ہوگا چاہے اس کے بدلے درم دے یا دینار۔ پھر فریقین میں سے جس نے گواہ قائم کئے اس کے موافق حکم ہوگا۔ اور اگر دونوں نے گواہ قائم کئے، تو خاوند کے گواہوں پر حکم ہوگا + اگر عورت کا مہر مثل ایک ہزار پانچ سو ہو۔ تو خاوند اور بیوی سے باہم قسم لی جائیگی۔ اگر خاوند نے قسم سے انکار کیا تو دو ہزار درم اس کے ذمہ لازم ہوں گے کہ بہ سبب بطریق تسمیہ ہوں گے۔ پھر اگر عورت نے قسم کھانے سے انکار کیا تو ایک ہزار درم کے متعلق حکم ہوگا۔ اور اگر خاوند و بیوی دونوں نے قسم کھائی تو ایک ہزار پانچسو پر حکم دیا جائیگا جس میں سے ایک ہزار بطور تسمیہ ہوں گے اور پانچسو بطور مہر مثل ہوں گے جس میں خاوند کو اختیار ہوگا چاہے دینار سے ادا کرے اور چاہے درم سے۔ پھر فریقین میں سے جو گواہ قائم کریگا اس کے موافق فیصلہ ہوگا اور اگر دونوں نے گواہ قائم کئے تو ایک ہزار پانچسو درم پر حکم دیا جائیگا جس میں سے ہزار درم بطور تسمیہ اور پانچسو درم بطور مہر مثل ہوں گے ـــ فتاویٰ قاضیخان +

قسم۔ قسم کی نسبت شیخ ابوبکر رازی نے فرمایا کہ باہمی قسم صرف ایک صورت میں ہے جبکہ مہر مثل دونوں میں سے کسی کا شاہد نہ ہو۔ اور اگر مہر مثل کسی کا شاہد ہو تو اسی کا قول مقبول ہونا چاہیئے۔ مگر اس سے دوسرے کے دعوے پر قسم لی جائیگی۔ اسی طرح دوسرے سے پہلے کے دعویٰ پر۔ گویا باہمی قسم اس طرح ہوگی + شیخ کرخی نے لکھا ہے کہ اگر فریقین کے پاس گواہ نہ ہوں۔ تو پہلے تو دونوں سے باہمی قسم لی جائیگی۔ اگر قسم کھالی تو امام محمد و امام ابو حنیفہ کے نزدیک مہر مثل معیار مانا جائیگا۔ اور شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا ہے کہ یہی اصح ہے ـــ فتاویٰ عالمگیری + مہر کے متعلق منکر پر قسم ہے اجماعاً ـــ رد المحتار + امام اعظم کے نزدیک نکاح میں قسم نہیں ـــ صاحب بحر الرائق وغیرہ نے اس کے جواب میں کہا کہ یہاں اصل نکاح پر قسم نہیں ہے بلکہ مال پر قسم ہے تو بالاجماع منکر مہر پر قسم ثابت ہوئی ـــ الطحطاوی +

(۲) اگر مہر عین نہ ہو بلکہ دین ہو کہ اس کا وصف بیان کر کے اپنے ذمہ لیا ہے مثلاً کوئی پیمائشی چیز کہ اس کا وصف بیان کر دیا یا وزنی چیز موصوف پر نکاح کیا۔ پھر خاوند و بیوی نے پیمائش اور وزن وغیرہ کی مقدار میں اختلاف کیا تو یہ مثل درم و دینار کی مقدار کے اختلاف کے ہے (جس کے متعلق ابھی بیان کیا گیا ہے) ـــ فتاویٰ عالمگیری +

۲ مہر کی چیز پر جھگڑا۔ (۱) اگر جنس مسمیٰ میں اختلاف ہو مثلاً خاوند نے دعویٰ کیا کہ میں نے تم سے ایک غلام پر نکاح کیا ہے اور بیوی نے کہا کہ ایک لونڈی پر نکاح کیا ہے۔ یا خاوند نے کہا کہ ایک بوری جو پر اور بیوی نے کہا ایک بوری گیہوں پر۔ یا خاوند نے کہا کہ ہزار درم پر اور عورت نے کہا کہ سو دینار پر۔ یا نوع مسمیٰ میں اختلاف کیا کہ ایک نے ترکی غلام کہا دوسرے نے رومی غلام کا دعویٰ کیا۔ یا ایک نے دینار نصوریہ کہا اور دوسرے نے دینار مصریہ کا دعویٰ کیا۔ یا صفت مسمیٰ میں اختلاف کیا کہ ایک نے جید کہا۔ دوسرے نے ردی کا دعویٰ کیا تو اس میں اختلاف مثل اختلاف دو مال عین کے ہے۔ سوائے درم و دینار کے کہ ایسا اختلاف مثل اختلاف مقدار درم و دینار (یعنے ہزار و دو ہزار) کے ہے کیونکہ دو جنس اور دو نوع اور دو موصوف میں سے کوئی بغیر باہمی رضامندی کے ملک میں نہیں آتی بخلاف درم و دینار کے کہ یہ دونوں اگرچہ جنس مختلف ہیں لیکن مہر کے متعلق یہ دونوں جنس واحد قرار دئے گئے ہیں۔ کیونکہ مہر مثل کا حکم جنس درا ہم و دنانیر سے ہو سکتا ہے کہ جس سے چاہے قرار دیا جائے۔ تو یہ جائز ہوا کہ بغیر باہمی رضامندی کے مستحق سو دینار ہو + یہ سب اس صورت میں ہے کہ مہر مال دین ہو + اگر مہر مال عین ہو

تو اگر فریقین نے اس کی مقدار میں اختلاف کیا تو اگر ایسی چیز ہو جس کی مقدار سے نکاح متعلق ہوتا ہے۔ جیسے طعام معین پر نکاح کیا۔ اور دونوں نے اس کی مقدار میں اختلاف کیا۔ اس طرح سے کہ خاوند نے کہا کہ میں نے تم سے اس طعام پر اس شرط پر کہ وہ دو بوری ہے نکاح کیا ہے۔ تو یہ مثل اختلاف ہزار درم کے ہے۔ اگر ایسی چیز ہو جس کی مقدار سے نکاح متعلق نہیں ہوتا۔ مثلاً کسی شخص نے ایک عورت سے اس کپڑے کے تھان پر بدیں شرط کہ وہ فی گز دس روپیہ کا ہے نکاح کیا۔ پھر دونوں میں اختلاف ہوا خاوند نے کہا کہ میں نے تم سے اس کپڑے پر بدیں شرط کہ وہ آٹھ گز ہے نکاح کیا لیکن عورت نے کہا کہ بدیں شرط کہ وہ دس گز ہے نکاح کیا تو ایسی صورت میں دونوں سے باہمی قسم نہیں لی جائیگی اور نہ مہر مثل معیار قرار دیا جائیگا۔ بلکہ بالاجماع خاوند کا بیان قبول ہوگا ــــ فتاویٰ عالمگیری + اگر مہر مسمیٰ کی جنس وعین دونوں میں اختلاف کیا مثلاً خاوند نے کہا کہ اس غلام پر اور عورت نے کہا کہ اس لونڈی سے نکاح کیا ہے تو یہ ہزار و دو ہزار درم کے مہر پر اختلاف کے مانند ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ اگر مہر مثل لونڈی کی قیمت کے برابر یا زیادہ ہو تو عورت کو لونڈی کی قیمت ملے گی لونڈی نہیں مل سکتی۔ بخلاف اس کے کہ اگر درم و دینار کے متعلق اختلاف ہو اور خاوند نے کہا کہ میں نے تجھ سے سو دینار یا زیادہ پر نکاح کیا تو عورت کو صرف سو دینار ملیں گے + (۲) اور اگر دونوں نے مہر پر اتفاق کیا اور مہر مال عین ہے مثلاً غلام یا کوئی اسباب پھر وہ خاوند کے پاس تلف ہو گیا۔ پھر دونوں نے اس کی قیمت میں اختلاف کیا تو خاوند کا بیان تسلیم کیا جائیگا + (۳) اور اگر خاوند نے کہا کہ میں نے تجھ سے سیاہ غلام پر جس کی قیمت ہزار درم تھی نکاح کیا اور وہ میرے پاس مر گیا اور عورت نے کہا کہ نہیں بلکہ تو نے مجھ سے گورے غلام پر جس کی قیمت دو ہزار درم ہے نکاح کیا ہے۔ اور وہ تیرے پاس مرا ہے تو مہر مثل کو معیار قرار دیں گے اور اگر مہر مثل دونوں کے دعوے کے درمیان ہو تو دونوں سے قسم لی جاویگی + (۴) اگر ایک خاص گون پر نکاح کیا اور وہ تلف ہو گیا پھر دونوں نے اس کی مقدار یا وصف میں اختلاف کیا یا کسی عورت سے ایک خاص کپڑے پر نکاح کیا یا پگھلی ہوئی چاندی پر یا چاندی کی صراحی پر نکاح کیا اور یہ چیزیں تلف ہو گئیں پھر دونوں نے اس کی پیمائش یا وصف یا وزن میں اختلاف کیا تو جیسی صورتوں میں ہم نے ذکر کیا ہے کہ قبل تلف ہونے کے خاوند کا بیان تسلیم کیا جائیگا۔ انہیں میں بعد تلف ہونے کے بھی خاوند کا بیان تسلیم کیا جائیگا۔ اگر دونوں نے وصف اور مقدار دونوں میں اختلاف کیا تو وصف کے حق میں خاوند کا بیان تسلیم کیا جائیگا۔ اور مقدار کے متعلق عورت کا بیان مہر مثل کی حد تک تسلیم کیا جائیگا ـــ اگر عورت نے کہا کہ تو نے مجھ سے اس غلام پر نکاح کیا ہے اور خاوند نے کہا میں نے تجھ سے اس لونڈی پر نکاح کیا ہے حالانکہ یہ لونڈی اس عورت کی ماں ہے اور پھر دونوں نے گواہ قائم کئے تو عورت کے گواہ صحیح مانے جائیں گے۔ اور لونڈی خاوند کی طرف سے آزاد ہو جاویگی۔ کیونکہ اس نے خود اقرار کیا ہے۔ اگر خاوند نے گواہ قائم کئے کہ میں نے ہزار درم پر نکاح کیا ہے اور عورت نے گواہ قائم کئے کہ اس نے سو دینار پر مجھ سے نکاح کیا ہے اور عورت کے باپ نے جو اس شخص کا غلام ہے گواہ قائم کئے کہ اس نے میرے رقبہ پر نکاح کیا ہے۔ تو باپ کے گواہ مقبول ہوں گے اور اگر باوجود اس کے عورت کی ماں نے جو خاوند کی لونڈی ہے گواہ قایم کئے کہ اس نے میری لڑکی سے میرے رقبہ پر نکاح کیا ہے تو باپ اور ماں کے گواہ صحیح مانے جائیں گے اور ان دونوں میں سے نصف نصف اس عورت کا مہر ہوگا۔ اور دونوں باپ اور ماں اپنی اپنی نصف قیمت کیواسطے خاوند کے لئے سعایت کریں گے اور اگر ایسا نہ ہوا بلکہ عورت نے گواہ قائم کئے کہ اس مرد نے مجھ سے سو دینار پر نکاح کیا ہے اور خاوند نے گواہ قائم کئے کہ میں نے اس سے ہزار درم پر نکاح کیا ہے تو قاضی نے عورت کے گواہوں پر سو دینار کے عوض نکاح ہونے کا حکم دیا پھر عورت کے باپ نے جو خاوند کا غلام ہے گواہ قائم کئے کہ خاوند نے میرے رقبہ پر اس عورت سے نکاح کیا ہے تو قاضی پہلے حکم کو منسوخ کر دیگا اور یہ حکم دیگا کہ یہ باپ اس کا مہر ہے۔ اور اگر خاوند مدعی ہو کہ میں نے اس عورت کے باپ پر نکاح کیا ہے اور باپ نے اس کے بیان کی تصدیق کی پھر دونوں نے گواہ قائم کئے اور عورت نے دعویٰ کیا کہ خاوند نے مجھ سے سو دینار پر نکاح کیا ہے اور گواہ قائم نہ کئے تو قاضی نے باپ اور خاوند کے گواہوں پر حکم دیا اور باپ کو مہر قرار دیا۔ اور عورت کے مال سے اس کو آزاد رکھا (یعنی اس کو آزاد قرار دیا) اور باپ کی ولا اس عورت کیواسطے قرار دی۔ پھر عورت نے گواہ قائم کئے کہ نکاح سو دینار پر ہوا تھا تو عورت کے گواہ تسلیم کئے جائیں گے۔ اور قاضی سو دینار کا خاوند پر حکم لگائیگا۔ اور عورت کے باپ کو خاوند کے مال سے آزاد قرار دیگا۔ اور ولا جس کا عورت کیواسطے حکم دیا ہے باطل کر دیگا ــــ فتاویٰ قاضیخاں +

۳ طلاق کے بعد جھگڑا مقدار مہر پر (صحبت نہیں ہوئی تھی) - اگر صحبت اور خلوت سے پہلے طلاق ہوئی اور اختلاف واقع ہوا تو اگر مہر مال دین ہو - اور مقدار مہر میں کہ ہزار ہے یا دو ہزار اختلاف کیا تو خاوند کا بیان تسلیم کیا جائیگا - اور خاوند کے بیان کے بموجب جو مہر ہوگا اس کا نصف دیا جائیگا - اس میں کچھ اختلاف نہیں - بلکہ شیخ کرخی نے کہا کہ اس پر اجماع ہے اور فرمایا کہ ہزار کا نصف دیا جائیگا نزد جمیع علماء — امام محمد نے جامع میں ذکر کیا ہے کہ بنا بر قول امام اعظم کے تا مقدار متعہ مثل عورت کا قول قبول ہونا چاہئے اور اس سے زائد میں خاوند کا قبول ہونا چاہئے - مگر صحیح وہی قول اول ہے - بعضوں نے فرمایا کہ درحقیقت دونوں روایتوں میں کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ جو اختلاف ہے وہ بسبب اختلاف موضوع ہے - مسئلہ کتاب النکاح کا موضوع ہزار دو ہزار ہے تو یہاں متعہ کی تحکیم کی کوئی وجہ نہیں - اور جامع صغیر میں دس اور سو موضوع ہے بایں طور کہ خاوند نے کہا کہ میں نے تجھے دس درم پر نکاح کیا اور عورت نے کہا نہیں سو درم پر - اور اس عورت کا متعہ مثل بیس درم ہے - تو موضوع میں اختلاف ہے + اگر مہر مال عین ہو جیسا کہ مسئلہ غلام و لونڈی میں ذکر ہوا تو عورت کو متعہ ملیگا - لیکن اگر خاوند راضی ہو جائے کہ عورت نصف لونڈی لے لے تو جائز ہے — فتاوی عالمگیری + پھر دونوں میں سے جو گواہ لائیگا اسکے گواہ مقبول ہونگے - اگر دونوں نے گواہ پیش کئے تو عورت کے گواہوں کو ترجیح ہوگی - اگر موافق ہو تو متعہ مثل مرد کے - اور مرد کے گواہوں کو ترجیح ہوگی اگر موافق ہو متعہ مثل عورت کے - اگر متعہ دونوں کے درمیان ہو تو دونوں سے قسم لیجائیگی - اور اگر دونوں قسم کھاگئے تو متعہ مثل کا واجب ہوگا — درمختار

۴ طلاق کے بعد جھگڑا تقرر مہر پر (صحبت نہیں ہوئی تھی) اگر جھگڑا تسمیہ کے متعلق ہوا ایک نے کہا کہ تسمیہ کچھ نہ تھا اور دوسرے نے کہا نہیں مہر تو مقرر ضرور کیا گیا تھا - تو بالاتفاق مہر مثل واجب ہوگا [۱] مگر عورت کے دعوی سے زیادہ نہیں دیا جائیگا - بشرطیکہ عورت ہی دعوی کرتی ہو کہ مہر قرار پایا تھا - اور اگر خاوند مدعی ہو تو اسکے دعوے سے کم نہ دلایا جائیگا + اگر صحبت واقع ہونے سے پہلے طلاق واقع ہوئی ہو اور پھر اختلاف ہوا ہو تو بالاتفاق متعہ واجب ہوگا — فتح القدیر - و فتاوے عالمگیری +

۵ طلاق کے بعد جھگڑا (صحبت ہو چکی تھی). اگر بعد طلاق کے دونوں نے اختلاف کیا - تو اگر بعد صحبت کے (یا بعد خلوت) کے طلاق ہوکر اختلاف ہوا تو اسکا حکم ایسا ہی ہوگا جیسا کہ نکاح موجود ہونے کی حالت میں بیان ہوا — فتاوے عالمگیری +

۶ خاوند یا بیوی کے مرنے کے بعد جھگڑا - اگر دونوں میں سے ایک کے مرجانے کے بعد ایسا اختلاف ہو تو اسکا حکم وہی ہے جو حالت قیام نکاح میں یا مقدار میں اختلاف کرنیکی صورت میں مذکور ہوا — ایضاح شرح کنز + دونوں میں سے کسی کا مرنا ان کے زندہ ہونے کے برابر ہے - حکم میں - خواہ اختلاف اصل مہر میں ہو یا مقدار مہر میں - کیونکہ مہر مثل ایک کی موت سے جاتا رہا — درمختار + ایک عورت نے اپنے خاوند کے مرنے کے بعد دعوی کیا کہ میرے اس پر ہزار درم مہر کے تھے تو امام اعظمؒ کے نزدیک پورے مہر مثل تک اُسکا قول قبول ہوگا — فتاوے عالمگیری +

۷ مقدار مہر پر جھگڑا بعد موت فریقین - اگر خاوند بیوی دونوں مرگئے اور وارثوں میں مقدار مہر میں اختلاف ہوا تو خاوند کے ورثا کا بیان تسلیم کیا جائیگا - اور استثنائے مستنکر نہ ہوگا - اور یہ امام اعظمؒ کا قول ہے - یہاں مستنکر کے دو معنے ہیں اول یہ کہ اس نے دس درم سے کم پر نکاح کیا ہے (اور مشائخ نے یہی تسلیم کیا ہے) - دوسرے یہ کہ یہ دعوی ہو کہ اس نے اس عورت سے اتنے مہر پر نکاح کیا کہ ایسی عورتیں اتنے مہر پر نکاح میں نہیں لائی جاتیں (اور مشائخ نے یہی تسلیم کیا ہے) - اور یہی صحیح ہے — فتاوے عالمگیری +

۸ تقرر مہر پر جھگڑا بعد موت فریقین - اگر اصل مہر قرار پانے نہ پانے میں دونوں کے وارثوں نے اختلاف کیا تو ان وارثوں کا بیان تسلیم کیا جائیگا جو مہر مسمٰی ہونیکا انکار کرتے ہیں - اور امام اعظمؒ کے نزدیک عورت کے واسطے کسی چیز کا حکم نہیں دیا جائیگا [۲] اور صاحبینؒ کے نزدیک مہر مثل کا حکم دیا جائیگا - اور مشائخ نے فرمایا کہ فتوے صاحبینؒ کے قول پر ہے — فتاوے قاضیخاں + پھر یہ حکم اسوقت صحیح ہے جبکہ عورت اپنے تئیں خاوند کے سپرد نہ کرچکی تھی - اگر اپنے تئیں سپرد کرچکی تھی - پھر زندگی میں اور بعد موت کے اختلاف ہوا تو مہر مثل کا حکم نہیں دیا جائیگا - کیونکہ ہم عادتاً جانتے ہیں کہ عورت نے بغیر مہر معجل لے لینے کے اپنے تئیں ہرگز مرد کے سپرد نہ کیا ہوگا - تو کہا جائے گا کہ یا تو

---

[۱] جبتک گواہ قائم نہ کئے جائیں مہر مقررہ کے متعلق — درمختار + [۲] ہندوستان میں مہر معجل اور فوراً اسکا طلب کرلینا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے +

اس قدر مہر جو تو نے بطور مہر معجل لے لیا ہے اقرار کرو ورنہ رواج کے موافق جس قدر وصول کیا جا سکتا ہے اس قدر وصول کرنے کا حکم کیا جائیگا۔ پھر باقی کے واسطے وہی ہوگا جو مذکور ہوا ـــ فتاوے عالمگیری۔ یہ حکم جب ہی لگایا جائیگا جب خاوند کچھ ادا کرنے کا مدعی ہو۔ اگر خاوند مدعی نہ ہوگا تو متعارف پر فیصلہ نہ ہوگا بلکہ پہلی تفصیل پر عمل ہوگا۔ اور رواج کے متعلق بحر الرائق و نہر الفائق میں محیط سے منقول ہے۔ اور یہی قول ہے فقیہ ابو اللیث کا۔ اور قاضیخاں کے نزدیک مسلم نہیں ـــ حاشیۃ المدنی۔ (۱) اگر خاوند و بیوی دونوں مر گئے اور عورت کا مہر نکاح میں مقرر ہو چکا تھا اور گواہوں سے ثابت ہوا یا وارثوں کی باہمی رضامندی یا تصدیق سے ثابت ہوا۔ تو عورت کے وارثوں کو اختیار ہوگا کہ اس کا مہر مذکور خاوند کی میراث سے وصول کریں اور یہ حکم اس وقت ہے جب معلوم ہو کہ پہلے خاوند مر گیا تھا۔ یا دونوں ساتھ مر گئے۔ یا آگے پیچھے مرنا معلوم نہ ہو۔ اور اگر عورت پہلے مری ہے تو اس میں سے حصہ میراث خاوند نکال دیا جائے گا۔ اگر دونوں فریق کے وارثوں نے اتفاق کیا کہ نکاح میں کچھ مہر نہیں ٹھہرا تھا۔ تو مہر مثل کا حکم دیا جائے گا۔ یہ صاحبین کا قول ہے اور اسی پر فتوے ہے ـــ فتاوے عالمگیری۔

⟵────◇────⟶

(۹) **خاوند کی دی ہوئی چیز مہر ہے یا ہدیہ**۔ اگر خاوند نے اپنی بیوی کو کچھ چیز بھیجی اور وہ اسکو ہدیہ سمجھتی رہی۔ مگر خاوند نے کہا کہ وہ مہر میں تھی۔ (۱) تو جو چیز کھانے کی ایسی ہو کہ کچھ عرصہ ٹھیر نہ سکتی ہو جیسے بھنا ہوا گوشت یا سالن یا پھل وغیرہ تو اس میں عورت کا بیان قابل تسلیم ہوگا اور یہ استحسان ہے۔ بخلاف اس کے کہ کھانے کی ایسی چیز ہو جو جمع رہ سکتی ہے۔ جیسے گھی۔ اخروٹ۔ بادام۔ پستہ وغیرہ تو اس میں خاوند کا بیان قابل تسلیم ہوگا۔ اور چیزوں کے متعلق فقیہ ابو اللیث نے یہ اختیار کیا ہے کہ جو چیزیں خاوند کے ذمہ واجب نہیں ہیں۔ جیسے موزہ۔ چادر وغیرہ اسکے متعلق خاوند کا بیان قابل تسلیم ہوگا۔ (۲) اور جو چیزیں خاوند کے ذمہ واجب ہیں جیسے اوڑھنی و کرتی اور شب باشی کا سامان تو ان کو وہ مہر میں شمار نہیں کر سکتا۔ پھر جن صورتوں میں خاوند کا بیان تسلیم کیا جاتا ہے اگر وہ چیزیں بعینہ موجود ہوں تو چاہیے کہ خاوند کو واپس کر دے اور اپنا مہر لے۔ کیونکہ یہ بیع بعوض مہر ہے اور خاوند اس کے ساتھ متفرد نہیں ہو سکتا۔ بخلاف اس کے کہ اگر وہ چیز جنس مہر سے ہو تو یہ صورت نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ چیز تلف ہو گئی تو پھر مہر کیا واپس مانگے گی ـــ فتاوے عالمگیری۔ اگر خاوند نے کوئی چیز مثلاً شمع یا مہندی اپنی بیوی کو بھیجی اور پھر کہا کہ وہ تو مہر میں تھی تو وہ صحیح نہیں مانا جائے گا کیونکہ وہ ہدیہ تھا نہ مہر۔ اگر قبل عقد کے کچھ بھیجا تھا تو اس کو واپس کر لینا ضرور ہے۔ اگر خاوند نے اپنی بات پر قسم کھالی تو جو چیز موجود ہے عورت کو اس کو واپس کر دینا چاہیئے۔ اور باقی مہر خاوند پر ہے ـــ در مختار۔ (۳) اگر خاوند نے کہا کہ یہ چیز ودیعت تھی اور عورت نے کہا کہ مہر میں تھی تو اگر وہ جنس مہر سے ہو تو عورت کا بیان صحیح رہیگا۔ اگر وہ چیز اسکے خلاف ہو تو خاوند کا بیان صحیح رہیگا ـــ فتاوے عالمگیری۔ خاوند نے عورت کو کچھ مال دیا۔ عورت نے دعویٰ کیا کہ یہ نفقہ میں تھا۔ اور خاوند نے کہا کہ مہر میں تھا۔ تو خاوند کا بیان صحیح رہیگا۔ لیکن اگر عورت نے گواہ پیش کئے۔ تو عورت صحیح رہیگی ـــ فتح القدیر۔ (۴) خاوند نے اپنی بیوی کو کچھ چیز بھیجی پھر بیوی کے باپ نے بھی خاوند کو کچھ بھیجا۔ پھر خاوند نے دعوے کیا کہ جو کچھ میں نے بھیجا تھا وہ مہر میں ہے تو قسم پر اسکے بیان کی تصدیق ہوگی۔ اگر وہ چیز موجود ہو تو بیوی کو چاہیئے کہ اس کو واپس کر کے باقی مہر لے لے کیونکہ وہ اس چیز کے مہر ہونے پر راضی نہیں ہوئی۔ اگر وہ چیز تلف ہو گئی تو اگر مثلی چیز ہو تو خاوند کو ویسی ہی اور چیز دیدے۔ اور اگر مثلی نہ ہو تو بیوی اپنے خاوند سے باقیماندہ مہر وصول نہیں کر سکتی۔ اور جو چیز عورت کے باپ نے بھیجی ہے اگر وہ تلف ہو گئی ہو تو خاوند سے کچھ واپس نہیں لے سکتی۔ اگر چیز موجود ہو تو اگر باپ نے اپنے ذاتی مال سے بھیجی ہو تو خاوند سے واپس لے سکتا ہے۔ اور اگر اس بیوی بالغہ کے مال میں سے اس کی رضامندی سے بھیجی ہو تو واپس نہیں ہو سکتی ـــ فتاوے قاضیخاں۔ (۵) ایک شخص نے عید کے موقع پر اپنی بیوی کو درہم بھیجے اور کہلا بھیجا کہ یہ عیدی ہے یا

فنکریہ کا روپیہ ہے پھر دعوی کیا کہ یہ مہر میں تھا تو اس کے قول کی تصدیق نہ کی جائے گی ۔۔ فتاوے عالمگیری ۔ (۶) ایک عورت مرگئی اور اس کی ماں نے ماتم داری کی ۔ اور خاوند نے اس کی ماں کے پاس ایک گائے بھیجی جس کو اس نے ذبح کرکے ماتم داری میں صرف کیا ۔ پھر خاوند نے اس گائے کی قیمت لینی چاہی تو اگر دونوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ واقعی یہ گائے اسی غرض سے بھیجی گئی تھی کہ ذبح کرکے مہمانوں کو کھلائی جائے ۔ اور قیمت کا کچھ ذکر نہیں ہوا تھا تو قیمت خاوند نہیں لے سکتا ۔ اور اگر دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ گائے کی قیمت بتادی گئی تھی تو قیمت واپس لیجا سکتی ہے ۔ اگر دونوں نے قیمت کا ذکر کرنے نہ کرنے میں اختلاف کیا تو قسم پر عورت کی ماں کا بیان قبول ہوگا ۔ مگر شیخ رح فرماتے ہیں کہ خاوند کا بیان قابل تسلیم ہونا چاہیئے ۔۔ فتاوے قاضیخاں ﴿ (۷) اگر کسی شخص نے عورت کو نافہ مشک وغیرہ خوشبو بھیجی پھر دعوی کیا کہ یہ مہر میں تھی تو اس شخص کا بیان قابل تسلیم ہے ۔ اگر عورت نے اسکو خاوند کی طرف سے ہدیہ خیال کرکے اسکی عوض میں کچھ بھیجا اور اس کے خیال کے خلاف ظاہر ہونے پر عورت نے اپنی چیز واپس لینی چاہی تو اسکو ایسا اختیار نہ ہوگا ۔ پھر اگر خوشبو کو ضائع نہیں کر دیا ہے تو خاوند اس کو واپس لے لیگا درحالیکہ عورت اس کے مہر میں شمار ہونے پر راضی نہ ہو ۔ اور اگر تلف ہوگئی تو خاوند کو اس کے مثل ملنا چاہیئے ۔ اور اگر مثل نہ ہو تو اس کی قیمت مہر میں شمار ہو جائیگی ۔۔ فتاوے عالمگیری ﴿ (۸) ایک شخص نے اپنے لڑکے کی منگنی کی اور اس کی سسرال میں درم بھیجے پھر وہ شخص مرگیا ۔ اور اس کے ورثا نے ان درموں کو بھی جو سسرال بھیجے گئے تھے میراث میں شمار کرنا چاہا ۔ تو شیخ رح نے فرمایا کہ اگر منگنی پختہ ہوگئی تھی تب تو یہ دینار لڑکے کے ہونگے اور اگر ابھی منگنی پختہ نہیں ہوئی تھی تو میراث سے شمار ہونگے ۔ اگر باپ زندہ ہے تو اس کا بیان صحیح تسلیم ہوگا ۔۔ فتاوے عالمگیری ﴿

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۳۳ ؛ لہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ولی خود نکاح کردے اور لڑکی کو علم نہ ہو ۔ اسیوجہ سے امام محمد رح نے نکاح کے علم ہونے کی شرط لگائی ہے

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۳۴ ؛

لہ بعض مستند کتب مثلاً ہدایہ شرح ہدایہ میں ہے کہ عورت کا بیان تسلیم کیا جائیگا الا جبکہ خاوند گواہ پیش کرے ﴿ ؂ کیونکہ خاوند یا بیوی میں سے اگر کوئی دخول سے پہلے مرجائے تو پورا مہر لازم ہوتا ہے ﴿ ؃ یعنی جو علیحدگی عورت کیطرف سے نہ ہو ۔ ابدا التفصیل ۔ اسلام خیار بلوغ ۔ ارتداد وغیرہ کی علیحدگی اسمیں شامل نہ ہوئی کیونکہ یہ علیحدگی مرد اور عورت دونوں کی طرف سے ہوتی ہے ﴿ ؄ جیسے کسی نے لونڈی سے نکاح کیا ۔ پھر اس کو خرید لیا ۔ تو علیحدگی ہوگئی اور مرد کی طرف سے ہوئی ۔ اسی طرح ارتداد زوج بھی فسخ نکاح ہے طلاق نہیں ۔۔ م

باب ۵ فصل ششم مہر کے متعلق مختلف امور (و متفرق) باب ۵

خلاصہ:۔ باپ اپنی بیٹی کے نکاح میں خاوند کی طرف سے مہر کا ضامن ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کوئی شخص بھی مہر کا ضامن بن سکتا ہے۔ اسی طرح باپ اپنے بیٹے کی مہر کے متعلق بھی ضامن ہو سکتا ہے مگر اس صورت میں عورت کی منظوری ضروری ہے+ عورت کو ہر وقت اختیار ہے کہ اپنا مہر اپنے خاوند کو بخش دے (اس کی زندگی میں یا اس کی موت کے بعد) یا اس کے ہاتھ کسی چیز کے عوض فروخت کر دے۔ یا اپنا مہر کسی کو ہبہ کر دے۔ مگر ان صورتوں میں عورت کا بالغ ہونا ضروری ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مرض الموت میں نہ ہو+ اگر خاوند نے عورت کا مہر معجل اس کے طلب کرنے پر نہیں دیا تو عورت کو اختیار ہے کہ اسکی فرمانبرداری سے انکار کرے۔ اگر مہر موجل ہو تو اسکی نہ ادائیگی سے خاوند سے انکار نہیں کر سکتی+ مہر ایک قرضہ ہے جسکی ادائیگی خاوند کے ذمہ ہے۔ مگر خاوند کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ اس قرضہ کے متعلق کوئی تحریر دے+

۴۲ - مہر میں ضامن ہونا اور اسکے قواعد

۱- اگر کوئی شخص[1] اپنی لڑکی (بالغ یا نابالغ یا دیوانی) کا نکاح کرے اور اس کے خاوند کی طرف سے خود مہر کا ضامن بنے تو بعد میں لڑکی کو اختیار ہے کہ ضامن[2] سے مہر وصول کرے یا خاوند سے (لڑکی کا ولی یا کوئی اور شخص بھی ضامن ہو سکتا ہے)

۱- اگر خاوند کہے کہ میں نے ضامن بننے کی اس شخص کو اجازت نہیں دی تھی ہاں نکاح کے واسطے اجازت دی تھی۔ تو وہ عورت مہر اس شخص سے وصول کریگی نہ خاوند سے۔ ہاں اگر ممکن ہو وہ شخص خاوند سے لے+ ۲- اگر خاوند کہے کہ میں نے نہ ضامن بننے کی اور نہ نکاح کرنے کی اجازت اس شخص کو دی تھی۔ اور کوئی ثبوت بھی اس کے خلاف نہ ملے تو نکاح باطل رہیگا۔ اور عورت اس شخص سے پورا مہر لیگی۔ اور بعض کے نزدیک نصف مہر+ ۳- اگر قاصد نکاح کرتے وقت کہے کہ اس شخص نے مجھے کچھ اجازت نہیں دی۔ ہاں میں نکاح کئے دیتا ہوں اور ضامن میں خود بنتا ہوں۔ اور خاوند سب سے منکر ہے۔ تو یہ سب باطل ہے۔ اگر ضامن روپیہ ادا کر دے تو وہ خاوند سے لے سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے اجازت دی ہو۔ ورنہ نہیں+

۲- اگر کوئی شخص اپنے نابالغ[3] بیٹے کا نکاح کرے اور ادائیگی مہر کا خود ضامن بنے تو عورت کی منظوری پر صحیح رہیگا اور وہ شخص ہی ادا کریگا نہ بیٹا الا اگر بیٹا بالغ ہو جائے+ اگر بیٹا نکاح کے وقت بالغ تھا۔ اور باپ ضامن بنکر بعد نکاح مر گیا۔ اور اس کی جائداد سے اس عورت نے مہر وصول کر لیا۔ تو ورثا بیٹے کے

---

[1] یا کوئی ولی یا نکاح کا قاصد+ [2] ضامن اگر مہر ادا کر دے تو خاوند سے وصول کرے۔ اگر اس کی اجازت سے ضامن بنا تھا+

[3] یا دیوانہ+

خلاف کوئی دعویٰ نہیں کرسکتے[1] +

۱- اگر باپ نے مہر ادا کردیا حالت صحت میں تو پھر وہ بیٹے سے نہیں لے سکتا الا جبکہ لینے کی شرط کرلی ہو + ۲- اگر کسی غیر شخص نے باپ کے ایما سے ضمانت کرلی تو وہ ضمانت کی رقم ادا کرنے کے بعد باپ سے وصول کریگا + ۳- اگر وصی نے یتیم کی بیوی کا مہر اپنے پاس سے دیا تو واپس لیگا + ۴- اگر باپ رقم ادا کرنے سے پہلے مرگیا۔ تو خاوند چاہے باپ کے ترکہ سے لے اور چاہے خاوند سے + ۵- اگر ضمانت صحت میں دی تھی اور ادائیگی رقم حالت مرض میں ہوئی۔ تو لڑکے کے حصہ میراث میں سے وہ رقم محسوب ہوجائیگی + ۶- ضمانت حالت مرض الموت میں باطل ہے +

۳- اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح کرے اور کہے کہ ایک ہزار درہم میری جائداد سے لینا۔ اور ہزار درہم فلاں شخص سے۔ اور خاوند نے منظور کرلیا۔ تو دو ہزار درہم مہر کی ادائیگی خاوند کے ذمہ ہوجائیگی + پھر اگر بیوی نے ایک ہزار اس شخص کی جائداد سے وصول کرلئے۔ تو ورثا خاوند سے لیویں +

۴- اگر باپ اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کرے۔ اور بیٹا اس کے بعد مرجائے اور اس کی کچھ جائداد نہ ہو تو عورت بیٹے کے باپ سے مہر وصول کریگی +

حاشیہ (۱) مہر کیواسطے ضامن خاوند یا ولی ہوسکتا ہے۔ اگر کسی شخص نے اپنی لڑکی بالغ یا نابالغ کا جو کنواری ہے (یا دیوانی ہے) کسی سے نکاح کیا اور خاوند کی طرف سے مہر کی ضمانت کرلی تو ضمانت صحیح ہے۔ اور عورت کو اختیار ہوگا چاہے مہر خاوند سے لے (یا ولی سے اگر وہ ضامن بنا ہو) بشرطیکہ مطالبہ کی اہلیت رکھتی ہو۔ پھر ولی یہ مہر ادا کرنے کے بعد خاوند سے وصول کریگا۔ بشرطیکہ خاوند کی مرضی سے ضامن بنا ہو۔ فتاویٰ عالمگیری + عورت کے مہر کے متعلق ولی کا ضامن ہونا صحیح ہے اگرچہ عورت صغیرہ ہو۔ اور اگرچہ ولی خود عاقد ہو۔ کیونکہ وہ تو محض سفیر ہے۔ درمختار + باقی کے واسطے دیکھو سند ۲ +

(۲) اپنے نابالغ لڑکے کے مہر کا ضامن بنا۔ اگر کسی نے اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کیا اور اس کی طرف سے مہر کا ضامن بنا۔ اور یہ بات اس کی صحت کے زمانہ میں واقع ہوئی تو جائز ہے بشرطیکہ عورت نے ضمانت قبول کرلی ہو۔ (۱) پھر جب باپ نے یہ رقم ادا کی تو اگر حالت صحت میں ادا کی تو جو استحساناً ادا کیا ہے وہ بیٹے کے مال سے نہیں لے سکتا الا اس صورت میں کہ اصل ضمانت میں یہ شرط کرلی ہو کہ واپس لے لونگا۔ (پھر عورت کو یہ اختیار ہوگا کہ خاوند کے ولی سے مہر کا مطالبہ کرے۔ اور خاوند سے مطالبہ نہ کرے جب تک کہ وہ بالغ نہ ہوجائے۔ پھر جب وہ بالغ ہوجائے تو عورت کو اختیار ہے کہ دونوں میں سے جس سے چاہے مطالبہ کرے) + (۲) اور اگر کسی غیر شخص نے باپ کے کہنے سے ضمانت کرلی تو وہ رقم ادا کرنے کے بعد باپ سے وصول کریگا + (۳) اسی طرح اگر وصی نے یتیم کی بیوی کا مہر اپنے پاس سے دیا تو واپس لیگا۔ (۴) اور اگر باپ ادا کرنے سے پہلے مرگیا تو عورت کو اختیار ہوگا کہ چاہے خاوند سے لے یا باپ کے ترکہ میں سے وصول کرے۔ پھر باپ کے وارث اس قدر رقم اس لڑکے کے مال سے واپس لیں گے اور یہ ہمارے اصحاب ثلاثہ کے نزدیک ہے۔ (۵) اور اگر ضمانت حالت صحت میں ہو اور ادائیگی حالت مرض میں تو خصاف نے ادب القاضی میں ذکر کیا ہے کہ امام اعظم اور امام محمدؒ کے نزدیک وہ متبرع نہ ہوگا اور لڑکے کے واسطے جو حصہ میراث ملا ہے اس میں سے

---

[1] ان صورتوں میں باپ تندرست تھا +

اسقدر رقم محسوب ہوجائیگی۔ بقالی میں ہے کہ اگر باپ نے کہا کہ تم لوگ گواہ رہو کہ میں نے اپنے بیٹے کا نکاح فلاں عورت سے کیا ہے تو اتنا کہنے سے ادائیگی مہر باپ کے ذمہ لازم نہ ہوگی۔ لیکن اگر وہ ادا کردے تو امام ابو یوسف کے نزدیک صلہ رحم قرار دیا جائے گا۔ اگر لڑکا بالغ ہو اور باپ نے بغیر اس کی مرضی کے اپنی حالت صحت میں مہر کی ضمانت کرلی پھر باپ مرگیا اور عورت نے اس کے ترکہ میں سے مہر وصول کرلیا تو باپ کے وارث بالاجماع اس رقم کو لڑکے سے واپس نہیں لے سکتے۔ اور دیوانہ اس معاملہ میں مثل نابالغ کے ہے۔ اور یہ سب اس وقت میں ہے جب ضمانت حالت صحت میں واقع ہوئی ہو۔ (۲) اگر ضمانت حالت مرض الموت میں واقع ہوئی ہو تو یہ باطل ہے کیونکہ اس نے اس حیلے سے وارث کو فائدہ پہنچانے کا ارادہ کیا ہے حالانکہ ایسا مریض ایسا کام کرنے سے ممنوع و مجبور ہوتا ہے۔ لہذا ضمانت صحیح نہیں ہوگی۔ فتاوی عالمگیری۔

ضمانت کا جائز ہونا اس شرط پر ہے کہ ولی حالت صحت میں ضمانت دے۔ اگر ولی ضامن بنا اپنے مرض الموت میں اور مکفول عنہ یا مکفول لہ وارث ہے تو ولی کا ضامن ہونا صحیح نہیں۔ ورنہ صحیح ہوگی ضمانت ولی کے ثلث مال سے۔ پھر دوسری شرط ولی کی ضمانت کی صحیح رہنے کی یہ ہے کہ عورت قبول کرلے یا اس کی طرف سے کوئی اور قبول کرے مگر مجلس ضمانت ایک ہی ہو۔ درمختار۔ اگر ایک شخص نے ایک عورت سے کسی کے واسطے نکاح کی درخواست کی اور اس کی طرف سے مہر کی ضمانت خود کرلی اور کہا کہ خاوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی طرف سے تیرے لئے مہر کی ضمانت کروں تو عورت نے اس قاصد کے کہنے پر بھیجنے والے سے نکاح کرلیا پھر خاوند آیا اور اس نے اس قاصد کی تصدیق کی کہ میں نے اس کو بھیجا تھا کہ مہر کی ضمانت کرے تو نکاح صحیح ہوگا اور ضمانت بھی صحیح ہوگی بشرطیکہ یہ قاصد ضامن ہونے کی اہلیت رکھتا ہو پھر جب قاصد ضمانت کی رقم ادا کرے تو خاوند سے وصول کرے گا۔ اور اگر بھیجنے والے نے انکار کیا کہ میں نے اس کو نکاح کے واسطے بھیجا تھا لیکن ضمانت کرنے کو نہیں کہا تھا تو نکاح صحیح ہوگا لیکن ضمانت اس عورت اور قاصد پر قائم ہوگی اور بھیجنے والے پر قائم نہ ہوگی۔ چنانچہ عورت کو اختیار ہوگا کہ قاصد سے مطالبہ کرکے اپنا مہر وصول کرے پھر قاصد نے جو کچھ ادا کیا ہے وہ خاوند سے وصول نہیں کرسکتا ہے اور اگر بھیجنے والے نے قاصد کے بھیجنے اور ضمانت کا حکم دینے دونوں باتوں سے انکار کیا اور اس کے متعلق گواہ نہیں ہیں۔ تو نکاح باطل ہوگا اور خاوند پر مہر واجب نہ ہوگا۔ لیکن عورت کو اختیار ہوگا کہ قاصد سے مہر کا مطالبہ کرے۔ اس کے بعد روایات مختلف ہیں۔ چنانچہ کتاب الوکالت میں ذکر ہے کہ عورت اس سے نصف مہر کا مطالبہ کرے گی۔ اور بعض جگہ یہ بھی ہے کہ پورے مہر کا مطالبہ کرے گی۔ بعض نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں دو روایتیں ہیں۔ اور بعض نے فرمایا کہ اختلاف جواب بسبب اختلاف وضع ہر دو مسئلہ ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔ چنانچہ ہم نے وکالت کے باب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ (۳) اگر قاصد نکاح کہے کہ مجھے خاوند نے کچھ حکم نہیں دیا لیکن میں تیرا اس سے نکاح کئے دیتا ہوں۔ اور مہر کی ضمانت کرلیتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ وہ اسکو منظور کرلے گا۔ اور عورت نے یہ منظور کرلیا پھر خاوند نے انکار کیا کہ میں نے قاصد کو نہیں بھیجا تھا تو یہ سب باطل ہوجائے گا۔ اگر وکیل نے جب کو نکاح کے واسطے وکیل کیا ہے مہر کی بھی ضمانت کرلی اور ادا کردیا تو اگر ضمانت بحکم خاوند (یعنی موکل) ہو تو وکیل خاوند سے وصول کرے گا ورنہ نہیں۔ فتاوی عالمگیری۔

خاوند اور ایک اور شخص ضامن بنے۔ ایک شخص نے دو ہزار درم پر اپنی بیٹی کا نکاح کیا اور اپنے متعلق اس امر کے گواہ قائم کئے کہ میں نے فلاں شخص سے دو ہزار درم کے بدلے اس شرط پر کیا ہے کہ ہزار درم خاوند کے ذمہ اور ہزار میرے ذمہ۔ تو اگر خاوند نے قبول کیا۔ تو پورا مہر خاوند کے ذمہ ہوگا۔ اور باپ اس کی طرف سے ہزار درم کا ضامن قرار دیا جائے گا۔ پھر اگر عورت نے یہ رقم اپنے باپ سے یا باپ کے ترکہ سے لیلی تو باپ یا اس کے وارثوں کو اختیار ہوگا کہ وہ رقم خاوند سے وصول کریں۔ فتاوی عالمگیری۔

نابالغ بیٹے کا مہر باپ کے ذمہ۔ اگر کوئی شخص اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کسی قدر مہر پر کردے اور پھر لڑکا مرجائے اور اس کی کچھ جائداد نہ ہو (یا اس کے پاس کچھ مال نہ ہو) تو اس قدر مہر لڑکے کے باپ کے ذمہ ہوگا۔ درمختار۔

۴۳-مہر بخش دینا یا فروخت کر دینا یا کسی کو دیدینا۔

۱-عورت کو اختیار ہے کہ اپنا مہر اپنے خاوند کو بخش دے۔(خاوند قبول کرے یا نہ کرے) صحبت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔باپ کو یا کسی ولی کو اسمیں مداخلت کرنیکا اختیار نہیں ہے۔(دیکھو دفعہ ۳۸)۔اگر خاوند انکار کرے تو عورت کا بخشنا صحیح نہیں رہے گا+

۱-متوفی خاوند کی بیوی اپنا مہر اپنے خاوند کو بخش سکتی ہے۔لیکن اگر وہ دردزہ میں مبتلا ہو اور اس وقت بخشے تو یہ ہبہ صحیح نہیں ہوگا+ ۲-اگر وہ خاوند کے ورثا کو بخشدے تب بھی صحیح ہے+ ۳-اگر مہر خاوند کو ہبہ کر دیا اور پھر وہ مہر ملکیت کسی اور کا نکلا اور اس نے لے لیا۔پھر اگر ہبہ کو توڑ دیا تو عورت خاوند سے اسکی قیمت واپس لیگی۔(دیکھو دفعہ ۳۹-۴۰)+ ۴-اگر عورت مہر شرطیہ بخشے تو شرط پوری ہونے پر صحیح ہیگا۔ورنہ پھر وہ بیوی کا حق ۵-مہر بخش دینے کے بعد خاوند نے کہا کہ میرے ذمہ مہر ہے اور اس کو پھر عورت نے بھی قبول کر لیا تو صحیح ہے۔مگر یہ محمول ہوگا مہر زیادہ کرنے پر ۶-اگر طلاق بائن دینے کے بعد مہر بخشے تب بھی صحیح ہے+

۲-اگر عورت نے خاوند کو مہر بخش دیا اور اس نے طلاق قبل صحبت دیدی تو اسکی مختلف صورتیں ہیں۔

ذیل میں مہر میں وہ چیزیں دی گئی ہیں جو وزن یا پیمائش کیجاسکتی ہیں۔اور شناخت کی جاسکتی ہیں۔(اور مہر ہزار درم فرض کیا گیا ہے)۔
۱-اگر عورت نے مہر قبضہ میں لے لیا تھا۔تو خاوند کو صرف ۵۰۰ درم واپس ملینگے+ ۲-اگر عورت نے مہر قبضہ میں نہیں لیا تھا۔یا صرف پانچ سو قبضہ میں لئے تھے۔تو فریقین میں سے کسی کے ذمہ لینا نہ دینا+ ۳-اگر عورت نے نصف مہر سے زیادہ پر قبضہ کر لیا تھا۔اور نصف سے کم خاوند کو بخش دیا تو خاوند عورت سے پورا نصف لیگا+ ۴-اگر بعض مال اسباب پر نکاح کیا۔پھر اس کا نصف عورت نے خاوند کو بخش دیا۔تو اب وہ عورت سے کچھ نہیں لے سکتا۔اگر مہر عورت کے قبضہ میں تھا یا نہیں۔اگر وہ چیز کوئی خاص ہو یا نہ ہو+ ۵-اگر عورت نے ہزار درم پر خاوند سے خلع کر لیا۔تو خاوند پانچسو واپس لیگا۔اور استحقاق کچھ نہیں+

۳-عورت کو اختیار ہے کہ اپنا مہر (قبضہ میں آنے سے پہلے یا بعد) اپنے خاوند کے ہاتھ فروخت کرے یا کسی چیز کے بدلہ دیدے+

۱-اگر خاوند نے صحبت سے پہلے طلاق دیدی تو (۱) اگر مہر عورت کے قبضہ میں تھا تو عورت نصف مہر کی مالک ہوگی اور قیمت وہ شمار ہوگی جو قبضہ لینے کے وقت تھی۔(۲) اگر مہر خاوند کے قبضہ میں تھا۔تو عورت نصف مہر لیگی مگر قیمت وہ شمار ہوگی جو مہر کی فروخت کے وقت ہو+ دیکھو دفعہ ۴۰+

۴-عورت کو اختیار ہے کہ اپنا مہر کسی کو ہبہ کر دے۔تو وہ شخص پھر خاوند سے وصول کر سکتا ہے+

۱-اگر طلاق قبل دخول ہوئی تو نصف مہر خاوند واپس لیگا+ ۲-اگر عورت نے مہر وصول کر کے کسی کو ہبہ کیا اور اس نے پھر خاوند کو ہبہ کر دیا۔پھر طلاق قبل دخول ہوئی تو خاوند نصف مہر واپس لیگا+ ۳-اگر مہر وصول کرکے کسی شخص کو ہبہ کر دیا۔پھر وہی مہر خاوند کو ہبہ کر دیا تو صحیح نہیں۔یہ حیلہ لگی

۵-باپ کو اختیار نہیں کہ اپنی بیٹی کا مہر بخش دے۔اجماعاً+

۱۔ اہل تشیع کے نزدیک باپ یا دادا کو اختیار ہے بشرطیکہ دغا سے یہ نہ کیا گیا ہو +

۶۔ مالک کو اختیار ہے کہ اپنی لونڈی کا مہر اسکے خاوند کو بخش دے۔ (اور اپنی مدبرہ اور ام ولد کا بھی) +

۱۔ مالک اپنی مکاتبہ کا مہر اسکے خاوند کو نہیں بخش سکتا۔ اگر اسکا خاوند اسکے مالک کو مہر دیدیگا تو ادائیگی مہر سے بری الذمہ نہیں ہوگا +

۷۔ عورت نے مہر بخشتے ہوئے کہا کہ میں بالغ ہوں۔ تو عمر کے متعلق تحقیقات کیجائیگی +

۸۔ اگر کسی نے اپنی مطلقہ سے شرط کی کہ اگر وہ مہر بخش دے تو اس سے دوبارہ نکاح کرے گا۔ اس نے مہر بخش دیا اور اس شخص نے نکاح نہ کیا۔ تو مہر کی ادائیگی خاوند کے ذمہ رہی +

۱۔ اگر بیوی سے کہا اگر تو مہر معاف کردے تو میں تجھکو اتنا ہی ہبہ کردوں۔ عورت نے معاف کردیا۔ مرد نے ہبہ نہ کیا۔ تو مرد کے ذمہ ادائیگی مہر ہے +

۹۔ اگر عورت مہر بخش چکی تھی اور مر گئی تو خاوند کا بیان بمقابلہ عورت کے ورثہ کے بیان کے قابل تسلیم ہوگا +

۱۰۔ اگر آپس میں اختلاف ہوا کہ طلاق نہ دینے کی شرط پر یا بلا شرط ہبہ کیا گیا تھا تو عورت کا بیان قابل تسلیم ہوگا +

سندات (۱) مہر خاوند کو بخش سکتی ہے۔ عورت کو اختیار ہے کہ اپنا مہر اپنے خاوند کو ہبہ کردے خواہ مرد نے اس کے ساتھ صحبت کی یا نہ کی ہو اور عورت کے اولیا میں سے خواہ باپ ہو یا کوئی اور کسی کو عورت پر اعتراض کرنے کا اختیار نہیں۔ شرح طحاوی + عورت کا مہر بخش دینا کل کو یا اس کے جزو کو درست ہے۔ خاوند قبول کرے یا نہ کرے ہاں اگر وہ مہر کی معافی قبول نہ کرے تو معاف نہ ہوگا۔ درمختار + (۱) اگر زید مر گیا اور اسکی بیوی نے اس کا مہر اسکو ہبہ کردیا تو جائز ہے اگر عورت نے دردزہ کے وقت جب کہ اس کی جان خطرہ میں تھی خاوند کو ہبہ کردیا اور مر گئی تو یہ ہبہ صحیح نہیں۔ (۲) اگر میت کی بیوی نے میت کے وارثوں کو اپنا مہر ہبہ کیا تو جائز ہے۔ فتاوی عالمگیری + (۳) دیکھو دفعہ ۳۹-۴۰ + (۴) اگر عورت نے کسی شرط پر اپنا مہر ہبہ کیا اور وہ شرط پوری ہوئی تو جائز ہے۔ اگر شرط پوری نہ ہوئی تو مہر حسب اعتقاد بیا عورت ہی کا رہے گا۔ فتاوی عالمگیری + (۵) خانیہ میں ہے کہ اگر خاوند نے بیوی کو مہر بخش دیا اور پھر اقرار کیا کہ یہ مہر میرے ذمہ ہے اور عورت نے بھی تسلیم کیا تو صحیح ہے۔ اور یہ محمول ہوگا مہر کے زیادہ کرنے پر۔ لیکن بزازیہ میں ہے کہ شبہ یہ ہے کہ یہ اقرار صحیح نہیں رہے گا یا اسکے کہ مہر پر زیادتی کا قصد ہو۔ درمختار + (۶) اگر بعد موت خاوند کے طلاق بائن کے بعد عورت مہر معاف کرے گی تب بھی صحیح رہے گا۔ حاشیۃ المدنی +

(۲) اگر مہر بخش دیا اور پھر طلاق ہوئی۔ (۱) اگر عورت سے ہزار درم پر نکاح کیا اور پورے ہزار وصول کرلے اور خاوند کو ہبہ کردے پھر خاوند نے قبل صحبت اس کو طلاق دیدی تو خاوند اس عورت سے پانسو درم واپس لے گا۔ اسی طرح اگر مہر کوئی پیمائشی یا وزنی چیز ہو جس کے متعلق بیان کردیا گیا ہو اور وہ اپنے ذمہ کرلی تھی تب بھی یہی حکم ہے کیونکہ وہ متعین نہیں ہے + (۲) اگر عورت نے ہزار درم پر قبضہ نہ کیا اور بغیر قبضہ کے خاوند کو ہبہ کردیئے اور پھر اس نے صحبت سے پہلے اس کو طلاق دیدی تو دونوں میں سے کوئی کسی سے کچھ نہیں لے سکتا۔ اور اگر اس نے پانسو درم وصول کرکے پھر پورے ہزار درم ہبہ کردیئے یعنی مقبوضہ و غیر مقبوضہ یا فقط باقی ہی ہبہ کئے اور خاوند نے قبل صحبت کے اس کو طلاق دیدی تو امام اعظم کے نزدیک ایک دوسرے سے کچھ واپس

نہیں لے سکتا۔ (۳) اگر عورت نے ہزار درم کے نصف سے کم ہبہ کئے اور باقی سب وصول کر لئے تو ایسی صورت میں امام کے نزدیک عورت سے نصف تک جس قدر وہ چاہے وہ لیکر پورا کر لے گا۔ ہدایہ۔ (۴) اگر عورت سے ایسی چیز پر جو معین کرنے سے متعین ہو جاتی ہے نکاح کیا پھر عورت نے اس چیز پر قبضہ کرنے کے بعد دیا اس سے پہلے) ساری یا آدھی خاوند کو ہبہ کر دی پھر قبل صحبت خاوند نے اسکو طلاق دیدی تو اب وہ عورت سے کچھ واپس نہ لے گا۔ اگر عورت سے کسی جانور کی عوض جس کی تعریف بیان کر دی تھی نکاح کیا تو بھی یہی حکم ہے خواہ عورت نے اس پر قبضہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ فتاوی عالمگیری۔ (۵) ابراہیم کی روایت سے امام محمد سے مروی ہے کہ اگر پورے ہزار درم عورت کو دے دئے پھر عورت نے ہزار درم پر اس سے خلع کیا قبل اس کے کہ عورت کے ساتھ صحبت ہوئی ہو تو خاوند عورت سے قیاساً پانسو درم واپس لے گا۔ اور استحساناً کچھ واپس نہ لیگا۔

۳ <u>خاوند کے ہاتھ مہر فروخت کر دیا</u>۔ اگر عورت نے مہر خاوند کے ہاتھ فروخت کیا یا کسی چیز کے عوض اس کو ہبہ کیا (۱) پھر اگر خاوند نے قبل صحبت اس کو طلاق دے دی تو خاوند اس سے نصف مہر کے مثل واپس لیگا۔ اگر مال مثلی ہو۔ یا نصف قیمت واپس لیگا اگر مثلی نہ ہو۔ بلکہ قیمت دار ہو۔ پھر اگر عورت نے قبضہ لینے سے پہلے فروخت کیا ہو تو فروخت کے دن کی نصف قیمت لیگا اور اگر بعد قبضہ کے فروخت کیا ہے تو قبضہ کے دن کی نصف قیمت لے گا۔ فتاوی عالمگیری۔

۴ <u>مہر کسی غیر شخص کو ہبہ کیا</u>۔ (۱) اگر عورت نے خاوند کے سوا کسی غیر شخص کو اپنا مہر ہبہ کیا اور اس کو وصول کر لینے پر مسلط کر دیا اور اس نے وصول کر لیا پھر خاوند نے قبل صحبت اسکو طلاق دے دی تو خاوند نصف مہر عورت سے واپس لے گا۔ (۲) اگر عورت نے مہر پر قبضہ کر کے کسی غیر شخص کو ہبہ کر دیا اور غیر شخص نے خاوند کو ہبہ کر دیا پھر خاوند نے قبل صحبت طلاق دیدی تو نصف مہر عورت سے واپس لیگا۔ خواہ مہر دین ہو (کہ معین کرنے سے معین نہیں ہوتا) یا عین ہو۔ فتاوی عالمگیری۔ (۳) اگر عورت نے اپنا مہر کسی شخص کو ہبہ کر دیا اور پھر عورت نے وہی مہر خاوند کو ہبہ کر دیا۔ تو یہ ہبہ صحیح نہیں (کیونکہ مہر کا مالک تو دوسرا شخص ہو گیا)۔ یہ حیلہ ایسا شخص کر سکتا ہے کہ ظاہر میں تو ہبہ کر دے اور یہ چاہے کہ یہ صحیح نہ ہو۔ درمختار۔

۵ <u>باپ اپنی بیٹی کا مہر بخش دے</u>۔ عام علماء کے نزدیک باپ کو اختیار نہیں کہ اپنی بیٹی کا مہر ہبہ کر دے۔ فتاوی عالمگیری۔

۶ <u>مالک لونڈی کا مہر خاوند کو بخش سکتا ہے</u>۔ مالک کو یہ اختیار ہے کہ اپنی لونڈی کا مہر اسکے خاوند کو ہبہ کر دے۔ چاہے یہ لونڈی مدبرہ ہو یا ام ولد (۱) اگر یہ لونڈی مکاتبہ ہو اور خاوند اس کا مہر مالک کو دیدے تو مہر سے بری نہیں ہو گا۔ فتاوی عالمگیری۔

۷ <u>کیا عورت مہر بخشنے کے وقت بالغ تھی</u>۔ ایک عورت نے ظاہر کیا کہ میں بالغ ہوں اور اپنا مہر اپنے خاوند کو ہبہ کر دیا تو مشائخ نے فرمایا کہ اس کا قد دیکھا جائے اگر بالغ عورتوں کا قد ہو تو اس کا کہنا صحیح تسلیم کیا جائے گا یہاں تک کہ اگر اسکے بعد اس نے کہا کہ میں بالغ نہ تھی تو اس کا یہ بیان قبول نہ ہو گا اور اگر اس کا قد بالغ عورتوں کا سا نہ ہو تو اس کا اقرار صحیح نہ ہو گا۔ شیخ نے فرمایا کہ قاضی کو ایسے معاملہ میں احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور عورت سے اس کی عمر دریافت کرے۔ اور پوچھے کہ تو نے کیونکر جانا کہ میں بالغ ہوں جیسا کہ لڑکے کے معاملہ میں مشائخ نے فرمایا ہے کہ اگر وہ اپنا بالغ ہونا ظاہر کرے تو قاضی احتیاط کے طور پر دریافت کرے کہ تو نے کیونکر جانا کہ تو بالغ ہے۔ فتاوی عالمگیری۔

۸ <u>مہر معاف کر دینے پر دوبارہ مطلقہ سے نکاح</u>۔ ایک شخص نے اپنی مطلقہ عورت سے کہا کہ اب میں تیرے ساتھ نکاح نہیں کرونگا جب تک تو اپنا مہر جو مجھ پر ہے مجھے ہبہ نہ کر دے تو عورت نے اس شرط پر ہبہ کر دیا کہ وہ اس سے پھر نکاح کرے۔ پھر خاوند نے اس سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ تو مہر خاوند کے ذمہ باقی رہیگا۔ خواہ وہ اس سے نکاح کرے یا نہ کرے۔ فتاوی عالمگیری۔ بحر الرائق میں اس مسئلہ کی توضیح اس طرح ہے کہ ایک شخص نے اپنی مطلقہ سے کہا کہ میں تجھے نکاح نہ کروں گا جب تک تو اپنا مہر معاف نہ کر دے۔ تو عورت نے بشرط نکاح معاف کر دیا۔ پھر مرد نے نکاح کرنے سے انکار کیا۔ تو مہر اس کے ذمہ باقی رہا۔ ایک وجہ تو ظاہر ہے۔ دوسری یہ وجہ ہے کہ ہبہ بغیر تسلیم کئے تمام نہیں ہوتا۔ مرد ہبہ سے انکار کر چکا ہے۔ فتاوی عالمگیری۔ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھے مہر سے بری کر دے تو میں تجھکو وہی مہر ہبہ کر دوں۔ تو عورت نے کہا کہ اچھا میں نے تجھے مہر سے بری کر دیا۔ پھر خاوند نے اس کو ہبہ کرنے سے انکار کیا۔ تو مہر کی ادائگی خاوند کے ذمہ میں رہی۔ فتاوی عالمگیری۔ خاوند نے بیوی سے کہا کہ میں تجھ سے صحبت نہیں کرونگا جبتک تو مہر معاف نہ کر دے تو بیوی نے مہر معاف کر دیا۔ تو بعضوں کے نزدیک مہر معاف ہو گیا کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ آپس میں تحفہ دیا کرو تا کہ محبت ہو۔ تو جب محبت کے واسطے تحفہ دینے کا حکم ہے تو محبت کیلئے مہر معاف کر دینا

بھی صحیح ہوگا۔ حاشیۃ المدنی +

(۹) مہر ہبہ کرنے میں خاوند کا بیان قابل تسلیم ہے۔ اگر عورت نے خاوند کو اپنے مہر سے بری کر دیا یا مہر اس کو ہبہ کر دیا پھر کچھ مدت بعد مر گئی۔ اور اس کے وارثوں نے دعویٰ کیا کہ عورت نے اپنے مرض الموت میں ہبہ کیا تھا یا بری کیا تھا۔ مگر خاوند اس بات کا انکار کرتا ہے۔ تو خاوند کا بیان صحیح تسلیم کیا جائیگا۔ فتاویٰ عالمگیری دیکھو سند ا +

(۱۰) طلاق کی شرط پر کیا گیا تھا یا نہیں۔ خاوند اور بیوی نے ایک موقع پر مہر کے ہبہ کے متعلق اختلاف کیا۔ بیوی نے کہا کہ میں نے اس شرط سے ہبہ کیا تھا کہ تو مجھے طلاق نہ دے۔ خاوند نے کہا کہ تو نے بغیر کسی شرط کے ہبہ کیا تو عورت کا بیان تسلیم کیا جائیگا۔ فتاویٰ عالمگیری +

۴۴۔ مہر نہ ملنے کی صورتیں خاوند کی اطاعت یا انکار۔

۱۔ اگر خاوند نے مہر معجل ادا نہ کیا (صحبت یا خلوت صحیحہ سے پہلے یا بعد) تو عورت کو اختیار ہے کہ خاوند کی اطاعت سے انکار کر دے[1]۔ چنانچہ خاوند نہ اس کو باہر جانے سے روک سکتا ہے۔ نہ سفر میں جانے سے۔ نہ نفلی حج سے (نزد امام ابو حنیفہ برخلاف صاحبین) + (دیکھو دفعہ ۲۳) +

۱۔ صاحبین کے نزدیک اگر صحبت ہو چکی ہے اور عورت کے خلاف مرضی ہوئی ہے۔ یا وہ نابالغ تھی۔ یا دیوانی۔ تب وہ آئندہ موقع پر خاوند کی اطاعت سے انکار کر سکتی ہے۔ اور خاوند کے ہمراہ سفر میں جانے سے بھی انکار کر سکتی ہے + لیکن علماء نے صحبت سے انکار کے متعلق امام ابو حنیفہ کے قول پر فیصلہ کیا ہے۔ اور سفر کی ہمراہی کے متعلق صاحبین کے قول پر + ۲۔ متاخرین کی رائے یہ ہے کہ اگر مہر معجل ادا بھی کر دیا جائے تب بھی سفر میں بیوی کو نہیں لے جا سکتا۔ ہاں ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں یا نزدیکی سفر کا مضائقہ نہیں + ۳۔ اگر بیوی کنواری اور بالغ ہے اور اس کا باپ مع تمام گھر بار کے دوسرے شہر جاتا ہے۔ تو لڑکی کو بھی لے جا سکتا ہے اگرچہ خاوند راضی نہ ہو۔ اور مہر معجل ادا نہ کیا ہو + ۴۔ چچا یا کوئی محرم جس کے قبضہ میں نکاح سے پہلے وہ عورت تھی وہی اس کو خاوند کے گھر سے واپس لے آئے یا خاوند کے پاس نہ جانے دے درحالیکہ خاوند نے مہر معجل ادا نہ کیا + ۵۔ صاحب شرائع الاسلام لکھتے ہیں کہ اگر ایک مرتبہ بھی صحبت ہو چکی ہو تو پھر آئندہ صحبت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ مہر معجل نہیں ملا۔ ہاں عورت کو دعویٰ کرنے کا حق حاصل ہے +

۲۔ اگر خاوند کہے کہ میری بیوی میرے حوالہ کی جائے تو میں مہر معجل ادا کر دوں۔ تو باپ یا ولی کو جس کے قبضہ میں وہ عورت ہو اس کو ایسا کرنا پڑیگا۔ اگر قاضی چاہے تو باپ کو مہر دیا جانے سے پہلے اس سے ضمانت لے لے + (دیکھو دفعہ ۵۰ و دفعہ ۵۱) +

۱۔ اگر عورت کسی دوسرے شہر میں ہے تو مہر یہاں ادا کر دے۔ اور پھر عورت کے باپ یا ولی کے ساتھ دوسرے شہر پہنچکر عورت کا قبضہ لے لے +

۳۔ اگر خاوند مہر معجل ادا کر دے۔ تو عورت اسکی اطاعت سے انکار نہیں کر سکتی۔ ہاں اگر ایک درم بھی باقی رہ گیا

---

[1] قانون اہل تشیع کے بموجب بھی عورت خاوند کی اطاعت سے انکار کر سکتی ہے۔ لیکن صحبت کے بعد انکار نہیں کر سکتی۔ ہاں اپنا مہر طلب کر سکتی ہے +

تب بھی عورت کو اطاعت سے انکار کرنے کا اختیار ہے۔ اور خاوند کو یہ اختیار نہیں کہ دیا ہوا مہر واپس مانگ لے +

۱- اگر مہر میں درم کھوٹے دیئے یا سکہ رائج الوقت کے نہیں تھے۔ تو جب تک بدل نہ دے اس وقت تک عورت کو اختیار ہے کہ خاوند کی اطاعت سے انکار کرے + ۲- اگر مہر کے بدلہ خاوند کوئی جائداد دے۔ تو جب تک عورت اپنے قبضہ میں نہ لے لے خاوند کی اطاعت سے انکار کر سکتی ہے + ۳- ہاں اگر صحبت ہو چکی ہے اور عورت کی رضامندی سے تو پھر درموں کا کھوٹا نکلنا۔ یا زمین کا دوسرا مالک پیدا ہونا کہ عورت کے قبضہ میں اب تک نہ آسکی خاوند کی اطاعت کے مانع نہ ہوگا + ۴- جب تک خاوند اپنے قرضدار سے مہر کا روپیہ ادا نہ کرا دے مہر کی ادائیگی نہ ہوگی + ۵- عورت بلا اجازت خاوند اپنے قرضخواہ و قرضدار سے معاملہ کے واسطے جا سکتی ہے۔ یا کبھی بچہ جنانے یا کسی میت کے نہلانے کو۔ دیکھو دفعہ ۶۱ +

۴ اگر مہر معجل ہے اور اس کی ادائیگی کیواسطے کوئی وقت مقررہ کیا گیا ہو تو وقت مقررہ سے پہلے یا اسکے بعد مہر نہ ادا ہونے پر عورت کو صحبت یا اطاعت سے انکار کرنیکا حق نہیں۔ (نزد ابوحنیفہ و امام محمد) +

۱- اگر نکاح اس شرط پر ہوا کہ ایک سال میں مہر ادا کیا جائیگا۔ تو عورت سال کے اندر صحبت سے انکار نہیں کر سکتی بشرطیکہ سال کے اندر صحبت کرنے کی شرط قرار پائی تھی۔ (اجماعاً) + اگر صحبت کی شرط قرار نہیں پائی تھی۔ تو امام محمد کے نزدیک وہی صحیح ہے جو ذکر ہوا۔ لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک نکاح کا مہر پہلے ادا ہونا چاہیے اور خاوند کو ادائیگی مہر میں التوا کرنا اس امر کو جانتے ہوئے اپنے حقوق میں بھی التوا کرنا سمجھنا چاہیے +

۲- اگر شرط کی تھی کہ صحبت کے بعد مہر معجل ادا ہوگا۔ تو شرط صحیح ہے +

۵ اگر کچھ مہر معجل ہے اور کچھ موجل جس میں سے معجل عورت کو مل گیا ہو۔ یا نکاح کے بعد عورت نے ایک عرصہ کیواسطے معجل کو بھی موجل تسلیم کر لیا ہے۔ تب اس کو خاوند کی اطاعت سے انکار کا کوئی حق نہیں +

۱- مگر امام ابو یوسف کے نزدیک اس عرصہ تک کے واسطے اطاعت سے انکار کر سکتی ہے +

۶ باپ اپنی نابالغ لڑکی کے مہر کا مطالبہ خاوند سے کر سکتا ہے (اگرچہ علاوہ اس کے فائدہ نہ اٹھا سکا ہو) اور خاوند باپ سے لڑکی کے سپردگی کا مطالبہ کر سکتا ہے + دیکھو دفعہ ۵۸ -

۷- اگر خاوند نے مہر موجل ادا نہیں کیا تو عورت کو اس کی اطاعت سے انکار کرنیکا اختیار نہیں مگر جبکہ مہر کی ادائیگی کی مدت صریح مجہول ہو +

سندات ۱ مہر نہیں ملا تو خاوند کی اطاعت سے انکار ۔ جس صورت میں کہ مرد نے عورت کے ساتھ صحبت کر لی ہو یا خلوت صحیحہ ہو گئی ہو اور یہ پہلے مہر کی ادائیگی صحیح ہو گئی ہو۔ تو اگر مہر معجل کی وصولیابی کے واسطے عورت اپنے تئیں مرد سے روکے تو امام اعظمؒ کے نزدیک عورت کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔ لیکن صاحبینؒ نے اس میں اختلاف کیا ہے + اسی طرح گھر سے باہر نکلنے اور سفر کرنے اور نفل حج کے واسطے جانے سے امام اعظمؒ کے نزدیک خاوند عورت

کو منع نہیں کرسکتا۔ لیکن اس صورت میں جبکہ باہر نکلنا حد سے گذر گیا ہو اور بے طریقہ ہو ـــ فتاوی عالمگیری ٭ عورت کے واسطے جائز ہے سفر میں چلا جانا اور خاوند کے گھر سے بلا اجازت نکلنا بضرورت۔ اور اپنے رشتہ داروں سے ملنے جانا بغیر اجازت خاوند کے جبتک مہر معجل نہ پایا ہوں ـــ درمختار ٭ (۱) جب تک عورت نے اپنے تئیں خاوند کے سپرد نہیں کیا ہے۔ اسوقت تک بالاجماع اسکو ایسا کرنیکا اختیار ہے ٭ اور اسی طرح اگر بیوی نابالغ ہو یا دیوانی کہ اس کے ساتھ صحبت ہوئی ہو مگر زبردستی یا کراہ تو ایسی صورت میں بھی اس کے باپ کو اختیار ہے کہ اسکو روک رکھے۔ یہانتک کہ اسکا مہر معجل وصول کرلے ٭ اگر خاوند نے عورت کی رضامندی سے اُس سے صحبت کی۔ یا خلوت کی تب بھی امام اعظمؒ کے نزدیک عورت کو اختیار ہوگا کہ اپنے تئیں خاوند کے ساتھ سفر میں جانے سے روکے۔ یہانتک کہ مہر پورا وصول کرلے لیکن صاحبینؒ کے نزدیک عورت کو اختیار نہیں ٭ شیخ امام فقیہ زاہد ابوالقاسم صفار امام اعظمؒ کے خیال پر فتوی دیتے تھے۔ اور عورت کو مرد کے پاس جانے سے روکنے میں صاحبینؒ کے خیال پر ہمارے بعض مشائخ نے امام صفار کا خیال پسند کیا ہے ـــ فتاوے عالمگیری ٭ عورت کو جائز ہے کہ اپنے خاوند کو روک دے صحبت کرنے سے اور اس کے دواعی (یعنی تقبیل و مساس) سے۔ اور روک دینا اس کو سفر میں ساتھ لیجانے سے اگرچہ بعد صحبت و خلوت کے ہو جو اُس کی رضامندی سے ہوتی ہو (یعنی مہر معجل لینے کے واسطے عورت ان امور سے خاوند کو روک سکتی ہے) کیونکہ تمام صحبتوں کا مہر کے بدلہ میں معاہدہ ہوا ہے تو اُن میں سے بعض کا سپرد کردینا سب کے سپرد کردینے کے برابر نہ ہوگا ـــ درمختار ٭ جبکہ مرد نے عورت کا پورا مہر ادا کردیا ہو تو اس کو اختیار ہے کہ عورت کو جہاں چاہے لیجائے لیکن بعض مشائخ کے نزدیک یہ حکم ہے کہ اس زمانہ میں خاوند اسکو سفر میں نہیں لیجا سکتا۔ اگرچہ اسکا مہر[1] ادا کردیا ہو۔ لیکن گاؤں[2] میں لیجا سکتا ہے۔ اور اسی پر فتوی ہے ٭ پھر خاوند کو اختیار ہے کہ بیوی کو گاؤں سے شہر میں لیجائے۔ یا ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں ـــ فتاوی عالمگیری ٭ خاوند اپنی بیوی کو ایسے سفر میں لیجا سکتا ہے جو کم سے کم سفر ہو (یعنی تین منزل سے کم) خواہ شہر سے گاؤں لیجائے یا گاؤں سے شہر کیونکہ یہ سفر نہ ہوگا۔ اور تاتارخانیہ میں صرف گاؤں لکھا ہے کہ رات تک واپس آجانا ممکن ہو۔ اور کافی نے اس کو مطلق لکھا ہے۔ اور اسی پر فتوی ہے ـــ درمختار ٭ مفتی کو چاہیئے اسکے متعلق مصلحت وقت پر غور کرکے فتوے دے۔ اگر خاوند امانت دار اور صالح ہو اور نہ جانے کے واسطے عورت کی سرکشی ہے تو سفر میں ساتھ لیجانے کا فتوی دے۔ ورنہ نہ دے ـــ حاشیۃ الطحطاوی

(۲) اگر ایک شخص نے اپنی بیٹی بالغ کنواری کا نکاح کردیا۔ پھر باپ نے چاہا کہ اس شہر کو چھوڑ کر معہ اپنے بال بچوں دوسرے شہر چلا جائے۔ تو اس کو اختیار ہے کہ اپنی بیٹی کو بھی ساتھ لیجائے اگرچہ اس کا خاوند راضی نہ ہو۔ درصورتیکہ خاوند نے اس کا مہر ادا نہ کیا ہو۔ اور اگر مہر ادا کردیا ہو تو بلا رضامندی خاوند کے باپ اس بیٹی کو اپنے ساتھ نہیں لیجا سکتا ـــ فتاوی عالمگیری ٭ (۳) ایک نابالغ لڑکی کا نکاح ہوا اور وہ مہر لینے سے پہلے اپنے خاوند کے ہاں بھیجدی گئی تو جس شخص کے ہاں نکاح سے پہلے لڑکی رہی تھی اسی کو اب بھی اختیار ہوگا کہ اسے خاوند کے ہاں سے اپنے گھر میں لے آئے۔ اور باہر نکلنے سے منع کرے۔ یہانتک کہ اس کا خاوند اس کا مہر دے ٭ اگر چچا نے اپنی نابالغ بھتیجی کا مہر مثلے پر نکاح کیا اور اسکو خاوند کے سپرد کردیا۔ مگر ابھی تک وہ تمام مہر وصول نہیں ہوا تو یہ اُسکا سپرد کردینا فاسد ہے اور وہ اپنے گھر واپس کردی جاوے گی ـــ فتاوے عالمگیری ٭

(۲) باپ کو چاہیئے کہ بیٹی کو خاوند کے حوالہ کرے تو مہر لے ۔ اگر خاوند نے باپ سے اپنی بیوی کے سپرد کرنے کا مطالبہ کیا تو اگر وہ اپنے باپ کے گھر میں موجود ہے۔ تو باپ پر اُس کا سپرد کردینا واجب ہے۔ اور اگر موجود نہ ہو اور نہ باپ اس کے سپرد کرنے پر قادر ہو تو باپ کو مہر کے وصول کرنیکا بھی اختیار نہیں ٭ اگر عورت اپنے باپ کے گھر میں ہو۔ لیکن خاوند کو اطمینان نہ ہو کہ وہ اس کے سپرد کردے گا بلکہ وہ اُس کے باپ کی طرف سے بدگمان ہو تو قاضی باپ کو حکم دے گا کہ اس کے مہر کی بابت خاوند کو کفیل دے۔ اور خاوند کو حکم دے گا کہ مہر اُس کا ادا کردے ـــ فتاوے عالمگیری ٭ (۱) اگر کسی شخص نے مہر کی نالش شہر کوفہ میں دائر کی اور بیوی بصرہ میں ہے تو بیوی کے باپ کو یہ تکلیف نہ دی جائے گی کہ اُس کی بیوی کو کوفہ میں لادے۔ بلکہ خاوند سے کہا جاویگا کہ باپ کو مہر دیکر اُس کے ساتھ بصرہ جاکر بیوی کو وہاں سے لے لے ـــ فتاوے عالمگیری ٭

(۳) ادائیگی میں سے کچھ باقی رہ گیا ۔ اگر خاوند نے پورا مہر ادا کردیا ہو۔ مگر ایک درہم باقی رہ گیا ہو تو عورت کو اختیار ہوگا کہ اپنے تئیں خاوند سے روکے اور خاوند کو یہ اختیار نہیں ہوگا کہ جو کچھ اس کی بیوی نے وصول کرلیا ہے اس کو واپس لے ٭ (۱) امام ابویوسفؒ نے فرمایا ہے کہ اگر عورت نے مہر وصول کرلیا لیکن درہم کھوٹے

---

[1] مہر معجل ہو یا موجل ـــ درمختار ٭ [2] گاؤں سے مطلب ہے شہر کے قریب کی آبادی ٭

ہنگے۔ یا ایسے درہم ہیں کہ ان کا رواج نہیں تو جب تک ان کو تبدیل نہ کرا لے اس وقت تک اپنے تئیں خاوند سے روک سکتی ہے — فتاوے عالمگیری۔ (۲) اگر خاوند نے عورت کے ہاتھ مہر کے بدلے کوئی مال فروخت کر دیا تو عورت کو اختیار ہے کہ اس مال پر قبضہ کرنے سے پہلے اپنے تئیں خاوند سے روکے — فتاوی عالمگیری۔ (۳) اگر خاوند نے عورت کے ساتھ اسکی رضامندی سے صحبت کی پھر عورت نے جو مہر وصول کیا تھا اس کو کھوٹا یا خراب پایا۔ یا عورت نے جو کوئی چیز اپنے خاوند سے مہر کے بدلے خریدی اور اپنے قبضہ میں لے لی اور بعد صحبت کے جو عورت کی رضامندی سے ہوئی اس چیز پر کسی شخص نے اپنا استحقاق ثابت کر کے اپنے قبضہ میں لے لیا تو عورت کو یہ اختیار نہیں کہ اپنے تئیں خاوند سے روکے۔ (۴) اگر مہر فی الحال دینا قرار پایا ہو اور عورت نے اپنے قرضخواہ کو بلا کر خاوند کے حوالہ کر دیا تو عورت کو اختیار ہے کہ جب تک قرضخواہ خاوند سے رقم وصول نہ کرے تب تک اپنے تئیں خاوند سے روکے۔ اور اگر خاوند نے مہر معجل کی ادائگی کے واسطے اپنے کسی قرضدار کو عورت کے حوالہ کر دیا کہ وہ مہر کی بیباقی کر دے گا تو استحساناً خاوند کو عورت کے ساتھ صحبت کرنے کا اختیار نہیں۔ جب تک کہ عورت قرضدار سے مہر کی پوری رقم وصول نہ کر لے — فتاوے عالمگیری۔ (۵) جب مہر معجل عورت کو مل چکا تو وہ گھر سے نہ نکلے سوائے اسکے کہ اس کا قرض کسی پر ہو یا کسی کا قرض اس پر ہو — اسکے متعلق یا بعض ضروری باتوں کے متعلق دیکھو دفعہ ۱۶۰ و ۱۶۱۔

۴ اگر مہر معجل میعادی ہے تو عورت صحبت سے انکار نہیں کر سکتی۔ اگر مہر معجل ہو کہ اس کی میعاد معلوم ہو اور میعاد قریب آگئی۔ تو امام اعظم و امام محمد کے خیال میں عورت کو یہ اختیار نہیں کہ مہر وصول کرنے تک اپنے تئیں خاوند سے روکے۔ (۱) اگر کسی عورت سے ہزار درہم کے بدلے بوعدہ ادائگی ایک سال نکاح کیا پھر خاوند نے سال کے اندر عورت سے صحبت کرنی چاہی قبل اسکے کہ اس کو کچھ مہر دے تو اگر یہ شرط کر لی تھی کہ سال کے اندر اسکے ساتھ صحبت کریگا تو خاوند کو یہ اختیار ہوگا اور عورت اس کو ہرگز منع نہیں کر سکتی اور اگر یہ شرط نہیں کی تھی تو امام محمد کے نزدیک بیع کے طریق پر خاوند کو صحبت کرنے کا اختیار ہوگا اور امام ظہیر الدین اسی پر فتوی دیتے تھے۔ لیکن امام ابو یوسف نے فرمایا ہے کہ عورت کو ایسا اختیار نہیں۔ اور صدر الشہید اسی پر فتوی دیتے تھے۔ اگر مہر معجل ادا کرنے سے پہلے صحبت کرنے کی شرط کر لی تھی۔ تو ایسی شرط صحیح ہے — فتاوی عالمگیری۔ ابو یوسف سے منقول ہے کہ عورت کو صحبت کرنے سے منع کرنے کا حق ہے اگر مہر کی ادائگی کی مدت مقرر کی گئی ہے۔ اسی پر فتوی ہے۔ بدلیل استحسان کے — درمختار۔ دلیل استحسان یہ ہے کہ جب خاوند نے کل مہر کی ادائگی کی مدت مقرر کی تو اپنے حق استمتاع کے ساقط ہونے پر راضی ہوا کیونکہ مہر بدلہ ہے استمتاع کا۔ استاد ظہیر الدین کا فتوی عدم امتناع پر ہے۔ اور صدر شہید کا جواز امتناع پر ہے گویا فتوے مختلف ہیں — حاشیۃ المدنی۔ اگر نکاح کیا کسی عورت سے سو درہم مہر کے بدلہ کہ ایک خاص مدت میں ادا کئے جائیں گے اور شرط یہ ہوئی کہ چالیس درہم جلد ادا کر دوں گا تو عورت کو جائز ہے کہ خاوند کو صحبت سے روک دے یہانتک کہ باقی درہم بھی لے لے۔ اور عورت کے واسطے اس روک دینے پر بھی نفقہ ہے (اگرچہ پہلے دخول رضامندی سے ہو چکا ہو) — درمختار۔

۵ موجل کو معجل کیا یا برعکس۔ اگر پہلے مہر معجل قرار پایا اور پھر بعد میں اسکو موجل کر دیا تو امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ عورت کو اپنے تئیں روکنے کا اختیار ہوگا۔ اگر کچھ مہر معجل اور کچھ میعادی ہو اور عورت نے معجل سب وصول کر لیا ہو یا نکاح کے بعد کل مہر ایک خاص عرصہ کے واسطے میعادی کر دیا ہو۔ تو دونوں صورتوں میں عورت کو اپنے تئیں روکنے کا اختیار نہ ہوگا۔ (۱) بقول امام ابو یوسف میعاد آنے پر مہر وصول کر لینے تک عورت کو اپنے تئیں روکنے کا اختیار ہوگا — فتاوی عالمگیری۔

۶ باپ نابالغ کا مہر طلب کر سکتا ہے۔ صغیرہ کے باپ کو خاوند سے مہر کے مطالبہ کا اختیار ہے (اگرچہ صغیرہ سے وہ فائدہ نہ اٹھا سکتا ہو)۔ اور خاوند کو صغیرہ کے قبضہ میں لینے کا مطالبہ کرنے کا اختیار ہے اگر وہ مرد کی برداشت کرنے کے لائق ہو — درمختار۔ دیکھو دفعہ ۵۵۔ اگر باپ نے اپنی بیٹی کا مہر وصول کرنا چاہا تو بیٹی کا موجود ہونا شرط نہیں — فتاوے عالمگیری۔

۷ مہر موجل میں بھی عورت اطاعت سے انکار کر سکتی ہے۔ مہر موجل کی صورت میں عورت کو اطاعت سے انکار کرنے کا حق نہیں ہے۔ مگر اس صورت میں ہے جبکہ ادائگی کی مدت صریح مجہول ہو تو ایسی صورت میں ادائگی فی الحال سمجھو (یعنی مہر معجل سمجھو) جیسا کہ غایۃ البیان میں ہے۔ لیکن اگر مدت ادائگی

ط جیسے ادائگی کا وقت مقرر ہو مثلاً جب خاوند کی نوکری جاتی رہے۔ یا جب بارش ہے آنہا ہو یا جب خوب آندھی چلے۔

طلاق ہونے تک یا موت آنے تک مقرر کی گئی ہو (اگرچہ یہ بھی مجہول ہے، تو بسبب[۱] رواج کے صحیح رہے گی جیسا کہ بزازیہ میں ہے ــــ درمختار +

۴۵ - مہر کے متعلق متفرق امور -

دیکھو نکاح کے متعلق متفرق امور - دفعہ ۸

۱ - مہر ایک قرضہ ہے جو خاوند سے وصول کیا جائیگا - اور بعد موت اس کی جائداد سے +

۱ - بیوی کے مرنے کے بعد اس کے ورثا خاوند سے یا اس کی جائداد سے مہر لیں گے + **۲** - اگر مہر پورے ترکہ کے برابر ہو تو موصی لہ اور ورثا سب محروم کئے جائیں گے دیکھو کتاب المیراث دفعہ ۱۰ + **۳** - اگر کسی نے اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کیا - اور پھر لڑکا مر گیا - تو ادائیگی مہر لڑکے کے باپ کے ذمہ ہے - دیکھو دفعہ ۴۲ + **۴** - اگر نکاحنامہ میں یہ شرط لکھی گئی تھی کہ مہر کچھ نہیں ملیگا - تب بھی مہر ملیگا - بلکہ مہر مثل ملیگا - دیکھو دفعہ ۴۲ + **۵** - اہل تشیع کے قانون اثنا عشری کے بموجب (ا) جوان عورت مہر نہ لینے کی شرط کر سکتی ہے (ب) عورت کا ولی بھی تنہا یہ شرط کر سکتا ہے (ج) مہر نہ لینے کا اختیار بھی لکھا جا سکتا ہے + لیکن اسمعیلی قانون وہی ہے جو حنفی ہے + **۶** - باپ اپنے نادار بالغ بیٹے کے مہر کی ادائیگی کا ذمہ دار نہیں - ہاں اگر وہ غنی ہو تو اس کے مال میں سے مہر ادا کر دے +

۲ - اگر ماں نے اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کر کے مہر وصول کر لیا - تو لڑکی بالغ ہو کر ماں سے (اگر وہ ولی یا وصی تھی) وصول کرے نہ خاوند سے +

۱ - اگر ماں ولی نہ تھی تو لڑکی اپنے خاوند سے وصول کرے - اور خاوند لڑکی کی ماں سے +

۳ - باپ یا دادا یا حاکم کنواری لڑکی (نابالغ یا بھی بالغ) کا مہر اپنے قبضہ میں رکھ سکتے ہیں - اور نابالغ لڑکی کا مہر وصی بھی قبضہ میں رکھ سکتا ہے +

۴ - اگر باپ اپنی اولاد کا نکاح بہت نامناسب مہر پر کر دے اور بے پرواہی یا غفلت یا شرارت سے ایسا کرے تو نکاح صحیح نہیں رہیگا +

۵ - اگر خاوند مر جائے تو عورت عدت ختم کر کے اپنے مہر موجل کی وصولی کی دعویدار ہو سکتی ہے +

۶ - عورت کو مہر کے متعلق خیار عیب حاصل نہیں + دیکھو دفعہ ۴۲

۷ - خاوند کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ مہر کے متعلق کوئی تحریر دے +

۸ - اگر مہر نامہ میں دینار لکھے ہوں - مگر معاہدہ درہموں کا ہوا تھا تو درہم دئے جائیں گے نہ دینار جو تحریر

[۱] زاہدی نے کہا کہ تاخیر مہر کی موت اور طلاق تک خوارزم میں عادت ماثورہ اور شریعت معروفہ ہو گئی ہے ــ کذا فی حاشیۃ الطحطاوی +

ہیں ہیں (لیکن عدالت دینار دلوائیگی) +

۹- اگر خاوند نے بیوی کو طلاق دیدی۔ اور پھر اسی سے دوبارہ نکاح اس شرط پر کیا کہ وہ پہلا مہر معاف کردے۔ تو ایسا کرنے پر بھی وہ نکاح کے بعد پہلا مہر لے سکتی ہے +

۱۰- اگر کسی شخص نے کسی عورت سے بلا تقرر مہر نکاح کیا اور وہ دخول سے پہلے مرگئی تو شافعی کے نزدیک اس کے مہر کا حق جاتا رہتا ہے +

۱۱- اگر خاوند یا بیوی اپنے نکاح کی تجدید کریں اور کچھ مہر بھی مقرر کریں تو یہ دوسرا مہر خاوند کے ذمہ لازم نہ ہوگا +

۱۲- اگر مہر کی ادائیگی کی میعاد مقرر تھی کہ عورت نے اسی قدر خاوند کی رقم غصب کرلی تو یہ مہر کا بدلہ ہوگیا +

سندات **۱** مہر خاوند سے وصول کیا جائیگا نہ اس کے باپ سے۔ (۱) دیکھو دفعہ ۴۰ + (۲) دیکھو دفعہ ۱ کتاب المیراث + (۳) دیکھو دفعہ ۴۲ + (۴) دیکھو دفعہ ۳۰ + (۶) دیکھو دفعہ +

(۵) مطالبہ نہیں کیا جائے گا باپ سے اس کے نابالغ بیٹے کے مہر کا اگرچہ بیٹا نادار رہو۔ ہاں اگر وہ غنی ہو تو باپ اس کی مال سے ادا کرے۔ درمختار + باپ سے مطالبہ نہیں ہوگا اپنے نابالغ لڑکے کے ادائیگی مہر کا جبکہ اس کا نکاح اس نے کسی عورت سے کردیا ہو مگر اس صورت میں جبکہ خود ادائیگی مہر کا ضامن بنا ہو۔ بنا بر قول معتمد کے۔ اسی طرح مطالبہ نفقہ کا نہیں ہوتا باپ سے بلا ضمانت کے۔ اگر باپ نے اپنے نابالغ لڑکے کا مہر ادا کردیا (خواہ لڑکا محتاج تھا یا غنی) تو وہ بیٹے سے واپس نہیں لے سکتا۔ مگر جبکہ باپ نے گواہ کرلیا ہو کسی کو اس مہر کے واپس لینے کے وقت یا ضامن ہونے کے وقت تب پھیر لے سکتا ہے ۔ درمختار +

۲ ماں نے بیٹی کا مہر وصول کرلیا۔ ایک عورت نے اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کیا اور اس کا مہر وصول کرلیا۔ اب لڑکی بالغ ہوئی تو اگر اس کی ماں اس کی وصی تھی تب تو وہ ماں سے مطالبہ کرسکتی ہے نہ خاوند سے۔ اگر ماں وصی نہ تھی تو اسکو خاوند سے مطالبہ کرنے کا اختیار ہوگا پھر خاوند اس کی ماں سے مطالبہ کرے گا + یہی حکم سوائے باپ اور دادا کے باقی اولیا کے واسطے ہے ۔ فتاوی عالمگیری +

۳ مہر کون وصول کرے۔ باپ اور دادا اور قاضی کو کنواری عورت کے مہر وصول کرنیکا اختیار ہے چاہے یہ عورت بالغ ہو یا نابالغ لیکن اگر کنواری بالغ ہو اور مہر وصول کرنے سے منع کرے تو یہ ممانعت صحیح ہے + باپ اور دادا اور قاضی کے سوائے کسی دوسرے کو ایسا اختیار نہیں۔ اور وصی کو نابالغ لڑکی کے مہر وصول کرنے کی نسبت اختیار ہے + اور بالغ عورت کو اپنے مہر وصول کرنے کا خود اختیار ہے کسی دوسرے کو اختیار نہیں ۔ فتاوی عالمگیری +

۴ نامناسب مہر پر باپ نکاح کردے ۔ دیکھو دفعہ ۲۴ +

۵ عدت کے بعد مہر کا دعوی۔ دی اوسان ٹلوجنرل ڈلمپا ٹراد تومان اور بعض اسلامی ممالک کے فیصلجات سے اخذ کیا گیا +

۶ مہر کے متعلق خیار عیب۔ دیکھو دفعہ ۴۰-۱ +

۷ مہر نامہ لکھنا ضروری نہیں۔ اگر خاوند مہر نامہ لکھنے سے انکار کرے تو مجبور نہیں کیا جائے گا ۔ فتاویٰ عالمگیری ❊

۸ مہر نامہ میں درم لکھے یا دینار ۔ اگر مہر نامہ میں دینار ہوں اور عقد درہموں سے ہوا ہے ۔ تو درم واجب ہوں گے اور مہر نامہ کی رو سے دینار واجب نہ ہوں گے۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ فیما بینہ وبین اللہ تعالےٰ خاوند پر جو عقد میں ٹھیرا ہے وہی واجب ہوگا۔ لیکن قاضی بظاہر اس کو دیناروں کے ادا کرنے پر مجبور کرے گا۔ ہاں اگر قاضی کو ایسا علم ہو جائے کہ عقد درموں سے ہوا ہے ۔ تو ایسا نہ کریگا۔ فتاویٰ عالمگیری ❊

۹ مطلقہ سے دوبارہ نکاح معافی مہر کی شرط پر ۔ دیکھو دفعہ ۴۳ ۔ ۸ ❊

۱۰ نکاح بلا تقرر مہر ۔ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور مہر کچھ مقرر نہ کیا۔ یا اس شرط پر نکاح کیا کہ مہر کچھ نہیں ہوگا ۔ تو اس کو مہر مثل ملیگا۔ اگر اس سے صحبت کی یا وہ مرجائے ۔ مگر شافعی فرماتے ہیں کہ مرجانیکی حالت میں اس کے مہر کا حق جاتا رہے گا۔ ہدایہ ❊

۱۱ تجدید نکاح اور مہر ۔ اگر کسی عورت سے ہزار درم پر نکاح کیا۔ پھر دو ہزار درم پر نکاح کی تجدید کی۔ تو اس میں اختلاف ہے ۔ شیخ امام خواہر زادہ نے کتاب النکاح میں ذکر کیا ہے کہ امام محمد و امام ابو حنیفہ کے نزدیک خاوند پر فقط ہزار درم لازم ہوں گے۔ اور باقی ہزار درم لازم نہ ہوں گے ۔ اور عورت کا مہر ہزار درم ہوگا۔ مگر امام ابو یوسف کے نزدیک مرد پر باقی ہزار درم بھی واجب ہوں گے ۔ اور بعض نے یہ اختلاف برعکس ذکر کیا ہے ۔ اور ہمارے بعض مشائخ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک مختار یہ ہے کہ مرد پر دوسرے ایک ہزار درم لازم نہ ہوں گے۔ اور قاضی امام رح کا فتویٰ یہ ہے کہ دوسرے عقد پر کچھ واجب نہ ہوگا لیکن اگر دوسرے عقد سے اس کی مراد یہ ہے کہ مہر میں اس نے بڑھایا ہے یعنے پہلے ہزار درم پر اس نے دوسرے ہزار درم زیادہ کئے تو یہ جائز ہے ۔ اور دوسرا مہر لینے دو ہزار درم واجب ہوں گے ۔ بعض نے فرمایا کہ اگر عورت نے اپنا مہر ہبہ کر دیا پھر مہر کی تجدید کی تو بالاتفاق دوسرا مہر لازم نہ ہوگا۔ اور بعض نے اسی صورت میں ذکر کیا ہے کہ اس میں اختلاف ہے ۔ اگر نکاح کی تجدید بغرض احتیاط ہو تو زیادتی بلا خلاف لازم نہ ہوگی ۔ فتاویٰ عالمگیری ❊
کافی میں لکھا ہے کہ اگر خاوند نے نکاح کی تجدید کی ہزار درم زیادہ کرکے ۔ تو اسکو دو ہزار دینے ہوں گے ۔ بنا بر قول ظاہر ۔ درمختار ❊

۱۲ مہر کی رقم غصب کرلی ۔ اگر کسی عورت سے کسی کپڑے کے عوض جس کی خوبی بیان کر دی تھی کسی خاص مدت کے بعد ادا کرنے کی شرط پر نکاح کیا ۔ پھر جب وقت پورا ہونے کو آیا تو عورت نے خاوند کا ایک کپڑا اسی قسم کا غصب کر لیا ۔ تو یہ مہر کا بدلہ ہو جائیگا ۔ فتاویٰ عالمگیری ❊

لہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں روایات مختلف ہیں ۔ م

۶
باب ششم
معاملات نکاح بذریعہ وکیل یا فضولی
فصل اوّل ۔ اصیل اور وکیل اور فضولی اور معاملات نکاح

باب ۶ فصل اول - اصیل اور وکیل اور فضولی اور معاملات نکاح باب ۶

خلاصہ :- اصیل وہ شخص ہوتا ہے جو خود ایجاب وقبول کرے۔ وکیل وہ شخص ہے جس کی معرفت ایسا کرے۔ اور فضولی نہ یہ نہ وہ ۔ وکیل کے متعلق یہ امر یاد رکھنا ضروری ہے کہ وکیل اپنے موکل کی پوری ہدایت پر عمل کرے۔ تو پھر یہ لازم آیا کہ وہ موکل کا نکاح اپنے ساتھ کر ہی نہیں سکتا تا وقتیکہ اسکو ایسا اختیار دیا گیا ہو۔ وکیل کی کل کارروائی موکل کی طرف سے ہوگی۔ ہاں وکیل کو نہ مہر وصول کرلینے کا اختیار ہے اور نہ عورت کو لاکر اپنے موکل کے سپرد کردینے کا۔ فضولی کا معاہدہ باطل ہے جب تک وہ فریق جس کی طرف سے معاہدہ کیا ہے قبول نہ کرے۔ امام شافعی فضولی کو مانتے ہی نہیں ۔

۴۶ - اصیل اور وکیل اور فضولی اور انکے ذریعہ نکاح -

۱ - اصیل اور وکیل اور فضولی یہ ہیں -

۱ - جو شخص اپنے نکاح کے متعلق ایجاب وقبول خود کرے نہ بوساطت کسی شخص کے تو اس شخص کو .... اصیل کہتے ہیں ۔

۲ - جو شخص اپنے نکاح کے متعلق ایجاب وقبول خود نہ کرے بلکہ بوساطت کسی شخص کے کرے تو اس درمیانی شخص کو - وکیل کہتے ہیں ۔

۳ - جو شخص اپنے نکاح کے متعلق ایجاب وقبول خود نہ کرسکے بلکہ زیر نگرانی و پرورش ہو کر وہ اسکا نکاح کرے تو اس نگران شخص کو - ولی کہتے ہیں ۔

۴ - جو شخص اپنے نکاح کے متعلق ایجاب وقبول خود نہ کرے۔ بلکہ ایک غیر شخص بلا اسکے علم کے اسکا نکاح کرلے تو اس غیر شخص کو فضولی کہتے ہیں ۔

۳ - اگر فریقین کی طرف سے دو فرائض ایک شخص انجام دے تو -

۱ - اگر ایک فریق کیطرف سے اصیل ہو دوسرے کیطرف سے ولی ہو
۲ - اگر ایک فریق کیطرف سے اصیل - دوسرے کیطرف سے وکیل ہو
۳ - اگر ایک فریق کیطرف سے ولی - دوسرے کیطرف سے ولی ہو
۴ - اگر ایک فریق کیطرف سے وکیل - دوسرے کیطرف سے وکیل ہو
۵ - اگر ایک فریق کیطرف سے ولی - دوسرے کیطرف سے وکیل ہو

} تو نکاح صحیح رہے گا ۔

۶ - اگر ایک فریق کیطرف سے اصیل - دوسرے کیطرف سے فضولی ہو
۷ - اگر ایک فریق کیطرف سے ولی - دوسرے کیطرف سے فضولی ہو
۸ - اگر ایک فریق کیطرف سے وکیل - دوسرے کیطرف سے فضولی ہو
۹ - اگر ایک فریق کیطرف سے فضولی - دوسرے کیطرف سے فضولی ہو

} تو نکاح باطل ہوگا ۔

سندات (۱) اصیل و وکیل و فضولی کے لغوی معنے - اصیل کے لغوی معنے وہ وقت ہے جو بعد نماز عصر غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔ اور اصیل کے معنی صاحب نسب یعنی جس کے آباؤ اجداد شریف و نجیب ہوں ـــ منتخب اللغات ۔ وکیل بالفتح وہ شخص ہے جس کے کوئی کام سپرد کیا جائے ـــ کنز۔ فضولی بضمتین بمعنے شخص صاحب فضول یعنی وہ شخص جو غیر ضروری کام کی طرف متوجہ ہو ـــ غیاث اللغات ۔

(۲) ایک شخص فریقین کی طرف سے یہ دو فرائض انجام دے سکتا ہے - اس امر پر اصحاب ابو حنیفہ کا اتفاق ہے کہ ایک ہی شخص نکاح میں (۱) فریقین کا وکیل - (۲) فریقین کا ولی ہوسکتا ہے ۔ (۳) ولی ایک فریق کا اور اصیل دوسرے فریق کا ۔ (۴) وکیل ایک فریق کا اور اصیل دوسرے فریق کا ۔ (۵) ولی ایک

فریق کا اور وکیل دوسرے فریق کا ہو سکتا ہے[1] — فتاویٰ عالمگیری +

۳ ایک شخص فریقین کی طرف سے یہ دونوں فرائض انجام نہیں دے سکتا۔ (۱) اگر ایک شخص فریقین کی طرف سے فضولی ہو + (۲) ایک فریقین کی طرف سے ولی دوسرے کی طرف سے فضولی ہو + (۳) ایک فریق کی طرف سے اصیل اور دوسری کے طرف سے فضولی ہو + (۴) ایک فریق کی طرف سے فضولی اور دوسرے کی طرف سے وکیل ہو (کہ نکاح اجازت پر موقوف رہے یعنی جس کی طرف سے فضولی ہے اس کی اجازت پر)۔ تو امام اعظم و امام محمد کے نزدیک ایسا نہیں ہو سکتا — شرح جامع صغیر از قاضی خاں +

۴ ایک کی طرف سے یا دونوں کی طرف سے قبولیت ۔ دونوں طرف سے نکاح کا ایک شخص متولی ہو سکتا ہے صرف ایجاب سے جو قائم مقام قبول کے ہوتا ہے۔ (چنانچہ اگر نابالغ خاوند اور بیوی کے ولی نے کہا کہ میں نے دونوں کا نکاح کر دیا تو یہ ایسا ایجاب ہے کہ قبول کے معنی اس میں موجود ہیں تو علیحدہ قبولیت کی حاجت نہیں) مگر یہ شخص جو طرفین کی طرف سے متولی ہے فضولی نہ ہو۔ نہ ایک طرف سے فضولی ہو۔ نہ دونوں طرف سے۔ اگرچہ فضولی دونوں طرف سے خود ہی ایجاب و قبول کرے بنا بر قول راجح (یعنی اگر کہے کہ میں نے زید کا نکاح فاطمہ سے کیا۔ اور پھر کہے کہ میں نے فاطمہ کی طرف قبول کر لیا) درست نہیں۔ کیونکہ فضولی کا قبول کرنا معتبر نہیں شرعاً۔ اس وجہ سے کہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایجاب موقوف نہیں رہتا غائب کے قبول پر — درمختار +

۴۷ - وکیل کا تقرر اور اختیارات و کارگذاری وغیرہ ۔

۱ - وکیل کا تقرر یا تو مختار عام کی صورت میں ہو گا۔ یا مختار خاص کی + صورت اوّل میں خاوند یا بیوی کرانے کا بھی اس کو اختیار ہو گا۔ اور صورت دوم میں صرف ایسے نکاح کے انجام دینے کا اختیار ہو گا۔ جس کا پہلے سے بندوبست ہو گیا ہے + (وکیل کا تقرر جائز ہے) +

۱ - اگر کوئی شخص مرض موت میں جبکہ حواس صحیح نہ ہوں وکیل مقرر کرے۔ تو اس کی وکالت صحیح نہیں رہے گی +

۲ - اگر کسی شخص نے کسی کی وکالت مجبور ہو کر منظوری کی تو اس کی وکالت صحیح نہ ہو گی +

۲ - مرد بھی وکیل مقرر ہو سکتا ہے اور عورت بھی۔ اور ان کے تقرر کے واسطے گواہوں کی ضرورت نہیں +

۱ - اہل تشیع کے نزدیک بھی عورت وکیل مقرر ہو سکتی ہے +

۳ - وکیل اپنے موکل کا نکاح اپنے ساتھ نہیں کر سکتا[2] - الّا اگر خاص طور پر ایسا اختیار دیا گیا ہو +

۱ - اگر عام امور کے واسطے وکیل مقرر کیا جائے جس سے خرید و فروخت کے متعلق تقرر خیال کیا جایا کرتا ہے۔ تو وہ بھی اپنے موکل کا نکاح اپنے ساتھ نہیں کر سکتا

---

[1] ان سب موقعوں کی تشریح اس طرح ہے۔ (۱) میں نے اپنی موکل کا نکاح اپنی موکلہ سے کیا + (۲) میں نے اپنی پوتی کا نکاح فلاں پوتے سے کیا + (۳) میں نے اپنی چچا کی بیٹی صغیرہ کا نکاح اپنے سے کیا + (۴) میں نے اپنی موکلہ کا نکاح اپنی ذات سے کیا + (۵) میں نے اپنی بیٹی کا نکاح اپنے موکل سے کیا +

[2] نہ اپنے موکل کے کسی رشتہ دار کا +

۱۵۔ گوری عورت سے کردو ... ... ۔۔۔ وکیل نے ۔ کالی عورت سے کردیا ۔۔ نکاح صحیح نہیں ہوا۔

۱۶۔ اندھی عورت سے کردو ... ... ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ آنکھوں والی ۔۔۔ سے کردیا ۔۔ نکاح صحیح ہے۔

۱۷۔ لونڈی سے کردو ... ... ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ آزاد عورت سے کردیا ۔۔ نکاح صحیح نہیں ہوا۔

۱۸۔ لونڈی سے کردو (مکاتبہ مدبرہ وام ولد سے) ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ آزاد عورت سے کردیا ۔۔ نکاح صحیح ہوا۔

۱۹۔ فلاں شہر کی عورت سے کردو ... ... ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ دوسرے شہر کی عورت سے کردیا ۔۔ نکاح صحیح نہیں ہوا۔

۲۰۔ ایک عورت سے کردو ... ... ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ دو عورتوں سے کردیا (ایک ہی معاقدہ میں) ۔۔ نکاح صحیح نہیں ہوا۔ {(اگر مرد رضامند ہو جائے تو صحیح رہیگا) یا انہیں سے ایک عورت کا جائز رکھے +

۲۱۔ ایک عورت سے کردو ... ... ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ دو عورتوں سے کردیا (علیحدہ علیحدہ معاقدہ میں) ۔۔ نکاح صحیح رہیگا ۔ (پہلا معاقدہ) دوسرا مرد کی مرضی پر صحیح ہوگا +

۲۲۔ ایک عورت سے کردو ... ... ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ کسی شخص کی لونڈی سے کردیا ۔۔ نکاح صحیح رہیگا۔

۲۳۔ فلاں عورت سے کردو ... ... ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ اسی عورت سے اور تنہا ہی دوسری کردی ۔۔ نکاح صحیح رہیگا۔ (صرف اسی عورت سے) +

۲۴۔ فلاں عورت سے کردو ... ... ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ اسی عورت سے کردیا ۔۔ نکاح صحیح رہیگا۔ {اگر اس عورت کا خاوند موجود تھا۔ تو جب وہ مرگیا یا اسنے طلاق دیدی۔ اور عدت گذر گئی جب وکیل نے نکاح کردیا

۲۵۔ فلاں عورت سے کردو ... ... ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ {اسی عورت سے کردیا۔ گو پہلے اس نے اپنا نکاح کیا پھر کچھ عرصہ بعد طلاق دیکر اس شخص کا کیا ۔ نکاح صحیح رہیگا۔

۲۶۔ فلاں عورت سے کردو... ... ... ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ اسی عورت سے کردیا مگر مہر مثل سے زیادہ مہر مقرر کیا ۔۔ نکاح صحیح رہیگا۔ صاحبین کے نزدیک اگر بہت زیادہ مہر مقرر کیا تو صحیح نہ ہوگا

۲۷۔ فلاں عورت سے کردو۔ ... ... ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ {کردیا جبکہ وہ مرتد ہو کر غیر ملک میں بھاگ گئی تھی اور پھر پکڑی ہوئی آئی اور اسلام لائی} ۔۔ نکاح صحیح ہے ۔ (نزد ابو حنیفہ) +

۲۸۔ ایک عورت سے کردو (پہلی چار موجود ہیں) ۔۔ ״ ״ ۔۔ {ایک عورت سے نکاح کردیا جبکہ وہ ایک بیوی کو طلاق دے چکا تھا۔} ۔۔ نکاح صحیح ہے ۔ {وکیل کو چاہیئے کہ انتظار کرے کہ ایک بیوی کو جب طلاق دے جب کرے +

۲۹۔ دو عورتوں سے ایک معاہدہ میں کردو ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ ایک عورت سے کردیا ۔۔ نکاح صحیح ہے۔

۳۰۔ ان دو عورتوں سے ایک معاہدہ میں کردو ۔۔۔ ״ ۔۔ انہیں سے ایک عورت سے کردیا ۔۔ نکاح صحیح ہے ۔ {یہ معاہدہ کے خلاف نہوا سوائے اسکے کہ اگر وہ صاف الفاظ میں منع کردیتا کہ ایک ہی معاہدہ میں کرنا +

۳۱۔ ان دونوں بہنوں سے ایک معاہدہ میں کردو ۔۔۔ ״ ۔۔ انہیں سے ایک سے کردیا ۔۔ نکاح صحیح ہے۔ (یہاں ایک ہی کے معنے لئے جائیں گے)

۳۲۔ ان دونوں عورتوں سے ایک معاہدہ میں کردو ۔۔۔ ״ ۔۔ دونوں سے علیحدہ علیحدہ کردیا ۔۔ نکاح صحیح ہے ۔ (یہ دونوں بہنیں نکلیں)

۳۳۔ ہزار درم پر کردو... ... ... ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ دو ہزار درم پر کیا۔ اور خاوند نے منظور کرلیا ۔۔ نکاح صحیح ہے ۔ اگر خاوند نے اس خیال پر کہ میری ہدایت پر وکیل نے [۲]

۳۴۔ ہزار درم (اگر نہ مانے دو ہزار تک ۔۔) ۔۔۔ ״ ״ ۔۔ دو ہزار پر کیا ... ۔۔ نکاح صحیح ہے۔

---

[۱] اگر وہ شخص پہلے خود اس عورت سے نکاح کرلیتا پھر طلاق بائن دیتا۔ پھر وکیل اس عورت کا اسی شخص (یعنی اپنے موکل) سے کردیتا تو نکاح صحیح نہیں +

[۲] عمل کیا ہی ہوگا عورت سے صحبت کرلی تو پھر بھی اس کو نکاح کے قائم رکھنے یا فسخ کرنے کا حق حاصل ہے ۔ (۱) اگر فسخ کرے تو نکاح باطل ہو جائے گا۔ اور مہر مثل دینا ہوگا اگر دو ہزار سے کم نکلے ورنہ پوری رقم + (۲) اگر قائم رکھے تو دو ہزار ہی مہر ہوگا + (اگر خاوند زیادتی دینے پر رضی نہ ہو اور وکیل کہے کہ بقایا میرے ذمہ رکھو اور نکاح قائم رکھو تو وکیل ایسا نہیں کرسکتا) +

صرف عورت کیطرف سے وکیل ہوتا ہے۔ اور مرد خود موجود ہوتا ہے + (دیکھو ایجاب و قبول)

۸- اگر وکیل اپنی طرف سے کسی کو نائب مقرر کرے تو صحیح یہ ہے کہ نائب کی کارگذاری صحیح رہے گی۔ گو وکیل کے مواجہ میں ہو یا نہ ہو +

۱- اگر عورت نے وکیل سے کہا کہ میرا نکاح کردو۔ اور جو کچھ تم کرو مجھے منظور ہے۔ تو ان الفاظ کی رو سے وکیل اپنی طرف سے کسی شخص کو نائب مقرر کر سکتا ہے +

۹- وکیل کو اختیار ہے کہ اپنے موکل سے منظوری حاصل کئے بغیر نکاح کو عملی طور پر یا الفاظ کے ذریعہ فسخ کردے۔ مگر فضولی کو یہ اختیار نہیں ہے + (دیکھو دفعہ ۴۸)

۱۰- اگر دو وکیل مقرر کئے جائیں تو دونوں ملکر کام کریں۔ ایک وکیل کی علیحدہ کارگذاری صحیح نہ ہوگی +

۱- اگر دونوں طرف کے دو دو وکیل ہوں اور مقابلہ کے وکیلوں نے دو نکاح علیحدہ علیحدہ موقع پر کئے اور مختلف مہر اور معلوم نہ ہو سکا کہ پہلا نکاح کونسا تھا۔ تو نکاح مہر مثل پر مانا جائیگا + ۲- اگر دونوں میں سے ایک نے نکاح کردیا تو اگر اس عورت کی بہن سے دوسرا وکیل نکاح کرنے تو پہلا نکاح فسخ ہو جائیگا

۱۱- دو وکیلوں میں سے اگر ایک نے کسی نکاح کا معاملہ کیا ہے تو دوسرا اسکو فسخ نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر ضروری ہو تو اس طرح فسخ کر سکتا ہے کہ اپنے موکل کا نکاح اس عورت کی بہن سے کردے۔ یا پہلے نکاح کی تجدید کچھ اور مہر مقرر کر کے کردے + (دیکھو دفعہ ۴۸ - ۳)

۱۲- اگر وکیل اور خاوند میں اختلاف واقع ہو کہ شرط کے مطابق کام نہ ہوا۔ تو خاوند کا بیان بشرطیکہ عورت بھی اس کی تصدیق کرے صحیح مانا جائیگا + یہ نکاح آپس کے اقرار پر صحیح ہوگیا۔ دیکھو دفعہ ۵۲ +

مثالات ۱ وکیل کا تقرر بطور مختار عام۔ ایک شخص نے ایک عورت کو وکیل کیا کہ میرے امور میں تصرف کر تو اس شخص نے اس عورت کا نکاح اپنے ساتھ کر لیا۔ عورت نے کہا کہ میرا مطلب یہ تھا کہ تم خرید و فروخت وغیرہ کا انتظام کرنا۔ تو یہ نکاح جائز نہ ہوا۔ کیونکہ اگر عورت اس کو اپنا نکاح کر دینے کو وکیل کرتی تو اپنے ساتھ نکاح کرنے کا اس کو اختیار نہ تھا تو ایسی صورت میں بدرجہ اولی اختیار نہ ہوگا ۔۔۔ فتاوے عالمگیری (۱) ایک بیمار سے جبکہ اس کی زبان بند ہوگئی تھی ایک شخص نے کہا کہ میں تیری بیٹی کی تزویج کے واسطے وکیل ہو جاتا ہوں۔ اس نے فارسی میں جواب دیا۔ آرے آرے (ہاں ہاں)۔ بس اور کچھ نہ کہا۔ پھر وکیل نے اس لڑکی کا نکاح کیا تو صحیح نہ ہوگا۔ یعنی وکالت صحیح نہ ہوئی + (۲) ایک شخص نے اپنے بیٹے کو با کراہ مجبور کیا کہ مجکو اپنی بیٹی (یعنی اس شخص کی پوتی) کی تزویج کے واسطے وکیل مقرر کردے۔ بیٹا بولا میرے اور تمہارے تعلقات اچھے نہیں۔ میں تو تمہاری فرزندی تک سے بیزار ہوں۔ جو آپکا جی چاہے کریں۔ تو اس شخص نے اپنی پوتی کا نکاح کردیا۔ تو شیخ ابوبکر محمد بن الفضل

نے فرمایا کہ یہ نکاح صحیح نہ ہوگا — فتاوے قاضیخاں ÷

(۲) مرد یا عورت وکیل۔ نکاح کے واسطے وکیل کرنا جائز ہے اگرچہ موجودگی گواہان نہ ہو — فتاوے عالمگیری ÷ عورت کے وکیل مقرر ہونے کے واسطے دیکھو سند ۳ و سند ۱۰ ÷

(۳) موکل کا نکاح اپنے ساتھ نہیں کرسکتا۔ ایک عورت نے کسی سے کہا کہ جس سے تیرا جی چاہے میرا نکاح کردے تو اس کو اپنے ساتھ نکاح کر لینے کا اختیار نہ ہوگا ÷ ایک شخص نے ایک عورت کو وکیل کیا کہ میرا نکاح کردے پھر عورت نے اپنا نکاح اس کے نکاح میں کردیا۔ تو جائز نہیں۔ (۱) اگر وکیل کیا کسی عورت نے کہ میرے کام کا انتظام کرو۔ یا اس سے کہا کہ میرا نکاح کردو جس سے تم چاہو تو نہیں صحیح ہوگا وکیل کو اس کا نکاح کر لینا اپنے سے جیسا کہ خانیہ میں لکھا ہے۔ در اصل یہ بات ہے کہ وکیل [illegible] خطاب کرنے عورت کے [illegible] معین ہوگیا۔ تو معرفہ نکرہ کی ذیل میں نہیں آسکتا یعنی معین ہوکر غیر معین کس طرح ہو سکتا ہے — درمختار ÷ یعنی وکیل [illegible] نے خطاب کیا تو وہ تو معین (معرفہ) ہوگیا۔ اور جیسا کہ کہ جس سے چاہو تو [illegible] نکرہ ہوگیا۔ تو معرفہ نکرہ کی ذیل میں نہیں آسکتا کہ وکیل خود [illegible] کرسکے — م

اگر کسی نے دوسرے شخص کو وکیل کیا کہ اپنے [illegible] نکاح کر لے تو [illegible] — تو وہ اصیل اپنی طرف سے اور وکیل عورت کی طرف سے ہوگا۔ برخلاف اسکے اگر عورت نے وکیل کیا اس کو [illegible] نکاح کرا دیوے گا۔ اور وکیل نے اپنے ساتھ نکاح کر لیا تو جائز نہیں ہے کیونکہ عورت نے وکیل کو نکاح کر دینے والا مقرر کیا نہ نکاح کر لینے والا — درمختار ÷

(۴) وکیل موکل کے نام پر معاہدہ کرے۔ بعض معاہدے جیسے معاہدہ خرید و فروخت و اجارہ ایسے ہیں کہ وکیل کو ضرورت نہیں ہوتی کہ [illegible] اجازت سے کرے اپنے نام پر معاہدہ کرسکتا ہے۔ اور ایسے معاہدوں میں حقوق اور ذمہ داریاں سب وکیل کی گردن پر ہوتی ہیں اور [illegible] کہ گویا وہ [illegible] معاہدہ کرنے والا اصل مالک [illegible] شخص ہے۔ ایسے معاہدے بھی ہیں جن میں وکیل محض سفیر ہوتا ہے۔ اور اصل مالک ہی معاہدہ کنندہ ٹھہرایا جاتا ہے [illegible] حقوق و ذمہ داریاں [illegible] کی گردن پر ہوتی ہیں [illegible]

(۵) مہر کے متعلق یا عورت کو لانے کے متعلق وکیل کو اختیار نہیں۔ نکاح کے وکیل کو اختیار نہیں ہے کہ مہر کا فیصلہ کرے۔ اور نہ عورت [illegible] کے وکیل کو یہ اختیار ہے کہ مہر وصول کرے۔ اور نہ یہ اختیار ہے کہ عورت کو بیاہ کر خاوند کے حوالہ کرے — فتاوی عالمگیری ÷

(۶) (۱) مرد نے نکاح کیواسطے وکیل مقرر کیا۔ (۱) ایک شخص نے ایک وکیل کیا کہ میرا نکاح کردے۔ تو وکیل نے اپنی نابالغ لڑکی یا اپنے بھائی کی نابالغ لڑکی سے جس کا یہ ولی تھا نکاح کردیا۔ تو جائز نہیں ÷ (۲) اگر وکیل نے اپنی بالغ لڑکی کو اس کی رضامندی سے نکاح میں دیا۔ تو بنا بر قول امام اعظم جائز نہ ہوگا۔ لیکن صرف اس صورت میں جبکہ موکل راضی ہو جائے۔ ہاں صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہوگا۔ اگر وکیل نے اپنی بالغ بہن سے اسکی رضامندی سے کردیا۔ تو بلا خلاف جائز ہے۔ (۳) اگر کسی نے وکیل مقرر کیا کہ کسی عورت سے نکاح کردے۔ وکیل نے اندھی یا لنجھی یا زنقاء یا دیوانی یا کم سن سے کردیا (خواہ قابل صحبت ہو یا نہ ہو۔ آزاد ہو یا لونڈی۔ مسلمان ہو یا کتابیہ) یا غیر کفو میں نکاح کردیا تو امام اعظمؒ کے نزدیک جائز ہے ÷ اگر شوہاریا قوہا (جس کے منہ سے لعاب نکلتا ہے) یا زائل العقل یا لقوہ سے منہ ٹیڑھی سے نکاح کردیا۔ تب بھی امام اعظمؒ کے نزدیک جائز ہے۔ اور صاحبینؒ کے نزدیک جائز نہیں ÷ (۴) اگر اپنی لونڈی سے کردیا تو اجماعاً جائز نہیں امام اعظمؒ کے نزدیک نکاح نافذ ہوگا لیکن صاحبینؒ کے نزدیک صحیح نہیں اور یہ قول استحسانؒ اور ملتقی میں ہدایہ کی پیروی سے ہے۔ شرح طحاوی میں ہے کہ صاحبینؒ کا قول بہتر ہے فتوے کے واسطے۔ اور فقیہ ابواللیث نے بھی اس کو پسند کیا ہے۔ اور قائم رکھا ہے اسکو مصنف نے بھی اپنی شرح میں — درمختار ÷ اگر کسی نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ میرا نکاح کسی عورت سے کردو۔ اور اس نے اس کا نکاح کسی شخص کی لونڈی سے کردیا تو نکاح صحیح ہے — شرح وقایہ ÷ اگر وکیل کیا کہ ایک عورت سے میرا نکاح کردو۔ وکیل نے ایک لونڈی سے کردیا۔ جائز ہوگا۔ لیکن ابویوسفؒ و محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں — کنز ÷ (۵) اگر وکیل کیا کسی عورت سے نکاح کردے۔ وکیل نے ایسی عورت سے نکاح کردیا جس کو موکل وکیل کرنے سے پہلے بائن کرچکا ہے۔ تو نکاح جائز ہوگا بشرطیکہ موکل

سلہ یا کسی لڑکی سے بغیر اس کے ولی کی اجازت ÷

نے وکیل سے اس عورت کی نسبت بدخلقی یا کسی اور بات کی شکایت نہ کی ہو۔ اگر ایسی عورت سے نکاح کر دیا جس کو موکل نے بعد توکیل کے جدا کیا ہے تو جائز نہ ہوگا۔ اگر کہا کسی عورت سے نکاح کر دو۔ وکیل نے ایسی عورت سے کر دیا جس کو موکل طالقہ (یعنی اگر تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے) کہہ چکا ہے۔ نکاح کر دیا۔ تو نکاح جائز ہے اور طلاق ہو جائیگی۔ (۶) وکیل نے موکل سے ایسی عورت کا نکاح کر دیا جس سے موکل نے ایلا کیا تھا۔ (۷) یا وہ موکل سے طلاق کی عدت میں تھی تو نکاح جائز ہوگا۔ (۸ و ۹) اگر ایسی عورت سے نکاح کر دیا جو غیر کی عدت میں یا غیر کے نکاح میں تھی گو وکیل کو اس بات کی خبر تھی یا نہ تھی۔ موکل نے اس عورت سے صحبت کر لی مگر اس کو اس بات کی خبر نہ تھی تو دونوں میں علیحدگی کرائی جائے گی اور موکل پر مہر مسمّٰے اور مہر مثل میں سے جو نسا کم ہوگا دینا واجب ہوگا۔ اور پھر موکل اس مہر کی رقم کو وکیل سے واپس نہیں لے سکتا۔ (۱۰) اسی طرح اگر اسکی بیوی کی ماں سے نکاح کر دیا تب بھی یہی حکم ہے۔ (۱۱) ایک شخص کو وکیل کیا کہ کسی عورت سے اس کا نکاح کر دے تو وکیل نے اپنے غلام یا اسباب پر کر دیا تو تزویج صحیح ہو گی اور نافذ ہو جائیگی۔ اور وکیل پر لازم ہوگا کہ جو مہر میں قرار دیا ہے وہ عورت کو سپرد کر دے۔ اور جب سپرد کر دیا گیا تو خاوند سے واپس نہیں لے سکتا۔ اگر عورت نے مہر کے غلام پر قبضہ نہیں کیا کہ وہ مر گیا تو وکیل ضامن نہ ہوگا۔ بلکہ عورت اس کی قیمت اپنے خاوند سے لے گی۔ (۱۲) اگر وکیل نے اپنے ہزار درہم پر نکاح کر دیا۔ مثلاً اس طرح کہا کہ میں نے اپنے ہزار درہم مال کی عوض تیرے ساتھ اس عورت کا نکاح کر دیا۔ یا کہا کہ میں نے اپنے ان ہزار درہم کے بدلہ تیرے ساتھ اس عورت کا نکاح کر دیا تو نکاح جائز ہوگا۔ اور مہر خاوند کے ذمہ واجب ہوگا۔ چنانچہ ہزار درہم مشار الیہ کا وکیل سے مطالبہ نہ کیا جائے گا۔ (۱۳) اگر وکیل کیا کہ کسی عورت سے اس کا نکاح کر دے تو وکیل نے عورت سے موکل کا نکاح کر کے موکل کی طرف سے عورت کے واسطے مہر کی ضمانت کر لی تو جائز ہے مگر اس کو موکل سے واپس نہیں لے سکتا۔ (۱۴) دیکھو دفعہ ۴۷۔

(۱۵) اگر وکیل کیا کہ گوری عورت سے نکاح کر دے اور اس نے کالی عورت سے نکاح کر دیا یا اس کے برعکس تو صحیح نہیں ہوگا۔ (۱۶) اگر کہا کہ اندھی عورت سے کر دے اور اس نے آنکھوں والی سے نکاح کر دیا تو صحیح ہے۔ (۱۷) اگر کہا کہ لونڈی سے نکاح کر دے اس نے آزاد سے نکاح کر دیا تو جائز نہیں۔ (۱۸) اور اگر کہا کہ مکاتبہ یا مدبرہ یا ام ولد سے نکاح کر دے۔ وکیل نے آزاد عورت سے کر دیا نکاح صحیح ہے۔

(۱۹) دیکھو ۴۴۔ (۲۰ و ۲۱) ایک شخص کو وکیل کیا کہ ایک عورت سے نکاح کر دو اس نے دو عورتوں سے ایک ہی عقد میں نکاح کر دیا تو دونوں میں سے کوئی بھی موکل کے ذمہ لازم نہیں ہوگی اور یہی صحیح ہے۔ پھر اگر موکل نے دونوں کا نکاح یا ایک کا نکاح جائز رکھا تو صحیح ہو جائے گا اور اگر وکیل نے دو عقدوں میں دونوں سے نکاح کیا تو پہلا نکاح صحیح رہیگا۔ اور دوسرا نکاح موکل کی اجازت پر موقوف رہیگا۔ (۲۲) اگر کسی شخص نے ایک کو وکیل کیا کہ میرا نکاح کسی عورت سے کر دے۔ اسنے اسکا نکاح کسی شخص کی لونڈی سے کر دیا۔ تو نکاح صحیح ہوا (کیونکہ اسنے مطلق عورت کہا تھا حرہ کی قید نہیں لگائی تھی)۔ شرح وقایہ۔ (۲۳) اگر ایک شخص کو وکیل کیا کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دے۔ وکیل نے اس عورت سے اور دوسری عورت سے ملا کر نکاح کر دیا تو موکل کے واسطے وہی خاص عورت لازم ہو گی۔ (۲۴) اگر وکیل کیا کہ فلاں عورت سے نکاح کر دے۔ پھر وہ عورت خاوند والی نکلی۔ مگر اب اسکا خاوند مر گیا۔ یا اس کو طلاق ملی۔ اور اس کی عدت گذر گئی۔ پھر وکیل نے اپنے موکل کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا تو نکاح جائز ہوگا۔ فتاوے قاضیخاں۔ (۲۵) اگر وکیل کیا کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دو۔ وکیل نے اس عورت سے اپنا نکاح کر لیا تو وکیل کا نکاح جائز ہوگا۔ پھر اگر وکیل نے ایک ماہ اس کو رکھ کر طلاق دیدی۔ اور عدت گذرنے کے بعد اپنے موکل کا نکاح اس سے کر دیا تو نکاح صحیح رہیگا۔ اگر وکیل نے خود نکاح نہ کیا بلکہ خود موکل نے اپنے آپ اس سے نکاح کر لیا۔ پھر طلاق بائن دیدی۔ پھر وکیل نے موکل کے ساتھ اس کو نکاح میں دیا تو نکاح جائز نہ ہوگا۔ فتاوی قاضیخاں۔

(۲۶) اگر وکیل کیا کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دے۔ وکیل نے نکاح کر دیا مگر مہر مثل سے زیادہ پر۔ اگر زیادتی معمولی ہے تب تو نکاح صحیح ہوگا اگر زیادتی بہت ہو کہ لوگ معمولی طور پر زیادہ خیال کرتے ہوں۔ تب بھی امام اعظمؒ کے نزدیک یہی حکم ہے۔ مگر صاحبینؒ کے نزدیک جائز نہ ہوگا۔ (۲۷) اگر ایک شخص کو وکیل کیا کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دے۔ پھر وہ عورت مرتد ہو کر دار حرب میں چلی گئی۔ پھر گرفتار ہو کر آئی اور مسلمان ہو گئی۔ پھر وکیل نے اپنے موکل کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ تو امام اعظمؒ کے نزدیک نکاح جائز ہوگا۔ (۲۸) ایک شخص کو وکیل کیا کہ کسی عورت سے میرا نکاح کر دے۔ مگر موکل کے نکاح میں چار عورتیں پہلے سے موجود ہیں۔ تو ایسی وکالت ایسے وقت کے واسطے محمول کی جائیگی کہ جب موکل کسی عورت سے شرعاً نکاح کر سکیگا

مختار ہوجائے تب وہ کسی عورت سے اس کا نکاح کر دے مثلاً وہ ان چاروں میں سے کسی کو طلاق بائن دیکر علیحدہ کر دے ۔ فتاوی عالمگیری ٭
(۳۴۰) اگر وکیل کیا کہ دو عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کر دے اس نے ایک عورت سے نکاح کر دیا تو جائز ہوگا ۔ اگر موکل نے کہا کہ میرا نکاح کسی کے ساتھ نہ کر دے مگر دو عورتوں سے ایک عقد میں تو وکیل نے ایک عورت سے نکاح کر دیا تو موکل کے ذمہ لازم نہیں ہوگی ۔ اگر وکیل کیا کہ ان دو عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کر دے ۔ وکیل نے دونوں میں سے ایک عورت سے نکاح کر دیا تو جائز ہوگا ۔ کیونکہ عقد میں فرق کر دینا حکم کے مخالف نہیں ہے ۔ اسی طرح اگر دو خاص عورتوں کے نکاح کی وکالت میں اگر اس نے یہ بھی کہدیا کہ ایک کے ساتھ بغیر دوسرے کے نکاح نہ کرنا تب بھی یہی حکم ہے کہ اگر اس نے ایک کے ساتھ کر دیا تو جائز نہ ہوگا ٭ (۳۴۱) اگر کہا کہ ان دونوں بہنوں کا میرے ساتھ نکاح کر دے اگر وکیل نے دونوں میں سے ایک کے ساتھ کر دیا تو جائز ہوگا ۔ اور اس صورت میں یہ بھی جائز نہ ہوگا کہ اس نے وکالت میں یہ کہہ دیا ہو کہ ایک ہی عقد میں ایسا کر دے ۔ اگر کہا کہ میرے ساتھ ان دونوں بہنوں کا نکاح کر دے تو اگر وکیل نے ایک کے ساتھ نکاح کر دیا تو جائز ہوگا ۔ لیکن اگر اس نے کہدیا ہو کہ ایک ہی عقد میں ایسا کر دینا تو پھر نا جائز ہوگا ۔ (۳۴۲) اگر کہا کہ ان دونوں سے ایک عقد میں نکاح کر دیا جائے اگر دونوں بہنیں ہیں تو علیحدہ علیحدہ نکاح کر دینا جائز ہوگا لیکن اگر اس نے علیحدہ علیحدہ نکاح کرنے سے منع کر دیا ہو تو جائز نہ ہوگا ۔ (۳۴۳) اگر وکیل کیا کہ ہزار درہم کے عوض نکاح کر دے ۔ وکیل نے دو ہزار کے عوض نکاح کر دیا ۔ تو اگر موکل نے اس کی اجازت دیدی تو نکاح جائز ہوگا ۔ اور اگر رد کر دیا تو باطل ہو جائیگا ٭ اگر موکل کو یہ بات معلوم نہ ہوئی یہانتک کہ اس نے صحبت کر لی تب بھی اس کا اختیار باقی رہیگا ۔ چاہے اجازت دے یا رد کرے ۔ اگر اجازت دیدی تو نکاح جائز رہیگا اور موکل پر مہر مسمیٰ واجب ہوگا اور اگر رد کر دیا تو نکاح باطل ہو جائیگا ۔ تو اگر مہر مسمیٰ سے مہر مثل کم ہو تو مہر مثل واجب ہوگا ۔ ورنہ مہر مسمیٰ ۔ اگر موکل کی نارضامندی کی صورت میں وکیل نے کہا کہ زیادتی کا تاوان میرے ذمہ ہے اور تم دونوں کا نکاح لازم کر دونگا تو وکیل کو یہ اختیار نہ ہوگا ۔ فتاوے قاضیخاں ٭ (۳۴۴) ۔ اگر وکیل کیا کہ دو ہزار درہم پر کسی عورت سے نکاح کر دے اور اگر اتنے پر نہ ملے تو ہزار سے دو ہزار تک کے درمیان بڑھا دے ۔ پس ایسا ہوا کہ عورت نے انکار کیا ۔ تو وکیل نے دو ہزار درہم پر نکاح کر دیا تو اصل میں مذکور ہے کہ یہ جائز ہے اور موکل کے ذمہ لازم ہوگا ٭ (۳۴۵) ایک شخص کو وکیل کیا کہ سو درہم کے عوض کسی عورت سے نکاح کر دے اور شہر میں یہ دستور ہے کہ بیس درہم معجل ہوں گے اور اسی درہم مؤجل ۔ وکیل نے بیس درہم معجل میں لگا کر نکاح کر دیا ۔ تو عقد صحیح ہوگا اور موکل کی اجازت پر منحصر ہوگا ۔ تو اگر موکل کو خبر نہ ملی اور صحبت کر لی تو عقد لازم نہ ہوگا یعنی موکل کو خیار رہیگا ۔ اور اگر موکل کو مہر کے متعلق خبر ہونے کے بعد اس نے صحبت کی ۔ تو یہ فعل گویا موکل کی رضامندی ہے ۔ فتاوی عالمگیری ٭ (۳۴۶) ایک شخص کو وکیل کیا کہ کسی عورت سے بعوض ہزار درہم کے نکاح کر دے ۔ پھر عورت نے قبول نہ کیا یہاں تک کہ وکیل نے اپنی ذاتی کپڑوں میں سے کوئی کپڑا بڑھا دیا ۔ تو نکاح موکل کی اجازت پر موقوف رہیگا کیونکہ وکیل نے موکل کے حکم کے خلاف کیا ہے اور ایسی مخالفت ہے جس میں خاوند کی حق تلفی ہے کیونکہ اگر یہ کپڑا کسی شخص نے اپنی ملکیت ثابت کرکے لے لیا تو اس کی قیمت خاوند کو دینی واجب ہوگی وکیل پر واجب نہ ہوگی ۔ کیونکہ اپنی طرف سے وہ تبرع دیتا ہے ۔ مگر اس پر ضمان نہ ہوگی ۔ اور اگر موکل کو معلوم نہ ہوا کہ وکیل نے کپڑا بڑھا دیا ہے یہاں تک کہ صحبت ہو گئی تب بھی موکل کو خیار رہیگا اور صحبت کر لینی وکیل کے خلاف عمل کرنے پر رضامندی نہ ہوگی ۔ تو چاہے عورت کو اپنے پاس رکھے یا علیحدہ کر دے ۔ اگر رکھ لیا تو عورت کو اس کے مہر مثل سے اور وکیل کے مقرر کردہ مہر سے جو کم ہو وہ واجب ہوگا ۔ فتاوی عالمگیری ٭
(۳۴۷) اگر کسی نے وکیل کیا کہ کسی عورت سے میرا نکاح کردو اور یہ شرط ہوگی کہ عورت کو اپنے نفس طلاق دینے کا اختیار ہوگا وکیل نے نکاح کر دیا اگر عورت

سلہ کیونکہ نکاح غیر نافذ جس کو نکاح موقوف کہتے ہیں نکاح فاسد کے برابر ہے ۔ (اور نکاح فاسد میں کمتر مہر ملتا ہے) ۔ درمختار (دیکھو دفعہ ۶ نقشہ ۱)

سے یہ شرط نہ کی کہ طلاق دینا تمہارے ہاتھ میں ہے تو طلاق دینی عورت کے ہاتھ میں رہیگی۔ (۳۸) اگر کہا کہ میرا نکاح کسی عورت سے کردو اور یہ شرط کردی کہ جب میں اس سے نکاح کروں گا تو طلاق دینی اس کے ہاتھ میں رہیگی۔ وکیل نے نکاح کردیا تو طلاق عورت کے ہاتھ میں نہیں رہیگی الا اس صورت میں کہ جب وکیل نکاح کرتے وقت یہ شرط کردے۔ (۳۹) اگر کسی نے وکیل کیا کہ کسی عورت سے میرا نکاح کردو اور یہ شرط ہوگی کہ عورت کو اپنے تئیں طلاق دینے کا اختیار ہوگا وکیل نے نکاح کردیا اگر عورت سے یہ شرط نہ کی کہ طلاق دینا تمہارے ہاتھ میں ہے تو طلاق دینی عورت کے ہاتھ میں رہے گی ✣

(۴۰) اگر وکیل کیا کہ میرے خاندان میں کسی سے میرا نکاح کردے۔ تو وکیل نے دوسرے خاندان میں کہیں کردیا۔ تو جائز نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کہا کہ فلاں شہر کی عورت سے کردینا یا فلاں خاندان کی اور وکیل کسی دوسرے شہر یا خاندان کی عورت سے کردے تو نکاح صحیح نہیں رہیگا۔ فتاوی عالمگیری (۴۱) کسی شخص نے وکیل کیا کہ کل بعد ظہر کے عورت سے میرا نکاح کردے۔ تو وکیل نے کل کے روز قبل ظہر کے یا کل کے بعد نکاح کیا تو جائز نہ ہوگا — فتاوی عالمگیری ✣ (۴۲) ایک شخص نے آدمی کو بھیجا کہ فلاں عورت کو نکاح کا پیغام دینا۔ اس شخص (وکیل) نے اس عورت سے اس کا نکاح ہی کردیا تو نکاح صحیح رہیگا اگرچہ مہر عورت کے مہر مثل سے بہت ہی زیادہ ہو — فتاوی عالمگیری ✣ (۴۳) ایک شخص نے دوسرے کو وکیل کیا کہ میری اس بیٹی کا نکاح اپنے شخص سے کردے جو ذی علم و دیندار ہو اور بمشورہ فلاں شخص کے ہو۔ تو وکیل نے ایک شخص ذی علم دیندار سے بلا مشورہ فلاں سے نکاح کردیا تو جائز ہوگا۔ اس واسطے کہ مشورہ سے اس کی غرض یہ ہے کہ نکاح اپنے شخص کے ساتھ واقع ہو جو ان صفات کا ہو تو جب غرض حاصل ہوگئی تو مشورہ کی کچھ حاجت نہ رہی — فتاوی قاضیخاں ✣

(۴۴) اگر کسی شخص نے ایک وکیل مقرر کیا کہ فلاں عورت سے اتنے مہر پر میرا نکاح کردے۔ تو وکیل نے اتنے مہر پر اس سے اپنا نکاح کرلیا۔ تو وکیل کو یہ جائز ہوگا — فتاوی عالمگیری ✣

[۲] عورت نے نکاح کے واسطے وکیل مقرر کیا۔ (۱) ایک عورت نے ایک شخص کو وکیل مقرر کیا کہ میرا نکاح[1] اپنے ساتھ کرلے۔ تو اس نے قبول کیا کہ اس طرح میں نے فلاں عورت کو اپنے نکاح میں کرلیا۔ تو نکاح جائز ہوگا اگرچہ عورت مذکورہ پھر یہ بھی نہ کہے کہ میں نے قبول[2] کیا ✣ (۱) ایک شخص از جانب عورت وکیل نکاح ہوا اور اس نے عورت کو اپنے باپ یا بیٹے کے نکاح میں کردیا۔ تو امام اعظم رحمہ کے نزدیک نکاح جائز ہوگا۔ اگر بیٹا نابالغ ہو تو بلا خلاف جائز ہوگا ✣ (۲) ایک شخص از جانب عورت وکیل نکاح ہے اس نے غیر کفو سے عورت کا نکاح کردیا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ بالاتفاق یہ نکاح سب کے نزدیک صحیح نہیں ہوگا۔ یہی صحیح ہے ✣ (۳) اگر ہم کفو ہو مگر اندھا یا لنجا یا طفل یا دیوانہ تو جائز ہوگا۔ اور اسی طرح اگر خصی یا عنین ہو تب بھی جائز ہوگا — فتاوے عالمگیری ✣ (۴) اگر عورت نے وکیل مقرر کیا کہ میرا نکاح کردو۔ اور مہر کے متعلق نوشتہ لینا تو وکیل نے بلا مہر نامہ لکھائے نکاح کردیا۔ تو نکاح صحیح رہیگا — فتاوے عالمگیری ✣ (۵) ایک عورت نے وکیل کیا کہ دو ہزار درم پر میرا نکاح کرادو۔ وکیل نے ہزار درم پر نکاح کرادیا اور خاوند نے اس سے صحبت کی اور عورت کو اس کمی کی خبر نہ ہوئی۔ تو عورت کو اختیار ہوگا کہ چاہے نکاح رد کردے اور رد کرنے کی صورت میں عورت کو اس کا مہر مثل کتنا ہی ہو ملیگا — فتاوے عالمگیری ✣ (۷) اگر عورت نے وکیل کیا کہ کسی سے میرا نکاح کردو وکیل نے خاوند سے یہ شرط لگائی کہ نکاح ہوگا تو طلاق کا اختیار عورت کو ہوگا۔ اور نکاح کردیا۔ تو نکاح جائز ہوگا۔ اور طلاق کا اختیار عورت کے ہاتھ میں ہوگا ✣ (۸) عورت نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ کسی مرد سے چار سو درم پر میرا نکاح کردے تو وکیل نے کردیا اور یہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ ایک سال تک رہی پھر خاوند نے کہا کہ وکیل نے میرے ساتھ تیرا نکاح ایک دینار پر کردیا ہے اور وکیل نے اسکی تصدیق کی تو دیکھا جائے گا کہ اگر خاوند نے اقرار کیا کہ عورت نے اس کو ایک دینار پر نکاح کرنے کا وکیل نہیں کیا تھا۔ تو عورت مختار ہوگی چاہے نکاح کو باقی رکھے۔ (اور اس کو ایک دینار کے سوائے کچھ نہیں ملے گا) اور اگر چاہے رد کردے (تو خاوند پر اس کا مہر مثل واجب ہوگا چاہے جسقدر ہو) اور اس کو نہ نفقہ ملیگا اور نہ عدت کی ضرورت ہوگی ✣ اگر خاوند نے یہ اقرار نہیں کیا بلکہ انکار کیا تو بھی یہی حکم ہے۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ جہر بیان کیا گیا ہو — فتاوی عالمگیری ✣

[1] دیکھو دفعہ ۵۱-۳۰ ✣ [2] بقول شافعی و زفر جائز نہیں — کنز ✣

اگر وکیل سے کہا کہ ہزار درم پر میرا نکاح کر دو وکیل نے مہر زیادہ کر کے نکاح کر دیا۔ اگر زیادتی مجہول ہے تو دیکھا جائے گا کہ اگر مہر مثل بھی ہزار درم ہوں یا کم ہوں تو نکاح جائز رہے گا۔ اور عورت کے واسطے بھی مقدار واجب ہوگی۔ اگر مہر مثل ہزار سے زیادہ ہو تو نکاح جائز نہ ہوگا۔ جب تک موکل اس کی اجازت نہ دیدے اور اگر وکیل نے کوئی چیز مہر میں بڑھا دی ہو۔ تب بھی جبتک موکل اجازت نہ دے جائز نہ ہوگا — فتاوی عالمگیری ۔

(۷) **معاہدہ نکاح بذریعہ وکیل**۔ معاہدہ نکاح جو کہ فریقین کی جانب سے بذریعہ وکیل کیا جاتا ہے۔ اور اغلباً عورت کی جانب سے تو بذریعہ وکیل ہوا ہی کرتا ہے دوسری قسم کے معاہدوں میں سے ہے جنکا ذکر ہو چکا ہے (یعنی معاہدہ کی تمام ذمہ داری اصل مالک ہی پر ہوتی ہے نہ وکیل پر۔ دیکھو سند ۴۲) — ہدایہ ۔

(۸) **وکیل کسی کو نائب مقرر کر کے اس سے کام لے**۔ وکیل تزویج کو یہ اختیار نہیں کہ اپنی طرف دوسرے کو وکیل کرے۔ اگر اس نے ایسا کیا اور اس دوسرے نے اس کے روبرو نکاح کر دیا تو جائز رہے گا۔ یہ کتاب الوکالت قاضیخاں میں ہے ۔ اگر عورت نے کسی کو وکیل کیا کہ میرا نکاح کر دے اور کہدیا کہ جو کچھ تو کرے وہ جائز ہوگا تو وکیل کو اختیار ہوگا کہ اس کی تزویج کے واسطے دوسرے کو وکیل کرے ۔ اور اگر پہلے وکیل کو موت آ جائے اور وہ دوسرے شخص کو اپنی موکلہ کی تزویج کی وکالت کی وصیت کرے اور دوسرا وکیل بعد موت وکیل اول کے اس کا نکاح کر دے تو جائز ہوگا — فتاوی عالمگیری ۔

اگر ولی نے عورت سے کسی خاص شخص سے اس کا نکاح کر دینے کا اذن لیا اور وہ خاموش ہو گئی پھر ولی نے کسی کو وکیل مقرر کیا کہ اس عورت کا نکاح اس شخص سے کر دے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ خاوند کا نام اور مہر کی صحیح مقدار بتا دی ہو ۔ مگر اس مسئلہ کو بحر الرائق نے مشکل خیال کیا ہے اس خیال پر کہ وکیل کو اختیار نہیں کہ بلا اجازت وکیل کے دوسرے شخص کو اپنی طرف سے وکیل کرے تو اس سے عدم جواز نکاح کا لازم ہوا تو یہ عام قاعدہ سے مستثنیٰ ہوا ۔ (تو اب یوں سمجھنا چاہیے کہ نکاح میں وکیل کو توکیل کا اختیار ہے) — درمختار ۔

[فقہا نے اس طرح تصریح کی ہے کہ نکاح کی وکالت حقیقی وکالت نہیں ہے بلکہ وہ شخص محض ایک معتبر قاصد ہوتا ہے۔ اس واسطے عقد کے حقوق وکیل کی طرف رجوع نہیں کرتے ۔ باب الوکالت میں لکھا ہے کہ اگر کسی موکل نے وکیل کی اجرت مقرر کر دی ہو تو وکیل کو اختیار ہے کہ اپنی طرف سے کسی دوسرے کو وکیل کرے۔ تو اس موقع پر بھی اگر خاوند کا نام اور مہر دوسرے کو خوب سمجھا دیا جائے تو البتہ دوسرے شخص کی وکالت صحیح رہے گی۔ تو اب کچھ اشکال باقی نہ رہا — حاشیۃ المدنی ۔]

(۹) **فضولی نکاح فسخ نہیں کر سکتا**۔ فضولی کو اختیار نہیں کہ اصل شخص سے منظوری لینے سے پہلے نکاح فسخ کر دے۔ لیکن وکیل کو اختیار ہے کہ نکاح معلق کو الفاظ یا افعال سے فسخ کر دے — فتاوی عالمگیری ۔

(۱۰) **فریقین کے دو دو وکیل اور دو نکاح**۔ اگر کسی عورت یا مرد نے اپنی تزویج کے واسطے دو مردوں کو وکیل کیا۔ مگر ان میں سے ایک نے تزویج کی تو عقد جائز نہ ہوگا — فتاوی قاضیخاں ۔ (۱) ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کرا دے۔ اور اسی مطلب کے واسطے ایک اور شخص کو بھی وکیل کیا۔ اور اس عورت نے بھی اسی طرح دو وکیل کئے۔ پھر مرد کے دونوں وکیل عورت کے دونوں وکیلوں سے ملے تو مرد کے ایک وکیل نے ہزار درم پر نکاح کرایا اور عورت کے دوسرے وکیل نے اس کو قبول کر لیا۔ اور دونوں عقد ساتھ ہی ہوئے یا آگے پیچھے۔ مگر آپس میں جھگڑا ہوا کہ پہلا عقد کونسا تھا۔ اور کچھ ٹھیک پتہ نہیں لگا تو بعوض مہر مثل کے نکاح صحیح ہوگا — فتاوی عالمگیری ۔ اگر مطلق نکاح کے واسطے دو وکیل ہوں تو ایک وکیل کے کئے ہوئے نکاح کو قصداً دوسرا باطل نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وکیل یہ کرے کہ اس عورت کی بہن سے موکل کا نکاح کر دے یا دوسرے مہر پر پہلے نکاح کی تجدید کر دے تو پہلا نکاح فسخ ہو جائیگا — فتاوی عالمگیری ۔

(۱۱) **دو وکیلوں میں سے ایک فسخ نکاح نہیں کر سکتا**۔ اگر کسی نکاح کے دو وکیل ہوں تو ان میں سے ایک نکاح کو فسخ نہیں کر سکتا جو نکاح دوسرے نے منعقد کیا ہو اور ابھی منظوری کا متوقع ہو۔ ہاں وہ اس طرح فسخ کر سکتا ہے کہ اپنے موکل کا نکاح اس عورت کی بہن سے کر دے۔ یا اس وکیل کے کئے ہوئے نکاح کی تجدید کسی اور مہر پر کر دے — فتاوی عالمگیری ۔

(۱۲) **اختلاف میں عورت کا بیان صحیح سمجھو**۔ ایک شخص نے دوسرے کو وکیل کیا کہ ایک عورت سے اس کا نکاح کر دے۔ تو اس نے ایک عورت سے نکاح کر دیا پھر وکیل اور خاوند میں اختلاف ہوا اور خاوند نے کہا کہ تو نے مجھے فلاں عورت کا نکاح کیا ہے۔ وکیل نے کہا کہ نہیں بلکہ اس دوسری سے کیا ہے۔ تو خاوند کا بیان تسلیم کیا جائے گا بشرطیکہ عورت بھی اس کے بیان کی تائید کرے کیونکہ اب دونوں نے نکاح پر ایک دوسرے کی تصدیق کی۔ تو دونوں کے تصادق سے نکاح ہو جائے گا۔ اور یہ مسئلہ اس امر کی دلیل ہے کہ تصادق (ایک دوسرے کی تصدیق) سے نکاح ہو جاتا ہے — فتاوی تاتارخانیہ ۔

۴۸ فضولی کے ذریعہ معاہدہ نکاح اور اسکے قواعد

۱- جو معاہدہ نکاح کسی فضولی کی معرفت ہو۔ تو وہ دوسرے فضولی یا وکیل یا اصلی شخص کی منظوری پر صحیح رہیگا ÷ اور فریق ثانی کا معاہدہ ایک جلسہ میں طے ہو ÷

۱- اگر کسی مرد (یا عورت) نے گواہوں کے روبرو کہا کہ میں نے فلاں عورت (یا مرد سے) نکاح کیا۔ اور اس عورت (یا مرد) کو خبر ہونے پر اس نے بھی منظور کر لیا۔ تو نکاح باطل ہے ہاں اگر فضولی منظور کر لیتا تو اصلی شخص کی منظوری پر منحصر رہتا) ۲- شافعی کے نزدیک تصرفات فضولی سب باطل ہیں ÷

۲- فضولی یا تو خاوند یا بیوی کی طرف سے معاہدہ نکاح کر سکتا ہے۔ مگر یہ معاہدہ انکی منظوری پر صحیح ہوگا ÷

۱- جب تک ایک فریق منظور نہ کرے فریق ثانی پر کوئی پابندی لازم نہیں۔ حتی کہ وہ معاہدہ کو نامنظور کر دے ÷

۲- بیع میں تو فضولی کو خود معاہدہ کو فسخ کر دینے کا اختیار ہے۔ مگر یہاں تو اگر اس شخص کا وکیل بھی اس فضولی سے معاہدہ منظور کرے تو اس کو بھی ہر صورت میں فسخ معاہدہ کا اختیار نہیں بلا دریافت اس شخص کے ÷

۳- فضولی کو نکاح کی منظوری حاصل کرنے سے پہلے اسکے فسخ کا اختیار نہیں۔ (نہ لفظاً نہ عملاً) ÷

لیکن وکیل کو اختیار ہے کہ فسخ نکاح عملی طور پر یا لفظاً کر دے۔ دیکھو دفعہ ۴۷ ÷

۱- اگر فضولی نے کسی شخص کا نکاح ایک عورت سے کیا۔ پھر خود ہی اس نکاح کو فسخ کر دیا۔ فسخ نہیں ہوگا۔ اگر پھر اس عورت کی بہن سے بھی کر دیا۔ تو پہلا فسخ نہ ہوگا (نہ لفظاً نہ معناً) ÷

۲- اگر کسی خاص عورت سے نکاح کرنے کو وکیل کیا۔ وکیل نے ایک عورت سے نکاح کر دیا عورت کیجانب سے فضولی نے منظوری دیدی او وکیل فسخ کر سکتا ہے۔ اور چاہے اس عورت کی بہن سے اسکا نکاح کرے ÷

۳- اگر فضولی نے کسی شخص کا نکاح ایک عورت سے کیا۔ پھر اسی فضولی کو مرد نے اپنے نکاح کیواسطے وکیل کیا اسنے پہلی عورت کی بہن سے کر لیا۔ فسخ ہوا (پہلا نکاح)۔ اگر فضولی لفظاً فسخ کرتا۔ تو پہلا فسخ نہ ہوتا ÷

۴- اگر کسی شخص نے کہا کہ میرا نکاح کسی عورت سے کر دینا۔ وکیل نے ایک عورت سے کر دیا اور فضولی نے اسکی طرف سے منظور کر لیا۔ مگر وکیل نے اسکو فسخ کر دیا فسخ ہوگا لفظاً۔ اگر اس عورت کی بہن سے کر دیا۔ تو بھی پہلا فسخ ہوگا ÷

۵- اگر کوئی شخص کسی عورت سے بلا اسکی اجازت نکاح کرلے۔ پھر اپنے نکاح کے واسطے وکیل مقرر کرے۔ اور وکیل پہلے نکاح کو لفظاً منسوخ کر دے تو یہ صحیح نہیں۔ ہاں اگر اسکی بہن سے اسکا نکاح کر دے تو خود ہی پہلا نکاح فسخ ہو جائیگا ÷ یا اگر دو عورتوں سے (کہ ایک انمیں سے پہلی عورت کی بہن ہے) ایک معاہدہ میں نکاح کر دے تو پہلا نکاح فسخ ہو جائیگا ÷ یا اگر چار عورتوں سے ایک ہی معاہدہ میں نکاح کر دے تو پہلا فسخ ہو جائیگا ÷

۴- فضولی نے کسی شخص کا نکاح خلاف شرع کر دیا۔

۱- ایک شخص کا نکاح ایک لونڈی سے کر دیا (اسکی آزاد بیوی موجود تھی) ــــ پھر آزاد عورت مر گئی ــــ یہ نکاح صحیح نہیں ہے ÷

۲- ایک شخص کا نکاح ایک عورت سے کر دیا (یہ عورت اس مرد کی موجودہ بیوی کی بہن ہے) ــــ پھر بیوی مر گئی ــــ یہ نکاح صحیح نہیں ہے ÷

۳- ایک شخص کا نکاح ایک عورت سے کر دیا (چار بیویاں اور اس کے پاس ہیں) ــــ پھر چار میں سے ایک مر گئی ــــ یہ نکاح صحیح نہیں ہے ÷

۴- ایک شخص کا نکاح پانچ عورتوں سے ایک معاہدہ میں کر دیا ... ... ــــ تو انمیں سے ایک منتخب کر لینا صحیح نہیں ÷

۵- فضولی نے کسی شخص کا نکاح مقررہ تعداد سے زیادہ عورتوں سے کردیا-

۱- پہلے چار عورتوں سے کردیا- پھر چار اور سے- اور پھر دو سے (سب کی بلا مرضی) ــــــ انہیں سے صرف آخری دو منظوری کے واسطے باقی رہیں گی۔

۲- پانچ عورتوں سے علیحدہ علیحدہ کردیا (اور سب عورتوں نے منظور کرلیا) ــــــ انہیں سے صرف چار کو وہ شخص منظور کرسکتا ہے۔

۳- دس[1] عورتوں سے علیحدہ علیحدہ کردیا (اور سب عورتوں نے منظور کرلیا) ــــــ نویں و دسویں عورت کا نکاح صحیح رہے گا۔

۴- گیارہ[2] عورتوں سے 〃 〃 (اور سب عورتوں نے منظور کرلیا) ــــــ نویں- دسویں- گیارہویں کا نکاح صحیح رہے گا۔

۵- بارہ عورتوں سے علیحدہ علیحدہ کردیا- (اور سب عورتوں نے منظور کرلیا) ــــــ نویں- دسویں- گیارہویں- بارہویں کا نکاح صحیح رہے گا۔

۶- تیرہ عورتوں سے علیحدہ علیحدہ کردیا- (اور سب عورتوں نے منظور کرلیا) ــــــ تیرہویں کا نکاح صحیح رہے گا۔

۶- غلام کا نکاح مختلف موقعوں پر ہوا- اور کہیں فضولی کی معرفت-

۱- فضولی نے ایک غلام کا نکاح دو عورتوں سے ایک موقع پر کیا- پھر اور دو عورتوں سے کیا- (اور سب نے منظور کرلیا)- پھر غلام آزاد ہوگیا- تو اب وہ پہلی دو یا دوسری دو منظور کرسکتا ہے یا پہلی جوڑی میں سے ایک- اور دوسری میں سے ایک- تین کسی طرح منظور نہیں کرسکتا- ہاں اگر صرف چوتھی کو منظور کرلے تو صحیح ہو[3]۔

۲- اگر غلام نے اپنا نکاح تین عورتوں سے کیا علیحدہ علیحدہ (بلا مرضی اپنے آقا کے)- (پھر آقا نے سب کی اجازت دیدی)- تو تیسرا نکاح صحیح رہیگا۔

{ قاعدہ:- کسی چیز کے متعلق منظوری دینی معاہدہ کے معنوں میں ہے اور اگر وہ چیز پہلے ہی سے حصول پر مشتمل ہو کہ ان کا اجتماع ممکن نہ ہو تو اگر شروع میں اجتماع ممکن نہیں تو منظوری کے وقت بھی ممکن نہیں۔ }

۷- جو نکاح بذریعہ فضولی ہو- اسکی منظوری الفاظ سے اسطرح ہوگی- (اگر بطور استہزا نہ ہو)

جس شخص کا نکاح فضولی نے کیا وہ کہے- ۱- جو تم نے کیا بہت اچھا کیا۔ ۲- خدا تعالیٰ ہم کو اس میں برکت دے۔ ۳- یہ تو تم نے خوب کیا یا کہا۔ ۴- جو تم نے کام کیا ہے مجھے اس سے کچھ تعجب نہیں ہوا۔ ۵- یہ کام میرے مقصد کے موافق تو ہے نہیں[4]۔ ۶- تم نے احسان کیا۔ ۷- مرا خوش نیامد ایں کارتو۔ ۸- تو نے برا کیا۔ ۹- کچھ ڈر نہیں۔

۸- جو نکاح بذریعہ فضولی ہو- اسکی منظوری کنایتہً اسطرح ہوگی

۱- لوگ نکاح کے متعلق مبارکباد دینے آئے۔ ۲- عورت نے مہر منظور کرلیا (نہ جبریہ)۔ ۳- مہر عورت کو بھیج دیا گیا۔ ۴- عورت سے خلوت کی (نزد بعض)۔ ۵- اگر چار عورتوں سے ایک معاہدہ میں نکاح ہوا- اور تین عورتوں سے دوسرے معاہدہ میں اور اس شخص نے ایک عورت کو ایک مبیٹ میں سے طلاق دیدی- تو یہ منظوری اس مبیٹ کے واسطے ہے۔

۹- منظوری میں بعض پیچیدگیاں-

۱- اگر کسی نے اپنی بالغ لڑکی کا نکاح کسی شخص سے کیا- کہ اسکی طرف سے فضولی نے منظور کرلیا- اگر مرد کی منظوری سے پہلے لڑکی کا باپ جائے- ... ... تو معاملہ باطل نہ ہوگا۔

---

[1] یا یوں سمجھو کہ دس شخصوں نے یا دس یا گیارہ شخصوں نے گیارہ وغیرہ اپنی بالغ لڑکیوں سے علیحدہ علیحدہ ایک شخص کا نکاح کیا۔ [3] اگر سب کا نکاح ایک معاہدہ میں ہوتا تو کسی کو منظور نہ کرسکتا۔ [4] یہ دونوں فقرہ صحیح معنی میں انکار نہیں ہیں۔ پھر اگر عورت قبول کرلے تو نکاح صحیح رہیگا۔

۲- اگر کسی نے اپنی بھتیجی کا نکاح اپنے بیٹے سے کردیا (دونوں نابالغ تھے) ــــ لڑکی کا باپ معاملہ کی منظوری سے پہلے مرگیا۔ اور چچا نے لڑکی کے بالغ ہونے سے پہلے منظور کرلیا۔ تو صحیح ہے۔

۳- اگر کسی نے اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح بغیر اسکی مرضی کے کردیا ــــ پھر لڑکا دیوانہ ہوگیا اور منظوری نہ دے سکا۔ باپ ــــ نے منظوری دی ــ تو صحیح ہے (دیکھو فوٹو ۲)

۴- ایک غلام جسکا نکاح بلا مرضی آقا کے ہوا ... ... ــــ دوسرے آقا کی ملکیت ہوگیا۔ اب اس آقا نے منظوری دی ــ تو صحیح ہے۔

۵- ایک لونڈی جس کا نکاح بلا مرضی آقا کے ہوا ... ... ــــ دوسرے آقا کی ملکیت ہوگئی[1] ۔ اب اس آقا نے منظوری دی ــ تو صحیح ہے

۱۰- اگر خاوند یا بیوی نے فضولی کے نکاح کی منظوری اسکے مرنیکے بعد دی تب بھی نکاح صحیح رہیگا۔

مسئلہ ۱ معاہدہ نکاح جو فضولی نے کیا۔ اگر ایک فضولی نے نکاح کیا۔ اور دوسرے شخص نے قبول کیا خواہ یہ دوسرا شخص فضولی ہو یا وکیل ہو یا اصیل ہو تو نکاح صحیح رہے گا۔ مگر جس کی طرف سے فضولی ہے اس کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ اور قبولیت اسی مجلس میں ہونی ضرور ہے دوسری مجلس کا اعتبار نہیں۔ (۱) ایک شخص نے کہا کہ تم لوگ گواہ رہنا میں نے فلاں عورت سے نکاح کرلیا۔ پھر اس عورت کو خبر ملی (دوسری مجلس) اور اس نے نکاح کو قبول کیا۔ تو یہ باطل ہے۔ اگر عورت نے کہا کہ تم لوگ گواہ رہنا میں نے اپنے تئیں فلاں مرد کے نکاح میں دیا۔ اور یہ مرد اس مجلس میں موجود نہیں ہے۔ اور اس کو خبر پہنچی اور اس نے قبول کیا۔ تو نکاح جائز نہ ہوگا۔ دونوں صورتوں میں اگر غائب عورت یا غائب مرد کی طرف سے کسی فضولی نے قبول کرلیا ہوتا تو البتہ ہمارے اصحاب کے نزدیک اصل شخص کی قبولیت پر منحصر رہتا۔ فتاوی عالمگیری۔ (۲) شافعی کے نزدیک تصرفات فضولی سب باطل ہیں۔ کنز۔

مسئلہ ۲ فضولی ایک فریق کیطرف سے معاہدہ کرا سکتا۔ فضولی اپنے ذمہ فریقین میں سے ایک کیطرف سے معاہدہ کرسکتا ہے اور یہ معاہدہ صحیح رہیگا۔ مگر اسی فریق کے منظور کرنے پر۔ جبتک اس فریق نے منظور نہیں کیا ہے دوسرے فریق کو اسکی پابندی لازم نہیں ہے یہانتک کہ وہ اس سے بری الذمہ ہوسکتا ہے۔ معاملات بیع میں فضولی کو بیع کے فسخ کرنیکا بھی اختیار ہے لیکن نکاح میں اسکو یہ اختیار نہیں۔ کیونکہ یہ معاہدہ اور قسم کا ہے بجز جو شخص وکیل مقرر کیا گیا ہو اسکو بھی یہ اختیار نہیں کہ اگر کسی فضولی سے اپنے موکل کیمتعلق معاہدہ نکاح کرے۔ تو جبا صحیح نہیں وہ معاہدہ کو فسخ ہی کرسکے بلا اجازت[2]

مسئلہ ۳ نکاح وکیل فسخ کرسکتا ہے نہ فضولی۔ نکاح بندھ جانے کے بعد اس کا فسخ چار طریق پر ہوتا ہے۔ (۱) جو شخص بقول یا بفعل کسی طرح فسخ کا اختیار نہیں رکھتا۔ یہ فضولی ہے۔ اگر فضولی نے کسی شخص کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کسی عورت سے کردیا۔ پھر بولا کہ میں نے عقد فسخ کردیا تو فسخ نہیں ہوگا ــ اور اگر اس کی بہن سے اس کا نکاح باندھا تو یہ دوسرا نکاح مرد کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ اور یہ نکاح اول کا فسخ نہ ہوگا۔ (۲) وہ شخص جو قول سے فسخ کرسکتا ہے اور فعل سے فسخ نہیں کرسکتا۔ یہ وکیل ہے۔ اگر ایک شخص نے وکیل کیا کہ میرے ساتھ فلاں عورت کا نکاح کردے۔ اور اس نے اسی عورت سے نکاح کردیا۔ اور عورت کی طرف سے کسی فضولی نے قبول کیا تو اس وکیل کو اختیار ہے کہ قول سے نکاح فسخ کردے یعنے کہے کہ میں نے یہ نکاح فسخ کیا۔ اگر وکیل نے اس عورت کی بہن سے موکل کا نکاح کردیا تو پہلا نکاح فسخ نہ ہوگا۔ فتاوی قاضیخاں۔ اگر وکیل نے بعینہ اسی عورت سے مرد کا دوسرا نکاح کردیا تو عقد اول ٹوٹ جائے گا۔ فتاوی عالمگیری۔ (۳) وہ شخص جو بفعل فسخ کرسکتا ہے اور بقول فسخ نہیں کرسکتا۔ جیسے ایک شخص نے ایک مرد کا نکاح بلا اس کی اجازت ایک عورت سے کردیا پھر خاوند نے اسی فضولی کو وکیل کیا کہ میرے ساتھ کسی عورت کا نکاح کردے اور کسی خاص عورت کو نہ بتایا۔ تو وکیل نے اس عورت کی بہن کے ساتھ اس کا نکاح کردیا۔ تو پہلا نکاح فسخ ہوجائے گا۔ حالانکہ اگر وہ اس نکاح کو بقول فسخ کرے تو فسخ صحیح نہیں ہے۔ (۴) وہ شخص جو قول اور فعل دونوں سے نکاح فسخ کرسکتا ہے۔ جیسے ایک مرد نے کسی عورت سے نکاح کردینے کے واسطے وکیل کیا۔ وکیل نے ایک عورت سے نکاح کردیا اور عورت کی طرف سے ایک فضولی نے قبول کیا۔ تو اگر وکیل اس عقد کو فسخ کرے تو فسخ صحیح ہے۔ اور اگر وکیل نے پھر اس عورت کی بہن سے بھی اس مرد کا نکاح کردیا تو عقد اول فسخ ہوجائے گا۔ فتاوی قاضیخاں۔

---

[1] یا فروخت کے ذریعہ یا ہبہ اور ترکہ میں ملی لیکن یہ جب ہی صحیح ہے جبکہ نیا آقا بعض وجوہ سے اس سے صحبت نہیں کرسکتا۔ ورنہ صحیح نہیں۔ [2] یعنے اپنے موکل کی۔ فتاوی عالمگیری

۴ خلاف شرع نکاح کردیا۔ (۱و۲) ایک شخص کی ایک آزاد بیوی ہے۔ تو ایک فضولی نے اس شخص کا نکاح ایک لونڈی سے کردیا۔ (یا فضولی نے اصلی بیوی کی بہن سے نکاح کردیا) پھر آزاد عورت مرگئی۔ تو اس شخص کو نکاح کی اجازت دینے کا اختیار نہیں۔ (۳) ایک شخص کی چار بیویاں ہیں۔ تو ایک فضولی نے اس کا نکاح پانچویں سے کردیا۔ پھر ان چاروں میں سے ایک مرگئی تو وہ شخص فضولی والے نکاح کی اجازت نہیں دے سکتا۔ (۴) اگر فضولی نے ایک ہی مرتبہ پانچوں عورتوں سے نکاح کردیا۔ تو اس کو اس میں سے بعض سے نکاح کی اجازت دینے کا اختیار نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۵ مقررہ تعداد سے زیادہ سے نکاح کردیا۔ (۱) اگر فضولی نے چار عورتوں سے بلا ان کی اجازت اور پھر چار عورتوں سے بلا ان کی اجازت۔ اور پھر دو عورتوں سے نکاح کردیا تو آخری دو عورتوں کا نکاح منظوری پر منحصر رہیگا۔ (۲) ایک فضولی نے ایک شخص سے متفرق موقعوں پر پانچ عورتوں کا نکاح کردیا۔ تو خاوند کو اختیار ہوگا کہ ان میں سے جونسی چار چاہیے رکھ لے اور پانچویں کو علیحدہ کردے۔ فتاویٰ عالمگیری۔ (۳) اگر فضولی نے دس عورتوں کا نکاح مختلف موقعوں پر ایک شخص سے کیا۔ اور اب ان عورتوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے اجازت دیدی۔ تو ان میں سے نویں اور دسویں عورت کا نکاح جائز رہے گا۔ اگر دس مردوں میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی لڑکی کا نکاح ایک شخص سے کیا اور یہ سب عورتیں بالغ ہیں اور سب نے نکاح جائز رکھا۔ تو نویں اور دسویں کا نکاح جائز رہے گا۔ (۴) اگر گیارہ مرد ہوں تو آخیر کی تین عورتوں کا جائز رہے گا۔ (۵) اگر بارہ مرد ہوں تو آخری چار عورتوں کا نکاح جائز رہے گا۔ (۶) اگر تیرہ مرد ہوں۔ تو اکیلی تیرہویں عورت کا نکاح جائز رہے گا۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۶ غلام کا نکاح معرفت فضولی۔ (۱) ایک فضولی نے ایک غلام کا نکاح دو عورتوں سے ایک عقد میں کیا۔ پھر دو عورتوں سے ایک عقد میں کیا۔ اور سب رضامند ہوگئیں۔ پھر غلام آزاد ہوگیا۔ تو اس کو اختیار ہوگا کہ صرف دو عورتوں کی نکاح کی اجازت دے چاہے پہلے فریق کے دونوں عورتوں کے نکاح کی چاہے دوسرے فریق کی دونوں کی۔ چاہے پہلے فریق کی ایک کے نکاح کی اور دوسرے فریق کی ایک کی۔ اگر تین عورتوں کے نکاح کی اجازت دی تو سب نکاح باطل ہوں گے۔ ہاں اگر چوتھی کے نکاح کی اجازت دی تو جائز ہوگا۔ اگر سب نکاح ایک ہی عقد میں واقع ہوئی ہوں تو سب کی اجازت کبھی نہیں ہوسکتی۔ فتاویٰ عالمگیری۔ (۲) اگر غلام نے بلا اجازت مالک کے تین عورتوں سے تین عقدوں میں نکاح کیا پھر مالک نے سب کی اجازت دیدی تو تیسری عقد والی عورت جائز ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری۔

{ قاعدہ:۔ حق محل میں اجازت بمنزلہ انشائے[۲] عقد کے ہے۔ تو اگر محل ایسا ہو کہ انشائے عقد میں اس کا مجتمع کرنا صحیح نہ ہو تو بحالت اجازت امضائے[۳] عقد بھی صحیح نہ ہوگا۔ اگر بانشائے عقد صحیح ہو تو باجازت بھی صحیح ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔ }

۷ لفظاً منظوری۔ نکاح فضولی کی اجازت دینا بقول ثابت ہوتا ہے اور بفعل بھی۔ تو اگر ایک فضولی نے کسی کا نکاح جو غائب ہے ایک عورت سے کردیا۔ اور یہ بلا اجازت اس شخص کے ہو جیسا ہوتا ہے۔ پھر اس شخص کو خبر ملی تو اس نے کہا کہ تم نے خوب کیا۔ یا کہا ہم کو اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ یا کہا تو نے احسان کیا۔ یا کہا کہ تو بڑا ثواب گیا۔ تو یہ الفاظ اجازت ہوں گے۔ یہی صحیح ہے۔ فتاویٰ قاضیخاں۔ اگر طرز کلام سے یہ معلوم ہو کہ اس شخص نے یہ الفاظ بطور استہزا کہے تب یہ الفاظ اجازت نہ ہوں گے۔ اگر عورت نے فضولی سے کہا تو نے برا کیا۔ تو یہ نکاح کی اجازت ہے۔ ایسا ہی امام محمد سے مروی ہے لیکن ظاہر الروایت کے موافق یہ رد نکاح ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔ ایک شخص نے ایک عورت کا نکاح بلا اس کی رضامندی کردیا عورت کو خبر ملی تو وہ بولی "باک نیست" (کچھ ڈر نہیں) تو یہ اجازت ہے۔ ایسا ہی فقیہ ابو اللیث نے ذکر کیا ہے۔ اور فقیہ ابو جعفر اسی پر فتویٰ دیتے تھے۔ فتاویٰ عالمگیری۔ ایک شخص نے ایک عورت کا نکاح بلا اس کی اجازت کردیا تو عورت بولی مجھے تیرا فعل پسند نہیں۔ یا یا فارسی میں کہا مراخوش نیامد ایں کار تو۔ تو یہ رد نکاح نہیں ہے۔ حتیٰ کہ اگر اس کے بعد وہ راضی ہوجائے تو یہ نکاح صحیح رہے گا۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۸ کنایتہً منظوری۔ اگر لوگوں نے عورت کو مبارکباد دی اور اس نے قبول کی۔ تو یہ اجازت ہے۔ فتاویٰ قاضیخاں۔ (۲) مہر کا قبول کرلینا اجازت ہے اور ہدیہ کا قبول کرلینا اجازت نہیں ہے۔ فتح القدیر شرح ہدایہ۔ (۳) فعل سے اجازت یہ ہے کہ عورت کا مہر اس کو بھیجدے۔ اب رہی یہ بات کہ مہر عورت تک

---

[۱] یعنے اجازت دے بھی تب بھی نکاح صحیح نہ ہوگا۔ [۲] [۳] دیکھو حاشیہ صفحہ ۲۲۶۔

پہنچ جائے یا نہیں تو امام ظہیر الدین نے فرمایا کہ عورت تک پہنچ جانا چاہیئے۔ مگر مولانا قاضی امام فخر الدین نے فرمایا کہ یہ ضروری نہیں ۔ (۴) اگر عورت کے ساتھ خلوت کی۔ تو یہ اجازت ہے۔ بعض کے نزدیک نفس خلوت اجازت نہیں ہے ۔ فتاوی عالمگیری ۔ (۵) اگر فضولی نے چار عورتیں ایک عقد میں اور تین عورتیں ایک عقد میں کسی کے نکاح میں دیں۔ پھر اسی شخص نے ایک فریق میں سے ایک عورت کو طلاق دیدی تو سمجھنا چاہیئے کہ اسی فریق کے عورتوں سے نکاح کی اجازت تھی۔ فتح القدیر شرح ہدایہ ۔

۹ منظوری کی پیچیدہ صورتیں۔ (۱) ایک شخص نے اپنی بالغ لڑکی کا نکاح کسی شخص غائب کے ساتھ کر دیا اور اس کی طرف سے ایک فضولی نے قبول کر لیا۔ پھر پیشتر اس کے کہ خاوند اجازت دے لڑکی کا باپ مر گیا۔ تو اس کی مرنے سے نکاح باطل نہ ہوگا ۔ (۲) ایک شخص نے اپنے بھائی کی بیٹی کا نکاح اپنے بیٹے کے ساتھ کر دیا حالانکہ یہ دونوں نابالغ ہیں اور بھائی کی بیٹی کا باپ موجود ہے۔ مگر قبل اجازت نکاح کے اس کا باپ مر گیا پھر چچا نے قبل بلوغ لڑکی کے اس نکاح کی اجازت دیدی تو اجازت صحیح اور نکاح نافذ ہوگا ۔ اگر کسی شخص نے اپنے بالغ لڑکے کا نکاح بلا اجازت لڑکے کے باندھا پھر قبل اجازت کے بیٹا دیوانہ ہو گیا۔ تو شارح نے فرمایا کہ باپ کو یوں کہنا چاہیئے کہ میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے نکاح کی اجازت دی ۔ (۳) اگر کسی شخص نے اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح بلا اس کی اجازت کے ایک عورت سے کر دیا۔ ابھی لڑکا بالغ نہ ہوا تھا کہ وہ دیوانہ ہو گیا پھر باپ نے اس نکاح کی اجازت دی تو جائز ہوگا ۔ (۴) اگر کسی غلام نے بلا اجازت اپنے مالک کے نکاح کیا۔ پھر قبل اجازت کے وہ اس مالک کی مِلک سے نکل کر دوسرے مالک کی مِلک میں چلا گیا تو دوسرے مالک نے نکاح کی اجازت دیدی تو اجازت صحیح اور نکاح نافذ ہوگا ۔ (۵) اگر ایک لونڈی نے بغیر اجازت اپنے مالک کے اپنا نکاح کر لیا پھر اس مالک کی مِلک سے نکلکر دوسرے مالک کی مِلک میں آگئی (خواہ بطریق بیع یا بطریق ہبہ یا ارث) تو اگر یہ لونڈی دوسرے مالک کے واسطے حلال نہ ہو۔ (مثلاً کئی آدمی اس کے وارث ہوئے۔ یا بیٹا ہی مالک بنا مگر باپ نے اس سے صحبت کر لی تھی۔ یا پہلے ہی مالک نے کئی شخصوں کے ہاتھ بیع کی یا انکو ہبہ کر دی یا اپنے بیٹے کے ہاتھ بیع یا ہبہ کی مگر باپ اس سے صحبت کر چکا ہے) تو ایسی صورت میں دوسرے مالک کی اجازت سے نکاح جائز ہو سکتا ہے۔ اور اگر دوسرے ولی کے واسطے لونڈی حلال ہو بایں طور کہ پہلے مالک نے کسی اجنبی کے ہاتھ بیچا یا ہبہ کی مگر خود اس سے صحبت نہیں کر چکا ہے۔ یا فقط بیٹا اس کا وارث ہوا درحالیکہ باپ متوفی اس سے صحبت نہیں کر چکا ہے تو ایسی حالت میں دوسرے مالک کی اجازت ناجائز ہے۔ اور اس اجازت سے نکاح جائز نہ ہوگا۔ فتاوی عالمگیری ۔ نکاح کے متعلق فضولی کو قبل اجازت مالک کے رجوع کا اختیار نہیں (یعنے نکاح فسخ نہیں کر سکتا)۔ اور وکیل کو نکاح موقوف کی صورت میں قول اور فعل دونوں سے فسخ نکاح کرنے کا اختیار ہوتا ہے ۔ اگر فضولی نے زید کا کسی عورت سے نکاح کر دیا پھر زید نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ میرا نکاح کسی عورت سے کر دے تو وکیل اسی نکاح کی اجازت دیدی پھر اس کو فسخ کر دیا تو بنا بر روایت جامع کے اس کا فسخ کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اگر اسی عورت کی بہن کا اس کی اجازت سے موکل کے ساتھ نکاح کر دے تو پہلا نکاح باطل ہو جائے گا ۔ اگر زید نے ایک عورت سے بغیر اجازت اس عورت کے نکاح کیا۔ پھر کسی کو وکیل کیا کہ کسی عورت سے اس کا نکاح کر دے۔ تو وکیل نے اپنے قول سے فعل زید کو فسخ کیا تو صحیح نہیں ہوگا۔ اگر وکیل نے اسی عورت کی بہن سے زید کا نکاح کر دیا تو نکاح اول ٹوٹ جائے گا ۔ اگر وکیل نے موکل کے ساتھ ایک ہی عقد میں دو عورتوں کا نکاح کر دیا کہ ان دونوں میں سے ایک عورت زید کی منکوحہ کی بہن ہے یا ایک ہی عقد میں چار عورتوں سے نکاح کر دیا تو پہلا نکاح فسخ نہ ہوگا ۔ فتاوی عالمگیری ۔

۱۰ فضولی کے مرنے کے بعد نکاح منظور ہوا۔ اگر فضولی کے نکاح کی اجازت خاوند یا بیوی نے دی بعد فضولی کے مرنے کے تو نکاح صحیح ہوگا۔ کیونکہ نکاح کے صحیح ہونے میں اجازت کے وقت) شرط ہے موجود ہونا اس شخص کا جس کے واسطے نکاح منعقد ہوا اور عاقدین میں سے ایک موجود ہو (تو ایک عاقد کا مرجانا نکاح کے صحیح ہونے کے خلاف نہ ہوا کیونکہ دوسرا عاقد تو موجود ہے) ۔ بخلاف اجازت بیع کے کیونکہ اس میں شرط ہے چار چیزوں کے موجود ہونے کی (یعنے مبیع اور دونوں عاقد اور قیمت) ۔ درمختار ۔

حاشیہ متعلق صفحہ ۲۲۵ لہ انشا یعنی از سر نو پیدا کرنا ۔
لہ امضائے عقد یعنے جو عقد ہوا ہے اس کو پورا کرنا یا جاری کرنا ۔

ایک شخص نے ایک عورت کا نکاح بغیر اس کی اجازت کر دیا اور ہزار درم مہر ٹھہرا دیا۔ اور ایک مرد کیطرف سے ایک اور شخص نے بغیر اس کی اجازت کے نکاح کر دیا۔ تو یہ دونوں فضولی ہوئے۔ پھر دونوں فضولیوں نے اس مرد اور عورت کا نکاح پچاس دینار پر ایک اور جگہ باندھا۔ تو دونوں نکاح ان دونوں مرد اور عورت کی اجازت پر موقوف ہوئے۔ پھر عورت نے دونوں نکاحوں میں ایک کی اجازت دیدی اور مرد نے بھی دونوں نکاحوں میں سے ایک کی اجازت دے دی۔ اگر خاوند نے بھی اسی نکاح کی اجازت دی جس کی بیوی نے دی۔ مثلاً عورت نے ہزار درم والے کی اجازت دی اور مرد نے بھی اس کی دی۔ تو ہزار درم مہر والا نکاح جائز رہے گا۔ اگر خاوند نے اور نکاح کی اجازت دی اور بیوی نے اور نکاح کی۔ تو جائز نہ ہوگا۔ پھر اگر دونوں نے دوسرے نکاح کی اجازت دے کر اتفاق کیا تو بھی جائز نہ ہوگا۔ ہاں اگر پہلے نکاح کی اجازت پر اتفاق کریں تو وہ جائز ہو جائے گا۔ اگر عورت نے ابتداً دوسرے نکاح کی اجازت دی تو یہ امر اس کی طرف سے نکاح اول کا فسخ ہوگا۔ تو اگر دونوں دوسرے نکاح پر اتفاق کریں گے تو جائز نہ ہوگا۔ اگر خاوند نے ابتدا کر کے دونوں میں سے کسی ایک نکاح کی اجازت دی تو یہ امر اس کی طرف سے دوسرے نکاح کا فسخ ہوگا۔ تو وہ باطل ہو جائے گا۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ پہلا اجازت دیا ہوا اور دوسرا اجازت دیا ہوا معلوم ہو۔ اگر دونوں پہلے یا دوسرے اجازت دئے ہوئے کو بھول گئے اور دونوں نے ان میں سے کسی ایک نکاح پر اتفاق کیا۔ یعنے ایک نے دوسرے کی تصدیق کی کہ پہلا نکاح یہی تھا۔ تو نکاح جائز ہوگا۔ اگر دونوں کو یاد نہ آیا کہ پہلا کونسا ہے۔ مگر دونوں کسی ایک نکاح پر متفق ہو گئے بغیر اس کے کہ یاد کریں کہ پہلا کون تھا۔ تو دونوں میں سے کوئی بھی کبھی جائز نہ ہوگا۔ اگر عورت نے پہلے کہا میں نے دونوں نکاحوں کی اجازت دیدی تو مرد کو اختیار ہوگا کہ چاہے ہزار درم والے کی اور چاہے پچاس دینار والے کی اجازت دے۔ اور یہی جائز ہوگا۔ اور جو مہر اس کے متعلق ٹھہرا ہے وہی لازم ہوگا۔ اگر ایک نے درم والے نکاح کی اور دوسرے نے دینار والے نکاح کی اجازت دی۔ اور دونوں کے منہ سے منظوری ایک ساتھ نکلی۔ تو دونوں نکاح ٹوٹ جائیں گے۔ اگر دونوں میں سے ایک نے دونوں نکاحوں کی اجازت دی اور دونوں کے کلام ایک ہی ساتھ منہ سے نکلے تو اس میں وہی حکم ہے جو ایک ہی ساتھ اجازت منہ سے نکلنے کی حالت میں ہر ایک کی دونوں نکاحوں کی اجازت دینے کا حکم ہے۔ یعنے دونوں نے آگے پیچھے دونوں نکاحوں کی اجازت دی۔ اور اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ دونوں نکاحوں میں سے ایک لامحالہ نافذ ہو جائے گا۔ اگر دونوں میں سے ہر ایک نے دونوں نکاحوں میں سے غیر معین ایک نکاح کی اجازت دی مثلاً مرد نے کہا کہ میں نے دونوں میں سے ایک نکاح کی اجازت دی یا کہا کہ میں نے اس نکاح کی یا اس دوسرے نکاح کی اجازت دی۔ تو اس مسئلہ میں عورت کی اجازت چار صورتوں سے خالی نہیں (۱) عورت نے کہا میں نے اس نکاح کی اجازت دی جس کی خاوند نے دی حالانکہ دونوں کے کلام ایک ہی دفعہ دونوں کے منہ سے نکلے تو اس صورت میں دونوں میں سے ایک نکاح جائز ہوگا۔ (۲) عورت نے کہا کہ میں نے اس نکاح کے علاوہ جسکی خاوند نے اجازت دی ہے دوسرے کی اجازت دی۔ اور دونوں نے ایک ہی دفعہ منہ سے اجازت کہی۔ تو دونوں نکاح ٹوٹ جائیں گے (۳) عورت نے کہا کہ میں نے دونوں نکاحوں کی اجازت دی تو اس کا وہی حکم ہے جو دو صورتیکہ اس نے کہا کہ جس کی خاوند نے اجازت دی اسی کی میں نے اجازت دی جس کا ذکر ہوا یعنے دونوں میں سے ایک نکاح جائز رہے گا۔ (۴) عورت نے کہا میں نے دونوں میں سے ایک نکاح کی اجازت دی۔ یا کہا کہ میں نے اس نکاح کی یا دوسرے کی اجازت دی جیسا کہ خاوند نے کہا تھا۔ اور دونوں کی منظوری منہ سے برابر نکلی۔ تو ایسا ہی ہے کہ دونوں میں سے کسی نے بھی تک کچھ اجازت نہیں دی۔ اور دونوں کو اختیار ہوگا کہ دونوں میں سے ایک نکاح پر اتفاق کر لیں اور یہ چاہیں دونوں کو فسخ کر دیں۔ اگر عورت نے کہا کہ میں نے ایک کی اجازت دیدی۔ اور دوسرے نے اس کے بعد کہا کہ میں نے ایک کی اجازت دیدی۔ تو امام اعظم کے نزدیک نکاح جائز ہوگا ــــ فتاویٰ عالمگیری

۴۹ - وکیل کی معزولی -

۱- اگر کسی وکیل کو اس کی خدمات سے علیحدہ کیا جائے تو جبتک اس کو اس امر کی خبر نہ دیجائے تب تک اس کی کارگزاری صحیح رہیگی +

۲- اگر کوئی شخص نکاح کرانے کیواسطے کسی کو وکیل مقرر کرے اور پھر وہ شخص نکاح خود کرلے۔ تو سمجھو کہ وکیل اپنے فرائض سے علیحدہ کیا گیا۔ اگرچہ اس کو اس امر کی خبر بھی نہ دی گئی ہو +

۱- اگر خود نکاح فاسد کرلیا۔ تو بعض علماء کے خیال میں وکیل اپنے فرائض سے علیحدہ خیال کیا جائیگا +

۳- اگر کوئی شخص کسی خاص عورت سے نکاح کرانے کیواسطے کسی کو وکیل مقرر کرے۔ اور پھر خود اس عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح کرے تو وکیل اپنے فرائض سے علیحدہ سمجھا جائیگا +

سندات (۱) وکیل کو علیحدہ کرو تو اس کو خبر دو۔ اگر عورت نے وکیل کو اس کے فرائض سے علیحدہ کردیا مگر اس کو خبر نہ ہوئی۔ تو وکالت سے خارج نہ ہوگا۔ چنانچہ اگر وہ کوئی نکاح کردیگا تو نکاح جائز ہوگا ـــ فتاویٰ عالمگیری +

(۲) وکیل مقرر کیا مگر پھر نکاح خود کرلیا۔ اگر عورت نے اپنے نکاح کیواسطے کسی کو وکیل مقرر کیا اور پھر خود نکاح کرلیا۔ تو سمجھا جائیگا کہ وکیل اپنے فرائض سے علیحدہ کیا گیا۔ چاہے وکیل کو اس امر کی خبر ہو یا نہ ہو ـــ فتاویٰ عالمگیری +

(۳) یہ بھی وکیل کی معزولی ہے۔ اگر کسی شخص نے کسی خاص عورت کے ساتھ عقد کرانے کیواسطے وکیل مقرر کیا پھر موکل نے اس عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح کرلیا۔ تو وکیل وکالت سے خارج ہو جائیگا ـــ فتاویٰ عالمگیری +

۷
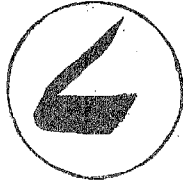
باب ہفتم

نکاح کے گواہ اور انکے متعلق قواعد

فصل اوّل۔ نکاح کے گواہ اور ان کے متعلق شرائط

باب فصل اوّل۔ نکاح کے گواہ اور انکے متعلق شرائط باب

خلاصہ:۔ نکاح کے گواہوں سے مطلب وہ گواہ ہیں جو فریقین کے ایجاب وقبول کے موقع پر موجود ہوں۔ ہر مسلمان گواہ بن سکتا ہے بشرطیکہ بالغ اور سمجھدار ہو۔ اور اسی طرح عورت بھی گواہ ہو سکتی ہے۔ کم سے کم دو مرد گواہ ضرور ہوں۔ یا ایک مرد اور دو عورتیں۔ مگر گواہوں کیواسطے یہ ضروری ہے کہ وہ سمجھتے ہوں کہ جو معاہدہ اس وقت کیا جا رہا ہے وہ معاہدہ نکاح ہے۔ اور فریقین کو شناخت کر سکتے ہوں ÷

۵۰۔ نکاح کے گواہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔

۱۔ گواہوں میں یہ صفات ہونی چاہئیں۔

۱۔ آزاد ہوں۔ غلام نہ ہوں (نہ مدبر نہ مکاتب) ÷ ۲۔ عاقل ہوں۔ دیوانے نہ ہوں ÷ ۳۔ بالغ ہوں۔ نابالغ نہ ہوں ÷ ۴۔ مسلمان ہوں۔ کافر نہ ہوں (اگر خاوند و بیوی مسلمان ہوں) ÷ اگر بیوی ذمیہ ہو تو دونوں گواہ ذمی ہوں (یا اور کسی مذہب کے ہوں) تو مضائقہ نہیں ÷ اگر خاوند و بیوی ذمی یا کافر ہوں تو ضروری نہیں کہ گواہ مسلمان ہوں (لیکن ایسے شخص ہوں جن میں گواہ بننے کی قابلیت ہو) ÷

۲۔ گواہوں میں یہ نقص ہوں تو مضائقہ نہیں۔

۱۔ نابینا ہوں ÷ ۲۔ گونگے ہوں ÷ ۳۔ بہکے ہوں ÷ ۴۔ بد اطوار یا آوارہ گرد ہوں ÷ ۵۔ نشہ میں ہوں کہ بعد نشہ اترنے کے بتا سکیں کہ کیا معاملہ تھا ÷ ۶۔ تہمت لگانے یا زنا کی تہمت لگانے میں ماخوذ ہو کر سزا پا چکے ہوں ÷ ۷۔ عاقدین کے لڑکے ہوں ÷ ۸۔ امام شافعی کے نزدیک گواہ نابینا اور فاسق اور محدود القذف نہ ہوں ÷

۳۔ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کو گواہ بنانے کی اجازت نہیں ÷

۴۔ قاعدہ یہ ہے کہ جو شخص شرعاً کسی کا ولی ہو سکتا ہے وہ گواہ بھی ہو سکتا ہے ÷

سندات ۱ گواہ کیسے ہوں۔ گواہ میں چار صفات ہونی شرط ہیں (۱) آزادی۔ (۲) سمجھ و عقل (۳) بلوغ (۴) اسلام ÷ تو غلام کی گواہی سے نکاح منعقد نہ ہوگا۔ خواہ غلام قن ہو یا مدبر یا مکاتب ÷ مجنون یا نابالغ لڑکے کی گواہی سے نکاح منعقد نہ ہوگا۔ فتاوی عالمگیری ÷ اگر فریقین مسلمان ہوں تو کافر گواہوں کے ذریعہ نکاح منعقد نہ ہوگا ÷ خاوند مسلمان اور بیوی ذمی ہو (جیسے یہودی یا نصرانی) تو ذمیوں کی گواہی سے نکاح منعقد ہو جائے گا۔ گواہ ذمی عورت کے ہم ملت ہوں یا نہ ہوں ÷ اگر فریقین کافر ہوں تو گواہ مسلمان ہونے ضرور نہیں۔ چنانچہ کافر خاوند اور بیوی کا نکاح دو کافروں کی گواہی سے منعقد ہو جائے گا۔ گو یہ گواہ ان کے ہم ملت ہوں یا غیر ملت کے ہوں۔ فتاوی عالمگیری ÷ امام محمد و امام زفر کے نزدیک

سلہ مگر نقص یہ ہوگا کہ اگر خاوند مسلمان نکاح کا منکر ہو جائے اور عورت مدعی ہو تو ان ذمیوں کی گواہی سے عورت کا دعویٰ ثابت نہ ہوگا۔ کیونکہ کافر کی گواہی مسلمان کے ضرر پر درست نہیں ÷

مسلمان کا نکاح ذمیہ (کتابیہ) کے ساتھ یا کسی کتابیہ کے ساتھ موجودگی دو ذمی (اہل کتاب) کے جائز نہیں ہوگا — کنز +

۲ گواہوں میں بعض نقص ہوں تو مضائقہ نہیں (۱) دو اندھوں کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے + (۲) گونگے کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے (۳) ہکلے کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہوگا — فتاویٰ عالمگیری + (۴) دو فاسقوں کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے — فتاویٰ عالمگیری + (۵) نشہ میں مست کی گواہی سے نکاح صحیح ہوگا (دیکھو دفعہ ۵۱-۴) + (۶) دو محدود[1] القذف کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہوتا ہے اگرچہ دونوں نے توبہ نہ کی ہو + جو زنا کاری کی حد کا سزا یافتہ ہو اس کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے + (۷) جن لوگوں کی گواہی عاقد کے حق میں اصلاً قبول نہیں ہوتی ہے۔ ان کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔ (مثلاً زید کے دو لڑکے ہندہ کے بطن سے ہیں پھر زید نے ہندہ کو طلاق دی اور ان دونوں بالغ لڑکوں کی گواہی سے دوسرا نکاح کیا تو نکاح صحیح[2] ہوگا۔ اسی طرح اگرچہ دونوں لڑکے ہندہ کے بطن سے نہ ہوں مگر زید کے نطفہ سے ہوں تب بھی یہی حکم ہو) — فتاویٰ عالمگیری (۸) امام شافعی کے نزدیک گواہ نابینا اور فاسق اور محدود القذف نہ ہونے چاہئیں — کنز +

۳ خدا تعالے اور رسول کو گواہ کیا۔ اگر کسی شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اللہ تعالے اور اس کے رسول کی گواہی رکھی۔ تو نکاح جائز نہیں — فتاویٰ عالمگیری +

ابو القاسم صفار نے ایسی گواہی شامل کرنے والے پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اس وجہ سے کہ اس نے حرام کو حلال سمجھا۔ کیونکہ خدا تعالے اور اس کے رسول نے نکاح کی گواہی آدمیوں پر مخصوص کی ہے۔ اور آدمیوں کے سوا اور کی گواہی کا حکم نہیں دیا۔ دوسری وجہ یہ کہ اس شخص نے رسول کو عالم الغیب مانا حالانکہ غیب کا علم خدا تعالیٰ کے سوائے کسی کو نہیں — حاشیۃ المدنی + ہمارے خیال میں کفر کا فتویٰ زیادتی ہے۔ م

۴ قاعدہ - جو شخص اپنی ذاتی ولایت سے نکاح میں ولی ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ گواہ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور جو ایسا نہیں ہے وہ گواہ بھی نہیں ہو سکتا — فتاویٰ عالمگیری + قاعدہ ہمارے نزدیک (یعنی حنفیوں کے نزدیک) یہ ہے کہ جو شخص اپنا خود ولی ہو کر نکاح کی قبولیت کر سکتا ہے تو اس کے روبرو کوئی نکاح ہو تو اس کی گواہی صحیح رہے[3] گی — درمختار +

---

۵۱ - گواہوں کے متعلق ضروری باتیں -

۱ - گواہوں کی موجودگی ایجاب و قبول کے موقع پر ضروری ہے نہ معاہدہ کی تکمیل کے وقت[4] +

۱۔ اگر ایک مکان میں نکاح ہوتا ہو۔ اور قریب ہی دوسرے مکان میں دروازہ ہے کہ لوگ دیکھ سکتے ہوں۔ تو دیکھنے والوں کی گواہی کافی ہے +

۲۔ امام مالک و اہل تشیع کے نزدیک گواہوں کی ضرورت نہیں۔ امام مالک کے نزدیک نکاح کا اعلان ضروری ہے نہ شہادت بلکہ اہل تشیع کے نزدیک تو اگر معاملہ کو خفیہ رکھنے کی بھی ضرورت ہو تو نکاح ناجائز نہ ہوگا +

---

[1] جن کو تہمت لگانے کے جرم میں حد ماری گئی ہو + [2] اگر صرف عورت کے دو لڑکوں کی گواہی ہو یا مرد کے دو لڑکوں کی۔ تو نکاح تو صحیح ہو جائے گا۔ مگر اگر عورت کے لڑکے گواہ تھے اور مرد نکاح کا منکر ہوا اور عورت نکاح کی مدعی ہوئی۔ تو لڑکوں کی گواہی سے قاضی کے روبرو اس کا دعویٰ ثابت نہ ہوگا۔ ہاں اگر مرد مدعی ہوگا تو عورت کے لڑکوں کی گواہی سے اس کا دعویٰ ثابت ہو جائے گا۔ کیونکہ فرع کی گواہی سے اصل کا مفاد ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں نقصان ثابت ہو سکتا ہے + [3] جیسے فاسق کہ قبول نکاح کا اختیار رکھتا ہے۔ تو پہلا گواہ ہو سکتا ہے۔ دوسرا نہیں + [4] اہل سنن و اہل تشیع میں یہ اختلاف ہے کہ اہل سنن کے نزدیک تو نکاح کے موقع پر گواہ ضرور ہوں۔ اگرچہ طلاق کے موقع پر نہ ہوں - مگر اہل تشیع کے نزدیک نکاح کے موقع پر گواہوں کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ ہاں طلاق کے موقع پر ہوں +

۲۔ کم سے کم دو گواہ مرد ہوں۔ یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔ صرف عورتیں نہ ہوں[1] یا مرد +

ہاں فریقین کے دو لڑکے گواہ ہوں تو مضائقہ نہیں۔ مگر امام مالک و شافعی کے نزدیک گواہوں کی ضرورت ہی نہیں۔ نکاح کا اعلان ضروری ہے +

۱۔ اگر کسی غلام[2] کا نکاح۔ اس کے وکیل کی موجودگی میں۔ اور اسکی اپنی موجودگی میں۔ اور ایک گواہ کی موجودگی میں کیا گیا۔ — نکاح صحیح ہے +

۲۔ اگر کسی غلام[3] کا نکاح۔ اس کے آقا کی موجودگی میں۔ اور اس کی اپنی موجودگی میں۔ اور ایک گواہ کی موجودگی میں کیا گیا — نکاح صحیح ہے +

۳۔ اگر کسی غلام کا نکاح۔ اس کے آقا کی موجودگی میں۔ اور اس کی اپنی موجودگی میں۔ اور ایک گواہ کی موجودگی میں کیا گیا — نکاح صحیح ہے +

۴۔ اگر کسی عورت کا نکاح — اس کے وکیل کی موجودگی میں — اس کی اپنی موجودگی میں — اور دو عورتوں کی موجودگی میں کیا گیا — نکاح صحیح ہے +

۵۔ اگر کسی شخص نے لڑکی کے باپ سے کہا کہ فلاں شخص سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دو۔ اور اس نے کر دیا جبکہ ایک شخص اور بھی موجود تھا — نکاح صحیح ہے +

(اگر لڑکی کا باپ غیر حاضر ہو جائے تو نکاح باطل ہے)

۶۔ اگر باپ نے اپنی جوان لڑکی کا نکاح۔ لڑکی کی موجودگی میں اور ایک گواہ کی موجودگی میں کر دیا .... نکاح صحیح ہے +

۷۔ اگر کوئی آدمی کسی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے کو بھیجے۔ باپ یا ولی نے نکاح کر دیا .... نکاح صحیح ہے +

۸۔ اگر کسی نے عمرو کو وکیل کیا کہ میری لڑکی کا نکاح کر دو۔ نابالغ لڑکی کا باپ زید موجود تھا اور ایک اور شخص بھی .... نکاح صحیح ہوا +

۹۔ اگر کوئی عورت کسی شخص سے کہے کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر لو۔ تو دو گواہوں کے روبرو جائز ہے .... نکاح صحیح رہیگا +

۳۔ جس مرد یا عورت کی طرف کے گواہ ہوں اس کو خوب شناخت کر سکتے ہوں۔

۱۔ اگر عورت خود جلسہ نکاح میں موجود ہو۔ اور اس پر نقاب ہو۔ اور گواہ اس کو نہ جانتے ہوں تو نکاح صحیح رہے گا + ۲۔ اگر عورت جلسہ نکاح میں موجود نہ ہو مگر گواہ اس کو جانتے ہوں۔ اور اس کا نام گواہوں کو بتا دیا جائے تو نکاح صحیح رہے گا + ۳۔ احتیاطاً اگر گواہوں کو عورت کو دکھا دیا جائے تو اچھا ہے۔ یا اس کا نام اور اس کے باپ دادا کا نام بتا دیا جائے + ۴۔ اگر عورت اکیلی کمرہ یا مکان میں ہو۔ اور مرد نے کہا کہ گواہ رہنا میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے۔ اور وہ بولی میں نے نکاح قبول کیا۔ گواہوں کا سن لینا ہی کافی ہوگا +

۴۔ گواہوں کے متعلق یہ امور موقع نکاح پر مدنظر رہیں۔

۱۔ گواہ سوتے نہ ہوں۔ اور بہرے نہ ہوں تاکہ ایجاب و قبول کے الفاظ جو فریقین کے منہ سے نکلیں سن سکیں +

(۱) زیلعی کے اس خیال کی کہ گواہ سوتے ہوں تو حرج نہیں بہرے نہ ہوں صاحب فتح القدیر اور بحر الرائق نے مخالفت کی ہے +

(۲) یہ نہ ہو کہ ایک گواہ نے ایک فریق کا کلام سن لیا دوسرے نے دوسرے کا۔ یا دونوں نے فریقین کے الفاظ علیحدہ علیحدہ موقع پر سنے ہوں +

(۳) یہ بھی صحیح نہیں کہ ایک گواہ ایسا بہرہ ہو کہ اس کے کان میں خوب چیخ کر بولا جائے جب سنے۔ اور دوسرا خوب سن سکے۔ یہ بھی علیحدہ علیحدہ سننے کے معنی میں ہوگا +

۲۔ فریقین کی بولی سمجھ سکتے ہوں۔ اگر نہ سمجھ سکتے ہوں اور صرف مطلب سمجھ سکتے ہوں تو کافی ہے۔ فتویٰ اس پر ہے جو جوہرۃ النیرہ میں لکھا ہے

---

[1] دیکھو کتاب الشہادت کہ معاملہ متنازعہ میں دو شخصوں کی شہادت ضرور ہوتی ہے + [2] غلام ہو یا لونڈی۔ لیکن صاحب ہدایہ لونڈی کی صورت میں صحیح نہیں رکھتے + [3] اگر غلام موجود نہ ہو تو صحیح نہیں +

حاشیہ متعلق صفحہ ۲۳۵ — دیکھو دفعہ ۴۷ — ۶ (۲) [3] کیونکہ اگر کوئی جھگڑا ہو اور قاضی کے روبرو معاملہ جائے تو گواہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے عورت کے باپ کو خود دیکھا تھا +

کہ اگر وہ صرف یہی جانتے ہوں کہ یہ نکاح کا موقع ہے تب بھی صحیح ہے +

۳۔ نشہ میں ہوں۔ اور معاملہ کو سمجھ سکیں۔ گو نشہ اترنے کے بعد بھول جائیں تو نکاح منعقد ہو جائے گا +

مسئلہ ۱ گواہ کس وقت موجود ہوں۔ گواہوں کے موجود ہونے کا وقت وہ ہے جبکہ ایجاب و قبول واقع ہو۔ اجازت کیوقت گواہوں کی موجودگی فضول ہے۔ چنانچہ اگر عقد نکاح موقوف بہ اجازت ہو اور گواہ ایجاب و قبول کے وقت حاضر نہ تھے تو نکاح جائز نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری[1] (۱) دیکھو مسئلہ ۳ (۳) + (۲) امام مالک کے نزدیک اگر بلا موجودگی گواہان نکاح کیا جائے تو صحیح رہے گا مگر شرط یہ ہے اس نکاح کو شہرت دی جائے ۔ کنز +

مسئلہ ۲ دو مرد گواہ یا ایک مرد دو عورتیں۔ گواہوں میں عدد شرط ہے تو صرف ایک گواہ کی گواہی پر نکاح صحیح نہ ہوگا۔ سب گواہوں کا مرد ہونا شرط نہیں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ مگر صرف دو عورتوں کی گواہی سے بغیر ایک مرد کی موجودگی کے نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اسی طرح صرف دو خنثیٰ کی گواہی سے بھی بغیر کسی مرد کی موجودگی کے۔ نکاح منعقد نہ ہوگا ۔ فتاویٰ قاضی خاں + امام مالک کے نزدیک اگر بلا موجودگی گواہان نکاح ہو تو جائز ہے۔ مگر لوگوں میں شہرت دینی ضرور ہے ۔ کنز + اگر عاقدین کے دو لڑکے گواہ نکاح ہوں تو نکاح صحیح رہے گا ۔ کنز + (دیکھو دفعہ ۵۰) + دو گواہوں کا موجود ہونا اس واسطے ہے کہ جامع ترمذی میں حدیث ہے کہ زانی عورتیں وہ ہیں کہ اپنا نکاح بغیر گواہوں کے کر لیتی ہیں۔ محمد بن حسن نے مرفوعاً روایت کیا کہ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِشُہُوْدٍ (نکاح صحیح نہیں بغیر گواہوں کے)۔ پھر جب دو گواہوں کے روبرو نکاح ہوا تو کم سے کم درجہ کا اعلان ہو گیا اور نکاح ستر اور نکاح مخفی وہ نہ رہا کیونکہ دو گواہوں سے زیادہ اعلان شرط نہیں۔ پھر اگر گواہوں سے یہ بھی کہہ دیا کہ تم اس نکاح کا اظہار نہ کرنا تب بھی نکاح فاسد نہ ہوگا۔ اگرچہ یہ بات ہوئی کہ مستحب ترک کیا گیا کہ شہرت کامل نہ ہوئی ۔ حاشیۃ المدنی وغیرہ مستند کتب + (۱) اگر ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ اس کے غلام کا نکاح کر دے۔ وکیل نے غلام کی موجودگی میں اور ایک مرد یا دو عورتوں کی روبرو اس غلام کا ایک عورت کے ساتھ نکاح کر دیا۔ تو جائز نہ ہوگا + (۲) اگر مالک نے اپنے غلام بالغ کا نکاح صرف ایک مرد گواہ کی موجودگی میں جبکہ غلام بھی موجود ہے کسی عورت سے کر دیا تو نکاح صحیح ہے۔ اور اگر غلام موجود نہ تو صحیح نہیں رہے گا۔ یہی حکم لونڈی کے واسطے ہے۔ لیکن امام مرغینانی جائز نہیں رکھتے[1] + (۳) اگر کسی شخص نے اپنے غلام کو نکاح کر لینے کی اجازت دیدی پھر غلام نے مالک کی موجودگی میں اور ایک اور شخص کی حاضری میں بطور گواہ کے نکاح کر لیا تو نکاح صحیح ہے۔ اور اصحاب ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے + (۴) ایک اور مسئلہ اسی طرز کا مجموعۃ النوازل میں ہے وہ یہ ہے کہ ایک عورت نے ایک مرد کو وکیل کیا کہ میرا نکاح کر دے۔ وکیل نے دو عورتوں کی موجودگی میں جبکہ موکلہ بھی حاضر تھی اس کا نکاح کر دیا تو امام نجم الدین نے فرمایا کہ نکاح جائز ہوگا ۔ فتاویٰ عالمگیری + (۵) اگر کسی شخص نے دوسرے سے کہا کہ اپنی لڑکی (نابالغ) کا نکاح فلاں شخص سے کر دو۔ پھر لڑکی کے باپ نے اسی وقت فلاں شخص سے سوائے آمر و مامور کی موجودگی کے ایک اور شخص کی موجودگی میں کر دیا۔ تو یہ نکاح صحیح رہے گا۔ کیونکہ بوجہ باپ کے موجود ہونے کے لڑکی کی طرف سے موقع پر عقد کنندہ نکاح تصور ہوگا (یعنی وکیل) اور دوسرا شخص جو پیغام لایا ہے اور جو فریق نکاح نہیں ہے۔ صحیح گواہ رہے گا۔ اگر لڑکی کا باپ غیر حاضر ہو جائے اور معاقدہ کے وقت موجود نہ ہو تو نکاح باطل ہوگا۔ کیونکہ باپ موجود نہیں ہے عاقد نہ ہوگا بلکہ دوسرا شخص عاقد ہوگا ۔ ہدایہ + مسائل امر کا یہ قاعدہ ہے کہ امر کرنے والا اگر موجود ہوگا۔ تو وہی معاشر اور عاقد قرار دیا جائے گا (اور شخص مامور سفیر محض ہو جائے گا)۔ پھر شہادت مامور کی جب ہی مقبول ہوگی جب تک وہ اپنے تئیں عاقد نہ کہے تاکہ لازم آوے گواہی دینا اپنے ہی فعل پر خود (کیونکہ اپنے فعل کی گواہی دینی مقبول نہ ہوگی) ۔ درمختار + (۶) ایک شخص نے اپنی کنواری بالغ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت سے جبکہ لڑکی خود موجود تھی کسی شخص سے کر دیا۔ اور لڑکی کے باپ کے علاوہ ایک اور شخص موجود تھا۔ تو نکاح صحیح ہے۔ اور لڑکی موقع نکاح پر موجود نہ

---

[1] صاحب درمختار نے اسی قول کی تائید کی ہے +

ہو تو صحیح نہیں رہے گا۔ (۷) اگر نکاح کا ارادہ کرنے والے نے چند آدمیوں کو لڑکی کے باپ کے گھر بھیجا تو لڑکی کے باپ یا ولی نے ان کے روبرو نکاح کر دیا۔ تو بولنے والا تو خاطب ہوگا۔ اور باقی گواہ۔ اسی پر فتویٰ ہے ــ درمختار۔ (۸) اگر زید نے عمر کو وکیل کیا کہ میری نابالغ لڑکی کا نکاح کر دے۔ عمر نے بکر کی موجودگی میں اور زید (لڑکی کا باپ) بھی موجود تھا نکاح کر دیا۔ تو نکاح صحیح ہوگا[1] ــ فتاویٰ عالمگیری

(۹) اگر کسی عورت نے کسی مرد سے کہا کہ اپنے سے میرا نکاح کر دو تو دو گواہوں کے روبرو نکاح صحیح رہے گا۔ لیکن زفر اور شافعی کہتے ہیں کہ اس طرح صحیح نہیں رہیگا۔ کیونکہ ایک ہی شخص اس بات کی صلاحیت نہیں رکھتا کہ ملکیت حاصل کرے اور پھر اس چیز کا مالک خود ہی بن جائے جیسا کہ بیع میں (کہ اگر کوئی شخص وکیل کرے خریدار کو کہ فلاں چیز اپنے ہاتھ فروخت کر لو۔ تو یہ وکالت اور بیع جائز نہ ہوگی۔ کیونکہ ایک ہی شخص یہ اہلیت نہیں رکھتا کہ پہلے کسی چیز کی ملکیت حاصل کرے اور پھر اس کا مالک بنے) لیکن شافعی کہتے ہیں کہ ولی کے واسطے تو ضرور ہے مگر وکیل کے واسطے ضروری نہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ وکیل تو نکاح کے متعلق صرف تعبیر کنندہ اور سفیر ہے حقوق عقد عاقد نکاح کی طرف رجوع نہیں کرتے اور تمانع اور تزاحم حقوق کے متعلق ہیں نہ تعبیر کے متعلق۔ بخلاف بیع کے کہ وہاں عاقد سفیر محض نہیں ہے بلکہ مباشر عقد ہے۔ تو حقوق عاقد کی طرف رجوع کریں گے اور جبکہ ثابت ہوا کہ عاقد نکاح سفیر محض ہے تو جس حالت میں کہ ایک ہی شخص عقد نکاح کا مالک دونوں جانب سے ہوا تو اس کا یہ کہنا کہ میں نے نکاح کیا۔ ایجاب و قبول دونوں پر حاوی ہوگا۔ لہٰذا علیحدہ قبولیت کی حاجت نہ رہی ــ ہدایہ۔

۳ گواہ فریقین کو شناخت کر سکیں ۔ (۱) اگر عورت موقع نکاح پر موجود ہو مگر اس کے چہرہ پر نقاب ہو اور گواہ اس کو نہ پہچانتے ہوں تو نکاح جائز ہوگا۔ اور یہی صحیح ہے۔ (۲) اگر گواہ عورت کو پہچانتے ہوں حالانکہ نکاح کے وقت وہ موجود نہیں ہے۔ مرد نے صرف عورت کا نام بیان کیا اور گواہوں کو معلوم ہو گیا کہ فلاں عورت ہے جس کو وہ جانتے ہیں۔ تو نکاح جائز ہوگا ــ فتاویٰ عالمگیری۔ ایک عورت نے ایک شخص کو وکیل مقرر کیا کہ اپنے ساتھ میرا نکاح[2] کرے۔ وکیل نے گواہوں کے روبرو کہا کہ میں نے فلاں عورت سے اپنا نکاح کر لیا۔ مگر اس عورت کو نہیں پہچانتے تو نکاح صحیح نہ ہوگا جب تک کہ وکیل اس عورت کا نام اور اس کے باپ دادا کا نام بیان نہ کر دے۔ کیونکہ عورت موجود نہیں ہے یعنی سامنے نہیں ہے۔ اور غائب کی شناخت اسی طرح بیان کرنے سے ہو جاتی ہے۔ قاضی امام رکن الاسلام علی سعدی ابتداء میں دادا کا نام بیان کرنا ضروری نہیں سمجھتے تھے پھر دادا کا نام بیان کرنا بھی ضرور خیال کرنے لگے۔ اور یہی صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (۳) اگر زیادہ احتیاط منظور ہو تو اس کا چہرہ کھول دے کہ گواہ دیکھ سکیں۔ یا اس کا اور اس کے باپ دادا کا نام بیان کر دے۔ (۴) فتاویٰ ابو اللیث میں ہے کہ ایک شخص نے ایک گروہ کے روبرو کہا کہ تم گواہ رہنا میں نے اس عورت سے جو اس کوٹھڑی میں ہے نکاح کیا۔ عورت بولی میں نے قبول کیا۔ اور گواہوں نے عورت کی آواز سنی۔ مگر اس عورت کو آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ تو اگر وہ عورت اس کوٹھڑی میں اکیلی ہو تو نکاح جائز ہوگا۔ اور اگر ساتھ کوئی اور عورت بھی ہو تو نکاح جائز نہ ہوگا۔ ایک شخص نے اپنی لڑکی کو ایک مرد سے منسوب کیا اور یہ دونوں ایک ہی کوٹھڑی میں ہیں۔ مگر پاس کی کوٹھڑی میں کئی آدمی بیٹھے ہیں کہ وہ اس معاملہ کو سن رہے ہیں۔ مگر عاقد نے ان کو گواہ نہیں کیا۔ تو اگر ان دونوں کوٹھڑیوں کے درمیان کوئی کھڑکی ہو جس میں سے ان آدمیوں نے لڑکی کے باپ کو دیکھا۔ تو ان کی گواہی مقبول[3] ہوگی۔ اگر نہ دیکھ سکے تو مقبول نہ ہوگی ــ فتاویٰ عالمگیری۔

۴ یہ امور موقع نکاح پر مدنظر رہیں ۔ (۱) دونوں گواہ فریقین نکاح کا کلام سن سکیں اور دونوں ساتھ سنیں۔ (۱) تو سوتے ہوئے دو گواہوں کی گواہی سے درحالیکہ دونوں نے فریقین کا کلام نہیں سنا ہے نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ اگر بہرے مادرزاد ہوں کہ کلام سن نہیں سکتے تو اس کے متعلق مشائخ کا اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہے کہ نکاح منعقد نہیں ہوگا ــ فتاویٰ عالمگیری۔ اگر دونوں گواہوں نے فریقین میں سے ایک کا کلام سنا اور دوسرے کا نہیں سنا۔ یا ایک گواہ نے ایک کا کلام سنا اور دوسرے نے دوسرے کا تو نکاح جائز نہ ہوگا۔ اگر دو گواہ موجود ہوں۔ اور ان میں سے ایک بہرہ ہے تو

[1] کیونکہ باپ اس موقع پر عاقد قرار دیا جائیگا گویا۔ اگر باپ موجود نہ ہو تو نکاح نہ رہیگا (کیونکہ وکیل عاقد ہوا۔ اور ایک مرد یا دو عورتوں کی گواہی صحیح نہیں رہیگی) ــ درمختار۔ [2] [3] دیکھو حاشیہ صفحہ ۲۳۳

دوسرے نے بہرہ کے کان میں سب کچھ کہہ سنایا۔ تو نکاح جائز نہیں ہوگا جب تک دونوں ساتھ نہ سنیں + اگر ایک گواہ نے صرف مرد کا کلام سنا اور دوسرے نے صرف عورت کا۔ پھر دونوں نے معاملہ کو دہرایا کہ اب جس گواہ نے مرد کا کلام سنا تھا اب صرف عورت کا کلام سنا۔ اور جس نے عورت کا کلام سنا تھا اب صرف مرد کا سنا۔ اور اس سے زیادہ کچھ نہ سنا۔ تو اگر یہ دونوں عقد دو مجلسوں میں واقع ہوئے ہوں تو بالاتفاق عقد جائز نہ ہوگا۔ اور اگر ایک ہی مجلس میں واقع ہوئے تو عامہ علما نے فرمایا کہ عقد منعقد نہ ہوگا۔ لیکن بعض کے خیال میں (جیسے شیخ ابی سہل) منعقد ہوگا۔ مگر نددوسی اس خیال کو پسند نہیں کرتے۔ فتاویٰ عالمگیری اگر ایک دفعہ نکاح کیا تو ایک گواہ نے سنا۔ اور پھر دوسری مرتبہ کیا تو دوسرے نے سنا۔ تو نکاح منعقد نہ ہوگا — فتاویٰ حمادیہ +

(۲) اگر دونوں گواہوں نے فریقین کا کلام سنا مگر اس کا مفہوم نہ سمجھے۔ تو بعض علماء کے نزدیک عقد صحیح ہوگا۔ مگر ظاہر اس کے خلاف ہے۔ اور امام محمد سے روی ہے کہ اگر کسی مرد نے کسی عورت سے دو ترکی یا ہندوستانی گواہوں کے موجودگی میں نکاح کیا۔ تو اگر دونوں گواہ اس کلام کو جو انھوں نے عاقدین سے سنا ہے تعبیر کر سکتے (یعنے اس کا مطلب بتا سکتے ہیں) تو نکاح جائز ہوگا۔ ورنہ نہیں — فتاویٰ قاضی خاں + کیا یہ شرط ہے کہ گواہ مفہوم عقد کو سمجھیں۔ فتاویٰ میں مذکور ہے کہ گواہوں کا صرف سننا معتبر ہے سمجھنا شرط نہیں۔ چنانچہ اگر عربی مرد و عورت نے عجمی دو گواہوں کے روبرو عقد باندھا۔ تو جائز ہے۔ مگر امام ظہیر الدین مرغینانی نے فرمایا کہ ظاہر یہ ہے کہ گواہوں کا سمجھنا ہی شرط ہے۔ جوہرۃ النیرہ میں لکھا ہے کہ یہی صحیح ہے — فتاویٰ عالمگیری + (۳) اگر کسی عورت سے ایسے گواہوں کے روبرو جو نشہ میں ہوں نکاح کیا اور ان دونوں گواہوں نے جو نشہ میں چور ہیں معاملہ کو سمجھ لیا۔ مگر نشہ اترنے پر ان کو معاملہ کی کچھ معلوم نہیں۔ تو نکاح منعقد ہو جائے گا — فتاویٰ عالمگیری +

متعلق صفحہ ۱۳۰ — استفتا (۱) کیا فرماتے ہیں ائمہ دین و مفتیان راہ یقین ایدہم اللہ تعالےٰ بزیادۃ الاصابۃ و مزید التقویٰ۔ اس بارہ میں کہ زینب نے اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح ایک شخص سے کر دیا باوجودیکہ ولی عصبہ موجود تھا۔ پھر ولی نے وہ نکاح رد کر دیا۔ تو شرعاً یہ نکاح جو زینب نے کیا ہے اور ولی نے جس کو رد کیا ہے جائز رہیگا یا نہیں — جواب۔ جائز نہیں رہیگا۔ دستخط محمد بن محمود۔ ابوالفتح بن حسن — قاضیخاں بن نصیر عمر بن مسعود +

استفتا (۲) جو نکاح زینب نے کیا تھا اور جس کو ولی نے رد کر دیا۔ تو خاوند چاہتا ہے کہ زبردستی اپنی نابالغ بیوی کو زینب کے قبضہ سے لیجائے۔ اور ولی ضعیف العمر اور کمزور ہے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور منع کئے سے وہ مانتا نہیں۔ تو کیا شرعاً قاضی اور محتسب اور حاکم کو لازم ہے کہ خاوند کو منع کریں اور اس زبردستی سے باز رکھیں — یا نہیں — جواب — منع کریں اور اس کو زبردستی کرنے سے باز رکھیں۔ دستخط محمد بن محمود ابوالفتح ابن حسن — ظہیر کبیر خطیب — ابراہیم ابن خواجگی — عمر ابن مسعود — قاضیخاں ابن نصیر شمس بن علاء البلوی — محمد بن الحسن المعروف بقطب — فتاویٰ حمادیہ +

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۳۷

ولی کو حق نہیں ہے کہ کنواری بالغہ کا نکاح جبر کر کے کرے۔ برخلاف امام شافعی کہ وہ کنواری صغیرہ کے مسئلہ پر اس کو بھی خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کنواری بالغہ نکاح کے معاملات سے ناآشنا ہے بسبب عدم تجربہ (جیسا کہ کنواری صغیرہ ناآشنا ہوتی ہے) اور یہی وجہ ہے کہ اس کی بلا اجازت باپ اس کا مہر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن علماء حنفیہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ بالغہ آزاد ہے تو کسی غیر شخص کی جبری ولایت میں نہیں ہو سکتی۔ اور صغیرہ پر جو ولایت ہے وہ اس کی عقل کے پختہ نہ ہونے کی وجہ سے ہے اسی وجہ سے صوم و صلواۃ بھی اس پر عائد نہیں ہوتی۔ ورنہ وہ لڑکے کے مانند ہوگی۔ اور اس کا تصرف نکاح کے متعلق صحیح رہیگا۔ اور باپ کا اس کے مہر پر قبضہ کر لینا بلا اس کی رضامندی کے صحیح نہیں رہیگا۔ تو باپ بغیر اس کی رضامندی مہر وصول نہیں کر سکتا — ہدایہ +
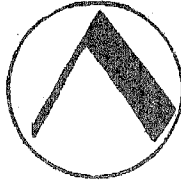
۸
باب ہشتم
نکاح کا منعقد ہونا۔
عورت سے نکاح کی منظوری حاصل کرنی۔ اور فریقین کا ایجاب و قبول
فصل اوّل۔ عورت سے نکاح کی منظوری حاصل کرنی ہے
فصل دوم۔ نکاح کا منعقد ہونا۔ اور فریقین کا ایجاب و قبول

خلاصہ :- شرع نے ہر عورت کو جسکا نکاح نہ ہوا ہو حتی المقدور کنوارا مانا ہے ۔ گو اسکا کنوارا پن بیماری ۔ یا درازیٔ عمر ۔ یا اور طریق پر زائل ہوگیا ہو ۔ ہاں نکاح فاسد میں صحبت ہو جانے سے یا غلطی سے صحبت ہو جانے سے اگر کنوارا پن زائل ہوگیا ہو تو وہ ثیّبہ میں شمار ہوگی ۔ نکاح صحیح جب ہی ہوگا جبکہ خاوند اور بیوی نکاح کے متعلّق رضامندی صاف الفاظ میں ظاہر کریں ۔ اور کم سے کم ایک مرد اور دو عورتوں کے روبرو یا دو مردوں کے روبرو ۔ پھر نکاح کی منظوری کنواری سے اور طرز پر حاصل لیجاتی ہے ۔ اور ثیّبہ سے اور طریق پر ۔ کنواری چونکہ نہایت شرمیلی ہوتی ہے اسکے متعلق خاص اشارات شرع نے مقرر کئے ہیں جنسے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ نکاح منظور کرتی ہے یا نہیں ۔ اور ثیّبہ کو زبان سے کہنا پڑتا ہے کہ نکاح منظور کرتی ہے یا نہیں ۔ جو شخص عورت سے منظوری لیتا ہے وہ اسکے روبرو خاوند کا نام اور مقدار مہر وغیرہ سب کچھ صاف صاف بیان کر دیتا ہے ۔ اگر صاف الفاظ میں یا کنایۃً عورت یہ ظاہر کرے کہ وہ اس شخص سے نکاح کیا جانے پر جس کو اسکے رشتہ دار پیش کر رہے ہیں راضی نہیں ۔ تو نکاح نہیں ہوگا ۔

۵۲ - کنواری اور غیر کنواری میں فرق -

۱ - کنواری ایسی عورت کو کہتے ہیں کہ جسکا کبھی کسی سے نکاح نہ ہوا ہو ۔

(۱) - یہ عورتیں بھی کنواری میں داخل ہیں - (اور نکاح کی منظوری ان سے اسی طرح لیجائیگی جس طرح کنواری سے لیجاتی ہے) - ۱ - جس کی بکارت کودنے[1] سے ضائع ہوگئی ہو ۔ ۲ - جس کی بکارت حیض کی خرابی سے ضائع ہوگئی ہو ۔ ۳ - جس کی بکارت اندر زخم ہو جانے سے ضائع ہوگئی ہو ۔ ۴ - جس کی بکارت بلوغت کے بعد مدت تک نکاح نہ ہونیسے ضائع ہوگئی ہو ۔ ۵ - جس کی بکارت کبھی صحبت ناجائز سے ضائع ہوگئی ہو[2] - (مگر اس میں یہ صورتیں مستثنٰے ہیں - ا - اگر وہ صحبت ناجائز کی وجہ سے گھر سے نکالی گئی تھی اور اسکو حد ماری گئی تھی - ب - اگر وہ درحقیقت فعل شنیع کی عادی ہے) ۔ ۶ - جس کا خاوند خلوت صحیحہ کے بعد مر گیا ہو - اور صحبت نہ ہوئی ہو ۔ ۷ - جس کو عدالت نے اسکے نامرد خاوند سے علحدہ کیا ہو - (یا یہ خاوند صحبت سے پہلے مر گیا ہو) ۔ ۸ - مذکورہ پانچ صورتوں میں یہ عورت شافعیؒ کے نزدیک ثیّبہ شمار ہوگی ۔

۲ - ثیبہ ایسی عورت کو کہتے ہیں جسکا ایک مرتبہ نکاح ہوا ہو اور صحبت ہو چکی ہو -

(۱) - عورتیں بھی ثیّبہ میں داخل ہیں - (اور نکاح کی منظوری ان سے اسی طرح لیجائیگی جس طرح ثیّبہ سے لیجانی چاہیئے) ۱ - جس کی بکارت نکاح فاسد کی وجہ سے ضائع ہوگئی ہو ۔ ۲ - جس کی بکارت غلطی سے صحبت کئے جانے سے ضائع ہوگئی ہو ۔

سنت ۱ - عورت کنواری ہے اگر کسی لڑکی کی بکارت (۱) اچکنا کر کودنے (۲) اور ازحیض (۳) زخم (۴) تعنیس کی وجہ سے

[1] یا گھوڑے یا اونٹ کی سواری سے ضائع ہوگئی ہو ۔ [2] ابو یوسف و محمدؒ کے نزدیک اس صورت میں وہ ثیّبہ خیال کیجائیگی ۔ کنز ۔ ۵۲ دیکھو ضمیمہ ۱ ۔

زائل ہوگئی ہو تو یہ لڑکی کنواری کہلائیگی۔ (۵) اگر کسی لڑکی کی بکارت زنا کیوجہ سے زائل ہوگئی ہو۔ تب بھی امام اعظم رح کے نزدیک یہی حکم ہے۔ لیکن صاحبینؒ کے نزدیک اسکی خاموشی پر اکتفا نہیں کیا جائیگا[1]۔ اور اگر کسی موقع عام پر اسکو حد ماری گئی تب تو صحیح یہ ہے کہ اسکے سکوت پر اکتفا نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر زنا کی وہ عادی ہے تب بھی یہی حکم ہے۔ (ابو یوسفؒ و محمدؒ و شافعیؒ نے کہا ہے کہ اسکی خاموشی کافی نہیں ہوگی کیونکہ وہ ثیبہ ہے حقیقۃً کیونکہ مرد کے پاس جا چکی ہے۔ لیکن ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ وہ مشہور تو باکرہ ہی ہے اور لوگ صاف الفاظ میں اس سے نکاح کا ذکر بھی معیوب سمجھتے ہیں لہذا اگر وہ بھی اسی طرح شرم کرتی ہے تو اس خیال پر وہ باکرہ ہی ہے۔ ہدایہ ✤ (۶) اگر کسی کنواری عورت کا خاوند خلوت صحیحہ کرنے کے بعد صحبت کرنے سے پہلے مرگیا تو اس عورت کا نکاح اب مثل کنواری کے ہوگا ✤ (۷) اگر عنین (نامرد) اور اسکی کنواری عورت کے درمیان علیحدگی کرائی جائے تو اسکے واسطے بھی یہی حکم ہے ✤ اگر استنجا کے ڈھیلے سے بکارت زائل ہوگئی ہو تب بھی یہی حکم ہے ــــ فتاوے عالمگیری ✤ اگر علیحدگی واقع ہوئی خاوند کے مجبوس ہونیکی وجہ سے یا نامرد ہونیکی وجہ سے۔ یا طلاق دینے یا مرنے کیوجہ سے۔ بعد خلوت صحیحہ کے قبل صحبت کے ــ تو عورت کنواری ہے۔ یا اگر زنا سے بکارت زائل ہوئی تب بھی عورت حکماً کنواری ہے بشرطیکہ زنا بار بار نہ ہوا ہو اور نہ زنا سے حد لگائی گئی ہو۔ ورنہ وہ ثیبہ ہے۔ (یعنی اگر چند بار زنا کی مرتکب ہوئی یا اس پر زنا کی حد ماری گئی تو وہ کنواری نہ رہی) کہ مانند اس عورت کے ہے جس سے شبہ سے صحبت ہوئی یا نکاح فاسد سے ــ درمختار ✤ بکارت کودنے یا حیض کی خرابی یا زخم اندرونی۔ یا بلا نکاح زیادہ عرصہ رہنے سے یا پوشیدہ زنا کی مرتکب ہونیسے بکارت زائل ہوگئی تو وہ کنواری ہے۔ لیکن ابو یوسف و محمد کے نزدیک زنا سے ثیبہ خیال کیجائیگی۔ (۸) اور شافعیؒ کے نزدیک ان سب صورتوں میں وہ ثیبہ شمار ہوگی ــ کنز ✤

۲ عورت ثیبہ ہے (۱) اگر کسی کنواری عورت کا نکاح فاسد ہوا اور صحبت ہوئی اور بکارت زائل ہوئی (۲) شبہ سے اس سے صحبت ہوئی اور اس کی بکارت زائل ہوئی۔ تو اسکا نکاح اب مثل ثیبہ کے ہوگا۔ یعنی صریح الفاظ میں اس سے رضامندی لیجائیگی ــ فتاوی عالمگیری ✤ یہ دونوں کنواری کے حکم میں نہیں ہوسکتیں کیونکہ شرع نے ان کا راز افشا کردیا ہے۔ کیونکہ انکے متعلق قاعدے قائم کردیے ہیں[2] ✤ اور زنا کے واسطے تو اسکا چھپانا مستحب آیا ہے۔ اور یہ بھی اس صورت میں ہے کہ جبکہ زنا بہت مشہور نہ ہوگیا ہو۔ اور اگر وہ اس طرح عادی ہے تب تو وہ ثیبہ شمار ہوگی ــ ہدایہ ✤

---

۵۳ ــ عورت سے نکاح کے متعلق منظوری حاصل کرنی۔

۱ ــ نکاح کے متعلق مرد اور عورت کی منظوری لینی ضروری۔ ورنہ نکاح فاسد ہے ✤ دیکھو دفعہ ۲ - ۲ (۳) ✤

۱ ــ معاہدہ نکاح کا لب لباب یہی ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت آپس میں رضامند ہوجائیں کہ ہم دونوں آپس میں مل جل کر زندگی بسر کریں اور صحبت رکھیں ✤ **۲** ــ ولی کو اختیار ہے کہ نابالغ کا نکاح کرے۔ مگر بالغ ہوکر وہ فسخ کرسکتا ہے ✤ **۳** ــ اگر نکاح دغا سے یا زبردستی سے عورت کی منظوری حاصل کرکے کیا جائے تو وہ باطل ہے ✤

۲ ــ نکاح کے متعلق عورت سے منظوری حاصل کرنے کے واسطے خاوند کا نام اور مقدار مہر عورت کے روبرو ذکر کرنا ضروری ہے ✤

۱ ــ اگر نہ خاوند کا نام بتایا اور نہ مقدار مہر۔ اور عورت سنکر خاموش ہوگئی ــــــ یہ اجازت صحیح نہیں ہے (بعد میں وہ اس نکاح کو فسخ کرسکتی ہے) ✤

۲ ــ اگر خاوند کا نام بتایا اور مقدار مہر بھی۔ اور کنواری خاموش ہوگئی ــــــ یہ اجازت ہے ✤

---

[1] یعنی ایسی صورت میں اسکی رضامندی خاموش ہوجانے سے نہ ہوگی ✤ [2] مثلاً عدت کا ہونا۔ مہر وغیرہ کا ثبوت قائم ہونا ✤

۳- اگر خاوند کا نام بتایا اور مقدار مہر نہ بتائی[1] - اور کنواری خاموش ہوگئی ——— تو نکاح ہوگیا۔ گر مہر کا ذکر نہیں ہے (مہر مثل دینا ہوگا)۔

۴- اگر خاوند کا نام بتایا اور مقدار مہر نہ بتائی - اور عورت خاموش رہی ——— یہ اجازت نہیں ہے۔

۵- اگر خاوند کا نام نہ بتایا نہ مقدار مہر بتائی - نہ عورت کو خبر کی - نکاح کر دیا ——— یہ اجازت نہیں ہے۔

۳ اشارات ذیل سے ظاہر ہو جائیگا کہ کنواری نکاح پر رضامند ہے یا نہیں۔

(۱) ہنسنا - (سوائے اسکے کہ ہنسنا اتفاقیہ ہو یا طنزاً) رضامندی ہے - قدوری اور شیخ الاسلام کا یہی خیال ہے - اور فتویٰ اسی پر ہے۔

(۲) رونا - کہ آنسو نکل آئیں[2] - مگر بہت آواز نہ نکلے - رضامندی ہے - اگر چیخ اور ہچکی کے ساتھ ہو تو رضامندی نہیں ہے - فتویٰ اس پر ہے۔

(۳) خاموشی - ۱ - اگر ولی دریافت کرے اور عورت خاموش ہو جائے - اور بعد نکاح کہے میں تو اس سے راضی نہیں - یا اگر ولی اس کا نکاح بغیر اس کے دریافت کئے کر دے - اور وہ خاموش ہو جائے - ان دونوں صورتوں میں وہ راضی ہے۔ اور اگر اسی اثنا میں قریبی ولی آ جائے تو پھر خاموشی رضامندی نہ ہوگی۔ ۲ - اگر ولی کی طرف سے کوئی وکیل اگر عورت سے نکاح کے متعلق دریافت کرے۔ تو خاموشی رضامندی ہے۔ ۳ - اگر ولی کی طرف سے یہ وکیل نہ ہو - بلکہ دو شخص ہوں[3] کہ منصف اور عادل ہوں تو ان کے روبرو خاموشی منظوری ہوگی۔ ۴ - اگر خاموشی کسی خاص وجہ سے مثلاً بیماری یا کسی نقص کیوجہ سے ہو تب رضامندی نہیں ہو سکتی۔ ۵ - خاموشی بعض موقعوں پر اجازت اور منظوری کا اثر رکھتی ہے۔

(۴) بعض متفرق باتیں - ۱ - نکاح کے متعلق آگاہ ہونے پر مہر معجل کا مطالبہ۔ ۲ - نکاح ہو جانے پر صحبت پر رضامند ہو جانا۔

۴ امور ذیل سے ظاہر ہو جائیگا کہ ثیبہ نکاح پر راضی ہے یا نہیں۔

(۱) زبانی اجازت - ثیبہ سے زبانی اجازت حاصل کرنی چاہیے - یعنی وہ ہاں کرے یا نہ۔

(۲) دوسرے طریق پر اجازت یہ ہے - ۱ - اگر عورت مہر کے متعلق یا نفقہ کے متعلق پوچھے۔ ۲ - اگر وہ رضامندی سے خاوند سے خلوت کرے۔ ۳ - اگر وہ صحبت پر راضی ہو جائے۔ ۴ - اگر وہ نکاح کی مبارکباد یاں قبول کرے۔ ۵ - اگر وہ مطلق ہو کر ہنسے (نہ اتفاقیہ)۔ ۶ - اگر وہ اپنا اسباب خاوند کے ہاں بھیجے۔

(۳) یہ اجازت نہ ہوگی - ۱ - اگر عورت نکاح کے بعد کوئی تحفہ قبول کرے۔ ۲ - اگر وہ خاوند کے ساتھ حسب معمول کھانا کھائے۔ ۳ - اگر وہ حسب معمول خاوند کی خدمت کرے۔

۵ اگر جوان کنواری لڑکی کی رضامندی سوائے باپ یا بھائی یا چچا کے کوئی اور حاصل کرے تو صاف الفاظ میں ہونی چاہیئے۔

۱ - باپ یا بھائی یا چچا سے خاموشی رضامندی ہے۔

۶ اگر فریق نکاح ایسی عورت ہو کہ مہلک بیماری میں گرفتار ہو (یا مرض موت سمجھو) تو اس

---

[1] اگر مہر خود ہی ولی نے کچھ مقرر کر دیا - تو نکاح صحیح نہیں ہوگا - مگر جبکہ عورت منظور کرے۔ [2] رونا اس معنے میں لیا گیا کہ اس کو اپنے رشتہ داروں سے علیحدگی کا افسوس ہے۔ [3] یا ایک ہی شخص ہو - مگر عادل اور منصف (بعض کے نزدیک) - گویا فضولی۔

وقت کی رضامندی صحیح نہیں +

سنتات ۱ ۔عورت کی منظوری ضروری ہے۔عورت کنواری ہو یا ثیبہ اس کی رضامندی نکاح کے واسطے حاصل کرنی ضروری ہے۔ تو ہمارے نزدیک اس کا ولی اس کو نکاح کے واسطے مجبور نہیں کر سکتا ـــ فتاوے عالمگیری ـــ دیکھو دفعہ ۲ - ۴ (۳) + (۲) دیکھو دفعہ ۲۸ ÷ (۳) دیکھو دفعہ ۷ و ۸ ÷

۲ عورت سے منظوری کیونکر حاصل کرے ۔عورت سے اجازت لینے میں خاوند کا نام اس طرح بیان کرنا چاہیئے کہ وہ پہچان جائے - یہ ضروری ہے ـــ ہدایہ+ بعض نے فرمایا کہ مہر کا بیان کرنا شرط ہے - اور یہ متاخرین کا قول ہے - اور فتح القدیر میں ہے کہ یہ اوجہ ہے - (۱) اگر باپ نے نکاح سے پہلے لڑکی سے اجازت طلب کی اور کہا کہ میں تیرا نکاح کرنا چاہتا ہوں اور اجازت لینے میں نہ مہر کا ذکر کیا اور نہ خاوند کا - اور وہ خاموش ہو گئی ـــ تو یہ رضامندی نہیں ہے حتیٰ کہ بعد نکاح عورت کو رد کر دینے کا اختیار ہے - (۲) اور اگر خاوند کا نام و نشان اور مہر کا بھی ذکر کر دیا تو اس کا خاموش ہو جانا رضامندی ہو گی + (۳) اگر خاوند کا ذکر کیا اور مہر کا نہ کیا اور عورت خاموش ہو گئی تو مشائخ نے فرمایا ہے کہ اگر باپ نے اس عورت کو کسی شخص کو ہبہ کیا تو اس طرح اس کا نکاح نافذ ہو جائیگا کیونکہ وہ عورت ایسے نکاح پر راضی ہوتی ہے جس میں مہر کا ذکر نہیں ہے - تو ظاہرا نکاح بعوض مہر مثل ہو گا [۱] اور جو نکاح بلفظ ہبہ ہوتا ہے وہ موجب مہر مثل ہوتا ہے ہدایہ (۵) اگر ولی نے نکاح میں کچھ مہر بیان کیا ہو تو ولی کا نکاح کرنا نافذ نہو گا - اس واسطے کہ عورت ولی کے تسمیہ پر راضی نہیں ہوئی تو ولی کا اس طرح کا نکاح کر دینا نافذ نہ ہو گا - الّا اس صورت میں کہ جدید اجازت حاصل کرے +- اگر ولی نے بغیر اجازت حاصل کئے عورت کا نکاح کر دیا - پھر نکاح کے بعد اس کو خبر کر دی اور وہ خاموش ہو گئی - تو اگر صرف نکاح کی خبر دی اور مہر اور خاوند کا ذکر نہ کیا تو اس میں مشائخ نے اختلاف کیا ہے - مگر صحیح یہ کہ یہ رضامندی نہو گی ـــ فتاوے عالمگیری÷ (۱ و ۲ و ۳) خاموش ہو جانا بالغہ کا اذن شمار ہو گا اگر اس کو خاوند کو بتا دیا گیا ہو کہ کون ہو گا - کیونکہ اس صورت میں وہ رغبت یا نفرت کا صحیح اظہار کر سکے گی اگرچہ خاوند کو عام طور پر بتایا ہو (نہ خاص کسی کا نام لیکر) جیسے کہا کہ پروسی سے نکاح کرتا ہوں یا کہا کہ چچا کے دو بیٹوں میں سے ایک سے نکاح کرتا ہوں جبکہ وہ دو ہی ہوں ـــ اگر (چچا کے بیٹے) بہت ہوں تو اذن نہ ہو گا جبتک وہ اپنا معاملہ ولی کے حوالہ نہ کر دے [۲] پھر مہر کا جاننا استیذان میں شرط نہیں ہے (یعنی یہ ضرور نہیں کہ عورت کو مقدار مہر بتاوے) مگر کہا گیا ہے کہ شرط ضرور ہے اور متاخرین کے نزدیک ہے جیساکہ بحر الرائق میں ذخیرہ سے نقل کیا گیا ہے - اور مصنف نے بھی اسی قول کو تسلیم کیا ہے شرح منح الغفار میں جس کی تصحیح ہوئی ہے درر [۲] میں بروایت کافی - مگر اس کی تردید کی ہے کمال الدین محقق نے ÷ اسی طرح جب نکاح کر دیا بالغہ کا ولی نے جبکہ بالغہ موجود تھی اور وہ خاموش رہی تو نکاح صحیح ہو گا قول اصح کے بموجب بشرطیکہ خاوند کا صاف ذکر کر دیا گیا ہو ـــ درمختار ÷

۳ کنواری سے نکاح کی منظوری - (۱) اگر اجازت لینے کے وقت کنواری بالغ عورت ہنسی - یا نکاح کی خبر پہنچنے پر ہنسی - تو یہ رضامندی ہے - ایسا ہی شیخ قدوری اور شیخ الاسلام نے ذکر کیا ہے - پھر مشائخ نے فرمایا ہے کہ اگر وہ اس طرح ہنسی کہ اس نے سنکر اسکا استہزا کیا (یعنی مذاق اڑایا) تو یہ رضامندی نہ ہو گی ـــ اور اسی پر فتویٰ ہے - جیساکہ بحر الرائق میں ہے ÷ اگر وہ مسکرائی تو یہ رضامندی ہے اور یہی صحیح مذہب ہے اسی کو

---

[۱] یعنی کہے کہ جو تو کرے میں اس پر راضی ہوں - یا کہے جس سے تو چاہے نکاح کر دے - [۲] درر میں لکھا ہے کہ اگر ولی باپ یا دادا ہے تو صرف خاوند کا ذکر کر دینا کافی ہے مہر کا ذکر ضرور نہیں - اگر اور کوئی ولی ہو تو مہر کا تسمیہ ضرور ہے - پھر محقق نے اس طرح لکھا ہے کہ ایسی تفصیل کرنی قائل کی غلطی ہے اس واسطے کہ باپ دادا میں اور ان کے سوا اور ولیوں میں فرق صغیرہ کی تزویج کے متعلق ہے - کیونکہ اس میں ولایت اجبار ہے اور یہاں معاملہ بالغہ کا ہے جس میں باپ کو اجنبی سمجھو کہ بغیر عورت کی مرضی کے کچھ نہیں کر سکتا ÷

شمس الائمہ حلوائی نے ذکر کیا ہے ۔ (۲) اگر وہ رونے لگی تو اسکے متعلق اختلاف ہے ۔ صحیح یہ ہے کہ اگر وہ بغیر آنسو آواز سے روئی تو رضامندی ہے ۔ اگر چیخ کر آواز سے روئی تو رضامندی نہیں ہے ۔ یہ فتاوے قاضیخاں میں ہے ۔ اور یہی اوجہ ہے اور اسی پر فتوٰی ہے ـــــ فتاوی عالمگیری ۔ (۳) شرح کرخی میں ہے کہ اگر کنواری لڑکی کا نکاح اُس کے ولی نے کیا اور وہ خاموش ہوگئی ۔ تو قیاس یہ ہے کہ یہ رضامندی نہ ہوئی ۔ کیونکہ خاموشی کبھی رضامندی ہوتی ہے اور کبھی ناراضی ۔ تو رضامندی شک سے ثابت نہ ہوگی ۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول سے یہ قیاس جاتا رہا کہ فرمایا کہ وہ شرم کرتی ہے اور فرمایا کہ خاموشی اس کی اجازت ہے ۔ اور خاموشی اقرار ہوگا ـــــ فتاوے حمادیہ ۔ اگر ولی نے کنواری بالغ سے اجازت طلب کی اور وہ خاموش رہی ۔ تو یہ اجازت ہے ـــــ فتاوی عالمگیری ۔ اگر کسی عورت کو خبر پہنچی اور اُس وقت اُس نے کسی دوسرے معاملہ میں گفتگو شروع کردی ۔ تو اس کو سکوت شمار کرنا چاہئے ۔ لہذا اس کی طرف سے رضامندی ہوئی ۔ ایک کنواری بالغ عورت کو نکاح کی خبر پہنچی تو اُسوقت اس کو چھینک آنے لگی یا کھانسی آنے لگی ۔ پھر جب فارغ ہوئی تو بولی کہ میں راضی نہیں ہوں ۔ تو اس طرح رد کرنا جائز ہے بشرطیکہ خبر پہنچنے کے متصل ہی ہو ۔ اگر اس کا منہ کسی نے بند کرلیا ۔ اور پھر کھول دیا اور پھر وہ بولی کہ میں تو راضی نہیں ہوں تو یہ رد جائز ہے ـــ اور صحیح رہے گا ـــ فتاوے عالمگیری ۔

(۱) اگر ولی نے اس سے اجازت طلب کی کہ میں چاہتا ہوں کہ فلاں مرد کے ساتھ بعوض ہزار درم کے تیرا نکاح کردوں اور وہ خاموش رہی ۔ پھر ولی نے اس کا نکاح کردیا ۔ پھر وہ بولی کہ میں تو راضی نہیں ہوں ۔ یا ولی نے اس کی تزویج کردی پھر اس کو خبر پہنچی اور وہ خاموش ہوگئی تو دونوں صورتوں میں اس کا سکوت کرنا رضامندی ہے ۔ بشرطیکہ نکاح کرنے والا ولی پورا ہو ۔ اور اگر کوئی اور ولی (اقرب) نکل آیا تو یہ سکوت رضامندی میں شمار نہ ہوگا ۔ بلکہ اس کو اختیار ہوگا چاہے راضی ہوجائے اور چاہے رد کردے ـــ فتاوے عالمگیری ۔ (۲) اگر عورت سے یہ کہا کہ ایک مرد سے تیرا نکاح کرنا چاہتا ہوں ۔ اور وہ خاموش ہوگئی تو یہ رضامندی نہ ہوگی ۔ (۴) اگر ولی کے نکاح کردینے کے بعد عورت نے خاوند کو صحبت کرنے دی تو یہ نکاح پر رضامندی ہوئی ـــ فتاوے عالمگیری ۔ نکاح کے متعلق آگاہ ہونے کے بعد اگر عورت نے مہر معجل کا مطالبہ کیا تو یہ رضامندی ہے ـــ فتاوی عالمگیری ۔ (۵) اگر عورت سے کہا کہ میں تجھے فلاں فلاں (کئی آدمیوں کا نام لیا) میں سے کسی سے تیرا نکاح کرنا چاہتا ہوں ۔ اور وہ خاموش ہوگئی تو یہ رضامندی ہے کہ ولی کو اختیار ہوگا جس سے چاہے کردے ۔ (۶) اگر عورت سے کہا کہ میں تیرا نکاح اپنے پڑوسیوں یا چچا کے بیٹوں سے چاہتا ہوں اور وہ خاموش ہوگئی تو اگر یہ لوگ چند ہوں کہ وہ اُن کو شناخت کرسکتی ہو تو رضامندی ہے ورنہ نہیں ۔ یہ سب اس وقت ہے جبکہ عورت نے نکاح کا معاملہ ولی کے سپرد نہ کیا ہو ـــ فتاوے عالمگیری ۔ اگر بالغہ سے ولی نے اجازت مانگی (اور مسنون یہی ہے) یا ولی کے وکیل نے یا اس کے قاصد نے ۔ یا اس کا نکاح کردیا ولی نے استیذان سے پہلے اور پھر خبر دی عورت کو ولی کے قاصد نے یا کسی فضولی عادل نے اور اس پر وہ نکاح کے نامنظور کرنے سے خاموش ہو رہی جبکہ اس کو پورا اختیار تھا[۱] (کہ منظور کرے نکاح کو یا رد کرے) ۔ یا وہ ہنسی (بلا اس طریق کے کہ مذاق اُڑاتی ہے) یا مسکرائی یا روئی بغیر آواز کے ۔ اور اگر آواز سے روئی تو یہ نہ اذن ہوگا اور نہ رد نکاح ہوگا چنانچہ اگر اس رونے کے بعد وہ راضی ہوگئی نکاح پر تو نکاح منعقد ہوجائیگا ۔ جیسا کہ معراج وغیرہ میں پایا گیا ہے ۔ (اور جو روایت کہ درایہ[۲] اور ملتقی میں ہے تو اسکے متعلق اعتراض ہے ۔ یعنی وہ صحیح نہیں) ۔ تو یہ اذن ضرور ہے نکاح کے واسطے ۔ یعنی امر صورت اول (یعنی استیذان) میں ولی کو وکیل کرنے کے قائم مقام ہوگیا ۔ ہاں اگر اس کے نکاح کرنے والے کئی (ولی) ہوں تو اس صورت میں سکوت اذن نہ ہوگا ۔ اور دوسری صورت میں (خاموشی یا ہنسنا) نکاح کا جائز رکھنا ہے ۔ بشرطیکہ نکاح باقی ہے خبر معلوم ہونے تک ۔ اور اگر نکاح باطل ہوگیا خاوند کے مرجانے سے (یعنی خاوند کے مرجانے کے بعد عورت کو خبر نکاح کی ملی) تو اب سکوت اجازت نہ ہوگا (کیونکہ نکاح ہی باطل ہوگیا) ـــ درمختار ۔

---

[۱] اگر استیذان کے وقت عورت کو چھینک آئی یا کھانسی خوب اُٹھی تو مضائقہ نہیں ۔ ہاں اگر وہ کوئی اور بات کرنے لگی تو یہ سکوت خیال کیا جائے گا کیونکہ غیر کلام رد نکاح نہیں ہوسکتا ـــ تو اجازت میں شامل ہوگا ۔ [۲] وقایۃ الروایۃ اور ملتقی الابحر میں ہے کہ بالغہ کا رونا بے آواز اذن ہے ۔ [۳] کیونکہ بالغہ کے سکوت سے ولی اس کا وکیل ہوگیا ـــ پھر اس کو وکیل کرنے کا اختیار نہیں ـــ پھر کیونکر ولی کے وکیل کی تزویج جائز ہو ۔

(۵) سکوت - الاشباہ والنظائر میں ابن نجیم صاحب بحر الرائق نے بارہویں قاعدہ میں لکھا ہے کہ سینتیس ۳۷ مسئلے ہیں جن میں خاموشی مثل رضامندی یا قبولیت کے ہے ــــ (۱) کنواری کا خاموش ہوجانا جبکہ ولی نکاح کی اجازت اس سے مانگے - یہ موقع قبل نکاح ہو یا بعد ❊ (۲) خاموش ہوجانا کنواری کا مہر قبضہ میں لینے کے وقت ❊ (۳) خاموش ہوجانا کنواری کا اپنے بالغ ہونے کے وقت اپنے خیار کی صورت میں جبکہ باپ دادا کے سوا اور ولی نے اس کا نکاح کیا ہو ❊ (۴) اگر عورت نے نکاح کرنے کی قسم کھائی ہو پھر اس کے باپ نے اس کا نکاح کردیا اور وہ خاموش رہی تو وہ حانث ہوگی یعنی اس کی قسم ٹوٹ جائے گی ❊ (۵) صدقہ لینے والے (یعنی فقیر) کا بعد صدقہ لینے کے خاموش ہوجانا نہ موہوب لہ کا ❊ (۶) موہوب لہ اور متصدق علیہ جب خیرات وغیرہ مالک سے لے لیں تو مالک کا خاموش ہوجانا ❊ (۷) وکیل کا خاموش ہوجانا قبولیت ہے - اور رد کرنا اس سے علیحدگی ❊ (۸) مقرلہ کی خاموشی قبولیت ہے ❊ (۹) مفوض الیہ (یعنی جس کے کچھ سپرد کریں) کا چپ رہنا قبولیت ہے اور رد کرنا علیحدگی ❊ (۱۰) موقوف علیہ (جس پر کوئی چیز وقف کی جائے) کی خاموشی قبولیت ہے - اور رد علیحدگی ❊ (۱۱) بیع التلجیہ میں بائع یا مشتری نے کہا کہ میں اس بیع کو قائم رکھتا ہوں - اور دوسرا خاموش ہوگیا - تو بیع قائم ہوگئی ❊ (۱۲) غانمین میں تقسیم مال کے وقت یا ملک قدیم کی خاموشی رضامندی ہے ❊ (۱۳) غلام کو خرید و فروخت کرتے دیکھ کر مشتری بالخیار کا خاموش ہوجانا خیار کو ساقط کرتا ہے ❊ (۱۴) مشتری کا قبضہ مبیع پر دیکھ کر بائع کا خاموش ہوجانا جس کو حبس مبیع میں اختیار تھا اجازت ہے قبضہ کرنے کی ❊ (۱۵) بیع معلوم ہونے کے وقت شفیع کا خاموش ہوجانا حق شفعہ کا مبطل ہے ❊ (۱۶) غلام کو غیر کا مال خرید و فروخت کرتے دیکھ کر خاموش ہوجانا اجازت ہے اس کے واسطے تجارت کی ❊ (۱۷) مالک نے قسم کھائی کہ غلام کو تجارت کی اجازت نہ دونگا پھر اس کو خرید و فروخت کرتے دیکھا اور خاموش ہو رہا - تو حانث ہوگا ❊ (۱۸) غلام کی خاموشی اور انقیاد اس کو بیع یا رہن کرتے وقت اقرار ہے غلامی کا ❊ (۱۹) کسی نے قسم کھائی کہ فلاں شخص کو اپنے گھر میں نہ اترنے دوں گا - پھر اس کو اپنے گھر میں اترتے دیکھا اور چپ خاموش ہو رہا - تو حانث ہوگا ❊ (۲۰) خاوند کا خاموش ہوجانا عورت کی ولادت کے وقت یا بچہ کی پیدائش پر مبارکباد دیتے وقت اقرار ہے ثبوت نسب کا - پھر اس کو نفی ولد کا اختیار نہیں ❊ (۲۱) مالک کا خاموش ہوجانا ام ولد کی ولادت کے وقت اقرار ہے کہ بچہ اسی کا ہے ❊ (۲۲) قبل بیع کے مبیع کا عیب سن کر خاموش ہوجانا گویا عیوب پر رضامندی ہے بشرطیکہ مخبر عادل ہو ❊ (۲۳) کنواری کا خاموش ہوجانا جبکہ اس کو معلوم ہو کہ ولی نے اس کا نکاح کردیا رضامندی ہے ❊ (۲۴) بیوی نے (یا قریبی رشتہ دار نے) ایک قطعہ زمین فروخت کیا تو خاوند خاموش ہو رہا - تو یہ اقرار ہوا کہ قطعہ زمین خاوند کی نہیں ہے - اسی پر فتوی ہے مشائخ سمرقند کا بخلاف مشائخ بخارا کے - اسی طرح بیوی کا خاموش ہوجانا خاوند کی بیع کے وقت اقرار ہے اپنی عدم ملکیت کا ❊ (۲۵) اگر کسی شخص نے دیکھا کہ اس کا اسباب یا مکان کسی نے فروخت کردیا پھر مدت تک خریدار کا اس پر تصرف رہا اور یہ شخص خاموش ہے - تو یہ خاموشی اس کے دعوے کو زائل کرتی ہے ❊ (۲۶) شرکت عنان کے دو شریکوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ لونڈی میں خاص اپنے واسطے لیتا ہوں اور دوسرا خاموش ہو رہا - تو اس میں دونوں کی شرکت نہ ہوگی ❊ (۲۷) وکیل نے موکل سے کہا کہ فلاں چیز میں خاص اپنے واسطے خریدتا ہوں اور وہ خاموش رہا تو وہ چیز وکیل کی ہوگی ❊ (۲۸) لڑکے عاقل کو خرید و فروخت کرتے دیکھ کر ولی خاموش رہا تو یہ ولی کی طرف سے اجازت ہے ❊ (۲۹) کسی شخص کو دیکھا کہ مشک پھاڑ رہا ہے اور جو کچھ اس میں تھا بہ گیا اور یہ خاموش تھا تو یہ سکوت رضا ہے ❊ (۳۰) ایک شخص نے قسم کھائی کہ غلام سے خدمت نہ لوں گا پھر وہ بلا اس شخص کی امر و نہی کے خدمت کرنے لگا اور یہ خاموش رہا تو یہ حانث ہوا ❊ (۳۱) ماں نے بیٹی کو جہیز میں کچھ اسباب اسکے باپ کا دیا اور باپ خاموش ہے - تو اب اس کو یہ اختیار نہیں کہ وہ واپس لے ❊ (۳۲) ماں نے بیٹی کے جہیز میں وہ سامان دیا جس کا رواج ہے اور باپ خاموش رہا تو ماں ضامن نہ ہوگی ❊ (۳۳) ایک لونڈی کو فروخت کیا جبکہ وہ زیور پہنے ہوئے تھی پھر مشتری کو مع زیور اس کو دیدیا اور بائع خاموش رہا تو یہ سکوت بمنزلہ تسلیم ہے زیور کا مالک مشتری ہوگا ❊ (۳۴) استاد کے روبرو شاگرد کا پڑھنا اور استاد کا خاموش رہنا - یہ سکوت بمنزلہ نطق کے ہے - قول اصح میں ❊ (۳۵) بلا عذر مدعا علیہ کا خاموش رہنا انکار ہے - لیکن بعضوں کے نزدیک انکار نہیں - کذا فی الفصول العمادیہ و الخلاصہ ❊ (۳۶) خاموش ہوجانا راہن کا مرتہن کے قبضہ

کرتے وقت نشے میں ہوں پر ؂ (۳) قاضی نے شاہد کا حال مزکی سے پوچھا اور وہ خاموش ہوگیا تو اس کی خاموشی تعدیل ہے شاہد کی ؂؂

(۴) متفرق۔ اگر ولی کے نکاح کردینے کے بعد عورت نے خاوند کو صحبت کرنے دی تو یہ نکاح پر رضامندی ہوئی ــــ فتاوئ عالمگیری ؂ نکاح کے متعلق آگاہ ہونے کے بعد اگر عورت نے اپنے مہر معجل کا مطالبہ کیا تو یہ رضامندی ہے ــــ فتاوئ عالمگیری ؂

۴ ثیبہ سے نکاح کی منظوری۔ (۱) اگر ولی ثیبہ سے نکاح کی منظوری حاصل کرے (یعنی اس عورت سے جو پہلے نکاح اور صحبت کرچکی ہے) تو ضرور ہے کہ اس کی منظوری اس کی زبان سے ہونی چاہیئے (مثلاً کہے کہ میں راضی ہوں) کیونکہ پیغمبر خدا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ثیبہ سے مشورہ لو۔ اور یہ بات بھی ہے کہ ثیبہ چونکہ مرد سے صحبت کرچکی ہے تو کنواری کی طرح خاموشی یا شرم نہیں کرسکتی۔ لہذا خاموشی کی علامات جو بتائی گئی ہیں اس کی قبولیت کے واسطے کافی نہیں ہیں ــــ ہدایہ ؂ اگر ثیبہ عورت سے اجازت طلب کی جائے تو زبان سے اس کی رضامندی ضرور ہے۔ اگر اسکو خبر نکاح پہنچے تب بھی زبان سے رضامندی ظاہر کرے۔ مثلاً اس نے کہا میں راضی ہوئی۔ یا میں نے قبول کیا۔ یا تو نے بھلا کام کیا۔ یا کار صواب کیا۔ یا۔ اللہ تعالیٰ تمکو یا ہمکو برکت عطا فرماوے یا اسی طرح اور الفاظ کہے (۲) اسی طرح رضامندی بدلالت متحقق ہوتی ہے۔ مثلاً (۱) اس نے اپنا مہر طلب کیا۔ یا نفقہ طلب کیا ؂ (۲) یا خاوند کو اپنے سے صحبت کرنے دی ؂ (۳) یا مبارکبادی قبول کی ؂ (۵) یا خوشی کا ہنسنا ہنسی (نہ باستہزا) ؂ (۶) اگر ثیبہ کا خاوند اس کے ساتھ تخلیہ میں بیٹھا اور اس کی رضامندی سے تو اس مسئلہ کے متعلق کوئی روایت نہیں ہے ــ شیخ نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ امر رضامندی نکاح ہوگی ــ فتاوئ عالمگیری دونوں کی (یعنی کنواری اور ثیبہ کی) رضامندی دلالت حال سے بھی معلوم ہوتی ہے جیسے طلب مہر و نفقہ ــ خاوند سے رضامندی سے خلوت کرنا مبارکبادی قبول کرنا اور خوشی سے ہنسنا وغیرہ۔ بخلاف خاوند کی خدمت کرنے کے یا کوئی تحفہ قبول کرنے کے ــ در مختار ؂ (۷) چنانچہ اگر [illegible] کا نکاح کردیا اور بعد نکاح اس نے خاوند کا ہدیہ قبول کرلیا تو یہ رضامندی نہیں ہے ؂ اور اسی طرح اگر اس نے خاوند کا کھانا کھایا یا اس کی خدمت کی جیسے حسب دستور کرتی تھی تو یہ رضامندی نہیں ہے ــــ فتاوے عالمگیری ؂ دیکھو مسئلہ بالا ؂ اگر ولی نے خاوند اور مہر کا حال بیان کردیا اور عورت خاموش ہوگئی ــ تو یہ رضامندی و اجازت ہوگی ؂ اگر خاوند کا نام بیان کردیا اور مہر نہ بتایا تو اس میں وہی تفصیل ہے جو ہم نے قبل نکاح کے اجازت حاصل کرنے کی صورت میں بیان کی ؂ اگر مہر بتادیا اور خاوند کا حال بیان نہ کیا۔ اور عورت خاموش رہی۔ تو یہ سکوت رضامندی نہیں ہے۔ خواہ نکاح سے پہلے اجازت چاہی ہو۔ یا بعد نکاح خبر دی ہو ــــ فتاوے قاضیخاں ؂

۵ باپ یا اور کسی کے روبرو رضامندی۔ اگر کنواری عورت سے نکاح کے متعلق منظوری حاصل کی جائے اور سوائے باپ یا چچا یا بھائی کے کوئی دریافت کرے تو اس کا جواب صریح الفاظ میں ہونا چاہیئے۔ عورت کنواری ہو یا ثیبہ۔ باپ یا چچا یا بھائی سے خاموش ہوجانا رضامندی تصور ہوگی ــــ ہدایہ ؂

۶ بیماری میں منظوری۔ اگر کوئی بیمار اپنا نکاح کرے تو نکاح صحیح ہونا صحبت پر منحصر ہوگا۔ چنانچہ اگر بیمار صحبت کرنے سے پہلے مرجائے تو نکاح باطل ہوا۔ اور عورت کو نہ مہر ملیگا اور نہ اس کو میراث پہنچتی ہے ــ شرائع الاسلام ؂ مگر عورت کی صورت میں اکثر فقہا جائز کہتے ہیں۔ یعنے اگر عورت مرض الموت میں نکاح کرے اور خاوند تندرست ہو اور عورت بغیر صحبت کرنے کے مرجائے تو خاوند کو عورت کی میراث ملے گی۔ اور عورت کا حق مہر صحیح رہے گا ؂ مگر الجزائر میں ایسی صورت پیش آئی تھی کہ نوہر کا نکاح جبکہ وہ تپ دق کے تیسرے درجہ میں تھی کسی شخص سے ہوا تھا مگر وہ بغیر اس کے کہ اس خاوند سے صحبت ہوتی مرگئی ــ عدالت ماتحت نے نکاح صحیح رکھا مگر اعلیٰ جج (قاضی القضاۃ) نے نکاح باطل قرار دیا ؂ نزد اہل سنت والجماعت بھی یہی صحیح ہے ؂

۵۴ - رضامندی وغیر رضامندی کی پیچیدہ صورتیں۔

۱ - جبکہ ولی نے مختلف طریق پر عورت سے دریافت کیا۔ اور کہا۔

۱ — میں ایک شخص سے تمہارا نکاح کرتا ہوں — وہ خاموش رہی ...... — یہ منظوری نہیں ہے۔

۲ — میں تمہارا نکاح کرتا ہوں فلاں یا فلاں سے — وہ خاموش رہی ...... — منظوری ہے۔

۳ — میں تمہارا نکاح کرتا ہوں ... — پھر نکاح کر دیا۔ اور صحبت ہوئی تو اس کی رضامندی ہے ...... — یہ منظوری ہے۔

۴ — میں تمہارا نکاح کرتا ہوں ... — عورت نے پوچھا مہر کیا ہوگا ...... — یہ منظوری ہے۔

۵ — میں تمہارا نکاح کرتا ہوں ... — ہزار روپیہ مہر پر۔ پھر وہ خاموش رہی۔ نکاح ہو گیا[۱] تو بولی میں تو راضی نہیں — یہ منظوری ہے۔

۶ — میں تمہارا نکاح فلاں شخص سے یا فلاں سے کرتا ہوں — وہ خاموش رہی۔ (جس سے چاہے کرے) ...... — یہ منظوری ہے۔

۷ — میں فلاں شخص سے تمہارا نکاح کرنا چاہتا ہوں — بولی صلاحیت رکھتا ہے (یعنی اچھا)۔ ولی چلا گیا تو کہا میں تو راضی نہیں۔ ولی نے نکاح کر دیا — نکاح صحیح رہیگا۔

۸ — میں ایک شخص سے تمہارا نکاح کرتا ہوں — اس نے جواب دیا۔ کچھ ڈر نہیں۔ یا تمہاری جو رائے ہو۔ مجھے خوش نہیں آتا۔ میں ازدواج کو نہیں چاہتی ہوں — یہ رضامندی ہے۔

۹ — میں ایک شخص سے تمہارا نکاح کرتا ہوں — اس نے جواب دیا۔ مجھے نکاح کی ضرورت نہیں۔ میں نکاح نہیں کرنا چاہتی۔ میں راضی نہیں۔ مجھ سے صبر نہ ہوگا۔ میں اسکو برا جانتی ہوں۔ میں فلاں مرد کو نہیں چاہتی۔ تم خوب جانتے ہو۔ تو بہ دانی — یہ رضامندی نہیں ہے۔

۱۰ — میں تمہارا نکاح اپنے پڑوسیوں یا چچا کے بیٹوں سے کرتا ہوں — وہ خاموش ہو گئی ...... — رضامندی ہے۔

۱۱ — میں ایک شخص سے تمہارا نکاح کرتا ہوں — عورت بولی — دوسرا اس سے بہتر ہے ...... — انکار ہے۔

۱۲ — میں ایک شخص سے تمہارا نکاح کرتا ہوں — اس نے جواب دیا میں راضی نہیں۔ پھر ولی نے نکاح کر دیا۔ وہ خاموش رہی نکاح صحیح ہوا — رضامندی ہے۔

۱۳ — میں ایک شخص سے تمہارا نکاح کرتا ہوں — اس نے جواب دیا یہ بہتر ہے۔ ولی چلا گیا تو انکار کر دیا۔ ولی نے نکاح کر دیا نکاح صحیح رہا — رضامندی ہے۔

۱۴ — کوئی آدمی تجھ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں — اس نے جواب دیا جو تو کرے مجھے منظور ہے۔ (یا جو تو پسند کرے) — رضامندی ہے۔

۲ - جبکہ ولی نے عورت کا نکاح کر دیا — پھر

۱ — عورت بولی میں تو راضی نہیں — پھر اسی مجلس میں راضی ہو گئی ...... — نکاح جائز نہیں۔

۲ — عورت بولی میں تو راضی نہیں — پھر اس نے نکاح فسخ کر دیا۔ پھر ولی نے اسکو راضی کر لیا۔ اور دوبارہ اسی شخص سے نکاح کر دیا — عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے۔

۳ — عورت خود موجود تھی — اور خاموش رہی ...... — اجماعاً رضامندی ہے۔

۴ — عورت بولی دوسرا اس سے بہتر ہے ...... — انکار نہیں ہے۔

۵ — عورت بولی کچھ تعجب نہیں — یا میں نکاح نہیں کرنا چاہتی ...... — رضامندی ہے۔

۶ — بعد میں عورت سے کہا کہ تمہارا مہر ہزار روپیہ مقرر کیا ہے — وہ خاموش ہو گئی ...... — رضامندی ہے۔

---

[۱] اگر نکاح کر دیا اور بعد میں مہر بتایا تو دیکھو مسئلہ ۲۔

۷- عورت بولی خیر اچھا کیا .... رضامندی ہے +

۸- پھر عورت نے انکاری الفاظ کہے .... رضامندی نہیں ہے +

۹- عورت بولی تم نے ثواب کا کام کیا .... رضامندی ہے +

۱۰- عورت بولی اللہ تعالٰے ہمیں (یا تمہیں) برکت دے[1] .... رضامندی ہے +

۱۱- عورت بولی وہ تو بد شکل ہے (یا موچی ہے) میں راضی نہیں .... نکاح باطل ہوگا +

۳- جبکہ کسی شخص نے اپنی چچا کی بیٹی سے (کہ یہ اس کا ولی تھا) اپنا نکاح کر لیا۔ پھر عورت کو خبر ہوئی تو وہ خاموش ہو گئی۔ اور پھر بولی کہ میں راضی نہیں ہوں۔ تو یہ رضامندی نہیں ہوئی[2] + (دیکھو دفعہ ۲۰۲۷)

۴- جبکہ ولی کیطرف سے کوئی آدمی نکاح کا پیغام[3] لایا۔ اور عورت سنکر خاموش رہی۔ تو یہ منظوری ہے +

۱- اگر یہ آدمی فضولی ہو تو دو آدمی ہونے ضرور ہیں اور عادل۔ اگر ولی کی طرف سے قاصد نہ ہو مگر ثقہ ہو تو نکاح ہو جائیگا +

۵- اگر ولی نے کسی عورت کا نکاح کر دیا۔ عورت سن کر خاموش ہو گئی۔ مگر معلوم ہوا کہ خاوند خبر پہنچنے سے پہلے مر چکا تھا۔ تو یہ رضامندی نہیں ہوئی۔ عورت کو میراث نہیں ملے گی مگر وہ عدت کرے گی +

۱- اگر نکاح سے پہلے اس نے رضامندی ظاہر کر دی تھی تو میراث بھی ملیگی +

۶- کسی نکاح کے متعلق رضامندی کو آئندہ پر منحصر رکھنا صحیح نہیں۔ مثلاً کہے کہ اس شخص سے نکاح کرنے پر میں تین ہفتہ بعد راضی ہوں۔ تو یہ نکاح نہ ہوگا۔ اگر ایسا موقع ہوا۔ تو یہ نکاح کا اقرار ہے۔ پھر اگر صحبت ہوئی تو۔ نکاح صحیح رہیگا +

۷- اگر دو یا زیادہ ولی ایک عورت کا نکاح مختلف شخصوں سے کر دیں اور عورت خاموش ہو جائے تو ایک نکاح اس کی رضامندی پر منحصر رہیگا۔ اگر وہ دونوں کو منظور کرے تو دونوں باطل ہو جائینگے اور اگر منظوری دینے کے بعد یہ نکاح ہوئے تھے تو دونوں میں سے پہلا نکاح صحیح رہیگا +

۸- نکاح کے بعد اگر بیوی کہے میں نے نکاح سے انکار کر دیا تھا۔ خاوند کہے کہ تم خاموش

---

[1] یا اسی قسم کے الفاظ کہے جیسے خدا برکت دے۔ یا تحائف منظور کرنے + [2] اگر نکاح سے پہلے اس سے پوچھا اور وہ خاموش ہو جاتی تو رضامندی تھی +
[3] پیغام لانیوالا عادل ہو یا نہ ہو۔ اگر کسی اور طریق پر ولی کی طرف سے خبر دیجائے تو ایک سے زیادہ آدمی ہونے ضرور ہیں اور عادل ہوں (حنیفہ)۔ ہاں اگر عورت تسلیم کرے تو ایک بھی صحیح رہیگا + [4] اگر دور کے ولی نے ایسا کیا۔ اور قریبی ولی زندہ ہے۔ تو عورت کو نکاح کے فسخ کرنے یا قائم رکھنے کا اختیار ہے +

ہو گئی تھیں اور اس طرح منظور کر لیا تھا - اگر خاوند ثابت کر دے تو نکاح صحیح ہے ورنہ صحیح نہیں - (امام زفر کے نزدیک خاوند کا بیان صحیح مانا جائیگا) +

ا - امام اعظم کے نزدیک عورت کو حلف نہ دیا جائے - اور صاحبین کے نزدیک حلف دیا جائے - فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے + اگر دونوں اپنا اپنا ثبوت پیش کریں تو عورت کے بیان کو ترجیح ہوگی - کنواری کی صورت میں (قبل صحبت) عورت کا انکار قابل تسلیم نہیں صحبت ہی منظوری ہے[۱]- ولی کو اس معاملہ میں مداخلت کا حق نہیں +

۹ - اگر کسی شخص نے اپنی جوان لڑکی کا نکاح کسی سے کیا - پھر خاوند کے مر جانے پر حال کھلا - تو لڑکی نے کہا کہ میرے باپ نے میری مرضی سے کیا تھا - اور خاوند کے رشتہ داروں نے بتایا کہ اس کی خلاف مرضی ہوا تھا اور اس کو خبر بھی نہ تھی - تو عورت کا بیان صحیح رہے گا - اور اس کو میراث ملے گی - اور وہ عدت بھی کریگی +

ا - اگر عورت یہ کہے کہ باپ نے میری بغیر مرضی کر دیا تھا - پھر جب مجھے خبر ملی تو میں نے منظور کر لیا - تو نہ مہر ملیگا نہ میراث +

۱۰ - اگر باپ نے اپنی نابالغ بیٹی کا نکاح کسی سے کیا - اور بیٹی نے کہا کہ میں بالغ ہوں اور خاوند نے بھی اس کی تصدیق کی - اگر لڑکی کی عمر نو برس یا زیادہ کی ہے تو اس کا بیان صحیح مانا جائے گا +

ا - اگر لڑکے نے بیان کیا کہ میں بالغ ہوں جبکہ وہ قریب بلوغ کے ہے تو اسی کا بیان صحیح مانا جائیگا +

۱۱ - جب ولی عورت سے نکاح کی منظوری حاصل کرے تو خود اپنی وکالت سے نکاح کی اجازت دے - اور اگر اپنی طرف سے کسی اور کو وکیل کیا اور مہر اور خاوند کے متعلق خوب سمجھا دیا تو یہ وکالت بھی جائز رہیگی +

دیکھو دفعہ ۴۷ — ۸ +

سندات **۱** ولی کے دریافت کا جواب منظوری یا نامنظوری - (۱ و ۲) اگر ولی نے عورت سے کہا کہ میں تیرا نکاح ایک شخص سے کرتا ہوں اور وہ خاموش ہو جائے تو یہ منظوری نہیں ہے - اگر ولی کہے کہ میں فلاں یا فلاں سے تمہارا نکاح کرتا ہوں اور اس طرح کئی آدمیوں کا ذکر کرے اور عورت سنکر خاموش ہو جائے - تو یہ منظوری ہے کہ ولی انمیں سے جس سے چاہے اس کا نکاح کر دے — فتاویٰ عالمگیری + (۳، ۴، ۵) اگر ولی نے عورت

---

[۱] اگرچہ صحبت کے بعد بھی انکار تسلیم کیا جائیگا - مگر صحیح نہیں +

سے اجازت چاہی کہ میں تیرا نکاح کہیں کرتا ہوں۔ اور وہ سنکر خاموش ہوگئی۔ تو یہ خاموشی اجازت ہے پھر اگر ولی نے کہیں نکاح کر ہی دیا اور عورت نے اپنے تئیں خاوند کے حوالہ کر دیا۔ یا جبکہ ولی نے اس سے نکاح کے متعلق دریافت کیا اور اس نے مہر کے متعلق پوچھا۔ دونوں صورتوں میں یہ منظوری ہے۔ پھر اگر ولی نے کہا کہ میں تمہارا نکاح فلاں شخص سے ہزار مہر کے بدلہ کرتا ہوں اور وہ خاموش ہوجائے۔ اور ولی نکاح کردے۔ پھر کہے میں تو راضی نہیں ہوں یا ولی اس کا نکاح بغیر اس سے مشورہ لئے کردے اور پھر اس کو مطلع کرے کہ میں نے تمہارا نکاح اتنے مہر پر کر دیا۔ اور پھر وہ خاموش ہوجائے۔ ان دونوں صورتوں میں خاموشی رضامندی ہے۔ سوائے اس حالت کے جبکہ کوئی اور قریبی ولی موجود ہو جس نے نکاح کر دیا ہو۔ تو اس صورتوں میں خاموشی رضامندی نہ ہوگی۔ اور عورت کو اختیار ہوگا کہ چاہے منظور کرے یا انکار کردے — فتاوی عالمگیری + (۷) دیکھو دفعہ ۳ — ۵۳ +

(۸) اگر ولی نے عورت سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ فلاں شخص سے تیرا نکاح کردوں تو وہ بولی کہ صلاحیت رکھتا ہے (یعنی اچھا ہے)۔ پھر جب ولی پاس سے چلا گیا تو بولی کہ میں تو راضی نہیں ہوں۔ مگر ولی کو یہ انکار معلوم نہ ہوا یہانتک کہ اس نے اسی شخص سے نکاح کر دیا۔ تو نکاح صحیح ہوگا + (۹) اگر ولی نے عورت سے کہا کہ میں تجھے فلاں شخص کے نکاح میں دیدوں۔ اس نے جواب دیا کہ کچھ تو نہیں ہے۔ تو یہ رضامندی ہے۔ اگر یہ کہا کہ مجھے نکاح کی ضرورت نہیں۔ یا کہا کہ میں تم سے کہہ چکی تھی کہ نکاح میں نہیں کرنا چاہتی۔ تو یہ اس نکاح کا رد ہے جس کے متعلق ولی نے پوچھا ہے۔ اگر عورت بولی کہ میں راضی نہیں۔ یا مجھے صبر نہ ہوگا یا میں اس کو برا جانتی ہوں۔ تو امام ابو یوسف کے نزدیک یہ رد نکاح ہے۔ اگر کہا مجھے خوش نہیں آتا۔ یا میں ازدواج کو نہیں چاہتی ہوں تو یہ رد نہ ہوگا۔ حتی کہ اگر اس کے بعد وہ راضی ہوجائے تو نکاح صحیح ہوجائے گا۔ اگر اس نے کہا کہ میں فلاں مرد کو نہیں چاہتی تو یہ رد ہے۔ دربیع الظہیریہ اور قریب الی الصواب ہے۔ اگر وہ بولی انت اعلم (تو خوب جانتا ہے) یا فارسی میں کہا تو بہ دانی (تو بہتر جانتا ہے) تو یہ رضامندی نہیں ہے جیسا کہا کہ تمہارے سے جو راستے ہو۔ تو یہ رضامندی ہے — فتاوی عالمگیری + (۱۰) دیکھو دفعہ ۵۳ — ۳۴ +

(۱۱) دیکھو دفعہ ہذا ۳ (۱)(۲) (۱۲) اگر ولی نے عورت سے اس کا نکاح کسی سے کر دینے کی اجازت چاہی۔ مگر اس نے انکار کیا۔ مگر ولی نے نکاح کر ہی دیا پھر وہ خاموش ہوگئی۔ تو یہ رضامندی ہوئی — شرح جامع صغیر از قاضیخاں + (۱۳) دیکھو سند ۳ (۲) + (۱۴) اگر عورت سے کہا کہ کئی آدمی تجھ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں اور عورت بولی جو تو کرے مجھے منظور ہے یا جس کو تو پسند کرے اس سے میرا نکاح کردے۔ یا اسی طرح اور الفاظ کہے تو اجازت صحیح ہے — فتاوی عالمگیری +

نکاح کر کے ولی نے اذن چاہا — (۱) اگر ولی نے عورت کا نکاح کر دیا۔ وہ بولی میں تو راضی نہیں ہوتی۔ پھر اسی مجلس میں راضی ہوگئی۔ تو نکاح جائز نہ ہوگا + (۲) اگر ولی نے عورت کا نکاح کر دیا۔ تو عورت نے رد کر دیا۔ پھر دوسری مجلس میں کہا کہ کئی آدمی تجھے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ تو بولی جو کچھ تم کرو میں اس پر راضی ہوں تو ولی نے اسی پہلے شخص سے اس کا نکاح کر دیا۔ تو اس نے نکاح کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تو عورت کو خیار ہوگا — فتاوی قاضیخاں + (۳) اگر ولی نے عورت کی موجودگی میں اس کا نکاح کر دیا اور وہ خاموش رہی تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے مگر اصح یہ ہے کہ یہ خاموشی رضامندی ہے — فتاوی عالمگیری + (۴) اگر عورت بولی کہ دوسرا شخص اس سے بہتر ہے تو نکاح سے پہلے تو یہ نکاح سے انکار ہے اور بعد نکاح کے انکار نہیں ہے (بلکہ رضامندی ہے) — درمختار + بحر الرائق میں لکھا ہے کہ قبل عقد و بعد عقد دونوں صورتوں میں اس طرح انکار ہے — حاشیۃ المدنی + (دیکھو سند ا) (۵) اگر ولی نے کنواری بالغ عورت سے کسی شخص سے نکاح کرنے کی اجازت چاہی اور وہ بولی کہ دوسرا اس سے بہتر ہے۔ تو یہ اجازت نہ ہوئی۔ اگر ولی نے بعد نکاح کر دینے کے اس کو خبر دی اور پھر عورت نے ایسا کہا کہ دوسرا بہتر تھا تو یہ اجازت ہے — فتاوی عالمگیری

(۵) دیکھو سند ا — ۸ + (۶) دیکھو سند ا — (۲ — ۴ — ۵) + (۷) اگر ولی نے عورت کا نکاح کر دیا تو وہ بولی کہ ولی نے اچھا کام کیا تو صحیح یہی ہے کہ یہ اجازت ہے — فتاوی عالمگیری + (۸) دیکھو سند ا — ۹ (۹) اگر اس نے ولی سے کہا کہ تم نے صواب کا کام کیا۔ (۱۰) اللہ تعالی تمہیں برکت دے۔ یا مجھ کو برکت دے۔ یا مبارکباد قبول کرلی تو یہ سب رضامندی میں داخل ہیں + (۱۱) شیخ امام فقیہ ابو نصر سے دریافت کیا گیا کہ ولی نے عورت کا نکاح کر دیا اور جب عورت کو خبر ملی تو بولی وہ تو بدشکل ہے میں راضی نہیں یا کہا کہ وہ موچی ہے میں راضی نہیں تو شیخ نے فرمایا کہ دونوں ایک ہی مطلب

ہیں پہلا فقرہ بھی اس کے حق میں مضر نہ ہوگا اور نکاح باطل ہو جائیگا — فتاوی عالمگیری +

۳ چچا کی بیٹی کا نکاح اپنے ساتھ کر لینا۔ اگر بالغ لڑکی کا نکاح ولی نے اپنے ساتھ کیا تو اسکا خاموش ہوجانا رد نکاح ہے عقد ہوجانے کے بعد نہ عقد ہوجانے سے پہلے — در مختار + اگر ولی نے عورت سے نکاح کیا کہ اس کی چچا بیٹی ہے بغیر اس کی اجازت کے اور پھر جب لڑکی کو خبر ملی تو وہ خاموش ہوگئی تو یہ سکوت بعد عقد کے رضامندی نہیں ہے۔ کیونکہ چچا کا بیٹا اس نکاح میں اصیل ہوا اپنی طرف سے اور فضولی عورت کی طرف سے۔ تو ایسا عقد امام اعظم و امام محمد کے نزدیک قابل رد اجازت کے نہیں۔ کہ اگر عورت اجازت تو لی ہی دیدے تب بھی صحیح نہیں ہوگا۔ اگر استیذان قبل عقد کے ہو تو سکوت رضا ہے۔ اور عقد صحیح ہوگا بالاتفاق کیونکہ ابن عم اس صورت میں وکیل ہوا عورت کی طرف سے اور اصیل اپنی طرف سے تو اس کا متولی عقد طرفین ہونا صحیح ہے — حاشیۃ المدنی + ایک کنواری لڑکی سے اس کے چچا کے بیٹے نے اپنا نکاح کر لیا اور لڑکی بالغ ہے جب اس کو خبر پہنچی تو وہ خاموش ہو رہی۔ اور پھر بولی کہ میں راضی نہیں ہوں تو اس کو یہ اختیار ہوگا۔ کیونکہ اس کے چچا کا بیٹا اپنی ذات کے واسطے اصیل تھا اور عورت کے واسطے فضولی۔ امام اعظم و امام محمد کے نزدیک عقد نکاح تمام نہیں ہوگا۔ اور عورت کی پہلی (خاموشی کی) رضامندی لاحاصل ہے +۔ اگر چچا کے بیٹے نے پہلے اس سے اپنے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت طلب کی اور وہ خاموش رہی۔ اور پھر اس نے اپنے ساتھ نکاح کر لیا۔ تو بالاجماع جائز ہوگا — فتاوی قاضیخاں +۔ جائز ہے چچا کے بیٹے کو کہ اپنے چچا کی نابالغ بیٹی سے اپنا نکاح کرے تو وہ اپنی طرف سے تو اصیل ہوگا۔ اور دوسری طرف سے ولی۔ اور اگر وہ بالغ ہے تو اس سے اجازت مانگنی ضرور ہے۔ تو اگر بغیر اجازت کے اس سے نکاح کر لیا۔ اور وہ چپ رہی یا رضامندی کی تصریح کر دی۔ تب بھی نکاح جائز نہیں نزدیک امام اعظم و محمد۔ لیکن ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے +۔ اسیطرح آزاد کرنے والے مولی کو اور حاکم اور سلطان کو نکاح بالغہ میں استیذان ضروری ہے کہ بغیر استیذان کے عقد جائز نہیں بخلاف صغیرہ کے کہ قاضی اور سلطان کو صغیرہ سے اپنا نکاح کرنا بحیثیت ولی جائز نہیں) — در مختار — دیکھو دفعہ ۲۷ +

۴ ولی کا قاصد منظوری لے۔ اگر عورت کو ایک شخص کے ذریعہ خبر پہنچائی۔ اور یہ شخص ولی کی طرف سے قاصد ہے تو عورت کا اس کے سامنے خاموش ہوجانا رضامندی ہے۔ خواہ یہ قاصد ثقہ یعنی معتبر ہو یا غیر ثقہ ہو +(۱) اگر قاصد فضولی ہو تو امام اعظم کے نزدیک اس میں عدد (یعنی کم سے کم دو مرد ہوں) اور عدالت (یعنی عادل ہونا) شرط ہے۔ اور صاحبین اس خیال کے خلاف ہیں +۔ ہمارے بعض مشائخ کے خیال میں اگر خبر رساں کہ نہ ولی کی طرف سے قاصد ہو نہ خود ولی ہو۔ مگر یہ شخص ثقہ ہو۔ تو اگر عورت نے اس کے بیان کو صحیح مانا۔ تو نکاح ثابت ہو جائے گا۔ اور اگر اس کے بیان کو صحیح نہ مانا تو ثابت نہ ہوگا۔ اگرچہ قاصد کی صداقت بعد میں ظاہر ہو۔ یہ قول امام اعظم کا ہے + صاحبین کے نزدیک اگر قاصد کی صداقت ظاہر ہو جائیگی تو نکاح ثابت ہو جائیگا — فتاوی عالمگیری

۵ خاوند کے مرنے کے بعد منظوری لی۔ دیکھو دفعہ ۵۰ — ۳ +

۶ رضامندی کو معلق رکھنا۔ دیکھو نکاح مضاف دفعہ ۸ — ۳ +

۷ ایک عورت کے دو ولیوں نے دو نکاح کر دئے۔ دیکھو دفعہ ۴۷ — ۲ +

۸ خاوند و بیوی کا اختلاف کہ نکاح بلا رضامندی تھا یا رضامندی سے۔ اگر ولی نے بلا اجازت لئے کسی عورت کا نکاح کر دیا۔ پھر خاوند و بیوی میں اختلاف ہوا۔ خاوند نے کہا کہ تجھکو نکاح کی خبر پہنچی تھی اور تو خاموش رہی۔ بیوی نے کہا کہ نہیں میں نے انکار کر دیا تھا۔ تو عورت کا بیان تسلیم کیا جائے گا +۔ اگر خاوند نے اس کے بعد اپنے بیان کی تصدیق میں گواہ قائم کئے تو وہ اسکی بیوی تسلیم کی جائیگی — ورنہ دونوں کے درمیان نکاح نہ ہوگا +(۱) پھر امام اعظم کے نزدیک عورت پر قسم عائد نہیں ہوتی۔ اور صاحبین کے نزدیک قسم عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ شرح نقایہ شیخ ابو المکارم میں ہے کہ اس پر فتوی ہے۔ تو اگر عورت کو قسم دلائی گئی اور اس نے قسم سے انکار کیا۔ تو بوجہ نکول کے اس پر ڈگری ہوگی۔ پھر اگر خاوند و بیوی دونوں نے گواہ قائم کئے اور انہوں نے ان کے بیان کی تصدیق کی۔ تو ان میں سے عورت کے گواہ صحیح مانے جائیں گے۔ پھر اگر گواہوں نے کہا کہ ہم عورت کے پاس موجود تھے اور ہم نے اسکو خاموش پایا۔ تو ایسے گواہی سے ثابت ہوگا کہ وہ خاموش رہی +۔ اگر خاوند گواہ لایا کہ عورت نے خبر پہنچنے پر نکاح کی اجازت دیدی تھی۔ اور عورت گواہ لائی کہ عورت نے خبر پہنچنے کے وقت انکار کر دیا تھا۔ تو خاوند کے گواہ صحیح مانے جائیں گے +۔ پھر اگر عورت کے ساتھ خاوند نے صحبت کر لی ہو اور پھر عورت بولی کہ میں نکاح پر راضی نہ تھی تو اب اس کے بیان کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ اور صحبت پر رضامندی نکاح پر رضامندی خیال کی جائے گی۔ ہاں اس صورت میں

رضامندی نہ ہوگی جب صحبت اس سے اس کے خلاف مرضی زبردستی کی گئی ہو - تو اب اگر اسنے نکاح سے انکار کردینے کے گواہ قائم کئے تو فتاوی فضلی میں مذکور ہے کہ گواہ مقبول ہوں گے - لیکن بعض کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ مقبول نہ ہوں گے کیونکہ خاوند سے صحبت پر راضی ہوجانا عورت کے واسطے بمنزلہ اقرار رضامندی کے ہے - کہ رضامندی کے بعد پھر رد نکاح کا دعوے کرے تو صحیح نہیں اور گواہ قبول نہ ہوں گے لہذا اس صورت میں بھی یہی ہے ✽ عورت کے ولی کا بیان اس معاملہ کے متعلق کہ وہ راضی ہوگئی تھی کچھ وقعت نہیں رکھتا - کیونکہ وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ عورت اس شخص کی ملک ہے پھر جبکہ عورت بالغ ہے تو ولی کا اقرار عورت کے نکاح کے متعلق صحیح نہیں - فتاوی عالمگیری ✽ خاوند نے بیوی سے کہا کہ جب تم سے نکاح کے متعلق اجازت لی گئی تھی تو تم خاموش ہوگئی تھیں - بیوی بولی کہ میں نے منظور نہیں کیا تھا - تو عورت کا بیان صحیح مانا جائے گا - لیکن امام زفر کے نزدیک خاوند کا بیان صحیح مانا جائے گا - کنز ✽

ایک شخص نے اپنی کنواری بالغ لڑکی کا نکاح کسی شخص سے کیا - پھر خاوند اور عورت کا جھگڑا ہوا - خاوند بولا کہ جب نکاح کی منظوری تم سے طلب کی گئی تو تم خاموش ہوگئی تھیں - عورت بولی نہیں بلکہ میں نے انکار کردیا تھا - تو عورت کا بیان صحیح مانا جائے گا - اور اگر عورت یہ کہے کہ مجھے فلاں فلاں دن اور فلاں فلاں وقت منظوری کیواسطے دریافت کیا گیا تھا - اور میں نے انکار کردیا تھا اور خاوند کہے نہیں بلکہ تم خاموش ہوگئی تھیں تو خاوند کا بیان صحیح مانا جائے گا - اور ذخیرہ میں بھی یہی لکھا ہے - فتاوی حمادیہ ✽ ذخیرہ میں اور امام محمد سے اس کے خلاف ہے - اگر ولی نے عورت کا نکاح کیا اور مدت بعد وہ بولی کہ مجھے خبر دی گئی تھی فلاں فلاں روز کہ میرا نکاح کیا گیا - میں خاموش نہیں ہوگئی تھی بلکہ میں نے ظاہر کردیا تھا کہ میں راضی نہیں ہوں - اور خاوند نے دعوی کیا کہ وہ راضی تھی تو عورت کے بیان کو ترجیح ہوگی - کیونکہ اصل نکاح ثابت نہیں ہے - فتاوی حمادیہ ✽

(۹) بالغ کا نکاح ہوا خاوند مرگیا اس کو خبر نہ ہوئی - اگر کسی شخص نے اپنی بالغ لڑکی کا نکاح کسی سے کردیا اور معلوم نہ ہوا کہ لڑکی راضی تھی یا وہ انکار کرتی تھی کہ خاوند مرگیا تو خاوند کے ورثا نے کہا یہ لڑکی بلا رضامندی عقد نکاح میں لائی گئی اور اس کو تو نکاح کا حال ہی معلوم نہیں اور نہ یہ راضی تھی - تو اس کو میراث نہیں ملے گی - اگر لڑکی نے کہا کہ میرے باپ نے میری مرضی سے میرا عقد اس شخص کے ساتھ کیا تھا - تو لڑکی کا بیان تسلیم کیا جائیگا - اور لڑکی کو میراث ملے گی اور اس پر عدت بھی واجب ہوگی - (۱) اگر لڑکی نے کہا میرے باپ نے بغیر میری رضامندی حاصل کئے مجھے عقد میں باندھ دیا تھا پھر مجھے خبر ملی تو میں راضی ہوئی تھی تو اس لڑکی کو نہ مہر ملے گا اور نہ میراث - فتاوی قاضیخان ✽ (آخر صورت میں) اگر اسکو صحت نکاح کا علم ہے تو اسپر عدت لازم ہوگی - حاشیۃ المدنی ✽

(۱۰) نابالغ نے نکاح پر بتایا کہ میں بالغ ہوں - اگر عورت کا نکاح کردیا اس کے باپ نے اس کو نابالغ جانکر تو عورت بولی کہ میں بالغ ہوں اور نکاح صحیح نہیں اور وہ قریب البلوغ ہے پھر باپ نے یا خاوند نے کہا کہ یہ تو نابالغ ہے تو اس صورت میں بھی قول عورت کا معقول ہوگا اگر یہ معلوم ہوجائے کہ اس کی عمر نو برس کی ہے ✽ اسی طرح اگر قریب البلوغ لڑکے نے اپنے بلوغ کا دعوی کیا[۱] - اگر باپ اور بیٹے دونوں گواہ لائے تو گواہ بلوغ کے اولی ہونگے (متعلق قول صغیر وصغیرہ) - بنا بر مذہب اصح کے (اور غیر اصح مذہب میں قول باپ کا معتبر ہوگا) - درمختار ✽ (بعد بالغ ہونیکے نکاح کے رد کرنے میں خاوند کا قول مقبول ہے)

(۱۱) وکیل اپنی طرف سے اور وکیل کرے - دیکھو دفعہ ۴۷ - ۸ ✽

---

[۱] اگر باپ نے بیٹے کی کوئی چیز فروخت کری اور بیٹے نے کہا میں بالغ ہوں بلا میری مرضی بیع صحیح نہیں - تو لڑکے کا کہنا صحیح ہے - م

خلاصہ:- جلسہ نکاح خاص تاریخ اور وقت پر جو پہلے سے قرار پاجاتا ہے عورت کے ولی کے گھر پر منعقد ہوتا ہے۔ اور کسی عالم یا بزرگ یا قاضی کے ذریعہ نکاح پڑھوایا جاتا ہے۔ اس طرح کہ پہلے خطبہ نکاح پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد حاضرین جلسہ کے روبرو فریقین میں ایجاب وقبول عمل میں لایا جاتا ہے۔ عورت کا بذریعہ وکالت اور مرد کا بموجودگی خود۔ ایجاب وقبول کے خاص لفظ اور خاص فقرے ہیں جن کے ذریعہ آپس میں ایجاب وقبول کرایا جاتا ہے۔ اور خاص قواعد ہیں جنکے تابع ایجاب وقبول صحیح رہتا ہے ورنہ فاسد ہوجاتا ہے۔ نکاح کے بڑے ارکان ایجاب وقبول ہی ہیں۔ آپس میں گواہوں کے روبرو ایجاب وقبول واقع ہوا اور معاہدہ پورا ہوگیا۔ ایجاب کے بعد قبولیت فوراً عمل میں لائی جائے ورنہ جلسہ بدل جانے پر قبولیت مشتبہ ہوگی۔ نکاح کیواسطے بہترین یوم جمعہ ہے۔ اور بہتر وقت درمیان عصر و مغرب بتایا جاتا ہے۔ نکاح کے ختم ہونے پر اگر خوشی کے خیال سے دف بجائیں تو مضائقہ نہیں۔ خلیفہ ہارون رشید نے ایک مرتبہ حکم دیا تھا کہ عام مسلمان اور ذمی اپنے نکاح کی اطلاع محکمہ قضا میں دیا کریں مگر اس زمانہ میں سرکاری کوئی محکمہ نہیں جہاں ایسی اطلاع دیجائے۔

۵۵ جلسہ نکاح وایجاب وقبول۔

۱- نکاح کی مجلس عموماً عورت کے باپ یا ولی کے گھر پر قائم ہوتی ہے۔ اور وہاں ہی حاضرین کے روبرو ایجاب وقبول عمل میں لایا جاتا ہے۔

۱- اگر نکاح مسجد میں کیا جائے تو بہتر ہے۔

۲- جمعہ کا دن نکاح کے واسطے مقرر کرنا بہتر ہے۔ اور نکاح کا وقت درمیان عصر ومغرب ہو۔

۳- اگر نشین کپڑے یا قالین پر بٹھا کر نکاح پڑھایا جائے تو مضائقہ نہیں۔

۴- نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا مستحب ہے۔ (دیکھو ضمیمہ ۸)

۵- ایجاب وقبول وہ الفاظ ہیں جنسے نکاح منعقد ہوجاتا ہے۔ فریقین میں سے ایک الفاظ ایجاب منہ سے نکالتا ہے۔ اور دوسرا اس کی قبولیت ظاہر کرتا ہے۔

۱- نکاح کے بڑے ارکان ایجاب وقبول ہیں۔ ۲- اگر زبان سے یہ الفاظ نہ نکالے بلکہ اگر خاوند نے لکھدیا "میں نے تم سے نکاح کیا" عورت نے لکھدیا "میں نے تم کو قبول کیا" تو نکاح نہ ہوا۔ ۳- نکاح کے الفاظ فعل ماضی میں ہوں تو اچھا ہے۔ یا دو صیغوں میں سے ایک ماضی اور دوسرا استقبال کے واسطے ہو یا استقبال بمعنے حال کے ہو۔

۶- عاقدین میں سے ایک دوسرے کے الفاظ ایجاب وقبول سنے خود موجود ہوکر یا بذریعہ وکیل

کہ معاہدہ باہمی پورا ہو جائے *

۷۔ اگر نکاح کے موقع پر دف بجائیں تو مضائقہ نہیں *

مسئلہ ۱ نکاح عورت کے مکان پر ہوتا ہے۔ مسند کی ضرورت نہیں * موزوں کیا جائز کہ مساجد میں اپنا نکاح کریں اور نکاح کو شہرت دیں۔ جامع ترمذی * حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مشہور کرو نکاح کو مسجدوں میں اور دف بجاؤ۔ جامع ترمذی تو معلوم ہوا کہ اعلان نشان نکاح ہے اور اخفار خاصہ زنا * مستحب ہے واقع ہونا نکاح کا مسجد میں اور جمعہ کے دن بواسطہ عاقد ہوشیار اور متقی گواہوں کے (تاکہ کوئی شرط نکاح کی فوت نہ ہو اور صحت نکاح بالاتفاق ہو) ۔۔۔ درمختار *

۲ نکاح جمعہ کے دن ہو۔ دیکھو مسئلہ ۱ *

۳ دیباج پر نکاح۔ کتاب الانوار میں جو مذہب شافعی پر ہے لکھا ہے کہ اگر عقد نکاح کے وقت کوئی دیباج پر بیٹھے تو عام اصحاب کے نزدیک نکاح صحیح رہیگا۔ فتاوے حمادیہ * دیکھو دفعہ ۵ *

۴ نکاح سے پہلے خطبہ مستحب ہے نکاح کو ظاہر کرنا اور اسکی شہرت دینا۔ اور نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا ۔۔۔ درمختار * (خطبہ کیواسطے دیکھو ضمیمہ ۸) *

۵ ایجاب و قبول کیا ہے۔ (۱) نکاح کے ارکان ایجاب و قبول ہیں۔ ایجاب وہ الفاظ ہیں جو پہلے بولے جائیں خواہ مرد کیطرف سے ہوں یا عورت کی طرف سے اور ان کے جواب کو قبول کہتے ہیں ۔۔۔ فتاوے عالمگیری * ایجاب کو ایجاب اسوجہ سے کہتے ہیں کہ دوسرے شخص کو جواب دینا لازم ہو جاتا ہے۔ کلا یا نعم سے۔ اور قبول سے مطلب ہے وہ لفظ جو دوسرے کی زبان سے نکلیں ایجاب کے مقابلہ میں ۔۔۔ حاشیہ ہدایہ *

اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردے۔ اور دوسرا شخص کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کر دیا۔ کیونکہ پہلے شخص کے الفاظ نکاح کے واسطے توکیل ہے۔ اور ایک شخص دونوں جانب سے نکاح کا ولی ہو سکتا ہے۔ (تو اسکا یہ کہنا کہ میں نے تجھ سے نکاح کر دیا بمنزلہ دونوں باتوں ایجاب و قبول کے ہے۔ یعنی میں نے نکاح کر دیا اور میں نے قبول کر لیا) ۔۔۔ ہدایہ * (۲) دیکھو دفعہ ۵۔۶ * (۳) نکاح منعقد ہو جاتا ہے فریقین میں سے ایک کے ایجاب سے اور دوسرے کے قبول سے جبکہ قول ماضی میں ہوں۔ کیونکہ فعل ماضی میں پوری پوری تحقیق پائی جاتی ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ میں نے نکاح کیا اپنا (یا اپنی بیٹی کا یا اپنی موکلہ کا) تجھ سے اور دوسرا کہے میں نے قبول کیا اپنے واسطے (یا اپنی بیٹی کے واسطے یا اپنے موکل کے واسطے) ۔۔۔ درمختار * ماضی کا صیغہ اسواسطے معین کیا گیا کہ زمانہ حال تو مرکب ہے زمانہ ماضی اور استقبال سے۔ اور زمانہ مستقبل کی یہ کیفیت ہے کہ کلام کرنیکے وقت اسکا حال معلوم نہیں۔ اسواسطے ایجاب و قبول کے لئے ماضی کا صیغہ موزوں ہے * صیغہ ماضی اگرچہ خبر رسانی کیواسطے زیادہ موزوں ہے۔ لیکن شرع میں انشاء سے متعلق کیا گیا ہے۔ تاکہ کوئی کمی باقی نہ رہ جائے ۔۔۔ ہدایہ * ماضی و غیر ماضی۔ اگر ایجاب و قبول ایسے دو صیغوں سے واقع ہو جو زمانہ ماضی کے واسطے موضوع ہوں۔ یا ایک صیغہ زمانہ ماضی کے واسطے اور دوسرا غیر ماضی کے واسطے ہو خواہ استقبال کے واسطے ہو مثلاً امر یا حال کے واسطے (جیسے مضارع) تو ایسے صیغوں سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے ۔۔۔ فتاوے عالمگیری * ماضی و استقبال۔ منعقد ہوتا ہے نکاح ایسے دو لفظوں سے کہ ایک ان میں سے موضوع ہو ماضی کے واسطے اور دوسرا استقبال یا حال کے واسطے تو استقبال سے مطلب صیغہ امر ہے جیسا کہ مرد کہے ولی سے یا عورت کے وکیل سے) میرا نکاح کر دے یا کہے (عورت سے) میرا نکاح اپنی ذات سے کر لے۔ یا میری بیوی ہو جا۔ تو البتہ (امر کا صیغہ خود ایجاب نہیں ہوتا بلکہ (ضمناً) دوسرے کو وکیل کرنا ہے (اپنے نکاح کیواسطے)۔ (یعنی جب زوجیت کہا تو امر کے ضمن میں مطلب یہ ہوا کہ تو میری طرف سے وکیل ہو کر میرا نکاح کر دے) جب دوسرے شخص نے اسی مجلس میں کہا میں نے نکاح کر دیا یا قبول کیا یا مان لیا بسمع اطاعت تو یہ قائم ہو گیا بجائے ایجاب و قبول عاقدین کے۔ بعضوں نے کہا کہ یہ (امر کا صیغہ) خود ایجاب ہے (نو کیل

ل مثلاً قاضیخاں و صاحب خلاصہ ۔۔۔ م *

نہیں) اور اس قول کو ترجیح دی ہے بحر الرائق نے + اب دوسرے لفظ مضارع کی نسبت یہ تشریح ہے کہ جو مصدر ہمزہ ہو یا یہ نون یا ہوتا (جیسے اتزوجک تتزوجک تزوجنی نفسک) تو لفظ مضارع سے اُس وقت نکاح منعقد ہوگا جب متکلم استقبال کے معنے کا ارادہ نہ کرے (ورنہ وعدہ نکاح ہو جائیگا) — درمختار + اسم فاعل بمعنی حال - اسی طرح نکاح منعقد ہو جاتا ہے اسم فاعل بمعنے حال سے جیسا کہ میں تیرے ساتھ نکاح کرنے والا ہوں - میں آیا تیرے پاس منگنی کرنے والا - کیونکہ قیمت چکانی نکاح میں نہیں ہوتی (اس واسطے نکاح منعقد ہو جائیگا) ہاں (بیع میں جب تک خریدار یہ نہ کہے میں نے خریدی تو بیع کامل نہ ہوگی) — درمختار +

۶ فریقین الفاظ ایجاب وقبول سنیں - نکاح صحیح ہونے کے واسطے شرط ہے کہ عاقدین ایک دوسرے کے الفاظ (ایجاب وقبول) سن سکیں تاکہ ایک کو دوسرے کی رضامندی کا ثبوت ہو جائے — درمختار + دیکھو ایجاب وقبول + دیکھو دفعہ ۶ +

۷ نکاح پر دف بجانا - دیکھو دفعہ ۴ و دفعہ ہذا اسند ۱ +

---

۵۶ - ایجاب وقبول کے الفاظ وفقرات -

۱ - ایجاب وقبول کے الفاظ یہ ہیں - (اُن الفاظ سے نکاح صحیح رہیگا جن سے مستقل معاہدہ ہو سکتا ہے)

۱ - ان الفاظ سے نکاح منعقد ہو جائیگا - (۱) صریح — نکاح - تزویج + (۲) کنایت — ہبہ - تملیک - صدقہ - بیع - شرا - قرض - صلح - جعل + **۲** - ان الفاظ سے نکاح منعقد نہیں ہوگا - اجارہ[1] - عاریت - اباحت - احلال - تمتع - اجازت - رضا - صلح - برأت - شرکت - کتابت - وصیت - ولا - ایداع - فدا - اعتاق - زنا - خدمت - اقالہ - خلع + **۳** - ان الفاظ سے نکاح منعقد ہوگا اور نہیں ہوگا - رہن - قرض - بیع سلم - بیع صرف - استبہار + **۴** - اہل تشیع کے نزدیک صرف لفظ نکاح وتزویج سے نکاح منعقد ہو سکتا ہے - شافعی کے نزدیک بھی صرف ان ہی الفاظ سے نکاح منعقد ہوگا + **۵** - جن الفاظ سے نکاح نہیں ہو سکتا ان سے بھی اگر نکاح باندھا جائے تو نکاح ہو جائیگا +

۲ - ایجاب وقبول کے فقرے حسب ذیل ہیں - (جبکہ فریقین بالمشافہ گفتگو کریں) + فریق ثانی کی طرف سے قبولیت سمجھو

ایجاب کے فقرے یہ ہیں :— **۱** - میں تم سے نکاح کرتا ہوں اتنے مہر پر + **۲** - اپنے تئیں میرے نکاح میں دو + **۳** - میں نے اپنے تئیں تمہاری عروسی میں دیا + **۴** - میں نے سو درم اس شرط پر دیئے کہ تم میری بیوی بنجاؤ + **۵** - تم میری بیوی ہو گئیں + **۶** - اپنی بیٹی مجھے دے (یا اپنی بیٹی مجھے دے کہ بیوی بناؤں) + **۷** - تو نے اپنے تئیں فلاں شخص کو بیوی بننے کو دیا + **۸** - تو نے اپنے تئیں میری بیوی ہونا قبول کیا + **۹** - تو نے اپنے تئیں فلاں شخص کے نکاح میں دیا + **۱۰** - میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا

قبول کے فقرے یہ ہیں :— **۱** - بالسمع والطاعۃ (صحیح) دیکھو فقرہ ۸ + **۲** - میں نے آقا بننے کے واسطے قبول کیا (صحیح) دیکھو فقرہ ۱۰ + **۳** - شاباش (صحیح) دیکھو فقرہ ۱۰ + **۴** - میں احسانمند ہوئی (غلط) دیکھو فقرہ ۸ +

---

[1] اہل تشیع کے نزدیک بھی ان دونوں الفاظ (اجارہ وعاریت) سے نکاح صحیح نہیں رہیگا +

۳- ایجاب و قبول کے غلط طریق (مگر بعض صحیح)۔

۱- عورت بولی۔ میں نے اپنا نکاح تمھارے ساتھ کیا (ابھی یہ نہ کہا تھا کہ اتنے مہر پر)۔ خاوند بولا۔ میں نے منظور کیا۔ (نکاح صحیح ہوا) + ۲- ایک مرد اور عورت نے گواہوں کے روبرو کہا ہم خاوند بیوی ہیں۔ (نکاح صحیح نہ ہوا)[1] + ۳- ایک مرد[2] اور عورت نے گواہوں کے روبرو کہا یہ میری بیوی ہے۔ اور یہ میرا خاوند ہے[3]۔ (نکاح نہ ہوا) + اگر عدالت کے حکم سے ایسا ہو تو نکاح ہوا[4]۔ یا گواہ سوال و جواب سے تصدیق کریں تب صحیح ہوگا + ۴- مرد نے کہا السلام علیک اے میری بیوی۔ عورت بولی وعلیک السلام[5] اے میرے خاوند۔ یہ گواہوں کی موجودگی میں کہا (نکاح نہیں ہوا) + ۵- کئی آدمیوں نے پوچھا کیا تم نے اپنی لڑکی ہمیں دی۔ لڑکی کا باپ بولا۔ میں نے دی۔ وہ بولے ہم نے منظور کی۔ (نکاح صحیح نہیں[6] ہوا) + ۶- کسی نے لڑکی کے باپ سے کہا۔ آپ نے اپنی لڑکی میرے لڑکے کو عطا کی۔ وہ بولا۔ ہاں کی۔ (نکاح نہیں ہوا[7]) + ۷- کسی شخص نے ایک عورت سے کہا میں نے اپنے تئیں ہزار درم کے بدلہ تیری بیوی ہونے کیواسطے دیا۔ عورت بولی۔ میں نے منظور کیا۔ (نکاح نہیں ہوا) + ۸- کسی نے لڑکی کے باپ سے کہا تم نے اپنی لڑکی میرے نکاح دی۔ وہ بولا دی۔ یا کہا ہاں۔ اس شخص نے نہ کہا میں نے قبول کی (نکاح نہیں ہوا) + ۹- اگر نابالغ لڑکی کے باپ نے کہا میں نے اپنی لڑکی نکاح میں دی۔ لڑکے کا باپ بولا "میں نے قبول کی"۔ (نکاح لڑکے کے باپ کیساتھ ہوا) + ۱۰- عورت نے کہا میں نے اپنے تئیں تجھے ہبہ کیا۔ مرد بولا میں نے لیا (نکاح نہیں ہوا) + ۱۱- کسی شخص نے کہا میں نے اپنی لڑکی تیرے خدمت کیواسطے دی۔ مخاطب بولا۔ میں نے قبول کیا (نکاح نہ ہوا) + ۱۲- مرد بولا۔ میں تجھ سے زنا کرنا چاہتا ہوں۔ عورت بولی۔ میں نے اپنے تئیں تجھے ہبہ کر دیا۔ پھر مرد بولا میں نے قبول کیا۔ (نکاح نہ ہوگا) + ۱۳- ایک شخص نے کہا میں نے اپنی لونڈی کی بضع اتنے مال کے بدلہ فی الحال وصیت کی۔ دوسرے نے قبول کیا۔ (نکاح ہوگیا) + ۱۴- اگر کسی نے کہا اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ بعوض اتنے مال کے کردے۔ اور لڑکی بالغ کے باپ نے کہا اس کو جہاں تیرا جی چاہے بیچ۔ (نکاح ہوگیا) + ۱۵- مرد بولا میں نے تجھے اتنی رقم پر رجوع کیا۔ یہ روبرو گواہوں کے کہا اور مطلب نکاح سے تھا۔ عورت بولی میں راضی ہوں۔ (نکاح نہ ہوا) + ۱۶- ایک شخص نے کہا میں نے فلاں شخص کی نابالغ لڑکی کو اپنے فلاں لڑکے کے نکاح میں لیا پھر لڑکی کے باپ سے پوچھا اس نے کہا ایسا ہی ہے۔ (نکاح صحیح ہے) + ۱۷- لڑکی کے باپ سے کہا کیا تو نے وہ عورت مجھ کو دی۔ باپ بولا دی۔ اور یہ مجلس نکاح کی تھی۔ (نکاح ہو سکیگا) + ۱۸- وکیل نے لڑکی کے باپ سے کہا کہ اپنی بیٹی مجھے ہبہ کر دو۔ باپ نے کہا میں نے ہبہ کر دی۔ (تو نکاح وکیل کے واسطے ہوا نہ موکل کے واسطے) + ۱۹- مرد۔ مرا باشیدی۔ عورت۔ باشیدم۔ (نکاح نہ ہوگا) + مرد۔ مرا باشیدی بزنی۔ عورت۔ باشیدم (نکاح ہوجائیگا) +

۴- رجعت کے موقع پر ایجاب و قبول کے الفاظ یہ ہیں۔

۱- عورت جس کو طلاق بائن دی گئی تھی بولی۔ میں نے اپنے تئیں تمھارے حوالہ کیا۔ خاوند بولا گواہوں کے روبرو۔ میں نے قبول

---

[1] اگر کسی شخص نے ظاہر کیا کہ میں فلاں عورت کا خاوند ہوں۔ اور عورت نے اس بیان کی تصدیق کی یا اگر عورت نے ظاہر کیا میں فلاں شخص کی بیوی ہوں اور اس شخص نے اس امر کو سچ بتایا۔ تو مانا جائے گا کہ ان کا نکاح ہوا تھا۔ شرائع الاسلام + [2] تشریح دیکھو دفعہ ۸-۲۵ + مگر سکاٹ لینڈ کے قانون کے بموجب ایسے اظہار سے نکاح ہوجائے گا۔ دیکھو بل صاحب کے اصول دفعہ ۱۵۱۴ + فتاویٰ قاضیخاں میں بھی ہے کہ یہ نکاح ہوجائے گا + [3] دیکھو دفعہ ۶۹ +
[4] اگر کہا لبیک۔ یعنی میں نے تیرا پکارنا مانا۔ تو نکاح ہوگیا۔ درمختار + [5] کیونکہ جس کے ساتھ نکاح ہوگا اس نے تو منظور کیا ہی نہیں +
[6] ہاں جب یہ جواب ملے کہ ہاں میں نے قبول کیا تو نکاح ہوگیا +

کیا (نکاح ہو گیا) + **۲**- مرد بولا عورت سے جس کو طلاق بائن[1] یا تین طلاق دی گئی تھیں۔ میں نے تم سے اتنے مہر پر رجعت کی عورت نے گواہوں کے روبرو اس کو تسلیم کیا (نکاح ہو گیا) +

مسائل ۱ ایجاب و قبول کے الفاظ- جن الفاظ سے نکاح منعقد ہوتا ہے وہ دو طرح کے ہیں ایک صریح دوسرے کنایہ (۱) صریح تو صرف نکاح و تزویج ہیں- ان دونوں لفظوں کے سوا جو الفاظ ایسے ہیں کہ فی الحال ملک عین کا فائدہ دیتے ہیں وہ کنایہ ہیں- تو لفظ ہبہ سے نکاح منعقد ہو جائے گا+ لفظ تملیک و صدقہ و بیع سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور یہی صحیح ہے- اسیطرح لفظ خریدنے بھی صحیح قول کے بموجب نکاح منعقد ہو جاتا ہے- اور اسیطرح سے صحیح قول کے بموجب جَعَل سے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے- فتاویٰ عالمگیری + (۱) نکاح صحیح ہو جاتا ہے لفظ قرض اور صلح اور صرف سے اور جن الفاظ سے گردن کی ملکیت[2] حاصل ہو سکے بشرطیکہ متکلم کی یہ نیت ہو یا قرینہ سے ظاہر ہوتا ہو- اور گواہ بھی اس مقصد کو سمجھ سکیں- (کیونکہ الفاظ کنایہ میں نیت ضرور چاہیے) ــــ درمختار + بعض کے نزدیک نکاح صحیح ہو جاتا ہے + (۲) لفظ اجارہ کے ساتھ نکاح منعقد نہیں ہوتا- اور یہی صحیح قول ہے- نیز لفظ اعارہ (عاریت دینا)- اباحت (مباح کرنا)- احلال (حلال کر دینا) تمتع (فائدہ اٹھانا)- اجازت- رضا سے بھی نکاح منعقد نہ ہو گا- نیز اقالہ- خلع- صلح- برائت سے بھی منعقد نہیں ہوتا نیز لفظ شرکت- کتابت (یعنی مکاتب کیا) سے بھی منعقد نہیں ہوتا- نیز لفظ اعتاق (آزاد کرنا)- ایداع (ودیعت رکھنا) سے بھی منعقد نہ ہو گا- نیز لفظ فدا (فدیہ دینا)- وصیت سے بھی منعقد نہیں ہوتا- کیونکہ وصیت اگرچہ موجب ملک ہے لیکن موت کے بعد موجب ہوتی ہے ــ فتاویٰ عالمگیری + نکاح صحیح نہیں ہوتا اعارہ- وصیت- رہن- ودیعت اور اسی طرح کے الفاظ سے جن سے پوری ملک قائم نہیں ہوتی بلکہ نکاح کا شبہ ثابت ہوتا ہے تو ان الفاظ سے نکاح کرنے سے حد نہیں ماری جائیگی (کیونکہ شبہ پر حد جاتی رہتی ہے) اور مہر مسمّی ملیگا- یا مہر مثل جو دونوں میں سے کم ہو ــ درمختار + لفظ زنا- و خدمت کے متعلق دیکھیے سند ۳۳+ (۳) لفظ قرض و رہن سے نکاح منعقد ہونے میں مشائخ کا اختلاف ہے- اور صحیح یہ ہے کہ ان الفاظ سے منعقد نہیں ہوتا ــ فتاویٰ قاضیخاں + بعض کے نزدیک بنا بر قول امام ابو حنیفہ و امام محمد لفظ قرض سے نکاح منعقد ہو جائے گا- کیونکہ قرض سے مطلب ان دونوں اماموں کے نزدیک تملیک[3] ہے- اور یہی مختار ہے + لفظ سلم سے بعض کے نزدیک نکاح منعقد ہو جائے گا اور بعض کے نزدیک نہیں ہو گا + اسیطرح بیع صرف سے بھی نکاح منعقد ہونے میں دو خیال ہیں بعض کے نزدیک منعقد ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ہوتا- عینی شرح کنز + سلم اور استیجار سے نکاح صحیح رہے گا ــ درمختار + (۴) صرف الفاظ نکاح و تزویج سے شافعی کے نزدیک نکاح منعقد ہو گا (نہ اور الفاظ سے)- کنز

(۵) اگر ایسے الفاظ سے نکاح باندھا جن سے نکاح کا منعقد ہونا نہیں سمجھا جایا کرتا ہے- تب بھی نکاح منعقد ہو جائے گا ــ فتاویٰ عالمگیری +

۲ ایجاب و قبول کے فقرے- (۱) اگر کسی شخص نے عورت سے کہا کہ میں تجھ سے اتنے مہر پر نکاح کرتا ہوں اور عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو نکاح پورا ہو جائے گا- اگرچہ خاوند نے پھر جواب میں یہ بھی نہ کہا ہو کہ میں نے قبول کیا + (۲) اگر کسی شخص نے کہا کہ تو اپنے تئیں میرے نکاح میں دے دے اور عورت نے قبول کیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا- بشرطیکہ مرد نے اپنے لفظ سے مستقبل مراد نہ لی ہو ــ فتاویٰ عالمگیری + (۳) عورت نے کہا کہ میں نے اپنے تئیں تیری عروسی میں دیا- مرد نے کہا کہ میں نے قبول کیا- تو نکاح ہو جائے گا ــ فتاویٰ قاضیخاں + (۴) اگر مرد نے کہا تو بعوض سو درم کے میری بیوی بن جا- عورت نے قبول کیا تو نکاح صحیح رہے گا + اگر مرد نے کہا میرا حق تیری بضع سے فائدہ اٹھانے

---

[1] اگر طلاق کے علاوہ کسی اور عورت سے یہ الفاظ کہے جائیں تو نکاح نہیں ہو گا + [2] یعنی کسی شخص کی ملکیت +

[3] کیونکہ نکاح ایسے لفظ سے منعقد ہوتا ہے جو مفید تملیک ہو +

میں بعوض ہزار درم کے ثابت ہوگیا اور عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا۔ تو نکاح صحیح ہوجائیگا۔ (۵) اگر کسی عورت سے کہا گفت لی (تو میری ہوگئی) یا صرت لی (میرے واسطے ہوگئی) تو عورت نے جواب دیا ہاں یا کہا (صرت لک) میں تیرے واسطے ہوگئی ہوں۔ تو اس طرح نکاح ہوجائے گا (۶) اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اپنی بیٹی مجھے دے۔ وہ بولا کہ میں نے دی۔ تو نکاح منعقد ہوجائیگا۔ اگرچہ پہلے شخص نے پھر یہ نہ کہا ہو کہ میں نے قبول کی۔ اور اگر پہلے شخص نے یوں کہا مرا دادی (یعنے تو نے مجھے دی) دوسرے نے جواب دیا کہ میں نے دی۔ تو جب تک پہلا شخص پھر یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کی تب تک نکاح منعقد نہ ہوگا۔ لیکن اگر اس نے اپنے کلام مرا دادی سے استفہام کا قیاس نہ کیا بلکہ یہ خیال کیا کہ دیدی (یعنے بر سبیل تحقیق ووقوع) تو البتہ منعقد ہوجائیگا۔ اگرچہ وہ پھر یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کی۔ مجموع النوازل میں شیخ امام نجم الدین نسفی سے مروی ہے کہ الفاظ دختر خویش مرا دہ کیساتھ یہ کہنا ضروری ہے کہ میری بیوی ہونیکے واسطے دے۔ یعنے اپنی بیٹی مجھے دے کہ وہ میری بیوی ہے۔ اور ضرور ہے کہ دوسرا شخص بھی یوں کہے کہ میں نے اپنی لڑکی تیری بیوی ہونے کے واسطے دی اگر یہ ایسے ہوگا تو بعض مشائخ کے نزدیک نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اور بعض کے نزدیک ہوجائیگا۔ بہرحال لیکن الفاظ بڑہا دینے چاہئیں۔ تاکہ یہ مسئلہ سب کے نزدیک بالاتفاق صحیح ہوجائے (۷) ایک عورت سے کہا گیا تو نے اپنے تئیں فلاں شخص کو بیوی بننے کے واسطے دیا۔ اس نے جواب دیا دادم (دیا) پھر خاوند سے کہا گیا کہ تو نے قبول کیا اس نے کہا پذیرفتم یعنے قبول کیا تو نکاح منعقد ہوجائے گا۔ اگرچہ عورت نے یہ نہ کہا کہ دادم یعنے دیا اور خاوند نے یوں نہ کہا کہ پذیرفتم یعنے قبول کیا (۸) اگر کسی عورت سے کہا کہ تو نے اپنے تئیں میری بیوی ہونا قبول کیا۔ اس نے کہا کہ قبول کیا۔ تو نکاح ہوجائیگا۔ شیخ نجم الدین سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے کہا کہ تو نے اپنے تئیں بعوض ہزار درم مہر کے میری بیوی ہونے کے واسطے دیا۔ اس نے کہا بالسمع والطاعۃ (بسر وچشم) تو شیخ نے فرمایا کہ نکاح منعقد ہوجائے گا۔ اور اگر کہا میں احسانمند ہوئی تو منعقد نہ ہوگا۔ کیونکہ پہلا کلام اجابت (قبول) ہے اور دوسرا کلام وعدہ ہے (۹) اگر عورت سے کہا کہ کیا تو نے اپنے تئیں میری بیوی بنا دیا اس نے کہا میں نے بنا دیا تب بھی یہی حکم ہے۔ ایک عورت سے کہا گیا تو نے اپنے تئیں فلاں شخص سے نکاح میں دیا۔ اس نے کہا نہیں پھر اثنائے گفتگو میں کہا من تے راخواستم (یعنے میں نے اس شخص کو مانگا) پھر مرد نے کہا کہ میں نے قبول کیا۔ تو نکاح صحیح ہوجائے گا (۱۰) ایک عورت نے ایک مرد سے کہا میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا۔ مرد بولا بجان وبدل خدمتگاری پذیرفتم (میں نے آقا ہونے کے واسطے قبول کیا) تو نکاح صحیح ہوجائے گا۔ اور اگر کہا فدا باشد۔ تو اگر بطور طنز کے نہ ہو تو نکاح صحیح ہوجائے گا۔ فتاوی عالمگیری۔

۳ ایجاب وقبول کے غلط طریق وفقرات۔ (۱) ایک عورت نے ایک شخص سے اپنے نکاح کا پیغام شروع کیا کہ میں نے اپنے تئیں تیرے ساتھ نکاح کر دیا اور کہنے والی تھی کہ بعوض سو دینار کے کہ اتنے میں مرد بولا کہ میں نے قبول کیا۔ تو نکاح منعقد نہ ہوگا کیونکہ اگر ایجاب کو تسمیہ مہر سے ملایا تو کل مہر ایجاب ہی سے ہوگا۔ اگر دوسرے نے تسمیہ مہر سے پہلے قبول کر لیا تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ کلام کا پہلا حصہ دوسرے پر منحصر ہے۔ سوائے اس صورت کہ کلام کا پہلا حصہ دوسرے کے مخالف ہو۔ درمختار۔ (۲) ایک مرد اور ایک عورت نے گواہوں کے روبرو کہا کہ ما زن وشوہیم (ہم دونوں بیوی و خاوند ہیں) ۔ تو اس طرح نکاح منعقد نہ ہوگا۔ یہی مختار ہے۔ (۳) اگر ایک مرد اور ایک عورت نے گواہوں کے روبرو کہا کہ یہ میری بیوی ہے اور یہ میرا خاوند ہے حالانکہ یہ دونوں پہلے سے خاوند وبیوی نہ تھے تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اس طرح نکاح نہ ہوگا۔ ہاں شرح جصاص میں ہے کہ ایسی صورت میں اگر قاضی نے نکاح واقع ہوجانے کا حکم دیدیا۔ یا گواہوں نے ان دونوں سے کہا تم نے اس گفتگو کو نکاح قرار دیا ہے۔ اور دونوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ تو مختار یہ ہے کہ نکاح منعقد ہوجائے گا۔ دیکھو دفعہ ۹۹۔ (۴) شیخ علی سعدی سے دریافت کیا گیا کہ ایک مرد نے ایک عورت کو سلام کیا اور کہا السلام علیک اے میری بیوی۔ اس نے جواب دیا وعلیک السلام اے میرے خاوند۔ اور اس کلام کو گواہوں نے سنا

---

[۱] یعنی کہا کہ جعلت لک نفسی یعنے میں نے اپنے تئیں تیرے واسطے گردانا۔ [۲] چنانچہ اگر عورت بولی کہ میں نے نکاح کیا تیرے ساتھ ہزار درم پر۔ مگر مرد نے پیشتر اس کے کہ وہ مہر کے الفاظ منہ سے نکالے قبول کر لیا تو نکاح نہ ہوگا۔ م (دیکھو دفعہ ۴۵ و ۵۷)۔

توشیخ نے فرمایا کہ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ (۵) ایک شخص نے کئی آدمیوں کو ایک شخص کے پاس بھیجا کہ جاکر میرے واسطے اس شخص سے لڑکی نکاح میں دینے کو کہیں۔ تو انہوں نے جاکر کہا کر کیا تم نے اپنی لڑکی فلاں ہمکو دی۔ اس نے جواب دیا کہ دی تو یہ لوگ بولے کہ ہم نے قبول کیا۔ تو نکاح منعقد نہ ہوگا۔ کیونکہ ان لوگوں نے بھیجنے والیکی طرف اضافت نہیں کی تھی + (۶) ایک مرد سے کہا گیا دختر خویشتن را بہ پسر من ارزانی داشتی (تو نے اپنی بیٹی کو میرے بیٹے کے واسطے ارزانی رکھا)۔ اس نے جواب دیا کہ داشتم (رکھا)۔ تو دونوں میں نکاح منعقد نہ ہوگا۔ فتاوی عالمگیری + (۷) اگر کسی شخص نے فارسی میں کہا خویشتن را بزنی دادم بتو بہزار درم (میں نے اپنے تئیں تیری بیوی بننے کے واسطے بعوض ہزار درم دیا) عورت نے جواب دیا پذیرفتم (میں نے قبول کیا)۔ تو نکاح منعقد نہیں ہوگا کیونکہ بیوی[1] بننے کا لفظ فارسی میں مرد کیواسطے نہیں ہے کہ وہ بیوی (یعنے خاوند) بنجائے۔ فتاوی عالمگیری + (۸) اگر کسی نے لڑکی کے باپ سے کہا کہ کیا تو نے اپنی لڑکی میرے نکاح میں دی۔ اور اس نے جواب دیا کہ نکاح میں دی۔ یا کہا کہ ہاں۔ تو جبتک اس کے بعد وہ شخص یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کی تب تک نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ اس کا فقرہ سوالیہ تھا۔ فتاوی قاضیخاں + (۹) اگر نابالغ لڑکی کے باپ نے کہا بالغ لڑکے کے باپ سے کہ میں نے اپنی بیٹی نکاح میں دی۔ اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا تو لڑکے کا باپ[2] بولا میں نے قبول کیا۔ تو نکاح باپ کے ساتھ واقع ہوگا۔ یہی مختار اور یہی صحیح ہے۔ فتاوی عالمگیری + (۱۰) فتاوی قاضیخاں میں ہے کہ اگر عورت نے کہا کہ میں نے اپنے تئیں تجھے ہبہ کیا اور مرد نے کہا میں نے لیا۔ تو اس طرح نکاح نہیں ہوگا + (۱۱) اگر کسی شخص نے کہا کہ میں نے اپنی بیٹی تیری خدمت کے واسطے دی۔ اور مخاطب نے کہا میں نے قبول کیا تو نکاح نہ ہوگا + (۱۲) اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کی درخواست کی۔ عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے تئیں تجھے ہبہ کر دیا۔ پھر مرد بولا میں نے قبول کیا تو یہ نکاح نہ ہوگا + (۱۳) ایک شخص نے کہا میں نے اپنی لونڈی کی بضع بعوض ہزار درم کے فی الحال کے واسطے وصیت کی اور دوسرے نے قبول کیا تو نکاح منعقد ہوجائیگا + (۱۴) ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اپنی فلاں لڑکی کا نکاح بعوض اسقدر مال کے میرے ساتھ کر دے۔ تو اس بالغ لڑکی کے باپ نے کہا کہ اسکو جہاں تیرا جی چاہے اٹھا لیجا۔ تو نکاح منعقد ہوگا۔ فتاوی عالمگیری + (۱۵) دیکھو مسئلہ ۲۳ + (۱۶) اگر ایک نابالغ لڑکے کے باپ نے کہا کہ لوگوں تم گواہ رہنا میں نے فلاں شخص کی نابالغ لڑکی کو اپنے فلاں لڑکے کے نکاح میں لیا۔ بعوض اتنے مہر کے پھر لڑکی کے باپ سے پوچھا گیا کہ کیا ایسا نہیں ہے۔ اس نے کہا ایسا ہی ہے۔ اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا تو اولی یہ ہے کہ نکاح کی تجدید کر لیں۔ اگر تجدید نہ کی تب بھی صحیح ہے۔ فتاوی قاضیخاں + (۱۷) اگر مرد نے عورت کے باپ سے کہا کیا تو نے وہ عورت مجکو دی۔ اور اس کا باپ بولا اعطیت یعنے دی۔ بشرطیکہ مجلس نکاح کی ہو (تو دلالت حال نافع ہوئی استفہامی معنے کو) یا مساومت کو اگر مجلس وعدہ کی ہے۔ تو پھر وعدہ ہوگا نہ نکاح۔ درمختار + (۱۸) ایک شخص کو وکیل کیا کہ میرے واسطے فلاں کی بیٹی کا خطبہ کر دے۔ تو وکیل اس لڑکی کے والدین کے پاس آیا اور کہا کہ اپنی بیٹی مجھے ہبہ کر دو۔ تو باپ نے جواب دیا کہ میں نے ہبہ کر دی۔ پھر وکیل نے دعوے کیا کہ میری مراد اس سے اپنے موکل کے ساتھ نکاح کی تھی۔ تو دیکھنا چاہیئے کہ اگر وکیل کا کلام بطور خطبہ تھا اور باپ کی طرف سے جواب بطریق اجابت ـ یعنے منظور کرنے کے تھا نہ بطور قبول عقد کے تو دونوں میں اصلاً نکاح منعقد نہ ہوگا اور اگر عقد کے طریق پر تھا تو یہ نکاح وکیل کے واسطے منعقد ہوگا نہ موکل کے واسطے۔ اسیطرح اگر وکیل نے یہ کہا ہو کہ میں نے فلاں کے واسطے قبول کیا تو بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ جب وکیل نے کہا کہ اپنی بیٹی مجھے ہبہ کر دے اور باپ نے کہا کہ میں نے ہبہ کر دی تو نکاح منعقد نہ ہوگا جب تک وکیل یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا تو جب وکیل نے کہا کہ میں نے فلاں کے واسطے قبول کی یا کہا کہ میں نے قبول کی (یعنے مطلقاً) تو دونوں صورتوں میں موکل کے واسطے نکاح منعقد ہوگا۔ اگر لڑکی کی باپ اور وکیل کے درمیان پیشتر سے مقدمات نکاح موکل کے واسطے گفتگو میں بیان ہو رہے ہوں۔ پھر لڑکی کے باپ نے وکیل سے کہا کہ میں نے اس قدر مہر پر اپنی بیٹی کو نکاح میں دیا اور یہ نہ کہا کہ خاطب[3] کو دیا یا اس کے موکل کو دیا تو خاطب نے کہا میں نے قبول کیا

---

[1] زوج کا لفظ زوج اور زوجہ دونوں کے واسطے عربی میں آسکتا ہے +

[2] اگر تملیک فی الحال ہو تو نکاح صحیح رہیگا جیسا کہ اس صورت میں ہے ـ م + [3] خطبہ کرنے والے کو +

تو یہ نکاح مخاطب کی واسطے منعقد ہوگا — فتاویٰ عالمگیری + (۱۹) ایک شخص نے ایک عورت سے کہا۔ مرا باشیدی[1] (میری ہوتی)۔ وہ بولی باشیدم (میں ہوئی) تو نکاح منعقد نہ ہوگا + اگر عورت سے یوں کہا مرا باشیدی بزنی (بیوی ہو جانے کے معنی میں تو میری ہوئی) اور اس نے جواب دیا باشیدم تو نکاح منعقد ہو جائیگا۔ بعض کے نزدیک پہلی صورت میں بھی نکاح ہو جائے گا اور یہ عرف اور رواج کی راہ سے بھی ظاہر ہے — فتاویٰ عالمگیری +

۴ ایجاب وقبول رجعت کے موقع پر (۱) اگر کسی عورت نے جو اپنے خاوند سے تین طلاق پا چکی تھی اور دوسرے خاوند سے چھٹکارا کر چاہتی تھی کہ اپنے پہلے خاوند کے پاس واپس چلی جاوے۔ تو بولی کہ میں نے اپنے تئیں تیری طرف واپس کیا۔ اور خاوند بولا میں نے قبول کیا اور یہ دو گواہوں کے روبرو واقع ہوا۔ تو نکاح ہو جائے گا۔ اور دوسرے خاوند پر واپس ہو جائیگی + (۲) اگر اپنی بیوی کو تین طلاق یا ایک طلاق بائن دی پھر اس سے کہا کہ میں نے تجھے اتنے مال پر رجوع کیا اور عورت اس سے راضی ہوگئی اور گواہ موجود تھے تو نکاح صحیح ہوگا (یعنے حلالہ ہوا) اگر مال مہر کا ذکر نہ کیا اور دونوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ خاوند کی مراد اس کلام سے نکاح تھی تو نکاح ہو جائے گا۔ ورنہ نہیں اگر یہ باتیں کسی غیر عورت سے کہیں جس کے ساتھ نکاح نہ ہوا تھا۔ اور گواہ موجود تھے اور عورت نے جواب دیا کہ میں راضی ہوں۔ تو اس طرح نکاح نہ ہوگا — فتاویٰ قاضیخان +

---

۵۷ - ایجاب وقبول کے قواعد -

۱- ایجاب اور قبول زبانی ایک ہی جلسہ میں ہونے ضرور ہیں + (یعنی جلسہ نکاح میں) -

۱- اگر فریقین میں سے ایک گونگا ہو۔ تو اشارے سے ایجاب یا قبول ظاہر کرے + **۲**- اگر فریقین میں سے قبول سے پہلے ایک ذرا غیر حاضر ہو جائے۔ اور پھر آ کر قبولیت ظاہر کرے۔ تو معاقدہ صحیح نہ ہوا + **۳**- اگر عورت یا مرد گواہوں کے روبرو کہے کہ میں نے نکاح کیا فلاں شخص سے جو غیر حاضر ہے۔ اور فریق ثانی کو خبر ہونے پر اس نے کہا "میں نے اپنا نکاح اس کے ساتھ کیا"۔ اگرچہ ان ہی گواہوں کے روبرو کہا ہو۔ نکاح صحیح نہیں۔ (ابو حنیفہ ومحمد) + **۴**- اگر عورت اور مرد سواریوں پر چلے جا رہے ہوں تو ایک جلسہ نہ ہوا۔ ہاں اگر کشتی میں چلے جا رہے ہوں تو ایک جلسہ ہوا + **۵**- اگر مرد ایجاب کے بعد از خود رفتہ ہو جائے (اگرچہ تھوڑی دیر کے واسطے)۔ تو یہ ایجاب نکاح اگر قبول بھی کر لیا جائے تو صحیح نہیں رہیگا (نزد اہل تشیع) +

۲- ایجاب وقبول بذریعہ خط یا بذریعہ قاصد[2] ایک جلسہ میں ہونے ضرور نہیں +

۱- اگر کوئی شخص اپنے نکاح کے واسطے کسی عورت کو خط لکھے۔ یا ہرکارہ کے ذریعہ پیام دے۔ تو خط کے مضمون سننے پر یا ہرکارہ کا پیام سننے پر دو گواہوں کے روبرو اگر عورت منظوری ظاہر کرے تو نکاح صحیح ہے۔ (ابو حنیفہ ومحمد برخلاف ابو یوسف) + **۲**- یہ ضروری نہیں کہ اسی جلسہ میں وہ اپنا ارادہ ظاہر کرے۔ کسی وقت بھی خوب سوچ کر دو گواہوں کے روبرو[3] ارادہ ظاہر کرے + **۳**- اگر جواب صرف اس قدر ہو

---

[1] یہ ترکستان کی فارسی ہے +
[2] یہ ضروری نہیں کہ قاصد بالغ ہی ہو — فتاویٰ عالمگیری + [3] گواہ کیسے ہوں۔ دیکھو دفعہ ۵۰

میں منظور کرتی ہوں"۔ تو یہ کافی نہیں ہے۔ اس طرح ہونا چاہئے کہ "میں تم کو اپنا خاوند تسلیم کرتی ہوں" یا "میں تمہارے نکاح کی تجویز منظور کرتی ہوں"۔ + **۴**۔ گواہوں کے روبرو ظاہر کرنا اس وقت ضروری ہے جب خط میں صیغۂ امر نہ ہو +

۳۔ ایجاب وقبول ایک ہی روش[۱] پر ہوں۔

(یہ ضروری نہیں کہ ایجاب کے بعد فوراً قبولیت ہو) +

۱۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ ہزار روپیہ کے عوض کیا۔ اگر جواب یہ ہو کہ میں نے نکاح تو قبول کیا لیکن مہر قبول نہیں کیا۔ تو نکاح صحیح نہ ہوا ہاں اگر وہ کہے میں نے نکاح قبول کیا (مہر کا کچھ ذکر نہ کیا) تو نکاح صحیح ہو گیا۔ یا کہے میں نے نکاح قبول کیا لیکن مہر دو ہزار ہو یا پانچسو ہو۔ تو خاوند کے منظور کرنے پر نکاح صحیح ہو گا + **۲**۔ اگر کوئی شخص کہے میں تم سے ایک ہزار مہر کے بدلہ نکاح کرتا ہوں۔ عورت کہے میں پانچسو پر راضی ہوں۔ نکاح صحیح ہوا۔ (عورت کی طرف سے کمی کا مضائقہ نہیں) +

۴۔ اگر ایجاب وقبول کے الفاظ بلا ارادہ[۲] نکاح کہے تب بھی نکاح صحیح رہیگا۔ اور اگر ایسی زبان میں ہو کہ فریقین سمجھ نہ سکیں تب بھی نکاح صحیح ہو جائیگا +

۵۔ ایجاب وقبول کے الفاظ نہ زمان مستقبل کی طرف مضاف ہوں نہ نکاح معلق پر مبنی ہوں +

۶۔ ایجاب وقبول کے الفاظ زبان سے کہے جائیں۔ نہ قبول فعلی ہو۔ نہ ایجاب وقبول فعلی۔ نہ فریقین کا جو حاضر ہوں ایجاب وقبول تحریری +

۷۔ ایجاب وقبول کے غلط الفاظ منہ سے نکالنے سے نکاح نہ ہو گا۔ غلط الفاظ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے +

<────○────>

سندات **۱** <u>ایجاب وقبول ایک جلسہ میں ہوں</u> ایجاب کے بعد فوراً ہمارے نزدیک (یعنی علمائے حنفیہ کے نزدیک) قبول واقع ہونا شرط نہیں ہے۔ ہاں ایجاب وقبول دونوں ایک ہی مجلس میں ہونے چاہئے۔ (۱) نکاح کا انعقاد جس طرح الفاظ سے ہوتا ہے اسی طرح گونگے کی طرف سے اشارہ سے بھی ہوتا ہے بشرطیکہ اسکا اشارہ معلوم ومفہوم ہوتا ہو۔ فتاوے عالمگیری۔ + (۲) اگر مجلس بدل جائے مثلاً دونوں ایک مجلس میں ہوں پھر ایک نے ایجاب کیا پھر قبول کرنے سے پہلے دوسرا اُٹھ کھڑا ہوا یا کسی ایسے کام میں مشغول ہو گیا جو مجلس بدل جانے کا موجب ہے تو پھر قبول کرنے سے نکاح منعقد نہ ہو گا + (۳) اسی طرح اگر دونوں میں سے ایک غائب ہو تب بھی یہی ہو گا کہ نکاح منعقد نہ ہو گا۔ چنانچہ اگر ایک عورت نے دو گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے اپنے تئیں فلاں مرد کے نکاح میں دیا۔ حالانکہ مرد غائب ہے اور اسکو پھر خبر پہنچی اور اُس نے کہا کہ میں نے قبول کیا یا کسی مرد نے دو گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے فلاں سے نکاح کیا اور عورت اسوقت موجود نہیں ہے پھر اس کو خبر پہنچی تو

---

[۱] مگر اہل تشیع کے نزدیک یہ ضروری نہیں۔ جیسا کہ مفاتیح اور شرائع الاسلام سے پایا جاتا ہے + [۲] اسی طرح انگلستان کے قانون کے بموجب اگر کوئی شخص کسی کاغذ پر بلا ارادہ مہر کردے تو وہ اس کا پابند ہو گا +

اُس نے کہا کہ میں نے اپنے تئیں اس شخص کے نکاح میں دیا تو عقد جائز نہ ہوگا اگرچہ قبولیت انہیں دونوں گواہوں کے روبرو ہو اور یہ امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک ہے ــــ فتاویٰ عالمگیری
نہیں موقوف رہتا ایجاب ایسے شخص کے قبول کرنے پر جو مجلس سے غائب ہے (یعنی موجود نہیں) جبکہ نکاح یا بیع کے متعلق ایجاب ہو ۔ بلکہ باطل ہو جاتا ہے ۔ پھر اجازت کچھ اثر نہیں رکھتی بلکہ باطل ہے ۔ بالاتفاق ــــ درمختار ۔ (دیکھو دفعہ ٤٣) (٤) اگر ایسی حالت میں عقد باندھا کہ دونوں چلے جاتے ہوں ۔ یا کسی سواری کے جانور پر سوار ہوں تو عقد جائز نہیں ہوگا ۔ اگر دونوں کشتی میں چلے جا رہے ہوں اور وہاں عقد باندھا تو جائز ہے ــــ فتاویٰ عالمگیری ۔

(٢) ایجاب وقبول بذریعہ خط (١) اگر عورت کے پاس قاصد بھیجا یا اس کو خط لکھا تو عورت نے ایسے دو گواہوں کے سامنے جنہوں نے قاصد کا کلام سنا یا خط کا مضمون سنا ہے قبول کیا تو عقد جائز ہوگا ۔ کیونکہ مجلس معنی کے لحاظ سے متحد ہے اور اگر دونوں گواہوں نے قاصد کا کلام یا خط کا مضمون نہ سنا ہو تو امام اعظمؒ و امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہوگا ــــ فتاویٰ عالمگیری ۔ (٢ و ٣ و ٤) اگر عورت کو خط پہنچا اور اُس نے خط کو پڑھا پھر اُسی مجلس میں اُس نے اپنے تئیں خط بھیجنے والے کے نکاح میں نہ دیا بلکہ دوسری مجلس میں گواہوں کے سامنے اپنے تئیں اس کے نکاح میں دیا حالانکہ گواہوں نے اس عورت کا کلام اور خط کی عبارت سنی ہے تو نکاح جائز ہوگا ۔ اگر عورت نے گواہوں سے کہا کہ فلاں شخص نے مجھے خط لکھا ہے اور اُس کا مضمون یہ ہے کہ وہ مجھ سے نکاح کرتا ہے تو تم گواہ رہو کہ میں نے اپنے تئیں اس کے نکاح میں دیا تو نکاح صحیح ہوگا کیونکہ گواہوں نے عورت کا کلام اس کے ایجاب کرنے سے سنا اور مرد کا کلام اس طرح سنا کہ عورت نے اُس کا کلام اُن گواہوں کو سنایا ہے ــــ فتاویٰ عالمگیری ۔ (آزاد شخص اور غلام اور نابالغ اور بالغ اور عادل اور فاسق قاصد ہونے میں یکساں ہیں ــــ کیونکہ قاصد کا کام یہ ہے کہ بھیجنے والے کا مضمون پہنچا دے ۔) اگر نکاح کی تجویز بذریعہ خط کی جائے تو چاہئے کہ گواہ خط کے مضمون سے آگاہ کئے جائیں ۔ اور وہ اس طرح ہو کہ عورت کے پاس جب یہ خط پہنچے تو اس کو چاہئے کہ گواہوں کے روبرو اس خط کو پڑھے ۔ یا اس کا مطلب ان کو سمجھا دے ۔ مثلاً کہے کہ فلاں فلاں شخص نے مجھ کو نکاح کا پیغام دیا ہے اور پھر کہے کہ تم گواہ رہنا میں نے اپنا نکاح اس سے منظور کر لیا ہے ــــ رد المحتار ۔ نکاح منعقد نہیں ہوتا حاضر شخص کے پرچہ پر لکھ کر (بغیر بولے) قبول کر لینے سے لیکن غائب شخص کے تحریر کرنے سے منعقد ہو جاتا ہے بشرطیکہ گواہوں کو مضمون خط سے آگاہ کر دیا ہو ۔ آگاہ کرنا بھی جب ضرور ہے جبکہ خط میں صیغہ امر نہ ہو[1] یعنی اس طرح نہ ہو کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر لے ۔ کیونکہ اس صورت میں عورت دونوں طرف سے متولی اور منتصرف ہوگی ــــ فتح القدیر ۔ تو اب عورت کا یہ کہنا کہ میں نے اپنا نکاح اس مرد کے ساتھ کر لیا ۔ قائم مقام ایجاب وقبول ہوا ۔ (تو گواہوں کو مضمون سنانا ضرور نہیں ہوا ۔ ہاں یہ سنانا کافی ہوگا کہ میں نے قبول کیا ــــ فتاویٰ عالمگیری ۔ اگر عورت نے اپنے تئیں نکاح میں بعوض ہزار درہم مہر کے دیا اور مرد نے اس کو بعوض دو ہزار درم کے یا بعوض پانسو درم کے قبول کیا تو صحیح ہے ۔ اور موافق قول مفتیٰ بہ کہ مہر میں زیادتی جبھی صحیح رہے گی جب عورت اُس کو اسی مجلس میں قبول کرے ــــ فتاوائے عالمگیری (دیکھو دفعہ ٣٨ ــ ٢) ۔

(٣) ایجاب وقبول ایک ہی طریق پر ایجاب کے قبول خلاف نہ ہو ۔ اگر خلاف ہو (١) مثلاً ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ میں نے اپنی بیٹی ہزار درم مہر پر تمہارے نکاح میں دی ۔ اور خاوند بولا میں نے قبول کیا ۔ مگر مہر نہیں قبول کرتا ہوں ۔ تو عقد باطل ہوگا ــــ یا اگر نکاح تو قبول کر لیا مگر مہر کے متعلق سکوت کیا ۔ تو یہ نکاح منعقد ہو جائیگا ــــ فتاویٰ عالمگیری ۔ ایجاب وقبول ایک دوسرے کے خلاف نہ ہوں ۔ مثلاً نکاح تو قبول کر لیا ۔ اور مہر قبول نہ کیا (تو جبکہ نکاح میں مہر مسمّے نہ ہوا تو مہر مثل ہوا ۔ اور مہر مسمّے اور مہر مثل باہم مغایر ہیں تو ایجاب مخالف ہوا قبول کے تو نکاح صحیح نہ ہوا) ــــ درمختار ۔ (٢) عورت کی طرف سے نکاح میں مہر کم کرنا صحیح رہیگا ۔ (مثلاً مرد نے کہا کہ میں نے ہزار درم پر تجھ سے نکاح کیا ۔ عورت بولی میں نے پانچسو پر قبول کیا) ــــ مہر کا کم کرنا ایسا صحیح ہے جیسے زیادتی مہر کی صحیح ہے جس کو عورت نے اسی مجلس میں منظور کر لیا ہو ــــ درمختار ۔

(٤) ایجاب وقبول بلا ارادہ وبغیر سمجھے معنے کے ۔ یہ شرط نہیں ہے کہ فریقین ایجاب وقبول کے معنے جانیں اس عقد کے متعلق جس میں قصد کرنا نہ کرنا یکساں ہے ۔ کیونکہ ایسے عقد میں نیت کی ضرورت نہیں ۔ اسی پر فتویٰ ہے ــــ درمختار ۔ دیکھو دفعہ ٨ ــ ٢١ ۔
اس میں فقہاء کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ عاقدین کو ایجاب وقبول کے معنوں کا علم ہونا ضروری ہے ۔ کذا فی الدرر ۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ قضاءً ضرور نہیں ۔ دیانۃً علم ضرور ہونا چاہئے ۔ کذا فی الخانیہ ۔ عمادیہ میں روایت ہے کہ کوئی عقد صحیح نہ ہوگا جب تک اس کے متعلق صحیح علم نہ ہو ۔ مگر بعضوں

[1] بلکہ اس طرح ہو کہ میں نے تجھ سے اپنا نکاح کیا ۔

نے کہا صحیح رہیگا علم ہو یا نہ ہو۔ بعضوں نے کہا کہ جو عقد ایسا ہو کہ اس میں قصد کرنا نہ کرنا برابر ہوں جیسے طلاق و نکاح و عتاق تو ان میں علم ہونا یا خبر ہونا ضرور نہیں۔ کیونکہ علم سے مقصد قصد کرنا ہے حالانکہ اس میں قصد اور غیر قصد دونوں برابر ہیں مثلاً اگر کوئی ہزل سے نکاح کرے یا طلاق دے[1] تو صحیح رہیگا۔ اگرچہ قصد اس میں نہیں ہے۔ اسی قول کو شارح نے پسند کیا ہے اور ترجیح دی ہے بمقابلہ بیع کے کہ بغیر علم صحیح نہ ہوگی — حاشیۃ المدنی قرقانیہ میں لکھا ہے کہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے ان الفاظ سے جو تملیک عین کے واسطے ہوں بشرطیکہ مہر کا بھی ذکر ہو۔ اور بہ بلانیت کے بھی منعقد ہو جائے گا[2] جیسا کہ بیع اور ہبہ اور صدقہ واقع ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر مہر کا ذکر نہ کیا تو نکاح منعقد نہ ہوگا الا جبکہ نکاح کا ارادہ کیا جائے — فتاوے حمادیہ +

۵ ایجاب و قبول زمانہ مستقبل کی طرف مضاف یا نکاح معلق پر مبنی۔ دیکھو دفعہ ۸ — ۲و۳ +

۶ ایجاب قبول فعلی جائز نہیں۔ نکاح منعقد نہیں ہوگا قبولیت فعلی سے جیسے کہ صرف مہر پر قبضہ کر لیا بجائے اسکے کہ عورت قبلت کہتی)۔ اور اسیطرح نکاح تعاطی سے بھی منعقد نہیں ہوگا (یعنی ایک دوسرے کو دیدینے سے کہ باپ نے لڑکی سامنے کردی اور داماد نے مہر سامنے رکھدیا اور لڑکی کو لیکر چلدیا۔ اور یہ گواہوں کے روبرو ہوا۔ اور نہیں نکاح منعقد ہوگا حاضر آدمی کے لکھنے[3] سے (یعنی یہ کہ پرچہ لکھ کر دیدیا کہ مجھے قبول ہے) ہاں غائب شخص کے لکھنے سے منعقد ہوگا بشرطیکہ گواہوں کو خط کے مضمون سے آگاہ کر دیا ہو۔ (خواہ خط پڑھ کر سنا دیا ہو۔ یا اس کا مضمون بتا دیا ہو) — درمختار + نکاح تعاطی سے منعقد نہیں ہوتا۔ اگر مرد اور عورت موجود ہوں اور ایک دوسرے کو ایجاب و قبول لکھ کر دیں۔ مثلاً مرد نے لکھا کہ میں نے تیرے ساتھ نکاح کیا اور عورت نے لکھ دیا کہ میں نے قبول کیا تو نکاح منعقد نہ ہوگا — فتاوے عالمگیری + نکاح تعاطی سے منعقد نہ ہوگا بوجہ احترام شرمگاہوں کے — درمختار + محمد بن الفضل رح نے کہا ہے کہ ایک شخص نے نابالغ لڑکی کے باپ سے کہا کہ تو اپنی فلاں لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کردے وہ شخص بولا کہ جہاں تیرا جی چاہے اسے لیجا۔ پھر مجلس میں اسکو لاکر اس کے ساتھ کر دیا۔ تو نکاح منعقد نہیں ہوگا اگرچہ بیع میں یہ بات صحیح ہو سکتی ہے — فتاوے حمادیہ +

۷ غلط الفاظ سے نکاح نہ ہوگا طلاق ہوگی۔ نہیں منعقد ہوتا نکاح ان الفاظ سے جس میں تصحیف واقع ہوئی ہو جیسے تجوزت (بجائے تزوجت) کہ اسکا صدور قصد صحیح نہیں بلکہ تبدیل و تغییر ہے (یعنی تحریف و تصحیف) تو حقیقت ٹھیرانہ مجاز کیونکہ اصل لفظ سے کوئی تعلق ہی نہیں (حالانکہ مجازی معنوں میں حقیقی معنوں سے علاقہ ہونا چاہیے)۔ تو یہ الفاظ غلط ہیں اور ان کا کچھ اعتبار نہیں جیسا کہ توضیح و تلویح میں ہے — اگر کوئی قوم ایسے غلط الفاظ بولنے پر متفق ہو جائے اور ان کا اس طرح بولنا بالقصد ہو تو یہ ایک طریقہ ہی علیحدہ ہو جائیگا تب تو ان الفاظ سے نکاح ہو جائیگا۔ اور اسی پر فتوی دیا شیخ الاسلام مفتی ابوالسعود نے — درمختار + ایسے غلط الفاظ سے[4] (جن کا ذکر ہوا) طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور قاضی کے روبرو صحیح رہے گی۔ جیسا کہ الاشباہ والنظائر کے شروع میں بالتصریح اسکا ذکر ہے — درمختار +

---

[1] ہزل سے نکاح صحیح رہنے کے متعلق دیکھو دفعہ ۸ — ۲۱ + [2] اس اختلاف پر غور کرو +
[3] دیکھو دفعہ ہذا — ۲ + [4] مثلاً کوئی شخص طلاق کو تلاک کہے تو طلاق ہو جائیگی +

۹

باب نہم

خلوت۔ صحبت۔ معاشرت۔

فصل اوّل۔ خلوت وصحبت | فصل دوم۔ معاشرت

باب ۹ فصل اوّل ـ خلوت وصحبت باب ۹

خلاصہ:- علماء حنفی و مالکی کے نزدیک نکاح کے بعد اگر خاوند اور بیوی ایک تنہا جگہ جمع ہوں اور کوئی امر ان کی صحبت کے مانع نہ ہو تو تسلیم کیا جائیگا کہ صحبت واقع ہوئی ہے۔ اور خاوند اور بیوی کا ایسی تنہا جگہ جمع ہونا خلوت صحیحہ کہلاتا ہے۔ صحبت ہوئی یا نہ ہو۔ عرب کی پرانی تاریخوں سے پایا جاتا ہے کہ عرب لوگ اس خلوت اور صحبت کے واسطے ایک تنہا جگہ میں خاص قسم کا خیمہ کھڑا کر لیا کرتے تھے یا کوئی مختصر سی عمارت بنا لیتے تھے جس کو وہ "بنا" کہتے تھے پھر رفتہ رفتہ خلوت صحیحہ کا نام بنا پڑ گیا اور اب تک بعض مسلمان ممالک میں اس کو "بنا" کہتے ہیں۔ یہ خلوت صحیحہ اکثر صحبت کے مانند خیال کی گئی ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ عورت نے اپنے تئیں حوالہ کر دیا صحبت واقع ہوئی یا نہ ہو چنانچہ مجبوب یا خواجہ سرا یا نامرد کی خلوت خلوت صحیحہ مانی گئی ہے۔ اگر خلوت صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عورت پورے مہر کی حقدار ہے۔ اور عدت بھی کرے گی اور خاوند اس کی رہائش اور نفقہ کا انتظام کرے گا۔ اگر خاوند یا بیوی یا دونوں میں کوئی مانع حسی یا شرعی یا طبعی ہو تو اس وقت خلوت فاسد ہوگی۔ اور طلاق کے بعد عورت صرف نصف مہر کی حقدار ہوگی۔ علماء اہل تشیع اور امام شافعی خلوت صحیحہ کو صحبت کے مانند نہیں خیال کرتے۔

۵۸ ـ خلوت اور صحبت اور اُن کے قواعد ـ

۱- نکاح کے بعد جب خاوند اور بیوی ایسی تنہا جگہ جمع ہوں جہاں بلحاظ شائستگی و پابندی شرع وصحت جسمانی کوئی امر ان کی صحبت (ہمبستری) کے مانع نہ ہو تو یہ موقع خلوت صحیحہ[۱] کہلاتا ہے۔

۲- خلوت صحیحہ میں ان شرائط کی پابندی لازم ہے۔ ورنہ وہ خلوت صحیحہ نہ ہوگی۔ بلکہ فاسد ہو جائے گی

ا- خاوند و بیوی میں کوئی مانع حسی یا شرعی یا طبعی نہ ہو۔ (اگرچہ خاوند مجبوب یا خواجہ سرا[۲] یا نامرد ہو)۔

(۱) مانع حسی - ا- دونوں[۳] میں سے ایک کو مزمن بیماری ہو۔ یعنے ایسی بیماری ہو جو صحبت کے مانع ہو۔ اور نقصان دہ ہو۔ ۲ مرد میں ایسی بیماری ہو جس سے دبلا پن یا کمزوری پیدا ہو گئی ہو۔ چاہے اس سے صحبت کو نقصان ہو[۴] یا نہ ہو۔ ۳ عورت میں رتق کی بیماری ہو۔ یا کوئی بیماری ہو جو صحبت کے مانع ہو۔

(۲) مانع شرعی - ا- نماز - دونوں میں سے ایک فرض نماز میں مشغول ہو (نہ نماز نفل میں)۔ ۲ - روزہ - دونوں میں سے ایک فرضی روزہ سے ہو۔ قسم یا کسی

---

[۱] خلوت بالفتح بمعنے خالی ہونا یا کسی جگہ کا خالی ہونا کہ غیر آدمی وہاں موجود نہ ہو۔ خلوت صحیحہ کو زمانہ قدیم میں "بنا" کہتے تھے۔ کیونکہ عرب لوگ خلوت کے واسطے کوئی علیحدہ عمارت یا خیمہ مقرر کر دیا کرتے تھے۔ پھر خلوت ہی کو بنا کہنے لگے۔ یہ اکثر صحبت کے معنوں میں لیا جاتا ہے۔ جبکہ صحبت کے واسطے صحیح موقعہ دیا جائے اور صحبت نہ کیجائے (دیکھو دفعہ ۵۹) اور یہ خلوت صحیحہ صحبت کے مثل اکثر اس وجہ سے مانی گئی ہے کہ عورت نے خلوت میں اپنے تئیں خاوند کے سپرد کر دیا۔ گو خاوند سے مخالفت یا تساہل ہو جائے۔ نکاح کے بعد اگر کافر اسلام لے آئے اور پھر بیوی سے صحبت کرے تو وہ بھی ان قواعد کا پابند ہو گا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ بیوی بھی اسلام لا چکی ہو۔ اگر بیوی کافر ہو تو یہ قواعد بے اثر ہوں گے۔ [۲] وجہ یہ کہ عورت نے اپنا حق پورا کر دیا۔ خاوند کے نقص کو تو دور نہیں کر سکتی۔ اس وجہ سے پورے مہر کی حقدار ہے۔ [۳] فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ عورت کو ایسی بیماری ہو لیکن صاحب رد المحتار لکھتے ہیں کہ دونوں میں سے کسی کو ہو۔ اور یہی صحیح ہے۔ [۴] یہی عورت کے متعلق بھی صحیح رہے گا۔

کفارہ کا روزہ نہو اور نہ روزہ نفلی ہو۔ ۳-احرام- دونوں میں سے ایک فرضی حج کے احرام میں ہو- یا نفلی حج کے احرام میں یا عمرہ کے احرام میں ۔

(۳) مانع طبعی- ۱-حالت حیض یا نفاس- عورت ایام حیض میں ہو یا نفاس سے ہو- ۲-نابالغی- خاوند بیوی یا دونوں نابالغ ہوں (یعنی لڑکی ۹ سال سے کم عمر ہو مگر فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ سال کا کچھ لحاظ نہ کرنا چاہیئے بلکہ اگر لڑکی تندرست اور توانا اور مضبوط ہے کہ صحبت کی تکلیف جھیل سکے- اور اسکی کی تندرستی پر بھی کچھ برا اثر نہ پڑے تو وہ نابالغ شمار نہ ہوگی) ۳-بدشکلی- بدشکل یا بدہیئت ایسی ہو کہ طبیعت اسکی طرف رجوع نہ کرے ۔

ب- خاوند بیوی ایسے تنہا اور پردہ دار مکان میں ہوں جہاں بغیر ان کی اجازت کوئی نہ جا سکتا ہو اور نہ کوئی ان کو جھانک سکتا ہو ۔

(۱) تنہا جگہ- ۱-ڈولی یا پالکی اگر چاروں طرف سے ڈھکی ہوئی ہو اور چھت دار ہو اور کافی بڑی ہو ۔ ۲-بغیر چھت کا کمرہ یا باغ اگر دیواریں اونچی ہوں یا کوئی محفوظ جگہ اگرچہ اس میں کھلی ہوئی کھڑکیاں ہوں ۔

(۲) غیر تنہا جگہ- ۱-جبکہ کوئی شخص اس کمرہ میں ہو (ہاں اگر کوئی بچہ سوتا ہو- یا کوئی بیہوش پڑا ہو- یا دیوانہ یا پاگل کمرہ میں بیٹھا ہو تو مضائقہ نہیں) ۔ ۲-جبکہ اندھا اس کمرہ میں موجود ہو ۔ ۳-جبکہ بہرہ یا گونگا اس کمرہ میں موجود ہو ۔ ۴-جبکہ دوسری بیوی اس کمرہ میں موجود ہو ۵-جبکہ بیوی کی خادمہ یا سہیلی اس کمرہ میں موجود ہو (ہاں اگر خاوند کی خادمہ یا سہیلی ہو تو مضائقہ نہیں) ۶-جبکہ کتا کمرہ میں موجود ہو اور وہ بیوی کا ہو- چاہے کاٹتا بھی نہ ہو[1]۔ (اگر یہ کتا خاوند کا ہو تو مضائقہ نہیں) ۔

(۳) بے پردہ جگہ- ۱-کوئی کھلی جگہ- اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو ۔ ۲-مکان کی چھت- اگر بالکل کھلی ہے اور قریب کے گھر والے وہاں جھانک سکتے ہیں- اور کسی کے آجانے کا بھی خوف ہو ۳-عام راستہ یا حمام یا مسجد[2] وغیرہ ۔

۳- ان صورتوں میں خلوت صحیح ہوگی یا فاسد-

۱- اگر خاوند کمرہ میں اکیلا سوتا ہو- اور بیوی وہاں چلی جائے- خاوند کو اس کے آنے کی خبر ہو یا نہ ہوئی ہو .... خلوت صحیح ہوئی ۔

۲- اگر خاوند کمرہ میں اکیلا ہو- اور بیوی وہاں چلی جائے- اور وہ بیوی کو نہ جانتا ہو- اور بیوی وہاں ٹھیر کر واپس آجائے
۳- اگر بیوی کمرہ میں اکیلی ہو اور خاوند وہاں چلا جائے- اور وہ بیوی کو نہ جانتا ہو اور خاوند وہاں ٹھیر کر واپس آجائے
} خلوت صحیح نہیں ہوئی[3] ۔

۴- اگر خاوند اور بیوی ایک کمرہ میں جمع ہوں- اور بیوی صحبت سے انکار کرے ... ... — خلوت صحیح ہوئی (بعض کے نزدیک نہیں ہوگا)

۵- اگر خاوند بیوی کو اپنی ماں کی پیٹھ سے تشبیہ دے اور کفارہ دینے سے پہلے اس سے خلوت کرے ... ... — خلوت صحیح نہیں ۔

۶- اگر خاوند نے کہا کہ اگر میں تیرے ساتھ خلوت کروں تو تجھے طلاق ہے ... ... — خلوت صحیح ہوئی (کیونکہ صحبت ان کے درمیان نہیں ہوا) (نصف مہر دینا ہوگا) ۔

یاد رہے کہ اگر مرد نے حاکم کے روبرو کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو پہچانا ... ... بیان صحیح مانا جائیگا۔

۴- نکاح کے بعد کم سن عورت سے صحبت کب کیجائے- بعض علماء کے نزدیک بالغ ہونے پر- بعض کے نزدیک جب نو برس کی ہو جائے- لیکن صحیح یہ ہے کہ کتنی ہی عمر ہو- مگر طاقتور ہو- اور اس کی صحت کو کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو تو اس سے صحبت کیجائے- ورنہ انتظار کیا جائے- (دیکھو دفعہ ۴ و دفعہ ۴۴)

---

[1] صاحب درمختار لکھتے ہیں کہ کتا کاٹنے والا اگر موجود ہو تو جگہ غیر تنہا ہے ۔ [2] صاحب ردالمحتار لکھتے ہیں کہ عام راستہ یا حمام یا مسجد وغیرہ بے پردہ جگہ ہیں ۔ [3] کیونکہ خاوند بیوی کو نہیں جانتا- ہاں اگر جانتا ہو تو خلوت صحیح ہو جائیگی ۔

اگر خاوند نے مہر ادا کر دیا اور قاضی سے درخواست کی کہ میری بیوی حوالہ کی جائے۔ اور باپ اس کو ناقابل صحبت بتاتا ہے۔ تو اگر وہ پردہ کی پابند نہ ہو تو قاضی اُس کو بلا کر خود دیکھے ورنہ عورتوں سے دکھوائے۔ اگر وہ قابل صحبت بتائیں تو حوالہ کرا دے۔ ورنہ نہیں ✽ **۴**۔ زفاف با اعلان یا بلا اعلان کا مضائقہ نہیں

مسئلہ (۱) خلوت صحیح و فاسد۔ خلوت صحیحہ کے معنی یہ ہیں کہ مرد و عورت ایک تنہا مکان میں جمع ہوں اور کوئی حسی یا شرعی یا طبعی مانع ان سے کوئی امر ان کی صحبت سے مانع نہ ہو۔ اور خلوت فاسدہ اس کو کہتے ہیں کہ حقیقت صحبت کرنے پر قادر نہ ہو سکیں۔ مریض مدنف کہ صحبت کی طاقت نہیں رکھتا۔ ایسی صورت میں چاہے مرد مریض ہو یا عورت حکم ایک ہی ہے۔ اور یہی صحیح ہے ــ فتاوی قاضی خاں و فتاوی عالمگیری ✽ چار شرطیں ضروری ہیں کہ ان پر خلوت صحیحہ مثل صحبت کے قرار دی جاتی ہے۔ اول خلوت اصلی واقع ہوئی ہو۔ دوم فریقین میں کوئی جسمانی یا حسی یا شرعی روک نہ ہو ــ ردالمحتار دیکھو دفعہ ۹۵ ــ ۲ ✽ اگر خاوند مجبوب ہو ــ یا نامرد ہو یا خصی ہو یا خنثیٰ ہو (بشرطیکہ خنثیٰ کا حال یہ خلوت سے پہلے ظاہر ہو گیا ہو کہ مرد ہے) ورنہ اس کا نکاح موقوف رہیگا اس کا حال ظاہر ہونے تک)۔ تو ان کی خلوت صحیح رہیگی ــ درمختار ✽ مجبوب کی خلوت امام اعظم کے نزدیک خلوت صحیحہ ہے۔ اور عنین و خصی کی خلوت بھی خلوت صحیحہ ہوگی لیکن امام ابو یوسف و امام محمد کے نزدیک مجبوب کی خلوت صحبت کے مثل نہیں ہوگی ــ فتاوی عالمگیری کرخی ✽ نامردی کبھی بیماری سے ہوتی ہے اور کبھی پیدائشی خرابی سے یا کبھی درازی عمر بھی ہوتی ہے ــ درمختار ✽ اگر خنثیٰ کے باپ نے اس کا نکاح کسی مرد سے کیا اور صحبت واقع ہوئی تو جائز رہا۔ ورنہ عنین کی طرح اس کی بھی مدت مقرر کیجائیگی ــ الاشباہ والنظائر ✽ مگر نہر الفائق میں مبسوط سے نقل کیا ہے کہ خنثیٰ کا نکاح اسکا صحیح حال ظاہر ہونے سے پہلے موقوف ہے۔ تو بالغ ہونے کے بعد اگر وہ مرد نکلا اور نکاح عورت سے ہوا تھا تو نکاح صحیح رہا۔ اور اگر مرد سے نکاح ہوا تھا تو باطل ہوگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ خنثیٰ کی خلوت کرنی قبل ظاہر ہونے اسکے حال کے صحیح نہیں اگر کافر نے اپنی بیوی کے ساتھ اس کے مسلمان ہو جانے پر خلوت کی تو خلوت صحیح ہے۔ اور اگر کافر مسلمان ہو گیا اور عورت کافر رہی اور خلوت کی تو خلوت صحیح نہ ہوگی ــ فتاوی قاضیخاں ✽

(۲) خلوت صحیح ان موانع کے تابع ہے۔ خاوند بیوی دونوں ایسے ہوں کہ ان کی صحبت کے واسطے کوئی امر شرعی یا طبعی یا حسی مانع نہ ہو ✽

(۱) مانع حسی۔ مرض سے وہ مرض مراد ہے جو صحبت ہونے کے مانع ہو۔ یا صحبت کرنے سے اس کی وجہ سے کوئی نقصان ہو۔ اور صحیح یہ ہے کہ مرد میں مرض کا ہونا تکسر (عضو کی کمزوری) اور خرابی سے خالی نہیں تو صحبت کے بھی مانع ہوگا۔ خواہ مرد کو اس سے نقصان پہنچے یا نہ پہنچے۔ اور یہی تفصیل عورت کے مرض کے متعلق ہے ✽ خلوت کے موانع میں سے یہ بھی ہے کہ عورت رتقاء یا قرناء یا عفلاء یا شعراء ہو تو خلوت صحیح نہ ہوگی ــ فتاوی عالمگیری ✽

(۲) مانع شرعی۔ اگر مرد نے اپنی بیوی سے خلوت کی حالانکہ دونوں میں سے ایک حج فرض یا نفل کے احرام میں ہے یا روزہ فرض یا نماز فرض میں ہے تو ایسی صورت میں خلوت صحیحہ نہ ہوگی۔ اور روزہ قضا اور روزہ نذر و روزہ کفارہ کے متعلق دو روایتیں ہیں۔ اور اصح یہ ہے کہ یہ روزے خلوت کے مانع نہ ہوں گے اور نفل روزہ ظاہر الروایت میں مانع خلوت نہیں ہے ــ فتاوی عالمگیری ✽ روزہ نفل اور قضا اور کفارہ کا اور نذر کا مانع نہیں صحت خلوت کا۔ اصح قول کے بموجب کیونکہ ان روزوں کے توڑنے میں کفارہ نہیں دینا پڑتا۔ چنانچہ اگر صائم نے روزہ توڑ کر کھانا کھایا پھر باقی دن کچھ کھایا پیا اور عورت سے خلوت کی تو یہ خلوت صحیح رہیگی۔ کیونکہ اس میں کفارہ نہیں ہے۔ اسی طرح جن صورتوں میں کفارہ نہیں دینا پڑتا ان میں خلوت صحیح رہیگی ــ درمختار ✽ مانع خلوت صحیحہ کا صوم رمضان ہے اور نماز فرض نفل (خواہ نماز ادا کی ہو یا قضا کی) ــ درمختار ✽ نفل نماز مانع خلوت نہیں ہے ــ فتاوی عالمگیری ✽

(۳) مانع طبعی۔ حیض و نفاس کا موجود ہونا خلوت کے مانع ہیں ــ فتاوی عالمگیری ✽ یہ اگرچہ مانع شرعی ہے۔ اور مانع طبعی کی کوئی اور صحیح

لہ ڈاکٹری معائنہ کی نسبت ہائی کورٹ کلکتہ نے مخالفت کی۔ اور ایسا کرنیوالا ماخوذ ہوگا ✽ ۲ ؎ اگرچہ ایسے موقع پر درحقیقت صحبت نہ کی ہو ✽

۳ ؎ یعنی ایک سال کی مدت دیجائیگی کہ اس عرصہ میں صحبت کر سکتا ہے یا نہیں۔ دیکھو کتاب الطلاق ✽ ۴ ؎ نکاح موقوف کے واسطے دیکھو دفعہ ۹ نقشہ ۱ ✽

مثال نہیں — درمختار۔ قول اللہ تعالیٰ کا فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ۔ (علیحدہ رہو عورتوں سے حیض کے موقع پر اور نہ قریب ہو ان سے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں) اسی طرح وہ حدیث جو ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے حیض میں صحبت کرنے کے مانع ہے۔ ایسے لڑکے سے خلوت کرنی جو جماع نہیں کر سکتا خلوت صحیح نہ ہوگی۔ نیز ایسی لڑکی سے خلوت کرنی جس کے ساتھ جماع نہیں ہو سکتی خلوت صحیح نہ ہوگی — فتاویٰ عالمگیری۔

(ب) جس مکان میں خلوت متحقق ہوتی ہے وہ ایسا مکان ہو جس میں دونوں اس بات سے بے کھٹکا ہوں کہ بغیر ان کی اجازت کے کوئی اندر آسکے جیسے کوٹھری یا مکان — شرح جامع صغیر از قاضیخاں۔

(۱) تنہا جگہ — اگر کسی مکان میں خلوت کی کہ بیچ میں اور عورتوں کے درمیان پردہ حائل ہے تو خلوت صحیح رہے گی — مگر منتقی میں ہے کہ امام ابو یوسف نے فرمایا کہ اگر یہ پردہ باریک ہو کہ اس میں سے کچھ دکھائی دیتا ہو — یا چھوٹا ہو کہ اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہو جائے تو اندر دونوں کو دیکھ سکے تو خلوت صحیح نہیں ہوگی۔ مجموع النوازل میں ہے کہ شیخ الاسلام سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نکاح کیا تو عورت کی ماں عورت کو خاوند کے کمرہ میں داخل کر کے باہر چلی آئی — اور دروازہ لگا دیا۔ مگر اس کو بند نہ کیا۔ اور یہ کوٹھری ایک کارواں سرائے میں ہے کہ اس میں لوگ رہتے ہیں۔ اور اس کوٹھری میں روشندان نہیں کہ کارواں سرائے کی طرف کھلے ہوئے ہیں۔ اور لوگ صحن میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ دور سے دیکھ سکتے ہیں۔ تو کیا ایسے موقع پر خلوت صحیح رہے گی۔ تو شیخ نے فرمایا کہ اگر لوگ روشندان میں دیکھتے ہیں۔ اور خاوند اور بیوی کو بھی معلوم ہو تو صحیح نہ ہوگی۔ ہاں اگر دور سے دیکھیں یا صحن میں سے۔ تو خلوت صحیح ہونے کے مانع نہیں ہے کیونکہ خاوند اور بیوی یہ کر سکتے ہیں کہ کوٹھڑی کے کسی ایسے کونہ میں چلے جائیں کہ لوگوں کی نظروں سے بچے رہیں۔ فتاویٰ عالمگیری۔ اگر عورت کو بے چھت کی کوٹھڑی میں اکیلا ساتھ رکھا۔ یا چار دیواری والے باغ انگوریں ساتھ رکھا۔ تو ظاہر الروایت کے بموجب خلوت صحیح ہوگی۔ اور یہ ایسی صورت کے متعلق ہے جبکہ باغ انگور چار دیواری والا ہو۔ یا اس کا دروازہ ہو۔ اگر کسی قبہ دار محمل میں دن کو یا رات کو خلوت کی تو اگر جگہ ایسی فراخ ہو کہ وہاں صحبت کی جا سکے تو خلوت صحیح رہے گی۔ اگر خاوند عورت کو دیہات کی طرف ایک یا دو فرسخ سوار کر کے لے گیا اور راستہ میں ایک کنارہ ہو گئے اور خلوت کی تو موافق ظاہر الروایت خلوت صحیح ہے — فتاویٰ قاضیخاں۔ اگر کسی جنگل میں خیمہ کے اندر خلوت کی تو صحیح ہے — فتاویٰ عالمگیری۔

(۲) تنہا یا غیر تنہا جگہ۔ اگر خاوند اور بیوی کی خلوت کے موقع پر کوئی شخص موجود ہو جو سوتا ہو یا اندھا ہو تو خلوت صحیح نہ ہوگی۔ اور اگر اس مقام پر کوئی نابالغ ناسمجھ (یعنے چھوٹا بچہ) موجود ہو۔ یا کوئی ایسا شخص ہو جو بیہوش پڑا ہو۔ تو خلوت صحیح رہے گی۔ ہاں اگر نابالغ سمجھدار موجود ہو (یعنے ایسا ہو کہ جو کچھ وہاں واقع ہو وہ بیان کر سکے) یا کوئی بہرا یا گونگا موجود ہو تو خلوت صحیح نہ ہوگی۔ فتاویٰ قاضی خاں۔ اگر ایسے موقع پر کوئی دیوانہ یا معتوہ موجود ہو تو وہ مثل بچے کے ہیں۔ تو اگر وہ اس معاملہ کو سمجھتے ہوں تو خلوت صحیح نہ ہوگی۔ اور اگر نہ سمجھتے ہوں تو خلوت صحیح ہوگی۔ اگر خلوت کے موقع پر مرد کی دوسری بیوی بھی موجود ہو تو خلوت صحیح نہ ہوگی۔ اگر خلوت کے موقع پر بیوی کی لونڈی موجود ہو تو اس کے متعلق اختلاف ہے۔ اور فتویٰ اس پر ہے کہ اس کی موجودگی میں خلوت صحیح رہیگی — جوہرۃ النیرہ۔

امام محمد نے پہلے فرمایا تھا کہ اس موقع پر اگر خاوند کی لونڈی موجود ہو تو خلوت رہے گی۔ بخلاف اس کے کہ بیوی کی لونڈی موجود ہو کہ اس کی موجودگی میں خلوت صحیح نہ ہوگی۔ پھر اس سے رجوع کیا اور فرمایا کہ بہر حال خلوت صحیح نہ ہوگی۔ اور یہی قول امام حنفیہ و امام ابو یوسف کا ہے — فتاویٰ قاضی خاں۔ بزازیہ میں ہے کہ اگر خلوت رات میں ہو اور دیوانہ یا بیہوش پاس ہو تو خلوت صحیح رہے گی۔ ہاں اگر دن کو ایسا موقع ہو تو خلوت صحیح نہیں رہے گی (کیونکہ دیوانہ کو کبھی ہوش بھی آجاتا ہے) اور ایسا ہی حال اندھے کا ہے قول اصح میں — درمختار۔ یا موجود ہو خاوند یا بیوی کی لونڈی تو لونڈی کی موجودگی خلوت کے مانع نہیں ہے۔ یہ قول مفتی بہ ہے — درمختار۔ بحر الرائق میں ہے کہ لونڈی کے متعلق اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک لونڈی مانع خلوت نہیں ہے گو خاوند کی ہو یا بیوی کی یا کسی اور کی۔ بعض علمائے کے نزدیک بیوی کی لونڈی خلوت کی مانع ہے بخلاف خاوند کی لونڈی کے۔ لیکن مختار یہ ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں کی لونڈی خلوت کے مانع نہیں ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے لیکن امام سرخسی نے کہا کہ دونوں کی لونڈی مانع خلوت ہے اور یہی قول امام و صاحبین کا ہے۔ کیونکہ لونڈی کی موجودگی میں صحبت بالطبع نہیں ہو سکتی خصوصاً جبکہ بیوی کی لونڈی ہو تو اس کی موجودگی میں تو گویا جیسے اجنبی کے روبرو خلوت کی۔ تو امام اور صاحبین کے مخالف قول کو مفتی نہ سمجھنا چاہیے — حاشیۃ السندی۔

اگر خلوت کے موقع پر کاٹنے والا کتا موجود تھا تب بھی خلوت صحیح نہ ہوگی۔ اگر کتا کاٹنے والا نہ ہو۔ اور عورت کا ہو تب بھی یہی حکم ہے ــــ اور اگر مرد کا ہو تو خلوت صحیح ہو جائے گی۔ فتاویٰ عالمگیری ۔٭ کتے کا موجود ہونا خلوت کے مانع ہے اگر وہ کاٹتا ہو۔ اور فتح القدیر میں ہے کہ میرے نزدیک خاوند کا کتا مطلق مانع خلوت کا نہیں۔ اگر خاوند کا ہے اور کاٹتا ہو یا نہ ہو٭ اگر کتا بیوی کا ہو تو اس کی موجودگی مانع خلوت ہے۔ اور اگر خاوند کا ہو تو مانع خلوت نہیں (کیونکہ اپنے مالک پر نہ وہ بھونکے گا نہ اس کو کاٹے گا) ــــ درمختار ٭

(۳) بے پردہ جگہ۔ عدم صلاحیت مکان بھی خلوت کے مانع ہے جیسے مسجد یا جنگل۔ حمام صحرا۔ کھلا میدان۔ اور گھر جس کا دروازہ کھلا ہوا ہو ــــ درمختار ٭ اگر خاوند و بیوی ایسی چھت پر ہوں جہاں چاروں طرف پردہ نہیں ہے۔ یا پردہ ہے تو باریک یا چھوٹا کہ اگر کوئی شخص دوسری طرف کھڑا ہو کر دیکھے تو نظر آئیں تو ایسے موقع پر خلوت صحیح نہ ہوگی ٭ صحرا میں جہاں دونوں کے قریب کوئی نہ ہو خلوت صحیح واقع نہ ہوگی جب تک کسی آدمی کے ادھر گذرنے سے بخوف نہ ہوں ٭ اگر کسی گذرگاہ یا راستہ پر دونوں نے خلوت کی تو اگر یہ راستہ پگڈنڈی ہے تو خلوت صحیح نہ ہوگی ورنہ صحیح رہیگی ٭ اگر عورت کے ساتھ حج کیا اور جنگل میں بلا خیمہ قیام کیا اور خلوت کی تو یہ خلوت صحیح نہ ہوگی۔ اور ایسا ہی حکم پہاڑ کے سفر کے متعلق ہے ــــ فتاویٰ عالمگیری ٭ اگر تین چار کوٹھڑیاں ایک کے پیچھے ایک ہوں اور وہاں بیوی سے خلوت کرے۔ تو اگر دروازہ کھلے ہوں کہ جو شخص چاہے بغیر اجازت اندر آ سکے تو خلوت صحیح نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر مکان کی کوٹھڑی میں جس کا دروازہ اندر کھلا ہوا ہے کہ رشتہ دار اور اجنبی آ سکتے ہیں اور اجازت لینے کی ضرورت نہیں تو خلوت صحیح نہیں ہوگی ــــ فتاویٰ قاضیخان ٭ چار دیواری والے باغ میں جس میں ایسا کوئی دروازہ نہیں کہ بند کر دیا جائے تو وہاں خلوت صحیح نہ ہوگی۔ ہاں اگر چار دیواری کا دروازہ ہو کہ بند کر دیا جائے تو خلوت صحیح رہے گی۔ فتاویٰ عالمگیری ٭

(۲) <u>بعض صورتوں میں خلوت صحیح ہوگی بعض میں فاسد</u>۔ اگر عورت اپنے خاوند کے کمرہ میں گئی اور وہ کھلا سو رہا تھا۔ تو یہ خلوت صحیح ہے۔ خواہ مرد کو اس کے آنے کا حال معلوم ہوا یا نہ ہو۔ اور یہ امام اعظم کے خیال میں ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک سویا ہوا جاگتے ہوئے کے حکم میں ہے ٭ (۲) عورت اگر اپنے خاوند کے کمرہ میں گئی اور وہ وہاں تنہا تھا۔ اور خاوند نے اس کو نہیں پہچانا۔ اور وہ ذرا سی دیر وہاں بیٹھ کر واپس آ گئی ٭ (۳) یا خاوند اپنی بیوی کے کمرہ میں گیا مگر بیوی کو نہ پہچانا تو جب تک اس کو نہ پہچانے خلوت صحیح نہ ہوگی۔ اسی کو شیخ امام فقیہ ابو اللیث نے اختیار کیا ہے (یہی حجۃ اور تاتارخانیہ سے پایا جاتا ہے) ــــ اگر عورت نے مرد کو نہ پہچانا مگر مرد نے عورت کو پہچان لیا کہ یہ وہی ہے جس سے میرا نکاح ہوا ہے تب تو خلوت صحیح مانی جائیگی ٭ (۴) اگر خلوت میں عورت نے خاوند کو صحبت نہ کرنے دی۔ تو اگر کنواری ہے تو خلوت صحیح مانی جائے گی۔ اور اگر کنواری نہیں تو خلوت صحیح نہیں رہے گی۔ کیونکہ کنواری کی صحبت دقت سے ہوتی ہے یہی تفصیل کی ہے طرسوسی نے اور ثابت رکھا ہے اس کو مصنف نے اپنی شرح منح الغفار میں ــــ درمختار ٭ (۵) اگر عورت کے ساتھ ظہار کیا پھر کفارہ دینے سے پہلے اس کے ساتھ خلوت کی مگر عورت نے اس کو اپنے اوپر قابو نہ دیا تو اس میں متاخرین نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا کہ خلوت صحیحہ نہ ہوگی ــــ لیکن بعض کے نزدیک خلوت صحیح ہوگی ــــ فتاویٰ عالمگیری ٭ (۶) موانع شرعیہ سے وہ طلاق بھی ہے جو خلوت پر منحصر نہیں ہے۔ یعنی خاوند نے کہا عورت سے کہ اگر میں تیرے ساتھ خلوت کروں تو تجھ کو طلاق ہے۔ اور پھر اس نے خلوت کی تو طلاق واقع ہوئی اور خاوند صرف نصف مہر دے گا کیونکہ خلوت کرتے ہی عورت مطلقہ ہو گئی۔ تو صحبت حرام ہوئی ــــ کذا فی الواقعات ٭ پھر بزازیہ اور خلاصہ میں ہے کہ اس طلاق میں عدت نہ ہوگی۔ حاشیۃ المدنی ٭

<u>دعویٰ شناخت</u>:۔ اگر مرد نے دعویٰ کیا کہ میں نے عورت کو نہیں پہچانا۔ تو اس کے بیان کی تصدیق کیجائے گی ــــ فتاویٰ قاضیخان ٭

(۴) <u>کم سن لڑکی کب صحبت کے لائق ہے۔ اور کب خاوند کے سپرد کی جائے اور کیونکر</u> ــــ صغیرہ کے باپ کو مہر کے متعلق مطالبہ کرنے کا اختیار ہے۔ اور خاوند کو اس کے مقابلہ میں یہ اختیار ہے کہ بیوی کو اس کے سپرد کئے جانے کا مطالبہ کرے۔ اگر وہ نابالغ بیوی ایسی ہو کہ صحبت کی متحمل ہو سکے ٭ بزازیہ[1] کہا گر

---

[1] بزازیہ میں ہے ٭

حاشیہ متعلق صفحہ ۲۶۸ ٭ [2] خنثیٰ وہ شخص ہے جو قوی ہو اور صحبت پر بخوبی قادر ہو ٭ مگر نامرد وغیرہ کے واسطے بھی یہی تعداد رکھی گئی ہے کہ وہ اپنی بیوی سے موانست کر سکے ٭

معاملہ میں صغیرہ کی عمر کا لحاظ نہ کیا جائیگا۔ درمختار ۞ اگر خاوند اور باپ میں اس امر کے متعلق اختلاف واقع ہو کہ صغیرہ صحبت کے لائق ہے یا نہیں تو صغیرہ کی عمر کا لحاظ نہ کیا جائیگا۔ بلکہ قاضی کو لازم ہوگا کہ وہ اس کو عورتوں کو دکھلائے۔ اگر عورتیں کہیں کہ قابل صحبت کے لائق ہے تو خاوند کے سپرد کردیا جائے۔ ورنہ نہیں۔ حاشیہ البدائع (دیکھو دفعہ ۴۴) (۱) صغیرہ کے ساتھ صحبت کرنے کے وقت میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک جبتک بالغ نہ ہو جائے تب تک اس کے ساتھ صحبت نہ کرنی چاہیئے۔ بعض کے نزدیک جب نو برس کی ہو جائے اسوقت اس کے ساتھ صحبت کرے ۞ اکثر مشائخ اس بات پر متفق ہیں کہ اس بارہ میں عمر کا کچھ لحاظ نہیں بلکہ طاقت کو دیکھا جائیگا۔ اگر بھاری اور موٹی تازی کہ مرد سے ہمبستری کی طاقت رکھتی ہے اور اس فعل سے اس کے بیمار ہو جانیکا خوف نہ ہو تو خاوند اس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے۔ اگرچہ وہ نو برس کی ہو۔ اور اگر پتلی دبلی اور کمزور ہو کہ صحبت کو برداشت نہ کرسکے اور اس فعل سے اس کے بیمار ہو جانیکا خوف ہو۔ تو خاوند کو اس سے صحبت کرنی حلال نہیں اگرچہ اسکی عمر نو برس سے زیادہ ہو اور یہی صحیح ہے ۔ فتاوی عالمگیری ۞ (۱) اگر خاوند نے مہر تو ادا کر دیا اور قاضی سے درخواست کی کہ عورت کے باپ کو حکم دیا جائے کہ عورت میرے سپرد کرے۔ پھر عورت کا باپ کہے کہ وہ تو کم عمر ہے کہ مرد کے لائق ابھی نہیں ہے۔ اور صحبت کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ پھر اگر خاوند جواب دے کہ نہیں وہ خوب متحمل ہوسکتی ہے۔ تو اگر عورت پردہ کی زیادہ پابند نہیں ہے تو محکمہ قضا میں حاضر کرائی جائے۔ اور اس کو دیکھا جائے اگر مرد کے لائق معلوم ہو تو اس کے باپ کو حکم دیا جائے کہ خاوند کے سپرد کردو۔ اور اگر مرد کے لائق نظر نہ آئے تو یہ حکم نہیں دیا جائے گا اگر عورت باہر نہ نکلتی ہو اور پردہ کی پابند ہو تو معتمد عورتوں کی معرفت اس کا امتحان کرایا جائے۔ اگر وہ بیان کریں کہ مرد کی صحبت کے لائق ہے۔ اور اس کی طاقت رکھتی ہے۔ تو باپ کو اس کی سپردگی کا حکم دیا جائیگا اگر ان معتمد عورتوں نے کہا کہ ابھی مرد کی صحبت برداشت نہ کرسکیگی۔ تو باپ کو حکم نہ دیا جائیگا کہ اس کو خاوند کے سپرد کردے ۔ فتاوی عالمگیری ۞ اگر لڑکی بہت صغیر سن ہو اور صحبت کی طاقت برداشت نہ کرسکے تو باپ پر جبر نہ کیا جائیگا کہ اس کو اس کے خاوند کے گھر بھیجے۔ لیکن خاوند پر جبر کیا جائیگا کہ اس کا مہر اس کے باپ کو بھیجے ۔ فتاوی حمادیہ ۞

(۲) کیا زفاف[1] (یعنی بیٹی کو اس کے خاوند کے گھر پہنچانا) مکروہ خیال کیا گیا ہے۔ روایت مختار یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے اگر کوئی خرابی [illegible] یا کوئی رکاوٹ دینی مانع نہ ہو ۔ درمختار ۞

---

۵۹ خلوت صحیحہ کبھی صحبت کے مثل ہے اور کبھی نہیں۔

۱ ۔ خلوت صحیحہ اکثر موقعوں پر صحبت کے مانند خیال کی گئی ہے (نزد امام اعظم و امام مالک) لیکن امام شافعی واہل تشیع کے نزدیک خلوت صحیحہ کسی شمار میں نہیں جبتک کہ صحبت نہ ہو جائے ۞

ا یاد رہے۔ کہ اگر خاوند اور بیوی ایسے موقع پر ہوں کہ اغلباً صحبت ہوسکتی تھی۔ تو مرد کا انکار کہ میں نے صحبت نہیں کی قابل تسلیم نہیں ہوگا بشرطیکہ عورت صحبت کا اقرار کرتی ہو (دیکھو دفعہ ۵۸)

---

[1] زفاف ایسی چیز نہیں کہ کوئی جائز رکھے اور کوئی مکروہ رکھے۔ اگر یہاں مطلب یہ ہے کہ کیا شب زفاف منانا مکروہ ہے یعنی رشتہ دار و [illegible] عزیزوں کو جمع کیا جائے۔ تو جواب ہے کہ مضائقہ نہیں۔ مگر بعض لوگ زفاف سے مطلب با اعلان و دف بھی لیتے ہیں۔ تو کیا مضائقہ ہے۔ مگر زفاف بالکل پردہ کی جگہ ہو اور علیحدہ ہو جیسا کہ مفصل بیان ہوا ۞

حاشیہ متعلق صفحہ ۲۷۱ [2] اگر خلوت صحیحہ کے بعد خاوند طلاق دیدے اور پھر مر جائے تو یہ خاوند کی میراث نہیں پائیگی ۞ [3] یعنی اگر خلوت کے بعد دونوں میں علیحدگی ہو گئی تو اگر عورت کنواری تھی تو کنواری کہلائیگی ۔ تنبیہ ۞

٢ - خلوت صحیحہ ان صورتوں میں صحبت کے قائم مقام ہے -

١ - بچہ کا نسب باپ سے قائم کرتے ہیں ÷ ٢ - پورے مہر کا حق قائم کرتے ہیں[1] ÷ ٣ - عدت کو لازم کرتے ہیں ۔ ٤ - نفقہ کا حق قائم ہوتے ہیں ÷ ۵ - رہائش کا حق قائم ہوتے ہیں ÷ ٦ - اس عورت کی بہن سے نکاح کو ناجائز کرتے ہیں ÷ ٧ - اس عورت کے علاوہ چار اور عورتوں سے نکاح ناجائز کرتے ہیں ÷ ٨ - لونڈی سے نکاح نہ کر سکتے ہیں (نزد ابوحنیفہ) ÷ ٩ - اس عورت کے متعلق طلاق کو تین شمار کرتے ہیں ÷ ١٠ - دوسری طلاق بائن واقع ہوتی ہیں ÷ ١١ - اس عورت کے بعض رشتہ داروں سے نکاح کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس کو خواہش سے چھوا ہو یا دیکھا ہو یا اس سے بغلگیر ہوا ہو - دیکھو دفعہ ١٦ ÷

٣ - خلوت صحیحہ ان صورتوں میں صحبت کے قائم مقام نہیں ہے -

١ - غسل کو واجب کرتے ہیں ÷ ٢ - کسی شخص کو محصن[2] بناتے ہیں ÷ ٣ - اس عورت کی بیٹی سے نکاح ناجائز کرتے ہیں ÷ ٤ - مطلقہ ثلاثہ کو[3] پہلے خاوند پر جائز کرتے ہیں ÷ ۵ - رجعت کرتے ہیں ÷ ٦ - حق وراثت قائم کرتے ہیں[4] ÷ ٧ - بکارت کے زائل کرتے ہیں[5] ÷ ٨ - نکاح غیر صحیح کے صحیح کرتے ہیں ÷ ٩ - نکاح فاسد کے بعد علیحدگی ہیں ÷ ١٠ - حق جماع ساقط کرتے ہیں ÷ ١١ - ایلا سے رجوع کرتے ہیں ÷ ١٢ - حج و صوم و اعتکاف کو فاسد کرتے ہیں ÷

سند (١) خلوت نزد احناف و شوافع - روایت کی دارقطنی نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے مرسلاً فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے کھولا خمار عورت کا اور اس کی طرف نظر کی مہر اس پر واجب ہو گیا صحبت کرے یا نہ کرے ÷ پس خلوت سے پورا مہر لازم ہو جاتا ہے جیسا کہ کہا ابن المنذر نے کہ یہی قول ہے حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمر اور جابر بن حبل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کا - موطا میں ہے - مالک عَنْ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰی فِی الْمَرْأَۃِ اِذَا تَزَوَّجَهَا الرَّجُلُ اَنَّهٗ اِذَا اُرْخِیَتِ السُّتُوْرُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَیْهِ الصَّدَاقُ ÷ یعنی جب چھوٹ جاویں پردے تو مہر پورا واجب ہو گیا - اور یہی قول حضرت عمرؓ کا عبد الرزاق نے مصنف میں الوجوہ سے روایت کیا ہے ÷ اور امام محمد بن الحسن نے موطا میں ذکر کیا - اَنَا مَالِکٌ اَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِامْرَأَتِهٖ وَ اُرْخِیَتِ السُّتُوْرُ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ قَالَ وَ بِهٰذَا نَاْخُذُ وَ هُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَ الْعَامَّۃِ مِنْ فُقَهَائِنَا - یعنی کہا زید بن ثابت نے کہ جب جائے مرد عورت کے پاس اور چھوٹ جاویں پردے تو واجب ہو گیا مہر - اور امام شافعی کے مذہب کے موافق کوئی صحیح روایت نہیں ملی - چنانچہ روایت کی بیہقی نے شعبی سے انھوں نے ابن مسعود سے کہ جو شخص خلوت کرے عورت سے اور صحبت نہ کرے تو اس عورت کو آدھا مہر ملے گا - مگر یہ منقطع ہے - شعبی نے ابن مسعود سے کبھی نہیں سنا - اور جو روایت کی شافعی نے ابن عباس سے اسی کے موافق تو اس کی اسناد ضعیف ہیں ÷

---

[1] یعنی صحبت کے بعد عورت پورے مہر کی حقدار ہو جاتی ہے اسی طرح اگر خلوت صحیحہ ہوئی اور اس کے بعد علیحدگی ہوئی تب بھی اس کو پورا مہر لینے کا حق ہے ÷ [2] مثلاً اگر یہ شخص کسی سے زنا کرے تو اس کو حد نہیں ماری جائے گی - ہاں اگر صحبت کے بعد زنا کرتا تو حد ماری جاتی کیونکہ یہ محصن تھا ÷ [3] اگر عورت کسی کی مطلقہ ثلاثہ تھی اور نکاح اس واسطے کیا گیا اس کو اس کے پہلے خاوند کے واسطے جائز کیا جائے - تو محض خلوت صحیحہ کے بعد چھٹکارا پا کر دوسرے خاوند سے نکاح نہیں ہو سکتا جب تک کہ صحبت کے بعد چھٹکارا اور عدت نہ ہو لے ÷ [4] [5] دیکھو حاشیہ صفحہ ٢٧٠ ÷

۲ خلوت صحبت کے مثل ہے۔ خلوت صحیحہ مثل صحبت کے ہے۔ (۱) نسب[۱] کے ثابت ہونے میں اگرچہ خلوت عضو تناسل بریدہ سے ہو۔ (۲) مہر مسمّی کے[۲] پختہ ہو جانے میں یا مہر مثل کے پختہ ہونے میں جبکہ مہر مسمّی نہ ہو۔ (۳) عدت لازم ہونے میں۔ (۴) نفقہ لازم ہونے میں۔ (۵) سکنی لازم ہونے میں۔ (۶) منکوحہ[۳] کی بہن سے نکاح حرام ہونے میں۔ (۷) چار اور عورتوں سے نکاح حرام ہونے میں اس منکوحہ کی عدت میں۔ (۸) لونڈی سے نکاح حرام[۴] ہونے میں۔ (۹) وقت طلاق[۵] کی رعایت کرنے میں عورت کے حق میں۔ (۱۰) دوسری[۶] طلاق بائن واقع ہونے میں بموجب قول مختار — درمختار ؛

نہر الفائق کے مصنف نے ان سب کو ایک نظم میں بیان کیا ہے (ترجمہ) - خلوت کرنا خاوند کا مانند صحبت کے ہے چند صورتوں میں۔ اور اس نظم سے جو موتیوں کی لڑی ہے احکام خلوت کی تفصیل تکمیل مہر میں اور وجوب عدت میں اسی طرح اور اسی طرح نسب میں۔ نفقہ اور سکنی میں اور بہن کے نکاح منع ہونے میں مقبول ہے۔ چار عورتوں سے نکاح میں اسی طرح علماء نے کہا ہے لونڈیوں کو۔ رعایت کی ہے ہر علماء نے زمانہ فراق کی جس میں رخصت کرتا ہے یعنی طہر میں طلاق دے نہ حیض میں) اور واقع کی ہے علماء نے طلاق کے اندر دوسری طلاق جبکہ وہ دوسری طلاق سے لاحق ہو۔ اور کہا گیا ہے کہ نہیں واقع ہوتی - مگر صحیح پہلا قول ہے — درمختار ؛ اصحاب ابوحنیفہ نے بعض احکام میں خلوت صحیحہ کو بجائے صحبت کے قرار دیا ہے اور بعض میں نہیں۔ مہر کے لازم ہونے میں ثبوت نسب و عدت و نفقہ و سکنی دوران عدت میں لازم ہونے میں۔ اس کی بہن کے ساتھ نکاح حرام ہونے میں۔ اس کے علاوہ چار عورتوں سے نکاح کرنے میں۔ لونڈی سے نکاح حرام ہونے میں (نزد ابوحنیفہ) اس عورت کے حق میں رعایت وقت طلاق۔ ان صورتوں میں خلوت صحبت کے مانند رکھی گئی ہے — فتاویٰ عالمگیری ؛ دوسری طلاق واقع ہونے میں دو روایتیں ہیں اقرب یہ ہے کہ دوسری طلاق واقع ہوگی — فتاویٰ عالمگیری ؛

خلوت چاہے صحیح ہو یا فاسد عورت پر استحساناً عدت واجب ہوتی ہے۔ کیونکہ تو ہم شغل ہے (کیونکہ گمان ہے کہ حمل رہ گیا ہو) قدوری نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر کوئی امر شرعی خلوت کے مانع تھا تو عدت کرنی لازم ہے اگر کوئی مانع حقیقی تھا جیسے مرض یا صغرسنی تو عدت واجب نہ ہوگی — فتاویٰ عالمگیری (دیکھو دفعہ ۵۵ کیا ایک موقع پر عدت نہ ہوگی)۔ عدت کے حق میں موت بھی مثل صحبت کے ہے۔ اور مہر کے حق میں بھی جیسے اگر عورت قبل دخول مرگئی تو اسکی بیٹی اس عورت کے خاوند کیواسطے حلال ہوگی — درمختار ؛ (دیکھو دفعہ ۱۱ التشریح) ؛

۳ خلوت صحبت کے مثل نہیں خلوت صحیحہ کے مثل نہیں ہے ہر ان احکام میں - (۱) غسل[۹] واجب کرنے میں۔ (۲) احکام ثابت کرنے میں۔ (۳) بیٹیوں[۱۰] کو حرام کرنے میں۔ (۴) پہلے خاوند پر عورت کو حلال[۱۱] کرنے میں۔ (۵) رجعت[۱۲] کرنے میں۔ (۶) میراث[۱۳] کے حق میں (۷) بکارت زائل کرنے میں

---

[۱] چاہئے تھا کہ ثبوت نسب کو خلوت کے احکام میں نہ شمار کیا جاتا کیونکہ نسب تو عقد سے ثابت ہوتا ہے خلوت پر منحصر نہیں ؛ [۲] جیسے صحبت سے مہر لازم ہوتا ہے ویسا ہی خلوت سے ؛ [۳] اگر خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دی تو خاوند پر نفقہ اور سکنی دوران عدت میں لازم ہوگا ؛ [۴] خلوت کے بعد طلاق دی تو اس کی بہن سے عدت میں نکاح حرام ہے یا چار اور عورتوں سے ؛ [۵] اگر خلوت کے بعد طلاق دی تو عدت میں لونڈی سے نکاح حرام ہوگا ؛ [۶] جیسے صحبت کے بعد مسنون طریق یہ ہے کہ طہر میں طلاق رجعی دے نہ حیض میں۔ اسی طرح خلوت کے بعد طلاق دینے میں بھی وقت کی رعایت رکھنی ہوگی ؛ [۷] یعنی اگر خلوت کے بعد ایک طلاق دی پھر عدت میں دوسری طلاق بائن دی۔ تو یہ دوسری واقع ہوگی۔ اگرچہ پہلی طلاق بہ لفظ صریح تھی لیکن علماء کے نزدیک وہ بھی بائن کے حکم میں ہے۔ (دیکھو کتاب الطلاق) ؛ [۸] قاضی خاں اور تمرتاشی نے اسکو پسند کیا ہے۔ مگر صاحب درمختار نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ ہر حالت میں عدت ضرور ہو ؛ [۹] خلوت کے بعد غسل واجب نہیں ؛ [۱۰] خلوت سے حکم احصان ثابت نہیں ؛ [۱۱] اس عورت سے خلوت ہوئی تو ابھی اس کی بیٹی سے نکاح حرام نہ ہوگا جب تک صحبت نہ ہو جائے ؛ [۱۲] اگر یہ عورت کسی کی مطلقہ ثلاثہ ہے اور حلالہ کے واسطے آئی ہے تو خلوت کے بعد طلاق دینے میں دوسرے خاوند پر حلال نہ ہوگی جب تک صحبت نہ ہو چکے (دیکھو دفعہ ۱) ؛ [۱۳] صحبت کے بعد طلاق دینے سے رجعت کر لینی صحیح رہیگی - اور خلوت کے بعد طلاق دینے سے رجعت صحیح نہیں۔ کیونکہ صرف خلوت کے بعد طلاق رجعی نہیں رہتی بائن ہو جاتی ہے ؛ [۱۴] اگر بعد خلوت کے طلاق ہوئی اور دوران عدت میں خاوند مر گیا تو عورت کو خاوند کا ورثہ نہیں ملیگا بخلاف اس کے کہ صحبت ہو جاتی ؛ [۱۵] دیکھو حاشیہ صفحہ ۲۷۳ ؛

(۸) (نکاح موقوف کے پختہ ہو جاتے ہیں) — درمختار +

نہر الفائق کے مصنف نے ان سب کو ایک نظم میں کیا ہے (ترجمہ) لیکن وہ احکام جن میں خلوت مغائر ہے صحبت سے اول ان میں سے احصان ہے اے میرے مقصود۔ اور رجعت ہے اور اسی طرح وراثت معقول۔ سقوط صحبت[۱] (جماع)۔ اور حلال ہونا بیوی کا (پہلے خاوند کے واسطے)۔ حرام ہونا بیٹی کا۔ اور نکاح کنواری[۲] کی طرح ہونا۔ اسی طرح ایلا سے رجوع کرنا (یعنے فے)۔ اور عبادات[۳] میں خلوت سے نقص واقع ہونے سے کفارہ۔ اور اسی طرح غسل واجب ہونا۔ اب سب ختم ہوئے — درمختار +

حق احصان میں۔ عورت کی بیٹی کے حرام ہونے میں۔ پہلے خاوند پر اس عورت کے حلال کرنے میں (اگر یہ کسی کی مطلقہ ثلاثہ تھی)۔ رجعت کرنے میں۔ حق وراثت قائم کرنے میں۔ ان باتوں میں خلوت صحبت کے مانند نہیں ہے — فتاوی عالمگیری + بکارت زائل ہونے میں خلوت کو بجائے صحبت کے نہیں رکھا ہے۔ چنانچہ اگر کسی کنواری کے خاوند نے اس سے خلوت کی پھر اس کو طلاق دی۔ تو یہ عورت کنواری مانی جائیگی اور اس کا نکاح اب پھر مثل کنواری کے ہوگا — فتاوی عالمگیری +

۱؎ خلوت مثل صحبت یا نہیں۔ خلوت صحیحہ سے بچہ کا نسب باپ سے قائم ہو جاتا ہے۔ عورت کے واسطے مہر کا حق پختہ ہو جاتا ہے نیز رہائش اور نفقہ کی حقدار ہو جاتی ہے۔ عورت پر عدت لازم ہو جاتی ہے۔ بیوی کی بہن سے اس خاوند کو نکاح کرنا ناجائز ہو جاتا ہے۔ اس عورت کے علاوہ چار اور عورتوں سے اس خاوند کو نکاح کرنا ناجائز ہو جاتا ہے۔ اس عورت کے متعلق طلاق کا وقت اسی وقت سے (یعنی خلوت کے وقت سے) شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن خلوت سے وہ شخص محصن نہ ہوگا جیسا کہ اصلی صحبت سے ہو جاتا۔ یعنی اگر یہ شخص خلوت کے بعد زنا کرے تو اس کو سزا رجم کی نہیں ملے گی جیسا کہ اس کو اس وقت ملتی جبکہ وہ صحبت کے بعد زنا کرتا۔ نہ اس خلوت سے اس عورت کی بیٹی اس مرد کے واسطے ناجائز ہو جائیگی جیسا کہ صحبت کے بعد ہوتی یا اس عورت کو خواہش سے چھونے کے بعد ہوتی۔ نہ خلوت اس دوسرے خاوند سے کرلی اس لائق کر سکتی ہے کہ وہ پہلے خاوند کے واسطے حلال ہو جائے۔ اگر عورت کا پہلے کسی سے نکاح ہو گیا تھا۔ اور اس نے اس کو طلاق بائن دی ہوتی اور اب یہ دوسرا نکاح کرتی (کہ اس سے چھٹکارا حاصل کرکے پہلے پاس جا سکے) نہ خلوت صحیحہ کے بعد اگر خاوند طلاق دیتا اور پھر رجعت کرنی چاہتا تو کر سکتا جیسا بعد صحبت رجعت کا حق ہے۔ خلوت صحیحہ کے بعد عورت اس خاوند کی میراث کی حقدار نہیں ہوتی اگر خاوند طلاق دے دیتا اور عدت کے دوران میں خاوند مر جاتا۔ خلوت کے بعد کنوارا پن سے عورت خارج نہیں ہوتی۔ رد المختار (شامی) +

ا؎ یعنی جو نکاح ابھی صحیح نہیں قرار دیا گیا (فاسد ہے) وہ آپس میں صحبت ہو جانے سے صحیح ہو جاتا ہے۔ نہ خلوت ہو جانے سے۔ دیکھو دفعہ نقشہ ا + ۲؎ اگر عورت سے ایک مرتبہ صحبت ہو جائے تو اس کا صحبت کا مطالبہ ساقط ہو گیا اگر خلوت کی تو مطالبہ باقی رہا +

۳؎ اب نکاح پھر ہو تو کنواری مانی جائے گی + ۴؎ یعنی خلوت سے حج وصوم واعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔ خلوت کے بعد صائم کو کفارہ دینا لازم نہیں ہاں صحبت کے بعد لازم ہے +

حاشیہ صفحہ ۲۷۲ ۱۵؎ یعنی اگر کنواری کو بعد خلوت طلاق دی تو اس کا نکاح اب مثل کنواریوں کے ہوگا +

خلاصہ :- معاشرت کا لب لباب یہ ہے کہ خاوند و بیوی آپس میں سلوک سے رہیں۔ اور خاوند پر شرعاً لازم ہے کہ بیوی کے نفقہ اور رہائش اور پردہ کا انتظام کرے اور مہر کی ادائیگی حتی المقدور جلد کرے۔ اگر کئی بیویاں ہوں تو انکے پاس رہنے میں صحیح تقسیم اوقات کرے۔ بیوی کو حتی المقدور خاوند کی اطاعت لازم ہے۔ خاوند کو اختیار ہے کہ بیوی کو کمزور کرنیوالی چیزیں کھانے سے روکے۔ اور غسل کرنے اور صاف رہنے اور اپنی آرائش کرنیکی ہدایت کرے۔ بعض باتوں میں اسکو سرزنش بھی کرے۔ بعض باتوں میں بیوی کی رضاجوئی کرے مثلاً کئی بیویاں ہوں تو انکو ایک مکان میں رکھنے نہ رکھنے میں +

۶۰ - خاوند اور بیوی کی ذمہ داریاں -

۱- فریقاً شرعاً پابند ہیں -

۱- بلحاظ شرع و قانون قدرت ہم صحبت ہونے کے - اور حتی المقدور ایزاد نسل کے + ۲- اس تعلق رشتہ کی وجہ سے ایک دوسرے کے بعض رشتہ داروں سے (دیکھو دفعہ ۱۰ و ۱۶) تعلق نکاح نہ قائم کرنے میں + ۳- آپس میں حقوق میراث مدنظر رکھنے میں +

۲- خاوند کے ذمہ لازم ہو جاتا ہے -

۱- بیوی کا مہر[1] اور نفقہ اور سامان رہائش وغیرہ + ۲- بیوی سے نہایت نرمی اور مہربانی سے پیش آنا۔ نافرمانی کی صورت میں اس کو سرزنش کرنا + ۳- اگر بیویاں کئی ہوں تو ان میں وقت کی تقسیم اور ان کے حقوق اور انصاف کو مدنظر رکھنا۔ دیکھو دفعہ ۶۱ + ۴- اگر بیوی نابالغ ہے تو اس سے حتی المقدور تا بلوغ صحبت نہ کرنا۔ دیکھو دفعہ ۶۱ + ۵- عورت کو پردہ میں رکھنا اور باہر عام طور پر جانے سے روکنا (سوائے حمام میں جانے کے یا اور خاص موقعوں پر) + ۶- دو عورتوں کو جو اسکی بیویاں ہیں ایک صحبت میں جمع نہ کرنا +

۳- بیوی ذمہ دار ہو جاتی ہے -

۱- خاوند کی اطاعت کی + ۲- اگر صحبت کے واسطے بلائے تو اس سے انکار نہ کرینگی + ۳- خاوند کے مال کو چوری[2] اور ضائع نہ کرینگی + ۴- اپنی جائداد اور مہر کو ہبہ اور فروخت اور اجارہ پر دینے کی بلا مداخلت اپنے خاوند کے +

سندات (۱) خاوند و بیوی پابند ہیں - (۱) احکام نکاح یہ ہیں کہ خاوند و بیوی دونوں میں سے ہر ایک کو ایک دوسرے کے

---

[1] اگرچہ نکاحنامہ میں صریح شرط ہو کہ مہر نہیں دیا جائے گا۔ دیکھو دفعہ ۳۰، ۳۱، ۳۲ +
[2] بیوی اگر خاوند کا مال چرائے تو ماخوذ ہوگی +

ساتھ پر ایسے استمتاع کا اختیار ہے جس کی شرع نے اجازت دی ہے ــ فتح القدیر شرح ہدایہ + (۲ و ۳) فریقین میں حرمت مصاہرت اور استحقاق میراث مستحق ہو جاتی ہے ــ فتاویٰ عالمگیری +

۲ ۔مرد کی ذمہ داریاں ۔ (۱) مرد پر نکاح سے عورت کے واسطے مہر اور نفقہ اور لباس واجب ہو جاتا ہے + (۲) مرد کو شرعی طور پر معاشرت رکھنی واجب ہو جاتی ہے ۔ اور اگر عورت نشوز و سرکشی کرے تو مرد کو اختیار ہے کہ اس کو سرزنش کرے کہ وہ اطاعت سے منہ نہ پھیرے + عورت سے نرمی اور مہربانی اور سلوک کے ساتھ بات چیت کرے ــ فتاویٰ عالمگیری + احکام نکاح میں سے ایک معاشرت بالمعروف ہے جو حسب آیت قرآنی کے یعنے عورت کے ساتھ احسان اور کرم کرنا ۔ قول اور فعل اور خلق میں + معاشرت بالمعروف کے بعض علماء نے یہ معنے لئے ہیں کہ مرد عورت کے ساتھ ایسا سلوک کرے جیسا کہ اپنے واسطے جائز رکھتا ہے ۔ اور یہ حسن سلوک دونوں طرف سے مستحب ہے ــ حاشیۃ الطحطاوی +

(۳) چار بیویوں تک جتنی ہوں ان کے درمیان انصاف کرنا اور ان کے شرعی حقوق نگاہ رکھنے واجب ہو جاتے ہیں ــ فتاویٰ عالمگیری +

(۴) اگر بیوی نابالغ ہے تو اس سے صحبت کب کیجائے ۔ دیکھو دفعہ ۵۰ ۔ ۴ + (۵) جب مہر معجل عورت کو مل چکا تو اس کو گھر سے نہ نکلنا چاہیے مگر صرف اس واسطے کہ اپنا قرض کسی سے وصول کرے یا کسی کو قرض دے ۔ یا ماں باپ سے ملنے کو ہفتہ میں ایک بار ۔ یا محارم سے ملنے کیواسطے سال میں ایک بار (اگرچہ خاوند منع کرے) + اگر عورت دائی ہے کہ بچہ جنائی ہو یا مردہ نہلانے والی ہو تب بھی وہ باہر نکل سکتی ہے ۔ مگر خاوند کو اس صورت میں منع کرنے کا اختیار ہے + اگر ان باتوں کے سوائے اور باتوں کے واسطے خاوند اس کو نکلنے کی اجازت دیگا تو دونوں گناہگار ہوں گے ــ درمختار + پھر عورت کو حمام میں جانا بھی درست ہے مگر اپنے تئیں بے رونق کرکے باہر نکلے جیسا کہ الاشباہ والنظائر میں ہے ــ درمختار (دیکھو دفعہ ۶۱ ــ ۷) + چند احادیث نسائی اور ترمذی اور حاکم میں حمام کے متعلق ہیں + (۶) دیکھو دفعہ ۶۱ ۔ ۵ +

۳ بیوی کی ذمہ داریاں ۔ (۱) عورت کو لازم ہے کہ ہر جائز امر میں خاوند کی اطاعت کرے ــ درمختار + (۲) اگر خاوند عورت کو صحبت کے واسطے بلائے تو اس پر فرمانبرداری واجب ہے ــ درمختار + (۳ و ۴) دیکھو کتاب المکروہات و ممنوعات و مباحات +

---

۶۱ ــ ایک بیوی یا کئی سے برتاؤ ۔

۱ ــ خاوند کو چاہیئے کہ کھانے پینے اور پہننے اور رات کو رہنے میں اپنی بیویوں میں اگر ایک سے زیادہ ہوں قسمت کر دیوے ۔ اور انکی طرف توجہ رکھے + اس تقسیم کو اصطلاح میں قسم کہتے ہیں +

۱ ۔خاوند ــ چاہے غلام ہو یا آزاد ــ بالغ ہو یا قریب بلوغ ــ مسلمان ہو یا ذمی ــ تندرست ہو یا بیمار ــ مجبوب ہو یا خواجہ سرا یا نامرد + **۲** ۔بیوی ــ چاہے کنواری ہو یا ثیبہ ــ مسلمان ہو یا ذمی ــ بالغ ہو یا نابالغ[1] ــ طلاق ایلا میں ہو یا طلاق ظہار میں یا طلاق رجعی میں (کہ رجعت کا خیال نہ ہو) ــ حیض میں ہو یا طہر میں ــ حمل سے ہو یا نفاس میں ــ تندرست ہو یا بیمار ــ سکتہ میں ہو یا دیوانی (نہ ایسی دیوانی کہ خوفناک ہو) + لونڈی ہو یا مکاتبہ یا مدبرہ یا ام ولد ــ ایسی عورت ہو جس سے حق قبضہ ہونیکی وجہ سے صحبت کی گئی ہو + نئی ہو یا پرانی + مسلمہ ہو یا کتابیہ + حالت احرام میں ہو یا احرام سے باہر + رتقا ہو یا قرنا + **۳** ۔برابری عورتوں میں موانست و مصاحبت میں رکھے ۔ نیز لباس اور کھانے میں نہ جماع میں ۔ اور یہ سب شب کے متعلق ہیں ۔ ورنہ دن کو جس

---

[1] نہ ایسی کہ صحبت کے قابل بھی نہ ہو +

بیوی کے پاس جائے زیادہ ٹھہرے + **۴**۔ صحبت واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اور ایک مرتبہ کافی ہے +

۲۔ اگر کسی خاوند کی ایک بیوی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اسکی طرف توجہ رکھا کرے۔ اور اکثر اس کے گھر میں آرام لیا کرے۔

اگر اکثر روزہ رکھتا ہے تو اس کیواسطے افطار بھی کرے +

۳۔ اگر کئی بیویاں ہوں تو انکے پاس رہنے کیواسطے حسب ذیل تقسیم مدنظر رکھے۔

۱۔ تقسیم وقت یہ ہو کہ اگر دو دن دو رات آزاد عورت کے پاس رہے تو ایک دن ایک رات لونڈی کے پاس رہے۔ ضرورت کے واسطے دن کو یا رات کو کسی دوسری کے مکان پر جائے اور ٹھہرے + **۲**۔ بیمار بیوی کے پاس اس کی غور و پرداخت کیواسطے بہت زیادہ رہے + **۳**۔ وقت میں کمی بیشی۔ بیویاں اپنے اوقات میں ایک دوسرے کی مصالحت سے کمی بیشی کر سکتی ہیں۔ وقت کی کمی بیشی کیواسطے آپس میں رشوت دینی ناجائز ہے۔ اور اگر ایسی رشوت دی تو قابل واپسی نہ ہوگی + نیز اس شرط پر نکاح کرنا کہ فلاں بیوی کے پاس زیادہ رہونگا درست نہیں + **۴**۔ اگر شب کو چوکیداری یا کسی اور ملازمت کیوجہ سے بیویوں کے پاس نہیں رہ سکتا تو تقسیم اوقات دن کے واسطے کرے +

۴۔ اگر تقسیم اوقات قاضی نے مقرر کی ہو تو خاوند کو اسکی پابندی لازم ہے +

۱۔ اگر خاوند پابندی نہ کرے تو قاضی سزا دیکر کرائے + **۲**۔ اگر حکم جاری ہونیکے بعد یا اس سے پہلے ایک بیوی کے پاس ایک ماہ رہ لے۔ تو قاضی کو چاہیئے کہ حکم کی پابندی اس سے کرائے۔ مگر اس ایک ماہ کا بدلہ دوسری کو نہیں ملیگا +

۵۔ خاوند کو چاہیئے کہ امور ذیل میں بیوی کی رضامندی حاصل کرے۔

۱۔ دو یا زیادہ بیویوں کو ایک ہی مکان میں رکھنے کی + **۲**۔ ایک کے سامنے دوسری سے صحبت کرنیکی۔ بلکہ ایسی صورت میں اگر وہ دوسری بیوی کو صحبت کیواسطے بلائے اور وہ انکار کرے تو نافرمانبردار نہ ہوگی + **۳**۔ سفر میں ہمراہ لیجانے کے واسطے۔ بلکہ قرعہ ڈالکر اس امر کا فیصلہ کرے تو زیادہ بہتر ہے کہ آپس میں حسد نہ پیدا ہو +

۱۔ بیٹا اپنی بیوہ ماں کو بد اطواریوں سے روکے۔ اور قاضی کو خبر دیکر اس کو تنبیہ کرنیکے اختیارات حاصل کرے +

۶۔ خاوند کو چاہیئے کہ بیوی کو منع کرے (سوائے بعض صورتوں کے)۔

۱۔ بدبودار چیز کھانے سے اور استعمال کرنے سے + **۲**۔ کمزوری پیدا کرنیوالی چیزیں کھانے سے + **۳**۔ بے طریق بدن کی زینت کرنے سے[1] + **۴**۔ اس کے باپ کے پاس جانے سے (اگر باپ ضعیف ہے تو اس کے پاس جائے اور اسکا کہنا مانے خاوند کا نہ مانے۔ چاہے باپ مسلمان ہو یا کافر) + **۵**۔ اگر کتابیہ ہو تو اس کو گرجا یا عبادت گاہ میں جانے سے + **۶**۔ اگر کتابیہ ہو تو اس کو شراب گھر میں

---

[1] یا اس کے اپنے طریق پر بنانیکی ممانعت پر +

لانے میں + ۷- ہزل و بیہودہ گوئی سے + ۸- اگر مسئلہ پوچھنے یا مجلس وعظ میں جانے کی ضرورت ہے تو باہر جانے دے (خود دریافت کرے)

۷- خاوند کو چاہئے کہ بیوی کو مجبور کرے (سوائے بعض باتوں کے) —

۱- صحبت کے بعد نہانے پر (اگر وہ ذمیہ نہ ہو)- اگر کتابیہ ہو تو اس کو مجبور نہ کرے[1] + ۲- حیض کے بعد نہانے پر (اگر وہ ذمیہ نہ ہو) اگر کتابیہ ہو تو اس کو مجبور نہ کرے + ۳- بچہ کی پیدائش کے بعد نہانے پر (اگر وہ ذمیہ نہ ہو)- اگر کتابیہ ہو تو اس کو مجبور نہ کرے + ۴- تطیب و استحداد کے واسطے +

۸- خاوند کو چاہئے کہ بیوی کو سرزنش کرے[2] (اور بعض صورتوں میں طلاق دینی بھی درست ہے[3])

۱- اپنے تئیں آراستہ نکرنے پر + ۲- طہر کی حالت میں صحبت سے انکار کرنے پر + ۳- نماز کو مدنظر نہ رکھنے پر- اور اس کے مسائل نہ جاننے پر- چنانچہ اگر وہ نماز نہ پڑھے تو خاوند اس کو طلاق دے سکتا ہے اگرچہ مہر ادا کرنے کے قابل نہ ہو +

سنداں ۱ قسم اور اس کا مطلب- قسم بفتح قاف و سکون س بمعنی قسمت اور قِسم بکسر قاف بمعنی حصہ یا نصیب- مگر یہاں قسم سے مطلب تسویہ منکوحات ہے- درمختار + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی دو عورتیں ہوں اور وہ ایک طرف جھکے تو قیامت کے دن نمودار ہوگا اس طرح کہ اس کا ایک جانب جھکا ہوا ہوگا- روایت کیا اس کو امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد- اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے حضرت ابو ہریرہ سے شیخ ابن حجر نے اس کی اسناد صحیح بتائی ہیں + رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن بانٹتے تھے اپنی بیویوں کے واسطے- یہ روایت حضرت عائشہ سے ہے + (اور ۲) سب عورتوں کے درمیان امور مذکورہ میں مساوات رکھے- بیوی قدیمہ ہو جدیدہ ہو کنواری ہو- ثیبہ ہو- تندرست ہو مریض ہو- رتقا ہو- دیوانی ہو (خوفناک دیوانی نہ ہو)- حیض میں ہو یا نفاس میں- حاملہ ہو یا صغیرہ ہو کہ جس سے صحبت ہو سکتی ہے- احرام میں ہو- یا اس سے ایلا کر رکھا ہو یا ظہار کیا ہو- اسی طرح عورت چاہے مسلمہ ہو یا کتابیہ ہو + اور خاوند تندرست و مریض و خصی و عنین و بالغ و مراہق و مسلمان و ذمی- اس بارے میں سب برابر ہیں — فتاوی عالمگیری و فتاوی قاضی خاں + (۳) خاوند پر واجب ہے کہ اپنی بیویوں کے درمیان تعدیل و تسویہ ایسے امور میں کرے جس پر اس کا قبضہ ہو چنانچہ موانست اور مصاحبت میں شب باشی میں برابری رکھے- اور جو امور اس کے قبضہ سے باہر ہیں- اُن میں تعدیل اور تسویہ اس پر واجب نہیں اور وہ محبت دلی ہے اور صحبت — فتاوی قاضی خاں + یہ حکم آزاد اور غلام سب کے واسطے ہے — فتاوی عالمگیری + عورتوں کے واسطے گھروں کی تقسیم میں خاوند کا اختیار ہے- کیونکہ ضروری استحقاق فقط تعدیل تسویہ ہے نہ اس کا طریق — فتاوی عالمگیری + لازم ہے کہ اپنی تمام عورتوں میں استمتاعات میں مساوات رکھے چنانچہ صحبت و بوسہ وغیرہ مساوی ہو- اور اسی طرح لونڈیوں اور اُمہات اولاد میں- لیکن یہ واجبات میں سے نہیں ہے — فتح القدیر شرح ہدایہ + واجب ہے- (اور آیت سے ظاہر ہے کہ فرض ہے) عدل کرنا (یعنی بے انصافی نہ کرنا) قسم میں اس طرح برابری کہ شب باشی میں برابری کرے اور لباس اور کھانے اور صحبت میں نہ جماع میں جیسا کہ محبت میں نہیں کر سکتا- (یعنی جماع میں برابری ضرور نہیں اور اسی طرح محبت میں برابری ضرور نہیں کیونکہ وہ انسان کے اختیار سے باہر ہے) — درمختار + رات کو رہنے میں وقت کی صحیح صحیح پابندی کرے- اور دن کو اختیار ہے اگر

---

[1] یا اس کے اپنے طریق پر نہانے کی مخالفت پر + [2] کولایت کے قانون میں بھی عورت کو خفیف سرزنش کیجاتی ہے- لیکن قانون اہل تشیع کے بموجب جیسا کہ نیل المرام سے پایا جاتا ہے- خاوند کیواسطے غصہ میں عورت کو ہاتھ لگانا بھی درست نہیں + [3] بعضوں نے لکھا ہے کہ بہتر ہے +

ایک کے پاس سارے دن رہے اور دوسری کے پاس دن کو ایک لمحہ تو جائز ہے — فتح القدیر + (۴) صحبت - صحبت واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے - اور ایک دفعہ صحبت کرنا بھی کافی ہے کہ عورت کا حق ادا ہو جاتا ہے (اگر قاضی نے عورت کی شکایت پر توجہ کرکے حکم دیا تھا) - ہاں دیانتاً گاہ گاہ صحبت کرنی چاہیے - چنانچہ ایلا کے زمانہ میں بھی (یعنی چار ماہ حرہ سے بے صحبت رہنا اور دو ماہ لونڈی سے) عورت سے صحبت سے علیحدگی اس کی مرضی سے ہونی چاہیے — درمختار + اگر عورت کو زیادہ صحبت سے نقصان ہوتا ہو تو صحبت اس کی طاقت سے زیادہ نہیں کی جائیگی - اور صحبت کی تعداد قاضی پر منحصر ہے کہ عورت کی طاقت کا خیال کرکے تعداد مقرر کرے - اور یہ صحبت کی تعداد ہر قسم کے خاوند پر برابر ہے - چاہے وہ فحل[1] ہو یا خصی یا نامرد یا مقطوع الذکر یا بیمار یا تندرست یا لڑکا (جو اپنی عورت سے صحبت کر چکا ہے) یا لڑکا (جو اپنی عورت سے صحبت نہ کر سکا) - چنانچہ یہ مسئلہ بحر الرائق میں ہے اور مصنف نے اپنی شرح میں قائم رکھا ہے — درمختار +

[مالکیہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ صحبت چار بار دن کو اور چار بار رات کو چاہیئے - اور بعض جگہ دو بار دن کو اور دو بار رات کو لکھی ہے - اگر امام مالک کے قول کی پیروی کی جائے تو یہ صحیح ہے - چنانچہ حموی نے الاشباہ والنظائر کے حاشیہ میں اسکو بڑی صراحت سے لکھا ہے - ہم اسکی نقل یہاں ضروری نہیں سمجھتے]

(۲) بیوی کا حق اور روزہ نفل - اگر کسی کی ایک بیوی ہے اور یہ شخص رات بھر عبادت کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے یا لونڈیوں میں مشغول رہتا ہے اور بیوی کا حق ادا نہیں کرتا - تو اگر بیوی قاضی سے رجوع کرے تو قاضی حکم دیگا کہ چند روز اس کے ساتھ رہا کرے اور دانستہ اس کے واسطے روزہ افطار کرے — فتاویٰ عالمگیری +

(۳) تقسیم اوقات - (۱) اگر ایک عورت مسلمان یا کتابیہ ہو اور دوسری لونڈی یا مکاتبہ یا ام ولد تو آزاد عورت کیواسطے دو دن دو رات مقرر کرے اور لونڈی کیواسطے ایک دن ایک رات + اگر لونڈی کے پاس ایک دن ایک رات رہا کہ وہ آزاد ہوگئی تو اب آزاد عورت کے پاس بھی ایک دن اور ایک رات رہے - اسی طرح اگر وہ حرہ کے پاس (دو دن دو رات) رہا پھر لونڈی آزاد ہوگئی - تو اب اس آزاد شدہ کے پاس چلا جائے - کیونکہ تاخیر زائل ہوگئی + جو لونڈیاں کسی کے ماتحت ہوں یعنی کسی کی ملک ہوں اُن میں باری نہ ہوگی - اور باری کا دارومدار رات پر ہے تو کسی عورت سے سوائے اس کی باری کے روز کے صحبت نہ کرے - اور جس کی باری نہیں ہے اس کے پاس اُس رات نہ جاوے ہاں دن میں کسی ضرورت کے واسطے اس کے پاس جانے کا مضائقہ نہیں — فتاویٰ عالمگیری + زیلعی نے تخریج ہدایہ میں لکھا ہے کہ بیہقی نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے اور نیز سلیمان بن یسار سے کہ آزاد عورت جب سوکن بنائی جائے لونڈی پر تو اس کو دو دن ملیں گے اور لونڈی کو ایک دن + کشف الغمہ میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد عورت کے واسطے دو دن ہیں اور لونڈی کیواسطے ایک دن + اگر کسی کی دو بیویاں ہیں اور کئی ام ولد اور کئی لونڈیاں - تو ہر بیوی کے پاس ایک دن ایک رات رہے - اور لونڈیوں میں سے جس کے پاس چاہے دو رات دو دن رہے - اگر چار بیویاں ہوں تو ہر ایک کے پاس ایک رات دن رہے اور لونڈیوں کے پاس نہ رہے - ہاں اس قدر رہے جیسا کہ مسافر راستے میں چلتے چلتے ٹھہر جاتا ہے — فتاویٰ قاضیخاں + تقسیم اوقات میں برابری کو اس قدر مدِ نظر رکھے کہ اگر ایک عورت کے پاس بعد غروب آفتاب جائے اور دوسری کے پاس بعد عشاء کے تو یہ عدل سے بعید ہو گیا + باری کا شروع کرنا خاوند کے اختیار ہے - اور اسی طرح تعداد ایام بھی (یعنی تین تین دن رہنا یا زیادہ) — درمختار + (فتح القدیر - بحر الرائق - فتح الغفار میں اس امر پر بڑی بحث ہے کہ آیا تقرر ایام خاوند کے اختیار میں - اگر ہیں تو وہ سال یا دو سال کا دورہ بھی مقرر کر سکتا ہے - پھر شارح قہستانی نے خانیہ اور سراجیہ سے نقل کیا ہے کہ خاوند کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو ہر عورت کے پاس سات سات دن رہے) + (۲) اگر بغیر باری والی بیوی بیمار ہو تو دوسری کی باری کی رات میں بھی اس کے پاس عیادت کیواسطے جانا جائز ہے - اور اگر سخت بیمار ہوگئی ہے تو مضائقہ نہیں کہ اس کے پاس رہے یہاں تک کہ وہ اچھی ہو جائے - یا مر جائے — فتاویٰ عالمگیری + (۳) اگر ایک بیوی کی اجازت سے دوسری کے پاس زیادہ رہا تو جائز ہے - مگر اجازت دینے والی بیوی کو اختیار ہے کہ اپنی اجازت سے پھر رک جائے - تو یہ اجازت لازمی نہیں ہوتی — فتاویٰ قاضیخاں + اگر کسی بیوی نے اپنی باری اپنی

---

[1] دیکھو حاشیہ صفحہ ۲۲۹ +

سوکن کو ہبہ کردی تو جائز ہے۔ لیکن اس کو اختیار ہے کہ جب چاہے اس اجازت کو روک دے + اگر دو عورتوں سے کسی نے نکاح کیا اس شرط پر کہ دونوں میں سے ایک کے پاس زیادہ رہا کرونگا۔ یا ایک نے خاوند کو روپیہ دیا کہ اس کی باری بڑھا دی۔ یا کچھ اجرت مقرر کرلی کہ باری بڑھ جائے۔ یا مہر میں کچھ کمی کردی کہ باری بڑھا دی جائے۔ تو اس پر شرط اور یہ معاوضہ دونوں باطل ہوں گے۔ اور عورت کو اختیار ہوگا کہ اپنا روپیہ واپس لے لے + اگر خاوند نے ایک بیوی کو کچھ روپیہ دیا کہ وہ اپنی باری دوسری کو دیدے۔ یا ایک سوکن نے دوسری کو کچھ روپیہ دیا کہ اپنی باری مجھے دیدے۔ تو جائز نہیں ہے۔ اور روپیہ واپس کیا جائیگا — فتاوی عالمگیری + سودہ بنت زمعہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھ سے رجعت[1] کرلیجئے اور میرا دن حضرت عائشہ کو دیدیجئے +

اگر ایک بیوی اپنی باری دوسری کو دے تو شافعی نے ذکر کیا ہے کہ جائز نہیں۔ لیکن بحر الرائق میں بحث کے بعد لکھا ہے کہ خاوند کو اختیار ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ ہبہ ہے تو آپس میں بیوی کا اختیار ہوگا کہ خواہ خاوند کو ہبہ کرے یا اپنی سوکن کو — درمختار +

(۴) اگر خاوند کو رات کو چوکیداری کرنی پڑتی ہو تو علمار شافعی نے ذکر کیا ہے کہ تقسیم اوقات دن کیواسطے کرے — درمختار + روایت ہے انس سے کہا سنت ہے کہ جب کوئی شخص کنواری سے نکاح کرے اور اس کے پاس پہلے کی بیوی ہو تو اس کے پاس پہلے سات رات قیام کرے اور پھر دونوں میں دنوں کی برابر کی تقسیم کرے۔ اور اگر ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس پہلے تین رات قیام کرے اور پھر دونوں میں دنوں کو تقسیم کرے۔ روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے + صحیح مسلم میں روایت ہے ام سلمہ سے کہ جب نکاح کیا انکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قیام فرمایا آپ نے ان کے پاس تین راتیں اور فرمایا کہ تجھ کو اپنے اہل پر ذلت نہیں ہے (یعنی میں تجھ سے ناراض ہوکر نہیں جارہا)۔ اگر تو چاہے تو تیرے پاس سات دن رہوں تو پھر اسی طرح سات دن رہوں گا اور عورتوں کے پاس +

۴ <u>تقسیم اوقات قاضی نے کی</u>۔ اگر قاضی نے خاوند کو حکم دیا کہ باری دستور پر رکھے (۱) پھر اگر خاوند نے تعمیل نہ کی اور بیوی آسکر قاضی کے پاس سے گئی تو قاضی اس کے واسطے سزا مقرر کریگا کیونکہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے۔ پھر اس کو حکم دیگا کہ آئندہ تعدیل دستور پر مرعی رکھے + (۲) جو زمانہ گذر گیا ہے وہ زائد ہے اور اس کے متعلق بیوی کو یہ حق نہیں کہ خاوند سے کہے کہ اتنے عرصے اس کے پاس رہ کر پچھلی خیانت کی تلافی کرو — فتاوی عالمگیری + اگر خاوند اپنے گھر میں بیمار ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر بیوی کو اس کی باری میں بلاوے۔ کیونکہ اگر وہ تندرست ہوتا اور بلاتا تب بھی اسی باری پر بلاتا — درمختار +

۵ <u>ان امور میں بیوی کی رضامندی چاہئے</u> — (۱) دو یا زیادہ عورتوں کی سکونت جبکہ وہ سوکنیں ہوں ایک مکان میں نہ رکھے الا ان کی رضامندی سے۔ کیونکہ ان کی آپس میں عداوت ہوجائیگی اور اگر رضامندی سے بھی رکھا تو یہ مکروہ ہے کہ ایک کے سامنے دوسری سے صحبت کرے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اگر ان میں سے ایک سے خواہش کی تو اس پر قبول کرنا واجب بھی نہیں۔ اور اگر وہ انکار کرے تو نافرمان نہوگی۔ یہ بلاخلاف ہے — فتاوی عالمگیری و درمختار + (۲) فرمایا حضرت عائشہ نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کا ارادہ کرتے تھے تو قرعہ ڈالتے تھے اپنی عورتوں میں تو جس عورت کا نام نکلتا اس کو ہمراہ لے جاتے روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے + سفر میں چاہے کسی عورت کو لیجائے۔ مگر اولی یہ ہے کہ ان کا دل خوش کرنے کیواسطے قرعہ ڈالے جس کا نام اس میں نکلے اسے لے جائے۔ اور جب سفر سے واپس آئے تو دوسری بیویاں کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ خاوند سے کہیں کہ وہ اتنے ہی عرصہ ان کیساتھ رہے جتنے عرصہ وہ سفر والی کے ساتھ رہا ہے — درمختار +

<u>قرعہ کا طریق</u> یہ ہے کہ کاغذ کے ایک ٹکڑہ پر لفظ سفر لکھو اور کئی ٹکڑوں پر لفظ حضر۔ پھر ان کی گولیاں علیحدہ علیحدہ بنالو اور کسی بچہ کو دو کہ وہ بیویوں کو تقسیم کرے تو جس کے پاس سفر کی گولی جائیگی وہ بیوی ہمراہ سفر میں جائیگی — طحطاوی +

۶ <u>بعض صورتوں میں خاوند عورت کو منع کردے</u> — خاوند کو اختیار ہے کہ عورت کو ایسی چیز کھانے سے منع کردے جس کی بدبو سے اس کو تکلیف ہو یا کمزوری

---

[1] زیلعی نے تخریج ہدایہ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دی تھی سودہ کو۔ مگر صحیح یہ ہے کہ آپ نے طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا اور سودہ نے اپنی باری حضرت عائشہ کو بخشدی تھی — م

پیدا کرتی ہو + (۲) اسکو کمزوری پیدا کرنے والی چیزیں کھانے سے منع کرے (۳) اور ایسی چیز سے زینت کرنے سے منع کرے جس سے اس کو تکلیف ہوتی ہو۔ مثلاً سبز مہندی وغیرہ لگانے سے — فتاوی عالمگیری + (۴) اگر کسی عورت کا باپ اپاہج ہو اور اس کے پاس کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس کی خدمت کرے۔ اور اس عورت کا خاوند اس کے باپ کے پاس جانے سے روکتا ہے تو عورت کو اختیار ہے کہ اپنے خاوند کا کہنا نہ مانے اور اپنے باپ کی خدمت کرے۔ چاہے اس کا باپ مسلمان ہو یا کافر — فتاوی عالمگیری + (۵) اگر کسی مسلمان کی کتابی بیوی ہو تو اس کو اختیار ہے کہ اس کو بیعہ و کنیسہ میں جانے سے منع کرے + (۶) اور اپنے گھر میں شراب بنانے سے منع کرے — فتاوی عالمگیری + (۷) خاوند کو چاہیئے کہ عورت کو ہزل و بیہودہ گوئی سے منع کرے — فتاوی عالمگیری +

(۷) بعض صورتوں میں خاوند عورت کو مجبور کرے۔ (۱ و ۲ و ۳) مرد کو چاہیئے کہ عورت پر غسل جنابت و حیض و نفاس کیواسطے جبر کرے۔ ہاں اگر وہ ذمیہ ہو یا کتابیہ ہو تو ایسا نہیں کر سکتا — فتاوی عالمگیری + حیض و نفاس و جنابت کے متعلق غسل کرنے پر کتابی عورت کو مجبور نہ کرے — فتاوی عالمگیری (۴) خاوند کو اختیار ہے کہ عورت کو تطیب و استحداد کیواسطے جبر کرے — فتاوی عالمگیری +

(۸) بعض صورتوں میں خاوند عورت کو سرزنش کرے۔ عنایتیہ میں لکھا ہے کہ خاوند کو لازم ہے کہ بیوی کو سزا دے چار باتوں کے متعلق۔ اور وہ چار کہا ہیں۔ بناؤ سنگار نہ کرنے پر جو حدود شرع کے اندر ہو اور خاوند کو بناؤ سنگار پسند ہو — انکار کرنے پر جبکہ خاوند اس کو اپنے بستر پر بلائے — نماز اور غسل ترک کرنے پر۔ گھر سے باہر نکلنے پر — فتاوی حادیہ + دیکھو دفعہ ۲ الف (۱) خاوند کو اختیار ہے کہ بیوی کو بناؤ سنگار نہ کرنے پر سزا دے اور سرزنش کرے درحالیکہ وہ خود زینت پسند کرتا ہو + (۲) پھر اگر وہ صحبت کیواسطے عورت کو بلائے اور وہ انکار کرے تو اس کو سرزنش کر سکتا ہے بشرطیکہ صورت یہ ہو کہ وہ حیض و نفاس سے پاک ہو + (۳) نیز نماز پڑھنے کے واسطے تاکید کرنے پر نماز نہ پڑھنے پر عورت کو سزا دے سکتا ہے + چنانچہ اگر کسی کی بیوی نماز نہیں پڑھتی تو اس کو اختیار ہے کہ عورت کو طلاق دیدے اگرچہ اس کا مہر فوراً ادا بھی نہ کر سکتا ہو — فتاوی عالمگیری +

(الف) بیٹا ماں کو بری جگہ جانے سے روکے۔ ایک شخص کی ماں جوان ہے کہ وہ نکاح کی دعوتوں اور لوگوں کی شادی و غمی میں شریک ہوا کرتی ہے اور اس کا خاوند نہیں ہے۔ تو اس شخص کو یہ اختیار نہیں کہ ماں کو منع کرے جب تک کہ اس کو تحقیق نہ ہو جائے کہ اس کا چال چلن خراب ہو گیا ہے۔ اگر ایسا صحیح طور پر معلوم ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ قاضی سے رجوع کرے۔ اور جب قاضی اس کو اجازت دیدے کہ تو اس کو منع کرے۔ تو اس کو اپنی ماں کو منع کرنے کا اختیار ہو گا۔ کیونکہ اب وہ منع کرنے میں قاضی کے قائم مقام ہے — فتاوی عالمگیری +

۱۰

باب دہم
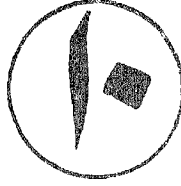
متفرق

فصل اوّل — جہیز و اسباب خانہ داری و مکان رہایش ❊
فصل دوم — دست پیماں و بعض اخراجات اور ولیمہ ❊
فصل سوم — نکاح کے متعلق شرائط و حمل شرعی ❊
فصل چہارم — عدالت سے خاوند بیوی کا تفرریا علیحدگی اور غیر مسلم کے قواعد نکاح ❊

باب ۱۰ فصل اوّل جہیز و اسباب خانہ داری و مکان رہائش باب ۱۰

خلاصہ:- جہیز وہ اسباب یا سامان و زیور وغیرہ ہے جو لڑکی کا باپ نکاح کے موقع پر لڑکی کے سپرد کرے ۔ جو سامان لڑکی کی ماں کے تیار کیا ہو یا باپ نے اور موقع نکاح پر لڑکی کو دیدیا تو وہ لڑکی کی ملکیت ہو گیا۔ ہاں اگر باپ نے جہیز تیار کیا اور لڑکی کے سپرد کرنے سے پہلے مرگیا تو اگر لڑکی نابالغ تھی تو وہ جہیز اسی کا رہیگا۔ اور وارثوں میں سے کسی کو اس میں سے حصہ نہیں ملیگا۔ ہاں اگر بالغ تھی تو اس کے خلاف ہوگا۔ جہیز لڑکی کی اپنی ملکیت ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے مرنیکے بعد وہ اسکے وارثوں کو واپس مل جاتا ہے ۔ اگر خاوند و بیوی علیحدہ ہو جائیں اور مکان رہائشی اور بعض اسباب کے متعلق جھگڑا ہو کہ کسکی ملکیت ہے تو اسکی تصریح دفعہ ۶۳ میں کی گئی ہے۔

۶۲ - جہیز کیا ہے - اور کس کی ملکیت ہوتا ہے -

۱ - جہیز وہ سامان خانہ داری و لباس وغیرہ ہے جو کسی لڑکی کا باپ اسکو نکاح کے موقع پر دیتا ہے ۔

۲ - اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کو جہیز دے۔ تو وہ بیٹی کی ملکیت ہو گیا۔ اور اس سے واپس نہیں لے سکتا۔ فتوی اسی پر ہے۔

۱- اگر لڑکی والے جہیز دیتے وقت کوئی چیز خاوند سے لیں۔ تو خاوند کو ان سے واپس لینے کا حق ہے۔ ۲- اگر باپ نے بتایا کہ بعض چیزیں میں نے بطور عاریت دی تھیں تو صحیح نہ ہوگا۔ ۳- ماں یا لڑکے کا ولی جہیز دے تب بھی یہی قواعد ہیں۔

۳ - اگر کوئی شخص اپنی بالغ بیٹی کیواسطے جہیز تیار کرے۔ پھر اس کا نکاح کردے۔ اور ابھی جہیز نہ دیا گیا تھا کہ نکاح ٹوٹ جائے۔ اور دوسرے سے نکاح ہو۔ تو لڑکی کو باپ سے وہ جہیز لینے کا اختیار نہیں ۔

۱- اگر اس شخص نے وہ جہیز بنا کر اپنی ام ولد کے سپرد کردیا۔ اور اس نے جہیز بنا کر لڑکی کو دیدیا تو اس طرح دینا جائز نہیں۔ جب تک کہ باپ خود نہ دے ۔

۴ - اگر باپ نے لڑکی کے واسطے جہیز تیار کیا کہ مرگیا اور ورثا نے اس میں سے حصہ طلب کیا۔ تو اگر لڑکی جہیز کی تیاری کے وقت بالغ تھی۔ تو ورثا کو حصہ ملیگا۔ اور اگر نابالغ تھی تو نہیں ملیگا ۔

۵ - اگر ماں نے اپنی لڑکی کے واسطے جہیز تیار کیا۔ لڑکی کے باپ کے روپیہ سے اور اس کے علم سے۔ پھر لڑکی اپنے خاوند کے گھر گئی۔ تو باپ کو اختیار نہیں کہ لڑکی سے وہ اشیاء جہیز واپس لے سکے ۔

۱- اسی طرح اگر ماں جہیز میں کچھ صرف کردے اور باپ کچھ نہ بولے۔ تو ماں ذمہ دار نہیں ہے ۔

۶ - ایک لڑکی نے اپنے باپ کے گھر میں کچھ چیزیں جہیز میں تیار کیں۔ باپ کے مرنے پر حسب دستور وہ لڑکی کی خاص ملکیت رہینگی ۔

۷- ایک لڑکی نے کچھ اپنی محنت سے کما کر اور کچھ ماں باپ کے روپیہ سے جہیز تیار کیا۔ پھر ماں مر گئی اور باپ نے جہیز لڑکی کو دیدیا۔ اس کی بہنوں کو کچھ اختیار نہیں کہ جہیز کی ان اشیاء کو ماں کے ترکہ میں شمار کر کے ان میں سے حصہ لیں۔

۸- اگر باپ نے قرض لیکر سامان جہیز بنا کر دیا ہے۔ تو قرض کے متعلق باپ کا بیان تسلیم کیا جائے گا۔

۹- اگر خاوند و بیوی میں علیحدگی ہو جائے۔ تو تمام جہیز بیوی کو واپس دیا جائے گا۔

۱- بیوی کے باپ کا یہ عذر کہ جہیز عاریت دیا گیا تھا حتی المقدور صحیح نہیں خیال کیا جائے گا۔

سندات

(۱) جہیز کے معنے - جہیز ج اور د کے زیر سے جہاز کا املا ہے۔ اس کے معنے ہیں۔ بناوٹ و اسباب و سامان جو لڑکی کیواسطے ہو۔ غیاث اللغات۔

(۲) جہیز دیا تو بیٹی کا ہوگا - اگر کسی نے اپنی بیٹی کو جہیز دیکر اس کے سپرد کر دیا تو استحساناً اب اس کو یہ اختیار نہیں کہ بیٹی سے واپس لے۔ اسی پر فتوی ہے۔ اگر لڑکی والوں نے جہیز دیتے وقت کچھ اس میں سے رکھ لیا تو خاوند کو اختیار ہوگا کہ ان سے واپس لے لے کیونکہ یہ رشوت ہے۔ فتاوی عالمگیری۔ اگر باپ نے اپنی بیٹی کو جہیز دیا[۱] تو یہ اس سے واپس نہیں لے سکتا۔ اور نہ اس کے وارثوں کو باپ کے مرنے کے بعد واپس لینے کا حق حاصل ہے۔ اگر جہیز باپ نے حالت صحت میں دیا تھا۔ بالکل اس کی ملکیت ہو گئی۔ اور اسی پر فتوی ہے۔ درمختار۔ اگر باپ نے بیٹی کے واسطے جہیز خریدا۔ تب بھی وہ بیٹی کا ہے اور قابل واپسی نہیں۔ سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ باپ کو چاہئے کہ جہیز کو بیٹی سے مول لے۔ پھر بیٹی پر اس کی قیمت معاف کر دے۔ درمختار۔ (۱) لڑکی والوں نے لڑکی کو رخصت کرتے وقت کچھ لیا (مثلاً بھائی وغیرہ نے کچھ جہیز یا رقم لی)۔ تو خاوند اس کو واپس لے سکتا ہے کیونکہ یہ رشوت ہے۔ درمختار۔ (۲) اگر کسی شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کر کے جہیز دیکر رخصت کر دیا ہو اور پھر کہا کہ میں نے جو کچھ دیا تھا وہ بطور عاریت تھا۔ مگر لڑکی نے کہا کہ نہیں مجھے جہیز میں دیا تھا۔ اور یہ میری ملکیت ہے۔ پھر اگر لڑکی کے مرنے کے بعد اس کے خاوند نے دعوی کیا تو انہیں دونوں کا بیان تسلیم کیا جائیگا۔ باپ کا تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ لیکن شیخ علی سعدی فرماتے ہیں۔ کہ باپ کا بیان تسلیم کیا جائے گا۔ اور ایسا ہی امام سرخسی نے ذکر کیا ہے۔ اور اس کو بعض مشائخ نے اختیار کیا ہے۔ واقعات میں مذکور ہے کہ اگر رواج سے ایسا ہی معلوم ہو کہ باپ اتنا جہیز دیا کرتا ہے۔ تو خاوند کا بیان تسلیم کیا جائے گا۔ اور اگر رواج سے خلاف معلوم ہو کہ کبھی ایسی چیزیں جہیز ہو جاتی ہیں اور کبھی عاریت تو باپ کا بیان تسلیم کیا جائے گا۔ صدر الشہید نے فرمایا کہ یہی تفصیل فتوی کے لئے مختار ہے۔ مگر جس صورت میں کہ خاوند کا بیان تسلیم کیا گیا اور باپ نے گواہ قائم کئے تو باپ کے گواہ قبول ہوں گے۔ اور صحیح گواہی یہ ہوگی کہ لڑکی کے جہیز کے وقت کے گواہ ہوں کہ جو چیزیں میں نے اس کو سپرد کی تھیں وہ بطور عاریت تھیں۔ یا لڑکی کی طرف سے ایک تحریر ہو کہ یہ سب چیزیں میرے والد کی ملکیت ہیں۔ اور میرے پاس بطور عاریت ہیں۔ لیکن یہ سب حاکم کے روبرو پیش کرنے کیواسطے ہو۔ فتاوی عالمگیری۔ اگر رواج ایسا ہو کہ بعض چیزیں قطعی دی جاتی ہوں اور بعض عاریت جیسے مصر اور شام میں دستور ہے۔ تو باپ کی بات تسلیم کی جائے گی۔ خصوصاً جبکہ جہیز دستور سے کہیں زیادہ ہو۔ پھر بھی اگر باپ شرفا سے ہو تو اس کا یہ بیان کہ جہیز عاریت تھا تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ درمختار۔

(۳) ابھی جہیز نہیں دیا گیا تو باپ کا ہے - اگر کسی نے اپنی بالغ لڑکی کا نکاح کیا اور اس کو جہیز میں خاص چیزیں دیں اور ابھی یہ چیزیں اس کے سپرد نہیں کی تھیں کہ عقد نکاح فسخ ہو گیا اور باپ نے اس کو دوسرے کے نکاح میں دیا۔ تو لڑکی کو باپ سے جہیز کے مطالبہ کرنے کا مجاز نہیں۔ فتاوی عالمگیری۔ اگر اپنی ام ولد کو کچھ رقم دی کہ اس سے لڑکی کا جہیز تیار کر کے لڑکی کے سپرد کر دیا۔ تو ام ولد کا لڑکی کو سپرد کر دینا صحیح نہیں جب تک باپ خود جہیز سپرد نہ کرے۔ فتاوی عالمگیری۔

(۴) لڑکی کے واسطے جہیز تیار کر کے مر گیا - ایک شخص نے اپنی لڑکی کے واسطے جہیز تیار کیا اور لڑکی کو جہیز سپرد کرنے سے پہلے مر گیا۔ اور باقی وارثوں نے اس میں

۱- جبتک جہیز لڑکی کے سپرد نہیں کیا اس وقت تک اس کے واپس لینے کا اختیار ہے۔ اگر مرض الموت میں باپ نے جہیز سپرد کر دیا تو یہ وصیت ہوگی اور وصیت وارث کے حق میں درست نہیں۔

سے اپنا حصہ طلب کیا۔ تو اگر جہیز کی تیاری کے وقت لڑکی بالغ تھی تو باقی وارثوں کو اس میں سے حصہ ملے گا۔ اور یہی صحیح ہے اس وجہ سے کہ جب وہ بالغ تھی اور باپ نے اس کے سپرد نہ کیا تو قبضہ صحیح نہ ہوگا اور ملک ثابت نہ ہوگی۔ بخلاف اس کے کہ نابالغ ہے تو باقی وارثوں کو کچھ حصہ نہیں ملے گا۔ کیونکہ نابالغ کا قبضہ وہی اس کے باپ کا قبضہ ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ٭

(۵) ماں نے باپ کے علم سے جہیز بنایا۔ ماں نے اپنی بیٹی کے جہیز میں بہت سی چیزیں باپ کے اسباب سے اور اس کی موجودگی میں اور علم میں لڑکی کو دیں اور باپ خاموش رہا اور لڑکی کو خاوند کے پاس رخصت کر دیا گیا تو باپ کو یہ اختیار نہیں کہ لڑکی سے وہ سامان واپس لے۔ (۱) اسی طرح اگر ماں نے لڑکی کے جہیز کے واسطے دستور کے موافق خرچ کیا اور باپ خاموش رہا تب بھی ماں ضامن نہیں ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری ٭ باپ کو واپس لینے کا اختیار نہیں کیونکہ رواج اسی طرح ہے۔ اور یہ دونوں مسئلہ ان سینتیس بلکہ اڑتالیس مسئلوں میں سے ہیں جن میں خاموشی مثل دخل اندازی کے شمار کی گئی ہے۔ جیسا کہ در ابراہیم میں ذکر ہے۔ درمختار ٭ (یہ سب صورتیں دفعہ ۱۹۵ میں ملیں گی) ٭

(۶) لڑکی نے رنگین سامان باپ کے ہاں تیار کیا۔ ایک عورت نے ایسے ابریشم سے جس کو اس کا باپ خریدتا تھا بہت سی چیزیں تیار کیں پھر باپ مر گیا تو دستور کے موافق یہ سب چیزیں اسی عورت کی ہوں گی۔ فتاویٰ عالمگیری ٭

(۷) سامان جہیز میں ورثا کا حق نہیں۔ ایک نابالغ لڑکی اپنے ماں باپ کی کمائی سے اور اپنی کمائی سے جہیز کے کپڑے بنا کر تیار کرتی رہی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئی۔ پھر اس کی ماں مر گئی اور باپ نے سب جہیز اس کے سپرد کر دیا۔ تو اس کے بھائیوں کو یہ اختیار نہیں کہ ماں کے بنائے ہوئے جہیز میں سے اپنے حصے کا دعویٰ کرے۔ فتاویٰ عالمگیری ٭

(۸) قرض لیکر جہیز بنایا۔ اگر لڑکی کے باپ پر قرضہ ہے اور لڑکی باپ نے جہیز بنا کر دیا اور بیان کیا میں نے قرض کر کے بنایا ہے۔ مگر لڑکی نے دعویٰ کیا کہ تم نے اپنے پاس سے تیار کر کے دیا ہے۔ تو باپ کا بیان تسلیم کیا جائے گا۔ فتاویٰ عالمگیری ٭

(۹) جہیز بیوی کو واپس ہوگا۔ دیکھو سند ۴۶ ٭

---

۶۳ - اسباب خانہ داری اور مکان رہائش۔

۱ - اسباب خانہ داری کے متعلق اگر خاوند اور بیوی میں جھگڑا پیدا ہو (زندگی میں یا موت کے بعد ورثا میں) کہ مختلف سامان کس کی ملکیت ہے تو جو چیز حسب دستور مردوں سے متعلق ہوتی ہے وہ خاوند کی ہوگی۔ اور جو چیز حسب دستور عورتوں سے متعلق ہوتی ہے وہ عورت کی ہوگی۔ اور جو دونوں سے متعلق ہو سکتی ہے وہ اغلباً خاوند کی ہوگی۔ سوائے اس کے کہ اس کے برخلاف ثابت ہو۔ (یا اگر کسی خاص چیز کے متعلق ثبوت پہنچے تو وہ اس ہی کو ملے گی) ٭

۱ - ابو حنیفہ کے نزدیک مشتبہ چیزیں اس کو ملیں گی جو دونوں میں سے زندہ ہے۔ اور آلات تجارت مرد کو ملیں گے۔ اگر وہ تجارت کرتا تھا ۲ - اگر

لہ یا طلاق کے بعد علیحدگی پر ٭

کسی کی کئی بیویاں ہوں اور سب ایک گھر میں رہتی ہوں تو جو حصہ عورت کا بیان ہوا اس میں سب برابر کی شریک نہ ہوں گی۔ اگر علیحدہ علیحدہ گھروں میں ہوں تو ہر عورت کے گھر میں جو اسباب ہے۔ وہ اُس عورت اور مرد کا ہوگا ؂

۳۔ اگر خاوند یا بیوی میں سے کوئی آزاد ہو یا غلام یا کافر یا نابالغ تو۔

۱۔ اگر دونوں میں سے ایک آزاد ہو۔ دوسرا غلام یا لونڈی۔ تو تمام اسباب آزاد کا ہوگا[1] ۲۔ اگر دونوں میں سے ایک بالغ ہو دوسرا نابالغ (یا دونوں نابالغ)۔ تو تقسیم میں دونوں خیال کیے جائیں گے ۳۔ اگر دونوں میں سے ایک مسلمان ہو دوسرا کافر۔ تو تقسیم اس خیال پر ہوگی کہ دونوں مسلمان ہیں ۴۔ اگر دونوں غلام و لونڈی ہوں (یا مکاتب ہوں)۔ تو تقسیم اسطرح ہوگی جسطرح بیان ہوئی

۴۔ اگر عورت نے روئی کاتی۔ پھر علیحدگی سے پہلے جھگڑا ہوا کہ تاگا یا بنی ہوئی چیز کس کی ہوگی۔ یا اجرت دی جائے گی یا نہیں تو تفصیل اس طرح ہے۔

۱۔ اگر خاوند نے کاتنے کی اجازت دیدی تھی۔ تو تاگا خاوند کا ہو۔ اور عورت مزدوری کا بھی دعویٰ نہیں کرسکتی الا اگر مزدوری مقرر ہوئی تھی ؂ ۲۔ اگر خاوند کہتا ہے کہ میں نے اپنے واسطے کتوایا تھا۔ اور عورت کہتی ہے کہ تم نے میرے واسطے کتوایا تھا۔ تو خاوند کا بیان قسم پر مانا جائے گا ؂ ۳۔ اگر خاوند نے صرف یہ کہا تھا کہ کاتو۔ دو تاگا ہمارا رہے گا تو تاگا خاوند کا ہوگا۔ اور عورت مزدوری کی مستحق ہے۔ ہاں اگر صرف کات دو کہا تھا تو تاگا خاوند کا ہے ؂ ۴۔ اگر خاوند نے کاتنے کو منع کیا تھا۔ تو تاگا عورت کا ہے مگر عورت اسقدر روئی خاوند کو دیگی ؂ ۵۔ اگر خاوند کہتا ہے کہ تم نے میری اجازت سے کاتا اور عورت کہتی ہے کہ میں نے بغیر تمہاری اجازت کاتا تو خاوند کا بیان صحیح ہے۔ (یہی اُون کے متعلق ہوگا) ؂ ۶۔ اگر خاوند روئی گھر میں لایا۔ اور عورت نے کاتا۔ تو اگر مرد روئی فروش ہے تو تاگا عورت کا ہے۔ اور وہ اتنی روئی اس قسم کی دیگی۔ اور اگر مرد روئی فروش نہیں ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں نے اجازت دی تھی۔ تو خاوند کے الفاظ صحیح رہیں گے ؂ ۷۔ اگر اجازت کاتنے کی خاوند نے دی تھی اور کچھ اجرت مقرر کرلی تھی تو اجرت عورت کو ملے گی۔ ہاں اگر اجرت تحقیق نہ ہو اور شرط یہ تھی کہ تاگا اور کپڑا دونوں کا رہے گا۔ تو تاگا خاوند کا ہوگا۔ اور اجرت عورت کو ملے گی ؂ ۸۔ اگر خاوند کہے کہ تم نے اجرت پر نہیں کاتی۔ اور عورت کہے کہ میں نے اجرت پر کاتی ہے۔ تو تاگا عورت کا ہوگا ؂

۴۔ اگر خاوند اپنی بیوی سے سوت کتوا کر کپڑا بنا کر فروخت کرتا تھا۔ اور گھر کے واسطے بھی کام میں لاتا تھا۔ تو یہ کپڑے خاوند کی ملکیت ہیں۔ ہاں اگر کوئی کپڑا خاص طور پر عورت کو دیدیا تو اور بات ہے ؂

۵۔ اگر مکان رہائشی پر جھگڑا ہو۔ اور خاوند اپنا بتائے اور بیوی اپنا۔ تو خاوند کو ترجیح دی جائے گی۔ ورنہ ثبوت پر معاملہ طے ہوگا ؂

۱۔ اگر کوئی مکان مرد اور عورت دونوں کے قبضہ میں ہو۔ اور عورت ثبوت پیش کرے کہ مکان میرا ہے اور یہ مرد مرا غلام ہے اور مرد کہے کہ مکان میرا ہے اور عورت میری بیوی ہے کہ میں نے ہزار درم پر اس سے نکاح کیا تھا اور میں یہ رقم اس کو دے چکا ہوں۔ لیکن اپنے آزاد ہونیکا کوئی ثبوت پیش نہ کرے تو عورت کا بیان صحیح رہیگا۔ اور دونوں کا نکاح صحیح نہیں مانا جائیگا ؂ ہاں اگر وہ اپنی آزادی کا ثبوت پیش کردے تو وہ آزاد مانا جائیگا۔ بیوی اسی کی ہوگی۔ اور جائداد عورت کی ؂ ۲۔ اگر مکان رہائشی پر جھگڑا ہو اور خاوند اور بیوی مسئلہ ۳ کے مطابق ہوں تو مکان کا فیصلہ اسباب خانہ داری کے طریق پر ہوگا ؂

---

[1] صاحبین کے نزدیک اگر غلام یا لونڈی ماذون یا مکاتب ہوں تو تقسیم اسی طرح ہوگی جس طرح خاوند اور بیوی آزاد کی صورتوں میں بتائی گئی ؂

۶۔ اگر خاوند بیوی کے علاوہ کوئی اور شخص بھی ساتھ رہتا ہو۔ مثلاً بیٹا یا باپ وغیرہ تو شبہہ کی صورتیں سامان اس شخص کا ہوگا جس کے ذمہ ان کا نفقہ تھا۔

۱۔ **اسباب خانہ داری کی تقسیم** ۔ گھر کے اسباب کی نسبت اگر خاوند اور بیوی میں جھگڑا ہوا۔ خواہ جبکہ نکاح ابھی قائم تھا یا جبکہ نہ تھا (اور علیحدگی) خاوند کے کسی فعل کی وجہ سے ہوئی ہو یا بیوی کے کسی فعل کی وجہ سے ہوئی ہو)۔ تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جو چیزیں دستور کے موافق عورتوں کی ہوتی ہیں جیسے کرتیاں۔ اوڑھنی۔ چرخہ۔ پٹارے وغیرہ تو یہ عورت کی ہوں گی۔ الا اس صورت میں نہ ہوں گی جبکہ خاوند اپنی ملکیت کے گواہ قائم کرے۔ اور جو چیزیں دستور کے موافق مردوں کی ہوتی ہیں۔ جیسے ہتھیار۔ ٹوپیاں۔ تنبا۔ چپکہ۔ پٹکا۔ کمان وغیرہ وہ مرد کی ہوں گی الا اس صورت میں نہ ہوں گی جبکہ عورت اپنی ملکیت کے گواہ قائم کرے۔ اور جو چیزیں عورت اور مرد دونوں کی ہوتی ہیں جیسے لونڈی۔ گائے۔ بکری۔ بیل۔ بچھونا وغیرہ وہ مرد کی ہوں گی۔ الا اس صورت میں نہ ہوں گی جبکہ عورت اپنی ملکیت ہونے کے گواہ قائم کرے ۔ فتاوی عالمگیری۔ اگر دونوں میں سے ایک مر گیا اور اس کے ورثا اور دوسرے کے درمیان جھگڑا ہوا تو بنا بر قول امام ابوحنیفہ و امام محمد جو چیزیں مردوں کے لائق ہوتی ہیں۔ وہ خاوند کی شمار ہوں گی اگر وہ زندہ ہو۔ یا مر گیا ہو تو اس کے وارثوں کی ہوں گی۔ اور جو چیزیں عورتوں کے لائق ہوتی ہیں وہ عورت کی ہوں گی اگر وہ زندہ ہو۔ یا وارثوں کی ہوں گی اگر وہ مر گئی ہو۔ اور جو چیزیں دونوں کے لائق ہوں وہ بنا بر قول امام محمد وہ خاوند کو ملیں گی اگر زندہ ہو ورنہ اس کے ورثا کو۔ (۱) لیکن امام اعظم کے نزدیک ایسی چیزیں دونوں میں سے اس کی ہوں گی جو زندہ رہ گیا ہے۔ اور جو چیزیں تجارت کی ہوں گی اور مرد سوداگر ہو کہ لوگ بھی جانتے ہوں کہ یہ تاجر ہے تو یہ سب خاوند کی ہوں گی ۔ فتاوی عالمگیری۔ اگر بیوی نے بیان کیا کہ فلاں چیز میں نے اپنے خاوند سے خریدی تھی۔ تب بھی وہ چیز خاوند کی رہے گی۔ الا جبکہ عورت گواہ قائم کرے ۔ فتاوی عالمگیری۔ اگر ایسے سامان کی نسبت جھگڑا ہو۔ جو عورت سے متعلق ہوا کرتا ہو۔ اور دونوں اپنے اپنے گواہ قائم کریں تب بھی سامان خاوند ہی کا رہے گا ۔ فتاوی عالمگیری۔ (۲) اگر خاوند کی کئی بیویاں ہوں۔ اور خاوند اور ان سب کے درمیان اسباب خانہ داری میں جھگڑا ہو تو اگر سب عورتیں ایک ہی گھر میں رہتی ہوں تو جو چیزیں عورتوں سے متعلق ہوا کرتی ہیں تو وہ ان سب کی برابر مشترک ہونگی۔ اور اگر یہ عورتیں علیحدہ علیحدہ گھروں میں رہتی ہوں تو جو اسباب اور سامان جس گھر میں ہو وہ اس عورت اور خاوند کے درمیان مطابق تفصیل مذکورہ کے مشترک ہوگا۔ اور دوسری عورت اس میں شریک نہ ہوگی ۔ فتاوی عالمگیری۔

۲۔ **آزاد۔ غلام۔ نابالغ کی صورت** ۔ (۱) اگر خاوند اور بیوی دونوں میں سے ایک آزاد اور دوسرا غلام ہو خواہ مجور ہو یا ماذون یا مکاتب تو جو کچھ اسباب ہے وہ اسی کا ہوگا جو آزاد ہے خواہ خاوند ہو یا بیوی اور صاحبین نے فرمایا کہ اگر غلام مجور ہو تو بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر ماذون یا مکاتب ہو تو وہی حکم ہوگا جو دونوں کے آزاد ہونے کی صورت میں بیان ہوا ہے۔ (۲) اگر دونوں میں سے ایک مسلمان (یعنی خاوند مسلمان ہو) اور عورت اور دوسرا (یعنی عورت) کافر کتابی ہو تو وہی حکم ہے جو دونوں کے مسلمان ہونے کی صورت میں ذکر ہوا۔ (۳)۔ اور اگر دونوں میں سے ایک بالغ اور دوسرا نابالغ ہو یا دونوں نابالغ ہوں۔ تو بعض روایات میں مذکور ہے کہ دونوں یکساں ہیں۔ (۴) اگر دونوں غلام یا دونوں مکاتب ہوں تو بھی اسباب خانہ داری کے متعلق قول اسی طرح تفصیل سے ہوگا جیسا ہم نے بیان کیا ہے ۔ فتاوی عالمگیری۔

۳۔ **عورت نے سوت کات کر کپڑا بنا۔ ملکیت** ۔ اگر عورت نے خاوند کی روئی سے سوت کاتا اور پھر آپس میں علیحدگی ہونے سے پہلے یا بعد اس سوت پر دونوں نے جھگڑا کیا۔ (۱) تو اگر مرد نے عورت کو سوت کاتنے کا حکم دیا ہو مثلاً یوں کہا کہ اس روئی سے میرے واسطے سوت کات دے تو سوت خاوند کا ہوگا اور عورت کو اس کی کچھ اجرت نہ ملے گی۔ ہاں اگر خاوند نے کچھ اجرت دینی کی تھی تو اس کو ملے گی۔ (۲) اگر خاوند نے اجرت مجہول مقرر کی ہو یا یہ شرط کی ہو کہ سوت و کپڑا ہم دونوں کا ہوگا تو سوت خاوند کا ہوگا۔ اور مرد اس کو اجر مثل دے گا۔ اور اگر دونوں نے اجرت کے متعلق جھگڑا کیا چنانچہ بیوی نے کہا کہ میں نے اجرت پر کاتا ہے۔ اور خاوند نے کہا کہ بغیر اجرت تو قسم کے ساتھ خاوند کا بیان تسلیم کیا جائے گا۔ اگر خاوند نے عورت سے کہا کہ تو اس کو اپنے واسطے کات لے تو سوت عورت ہی کا ہوگا

اور عورت پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ اور اگر دونوں نے جھگڑا کیا مرد نے کہا کہ میں نے تو یہ حکم دیا تھا کہ تو میرے واسطے سوت کات دے۔ اور عورت نے کہا نہیں بلکہ تو نے کہا کہ اپنے واسطے سوت کات لے تو خاوند کا بیان قسم کے ساتھ تسلیم کیا جائے گا ◆ (۳) اگر یوں کہا کہ اس روئی کا سوت کات تاکہ سوت ہمارے واسطے تیار ہو جائے تو سوت مرد کا ہوگا۔ اور عورت کو اجر مثل ملے گی ◆ اگر صرف اتنا ہی کہا کہ اس کا سوت کات اور کچھ نہ کہا تو سوت خاوند کا ہوگا ◆ (۴) اگر عورت کو سوت کاتنے سے منع کر دیا ہو مگر اس نے روئی لیکر سوت کات لیا تو یہ غصب ہے۔ تو سوت عورت کا ہوگا اور اسی قسم کی روئی وہ خاوند کو دیگی ◆ (۵) اگر اس طرح جھگڑا کیا۔ خاوند نے کہا کہ تو نے میری اجازت سے سوت کاتا ہے اور عورت نے کہا کہ میں نے بغیر تیری اجازت کاتا ہے تو اگر خاوند دھنیا ہو تو عورت پر اسی قسم کی روئی دینی واجب ہوگی اور یہ سوت عورت کا ہو جائے گا۔ اور اگر وہ دھنیا نہ ہو اور یہ کہتا ہو کہ میں نے اجازت دی تھی تو خاوند کا بیان تسلیم کیا جائے گا ◆ ایسا ہی یہ بھی ہے کہ اگر خاوند گھر میں گوشت لادے اور عورت اس کو پکا دے تو کھانا خاوند کا ہوتا ہے ◆ اسی طرح اگر کپڑے کے متعلق جھگڑا ہو خاوند کہے کہ تو نے جلاہے کو کپڑا بننے کے واسطے سوت میری اجازت سے دیا ہے۔ اور عورت کہے کہ میں نے بغیر اجازت دیا ہے تو خاوند کا بیان تسلیم کیا جاویگا ◆ (۶) ایک عورت نے خاوند کی روئی اس کی اجازت سے کاتی اور یہ دونوں اس کا کپڑا بنا کر فروخت کیا کرتے تھے اور اس کی قیمت سے اپنا کام چلاتے تھے۔ اب دونوں نے تھان میں سے کچھ کپڑے گھر کے بنائے۔ تو یہ تھان اور جو اور چیز اس کے بدلے میں لی گئی ہے سب مرد کی ہوں گی۔ سوائے ان چیزوں کے جو مرد نے عورت کے واسطے خریدی ہیں۔ یا دستور سے یہ معلوم ہو کہ یہ چیز خاوند نے عورت کے واسطے لی ہے تو وہ عورت کو ملے گی ◆ ایک مرد اپنی عورت کو اس کی ضرورت کی چیزیں دیا کرتا تھا اور کبھی کبھی اس کو درم بھی دے دیتا تھا اور کہتا تھا کہ ان درموں سے روئی خرید کر اس کا سوت کات تو عورت ایسا کرتی تھی اور اس کو بیچ کر گھر چلاتی تھی تو یہ سب اسباب عورت کا ہوگا ◆ ایک عورت نے خاوند کے نام سے اس کی مندیل (رومال) بنانے کے واسطے روئی کا سوت کاتا اور کپڑا بنے جانے سے پہلے وہ مر گئی تو سب سوت خاوند کا ہوگا ۔ فتاویٰ عالمگیری ◆

۷ <u>سوت کتوا کر کپڑا بنا یا اور فروخت کرتا تھا</u>۔ ایک شخص اپنی عورت کا قوام ہے (یعنی اس کا خرچ اپنے بندوبست سے اٹھاتا ہے) اور عورت کے واسطے جو رقہ خریدتا ہے اور عورت اس کا سوت کاتتی ہے اور خاوند یہ سوت جلاہے کو دیتا ہے چنانچہ ایسی صورت میں جولاہے نے چند تھان بنے پھر خاوند اور بیوی میں علیحدگی ہوئی تو اگر عورت نے اس غرض سے بنے ہوں کہ فروخت کئے جاویں یا اس سے خاوند کے کپڑے بنائے جاویں۔ تو یہ مرد کے ہوں گے اور اگر عورت نے اپنے واسطے ایسا کیا تو عورت کے ہوں گے ۔ فتاویٰ عالمگیری ◆

۸ <u>مکان کے متعلق فیصلہ</u>۔ اگر دونوں نے اس مکان کی نسبت جس میں وہ رہتے ہیں جھگڑا کیا کہ ہر ایک نے اپنا بتایا تو خاوند کا بیان تسلیم کیا جائے گا لیکن اگر عورت نے گواہ قائم کئے یا دونوں نے علیحدہ علیحدہ گواہ قائم کئے تو عورت کے گواہوں کی سنائی ہوگی ◆ (۱) اگر کوئی مکان مرد اور عورت دونوں کے قبضے میں ہو اور عورت نے گواہ قائم کئے کہ یہ مکان میرا ہے اور یہ آدمی میرا غلام ہے اور اس آدمی نے گواہ قائم کئے کہ یہ مکان میرا ہے اور یہ عورت میری بیوی ہے کہ میں نے اس سے ہزار درم پر نکاح کرکے اس کا پورا مہر ادا کر دیا ہے۔ لیکن مرد نے اس کے متعلق گواہ قائم نہ کئے کہ میں آزاد آدمی ہوں تو حکم دیا جائے گا کہ یہ مکان اور آدمی دونوں عورت کی ملک ہیں۔ اور ان دونوں میں نکاح نہیں ہوا ہے اور اگر مرد نے گواہ قائم کئے کہ میں اصلی آزاد ہوں اور باقی مسئلہ کی صورت سب یہی ہو تو مرد کی آزادی کا حکم ہوگا اور عورت اس کی بیوی مانی جائے گی۔ اور یہ حکم دیا جائے گا کہ یہ مکان اس عورت کی ملک ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری ◆

(۲) دیکھو مسئلہ ۲ ◆

۹ <u>اگر کوئی اور بھی ساتھ رہتا ہو</u>۔ یہ سب صورتیں جو بیان ہوئیں ہر حال میں اسی حکم پر رہیں گی۔ گو مکان خاوند کی ملک ہو یا بیوی کی ◆ اگر بیوی کے سوائے کوئی دوسرا شخص بھی کنبہ میں ہو مثلاً بیٹا اپنے باپ کی عیال میں ہو یا باپ اپنے اولاد کی عیال میں ہو یا ایسی کوئی اور صورت ہو تو شبہ کی صورت میں اسباب خانہ داری اس شخص کا ہوگا جس کی یہ پرورش میں ہیں ۔ فتاویٰ عالمگیری ◆

خلاصہ ۱۔ دست پیماں کا طریق عام نہیں ہے۔ پہلے اکثر یہ ہوا کرتا تھا کہ عورت کے متعلقین کو اکثر جہیز وغیرہ کے اخرجات کی وجہ سے روپیہ کی ضرورت ہو جاتی تھی تو خاوند کے متعلقین کچھ رقم عورت کے نام پر پیشگی دیدیا کرتے تھے۔ مگر اس صورت میں اکثر زیادہ جہیز کی توقع کی جاتی تھی۔ اور ہوتا بھی تھا کہ فی سینکڑہ دست پیماں کے بدلے تین سو چار سو کا جہیز ضرور ہوتا تھا۔ اگر نکاح سے پہلے منگنی ہو جانے پر عورت کے والدین کے پاس کچھ دیا بھیجے تو منگنی ٹوٹ جانے پر بعض قابل واپسی ہوتے ہیں اور بعض نہیں۔ اگر کسی عورت کو کوئی شخص اس امید پر خرچ خوراک دیتا رہے کہ آخرکار مجھ سے نکاح کریگی۔ مگر پھر اس نے نہ کیا تو خرچ واپس نہ ہوگا

۶۴ - دست پیماں کیا ہے۔ اور جہیز سے اس کا کیا تعلق ہے۔

(دیکھو دفعہ ۶۸ - ۵)

۱- دست پیماں وہ رقم یا زیور یا مال ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کے نام پر دیا جائے۔

۱۔ اس کو کبھی مہر معجل یا کابین یا اسباب دامادی بھی کہتے ہیں۔

۲- دست پیماں پر جہیز اس تناسب سے ملنا چاہیے کہ فی دینار دست پیماں پر تین یا چار دینار کا جہیز ہو۔

۱۔ اگر اس تناسب سے جہیز نہ دیا جائے تو خاوند اپنا دست پیماں واپس لے سکتا ہے۔ مگر امام مرغینانی نے لکھا ہے کہ نکاح مال کی غرض سے نہیں ہوا کرتا لہذا دست پیماں واپس نہ ہوگا۔

۳- ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کو تین ہزار دست پیماں دیا۔ مگر اس کے باپ نے باوجود امیر ہونے کے کچھ جہیز نہ دیا۔ تو خاوند باپ سے جہیز طلب کرسکتا ہے۔ ورنہ اپنا دست پیماں واپس لیلے۔

۱۔ ایک لڑکی کے باپ نے کسی سے وعدہ کیا کہ میں تم کو لڑکی کے ساتھ بہت سا جہیز دوں گا اگر تم مجھکو اس قدر دست پیماں دیدو۔ پھر دست پیماں لیکر جہیز نہ دیا تو خاوند کو اس قدر دست پیماں واپس لینے کا اختیار ہے جس قدر کہ اس طریق کی عورت کو جہیز دیا جاکر بچ رہے۔ مگر یہ صحیح ہے کہ کچھ واپس نہیں لے سکتا۔

۲۔ واپسی کا مطالبہ نہ کیا تو کچھ عرصہ میں حق مطالبہ جاتا رہے گا۔

سند ۱ دست پیماں۔ دست پیماں وہ نقدی یا مال یا زیور ہے کہ خاوند نکاح سے پہلے عورت کے واسطے بھیجتا ہے۔ اس کو اسباب دامادی۔ یا مہر معجل یا کابین کہتے ہیں۔ از کتب لغت۔

سند ۲ دست پیماں و جہیز کا تناسب۔ صدر الاسلام و علاء الدین نسفی نے بمقابلہ دست پیماں کے مقدار جہیز کا یوں فرمایا ہے کہ بمقابلہ ہر دینار دست پیماں کے تین یا چار دینار جہیز ہیں (۱) اگر باپ نے اس تناسب سے جہیز نہ دیا تو خاوند اپنا دست پیماں واپس لے سکتا ہے۔ امام مرغینانی نے فرمایا کہ صحیح یہ ہے کہ عورت کے باپ سے خاوند کچھ نہیں لے سکتا۔ اس واسطے کہ نکاح میں مال کا لالچ نہیں ہوا کرتا۔ فتاوی عالمگیری۔

(۳) دستِ پیماں دیا مگر جہیز نہ ملا۔ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور عورت کو تین ہزار دینار دستِ پیماں کے دئے۔ یہ عورت ایک امیر کی لڑکی ہے مگر باپ نے اس کو جہیز نہ دیا۔ تو امام جمال الدین وصاحب محیط نے فتویٰ دیا ہے کہ خاوند کو اختیار ہوگا کہ موافق دستور کے لڑکی کے باپ سے جہیز کا مطالبہ کرے اور اگر وہ جہیز نہ دے تو اپنا دستِ پیماں واپس لے لے۔ اسی کو اماموں نے اختیار کیا ہے ✤ (۱) ایک شخص نے دوسرے کو دھوکہ دیا کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح تیرے ساتھ بڑے بھاری جہیز پر کروں گا۔ اور تیرا دستِ پیماں اتنے دینار مجھے واپس دوں گا اور اس سے دستِ پیماں لے لیا اور لڑکی بغیر جہیز اس کو دے دی۔ تو اس کے متعلق کوئی روایت نہیں۔ لیکن صدر الاسلام اور مشائخ بخارا نے فتویٰ دیا ہے کہ اگر باپ نے بیٹی کو کچھ جہیز نہ دیا تو خاوند اس عورت کے جہیز کی قیمت وضع کرکے باقی رقم واپس لے لے۔ فتاویٰ عالمگیری ✤ اگر عورت خاوند کے گھر پہنچائی گئی ایسے جہیز کے ساتھ جو خاوند کے لائق نہ تھا تو خاوند کے واسطے جائز ہے کہ دی ہوئی نقدی (دستِ پیماں) عورت کے باپ سے واپس مانگے۔ جیسا کہ قنیہ میں مذکور ہے۔ درمختار ✤ یہ ایسی موقع کے واسطے ہے جبکہ عورت کا ولی خاوند سے جہیز کی تیاری وغیرہ کے واسطے پیشگی لیتا ہو۔ تو اگر جہیز کافی نہ دیا تو خاوند کو چاہیے کہ دی ہوئی رقم واپس مانگے۔ پھر عورت کو بھی لائق ہے کہ جہیز کا مطالبہ کرے۔ حاشیۃ المدنی ناقلاً عن البحر ✤ اگر بہت عرصہ تک خاوند خاموش رہا اور مطالبہ نہ کیا تو پھر حق مطالبہ جاتا رہے گا۔ لیکن نہر الفائق میں بزازیہ سے منقول ہے کہ صحیح یہ ہے کہ خاوند عورت کے باپ سے کچھ نہیں پھیر سکتا کیونکہ نکاح کے معاملہ میں نقدی یا مال کو دخل نہیں۔ درمختار ✤ سید احمد طحاوی نے فرمایا کہ یہ بات دستور کے خلاف ہے کیونکہ فی زمانہ جہیز کی کمی اور مہر کی زیادتی کی طرف لوگوں کی خاص توجہ ہے۔ اور یہ صحیح نہیں کہ نکاح کے معاملہ میں مال کو دخل نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے مال کے عوض نکاح کا عقد مباح کیا ✤

---

۶۵ - بعض اخراجات کی ذمہ داری جو خاوند یا بیوی نے کیے۔ یا ان کے والدین نے

۱- اگر نکاح سے پہلے عورت کو یا اس کے والدین کو ہدایا بھیجے گئے تو وہ نکاح کے بعد یا منگنی ٹوٹنے پر قابل واپسی ہوں گے یا نہیں حسب ذیل ہدایت کے بموجب عمل ہوگا۔

۱- منگیتر کو شکر چھوارے وغیرہ بھیجے۔ اب اگر وہ تقسیم کر دئے گئے بموجب ہدایت مرد کے تو منگنی ٹوٹنے پر وہ واپس نہ ہوں گے ✤ ۲- اگر نکاح کا پیغام دیا اور آپس میں ہدایا بھیجے گئے۔ پھر نکاح کے بعد علیحدگی ہونے پر اگر عورت نے ہدایا واپس لئے تو مرد بھی لے سکتا ہے ✤ ۳- کسی نے اپنی منگیتر کو کچھ رقم بھیجی اور گھر والوں نے مرد کے کپڑے اس رقم کے بنا دے۔ اگر اس شخص نے تصریح کر دی تھی کہ رقم ان کاموں میں لگانا تب تو قابل واپسی نہ ہوگی۔ ورنہ ہوگی۔

۲- اگر عورت نے اپنا کچھ مال واسباب خاوند کو بھیج کر کہلوایا کہ اس کو نکاح کے خرچ میں لانا تو خاوند کو چاہیئے کہ بعد نکاح وہ تمام اخراجات بیوی کو واپس کرے ✤

۳- اگر کسی عورت کو اس امید پر کھلایا پلایا کہ وہ نکاح کرنے پر راضی ہو جائے گی۔ مگر کچھ عرصہ بعد عورت نے نکاح سے انکار کر دیا۔ تو خرچ خوراک واپس نہیں لیا جائے گا ✤

۱- اگر مرد نے کوئی رقم نقد دی ہو تو واپس لے سکتا ہے ✤ اخراجات واپس لینے کی شرط ٹھہری ہو تب واپس لے سکتا ہے ✤ ۲- اگر امید نکاح کسی شخص نے کچھ عرصہ لڑکی کے باپ کی خدمت کی ہو۔ تو وہ اس سے صرف اجر مثل لے سکتا ہے ✤

۴- اگر لڑکی کے باپ نے کسی سے شرط کی تھی کہ اگر تم اتنے عرصہ میں مہر کی پوری رقم مجھ کو ادا کر دو گے

تو لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں گا۔ شرط پوری نہ ہوئی۔ اور وہ شخص ہدیہ بھیجتا رہا۔ تو جو چیزیں ہدایا میں سے لڑکی کے باپ کے پاس موجود ہوں وہ واپس لے سکتا ہے ؂

۵ - ایک عورت نے خاوند سے کہلا بھیجا کہ میرے مہر میں سے میرے غلاموں کو نفقہ دیتے رہو۔ مگر وہ ان سے کام بھی لیتا رہا۔ تو حسب دستور نفقہ جو ہو سکتا ہے وہ مہر میں شمار ہوگا ؂

روایات ۱ نکاح سے پہلے کے اخراجات۔ ایک شخص نے اپنی منگیتر کے اں شکر و چھوارے وغیرہ بھیجے پھر کسی وجہ سے منگنی ٹوٹ گئی۔ تو کیا وہ شخص شکر وغیرہ واپس لے سکتا ہے۔ شیخ نے جواب دیا کہ اگر لڑکی والوں نے اس شخص کی ہدایت پر شکر وغیرہ لوگوں کو بانٹ دی تو واپس نہیں لے سکتا۔ اگر ایسی ہدایت نہیں کی تھی تو واپس لینے کا حقدار ہے ۔۔ فتاویٰ عالمگیری ؂ ایک شخص نے عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور ہدیے بھیجے پھر اس کے بعد عورت نے بھی ہدیے بھیجے۔ پھر نکاح ہوا اور اس کے بعد علیحدگی۔ اور اس شخص نے کہا کہ جو ہدیے میں نے بھیجے تھے وہ واپس کرو۔ عورت نے بھی اپنا ہدیہ واپس چاہا۔ تو حکم قضا کے واسطے ظاہری طور پر اس شخص کا بیان قابل تسلیم ہوگا۔ اب اگر اس شخص نے ہدیہ واپس لے لیا تو عورت کو بھی اپنا ہدیہ واپس لینے کا اختیار ہے ؂ شیخ ابوبکر اسکاف نے فرمایا کہ اگر عورت نے ہدیہ بھیجتے وقت تصریح کر دی ہو کہ یہ اس شخص کے ہدیہ کا بدلہ ہے تب تو واپس لے سکتی ہے۔ اور اگر ایسا نہیں کیا تھا بلکہ صرف دل میں ایسی نیت کر لی تھی تو یہ عورت کی طرف سے ہبہ ہوگا۔ اور نیت کا کچھ خیال نہیں کیا جائے گا ۔۔ فتاویٰ عالمگیری و فتاویٰ قاضی خاں ؂

شیخ علی بن احمد سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی منگیتر کو دینار بھیجے۔ تو اس کے گھر والوں نے ان دیناروں کے اُس شخص کے واسطے کپڑے بنا دیے جیسا کہ دستور ہے۔ پھر اس کے بعد اس شخص نے کہا کہ جو رقم میں نے بھیجی تھی وہ مہر میں بھیجی تھی۔ تو شیخ نے فرمایا کہ بھیجنے والے کا بیان تسلیم کیا جائے گا ؂ پھر دریافت کیا گیا کہ اگر اُس نے دینار بھیجے اور کہا کہ اس میں سے جلاہے کی اجرت دینا۔ اور ایک بکری خریدنا اور باقی جو بقیہ ؂ میں خرچ کرنا جیسا کہ دستور ہے۔ تو عورت کے گھر والوں نے اس کی ہدایت کے بموجب کیا۔ پھر نکاح ہوا اور پھر صحبت۔ پھر اس شخص نے کہا کہ میں نے وہ دینار مہر میں بھیجے تھے۔ تو کیا اس شخص کا بیان قابل تسلیم ہے۔ تو شیخ ابو حامد نے فرمایا کہ اگر اس شخص نے تصریح کر دی تھی کہ ان کاموں کے واسطے بھیجے جاتے ہیں تب تو مہر میں شمار نہ ہوں گے ۔۔ فتاویٰ عالمگیری ؂

۲ نکاح کے اخراجات میں عورت نے مدد دی۔ ایک عورت نے اپنا مال اسباب خاوند کو دیا اور کہا کہ اس کو فروخت کر کے اخراجات ؂ نکاح میں صرف کرنا اور خاوند نے ایسا ہی کیا۔ تو کیا خاوند کو لازم ہے کہ وہ تمام اخراجات عورت کو واپس دے۔ فتاویٰ خجندی میں لکھا ہے کہ ضرور لازم ہے کہ واپس کرے ۔۔ فتاویٰ عالمگیری ؂

۳ نکاح کی امید پر عورت کو کھلایا پلایا۔ ایک عورت کسی مرد کی طلاق کی عدت میں ہے۔ اُس کو ایک شخص نے اس امید پر نفقہ دیا کہ عدت کے بعد میرے ساتھ نکاح کرے گی۔ عدت گزرنے پر اس نے نکاح سے انکار کر دیا تو اگر اس شخص نے نفقہ دیتے وقت یہ شرط مقرر کر لی تھی کہ میرے ساتھ نکاح کرے تو جو خرچ دیا ہے اس کو واپس لے سکتا ہے۔ خواہ عورت اس کے ساتھ نکاح کرے یا نہ کرے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ اگر عورت اس کے ساتھ نکاح کرے۔ تو خرچہ واپس نہیں لے سکتا۔ اور اگر نفقہ دینے میں یہ شرط نہیں لگائی تھی بلکہ نکاح کے لالچ سے نفقہ دیا تو اس میں مشائخ نے اختلاف [illegible]

؂ نکاح میں لہو و لعب وغیرہ جیسے چوتھی وغیرہ جیسی رسم ہے ؂ ؂ یعنی تم جو نکاح میرے ساتھ کرو۔ تو خرچ اس میں سے کرنا ؂

کیا ہے۔ اور زیادہ صحیح یہی ہے کہ وہ خرچ واپس نہیں لے سکتا۔ ایسا ہی صدر الشہید نے فرمایا ہے ۔ (۱) شیخ امام استاد نے فرمایا کہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ خرچہ واپس لے سکتا ہے۔ خواہ عورت اس کے ساتھ نکاح کرے یا نہ کرے۔ کیونکہ پھر یہ تو رشوت ہوئی اور یہ سب اس صورت میں ہے کہ جب مرد نے اس کو نقد رقم دی ہو کہ جس کو وہ اپنے خرچ میں فوراً لا سکی اور اگر صرف اس کے ساتھ کھانا کھاتی تھی تو اس سے کچھ واپس نہیں لے سکتا ۔ (۲) اگر ایک شخص نے کسی کے باغ انگور میں اس لالچ سے کام کیا کہ اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دے گا مگر اس نے نہ کیا تو اس سے اجر المثل لے سکتا ہے۔ خواہ اس نے لڑکی کے دینے کی شرط کی ہو یا نہ کی ہو۔ بشرطیکہ اس کو اتنا معلوم ہو کہ یہ اسی غرض سے اتنی محنت کر رہا ہے۔ استاد ظہیر الدین نے فرمایا کہ کچھ نہیں لے سکتا۔ فتاویٰ عالمگیری ۔

(۴) نکاح سے پہلے ہدیہ بھیجتا رہا۔ تو کیا واپس لے۔ ایک شخص نے ایک لڑکی سے منگنی کی۔ لڑکی کے باپ نے کہا کہ اچھا بشرطیکہ تو چھ مہینے یا سال تک مہر نقد ادا کر دے گا تو میں تیرے ساتھ نکاح کر دوں گا۔ پھر اس شخص نے لڑکی کے باپ کے گھر ہدیہ بھیجنا شروع کر دیا مگر اتنی مدت میں اس سے پورے مہر کا بندوبست نہ ہو سکا۔ باپ نے اس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح نہ کیا۔ تو سوال یہ ہے کہ جو مال اس نے مہر میں بھیجا ہے وہ واپس لے سکتا ہے یا نہیں تو مشائخ نے فرمایا ہے وہ مال موجود ہو یا ضائع ہو گیا ہو سب واپس لے سکے گا۔ اسی طرح جو ہدیہ ہو اور وہ موجود ہو اس کو بھی واپس لے سکتا ہے۔ اور جو ضائع ہو گیا اس میں سے کچھ نہیں لے سکتا۔ فتاویٰ عالمگیری ۔ وہ چیز بھی واپس لے لے جو بطور تحفہ کے بھیجی تھی۔ سوائے اشیاء ہالک و مستہلک کے۔ واپس لینا اس واسطے جائز نہیں ہے کہ ہدیہ میں معنی ہبہ کے ہیں۔ درمختار ۔

(۵) مہر میں سے نفقہ کی اجازت دینا اور رجوع کرنا۔ ایک عورت کے پاس لونڈی اور غلام ہیں۔ اس نے اپنے خاوند سے کہا کہ تو ان کو میرے مہر میں سے نفقہ دے دیا کر خاوند نے ایسا ہی کیا۔ پھر عورت بولی کہ میں اس کو مہر میں نہیں شمار کروں گی، کیونکہ تو نے ان لونڈی اور غلاموں سے خدمت لی ہے۔ تو شیخ امام ابو القاسم نے فرمایا کہ جو کچھ خاوند نے حسب دستور خرچ کیا ہے وہ مہر میں ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری ۔

۶۶ ۔ ولیمہ کیا ہے اور اسکے اخراجات کسکے ذمہ ہوتے ہیں ۔

۱ ۔ ولیمہ وہ دعوت ہے جو دلہن کو گھر میں لانے کے بعد دوسرے روز کی جائے ۔

۱ ۔ یہ دعوت دلہن کو گھر لانے کے بعد اسی روز یا دوسرے یا تیسرے روز تک درست ہے اس کے بعد نہیں ۔

۲ ۔ ولیمہ کے اخراجات دولہا کے ذمہ ہوتے ہیں ۔

مسائل (۱) ولیمہ کیا ہے ۔ ولیمہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص نکاح کر کے لاوے اور بیوی سے ہم بستر ہو تو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں اور قرابت داروں اور دوستوں کو بلاوے اور کوئی جانور ذبح کر کے ان کے واسطے کھانا پکاوے ۔ فتاویٰ عالمگیری ۔

(۲) ولیمہ قبول کرنا ۔ لوگوں کو چاہئے کہ ضیافت ولیمہ قبول کریں اور اگر قبول نہ کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ۔ فتاویٰ عالمگیری ۔

(۳) ولیمہ تین دن تک درست ہے ۔ جس روز نکاح کر کے عورت کو گھر لایا اور رات گذاری ہے اسی روز دعوت کرے یا اس کے دوسرے روز کرے یا تیسرے روز کرے پھر رسم ولیمہ جاتا رہتا ہے ۔ فتاویٰ ظہیریہ ۔

باب ۱۰ فصل سوم نکاح کے متعلق شرائط و حیل شرعی باب ۱۰

خلاصہ :- نکاح کے متعلق بعض حیلے بھی ہوتے ہیں۔ مگر صرف حدود شریعت کے اندر۔ اور یہ حیلے بھی متعدد ہیں جنکو ہمنے تفصیل سے بیان کردیا ہے جب نکاحنامہ تیار کیا جائے تو ان امور پر جو دفعہ ۱۰ میں بیان کئے گئے ہیں ضرور غور کرلیں کیونکہ بعض موقع پر بعض اہم امور درج کرنے رہجاتے ہیں مثلاً خاوند یا بیوی یا دونوں نابالغ ہوں تو کیا شرائط ہوں یا مہر کے متعلق ضمانت کی ضرورت پیش آئے یا نکاح بلا اجازت ولی ہو تو کیا شرائط ہونگی ؛

۶۷ - بعض حیلے و تجاویز جو جائز رکھی گئی ہیں -

۱- ایک شخص نے ایک عورت کی نسبت قاضی کے روبرو کہا کہ میرا نکاح اس سے نہیں ہوا اور درحقیقت نکاح ہوا تھا مگر گواہ مر گئے۔ تو عورت دوسرا نکاح کیونکر کرے ؛

۱- مرد اگر اس کو طلاق دے تو نکاح ثابت ہوگا- اور امام اعظم کے نزدیک نکاح میں قسم نہیں لی جاتی- تو قاضی کو چاہئے کہ خاوند سے کہے کہ وہ عورت سے کہے کہ اگر تو میری بیوی ہے تو تجھکو تین طلاق ہیں- تو نکاح سے اقرار بھی نہ ہوا اور عورت نکاح سے آزاد بھی ہوگئی ؛

۲- ایک شخص نے ایک عورت کی نسبت قاضی کے روبرو کہا کہ میرا نکاح اس سے ہوا ہے- قاضی نے (بنا بر قول امام ابو یوسف و امام محمد) عورت سے قسم لینی چاہی تو وہ قسم سے کیونکر بچے ؛

۱- عورت کو چاہئے دوسرا نکاح کرے۔ تو اب اگر قسم پر پہلے نکاح کا اقرار کیا تو لا حاصل ہے ؛

۳- ایک شخص نے چاہا کہ اپنے نکاح کی تجدید کرے۔ مگر مہر دوسرا لازم نہ آئے۔ تو کیا کرے ؛

۱- چاہئے کہ مہر کا ذکر نہ کرے- یا مہر اول ہی پر تجدید نکاح کرے۔ تو دوسرا مہر لازم نہیں آئے گا ؛

۴- ایک نکاح کے موقع پر لڑکی کے باپ سے درخواست کی گئی کہ کچھ مہر کی وصولیت ظاہر کردے۔ تو کیونکر کرے ؛

۱- بذریعہ ہبہ۔ اگر لڑکی بالغ ہے تو اس کی اجازت سے ہوگا۔ اور خود ذمہ دار بنے گا۔ اگر لڑکی نابالغ ہے۔ تو لڑکی کا باپ ذمہ دار بن سکتا ہے- بشرطیکہ لڑکے کے باپ سے امیر ہو ؛ ۲- مہر میں کمی کرکے نکاح نامہ تحریر کریں ؛

۵- ایک نکاح کے موقع پر کچھ مہر معجل کچھ موجل اور کچھ ہبہ قرار پایا- اب اگر خاوند کے باپ کو ضامن بنائیں تو وہ کیونکر ذمہ داری سے بچے ؛

۱- باپ کہے کہ میں اسقدر مہر ہبہ کرتا ہوں اور اگر عورت نے اجازت نہ دی تو یہ میرے ذمہ ہوگا ✤

۶- آقا اپنے غلام کا نکاح کرنا چاہتا ہے مگر خوف ہے کہ نکاح کے بعد خدمت میں تساہل کریگا تو کیا کرے؟

۱- آقا کو چاہئے کہ یہ شرط کرے کہ نکاح کیا جاتا ہے مگر طلاق دینے کا مجھ کو اختیار رہے گا۔ اگر غلام قبول کرے تو ایسا ہوگا ✤

۷- نکاح پر اگر عورت کو خوف ہو کہ خاوند باہر کسی شہر سے جائے گا۔ یا دوسرا نکاح بھی کریگا تو کیا تدبیر کرے؟

۱- تجویز سے پہلے اپنا مہر مقرر کرے۔ اور پھر خاوند سے یہ اقرار کرے کہ اگر باہر شہر سے جائے گا تو پہلے مہر مثل دینا ہوگا۔ جو کہ ایک لاکھ درہم ہوگا۔ اور خاوند اس کو تسلیم کرے۔ مگر یہ حیلہ بعض علماء چالاکی پر محمول سمجھتے ہیں ✤

۲- تجویز کسی معتبر شخص پر مثلاً اپنے رشتہ دار پر قرضہ کا اقرار کرے کہ میں فلاں کی قرضدار ہوں۔ تو قرضخواہ روک سکتا ہے ✤

۸- اگر آقا نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے غلام سے کر دیا۔ تو کیا تجویز کرے کہ اس کے مرنے کے بعد نکاح فاسد نہ ہو جائے ✤

۱- چاہئے کہ پہلے غلام کو کسی قدر مال پر مکاتب کر دے اور پھر اس سے نکاح کر دے ✤

۹- ایک عورت کسی سے نکاح کرنا چاہتی ہے۔ مگر یہ چاہتی ہے کہ میرے ولی یا متعلقین کو یہ معلوم نہ ہو۔ تو کیا کرے ✤

۱- پہلے اس مرد سے نکاح کرے۔ اور پھر اپنے نکاح کر دینے کا اختیار اس مرد کو دے۔ پھر اگر خاوند بھی اپنے تئیں چھپانا چاہے تو وہ طریق اختیار کرے جس کا ذکر سند ۵ میں کیا گیا ہے ✤

۱۰- دو بھائیوں کا نکاح دو بہنوں سے ہوا۔ غلطی سے بیویاں بدل گئیں اور صحبت ہوئی اب کیا کریں؟

۱- دونوں کو چاہئے کہ اپنی اپنی بیویوں کو طلاق دیدیں۔ اور نکاح ان سے کریں۔ جن سے صحبت ہوئی ✤

---

۱ ہندہ زید کی بیوی ہے مگر زید منکر ہے۔ ہندہ نے زید پر دعویٰ کیا کہ اس نے مجھ سے نکاح کیا ہے۔ مگر زید اس بات سے منکر ہے۔ (۱) عورت کے پاس گواہ نہیں ہیں۔ اور امام اعظم کے نزدیک نکاح کے متعلق قسم نہیں لی جاتی۔ عورت نے قاضی سے کہا کہ میں اب اور نکاح نہیں کر سکتی کیونکہ یہ میرا خاوند موجود ہے مگر نکاح سے انکار کرتا ہے۔ تو آپ اس کو حکم دیں کہ یہ مجھے طلاق ہی دیدے کہ میں دوسرا نکاح کر سکوں۔ مگر زید اس کو طلاق دے نہیں سکتا۔ کیونکہ طلاق دے تو نکاح کا مقر ہے۔ تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے ✤ امام زاہد علی بزدوی سے منقول ہے کہ قاضی کو چاہئے کہ خاوند سے کہے کہ وہ اس طرح کہے کہ اگر تو میری بیوی ہے تو تجھ پر تین طلاق ہیں۔ تو اس طرح وہ شخص اس کے نکاح کا مقر نہ ہوگا۔ اور اس پر کچھ لازم بھی نہ ہوگا۔ اور اگر وہ اس کی بیوی ہوئی تو نکاح سے باہر ہو جائے گی۔ اور اس کو دوسرے نکاح کا اختیار ہو جائے گا۔ فتاوی عالمگیری ✤

۲ زید ہندہ کو بیوی بتاتا ہے۔ زید نے ہندہ پر دعویٰ کیا کہ میرا اس سے نکاح ہوا۔ اور قاضی نے بنا بر قول ابو یوسف اور امام محمد ہندہ سے قسم لینی چاہی تو ہندہ اس حیلہ سے اپنے اوپر سے قسم دور کر سکتی ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص سے اپنا نکاح کرلے۔ کیونکہ جب کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لیا تو پہلے شخص

کیواسطے قسم نہیں لی جائے گی۔ کیونکہ قسم لینے سے مطلب یہ ہے کہ وہ قسم سے نکول کرے تاکہ مدعی کے واسطے اقرار نکاح ثابت ہو۔ مگر دوسرا خاوند کر لینے کے بعد اگر اس نے مدعی کے حق میں نکاح کا اقرار کیا۔ تو اس کا اقرار صحیح نہیں ہوگا۔ تو قسم نہیں لی جائے گی۔ کیونکہ اس کا مطلب فوت ہوگیا۔ فتاویٰ عالمگیری ✤

(۳) نکاح کی تجدید ہوئی مگر مہر دہی رہا ۔ ایک شخص نے چاہا کہ اپنے نکاح کی تجدید کرے یعنی باوجودیکہ نکاح اس میں اور اس کی بیوی میں قائم ہے مگر وہ چاہتا ہے کہ پھر ایجاب و قبول ہو اور نکاح کیا جاتے مگر ایسا ہو کہ دوسرا مہر بھی کسی طرح لازم نہ آئے۔ جاننا چاہئے کہ اگر زید نے ہند سے کسی مہر معلوم پر نکاح کیا اور پھر دوبارہ اس سے دوسرے مہر پر نکاح کیا تو اس کے ذمہ دوسرا مہر واجب ہونے میں اختلاف ہے جیسا کہ کتاب النکاح میں ذکر ہوا (دیکھو دفعہ ۸۔ ۲۲) اگر وہ یہ چاہے کہ نکاح کی تجدید کرے مگر بلا خلاف اس کے ذمہ دوسرا مہر لازم نہ ہو جائے تو یہ کرنا چاہئے کہ نکاح کی تجدید کرے یعنی ایجاب و قبول آپس میں ہو۔ مگر مہر کا ذکر نہ کرے۔ یا اس طرح کرے کہ پہلے ہی مہر پر تجدید نکاح کرے۔ تو اس طرح دوسرا مہر اس پر لازم نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری ✤

(۴) بیٹی کے مہر کے حصہ کی وصولیابی باپ کیونکر اپنے ذمہ سے ہے ۔ اگر باپ نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی شخص کے ساتھ کیا اور خاوند کے رشتہ داروں نے باپ سے یہ درخواست کی کہ کسی قدر مہر کی وصولیابی کا اقرار کرلو۔ تو ایسا اقرار باطل ہے۔ کیونکہ مجلس نکاح کے حاضرین جانتے ہیں کہ یہ بات جھوٹ ہے ✤ (۱) اگر ہبہ کرنے کی درخواست کی تو اگر یہ بیٹی (عورت) بالغ ہے اور باپ نے کہا کہ میں اپنی بیٹی کی اجازت سے اتنا مہر ہبہ کرتا ہوں اور پھر خاوند کے واسطے اپنی بیٹی کیطرف سے ضامن ہوا یعنی یوں کہا کہ اگر میری بیٹی نے ہبہ کی اجازت دینے سے انکار کیا اور تم سے (یعنی خاوند سے) پورا مہر لیا تو میں بقدر ہبہ کے اس کی طرف سے تمہارے واسطے ضامن ہوں تو یہ ضمانت صحیح رہیگی۔ اگر بیٹی (یعنی عورت) نابالغ ہے تو اس صورت میں ہبہ کے ذریعہ کوئی حیلہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن چاہیے کہ جسقدر مہر بذریعہ ہبہ ساقط کرنا منظور مثلاً اتنا مہر خاوند اپنی بیوی کیواسطے اس کے باپ کے ذمہ لگادے اور حوالہ کردے بشرطیکہ لڑکی کا باپ بمقابلہ لڑکے کے دولتمند ہو۔ تو خاوند کے ذمہ سے چھوٹ جائیگا۔ یا یوں کیا جائے کہ جسقدر مہر کم کرانا ہو اسقدر کم کر کے باقی پر عقد نکاح کریں۔ چنانچہ اگر پانچ سو درم میں سے سو درم کی ہبہ واقع ہونے پر اتفاق کیا گیا ہو تو چاہیے کہ مہر ہی کو چار سو درم قرار دیں ۔۔۔ فتاویٰ عالمگیری ✤

(۵) باپ مہر معجل و موجل و ہبہ کی ضمانت سے بچنا چاہتا ہے ۔ ایک شخص نے اپنی بالغ لڑکی کے مہر میں سے کچھ موجل کچھ معجل اور کچھ ہبہ قرار دیا۔ پھر خاوند کے رشتہ داروں نے لڑکی کے باپ سے ضمانت مانگی۔ باپ اس فکر میں ہے کہ میرے ذمہ کچھ دینا لازم نہ آجائے ✤ (۱) تو اس کو یوں کہنا چاہئے کہ میں اسقدر مہر ہبہ کرتا ہوں۔ اور اگر لڑکی نے ہبہ کی اجازت نہ دی تو یہ میرے ذمہ ہوگا۔ اس طرح نہ کہے کہ میں اس لڑکی کی اجازت سے ہبہ کرتا ہوں۔ جیسا کہ پہلے مسئلہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ تو ایسا کہنے سے اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں آئے گا۔ فتاویٰ عالمگیری ✤

(۶) غلام کا نکاح کردے اور وہ کام میں تساہل نہ کرے ۔ ایک شخص کا ایک غلام ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کا نکاح کسی آزاد عورت یا لونڈی سے کردے۔ مگر ڈر ہے کہ کام میں نکاح کے بعد سستی نہ کرے اور پھر کوئی اور مشتری بھی اس کی خریداری کی طرف راغب نہ ہوگا ✤ (۱) تو حیلہ یہ ہے کہ اس سے یہ کہے کہ میں نے یہ لونڈی یا آزاد عورت تیرے نکاح میں اس شرط پر دی کہ اس عورت کے طلاق کا اختیار میرے ہاتھ میں ہے جب چاہوں گا۔ اس کو طلاق دیدوں گا۔ تو اگر غلام نے یہ بات قبول کرلی تو مالک اس کی طلاق کا مختار ہوجائے گا۔ جب چاہے گا اس کو طلاق دے سکے گا ۔۔ فتاویٰ عالمگیری ✤

(۷) نکاح کے بعد خاوند عورت کو باہر شہر نہ لے جاسکے ۔ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا۔ اور عورت کو یہ خوف ہوا کہ یہ مجھکو اپنے ساتھ دوسرے شہر لے جائے گا۔ یا ایک نکاح اور بھی کرے گا۔ تو عورت نے سوائے قسم کے اور طور پر پختگی کرنی چاہی۔ (۱) تو حیلہ یہ ہے کہ اپنے تئیں مہر مسمیٰ پر اس کے نکاح میں دے اور شرط یہ کرے کہ اس کو کسی باہر شہر نہیں لے جائے گا۔ اور اگر لے جائے تو پہلے اس کا مہر مثل دے دے۔ اور خاوند یہ اقرار کرے کہ اُسکا مہر مثل دو لاکھ مثلاً ایک لاکھ درم ہیں (یعنی اس قدر درم مقدار بیان کردے جو دراصل اس کے مہر مثل سے زیادہ ہو اور خاوند کو ادائیگی بارہو) پھر اپنے اقرار پر گواہ کرے۔ تو جب خاوند اس کو شہر سے باہر دوسرے شہر لے جانے کا قصد کرے تب عورت اس سے پورے مہر مثل کا مواخذہ کرے ✤ اس کے متعلق قاضی ابو علی نسفی فرماتے ہیں کہ خاوند کی طرف سے ایسا اقرار جب ہی صحیح ہوگا جبکہ اس قدر بڑی رقم اس کی مہر مثل ہوتی برداشت کی جاسکے۔ اور اگر یہ امر محال ہو۔ یعنی عموماً ایسا نہ ہوتا ہو۔ تو یہ اقرار صحیح نہیں ہوگا ✤ بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ صورت مذکورہ ان ہی امام کے قول کے موافق حیلہ ہوسکتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ شرط دوم مثل شرط اول کے جائز ہے۔ مگر ایسے امام کے نزدیک جو شرط دوم کو جائز نہیں سمجھتے ان کے نزدیک اگر خاوند اس کو لیکر باہر چلا گیا تو عورت کو صرف مہر مثل ملے گا نہ زیادہ اور یہ حیلہ ٹھیک نہ ہوگا ✤ پھر درصورتیکہ ایسا اقرار جائز ہو اور ایسی شرط موافق قول ایسے

امام کے ہو جو اس کو جائز رکھتا ہے جائز ٹھہری۔ حالانکہ عورت جانتی ہے کہ جس قدر مہر مثل کا اس کے خاوند نے اقرار کیا ہے وہ درحقیقت مہر مثل سے کہیں زیادہ ہے۔ اور خاوند نے اس کو باہر لے جانا چاہا تو عورت کو حکم قضا کے موافق اس مہر اقراری کے لینے کا خاوند سے اختیار ہوگا۔ لیکن اس کے اور خدا تعالیٰ کے درمیان از راہ دیانت اس کو مہر مثل سے زیادہ لینا جائز نہ ہوگا۔ ہاں اس صورت میں جبکہ خاوند اس کو بخوشی دے ـــ فتاویٰ عالمگیری ✤ (۲) اگر عورت نے بغیر حیلہ کے اس شخص سے نکاح کیا۔ اور پھر خاوند نے چاہا کہ اس کو شہر سے باہر لے جائے۔ اور عورت نے چاہا کہ کوئی ایسا حیلہ کرے کہ خاوند اس کو باہر نہ لے جا سکے۔ تو ایسا کرے۔ کہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی وغیرہ کے واسطے جس پر اس کو اعتماد ہو اپنے پر بہت سے قرضہ کا اقرار کرے (یعنی کہے کہ میں باپ یا بیٹے وغیرہ کی اس قدر قرضدار ہوں) اور اس پر گواہ بھی قائم کرے۔ تو جب خاوند شہر سے باہر لے جانا چاہے تو جس کے واسطے قرضہ کا اقرار کیا ہے وہ اس کو باہر لے جانے سے روکے گا ✤ لیکن یہ حیلہ امام ابو یوسف کے نزدیک حیلہ ہو سکتا ہے لیکن امام محمد کے نزدیک لغو ہے کیونکہ ان کے خیال میں قرضہ کا اقرار عورت کے حق میں صحیح ہے (یعنی عورت ہی تک محدود رہے گا) خاوند کے حق میں موثر نہ ہوگا چنانچہ جس کے متعلق قرضہ کا اقرار کیا ہے وہ مانع نہیں ہو سکتا کہ خاوند اس عورت کو باہر نہ لے جائے۔ اچھا اگر بقول امام ابو یوسف یہ حیلہ درست بھی ہو اور مقرلہ کو یہ خوف ہو کہ شاید خاوند قسم دلائے کہ تو قسم کھا کہ اس عورت پر تیرا اس قدر قرضہ ہے تو جھوٹی قسم کس طرح کھائے تو یہ حیلہ ہو سکتا ہے کہ مقرلہ اس عورت کے ہاتھ اسقدر قرضہ کی عوض ایک کپڑا فروخت کر دے۔ تو پھر قسم کھائے تو گنہگار نہ ہوگا ✤ اگر عورت چاہے کہ ایسا حیلہ کرے جو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک درست ہو تو اس طرح کرے کہ جس شخص پر عورت کو اعتماد ہو اس سے کوئی چیز بہت بڑی قیمت پر خریدے یا کسی معتمد علیہ کی طرف سے اس کے حکم سے یا بلا حکم اس کے کفالت کرے تو بائع و مکفول لہ کو اختیار ہوگا کہ جملہ ائمہ کے قول کے موافق اس عورت کو باہر جانے سے منع کریں۔ یہاں تک کہ قیمت یا قرضہ ادا ہو جائے۔ اور اگر عورت نے کفالت کا اقرار کر دیا تب بھی سب کے نزدیک مکفول لہ کو اختیار ہوگا کہ عورت کو باہر جانے سے روکے۔ تو ائمہ کے نزدیک یہ حیلہ بھی صحیح رہے گا ✤ حاصل یہ ہے کہ جس صورت میں عورت اقرار کرے گی اور اس مقربہ کا کوئی سبب بیان کرے گی تو اقرار ائمہ کے نزدیک مقرلہ و خاوند کے حق میں صحیح ہوگا حتیٰ کہ مقرلہ کو بالاتفاق اختیار ہوگا کہ عورت کو خاوند کے ساتھ باہر جانے سے منع کرے۔ اور جس صورت میں کہ عورت اقرار تو کرے گی مگر مقربہ کا سبب بیان نہیں کرے گی تو خاوند کے حق میں اس کا اقرار موثر ہونے میں ایسا ہی اختلاف ہوگا جیسا بیان ہوا ـــ فتاویٰ عالمگیری ✤

۸ غلام کا نکاح آقا کے مرنے پر فاسد نہ ہو۔ اگر کسی نے اپنے غلام سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ اور پھر آقا مر گیا تو نکاح فاسد ہو جائے گا (دیکھو دفعہ؟) کیونکہ لڑکی اگر اکیلی وارث ہوئی تو پورے غلام کی مالک ہوئی۔ اور اگر کوئی اور وارث بھی شریک ہے تو حصہ غلام کی مالک ہوئی تو کسی طرح بھی ہو مالک ہونے سے نکاح فاسد ہو جائے گا۔ تو اگر آقا نے چاہا کہ اس کے مرنے پر نکاح فاسد نہ ہو جائے تو حیلہ یہ ہے کہ غلام کو کسی قدر مال پر مکاتب کرے۔ اور پھر اپنی لڑکی کا اس سے نکاح کر دے۔ تو آقا کے مرنے پر نکاح فاسد نہ ہوگا ـــ فتاویٰ عالمگیری ✤

۹ عورت نکاح کرلے اور کسی کو خبر نہ ہو۔ ایک مرد نے ایک عورت سے درخواست کی کہ میرے ساتھ نکاح کر لے تو عورت نے منظور کر لیا۔ مگر اب خوف یہ ہے کہ اس کے ولی کو یہ بات معلوم نہ ہو جائے ✤ (۱) عورت کو چاہیئے کہ اپنے نکاح کرا دینے کا اختیار اسی مرد کے ہاتھ میں دے۔ تو اس کا یہ نکاح جائز ہو جائے گا۔ اگر خاوند نے یہ بات اچھی نہ خیال کی کہ گواہوں کے روبرو اس عورت کا نام لے تو حیلہ یہ ہے کہ امام خصاف نے فرمایا ہے کہ جب عورت نے اپنے نکاح کا اختیار اس مرد کے ہاتھ میں دیا ہے۔ اور دونوں نے آپس میں کسی قدر مہر پر اتفاق کیا تو خاوند کو چاہیئے کہ گواہوں کے روبرو حاضر ہو کر کہے کہ میں نے ایک عورت سے اپنے ساتھ نکاح کرنے کو کہا اور اس کو اتنا مہر دیا تو وہ رضامند ہو گئی اور اس نے اپنے اس کام کا اختیار مجھے دیا کہ میں اس سے نکاح کر لوں تو میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ میں نے اس عورت سے جس نے اپنے نکاح کا اختیار اتنے مہر پر مجھے دیا ہے نکاح کیا تو دونوں کے درمیان نکاح منعقد ہو جائے گا بشرطیکہ مرد اس کا ہم کفو ہو ✤ امام خصاف نے اس حیلہ کی نسبت ایسا ہی ذکر فرمایا ہے مگر شیخ اجل شمس الائمہ حلوائی کی رائے میں امام خصاف نے جواز نکاح کے واسطے اسی قدر شناخت پر اکتفا کیا ہے۔ بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ یہ تو صرف امام خصاف کی رائے ہے اور اسی سے نکاح کے جائز ہونے میں کلام ہے کیونکہ عورت اتنی بات سے شناخت نہیں کی جا سکتی۔ اور ایسا ہی مشائخ بلخ سے منقول ہے ـــ شمس الائمہ حلوائی نے فرمایا کہ امام خصاف علم کی کان ہیں اور وہ ایسے شخص ہیں کہ ان کی پیروی صحیح ہے ـــ فتاویٰ عالمگیری ✤

۱۰ دو بھائیوں کے نکاح میں بیویاں بدل گئیں۔ امام ابوحنیفہ کی فطانت۔ دو بھائیوں نے دو بہنوں سے نکاح کیا۔ اب غلطی یہ واقع ہوئی۔ کہ صحبت کی رات ایک کی منکوحہ دوسرے کے پاس غلطی سے بھیجدی گئی۔ اور کسی کو خبر نہ ہوئی۔ صبح یہ بات معلوم ہوئی۔ تو یہ معاملہ امام اعظم کے روبرو پیش کیا گیا۔ تو آپنے فرمایا کہ دونوں میں سے ہر ایک شخص اپنی منکوحہ کو ایک طلاق بائن دیدے۔ پھر اُن عورتوں سے نکاح کرلیں جن سے شب صحبت ہوئی + + مناقب امام ابوحنیفہ میں اس مسئلہ کا ذکر صراحت کے ساتھ ہے اور اس طرح ہے۔ کہ کوفہ کے شریف خاندان میں ایسا موقع ہوا۔ اور اس نکاح کے متعلق طعام ولیمہ میں بڑے بڑے علمار شامل تھے۔ اور ان میں امام ابوحنیفہ بھی تھے کہ اس زمانہ میں آپ جوان تھے۔ طعام ولیمہ کھایا جارہا تھا اور علمار دسترخوان پر بیٹھے تھے کہ ایک غل وشور سنائی دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا ہوا۔ عورتوں نے بتایا کہ شب زفاف میں غلطی واقع ہوئی کہ دونوں بھائیوں میں سے ایک کی منکوحہ دوسرے کے پاس بھیجدی گئی۔ اور دونوں نے اسی عورت سے صحبت کی جو بھیجی گئی تھی۔ تو غل اس وجہ سے مچا رہے ہیں کہ علمار اس وقت دسترخوان پر ہیں اس مسئلہ کو ان سے سلجھوانا چاہیے۔ تو معاملہ دسترخوان پر پیش ہوا۔ تو امام سفیان ثوری رح نے فرمایا کہ ایسی صورت میں حضرت علی رض نے یہ حکم دیا ہے کہ دونوں خاوندوں میں سے ہر ایک پر اس عورت کا مہر لازم ہوگا جس نے ان سے صحبت کی ہے۔ اور ہر ایک عورت پر عدت ہوگی۔ اور بعد گذرنے عدت کے اس کا خاوند اس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے + امام ابوحنیفہ دسترخوان کے ایک طرف بیٹھے تھے وہ اس مسئلہ کے سوچنے میں بالکل منہمک تھے کہ کبھی دسترخوان پر انگلی مارتے اور چپ بیٹھ جاتے تھے۔ ایک شخص آپ کے قریب ہی بیٹھا تھا اس نے ان سے کہا کہ اگر آپ کو اس معاملہ میں کچھ معلوم ہے تو بتائیے۔ تو ابوسفیان ثوری غصہ ہوکر بولے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حکم کے سامنے آپ کے پاس کیا نیا حکم ہوگا۔ (۱) تو امام ابوحنیفہ بولے دونوں خاوندوں کو میرے پاس بلاؤ۔ دونوں حاضر ہوئے تو آپ نے دونوں سے پوچھا کہ تم کو وہ عورت پسند ہے جس سے صحبت کی ہے۔ دونوں نے کہا ہاں پسند ہے۔ پھر دونوں سے کہا کہ تم اپنی اپنی منکوحہ کو طلاق بائن دیدو۔ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا۔ پھر دونوں کا نکاح اُن ہی عورتوں سے کردیا جن سے انھوں نے شب گذشتہ میں صحبت کی تھی۔ پھر فرمایا کہ اپنی اپنی مدخولہ بیوی کے پاس جاؤ اللہ تعالےٰ تم میں برکت دے۔ پھر ابوسفیان بولے کہ تم نے یہ کیا کیا۔ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ میں نے ایسی بات کی جو سب سے بہتر ہے اور باہمی محبت باقی رہیگی تم نہیں دیکھتے کہ اگر دونوں میں سے اس امر پر صبر بھی کرلیتا کہ عدت گذر جائے تو بیوی آئے تب بھی اس کے دل میں یہ خیال ضرور رہتا کہ میری اس بیوی کے ساتھ میرے بھائی نے صحبت کی ہے۔ تو میں نے یہ کیا کہ ہر ایک سے اس کی منکوحہ کو طلاق دلوادی۔ اور چونکہ دونوں نے اپنی اپنی منکوحہ سے صحبت نہیں کی اور نہ خلوت تو طلاق کی عدت لازم نہ آئی پھر میں نے ہر ایک کو اسی عورت سے تزویج کیا جس سے اس نے صحبت کی تھی۔ اور وہ اسی کی معتدہ ہے۔ اور اس کی عدت اس کے نکاح کے مانع نہیں ہے + تو اس فیصلہ پر ہر ایک اپنی اپنی بیوی کو لیکر خوش خوش چلا گیا۔ وہاں کے علمار نے امام ابوحنیفہ کی فطانت اور حسن تامل سے تعجب کیا۔ فتاویٰ عالمگیری +

---

۶۸ - نکاح نامہ میں یہ امور قابل ذکر ہیں۔

۱ - نکاحنامہ میں یہ امور قابل ذکر ہیں۔

۱ - فریقین نکاح مع ولدیت + **۲** - فریقین کے ولی (اگر نابالغ ہوں اور ولی کے تابع ہوں) + **۳** - عورت کی رضامندی نکاح کے متعلق + **۴** - عورت کی اجازت نکاح کرنے کے واسطے جو ولی نے حاصل کی + **۵** - مقدار مہر + **۶** - مہر مثل یا مہر معجل یا موجل ہے + **۷** - خاوند مہر اور نفقہ ادا کرنے کے قابل ہے + **۸** - فریقین کا ہم کفو ہونا + **۹** - کوئی وجہ نہ پانا جس سے فریقین نکاح میں نکاح فاسد ہو۔ یا اور طریق پر ناجائز ہو + **۱۰** - مرد پر مہر کی ادائیگی بطور قرضہ واجب ہے + **۱۱** - یہ عورت آج کی تاریخ سے اس شخص کی بیوی ہوئی + **۱۲** - نکاح صحیح ہوا بموجودگی حاضرین مجلس + **۱۳** - نکاح منعقد ہوا بموجودگی فلاں فلاں گواہاں عادل + **۱۴** - آج بتاریخ فلاں وقت فلاں فریقین کا نکاح ہوا + طرز دیگر سند میں دیکھو

۲- اگر خاوند یا بیوی نابالغ ہوں تو یہ امور بھی قابل ذکر ہیں -

(۱) اگر لڑکی نابالغ ہو - اور لڑکا بھی - ۱- فلاں شخص نے اپنی نابالغ لڑکی فلاں ابن فلاں نابالغ کو دی ÷ ۲- مہر اسقدر قرار پایا ÷ ۳- لڑکا و لڑکی ہر دو بولایت پدری نکاح کئے گئے ÷ ۴- نکاح روبرو گواہان عادل کے ہوا ÷ ۵- یہ لڑکی اس لڑکے کی ہم کفو ہے ÷ ۶- عورت کا مہر اسکا مہر مثل

(۲) لڑکی نابالغ باپ ولی - ۱- فلاں شخص کا نکاح فلاں لڑکی سے اس کی باپ کی ولایت سے ہوا ÷ ۲- اس قدر مہر معجل اور اس قدر میعادی بوعدہ ایک سال فلاں شخص کے مواجہہ میں قبول کیا ÷ ۳- عورت کے بالغ ہونے پر یہ مہر واجب الادا ہے خاوند ادا کرے گا ÷ ۴- شرط یہ ہے کہ لڑکی سے معاشرت میں خدا تعالےٰ کے خوف سے نیک طریق اختیار کرے گا ÷ ۵- یہ شخص لڑکی کا ہم کفو ہے ÷

(۳) لڑکی نابالغ دادا ولی - ۱- فلاں بنت فلاں کو اس کے باپ فلاں کے مرنے کے بعد اس کے دادا نے فلاں بن فلاں کے نکاح میں دیا ÷

(۴) لڑکی نابالغ بھائی حقیقی یا علاتی ولی - ۱- فلاں بنت فلاں کو اس کے برادر حقیقی (یا علاتی) نے بحیثیت اس کے ولی کے (کہ بحکم قاضی ولی قرار پایا) فلاں بن فلاں کے نکاح میں دیا (قاضی یا حاکم کے حکم لینے کی ضرورت اس وجہ سے ضرور ہے کہ سوائے باپ اور دادا کے نابالغہ کا نکاح کسی اور کے ذریعہ ہونے میں علماء کا اختلاف ہے) ÷

(۵) لڑکی نابالغ چچا ولی - ۱- فلاں بنت فلاں کو اس کے چچا (حقیقی یا علاتی) نے بحیثیت اس کے ولی کے (کہ بحکم قاضی ولی قرار پایا) فلاں بن فلاں کے نکاح میں دیا ÷

(۶) لڑکا نابالغ باپ ولی - ۱- فلاں شخص کا نکاح بولایت اس کے باپ کے فلاں لڑکی سے اس کی باپ کی ولایت سے ہوا ÷ ۲- اسقدر مہر معجل اور اس قدر میعادی بوعدہ ایک سال اس شخص نابالغ کیواسطے اس کے باپ فلاں شخص نے بولایت پدری اس عقد کی مجلس میں قبول کیا ÷ ۳- یہ نابالغ اس نابالغہ کا ہم کفو ہے ÷

(۷) لڑکا بالغ باپ ولی - ۱- فلاں ابن فلاں نے جو فلاں شخص کا باپ ہے اس نے اپنے بیٹے کیواسطے بعوض مہر مذکور کے یہ عقد اس مجلس میں اپنے بیٹے کے حکم سے قبول صحیح کیا ÷

(۸) لڑکی بالغ باپ ولی - ۱- اس خاوند سے اس عورت کا نکاح کرنے میں عورت کا باپ ولی ہے ÷ ۲- ولی نے خاوند سے اس کا نام بیان کر دیا مہر سے اس کو آگاہ کر دیا - وہ چپ ہو گئی (یا رونے لگی) ÷ ۳- وہ بالغ اور عاقل ہے اور تندرست ÷ ۴- خاموشی (یا رونا) فلاں فلاں شخصوں کے روبرو ہوا - اور یہ لوگ اس عورت کے نسب سے واقف ہیں ÷ ۵- اب فلاں بنت فلاں اس عقد کی رو سے اس خاوند کی بیوی ہوئی ÷ یاد رہے خاوند کا نام بتانا ضرور ہے اور مہر بتانا بھی ضرور ہے - کیونکہ اس امر میں اختلاف ہے کہ کنواری عورت کی خاموشی رضامندی ہے یا نہیں

۳- اگر نکاحنامہ کی یہ صورت اختیار کیجائے تو بہتر ہے -

۱- خاوند کی طرف سے اقرار نکاح تحریر کریں - اور بیوی کی طرف سے اس کی تصدیق کرائیں ÷ ۲- بیوی کی طرف سے اقرار نکاح تحریر کریں اور خاوند کی طرف سے اس کی تصدیق کرائیں ÷ ۳- ولی کی طرف سے اقرار نکاح اور خاوند اور بیوی کی طرف سے اس کے اقرار کی تصدیق ہو ÷ یاد رہے ان طریقوں میں احتیاط ہے کیونکہ بغیر ولی کے نکاح کے جائز ہونے میں علماء کا اختلاف ہے ÷

۴- اگر عورت کا نکاح بغیر ولی ہو تو یہ امور قابل ذکر ہیں -

(۱) اگر عورت کا کوئی ولی نہ ہو اور قاضی سے اجازت لیکر نکاح کیا - ۱- فلاں شخص نے فلاں عورت سے اتنے مہر پر روبرو گواہان عادل کے باجازت قاضی فلاں کے اس کے خود نکاح کرنے سے نکاح صحیح کیا ÷ ۲- اس کا کوئی ولی حاضر یا غائب نہیں ہے ÷

(۳) اگر عورت بلا اجازت قاضی خود نکاح کرے۔ (تو آخر میں یہ عبارت بڑھانی چاہئے) ۱۔ حکام مسلمین سے اس کی صحت کا حاکم نے حکم دیا +
۲۔ میں نے اس خاوند کے منجملہ مہر کے اتنے درم وصول پائے اور اتنے باقی ہیں +

۵۔ اگر خاوند یا بیوی کا باپ مہر کے متعلق ضمانت دیں یا کچھ مہر کی ادائیگی یا ہبہ کا اقرار کرنا چاہیں تو یہ امور قابل ذکر ہیں۔

(۱) اگر باپ نے نابالغ لڑکے کی مہر کی ضمانت کر لی۔ ۱۔ اس خاوند نابالغ کے والد فلاں شخص نے اپنے نابالغ بیٹے کی طرف سے اس تمام مہر کے واسطے اس عورت نابالغہ کی ضمانت صحیح قبول کر لی۔ اور نابالغہ کے والد نے اس کی اجازت دی + ۲۔ اس مجلس میں مشافہتہً قبول کیا +
(۲) اگر باپ نے نابالغ لڑکے کے واسطے اپنے مال میں سے کچھ مہر معجل ادا کیا۔ ۱۔ اس خاوند نابالغ کے والد فلاں شخص نے منجملہ مہر مذکورہ کے اس قدر دینار اپنے ذاتی مال میں سے براہ احسان اس نابالغہ عورت کے والد فلاں شخص کو ادا کئے + ۲۔ نابالغہ لڑکی کے باپ نے بولایت پدری نابالغہ کے واسطے ان دیناروں پر قبضہ صحیح کر لیا + ۳۔ اب اس خاوند کے واسطے کل مہر میں سے اسقدر کی بریت ہو گئی
۴۔ اب نابالغہ کے واسطے کل مہر ادائیگی کے واسطے خاوند کے ذمہ اتنا باقی رہا +
(۳) اگر باپ نے نابالغ لڑکے کے واسطے مہر معجل میں سے کچھ ادا کر کے باقی کی ضمانت کر لی۔ ۱۔ اس خاوند نابالغ کے فلاں والد نے منجملہ کل مہر کے اتنے دینار اپنے ذاتی مال میں سے بطور احسان ادا کر کے اس نابالغ کی زوجہ کے واسطے مہر کے واسطے جو کچھ باقی ہے (جو اتنے دینار ہیں) ضمانت صحیح کر لی + ۲۔ شرع میں جس کی ولایت رضامندی سے ہے وہ تو راضی ہوا۔ اور جس کی ولایت اجازت ہو اس نے اجازت دی +
(۴) اگر عورت کے باپ نے کچھ مہر کے ہبہ کی یا اس کے وصولیت کے لکھ دینے کی درخواست کی۔ (وصولیت) وصول پانے کا اقرار باطل ہے اگر مجلس نکاح میں کیا گیا + اگر کسی علیحدہ جگہ میں ہوا۔ تو عورت نابالغ ہو تو اقرار صحیح رہے گا۔ اگر بالغ ہو کر کنواری تو صحیح رہے گا۔ اگر بالغ ہو مگر ثیبہ تو اس کی رضامندی و اجازت ہونی چاہئے + (ہبہ)۔ اگر عورت نابالغ ہو تو ہبہ صحیح نہ ہوگا۔ اگر بالغ ہو تو اس کی اجازت سے ہبہ صحیح رہے گا + تحریر میں اس طرح لائے۔ ۱۔ اس عورت کے فلاں شخص والد نے اپنی بیٹی کی اجازت سے اتنے درم ہبہ کئے اور اس خاوند نے یہ ہبہ اپنے حق میں قبول کیا + ۲۔ اب عورت کو اتنے دینار مہر میں لینے باقی رہے۔ یہ خاص موقع پر ہے دیکھو سند ۵ + ۳۔ زیادہ احتیاط یہ ہے کہ عورت خود مجلس نکاح میں موجود ہو اور وہ ہبہ کرے +
(۵) اگر خاوند کا باپ مہر کے بدلہ کوئی زمین یا جائداد دے۔ اور کچھ مہر کے بدلہ تھوڑی سی جائداد دے۔ یا خاوند خود خریدے یا خاوند کے باپ کی طرف کوئی۔ تو تفصیل کے واسطے دیکھو سند ۵ +

۶۔ اگر غلام یا لونڈی کا نکاح کیا جائے تو یہ امور قابل ذکر ہیں۔

(۱) غلام کے نکاح میں۔ ۱۔ فلاں غلام فلاں کے نے (یا مملوک فلاں نے) فلاں بنت فلاں ابن فلاں سے جو حرہ بالغہ ہے اپنے مالک فلاں کی اجازت سے نکاح کیا + ۲۔ مہر اسقدر بہ تزویج اس کے پدر فلاں ابن فلاں کے جس کو اس عورت نے اپنی رضامندی سے اجازت دی تھی مقرر ہوا + ۳۔ روبرو گواہان عادل + ۴۔ اگر عورت نابالغ ہے تو آخر میں حاکم کی اجازت بھی تحریر کرے کیونکہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح غلام سے نہیں کر سکتا (بعض علماء کے نزدیک) +
(۲) لونڈی کے نکاح میں۔ ۱۔ فلاں شخص نے فلاں مملوکہ فلاں ابن فلاں کو یا کنیز فلاں ابن فلاں کو بتزویج اس کے مالک فلاں ابن فلاں کے اس کے ساتھ اس قدر مہر پر نکاح کر لیا الخ +

مستندات ۱ نکاح نامہ میں امور قابل ذکر۔ اگر باپ نے اپنی بالغ لڑکی کا نکاح کیا تو یہ امور ذکر کرے۔ یہ وثیقہ اس مضمون کے متعلق ہے کہ فلاں مرد نے فلاں عورت سے یہ تزویج اس کے فلاں ولی کے کہ اس کا باپ ہے برضامندی عورت مذکورہ اور اس کی اجازت کے اور اس کے حکم دینے کے اپنے باپ کو۔ بعوض اس قدر مہر کے بطریق نکاح صحیح جائز نافذ کے موجودگی ایک جماعت عادلوں کے اپنے نکاح میں لایا۔ اور یہ خاوند حسب وغیرہ میں اس کا ہم کفو ہے۔ اور اس کے مہر اور نفقہ ادا کرنے پر قادر ہے ✤ فریقین میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی جو نکاح کے ٹوٹنے یا اس کے فاسد ہونے کی طرف مفضی ہو۔ اور جو مہر مسمیٰ اس وثیقہ میں لکھا گیا ہے وہ اس عورت کا مہر مثل ہے ✤ یہ عورت اس نکاح کی وجہ سے اب اس کی بیوی ہے۔ اور یہ مہر اس عورت کے واسطے اس مرد کے ذمہ حق واجب اور دین لازم ہے۔ اور یہ فلاں تاریخ واقع ہوا۔ فتاویٰ عالمگیری

دیگر۔ یہ وہ وثیقہ ہے جس پر جملہ گواہوں نے جن کا نام اس کے آخر میں درج ہے گواہی دی کہ زید نے اپنی بالغہ بیٹی کا جس کا نام زینب ہے اس بیٹی کی رضامندی سے گواہان عادل کے روبرو فلاں شخص کے ساتھ نکاح کر دیا بعوض اس قدر مہر کے اور نیز یہ بیٹی گواہی دی کہ فلاں مرد نے عورت مذکورہ سے اس قدر مہر پر اپنی مجلس میں نکاح کر لیا۔ اور اس تزویج کی وجہ سے فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی ہو گئی۔ اور یہ فلاں تاریخ واقع ہوا۔ فتاویٰ عالمگیری ✤

۲ خاوند یا بیوی یا دونوں نابالغ۔ (۱) اگر خاوند و بیوی دونوں نابالغ ہوں تو اس طرح تحریر کرے۔ یہ تحریر بدیں مضمون ہے کہ فلاں شخص نے اپنی بیٹی نابالغ مسماۃ فلاں کو بولایت پدری فلاں بن فلاں نابالغ کے ساتھ بمقابلہ مہر . . . بتزویج صحیح جائز نافذ لازم سامنے گواہان عادل کے نکاح کر دیا اور اس نکاح کے اس مہر پر اس نابالغ شخص کے واسطے اس کے باپ فلاں شخص نے بولایت پدری اس عقد کی مجلس میں قبول صحیح کیا۔ اور یہ نابالغ اس نابالغہ کا کفو ہے اور مہر مذکور اس کا مہر مثل ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ✤ (۲) اگر لڑکی نابالغ ہو تو اس طرح تحریر کرے کہ فلاں شخص نے فلاں عورت کے ساتھ اس کے باپ کے روبرو اور اسی کی ولایت سے نکاح کر دینے سے اپنے نکاح میں لیا۔ فتاوی عالمگیری ✤ اگر لڑکی نابالغ اور خاوند بالغ ہو۔ تو اس طرح تحریر کرے فلاں شخص نے فلاں بنت فلاں سے اس کے باپ فلاں کے نکاح کر دینے سے کہ جس نے اپنی ولایت پدری سے اس کا نکاح کیا ہے۔ نکاح کر لیا اب باپ کی ولایت اس وجہ سے ہے کہ وہ عورت نابالغ ہے خود اپنے کام کی متولی نہیں ہو سکتی اس کا متولی بولایت پدری اس کا باپ ہے۔ تو اس کے باپ فلاں نے فلاں شخص سے اتنے مہر پر بدیں شرط کہ مہر مذکورہ میں سے اس قدر نقد معجل ہے اور اس قدر میعادی بوعدہ ایک سال ہے اور بدیں شرط کہ عورت مذکورہ کے معاملہ میں اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے اور اس کی صحبت و معاشرت میں بطور معروف طریقہ نیک اختیار کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ اسلم کا سنت طریقہ ہے۔ اور خاوند پر اس کے بالغ ہونے کے بعد جس قدر اس پر باقی ہے واجب ہو گا۔ بعد ازاں کہ مہر مذکورہ بالا بوصف معجل و موجل کے اس قدر ہو کہ جیسا کہ اس کے مثل عورتوں کا مہر ہے۔ اور اس کی مقدار مہر کے واسطے اس کی مثل عورتوں کے مہر کی مقدار دیکھی جائیگی۔ اور فلاں شخص نے اس نکاح کو جس طرح اس میں مذکور ہے کہ معجل و موجل ہے فلاں شخص کے مواجہ میں جس نے اس سے ایسا خطاب کیا ہے سب قبول کیا۔ فتاویٰ عالمگیری ✤ (۳) اگر نابالغہ کا نکاح کرنے والا اس کا دادا ہے تو اس طرح تحریر کرے کہ یہ تحریر بدیں مضمون ہے کہ فلاں بنت فلاں کو اس کے باپ فلاں شخص کے مرنے کے بعد اس کا دادا فلاں شخص نے بولایت جدی۔ الیٰ آخرہ۔ عالمگیری (۴) اگر نابالغہ کا نکاح کرنے والا بھائی ہو (خواہ حقیقی یا علاتی) تو اس طرح تحریر کرے کہ یہ تحریر بدین مضمون ہے کہ فلاں شخص نے اپنی بہن فلاں بنت فلاں ابن فلاں کو بولایت برادرانہ از جانب مادر و پدر نکاح کر دیا بشرطیکہ اس صغرہ کا اس بھائی سے زیادہ کوئی قریب ولی نہ ہو۔ اور بعد خصومت معتبرہ کے جو اس معاملہ میں ہوئی ہے۔ کسی حاکم عادل جائز الحکم نے اس بھائی کی ولایت کی صحت کا حکم دیدیا ہو۔ حاکم کا حکم اس معاملہ میں اس واسطے ضروری ہے کہ سوائے باپ اور دادا کے نابالغہ کا نکاح کر دینا دوسرے ولی کی طرف سے جائز ہونے میں علماء کا اختلاف ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ✤ (۵) اگر نابالغہ کا نکاح کرنے والا اس کا چچا ہو تو یوں تحریر کرے۔ کہ یہ تحریر بدیں مضمون ہے کہ فلاں شخص نے اپنے بھائی فلاں کی بیٹی مسماۃ فلاں کو بولایت عمومیت از جانب مادر و پدر یا فقط از جانب پدر . . . الیٰ آخرہ۔ اور اس کے آخر میں بھی جو حکم بھائی کے متعلق لکھا ہے وہی یہاں ہی لکھا جائے۔ فتاوی عالمگیری (۶) عورت کنواری بالغ کے نکاح کرنے میں اس طرح لکھے۔ اس خاوند کے ساتھ اس کے نکاح کر دینے کا ولی اس کا باپ ہوا۔ بعد از آنکہ کنواری سے

خاوند کا نام بیان کردیا۔ اور مہر سے اس کو آگاہ کردیا اور وہ چپ ہوگئی (یا وہ رونے لگی) حالانکہ کنواری عاقلہ بالغہ عاقل اور صحیح البدن ہے۔ اور باپ کا اس سے یہ ذکر کرنا اور اس کا چپ ہوجانا فلاں فلاں کے روبرو ہوا۔ اور یہ دونوں شخص اس کنواری کے نام و نسب سے واقف ہیں۔ اور اب فلاں بنت فلاں اس عقد کی وجہ سے فلاں شخص کی بیوی ہے ✤ خاوند کا نام لکھنا اور کنواری کو مہر سے آگاہ کردینا بیان کرنا ضروری ہے کیونکہ بغیر اس بات کے اس امر میں اختلاف معروف ہے کہ کنواری کا سکوت کرنا آیا اس کی طرف سے رضامندی ہے یا نہیں ۔ فتاویٰ عالمگیری ✤

۳ نکاح نامہ دوسرے طریق پر ۔ صورت دیگر اس طرح ہو کہ خاوند کی طرف سے اقرار نکاح تحریر کیا جائے۔ اور بیوی کی طرف سے اس کی تصدیق ہو۔ یا بیوی کی طرف سے اقرار نکاح اور خاوند کی طرف سے اس کی تصدیق۔ یا ولی کی طرف سے اقرار نکاح اور خاوند و بیوی کی طرف سے اس اقرار کی تصدیق۔ اور آخر صورت میں احتیاط زیادہ ہے کیونکہ بلا موجودگی ولی نکاح کے جائز ہونے میں علماء کا اختلاف ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری ✤

۴ نکاح بلا ولی ۔ (۱) اگر عورت کا کوئی ولی نہ ہو اور اس نے قاضی کی اجازت سے خود نکاح کیا تو لکھے۔ یہ تحریر بدیں مضمون ہے کہ فلاں شخص نے فلاں عورت سے اتنے مہر پر روبرو گواہان عادل کے باجازت فلاں قاضی کے اس کے خود نکاح کرنے سے نکاح صحیح کیا۔ اور اس کا کوئی ولی حاضر یا غائب نہ تھا ۔ فتاویٰ عالمگیری ✤ (۲) اگر عورت بلا اجازت قاضی خود نکاح کرے تو آخر میں یہ عبارت اور زیادہ کرے۔ حکام مسلمین سے اس کی صحت کا حاکم نے حکم دیا اور لکھے کہ میں نے اپنے خاوند سے منجملہ اس مہر کے اتنے درم وصول پاتے اور اتنا باقی ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری ✤

۵ جبکہ باپ ضامن ہو یا ہبہ کا اقرار کرے ۔ (۱) اگر باپ نے اپنے نابالغ لڑکے کی طرف سے مہر کی ضمانت کرلی تو اس طرح تحریر کرے کہ اس لڑکے نابالغ کے والد فلاں شخص نے اپنے بیٹے نابالغ کی طرف سے اس تمام مہر کے واسطے اس عورت نابالغ کی ضمانت کرلی تو اس طرح تحریر کرے کہ اس نابالغ کے والد نے اس کی اجازت دی اور اس مجلس میں مشافہتہً قبول کیا ۔ فتاویٰ عالمگیری ✤ (۲) اگر باپ نے اپنے مال میں سے کچھ مہر معجل ادا کیا تو یوں تحریر کرے کہ اس نابالغ خاوند کے والد فلاں شخص نے منجملہ مہر مذکور کے اتنے دینار اپنے ذاتی مال میں سے براہ احسان اس نابالغ عورت کے والد فلاں شخص کو ادا کئے۔ اور اس نے بولایت پدری نابالغ مذکور کے واسطے ان دیناروں پر قبضہ صحیح کیا اور اس خاوند کے واسطے منجملہ اس مہر مذکور کے اس مقدار سے بریت ہوگئی۔ اور اتنا ادا کرنے کے بعد اس پر اس نابالغہ کے واسطے اسقدر باقی رہا ۔ فتاویٰ عالمگیری ✤ (۳) اگر باپ نے مہر میں سے کچھ بطور معجل ادا کرکے باقی کی ضمانت کرلی ہو تو اس طرح لکھے کہ اس نابالغ کے فلاں والد نے منجملہ اس مہر کے اتنے دینار اپنے ذاتی مال میں سے بطور احسان ادا کرکے اس نابالغ کی بیوی کے واسطے مہر میں سے جو کچھ اس نابالغ پر باقی رہا (اور وہ اتنے دینار ہیں) ضمانت صحیح کرلی۔ اور شرع میں جس کی ولایت رضامندی ہے وہ راضی ہوا۔ اور جس کی ولایت اجازت ہے اس نے اجازت دی۔ فقط ۔ فتاویٰ عالمگیری ✤ (۴) اگر عورت کے باپ نے کچھ حصہ مہر کے ہبہ کی یا اس کے وصول ہوجانے کا اقرار کیا۔ تو وصولیت کا اقرار باطل ہے جبکہ یہ اقرار مجلس عقد میں واقع ہو کیونکہ اہل مجلس کو معلوم ہے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اگر کسی اور موقع پر یہ وصولیت کا اقرار ہو۔ تو اگر عورت نابالغ ہو تو اقرار صحیح ہوگا۔ اگر کنواری بالغ ہو تب بھی صحیح ہے۔ اگر بالغ ثیبہ ہو تو اس کی اجازت اور رضامندی ضرور ہے ✤ ہبہ کے متعلق۔ اگر عورت نابالغ ہو تو ہبہ صحیح نہیں ہوگا۔ اگر بالغ ہو اور اس کی اجازت اور رضامندی سے نہ ہو تو یہ صحیح ہے۔ تو تحریر اس طرح کیا جائے گا۔ اس عورت کے والد فلاں شخص نے اپنی بیٹی کی اجازت سے مجلس عقد میں منجملہ اس مہر کے اس خاوند کو اتنے درم ہبہ کئے اور خاوند نے اس باپ کی طرف سے یہ ہبہ اپنے واسطے بطور صحیح مول کیا۔ اور عورت کے اب اس پر اتنے دینار باقی رہے کہ مطالبہ کے وقت ان کا مطالبہ کرسکتی ہے۔ اور یہ حکم اس وقت ہے کہ جب قاضی کو اس عورت کا اپنے باپ کو ہبہ کی اجازت دینا گواہوں کی گواہی سے ثابت ہو ✤ اور اگر فقط باپ کے کہنے سے معلوم ہو تو یوں لکھے۔ عورت کے باپ نے بیان کیا کہ میری اس لڑکی نے اس مہر میں سے اس خاوند کے واسطے اسقدر ہبہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور وہ اس عورت کی اجازت سے ہبہ کرتا ہے ✤ اور اگر عورت کی طرف سے اجازت ہبہ سے انکار ہو تو اس کے واسطے درک کا ضامن ہوتا ہے۔ اور یہ فلاں تاریخ واقع ہوا ✤ اس معاملہ میں زیادہ احتیاط منظور ہو تو عورت خود مجلس نکاح میں حاضر ہو۔ اور اس کا نکاح خود اس کی اجازت سے کرے۔ اور وہ خود اپنے خاوند کو کچھ مہر ہبہ کرے ۔ فتاویٰ عالمگیری ✤ (۵) دیہات کے لوگوں کی اکثر یہ عادت ہے کہ خاوند یا اس کا باپ مال غیر منقولہ اور زمین عورتوں کے ہاتھ کچھ قیمت کے بدلہ فروخت کردیتے ہیں۔ اور اس قیمت کو مہر قرار دیتے ہیں تو کاتب کو چاہئے کہ تنبیہ کے بعد

اگر خاوند سے خرید واقع ہوئی ہو تو اس طرح لکھے۔ فلاں بنت فلاں نے اپنے خاوند فلاں ابن فلاں سے ایک قطعہ زمین جس میں ایک انگور کا باغ معہ احاطہ کے واقع ہے معہ اس کی عمارت کے (یا پانچ کھیت زمین قابل زراعت جو فلاں گاؤں میں واقع ہے یا ایک بڑی حویلی دو چھتوں والی یا ایک چھت والی جس میں اتنے مکان شامل ہیں) خریدی۔ پھر مبیعہ کے حدود اربعہ بیان کرے اور قیمت کو مفصل بیان کرے۔ اور جو کچھ بیعناموں میں لکھا جاتا ہے وہ سب لکھے۔ یہاں تک کہ جب قیمت وصول کرنے کے ذکر پر پہنچے تو لکھے۔ پھر ان دونوں بائع و مشتری نے یہ تمام قیمت مذکور بعوض پورے مہر کے جو اس عورت خریدار کا اپنے خاوند بائع پر آتا ہے۔ اور وہ مہر اس قیمت کے برابر ہے باہم مقاصہ کر لیا۔ اور یہ عورت خریدار اس قیمت سے بہ برأت مقاصہ بری ہو گئی۔ اور اس کا خاوند یہ بائع بھی بسبب اس مقاصہ کے اس کے پورے مہر سے بری ہو گیا۔ پھر لکھے کہ اس عورت خریدار نے وہ تمام مبیع جس کی خرید بیان کی گئی ہے بائع کے سپرد کرنے سے بطور صحیح اپنے قبضہ میں لی۔ اور بائع اس کے واسطے ضمان درک کا بطور صحیح ضامن ہوا۔ اور یہ فلاں تاریخ واقع ہوا + اگر یہ مبیع کچھ حصہ مہر کے بدلہ ہو۔ یعنی نکاح میں قبل زفاف کے جس کی تعجیل شرط کی گئی ہے جس کو فارسی میں دست پیماں کہتے ہیں تو یوں لکھے۔ دونوں نے تمام قیمت کو منجملہ مہر کے جس قدر کی تعجیل شرط کی گئی تھی اس سے مقاصہ کر لیا۔ پھر مبیع پر عورت مذکورہ کا قبضہ کرنا بیان کرے۔ پھر لکھے کہ اس عورت خریدار کا اپنے خاوند یعنی اس بائع کے ذمہ اپنے مہر میں سے اس قدر دین لازم و حق واجب و مہر ثابت بسبب نکاح کے جو دونوں میں فی الحال قائم ہے باقی رہا۔ اور یہ فلاں تاریخ واقع ہوا + اگر یہ خرید خاوند کا والد کرے۔ تو لکھے۔ یہ تحریر بدیں مضمون ہے کہ فلاں عورت نے اپنے خاوند کے والد مسمی فلاں سے یہ چیز خریدی الی آخرہ + اور مقاصہ کے بیان کے وقت لکھے کہ پھر ان دونوں بائع و مشتری نے تمام قیمت کا بعوض تمام مہر عورت مذکورہ کے جو عقد نکاح میں بیان ہو کر اس کے خاوند فلاں پر واجب ہوا تھا اور وہ اتنے درم یا دینار ہیں باہم مقاصہ صحیح کر لیا حالانکہ اس خاوند کے والد نے عورت مسطورہ کے واسطے اس کے تمام مہر کی جو اس کے بیٹے یعنی عورت مذکورہ کے خاوند فلاں پر واجب ہوا تھا اپنی طرف سے اس کی اجازت سے بطور صلہ رحم اور تحمل مؤنت کے ضمانت صحیحہ قبول کر لی تھی اور عورت مشتری اس قیمت سے بری ہو گئی اور خاوند کا والد اور خاوند بھی اس مقاصہ کی وجہ سے اس کے تمام مہر سے بری ہو گئے۔ واقع تاریخ فلاں — فتاوی عالمگیری +

(۶) غلام یا لونڈی کا نکاح ۔ (۱) غلام کے نکاح میں یہ تحریر کرے۔ یہ بدیں مضمون ہے کہ فلاں شخص فلاں کے غلام نے یا فلاں مملوک نے فلاں بنت فلاں ابن فلاں سے جو حرہ بالغہ ہے اپنے مالک فلاں شخص کی اجازت سے جس نے اس کو اس عقد کی اجازت دی عادل گواہوں کے روبرو اتنے مہر پر بہ تزویج اس کے پدر فلاں ابن فلاں کے جس کو اس عورت نے اپنی رضامندی سے اجازت دی تھی بعقد صحیح نافذ لازم و تزویج صحیح نکاح کر لیا۔ فقط — فتاوی عالمگیری + اگر یہ عورت صغیرہ ہو تو آخر میں حاکم کی اجازت تحریر کرے کیونکہ باپ کو اپنی نابالغ بیٹی کا غلام کے ساتھ نکاح کر دینے میں امام اعظم و صاحبین کے درمیان اختلاف معروف ہے + (۲) لونڈی کے نکاح کرنے میں یہ تحریر کرے۔ فلاں شخص نے فلاں مملوکہ فلاں ابن فلاں کو بہ تزویج اس کے مالک فلاں ابن فلاں کے اس کے ساتھ اتنے مہر کی عوض نکاح کر لیا۔ آخر تک جیسا کہ اوپر مذکور ہوا — فتاوی عالمگیری +

ط دیکھو دفعہ ۶۴ ۶

باب ۱۰ فصل چہارم۔ عدالت سے خاوند بیوی کا تقرر یا علیحدگی اور غیر مسلم کے قواعد نکاح

خلاصہ - اگر عدالت نے فیصلہ کیا کہ فلاں عورت فلاں شخص کی بیوی ہے۔ تو وہ اس کی بیوی مانی جائے گی۔ یا کوئی شخص عدالت کے روبرو کسی عورت سے کہلوا دے کہ وہ اس کی بیوی ہے۔ اور عدالت اس شخص کے حق میں فیصلہ کر دے تو بشرطیکہ شرعی کوئی امر مانع نہ ہو تو وہ اس کی بیوی ہوگی ۔ اسی طرح اگر طلاق کے متعلق عدالت نے غلط شہادت پر فیصلہ کر دیا کہ بعورت فلاں شخص سے بائن ہے تو وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے ۔ سلطنت اسلام میں غیر مسلم جو مسلمانوں کے تابع ہیں وہ مسلمانوں کے قواعد نکاح و طلاق کے پابند ہیں۔ سوائے بعض صورتوں کے جیسا کہ دفعہ ۱۳ سے معلوم ہوگا ۔

۶۹ - عدالت کے حکم سے خاوند بیوی قرار پانا۔

۱- اگر کوئی عورت عدالت کے حکم سے کسی کی بیوی قرار دی جائے۔ اگرچہ اس شخص سے اس کا نکاح ہوا ہی نہ تھا۔ تو وہ اس کی بیوی مانی جائے گی۔ بشرطیکہ شرعاً دونوں کا نکاح ہو سکتا ہو۔ اور حکم کے وقت گواہ موجود ہوں ۔ (دیکھو دفعہ ۱۹ و دفعہ ۵۱) ۔

۱- یہ حکم نافذ نہیں رہے گا۔ اگر وہ عورت (۱) درحقیقت دوسرے کی بیوی ہو۔ (۲) دوسرے خاوند کی عدت میں ہو۔ (۳) اس شخص سے تین طلاق ہوئی ہوں (۴) محرمات میں سے ہو[1] ۔ ۲- اسی طرح اگر کوئی خاوند عدالت کے حکم سے منفرد کیا جائے۔ تب بھی یہی صورت ہے ۔

۲- اگر کسی شخص نے کسی عورت پر دعویٰ کیا کہ وہ میری بیوی ہے اور پھر کچھ رقم پر اس سے معاہدہ کر لیا کہ وہ حاکم کے روبرو بیوی ہونے کا اقرار کر لے تو اس معاہدہ کی رو سے رقم خاوند کو دینی ہوگی ۔

۱- اگر گواہوں کے روبرو عورت نے اقرار کیا تھا تو اب یہ نکاح صحیح ہو گیا- ورنہ نہیں ۔ (دیکھو دفعہ ۵۱) ۔

۳- اگر طلاق کے متعلق عورت کے علم میں عدالت سے غلط شہادت ملنے پر حکم صادر ہو گیا ہو تو وہ بعد عدت جائز طور پر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور طلاق قائم رہے گی۔ اور پہلے

---

[1] درمختار ۔ صاحب رد المحتار لکھتے ہیں کہ ضروری ہے قاضی کے روبرو شہادت پیش ہو۔ اور عورت محرمات میں سے نہ ہو ۔

خاوند کیواسطے وہ ناجائز ہوگی ۔ (گواہی دینے والا بھی اس سے نکاح کرسکتا ہے) +
(۱) ابو یوسف کے نزدیک نہ وہ پہلے خاوند سے صحبت کرسکتی ہے اور نہ دوسرے سے + امام محمد کے نزدیک پہلے خاوند ہی سے صحبت جائز رہے گی جب تک دوسرے سے صحبت کی نوبت پہنچے ۔ کیونکہ بعد دوسری صحبت پھر عدت کرنی ہوگی ۔ اور دوسرے خاوند کو تو اس سے صحبت کرنی ناجائز ہی ہوگی +

مسئلہ ۱ کسی کو خاوند بنالیا ۔ اگر کسی عورت نے ایک شخص پر دعویٰ کیا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ ہوا ہے اور گواہ قائم کئے پھر قاضی نے حکم دیا کہ یہ عورت اس شخص کی بیوی ہے حالانکہ اس شخص نے اس سے نکاح نہیں کیا تھا تو اس مرد کو اس عورت کے ساتھ رہنا جائز ہے ۔ اور اگر اس کی مرضی ہو تو اس عورت سے صحبت کرسکتا ہے اور یہ امام اعظم کا خیال ہے ۔ اور یہی امام ابو یوسف کا پہلا قول ہے ۔ مگر ان کے دوسرے قول کے موافق جو کہ امام محمد کا قول ہی ہے یہ حکم ہے کہ وہ شخص اس عورت سے صحبت نہیں کرسکتا ۔ ہدایہ + (۱) واضح ہو کہ یہ حکم قضا ایک عقد جدید قرار دیا جائے گا ۔ اس واسطے یہ شرط ہے کہ عورت محل قابل ہو کیونکہ اگر عورت کا کوئی خاوند موجود ہو یا کسی دوسرے شخص کی عدت میں ہو یا اسی شخص کی طرف سے تین طلاق یافتہ ہو تو حکم قضا نافذ نہ ہوگا ۔ اور عامہ مشائخ کے نزدیک حکم دیتے وقت گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری + (۱) اگر مرد نے عورت پر دعویٰ کیا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ ہوا ہے اور یہ میری بیوی ہے ۔ تو اس کے متعلق بھی یہی حکم ہے ۔ فتاویٰ عالمگیری +

تشریح ۔ حضرت علی کے روبرو ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ فلاں عورت میری بیوی ہے اور گواہ لایا ۔ حضرت نے حکم دیا کہ اس مرد کا نکاح اس عورت کے ساتھ ضرور ہوا تھا ۔ عورت بولی کہ اس کا دعویٰ جھوٹا ہے ۔ اور اگر ایسا ہی حکم ہے تو لاچاری ہے اس سے تو اس کے ساتھ میرا نکاح ہی کر دیجئے حضرت علی نے فرمایا کہ دونوں گواہوں نے تیرا نکاح کر دیا ۔ یعنی اب نکاح کی ضرورت نہیں اگر نہیں تھا تو گواہوں کی موجودگی سے اب ہو گیا[1] +
حاشیۃ المدنی ناقلاً عن البحر +

۲ کسی کو بیوی بنالیا ۔ زید نے ایک عورت پر نکاح کا دعویٰ کیا اور عورت نے انکار کیا تو زید نے اس سے سو درم پر مصالحت کرلی کہ عورت اس امر کا اقرار کرلے ۔ تو عورت نے اقرار کرلیا ۔ تو سو درم زید کے ذمہ لازم ہوں گے ۔ اور یہ اقرار بمنزلہ انشاء نکاح کے اقرار دیا جائے گا + (۱) اگر اقرار گواہوں کے روبرو کیا جائے تو نکاح صحیح ہوجائے گا اور عورت کو زید کے ساتھ رہنا فی ما بینہا و بین اللہ تعالیٰ روا ہوگا ۔ اور اگر ایسا نہ ہوا (یعنی گواہ موجود نہ ہوئے) تو نکاح منعقد نہ ہوگا اور عورت کو زید کے ساتھ رہنا جائز نہ ہوگا ۔ فتاویٰ عالمگیری +

۳ طلاق کا حکم دھوکے سے لے لیا ۔ اگر جھوٹے گواہوں پر طلاق واقع ہونے کا حکم دیدیا گیا ۔ باوجود اس کے کہ عورت خوب جانتی ہے کہ یہ خلاف واقعہ ہے تو عورت کو عدت گذار کر دوسرے شخص سے نکاح کرلینا حلال ہے ۔ اور گواہ بھی اس کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے ۔ اور پہلے خاوند کے واسطے یہ حرام ہوجائے گی + (۱) امام ابو یوسف کے نزدیک یہ عورت نہ پہلے خاوند کے واسطے حلال ہے نہ دوسرے کے واسطے ۔ اور امام محمد کے نزدیک جب تک دوسرے خاوند نے اس سے صحبت نہیں کی ہے تب تک پہلے خاوند کے واسطے حلال ہوگی ۔ اور اگر دوسرے خاوند نے اس سے صحبت کرلی تو پہلے خاوند پر حرام ہوجائے گی کیونکہ عدت واجب ہوگئی ۔ پھر دوسرے شخص کے واسطے کبھی حلال نہ ہوگی ۔ فتاویٰ عالمگیری (دیکھو کتاب القاضی) + اگر قاضی نے عورت کی طلاق کا حکم بناوٹی شہادتوں پر دیدیا ۔ تو باوجود اس کے کہ عورت کو خوب علم ہے کہ شہادت بنائی گئی ہے ۔ قاضی کا حکم نافذ رہے گا اور عورت کے واسطے حلال ہوگا کہ بعد گذرنے عدت کے دوسرا خاوند کرلے (چونکہ عورت نے خود طلاق کا دعویٰ کیا ہے اور جھوٹے گواہ پیش کئے ہیں تو وہ جانتی ہے کہ خاوند نے تو طلاق دی نہیں) ۔ درمختار +

---

[1] اس طریق پر حلتِ صحبت صاحبین کے نزدیک صحیح نہیں جب تک جدید نکاح نہ کیا جائے ۔ اکثر کتب فقہ میں اسی قول پر فتویٰ ہے +

۷۰ غیر مسلم و اہل کفر کے قواعد نکاح۔

قاعدہ ۔ سلطنت اسلام میں غیر مسلم اسلامی قواعد نکاح کے پابند ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے۔

تو قاعدے یہ ہیں۔ (۱) جو نکاح مسلمانوں میں صحیح مانا گیا ہے وہی کفار میں بھی صحیح مانا جائے گا۔ (۲) جو نکاح مسلمانوں میں حرام ہے بسبب شرائط مدنظر نہ رکھنے کے وہ کفار میں جائز رہے گا۔ اور اگر فریقین مسلمان ہو جائیں تو نکاح قائم رہے گا۔ (۳) جو نکاح مسلمانوں میں حرام ہے بسبب حرمت محل کے (جیسے محارم سے نکاح کر لینا) تو وہ کفار میں جائز رہے گا۔ ہاں اگر دونوں مسلمان ہو گئے تو انہیں علیحدگی کی جائے گی۔

۱۔ متعلق شرائط نکاح۔

۱۔ نکاح بلا موجودگی گواہان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نکاح صحیح رہیگا۔ اگر دونوں مسلمان ہو جائیں تب بھی نکاح قائم رہے گا[1]۔

۲۔ معتدہ سے نکاح ۔ { اگر یہ معتدہ مسلمان کی ہے تو اس سے نکاح ناجائز ہوگا۔ } { نکاح صحیح رہیگا اگرچہ دونوں غیر مسلم ہوں، اگر دونوں مسلمان ہو جائیں تب بھی نکاح صحیح رہیگا۔ اگر وہ دونوں یا انہیں سے ایک مسلمان ہو جائے تو قاضی انہیں تفرقہ نہیں کریگا (اور عدت کے بعد تو بالکل نہیں)۔ }

۲۔ متعلق محرمات وغیرہ۔

۱۔ محرمات سے نکاح ۔ اس نکاح کیوجہ سے وراثت قائم نہ ہوگی ۔ { نکاح صحیح رہیگا۔ اور مہر و محصن رہیگا۔ اگر دونوں اسلام لے آئیں یا ایک اسلام کا قائل ہو تو ان میں علیحدگی کرائی جائیگی۔ }

۲۔ دو بہنوں سے نکاح ۔ اس نکاح کیوجہ سے وراثت قائم نہ ہوگی ۔ اگر انہیں سے ایک کو چھوڑ دے اور پھر اسلام لے آئے تو دوسرا نکاح جائز رہیگا۔

۳۔ دو ممنوع رشتہ داروں سے نکاح ۔ اس نکاح کیوجہ سے وراثت قائم نہ ہوگی ۔ { نکاح صحیح رہیگا۔ اور مہر و محصن رہیگا۔ اگر دونوں اسلام لے آئیں یا ایک اسلام کا قائل ہو تو اس میں علیحدگی کرائی جائیگی۔ }

۴۔ پانچ عورتوں سے نکاح ۔ اس نکاح کیوجہ سے وراثت قائم نہ ہوگی ۔ { نکاح صحیح رہیگا۔ اور مہر و محصن رہیگا۔ اگر دونوں اسلام لے آئیں یا ایک اسلام کا قائل ہو تو ان میں علیحدگی کرائی جائیگی۔ }

۳۔ متعلق مطلقہ ثلاثہ وغیرہ۔

۱۔ مطلقہ ثلاثہ ۔۔۔۔۔ اپنی مطلقہ ثلاثہ سے نکاح کیا ۔ { اگر اس سے نکاح کرے پیشتر اس کے کہ وہ دوسرے سے نکاح کر کے اور طلاق لیکر اور عدت گذار کر آئے ان میں علیحدگی نہ کی جائے۔ }

۲۔ تین طلاق ۔۔۔۔۔ { ذمی ذمیہ کو تین طلاق دیکر بلا نکاح کئے اس سے صحبت قائم رکھے ۔ } { اگر اس سے نکاح کرے پیشتر اس کے کہ وہ دوسرے سے نکاح کر کے اور طلاق لیکر اور عدت گذار کر آئے ان میں علیحدگی نہ کی جائے۔ }

۳۔ خلع ۔۔۔۔۔ { ذمی ذمیہ کو خلع دیکر اس سے صحبت قائم رکھے تو ان میں علیحدگی کرائی جائیگی ۔ } { اگر اس سے نکاح کرے پیشتر اس کے کہ وہ دوسرے سے نکاح کر کے اور طلاق لیکر اور عدت گذار کر آئے ان میں علیحدگی نہ کی جائے۔ }

---

[1] اگر دونوں یا انہیں سے ایک کہے کہ ہم قواعد اسلام کا پابند ہوں تب بھی قاضی ان میں تفرقہ نہیں کریگا۔ [2] بعض کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور صاحبین کا اختلاف ہے۔

۴ متعلق مہر

جو چیزیں مسلمانوں کے مذہب میں مہر ہیں وہی ذمیوں کے واسطے بھی ہونگی۔ مگر سور اور شراب اور خون بھی ان کے ہاں مہر ہوگا۔

۱۔ مہر سور یا خون مقرر ہوا
۲۔ مہر کچھ مقرر نہ کیا
— تو صحبت سے پہلے یا بعد طلاق کی صورتیں یا خاوند کے مرجانے کی حالتیں — کچھ نہیں ملیگا۔ (نزد ابوحنیفہ) اگر بعد میں دونوں مسلمان ہوجائیں یا دونوں یا ایک مسلمانوں کی عدالت سے رجوع کرے۔ تب بھی کچھ نہیں ملے گا۔

۳۔ مہر کچھ مقرر نہ کیا — اگر دار حرب میں حربی کا نکاح جائز بے مہر مقرر ہوا۔ یا مہر کچھ مقرر نہ ہوا — مہر کچھ نہ ملے گا۔ اگرچہ دونوں مسلمان ہوجائیں۔

۴۔ مہر سور یا شراب مقرر ہوئی تھی — پھر انہیں ایک یا دونوں مسلمان ہو گئے —

صحبت کے بعد طلاق ہوئی:
(۱) اگر وہ چیزیں خاص کردی گئی تھیں اور قبضہ نہیں لیا گیا تھا اسلام لانے تک۔ تو عورت کو وہ خاص چیزیں ہی ملیں گی۔
(۲) اگر وہ چیزیں خاص کردی گئی تھیں اور قبضہ نہیں لیا گیا تھا اسلام لانے تک۔ تو شراب کے بدلہ تو اسکی قیمت ملیگی۔ اور سور[۱] کے بدلہ مہر مثل ملیگا (نزد حنیفہ)
(۳) اگر وہ چیزیں خاص یا نہیں کردی گئی تھیں اور قبضہ نہیں لیا گیا تھا اسلام لانے سے پہلے۔ تو عورت کو وہی چیزیں ملینگی نہ اور کچھ۔

صحبت سے پہلے طلاق ہوئی:
(۴) اگر وہ چیزیں خاص یا نہیں کردی گئی تھیں اور قبضہ لیا گیا تھا اسلام لانے سے پہلے۔ تو چیز مقررہ کا نصف ملے گا۔ اور اگر مقررہ چیز نہ تھی تو شراب کی نصف قیمت ملیگی اور سور کے بدلے متعہ ملیگا۔

۵ متعلق امور متفرقہ

۱۔ اگر نابالغ اور نابالغہ کا نکاح ہوا — جبکہ دونوں ذمی تھے … — اگر باپ کے سوا کسی اور ولی نے نکاح کی اجازت دی تھی تو بالغ ہونے پر علیحدگی ہو سکے گی۔
۲۔ نکاح ذمی و مسلمہ — جبکہ ذمی مسلمان عورت سے نکاح کرے — تو ان کو علیحدہ کرایا جائے[۲]۔

قاعدے۔ جو نکاح مسلمان خاوند و بیوی میں جائز مانا گیا ہے وہی اہل ذمہ کے درمیان جائز ہے۔ اور جو مسلمانوں میں نہیں جائز وہ کفار کے درمیان بعض شرائط کے تابع جائز رہے گا — فتاوی عالمگیری۔ نکاح کفار میں تین قاعدے ہیں (۱) جو نکاح صحیح ہے مسلمانوں میں وہ صحیح ہے کافروں میں بھی۔ برخلاف امام مالک کے کہ انکے نزدیک کافروں کا نکاح صحیح نہیں ہے اور اس خیال کو رد کرتا ہے قول اللہ تعالے کا (وامرأته حمالة الحطب[۳]) اور قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں نہ زنا سے (تو معلوم ہوا کہ قبل اسلام کے بھی نکاح صحیح تھا)[۴]۔ (۲) جو نکاح حرام ہے مسلمانوں میں بسبب فوت ہوجانے شرط کے جیسے گواہوں کا موقع نکاح پر موجود نہ ہونا وہ جائز ہے کفار کے حق میں جبکہ ان کے دین میں جائز ہو۔ یہ نزدیک امام اعظم کے ہے۔ تو وہ اگر مسلمان ہوجائیں تو اسی نکاح پر قائم رکھے جائیں گے۔ (۳) جو نکاح حرام ہے بہ سبب حرمت محل کے (جیسے محارم سے نکاح کرنا) تو ہمارے مشائخ کے نزدیک جائز رہے گا مگر مشائخ عراق کے نزدیک جائز نہ ہوگا بلکہ فاسد ہوگا۔ تو پہلا قول صحیح ہے اور اسی قول پر عورت کا نفقہ واجب ہوگا۔ اور مسلمان ہوجانے کے بعد اگر اس کو کوئی زانی کہے گا تو اس کو حد ماری جائے گی — درمختار۔

---

[۱] ان دونوں صورتوں میں امام محمد کے نزدیک تو قیمت اور امام ابو یوسف کے نزدیک مہر مثل ملے گا۔

[۲] اگر مرد مسلمان ہوجائے اور عورت کہے میں مسلمان تھی جب تو نے مجھ سے نکاح کیا۔ مرد کہے نہیں تو مجوسیہ تھی۔ تو علیحدگی کرائی جائے گی۔ [۳] یہ خدا تعالے نے ابولہب کی بیوی کی نسبت فرمایا کہ اس کی بیوی اٹھائے پھرتی ہے (سر پر) لکڑیوں کا گٹھا۔ [۴] کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے مسلمان ہوجانے پر ان کے نکاحوں کو دوبارہ نہ کیا۔ اور استفسار نہ فرمایا کہ تمہارا نکاح کیونکر ہوا تھا۔ تو معلوم ہوا کہ ان کا وہ نکاح صحیح تھا۔

مسئلات ① **متعلق شرائط النکاح** — (۱) نکاح بلا موجودگی گواہان مسلمانوں میں جائز نہیں لیکن اگر کسی ذمی نے ذمیہ عورت سے بغیر موجودگی گواہوں کے نکاح کیا۔ اور ان کے دین کے موافق یہ صحیح ہے۔ تو نکاح جائز رہے گا۔ تو اگر پھر یہ دونوں مسلمان ہوگئے۔ تو یہی نکاح ان کے درمیان قائم رہے گا۔ اور یہ ہمارے علماء ثلاثہ کے نزدیک ہے۔ اور اگر دونوں مسلمان نہ ہوئے اور دونوں نے یا ایک نے اسلام کے طریق پر فیصلہ کی درخواست کی تب بھی قاضی فریقین میں علیحدگی نہیں کرے گا۔ — فتاویٰ عالمگیری۔ اگر فریقین مسلمان ہوگئے اور آپس میں محرم تھے یا ان میں سے ایک مسلمان ہو گیا یا ان میں سے ایک نے ہماری عدالت رجوع کیا جبکہ دونوں کافر ہی ہیں تو قاضی کو چاہیے کہ دونوں میں علیحدگی کرادے (یا قاضی نے جس کو حکم دیا ہو وہ آپس میں علیحدگی کرادے) کیونکہ نکاح بے محل ہے۔ مگر دو کافروں میں سے ایک کے ہماری عدالت میں رجوع کرنے سے علیحدگی نہ کی جائے گی، کیونکہ دوسرے کا حق مارا جاتا ہے بمقابلہ ان میں سے ایک کے مسلمان ہو جانے کے کیونکہ اسلام بلند ہے پست نہیں ہو سکتا۔ — درمختار۔ (۲) غیر کی معتدہ عورت سے اس کی عدت میں نکاح کر لینا مسلمانوں میں درست نہیں لیکن اگر کسی ذمی نے کسی ذمیہ سے جو اپنے خاوند کی وجہ سے ایام عدت میں ہے نکاح کیا، تو اگر یہ عورت کسی مسلمان مرد کی عدت میں ہے تو نکاح کرنا فاسد ہوگا اور اس پر اجماع ہے (اور یہ بات ایسی ہے کہ ان کے مسلمان ہونے سے پہلے اس امر میں ان سے تعرض کیا جائے گا) اگرچہ وہ اپنے دین کے موافق یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ کسی غیر شخص کی معتدہ عورت سے نکاح کر لینا جائز ہے۔ اور اگر عورت کسی کافر کی عدت میں ہے اور ان کے اعتقاد کے بموجب غیر کی معتدہ سے نکاح جائز ہے۔ تو جب تک وہ اپنے دین پر رہیں تب تک ان سے بالاجماع کچھ تعرض نہیں کیا جائے گا۔ اگر کسی کافر نے کسی کافر کی معتدہ عورت سے نکاح کیا اور یہ بات وہ اپنے دین میں جائز رکھتے ہیں۔ اور پھر فریقین مسلمان ہوگئے تو امام اعظم کے نزدیک دونوں اسی نکاح پر قائم رکھے جائیں گے لیکن امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اس نکاح پر قائم نہیں رکھے جائیں گے۔ مگر امام اعظم کا قول صحیح ہے تو پھر قاضی دونوں میں علیحدگی نہ کرے گا۔ خواہ دونوں یا ایک مسلمان ہو جائے خواہ دونوں مسلمان حاکم کے پاس اپنا معاملہ پیش کریں یا دونوں میں سے ایک ہی معاملہ کو پیش کرے۔ مبسوط میں لکھا ہے کہ ائمہ میں اختلاف ایسی صورت میں ہے کہ جب معاملے کا پیش کرنا یا اسلام ایسی حالت میں واقع ہو کہ جب عورت عدت میں ہو اور اگر عدت گزرنے کے بعد ایسا کیا گیا تو بالاجماع اسی نکاح پر قائم رکھے جائیں گے۔ اور علیحدگی نہیں کرائی جائے گی۔ — فتاویٰ عالمگیری۔

② **محرمات سے نکاح** — (۱) جو عورتیں دائمی حرام ہیں کہ اُن کے ساتھ نکاح مسلمانوں میں جائز نہیں تو اگر کافر کی بیوی اس کی محرمہ ہو مثلاً اس کی ماں یا بہن ہو تو امام اعظم کے نزدیک ایسے نکاح کافروں کے درمیان صحیح ہیں یہاں تک کہ ایسے نکاح پر نفقہ واجب ہوگا۔ اور اگر بعد عقد کے اس کے ساتھ صحبت کی تو مرد کا احصان ساقط نہ ہوگا۔ لیکن بعد میں فرمایا ہے کہ امام اعظم کے نزدیک بھی فاسد ہے۔ اور یہی صاحبین کا قول ہے۔ قول اوّل صحیح ہے۔ (۲) اسی طرح اگر تین طلاق دی ہوئی عورت سے نکاح کیا یا جن عورتوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے ان کو جمع کیا یا پانچ عورتوں کو جمع کیا تو اس میں بھی ایسا ہی اختلاف ہے۔ لیکن اس میں اجماع ہے کہ باہم ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ پھر اگر دونوں مسلمان ہو گئے یا ان میں سے ایک ہو گیا تو بالاجماع دونوں میں علیحدگی کی جاوے گی اور اسی طرح اگر دونوں مسلمان نہ ہوئے لیکن قاضی کے پاس اپنا معاملہ پیش کیا تب بھی یہی حکم ہے۔ اگر دونوں میں سے ایک نے معاملہ پیش کیا اور درخواست کی کہ اسلام کے طریق پر فیصلہ کیا جائے اور دوسرا اس سے انکار کرتا ہو اور یہ نہ چاہتا ہو تو قاضی دونوں میں علیحدگی نہ کریگا۔ اور صاحبین کے نزدیک دونوں میں علیحدگی کر دیگا۔ اور جب تک وہ لوگ اپنے کفر پر ہیں اور انھوں نے ہمارے ہاں معاملہ پیش نہ کیا تو ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا بشرطیکہ اپنے دین میں اس کو جائز جانتے ہوں — فتاویٰ عالمگیری۔ علماء اس امر پر متفق ہیں کہ کفار محارم سے نکاح کر لینے کی وجہ سے آپس میں وارث نہ ہوں گے[ف] کیونکہ وراثت زوجین نص سے ثابت ہے برخلاف قیاس کے اس نکاح میں جو علی الاطلاق صحیح ہے۔ تو اسی پر منحصر رہے گی۔ مگر ابن ملک نے اس کے خلاف کہا ہے کیونکہ زوجین اجنبی ہوتے ہیں — درمختار۔ مشائخ نے امام اعظم کے قول کے موافق اتفاق کیا ہے کہ اگر کافر نے ایک عقد میں دو بہنوں سے نکاح کیا پھر مسلمان ہونے سے پہلے ایک کو چھوڑ دیا پھر مسلمان ہو گیا تو دوسری بہن جو اس کے نکاح میں ہے اس کا نکاح صحیح رہے گا یہاں تک کہ اسلام لانے کے بعد دونوں اسی نکاح پر قائم رکھے جائیں گے — فتاویٰ عالمگیری۔

③ **مطلقہ ثلاثہ وغیرہ** — (۱) اگر ذمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں پھر اس سے نکاح کر دیا حالانکہ عورت نے کسی اور خاوند سے نکاح کرکے

[ف] مثلاً کسی کافر نے اپنی بہن سے نکاح کیا اور پھر یہ خاوند مرگیا تو اس نکاح کی وجہ سے وہ وارث نہ ہوگی (دیکھو کتاب المیراث دفعہ ۱۱۸)۔

حلالہ نہیں کیا ہے تو ان دونوں میں علیحدگی نہیں کی جائے گی — فتاویٰ عالمگیری + نیز دیکھو مسئلہ ۲ + (۲) اگر ذمی نے ذمیہ کو تین طلاق دیں پھر اس کے ساتھ نکاح کا طریق جاری رکھا حالانکہ اس عورت نے کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہیں کیا تھا۔ یا اس عورت نے حلالہ کے بعد پھر اسی ذمی سے نکاح کر لیا ہو اور نہ ذمی سے نکاح جدید کیا یا ذمی نے اپنی بیوی کو خلع دیا اور تجدید نکاح نہیں کی بلکہ نکاح کے طریق پر اس کے ساتھ رہا کیا تو ان دونوں میں علیحدگی کرائی جائے گی اگرچہ قاضی کے سامنے یہ معاملہ کو پیش نہ کریں + (۳) اگر ذمی نے ذمیہ کو تین طلاق دی اور عورت نے علیحدگی چاہی تو صرف عورت کی فریاد سے علیحدگی کرائی جائے گی دونوں میں بالاتفاق (کیونکہ تین طلاق ہر مذہب میں نکاح کی قاطع ہیں تو دوسرے کا حق باقی نہیں — حاشیۃ المدنی) + اسی طرح اگر اس کے ساتھ خلع کیا اور بلا نکاح پھر اس سے تعلق رکھا، یا کافر نے نکاح کیا کہ یہ سے مسلمان کی عدت میں یا عورت سے نکاح کیا حلالہ سے پہلے حالانکہ اس کو تین طلاق دے چکا تھا۔ تو ان تینوں مسئلوں میں بغیر نالش کئے علیحدگی کرائی جائیگی جیسا کہ بحرالرائق میں محیط سے نقل کیا ہے۔ بخلاف زیلعی اور حلوی کے انھوں نے علیحدگی کے واسطے نالش کرنا ضروری سمجھا ہے — درمختار +

۴ متعلق مہر — جو چیز مسلمانوں کے نکاح میں مہر ہو سکتی ہے وہی اہل ذمہ کے نکاح میں مہر ہو سکتی ہے اور جو چیز مسلمانوں کے نکاح میں مہر نہیں ہو سکتی وہ ذمیوں کے نکاح میں بھی مہر نہیں ہو سکتی سوائے شراب اور سور کے کہ خاص طور پر ذمیوں کے واسطے مہر میں جائز ہے + (۱و۲) اگر کسی ذمی نے ذمی عورت سے مردار یا خون مہر مقرر کر کے نکاح کیا یا مہر کچھ مقرر نہ کیا اور دونوں بغیر مہر نکاح کرنے پر راضی ہو گئے یا مہر کے متعلق خاموشی رہی اور ایسا نکاح ان کے مذہب میں جائز ہے۔ پھر ذمی نے صحبت کے بعد یا قبل صحبت طلاق دی یا ذمی مر گیا تو امام اعظم کے نزدیک عورت کو کچھ مہر نہیں ملیگا۔ خواہ ان دونوں صورتوں میں دونوں مسلمان ہو جائیں یا دونوں ہماری عدالت میں مقدمہ پیش کریں۔ یا ان میں سے ایک مقدمہ پیش کرے اور یہ اس صورت میں ہے کہ جب مہر نہ ہونے کی صورت میں مہر مثل دلایا جانا ان کے مذہب میں جائز نہ ہو — فتاویٰ عالمگیری + (۳) اگر دو حربیوں نے مردار یا خون مہر مقرر کر کے یا کچھ مہر مقرر نہ کر کے نکاح کیا[1] اور یہ نکاح دار حرب میں واقع ہوا تو بالاتفاق ہمارے تینوں علماء کے نزدیک عورت کے واسطے کچھ مہر نہ ہوگا خواہ دونوں مسلمان ہو جائیں یا ہمارے ہاں مقدمہ پیش کریں + (۴) اگر کسی ذمی نے ذمی عورت سے شراب یا سور مہر مقرر کر کے نکاح کیا پھر دونوں مسلمان ہو گئے یا ان میں سے ایک مسلمان ہوا تو اگر کوئی خاص شراب یا سور مقرر کر دیا گیا تھا اور ابھی اس پر قبضہ نہیں ہوا تھا تو عورت کو سوائے اس شراب[2] یا سور کے کچھ نہیں ملے گا۔ اگر شراب یا سور کوئی خاص مقرر نہیں کیا گیا تھا اور ذمی نے اپنے ذمہ قرضہ کے طور پر رکھا تھا تو عورت کو شراب کے بدلہ قیمت ملے گی اور سور کے بدلہ میں مہر مثل ملے گا اور یہ امام اعظم کے نزدیک ہے مگر امام ابویوسف کے نزدیک عورت کو مہر مثل ملیگا۔ خواہ شراب و سور کوئی خاص ہو یا ایسا نہ ہو۔ اور امام محمد کے نزدیک عورت کو قیمت ملے گی چاہے شراب یا سور خاص ہو یا نہ ہو + اس میں اختلاف نہیں ہے کہ شراب یا سور اگر ذمی کے ذمہ قرضہ کے طور پر ہو تو مہر وہی ملیگا جو کچھ قرار پایا اور اور کچھ نہ ہوگا + یہ سبب اس صورت میں ہے کہ وہ مسلمان ہونے سے پہلے مہر پر قبضہ کر چکی ہو۔ اور اگر قبضہ کر چکی ہو تو عورت کو کچھ نہیں ملے گا + اگر قبل صحبت ذمی نے اس کو طلاق دے دی تو خاص ہونے کی صورت میں عورت کو اس خاص کا نصف ملیگا۔ یہ امام اعظم کے نزدیک ہے اور خاص نہ ہونے کی صورت میں شراب کے بدلے نصف قیمت اور سور کے بدلے متعہ ملیگا — فتاویٰ عالمگیری +

۵ امور متفرقہ — (۱) اگر ایک لڑکا اور ایک لڑکی کا نکاح ہوا اور دونوں ذمی ہیں پھر دونوں بالغ ہوئے تو اگر ان کا نکاح باپ نے کیا تھا تو دونوں کو خیار نہ ہوگا۔ اور اگر سوائے باپ اور دادا کے کسی اور نے کیا ہو تو امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک دونوں کو خیار بلوغ حاصل ہوگا — فتاویٰ عالمگیری + (۲) اگر ذمی نے مسلمان عورت سے نکاح کیا تو دونوں میں علیحدگی کرائی جائے گی۔ اگر ذمی مسلمان ہو جائے اور عورت نے کہا کہ تو نے مجھ سے جب نکاح کیا تھا تو میں مسلمان تھی اور ذمی نے کہا کہ نہیں بلکہ تو اس وقت مجوسی تھی۔ تو علیحدگی کے متعلق عورت کا بیان تسلیم کیا جائے گا۔ کیونکہ وہ تحریم کا دعویٰ کرتی ہے — فتاویٰ عالمگیری +

---

[1] جبکہ یہ ان کے نزدیک جائز ہے — درمختار + [2] تو چاہیے کہ شراب کا سرکہ بنا لے اور سور کو چھوڑ دے۔ مگر یہ بھی لکھا ہے کہ سور کو قتل ڈالے — درمختار و حاشیۃ المدنی +
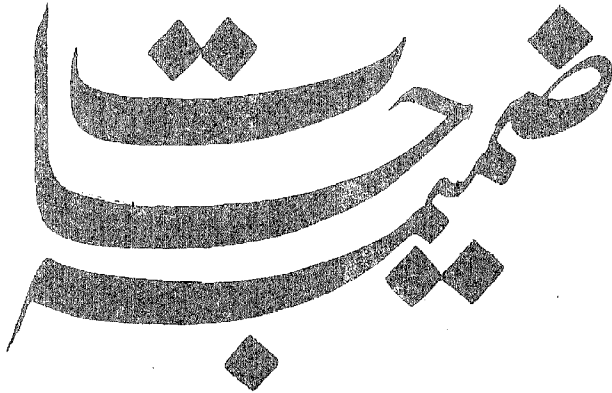
ضمیمہ ۱ — اصطلاحات و الفاظ اور ان کی تشریح +
ضمیمہ ۲ — مسائل شافعی و حنفی میں اختلاف +
ضمیمہ ۳ — محرمات و غیر محرمات بہ ترتیب حروف تہجی +
ضمیمہ ۴ — وہ صورتیں جنمیں نکاح فاسد ہوگا یا باطل یا صحیح رہیگا +
ضمیمہ ۵ — وہ صورتیں جنمیں کبھی مہر مسمّی کبھی مہر مثل اور کبھی کچھ نہیں دیا جاتا + (صحبت صحیح و فاسد و مہر ملنا نہ ملنا)
ضمیمہ ۶ — طریق نکاح عملی ترتیب معہ بعض رسوم جو ہندوستان میں رائج ہیں +
ضمیمہ ۷ — نکاح میں بلانے کے رقعے اور خطوط اور کارڈ +
ضمیمہ ۸ — خطبہ نکاح +
ضمیمہ ۹ — وثیقہ نکاح یا نکاحنامہ یا کابین نامہ +
ضمیمہ ۱۰ — نکاح کے متعلق جملہ مقدمات جو ہائی کورٹوں اور پریوی کونسل میں فیصلہ ہوئے (علیحدہ جلد میں[1]) +

[1] یہ ضمیمہ زبان انگریزی میں ہے اور اسمیں نکاح کے جملہ مقدمات جمع کئے گئے ہیں جو ابتک ہائی کورٹوں اور پریوی کونسل میں فیصلے ہوتے ہیں۔ اور مورز صاحب کے انڈین اپیل کیسیز کی چودہ جلدوں سے (۱۸۳۶ء — ۱۸۷۲ء) اور سدرلینڈ صاحب کے ویکلی رپورٹر اور بنگال، مدراس و پنجاب وغیرہ وغیرہ ہائی کورٹوں کی سیکڑوں رپورٹوں سے مدد لیکر اور مختلف ۴ ڈائی جسٹوں سے جمع کیا گیا ہے اور اس ضمیمہ میں ہر جگہ ہماری اس کتاب النکاح کے دفعات کے حوالے دئے گئے ہیں +

ضمیمہ ۱ - اصطلاحات و الفاظ اور انکی تشریح -

آزاد — وہ مرد یا عورت جو پیدائشی غلام نہیں۔ نہ کبھی غلام بنے ہوں۔ ان کو حُر اور حرہ بھی کہتے ہیں ٭

آمّہ — وہ زخم ہے جو دماغ کی ہڈی تک پہنچا ہوا ہو ٭

اباحیہ — ایک فرقہ تھا جو ہر طرح کے فسق کو جائز سمجھتے تھے۔ اور باطنیہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ جیسین بھی اسی فرقہ کی ایک شاخ تھی ٭

اجر المثل — جو کسی کام کی اس کی محنت کے مقابلہ میں صحیح مزدوری ہو ٭

اذن — اجازت — منظوری ٭

استبراء — لغوی معنے پاکی چاہنا۔ مطلب یہ ہے کہ لونڈی سے صحبت کرنے میں اسکا رحم صاف ہو جانے دے یعنی ایک حیض آنے دے۔

استثنائے منکر — ایسا استثنا جو رواج اور عقل کے خلاف ہے ٭

استحداد — موئے زہار صاف کرنا ٭

استمتاعات — فائدہ اٹھانا۔ نفع حاصل کرنا۔ لطف اٹھانا ٭ فائدے ٭

اعلام — خبر دینا اور آگاہ کرنا ٭

اعلان — ظاہر کرنا اور آشکارا کرنا۔ شہرت دینی ٭

اقط — یعنی پنیو۔ سوکھا ہوا دہی ٭ یہ بھی پنیر کی قسم سمجھو ٭

امضائے عقد — یعنی جو عقد کر ہوا ہے اس کو پورا کرنا۔ اور جاری کرنا ٭

اُمّ ولد — وہ لونڈی جس سے مالک کی اولاد ہوئی ہو۔ وہ مالک کے مرنے پر آزاد ہو

انشاء عقد — انشاء کے معنے از سر نو پیدا کرنا۔ تو انشائے عقد۔ شروع عقد ہیں ٭

انصار — مدینہ کے وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت کو مدد دی جبکہ آپ مکہ شریف سے ہجرت کر کے تشریف لے گئے۔ سنہ ہجری اسی وقت سے شروع ہوتا ہے ٭

انقیاد — فروتنی کرنی۔ صلہ رحم — اپنے متعلقین سے محبت کرنا ٭

ایم — عورت کا بے مرد ہونا۔ مرد کا بے عورت ہونا۔ اور ایام یعنی عورت بے مرد و مرد بے عورت۔ پہلے کی جمع ایامی ہے اور دوسرے کی ایام

ایلا — بیوی سے چار ماہ تک صحبت نہ کرنے کی قسم کھا لینی۔ کہ اس عرصہ کے بعد خود بخود طلاق واقع ہو جاتی ہے ٭

باطنیہ — یہ فرقے سنہ [illegible] سے [illegible]ھ مصر و روڈبار میں تھے۔ قاآن بن چنگیز خان نے انکی بیخ کنی کی۔ باطنیہ وہ فرقہ ہے جو قرآن شریف کے باطنی معنوں کا قائل ہے

بائع — بیچنے والا۔ مشتری خریدنے والا ٭

بت پرست — وہ شخص جو بت کی پوجا کرے ٭

بد اطوار شخص — بدبخت۔ بدچلن حتی کہ بدکار و زناکار۔

بدو — وہ لوگ جو بادیہ میں رہتے ہیں یعنی جنگلوں اور دور میدانوں میں پھرتے پھریں

بضع — لغوی معنی پارہ گوشت بدن ہیں۔ مگر یہاں اندام نہانی مراد لیا گیا ہے۔ یا خود عورت

بکر — کنواری لڑکی یا عورت جسکا نکاح کبھی نہ ہوا ہو اور اگر ہوا ہو تو صحبت نہ ہوئی ہو۔ اسی لفظ سے باکرہ اور بکر نکلے ہیں یعنی اول میوہ و اول روز ٭

بنو باہلہ — قوم باہلہ۔ یہ باہلہ ایک عورت تھی جو معد کی حمایت میں رہتی تھی جو قیس کی نسل سے تھا۔ اسکی اولاد اپنی نسل اسی عورت سے قائم کرتی ہو۔ یہ اپنی بد افعالی کیوجہ سے بدنام تھے — از غیاث و کفایہ ٭

تحری — اٹکل سے کام لینا یعنی خوب دل میں غور کر کے کوئی بات دل میں ٹھہرا لینا۔

تحریف — عبارت یا صورت کی غلطی۔ جیسے سلیم بروزن کریم کو سلیم بروزن حسین بنا دینا

تزویج — جوڑا لگانا۔ مرد کو عورت دینا اور عورت کو مرد دینا۔ از منتخب ٭

تصحیف — تحریر میں غلطی واقع ہونا ٭

تعاطی — مثلاً کسی شخص نے اپنی بیٹی کسی کے سپرد کر دی اور لینے والے نے اسکے باپ کو مہر حوالہ کر دیا

تعنیس — کسی عورت کا عرصہ تک کنوارا رہنا کہ بیاہ نہ کیا گیا ہو ٭

تغذی — غذا کے طور پر کھانا ٭

ثیبہ — وہ عورت جو خاوند کے پاس رہ آئی ہو۔ اسی لفظ سے مثوبت و مثابت و ثواب نکلے ہیں۔ یعنی بدلہ پانی جمع ہونیکی جگہ۔ بدلہ دینا ٭

جائفہ — وہ زخم جو پیٹ پر ہو اور پیٹ کے درمیانی حصہ تک پہنچ گیا ہو ٭

جبن — پنیر ٭

جنون مطبق — وہ جنون جسکے بیچ کبھی افاقہ ہی ہو جائے ٭

جورفہ — نکاح میں جو واجب کی رسم ہے جیسے ہندوستان میں جوتی وغیرہ کہتے

حانث ہونا — قسم کے خلاف امر وقوع میں لانا۔ قسم ٹوٹ جانا ٭

حبالہ نکاح — نکاح کی رسی۔ یعنی بندش نکاح ٭

حسب — نفضائل آبائی - کذا فی القاموس + جیسے علماء و فضلا اور حاتم اور رستم وغیرہ کی اولاد

حصاد — کھیتی کاٹنے کا وقت +

حکم — میاں جی ثالث - یا حکم کرنے والا +

خزف — ٹھیکرا - مٹی کے برتن کا ٹکڑا +

خصی — وہ شخص جسکے خصیے کاٹ لئے گئے ہوں + یا کوفتہ ہوں +

خطبہ کرنا — عورت سے نکاح کی درخواست کرنی +

خمار — اوڑھنی - دوپٹہ - سر کا کپڑا +

خیار بلوغ — یا صرف خیار وہ اختیار جو لڑکی یا لڑکے کو بعد سن بلوغ کے پہنچنے کے حاصل ہے اپنا نکاح کے فسخ کریں جبکہ نکاح باپ یا دادا کے علاوہ حالت نابالغی میں کسی ولی نے کیا ہو

خیار عتق — دیکھو دفعہ ۲۸ +

دار الاسلام — ملک اسلام یعنی وہ مقامات جہاں مسلمانوں کی سلطنت ہو +

دار حرب — ملک کفار کہ اسلام کے ماتحت نہو - چونکہ ایسا ملک اس لائق ہو کہ لڑکر فتح کیا جائے اسواسطے اسکو دار حرب کہتے ہیں اور وہاں کے رہنے والے حربی کہلاتے ہیں -

درک — درکات طبقہ دوزخ جیسے بہشت کے طبقوں کو درجات کہتے ہیں یہاں درک کے معنی عارضہ یا نقصان یا خرابی کے ہیں +

دواعی — تو ابعہا یا عقبہا +

دہریہ — یہ فرقے سنہ ۲۹۶ھ مصر و دیار میں تھے - قاآن بن چنگیز خاں نے انکی بیخ کنی کی - باطنیہ وہ فرقہ ہے جو قرآن شریف کے باطنی معنوں کا قائل ہے -

رائب — وہ دہی جسمیں سے مکھن نہ نکالا گیا ہو +

ربیبہ — عورت کی لڑکی یعنی وہ لڑکی جو عورت اپنے ساتھ لائے جبکہ کسی دوسرے سے نکاح کرے + اور ربیب ایسے لڑکے کو کہتے ہیں +

رتق — معنی التحام یعنی شرمگاہ کا ایسا بند ہو جانا کہ صحبت ممکن نہو سکے اور یہ ایک بیماری ہے -

رضاع طاری — وہ رضاعت جس کا حال بعد میں کھلے +

رجوع کرنا — معنی پھر جانا یعنی کسی بات کو پہلے تسلیم کرکے انکار کر دینا +

رضاع متقدم — وہ رضاعت جس کا حال پہلے سے معلوم ہو +

زفاف — دلہن کو اسکے خاوند کے گھر بھیجنا - دلہن دولہا کی ہمبستری + یا بیٹی کو ولد کے گھر پہنچانا -

زنادقہ یا طبیہ — یہ فرقے سنہ ۲۹۶ھ مصر و دیار میں تھے - قاآن بن چنگیز خاں نے انکی بیخ کنی کی - باطنیہ وہ فرقہ ہے جو قرآن شریف کے باطنی معنوں کا قائل ہے -

سبی — قیدی +

سعوط — کوئی چیز ناک میں چڑھانا - جیسے ہلاس یا رقیق چیز +

سمعا و طاعتہ — برضا و رغبت +

شبہ اشتباہ — یعنی مشتبہ ہونے کی وجہ سے شبہ ہو گیا ہو +

شبہ حکمی — یعنے شبہ فی المحل - دیکھو دفعہ ۷ - ۸ +

شغار — نکاح شغار - دیکھو دفعہ ۵ - ۵ +

شوہا — عورت بدصورت و بد سیرت +

شیراز — دہی ہے جس میں سے پانی سب نچوڑ دیا جائے - شواریز (ج)

شیرخوار — وہ بچہ یا بچی جو ماں کا دودھ پیتا ہو یا کسی اناکا یا جانور کا +

صابئیہ — ایک فرقہ ہے کفار کا جنکے اہل کتاب ہونے میں اشتباہ ہے - اور وہ ستاروں کی پرستش کرتے ہیں

صب — کوئی چیز منہ میں ٹپکانا +

صلہ رحم — اپنے متعلقین سے محبت کا برتاؤ +

صغیرہ صغیرہ — چھوٹا لڑکا و چھوٹی لڑکی جو ابھی نابالغ ہوں - کم عمر لڑکا و لڑکی

صوف — بال - پشم +

ضمان — کفیل ہونا +

طرفین — امام ابو حنیفہ و امام محمد کا اتفاق رائے طرفین کا اتفاق رائے کہلاتا ہے

ظہار — بیوی کو اپنی ماں کی پیٹھ سے تشبیہ دینی یا اور کسی محرم کی پیٹھ سے تشبیہ دینی

عرب — وہ لوگ ہیں جو شجرہ میں نضر سے اوپر والوں کے نسبت ہیں + دیکھو قریش

عسیلہ — لذت جماع - و آب منی +

عصیر — نچوڑا - جیسے نچوڑ کر انگور کا شیرہ نکال لیا - یا کسی پھل کو دبا کر نچوڑ لیا -

عقر — عورت کا مہر - وہ رقم جو عورت کو واجب الادا ہوتی ہے جبکہ اس سے شبہ سے صحبت ہو گئی ہو +

عفل — بقیتین ایک گول غدود ہوتا ہے کہ شرمگاہ کے اندر پیدا ہو جاتا ہے وہ مانع صحبت ہوتا ہے

عفتہ — زناکار و بدکار +

عنین — وہ شخص جو عورت سے صحبت نہ کر سکے - نامرد +

عیال — بیوی بچے اور جو اور لوگ پرورش میں ہوں +

غانمین — غنیمت کا مال تقسیم کرنیوالے +

غبن فاحش و غبن یسیر — دیکھو دفعہ ۲ +

غیبت منقطعہ — غیبت منقطعہ اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اتنی دور کے فاصلہ پر ہو جتنی دور پر مسافر کو نماز قصر کرنیکی اجازت ہے - اور اسی کو اکثر متاخرین نے اختیار کیا ہے - اور اسی پر فتوی ہے شمس الائمہ سرخسی اور امام بن الفضل نے فرمایا کہ اصح یہ ہے کہ ایسے موقع پر ہو کہ اسکی رائے لینے کے وقت وہ معاملہ نکاح جسکا ڈول ڈالا ہے اور فریق کفو ہاتھ سے جاتا رہے - اور یہ احسن قول ہے اور اسی پر فتوی ہے جیسا کہ جواہر اخلاطی میں ہے حتی کہ اگر وہ شہر

ہیں کہیں چھپ گیا ہو کہ اسکے متعلق کسی کو معلوم نہو تو یہ بھی غیبت منقطعہ ہے
یہ شرح البحرین میں ہے — فتاوی عالمگیری ✤

محلل — نر یا نر کو مادہ کے درمیان چھوڑنا۔ یہاں مراد وہ شخص جو تین طلاق والی سے نکاح کرکے صحبت کرے
فسخ نکاح — نکاح توڑ دینا۔ نکاح کو منسوخ کرنا ✤

رجعت — اگر طلاق دی اور پھر عورت سے رجوع کیا۔ تو رجعت کرنے کہتے ہیں یعنی
نکاح باقی رہنے کی طرف واپس آنا ✤

قدریہ — وہ فرقہ ہے جو قضا و قدر کا منکر ہو۔ یعنی تقدیر کا قائل نہیں ✤

قذف — بالفتح گالی دینا زنا کی۔ بدی کے ساتھ نسبت کرنا۔ تہمت لگانا

قریش — اولاد میں نضر بن کنانہ کی۔ اور نضر بن کنانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے بارھویں پشت میں تھے۔ چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم قریش ہیں۔ ابن کلبی
کے نزدیک قریش نضر بن مالک کی اولاد ہیں ✤ قریش تصغیر ہے قرش
کی جسکے معنی کسب کے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لوگ مکہ میں جمع ہوتے
تھے اور تجارت کرتے تھے پھر اسکے بعد متفرق ہوگئے شہر در شہر چلے گئے

قرن — شرمگاہ کے اندر ایسی ہڈی واقع ہو تاکہ صحبت ناممکن ہو۔ بعضے قرن
کو غدود غلیظ کہتے ہیں اور بعضے گوشت زائد ✤

قسم — یعنی کئی بیویوں کے متعلق انکے پاس برابر وقت صرف کرنیکے واسطے وقت کی تقسیم

قن — وہ غلام جو پورا غلام ہو۔ جس کا کوئی حصہ آزاد نہ کیا گیا ہو ✤

قوام — انتظام کرنے والا۔ منیجر ✤

قوہا — وہ عورت جس کے منہ سے لعاب نکلتا ہو ✤

کتابی — اہل کتاب جیسے عیسائی و یہودی۔ کہ دونوں پرانے عہد ناموں کو
مانتے ہیں۔ نصرانی کا نزاع الہیات میں ہے اور نزاع یہود کا نبوت میں —

کفائت — کے لغوی معنی برابری کے ہیں۔ کفائت شرعی مرد و عورت کا بعض امور میں مساوی و برابر ہونا ہے

کنواری — وہ لڑکی جو خاوند کے گھر نہ گئی ہو اگرچہ نکاح ہوگیا ہو ✤

لقیط — جو بچہ کہیں پڑا ہوا ملے اور اس کے والدین معلوم نہ ہوں ✤

مباشرت — بدن سے بدن ملانا۔ آپس میں چمٹنا ✤

مبطل — باطل کرنے والا ✤

مبیض — دیکھو اباحیہ ✤

متاکد ہوجانا — پختہ ہوجانا۔ کہ اسکی ادائیگی عورت کیواسطے صحیح ہوگئی ✤

مجبوب — وہ شخص جس کا آلہ تناسل جڑ سے کاٹا گیا ہو ✤

مجوسی — یعنی پارسی جو آگ کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ دو خدا کے قائل ہیں۔
ایک نور جس کو یزداں کہتے ہیں اور ایک ظلمت جسکو اہرمن کہتے ہیں ✤

محصن — وہ شخص ہے جو آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہو۔ اور اسکا نکاح
صحیح ہوا ہو اور ایسی عورت سے جس میں یہی صفات موجود ہوں۔ اور صحبت بھی ہوچکی ہو

مخیرہ — وہ عورت جسکو اسکے خاوند نے اختیار دیا اگر تو اپنی ذات کو اختیار کرلے
اگر تیرا جی چاہے تو طلاق لے لے تو یہ اختیار اسکو دیا گیا اسواسطے یہ مخیرہ ہے

مخیض — بلویا ہوا دہی جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو۔ مٹھا ہوا دہی ✤

مدبرہ — وہ لونڈی جو مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہے ✤

مدنف — بیمار۔ مریض ✤

مراہق — وہ لڑکا جو بالغ ہونے کے قریب ہو۔ تقریباً بالغ ✤

مستہلک — وہ چیز جو کسی کے فعل سے بگڑ جائے جیسے مٹھائی تھی کہ کسی نے کھالی یا ضائع کردی

مسلم — وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قائل ہو

مصل — دہی کا توڑ۔ وہ دہی جو پانی ہوتا ہے وہ توڑ کہلاتا ہے ✤

معطلہ — وہ فرقہ جو خدا کو معطل مانتا ہے ✤

معلقہ — یعنی لٹکی ہوئی عورت کہ نہ خاوند والی کہلا سکتی ہے اور نہ بے خاوند والی

مفوضہ — وہ عورت جس کا نکاح بغیر مہر کے ہوا ہو ✤

معتزلہ — ایک فرقہ ہے اہل اسلام میں سے کہ قرآن مجید کو مخلوق کہتے ہیں اور رویت باری تعالیٰ
میں دیدار الٰہی کے منکر ہیں۔ اور عباد کو خالق اپنے افعال کا جانتے ہیں
وغیرہ ذالک۔ یہ قائل ہیں کہ خدا شر کا نہیں بلکہ شر بندوں کا مخلوق ہے ✤

مکاتب — وہ غلام ہے جس سے مالک نے اس سے آزاد کرنے کیلئے کچھ عوض
ٹھیرا لیا ہو کہ اگر اسقدر وہ مالک کو دیدے تو آزاد ہے ✤

مؤنت — سامان نفقہ وغیرہ جو کہ معیشت کیواسطے ضرورت ہو ✤

موہوب لہ — وہ شخص جس کو کوئی چیز ہبہ کی جائے ✤

موالی — جو لوگ سوائے عرب کے ہیں وہ موالی کہلاتے ہیں۔ یعنی غیر عرب۔ موالی
اسواسطے کہلاتے ہیں کہ موالی کے معنی مددگار کے ہیں۔ تو وہ عرب کے مددگار ہیں

مہاجرین — وہ لوگ جو آنحضرت کے ہمراہ مکہ شریف سے مدینہ آگئے تھے

نشوز — عورت کا خاوند سے نافرمانی کرنا۔ خاوند کا بیوی کو سرزنش کرنا ✤

نکاح موقوف — یعنی نکاح غیر نافذ۔ کہ ابھی اسکا حکم رکا ہوا ہے۔ دیکھو صفحہ ۶ نقشہ ۱ ✤

ولایت اجبار — ایسی ولایت جس میں جبر کیا جائے۔ جیسے نابالغ کی کہ ولی اس پر نکاح
کیواسطے جبر کرسکتا ہے ✤

وطی — صحبت۔ ہمبستری۔ جماع ✤

ہالک — وہ چیز جو خود بخود سڑ جائے یا بگڑ جائے۔ جیسے میوہ جات پھل وغیرہ

یامی — کھیتی کے روندے جانے کا وقت ✤

ضمیمہ ۲ - مسائل شافعی و حنفی میں اختلاف -

مسائل حنفی کے ساتھ ساتھ مسائل شافعی بھی بیان کر دئے گئے ہیں۔ مگر یہاں امام شافعی کے مسائل علیحدہ لکھ دئے گئے ہیں۔

فِی مَسَائِلِ وَقَعَ فِیہِ الخِلَافُ بَینَ الشَّوَافِعِ وَالاَحنَافِ

نمبر	شافعی	حنفی
	متعلق نکاح و محرمات و حرمت مصاہرہ و رضاعت۔	
۱	نماز نفل یا روزہ نفل کیطرف متوجہ ہونا نکاح کیطرف متوجہ ہونے سے بہتر ہے۔	نکاح کیطرف متوجہ ہونا بہتر ہے نماز نفل یا روزہ نفل کیطرف متوجہ ہونے سے (دفعہ ۲-۲)
۲	نکاح شغار باطل ہے ... ... دفعہ ۵-۵۔	نکاح شغار جائز ہے۔ مگر دونوں عورتوں کو اپنا اپنا مہر مثل ملیگا۔
۳	صرف الفاظ نکاح و تزویج سے نکاح منعقد ہوگا نہ اور الفاظ سے۔	علاوہ الفاظ نکاح اور تزویج کے الفاظ سے بھی نکاح منعقد ہو جائیگا - ... (دفعہ ۵۶-۱)۔
۴	اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس شخص پر حرام نہ ہونگی۔ کیونکہ زنا موجب حرمت مصاہرہ نہیں ہو سکتی (دیکھو دفعہ ۱۶-۱)۔	اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو اس عورت کی ماں اور بیٹی سے اس شخص کو نکاح کرنا حرام ہو جائیگا۔
۵	اگر کوئی شخص کسی عورت کو خواہش سے چھوئے تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس پر حرام نہ ہونگی (دفعہ ۱۰-۲)۔	اگر کوئی شخص کسی عورت کو خواہش سے چھوئے تو اس عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتا۔
۶	مدت رضاعت دو سال ہیں۔	مدت رضاعت ڈھائی سال ہیں۔ (دفعہ ۱۴-۱)۔
۷	دودھ پلانے والی عورت کا خاوند رضیع کا باپ تصور نہ ہوگا (دفعہ ۱۴-۱)۔	دودھ پلانیوالی عورت کا خاوند رضیع کا باپ تصور ہوگا۔
۸	رضاعت سے تحریم ثابت ہونے کیواسطے بچہ کا پانچ مرتبہ دودھ پیٹ بھر کر پینا ضروری ہے۔	رضاعت سے تحریم ثابت ہونے کیواسطے قلیل مقدار بھی دودھ پینا کافی ہے (۱۴-۱)
۹	اگر پانی ملا کر دودھ پلایا تو اگر بچہ پانچ دفعہ سکو پی گئے تو رضاعت ثابت ہے (۱۴-۴)	اگر پانی ملا کر دودھ پلایا۔ اگر دودھ زیادہ ہے تو رضاعت ثابت ہوگی ورنہ نہیں۔
۱۰	اگر کسی بچہ نے مری ہوئی عورت کا دودھ پیا تو رضاعت نہ ہوگی (دفعہ ۱۴-۵)۔	اگر کسی بچہ نے مری ہوئی عورت کا دودھ پیا تو حرمت رضاعت قائم ہوگی۔
۱۱	اگر بالغ بیوی نے شیرخوار بیوی کو دودھ پلا دیا (دانستہ یا لاعلمی سے) تو خاوند دونوں کو مہر دیگا۔ مہر بالغ سے وصول کریگا	اگر بالغ سے صحبت نہیں ہوئی تھی تو اسکو کچھ مہر نہیں دیگا۔ اور شیرخوار کو نصف مہر ملیگا جو خاوند بالغ سے وصول کریگا (۱۵-۴)
۱۲	حکم رضاع چار عورتوں کی گواہی سے ثابت ہوگا (دفعہ ۱۸-۱)۔	حکم رضاع دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہوگا۔
	متعلق مہر	
۱۳	نکاح کے بعد عورت کا مہر کچھ زیادہ کر دیا۔ تو یہ زیادتی ہبہ ہے (دفعہ ۳۸-۳)	نکاح کے بعد عورت کا مہر کچھ زیادہ کر دیا۔ تو یہ زیادتی ہبہ نہ ہوگی۔
۱۴	مہر کوئی بھی چیز ہو سکتی ہے جسکی کچھ قیمت ہو جائے دس درہم زیادہ ہو یا کم۔	کم سے کم مہر کی مقدار دس درم ہے - (دفعہ ۳۲-۳)۔
۱۵	اگر عورت کا مہر پیچھے بڑھا دیا جائے۔ تو یہ زیادتی ہبہ ہوگی۔ تو جبتک وہ زیادتی عورت کے قبضہ میں نہ دیجائے صحیح نہیں رہیگی۔	اگر عورت کا مہر پیچھے بڑھا دیا جائے تو یہ زیادتی ہبہ کی قسم سے نہ ہوگی بلکہ اصلی مہر کے ساتھ شمار کی جائیگی - (دفعہ ۳۸-۳)۔
۱۶	خلوت صحیحہ کے بعد نصف مہر عورت کو لازم ہوتا ہے۔	خلوت صحیحہ کے بعد عورت پورے مہر کی حقدار ہو جاتی ہے (دفعہ ۵۹-۱)۔

۱۷ — اگر مہر میں ایسی چیز بتائی جائے جسکی جنس مجہول اور وصف مجہول ہو۔ یا جنس معلوم ہو اور وصف مجہول تو اس چیز کی بجائے مہر مثل دیا جائیگا۔ (دفعہ ۳۳-۹)

۱۷ — اگر مہر میں ایسی چیز بتائی جائے جس کی جنس مجہول اور وصف بھی مجہول ہو تو اسکی بجائے مہر مثل دیا جائیگا۔ اور اگر جنس معلوم ہو اور وصف مجہول تو پاتو وہ چیز اوسط درجہ کی یا اسکی قیمت دینی ہوگی۔

۱۸ — اگر کسی شخص کا نکاح بلا تعداد مہر ہوا، یا شرط ہوئی کہ مہر نہیں دیا جائیگا۔ پھر عورت قبل دخول مرگئی تو مہر کچھ نہیں ملیگا۔

۱۸ — اگر کسی شخص کا نکاح بلا تقرر مہر ہوا، یا شرط ہوئی کہ مہر نہیں دیا جائیگا پھر عورت قبل دخول مرگئی تو مہر مثل دیا جائیگا۔ دفعہ (۴۵-۱۰)

متعلق ولی ووکیل وفضولی وگواہ۔

۱۹ — گواہ اگر نابینا یا فاسق یا محدود القذف ہوں تو انکے روبرو نکاح جائز نہ ہوگا۔

۱۹ — گواہ اگر نابینا یا فاسق یا محدود القذف مجہول ہوں تو انکے روبرو نکاح صحیح ہو (دفعہ ۴۵)

۲۰ — اگر بالغ یا نابالغ عورت اپنا نکاح بلا مداخلت ولی کرے تو جائز نہیں۔

۲۰ — بالغ عورت بلا مداخلت ولی اپنا نکاح خود کر سکتی ہو (دفعہ ۴۶-۱)

۲۱ — چچا کا بیٹا بحیثیت ولی کے اپنی چچا کی بیٹی سے نکاح نہیں کرسکتا (دفعہ ۴۶-۳)۔

۲۱ — چچا کا بیٹا بحیثیت ولی کے اپنی چچا کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے۔

۲۲ — اگر عورت نے وکیل کیا کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کرلے۔ اور اسنے کیا۔ تو جائز نہیں۔

۲۲ — اگر عورت نے وکیل کیا کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کرلو اور وکیل نے کرلیا تو جائز ہے۔ (دفعہ ۴۷-۲)

۲۳ — فضولی سے تصرفات باطل ہیں (اسکا نکاح کردینا بھی باطل ہے) (دفعہ ۴۶-۱)۔

۲۳ — فضولی کے ذریعہ نکاح ۔۔۔ ہوا تو عورت کی منظوری ۔۔۔ صحیح رہیگا۔

۲۴ — اگر نزدیکی ولی دور سفر میں گیا ہوا ہے تو سلطان تزویج کرے۔

۲۴ — اگر نزدیکی ولی دور سفر میں گیا ہوا ہو تو دور کا ولی تزویج کرے (دفعہ ۴۷-۷)۔

۲۵ — باکرہ بالغہ پر نکاح کے متعلق ولی جبر کرسکتا ہے۔ (دفعہ ۴۷-۱)

۲۵ — باکرہ بالغہ پر ولی نکاح کیواسطے جبر نہیں کرسکتا۔

۲۶ — اگر عورت کسی مرد سے کہے کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کرلو۔ اور پھر نکاح دو گواہوں کے روبرو ہوا تو زفر اور شافعی کے نزدیک جائز نہوگا۔ (دفعہ ۵۱-۲)

۲۶ — اگر عورت کسی مرد سے کہے کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کرلو۔ اور پھر نکاح دو گواہوں کے روبرو ہوا۔ نکاح صحیح ہے۔

۲۷ — نکاح میں گواہوں کی ضرورت نہیں (ہاں اعلان ضروری ہے)۔ (دفعہ ۵۱-۲)۔

۲۷ — نکاح کے موقع پر کم سے کم دو مرد گواہ ہونے ضروری ہیں۔

متعلق خلوت صحیح وصحبت وشبہ وتقسیم اوقات۔

۲۸ — اگر کسی کنواری کی بکارت کودنے یا حیض کی خرابی یا زخم اندرونی۔ یا زیادہ عرصہ بلا نکاح رہنے سے یا پوشیدہ زنا کی مرتکب ہونے سے زائل ہوگئی ہو تو وہ ثیبہ شمار ہوگی۔

۲۸ — اگر کسی کنواری کی بکارت کودنے یا حیض کی خرابی یا زخم اندرونی یا زیادہ عرصہ بلا نکاح رہنے سے یا پوشیدہ زنا کی مرتکب ہونے سے زائل ہوگئی ہو تو وہ کنواری ہے (دفعہ ۵۲-۱)

۲۹ — خلوت صحیح صحبت کے مثل کسی صورت میں نہیں شمار کیجائیگی (نیز نزدیک اہل تشیع)

۲۹ — خلوت صحیح بعض امور میں مثل صحبت کے ہے۔ (دفعہ ۵۹-۱)

۳۰ — اگر ایک بیوی خاوند کے اجازت اپنی باری دوسری بیوی کو دے تو جائز نہیں۔

۳۰ — اگر ایک بیوی اپنی باری دوسری بیوی کو دے تو جائز ہے۔ (دفعہ ۶۱-۳)

۳۱ — اگر خاوند کو رات کو چوکیداری کرنی پڑتی ہو تو امام شافعی کے نزدیک تقسیم اوقات دن کی کرے۔

۳۱ — تقسیم اوقات رات سے متعلق صحیح ہے۔ (دفعہ ۶۱-۳)

متفرق۔

۳۲ — محرم کا محرم سے نکاح جائز نہیں۔ نہ محرم ولی کسی عورت کا نکاح کرے۔

۳۲ — اگر مرد اور عورت دونوں احرام میں ہوں تو نکاح ہو سکتا ہے (دفعہ ۸-۱۵)

۳۳ — آزاد عورت سے نکاح کرنیکی استطاعت رکھتا ہے تو مسلمان اہل کتاب کی لونڈی سے نکاح نہیں کرسکتا

۳۳ — آزاد عورت سے نکاح کرنیکی استطاعت ہونے پر بھی مسلمان اہل کتاب کی لونڈی سے نکاح کرسکتا ہے (دفعہ ۱۳-۴)

۳۴ — غلام کیواسطے جائز ہے کہ آزاد عورت کی موجودگی میں لونڈی سے بھی نکاح کرے۔

۳۴ — آزاد عورت کی موجودگی میں غلام کسی لونڈی سے نکاح نہیں کرسکتا (دفعہ ۱۳-۴)

۳۵ — آزاد شخص ایک لونڈی سے نکاح کرسکتا ہے۔ ... ...

۳۵ — آزاد شخص چار لونڈیوں سے نکاح کرسکتا ہے۔ (دفعہ ۸-۴)

۳۶ — کسی دیوانہ کے نکاح میں ایک عورت سے زیادہ نہ دے (دفعہ ۸-۱۹)

۳۶ — کسی دیوانہ کا نکاح ایک عورت سے زیادہ میں کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

ضمیمہ ۳۔ محرمات و غیر محرمات (بہ ترتیب حروف تہجی) یعنی وہ عورتیں (اور مرد) جن سے نکاح جائز یا ناجائز یا منع ہے

رضاعی = دودھ شریک۔ ر = رضاعی یعنی جنھوں نے ایک ماں کا دودھ پیا ہو۔ ۳ = تینوں قسم کے یعنی حقیقی و علاتی و اخیافی۔ ح = حقیقی
ع = علاتی۔ اخ = اخیافی۔ ج = جائز۔ ن = ناجائز۔ متعلقین نسبی دو پشت اوپر نیچے کے لئے گئے ہیں۔

نسبی و صہری و رضاعی کے لحاظ سے

باپ ... ... ن
باپ کا باپ ... ... ن
باپ کی بیوی کی ماں ... ... ج
باپ کے باپ کی بیوی ... ن
باپ کی بیوی کی بیٹی ... ج
باپ کی بیوی ... ... ن
باپ کی بیوی (یعنی وہ عورت جس سے باپ نے زنا کیا ہو) ن
باپ کی پھوپی ۳ ... ... ن
باپ کی خالہ ۳ ... ... ن
باپ کا چچا ۳ ... ... ن
باپ کی بیوی کی بیٹی ... ج
باپ کا ماموں ۳ ... ... ن
باپ کی ماں ... ... ن
باپ کی ماں کا خاوند ... ... ن
باپ رضاعی ... ... ن
باپ رضاعی کی ماں ... ن
باپ رضاعی کی بیوی ... ن
باپ رضاعی کی نانی ... ن
باپ کی رضاعی بہن ... ن
باپ رضاعی کے باپ کی ماں ن
باپ رضاعی کے باپ کی نانی ن
باپ رضاعی کا بھائی ... ن

باپ رضاعی کی بہن ... ن
باپ رضاعی کی دوسری بیوی کا رضاعی لڑکا ن
بھائی ۳ ... ... ن
بھائی رضاعی کی بہن ... ن
بھائی ۳ کا بیٹا ... ... ن
بھائی ۳ کی بیٹی ... ... ن
بہن ۳ ... ... ن
بہن رضاعی ... ... ن
بہن کی رضاعی ماں ... ن
بہن رضاعی کی ماں ... ن
بہن رضاعی کی رضاعی ماں ن
بہن ۳ کی بیٹی ... ... ن
بیٹا ... ... ن
بیٹے کی بیٹی ... ... ن
بیٹے رضاعی کی بیوی ... ن
بیٹے رضاعی کی بہن ... ن
بیٹے کی بیٹی (اس عورت کے بیٹے کی جس سے صحبت کی تھی) ن
بیٹے کا بیٹا ... ... ن
بیٹے کی بیوی کی بیٹی ... ج
بیٹے کی بیوی ... ... ن
بیٹے کے بیٹے کی بیوی ن
بیٹی ... ... ن
بیٹی کے بیٹے کی بیوی ... ن

بیٹی (اس عورت کی جس سے صحبت کی تھی) ن
بیٹی کی بیٹی ... ... ن
بیٹی کا بیٹا ... ... ن
بیوی (کسی کی) ... ن
بیوی کی بیٹی[1] ... ن
بیوی کی بیٹی کی بیٹی ... ن
بیوی کی ماں[4] ... ... ن
بیوی کی نانی ... ... ن
بیوی کی دادی ... ... ن
پردادا کی بیوی ... ن
پرنانا کی بیوی ... ... ن
پوتے کی بیوی ... ... ن
پھوپی ۳ ... ... ن
پھوپی ۳ کا بیٹا ... ... ج
پھوپی ۳ کی بیٹی ... ... ج
پھوپی ۳ کی نواسی ... ج
پھوپی ۳ کا نواسہ ... ج
پھوپی ۳ کا پوتا ... ... ج
پھوپی ۳ کی پوتی ... ج
پھوپی ح و ع کی پھوپی ... ن
پھوپی اخ کی پھوپی ... ج
چچا ۳ ... ... ن
چچا ۳ کا بیٹا ... ... ج

چچا ۳ کی بیٹی ... ... ج
چچا ۳ کی پوتی ... ... ج
چچا ۳ کا پوتا ... ... ج
خالہ ۳ کی بیٹی ... ج
خالہ ۳ کا بیٹا ... ... ج
خالہ ۳ کی پوتی ... ... ج
خالہ ۳ کا پوتا ... ... ج
خالہ ۳ ... ... ن
خالہ ح کی خالہ ... ... ج
خالہ اخ کی خالہ ... ... ج
خالہ ع کی خالہ[2] ... ن
خاوند (کسی کا) ... ج
خاوند کا بیٹا ... ... ن
دادا ... ... ن
دادا رضاعی ... ... ن
دادا رضاعی کا بھائی ... ن
دادا رضاعی کی بہن ... ن
دادا کی خالہ ... ... ن
دادا کی پھوپی ... ... ن
دادا کی بیوی ... ... ن
دادی ... ... ن
دادی (اس عورت کی جس سے صحبت کی تھی) ن
دادی کی خالہ ... ... ن

دادی کی پھوپی ... ن
دادی کا خاوند ... ... ن
ماموں ۳ ... ... ن
ماموں ۳ کا بیٹا ... ... ج
ماموں ۳ کی بیٹی ... ... ج
ماموں ۳ کا پوتا ... ... ج
ماموں ۳ کی پوتی ... ... ج
ماں ... ... ن
ماں رضاعی ... ... ن
ماں رضاعی کی اولاد کسی خاوند سے ن
ماں رضاعی کا رضاعی بھائی اور اولاد ن
ماں رضاعی کے خاوند کی بہن ن
ماں رضاعی کا بھائی ... ن
ماں رضاعی کی بہن ... ن
ماں رضاعی کے باپ کی ماں ... ن
ماں رضاعی کے دوسرے خاوند کی رضاعی بیٹی ن
ماں کا چچا ۳ ... ... ن
ماں کی پھوپی ۳ ... ... ن
ماں کا ماموں ۳ ... ... ن
ماں کی خالہ ۳ ... ... ن
ماں کی ماں ... ... ن
ماں کی ماں کا خاوند ... ن
ماں کا باپ ... ... ن

[1] بشرطیکہ بیوی سے صحبت ہو چکی ہو۔ [2] بعضوں نے خالہ ع کی خالہ حلال لکھی ہے۔ دیکھو دفعہ ۹-۴۔ [4] اگرچہ بیوی سے صحبت ہی نہ ہوئی ہو۔ اسی طرح بیوی کی نانی اور دادی۔

ماں کے باپ کی بیوی ن
نانا ... ... ن
نانا کی بیوی ... ... ن
نانا کی خالہ ... ... ن
نانی ... ... ن
نانی (اس عورت کی جس سے صحبت کی تھی) ن
نانی رضاعی ... ... ن
نانی رضاعی کا بھائی ... ن
نانی رضاعی کی بہن ... ن
نانی کی خالہ ... ... ن
نواسہ ... ... ن
نواسہ کی بیوی ن
نواسی ... ... ن
نواسی (اس عورت کی جس سے صحبت کی تھی) ن

اپنے رضاعی تعلق کے باوجود بھی نکاح جائز ہے — انہیں پہلا یا دوسرا یا تیسرا سبب رضاعی ہیں —

بھائی کا باپ ... ج
بھائی کی ماں ... ج
بہن کا باپ ... ج
بہن کی ماں ... ج
بیٹے کا بھائی ... ج
بیٹے کی بہن ... ج
بیٹے کی دادی ... ج
بیٹے کا دادا ... ج
بیٹے کی پھوپی ... ج
بیٹے کا چچا ... ج
بیٹے کی نانی ... ج
بیٹے کی نانی ... ج
بیٹے کی بہن کی بیٹی ... ج

بیٹے کی بہن کا بیٹا ... ج
بیٹے کی پھوپی کی بیٹی ... ج
بیٹے کی پھوپی کا بیٹا ... ج
بیٹی کی بہن ... ج
بیٹی کا بھائی ... ج
بیٹی کی دادی ... ج
بیٹی کا دادا ... ج
بیٹی کی پھوپی ... ج
بیٹی کا چچا ... ج
بیٹی کی پھوپی کی بیٹی ... ج
بیٹی کی پھوپی کا بیٹا ... ج
بیٹی کی بہن کی بیٹی ... ج
بیٹی کی بہن کا بیٹا ... ج
پوتی کا باپ ... ج
پوتی کی ماں ... ج
پوتے کی ماں ... ج
پوتے کا باپ ... ج
پھوپی کا باپ ... ج
پھوپی کی ماں ... ج
چچا کا باپ ... ج
چچا کی ماں ... ج
خالہ کا باپ ... ج
خالہ کی ماں ... ج
ماموں کا باپ ... ج
ماموں کی ماں ... ج

وہ بیویاں جو ایک مرد کے تحت میں ایک وقت میں ہو سکتی ہیں یا نہیں —

بیوی — اس کی بہن (ح-ر) ن
لونڈی — اسکی بہن (ح-ر) ن
بیوی — اسکی پھوپی ... ن

بیوی — اسکی خالہ ... ن
ایک کی ایک پھوپی ... ن
ایک کی ایک خالہ ... ن
بیوی — اس کے خاوند کی بیٹی ج
بیوی — اسکے بیٹے کی بیوی ج
بیوی — اسکے مالک کی بیوی ج
بیوی — لونڈی (نکاحی) ... ن
بیوی (طلاق کی عدت میں) — لونڈی ن
بیوی (طلاق رجعی کی عدت میں) — لونڈی ن
بیوی (اسکی خالہ کی م...) — لونڈی ج
مسلمان عورت — کتابی عورت ج
بیوی (عدت طلاق میں) اسکی بہن ن
بیوی — اس کی بھانجی ... ن
بیوی — اس کی بھتیجی ... ن
بیوی — اس کی خالہ ... ن
بیوی — اس کی پھوپی ... ن
بیوی (فرزندم) — اس کی بہن ن
بیوی کتابی — بیوی مسلمان ج
بیوی محرم — بیوی محرم ... ن
ام ولد آزاد کردہ — اسکی بہن ج

مختلف مذہب کے مرد یا عورت

کتابی عورت ... ج
کتابی مرد ... ن
صابی عورت ... ج
صابی مرد ... ج

مجوسی عورت ... ن
بت پرست عورت ... ن
بت پرست مرد ... ن
مجوسی مرد ... ن
مرتد عورت ... ن
مرتد مرد ... ن
کافر مرد ... ن
کافر عورت ... ن
شیعہ عورت ... ج
شیعہ مرد ... ج
سنی عورت ... ج
سنی مرد ... ج
معتزلہ عورت ... ج

متفرق

اپنی معتدہ ... ج
غیر کی معتدہ ... ن
زنا سے حاملہ ... ج
اپنے زنا سے حاملہ ... ج
حاملہ ... ن
حاملہ ام ولد ... ن
بیٹے کی لونڈی ... ج
غیر کی لونڈی (اگر حلال ہے) ج
بیوی جس پر لعان ہو چکا ہو ج
دار اسلام میں قید ہو کر آنیوالی ج
دار اسلام میں بھاگ آنیوالی ج
محرم (کہ احرام میں ہے) ... ج

محرمہ (کہ احرام میں ہے) ... ج
لونڈی (جس سے مالک صحبت کر چکا ہو) ج
لونڈی (اگرچہ کتابی ہو) ... ج
لونڈی (کہ دو طلاق کی عدت میں ہو) ن
لونڈی کہ دو طلاق کی عدت میں
مکتی کہ خرید کر آزاد کر دیا) ن
اپنی لونڈی ... ن
اپنا غلام ... ن
باپ کی لونڈی (خرید کر) ... ن
بیوی (۳ طلاق میں) ... ن
بیوی کی ماں (کہ بیوی نکاح
فاسد کی تھی) ج
بیٹے کی بہن ... ج
ذی رحم محرم ... ن
زانیہ (جسکو زنا کرتے دیکھا) ج
انا کا بچہ ... ن
خنثی مشکل ... ن
دریائی انسان ... ن
جنیہ ... ج

لے مرتد ہو کر دار حرب میں چلی جائے ۔ کہ ابھی عدت ہی میں ہو ۔ لے اہل تشیع و معتزلہ و اہل سنت میں نکاح جائز رکھا ہے لیکن [illegible]

اہل تشیع و معتزلہ کو اہل کتاب کی ذیل میں کہا ہے اور انکی عورتوں سے نکاح جائز رکھا ہے ۔ [illegible] جبتک بچہ نہ ہوئے ۔ ابو یوسف بچہ ہونے سے پہلے نکاح ہی جائز نہیں رکھتے ۔ [illegible] قائم ہو چکا ہو ۔ باپ حربی ہو یا دار اسلام سے [illegible]

ضمیمہ ۴ - وہ صورتیں جنمیں نکاح فاسد ہوگا یا باطل یا صحیح رہیگا اور قایم*

جو نمبر دئے گئے ہیں وہ کتاب کے دفعات کے ہیں کہ وہاں پوری تشریح ملیگی*

ب = نکاح باطل ہوگا یا فاسد ہو جائیگا صبا = نکاح نہ باطل ہوگا اور نہ فاسد ص = نکاح صحیح رہیگا صکر = نکاح صحیح نہیں رہیگا ف = نکاح فسخ ہوگا*

صورت	حکم	دفعہ
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور شرط کی کہ اگر میرے باپ نے اس نکاح کو منظور کیا تو نکاح صحیح رہیگا۔ (ایجاب وقبول ہوا)۔	صکر	۸
ایک لڑکی کے باپ نے زید سے کہا کہ اگر میں اپنی لڑکی کا نکاح نہ کر چکا تو تمھارے ساتھ کر دیا۔ زید نے روبرو گواہان قبول کیا۔ ... اگر نکاح نہ ہوا تھا تو	ص	۸
ایک شخص نے ایک عقد میں چار لونڈیوں سے اور ایک عقد میں پانچ آزاد عورتوں سے نکاح کیا۔ تو آزاد عورتوں کا باطل ہوا۔ ... ... لونڈیوں سے	ص	۸
ایک شخص نے لڑکی کے باپ سے کہا کہ اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح فلاں سے کر دو۔ اس نے ایک شخص کی موجودگی میں کر دیا۔	ص	۵۱
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا بلا مہر اور شرط ہوئی کہ نہ مہر دونگا اور نہ نفقہ (شرط غلط رہیگی۔ دیکھو دفعہ ۶-۴۳)۔	ص	۶
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ ایجاب وقبول کے وقت عورت نے کہا میں نکاح پر راضی ہوں تین ہفتہ بعد۔ پھر آپس میں صحبت ہوئی۔[۵] نکاح	ص	۵۴
ایک عورت کا نکاح دو ولیوں نے علیحدہ علیحدہ شخص سے کر دیا۔ عورت سنکر خاموش ہوگئی۔ پھر ایک کو منظور کیا[۱]	ص	۵۴
ایک عورت کا نکاح دو ولیوں نے علیحدہ علیحدہ شخص سے کر دیا۔ اور ولی عورت سے منظوری نکاح کی حاصل کر چکے تھے۔ تو جو نکاح پہلے ہوا ہو وہ صحیح ہے۔ ...	ص	۵۴
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ اور گواہوں کے روبرو کہا کہ میں تم سے ہزار روپیہ کے عوض نکاح کرتا ہوں۔ اندر سے عورت کی طرف سے پرچہ پر لکھا ہوا آیا کہ مجھے منظور ہے	صکر	۵۷
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ ایک گواہ نے نکاح کی قبولیت صرف مرد سے سنی اور دوسرے نے صرف عورت سے۔ ایک نے دوسرے کو بتا دیا مجلس ایک ہی تھی[۲]	صکر	۵۱
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ دو ترکی گواہ موجود تھے۔ مگر وہ معاملہ کو سمجھتے تھے۔ اگر صرف ترکی زبان ہی سمجھ سکتے تھے۔	ص	۵۱
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ اور کہا کہ میں تم سے بعوض ہزار روپیہ مہر کے نکاح کرتا ہوں۔ روپیہ سامنے رکھدیا۔ عورت نے لیا (مگر منہ سے) قبول کیا نہ کہا	صکر	۵۷
ایک شخص نے مہر کا روپیہ سامنے رکھدیا دوسرے نے اپنی لڑکی سامنے کر دی۔ لڑکی کے باپ نے مہر اٹھا لیا۔ اور وہ شخص لڑکی کو لیکر چلدیا۔	صکر	۵۷
ایک شخص نے اپنی چچا کی بیٹی کا نکاح اپنے ساتھ کر لیا کہ یہ اسکا ولی تھا۔ اب لڑکی کو خبر ملی تو اس نے کہا کہ میں راضی نہیں ہوں[۵]	صکر	۵۴
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور شرط لگائی کہ نکاح ہزار برس تک رہیگا۔ یا اختتام دنیا تک رہیگا۔ یا حضرت عیسی کے نازل ہونے تک (شرط باطل)	ص	۵
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور شرط لگائی کہ نکاح قایم رہیگا فصل کے کٹنے تک یا اناج کے روندے جانے تک (تو یہ مدت مہر کی ادائگی کی مانی جائیگی غلط رہیگی)	صا	۵
ایک شخص کی ایک بالغ بیوی ہے اور ایک شیر خوار۔ بالغ بیوی کی ماں نے شیر خوار کو دودھ پلا دیا۔ ... ... دونوں کا نکاح	ب	۱۵
ایک شخص کی ایک بالغ بیوی ہو اور ایک شیر خوار اور بیٹے کی بھی اسی قسم کی دو بیویاں ہیں۔ ایک دوسرے کی بالغ نے شیر خواروں کو دودھ پلا دیا دونوں کا نکاح۔	ب	۱۵
ایک شخص کی ایک بالغ بیوی ہو اور ایک شیر خوار۔ بالغ نے شیر خوار کو جسکو طلاق دی گئی تھی دودھ پلا دیا ... ... تو بالغ کا نکاح	ب	۱۵
ایک شخص کی ایک بالغ بیوی ہو اور ایک شیر خوار۔ بالغ بیوی نے کہ تین طلاق میں تھی شیر خوار کو دودھ پلا دیا ... ... تو شیر خوار کا نکاح۔	ف	۱۵
باپ نے اپنی بالغ لڑکی کا نکاح کسی سے کیا۔ فضولی نے اسکی طرف سے منظور کر لیا۔ ابھی خاوند کو خبر نہ ہوئی تھی کہ لڑکی کا باپ مر گیا ... نکاح۔	ص	۴۸
ایک شخص نے اپنی بھتیجی کا نکاح اپنے بیٹے سے کیا (دونوں نابالغ تھے) بھتیجی کا باپ منظوری سے پہلے مر گیا۔ تو اسی شخص نے منظور کر لیا ...	ص	۴۸
ایک شخص نے اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کسی سے کر دیا۔ لڑکا منظوری دینے سے پہلے دیوانہ ہو گیا تو باپ ہی نے منظوری دی۔	صا	۴۸

[۱] دیکھو قواعد مسائل امر۔ دفعہ ۵۱ - ۲* [۲] صحبت سے پہلے نکاح نہیں مانا جائیگا* [۳] اگر دونوں کو منظور کرے تو دونوں باطل ہونگے*
[۴] اگر مجلس دو ہوں تو بالاتفاق نکاح صحیح نہ ہوگا۔ لیکن اگر ایک ہو تب بھی عامہ علما کے نزدیک نکاح منعقد نہ ہوگا۔ دیکھو دفعہ ۵۱-۴*
[۵] اگر اس سے پہلے نکاح کی اجازت مانگتا اور وہ خاموش ہو جاتی تو رضامندی تھی۔ اور پھر نکاح صحیح ہوتا*

ایک غلام نے اپنا نکاح بلا منظوری آقا کے کرلیا۔ پھر اس کو دوسرے شخص نے خرید لیا اور اس دوسرے نے ہی منظوری نکاح دی	ص	۴۸
ایک لونڈی نے اپنا نکاح بلا منظوری آقا کے کرلیا۔ پھر اس کو دوسرے شخص نے خرید لیا اور اس دوسرے نے ہی منظوری نکاح دی۔ ۔	ص	۴۸
ایک شخص نے اپنی لونڈی کی بہن سے نکاح کیا۔ لونڈی سے صحبت کرچکا تھا۔ اب اگر لونڈی سے صحبت ترک کردے تو ۔	ص	۱۳
ایک شخص کا نکاح دو عورتوں سے دو فضولیوں نے کردیا۔ اور دونوں نے نکاح کی منظوری ایک ہی وقت دی۔ پھر وہ رضاعی بہنیں نکلیں۔ دونوں نکاح	ب	۱۳
دو بہنوں کا نکاح دو فضولیوں نے ایک عقد میں ایک شخص سے کردیا۔ دونوں کیطرف سے دو مرد مخاطب ہوئے ۔ ... ... دونوں نکاح	ب	۱۳
دو بہنوں کا نکاح دو فضولیوں نے علیحدہ علیحدہ عقد میں ایک شخص سے کردیا۔ ایک فضولی ایک کیطرف سے دوسرا دوسرے کیطرف سے خاطب ہوا۔ اس شخص نے ایک نکاح منظور کیا	ص	۱۳
دو بہنوں نے ایک شخص سے کہا کہ ہم نے اپنے تئیں تمہارے نکاح میں دیا۔ دونوں برابر بولیں۔ مرد نے ایک کو قبول کیا۔	ص	۱۳
ایک شخص نے لڑکی کے باپ سے کہا کہ اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح فلاں سے کردو۔ اس شخص نے ایک شخص کی موجودگی میں کردیا ۔	ص	۱۵
ایک شخص نے ایک عورت پر دعویٰ کرکے کہ یہ میری بیوی ہے۔ اسکو کچھ دیکر راضی کرلیا کہ عدالت کے روبرو اقرار کرلے ۔ تو نکاح ہوا	ص	۶۹
ایک شخص نے ایک کی بیٹی سے نکاح کیا اور اس شخص نے اُس کی بیٹی سے۔ دونوں بیٹیاں ایک دوسرے کی سوتیلی ہو قرار پاتیں ۔	ص	۵
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ پھر معلوم ہوا کہ خاوند و بیوی نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا	ب	۱۱
ایک مرد اور ایک عورت نے آپس میں نکاح کرلیا۔ پھر کسی موقع پر گواہوں کے روبرو اس نکاح کا اقرار کیا۔ تو یہ جدید نکاح ہوا نہ پہلا صحیح ہوا ۔ ...	ص	۸
ایک شخص نے دو بہنوں سے نکاح کیا بمقابلہ ہزار درم کے۔ ان میں سے ایک نے منظور کیا۔ ... ... دونوں نکاح	ب	۱۳
اگر ایک مطلقہ ثلاثہ کا نکاح ایک شخص سے بغرض حلالہ ہوا جس نے صحبت سے پہلے اس کو طلاق دیدی[1]۔ ... ... حلالہ	کصہ	۱
ایک شخص نے دو بہنوں سے نکاح کیا۔ علیحدگی کرائی گئی۔ دونوں کی عدت گذرنے کے بعد ایک سے نکاح کرلیا	ص	۱۳
ایک شخص نے ایک نابالغ سے نکاح کیا اور صحبت کی۔ پھر طلاق دی۔ پھر کچھ عرصہ بعد اُس کی بیٹی سے نکاح کیا۔	ص	۱۰
اگر نکاح کے بعد اپنی بیوی کو رضاعی بہن بتایا۔ پھر اس سے انکار کیا	کصہ	۱۸
اگر کسی کی دو بیویاں شیر خوار ہیں۔ اور ایک عورت نے دونوں کو دودھ پلا دیا دونوں کا نکاح	ف	۱۵
اگر ایک عورت سے نکاح کیا۔ پھر بتایا کہ یہ میری بہن ہے۔ اور یہ ثابت ہوگیا	ب	۱۷
اگر اپنے غلام کا نکاح اپنی موجودگی میں کیا اور ایک شخص گواہ موجود تھا۔	ص	۵۱
اگر ایک عورت سے نکاح کیا۔ کوئی گواہ نہ تھا۔ مگر شہرت جگہ جگہ کردی (نزد امام مالک)	ص	۵۱
اگر ایک عورت سے نکاح کیا۔ گواہ دو موجود تھے۔ مگر دونوں کو منع کردیا کہ کہیں ذکر نہ کریں	ص	۵۱
اگر ایک عورت سے نکاح کیا۔ گواہی کیواسطے اس شخص کے دو لڑکے موجود تھے	ص	۵۱
اگر اپنے متبنیٰ بیٹے کی بیوی (یعنی اپنی بہو) سے نکاح کیا[2]۔	ص	۱۰
اگر ایک عورت سے نکاح فاسد کیا۔ پھر اسکی بہن سے نکاح صحیح کیا۔ تو یہ نکاح	ص	۱۳/۱۷
اگر ایک عورت سے نکاح کیا مگر ہزل اور مذاق میں۔	ص	۸
اگر ایک عورت سے نکاح کیا نہ نکاح کے متعلق اسکا قصد تھا نہ ارادہ۔	ص	۸
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا جبکہ دونوں احرام میں تھے ۔	ص	۸
اگر اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کیا۔ پھر وہ بالغ ہوگئی تو نکاح فسخ کرسکتی ہے۔	ف	۴۹/۴۲
اگر عورت نے کسی کو وکیل کیا کہ میرا نکاح کہیں کردے۔ وکیل نے اپنے ساتھ کرلیا	کصہ	۴۷
اگر دو بہنوں سے نکاح کیا۔ مگر ایک بہن کسی کے نکاح میں نکلی تو خالی بہن کا	ص	۱۳
اگر ایک عورت سے نکاح کیا اور کہا کہ اس عورت کی بیٹی سے نکاح کرتا ہوں۔	ص	۸
اگر ایک اجنبی عورت کو عدالت نے ایک شخص کی بیوی قرار دیا۔ گواہ موجود تھے	ص	۶۹
ایک شخص کی بیوی مرتد ہوکر دار حرب میں چلی گئی۔ اب اسنے فوراً ہی اسکی بہن سے نکاح	ص	۱۳
اگر اپنی ام ولد کو آزاد کردیا۔ اور زمانہ عدت میں اسکی بہن سے نکاح کرلیا[3]	کصہ	۱۳
اگر دو بہنوں سے نکاح کیا یکے بعد دیگرے۔ تو دوسرا نکاح ...	ب	۱۳
اگر دو بہنوں سے نکاح کیا ایک عقد میں۔ تو دونوں نکاح	ب	۱۳
اگر مرتد کا نکاح قاضی نے ایک دینار پر کردیا	ص	۸
اگر نابالغ کا باپ اوباش تھا اور حاکم نے اسکا نکاح کردیا	ص	۲۷
اگر اپنی نابالغ لڑکے کا نکاح غیر کفو میں اور بہت زیادہ مہر پر کردیا	ص	۴۳

[1] نکاح صحیح رہیگا دونوں عورتوں کو مہر مثل ملیگا۔ [2] جبتک صحبت نہ ہوئے طلاق کے بعد تو پہلے خاوند سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ ہاں اور شخص سے ہوسکیگا۔ کیونکہ یہ حلالہ نہ ہوگا۔ [3] امام مرغینانی اور صاحب مختار دونوں جائز نہیں رکھتے۔ [4] نکاح صحیح ہے اگرچہ مستحب ترک کیا گیا۔ [5] [6] دیکھو آئندہ صفحہ پر

واقعہ	حکم	دفعہ	واقعہ	حکم	دفعہ
اگر اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح غیر کفو میں اور بہت کم مہر پر کردیا	صحا	۲۷	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا مجلس نکاح میں بجائے تزوجت کے تجوزت کہا	صحا	۵۷
اگر ولی نابالغ بچہ کو دہلی چھوڑ کر کلکتہ چلا گیا اور وہاں اسکا نکاح کردیا - ...	صحا	۲۷	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا یہ کہکر کہ میں نصف عورت سے[۱] نکاح کرتا ہوں	ص	۶
ایک غلام (یا مکاتب) نے آقا کی اجازت سے اسکی لڑکی سے نکاح کیا[۲]	ص	۱۳	ایک شخص کی نابالغ[۳] بیوی نے شیر خوار بیوی کو دودھ پلادیا - دونوں کا نکاح	ب	۱۵
ایک مکاتب نے اپنے آقا کے مرنے کے بعد اسکی لڑکی سے نکاح کیا - ...	صحا	۱۳	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا شرط یہ کی کہ ایکماہ[۴] بعد طلاق دیدونگا	ص	۵
ایک غلام (مکاتب) نے اپنی لونڈی بیوی کو خرید لیا -	سجو	۱۳	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ نیت یہ کی کہ دو ماہ[۵] بیوی کو رکھونگا	ص	۵
ایک غلام ماذون نے اپنی لونڈی بیوی کو خرید لیا -	سجو	۱۳	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ یہ کہکر میرا یہ نکاح کل سے روز ہوگا	صحا	۸
ایک غلام مدبر نے اپنی لونڈی بیوی کو خرید لیا -	سجو	۱۳	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ کہ چار ماہ کچھ روز کی حاملہ[۶] ہے -	ص	۸
ایک آقا نے اپنی نکاحی لونڈی کو بشرط خیار خرید لیا -	سجو	۱۳	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ایجاب قبول ایسے وقت[۷] ہوا کہ وہ نشہ میں چور تھا	ب	۸
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح فاسد کیا پھر صحبت سے پہلے طلاق دیکر اسکی ماں سے[۸] نکاح کیا	ص	۱۰	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ اور اسکے بیٹے نے اس عورت کی بیٹی سے کیا -	ص	۱۰
ایک شخص کی بیوی دارالحرب میں مرتد ہوکر چلی گئی۔ اسنے چار اور عورتوں سے نکاح کیا	ص	۸	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اسکے بیٹے نے اس عورت کی ماں سے کیا -	ص	۱۰
ایک شخص نے دو لونڈیوں سے یکے بعد دیگرے نکاح کیا۔ پہلا صحیح۔ دوسرا[۹] ...	ب	۸	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا جبکہ دو عورتیں گواہ موجود تھیں ...	صحا	۱۰
ایک خنثیٰ کا دوسرے خنثیٰ سے نکاح ہوا۔ بعد میں ایک مرد نکلا دوسری عورت	ص	۶	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا جبکہ صرف ایک مرد گواہ موجود تھا -	ص	۱۰
ایک دیوانہ کا نکاح جسکی بیوی موجود تھی ایک اور عورت سے کیا گیا۔ نزد شافعی[۹] ...	صحا	۸	ایک شخص نے ام ولد حاملہ سے (کہ مالک سے حاملہ تھی) نکاح کیا - ...	ب	۱۳
ایک عورت کا نکاح دو مردوں سے ہوا۔ ایک کے پاس چار بیویاں موجود نکلیں، دوسرے سے	ص	۸	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور صحبت کی پھر طلاق دیکر اسکی بیٹی سے[۱۰] نکاح کیا	صحا	۱۰
ایک شخص نے پانچ عورتوں سے ایک ہی معاہدہ میں نکاح کیا سب کا نکاح	ب	۱۳	ایک شخص نے پانچ عورتوں سے یکے بعد دیگرے نکاح کیا۔ پانچویں کا نکاح -	ب	۱۳
ایک شخص نے چار عورتوں سے نکاح کیا (جبکہ بیوی طلاق کی عدت میں تھی) - ...	صحا	۱۳	ایک شخص نے لونڈی سے نکاح کیا۔ آزاد سے کرنیکی استطاعت تھی - ...	ص	۱۳
ایک شخص کا نکاح ایک مطلقہ سے ہوا کہ طلاق کو دو ماہ سے کم ہوئے تھے[۱۱] ...	ب	۸	ایک شخص نے اپنے باپ کی لونڈی خریدی اور اس سے نکاح کیا (باپ اس سے صحبت کرچکا تھا)	صحا	۱۳
ایک شخص ایک عورت کو اپنی انا بتاتا تھا۔ پھر اپنی غلطی ظاہر کی اور اس سے نکاح کیا	ص	۱۸	ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر طلاق دیکر اسکی ماں سے نکاح کیا -	صحا	۱۳

واقعہ	حکم	دفعہ	واقعہ	حکم	دفعہ	واقعہ	حکم	دفعہ
ایک شخص نے اپنی نکاحی لونڈی کو خرید لیا۔ نکاح	ب	۱۳	ایک شخص کی بیوی کتابی تھی۔ پھر دونوں مجوسی ہوگئے	ف	۲۰	ایک شخص نے ایک عورت سے اسکو مجبور کرکے نکاح کیا	ب	۸
ایک عورت نے اپنے نکاحی غلام کو خرید لیا۔ نکاح	ب	۱۳	ایک کتابی کی بیوی کتابی تھی کہ خاوند مسلمان ہوگیا	ص	۲۰	ایک مکاتب نے ایک لونڈی خرید کر اس سے نکاح کیا	ص	۱۳
ایک مکاتب نے اپنی مولاۃ سے نکاح کیا -	صحا	۱۳	ایک شخص نے ایک جنی عورت سے نکاح کیا	ص	۱	ایک شخص نے خنثیٰ مشکل سے نکاح کیا -	صحا	۱
ایک غلام نے ایک معاہدہ میں تین عورتوں سے نکاح کیا	صحا	۱۳	ایک شخص نے اپنی شیر خوار بیوی کی پھوپی سے نکاح کیا	ب	۱۵	ایک ذمی نے مسلمان عورتوں سے نکاح کیا -	ب	۷
ایک غلام نے یکے بعد دیگرے تین عورتوں سے نکاح کیا تیسری[۱۲]	صحا	۱۳	ایک شخص کا نکاح ذی رحم محرم سے ہوا (دفعہ ۷)	صحا	۱	ایک کافر نے مسلمان عورت سے نکاح کیا	ب	۷

[۱] دیکھو دفعہ ۱۳ - ۵ + [۲] نزد شافعی + [۳] اگر دو ماہ سے کچھ بھی روز زیادہ ہوں تو نکاح صحیح ہو سکتا ہے + [۴] لیکن بعض علماء کے نزدیک نکاح صحیح نہیں رہے گا دیکھو دفعہ ۶ - ۴ (۵) + [۵] اگرچہ بالغ بیوی کا نکاح فاسد کی ہو + [۶] یہ نکاح موقت نہ ہوگا۔ شرط باطل ہوگی + [۷] ابو یوسف کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہے — کنز + مذہب حنفی میں اسوجہ سے جائز ہے کہ ایکسو بیس روز میں بچہ کی خلقت پوری ہوچکتی ہے۔ تو نطفہ کے مخلوط ہونیکا شبہ ہی نہیں رہتا + [۸] اس نشہ آور نے پر اگر تصدیق کردے تو صحیح ہوجائیگا نیز دیکھو دفعہ ۱۵ - ۴ + [۹] مذہب حنفی اسکے متعلق کچھ نہیں ملا۔ لہذا باطل یا غیر صحیح نہیں ہے خصوصاً اسوجہ سے کہ شافعی بھی جوان آدمی کیواسطے بشرط ضرورت جائز رکھتے ہیں + حاشیہ متعلق صفحہ ۱۱۹ [۵] - یا عورت کے دونوں بالغ لڑکے موجود تھے + [۶] دیکھو دفعہ ۳ - ۵ +

ضمیمہ ۵ - بعض صورتوں میں مہر کیا ہوگا - (دیکھو دفعہ ۳۳۶ و ۳۴۷)

مثل = اس صورت میں مہر مثل عورت کو ملیگا + مسمی = اس صورت میں مہر مسمی عورت کو ملیگا + متعہ = اس صورت میں متعہ عورت کو ملیگا + مہر = مہر پورا جو مقرر کیا گیا تھا
ط = طلاق واقع ہوگی + ف = نکاح فسخ ہو جائیگا + مہر نہیں = مہر کچھ نہیں دینا ہوگا + تبدیل مذہب سے نکاح قایم رہنے نہ رہنے اور مہر ملنے نہ ملنے کیمتعلق دیکھو دفعہ ۲ نقشہ ۴ + مہر نہیں صحبت سے پہلے علیحدگی میں نصف مہر ملتا ہے

صورت	مہر	دفعہ
ایک شخص نے نکاح کے بعد بیوی سے کہا کہ اگر میں تجھ سے خلوت کروں تو تجھکو طلاق ہے (خلوت صحیح رہیگی) -	نصف مہر	۵۸
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا خود بھی کافر تھا اور عورت بھی۔ خلوت سے پہلے بیوی مسلمان ہوگئی - خلوت صحیح رہیگی -	مہر	۸
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا خود بھی کافر تھا اور عورت بھی۔ خلوت سے پہلے خاوند مسلمان ہوگیا - خلوت فاسد رہیگی	مہر نہیں	۸
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور خلوت ہوئی تو خاوند یا بیوی سخت بیماری میں مبتلا تھے - یا عورت کو رتق کی بیماری تھی - یا نابالغ تھی یا صحبت کے نا قابل -	نصف مہر	۳۳۶
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور خلوت ہوئی تو خاوند یا بیوی حج یا عمرہ کے احرام میں تھے - یا فرضی روزہ سے تھے - یا نماز فرض میں مشغول تھے -	نصف مہر	۳۳۶
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور خلوت ہوئی تو جگہ غیر محفوظ تھی - یا کھلی چھت تھی - یا عام راستہ تھا -	نصف مہر	۳۳۶
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور خلوت ہوئی تو کوئی غیر شخص کمرہ میں سوتا تھا یا خاوند کی دوسری بیوی موجود تھی - یا کتا موجود تھا	نصف مہر	۳۳۱
ایک شخص نے اپنے نکاح کی تجدید کی یعنی خاوند اور بیوی میں ایجاب و قبول پھر ہوا - اور مہر کا کچھ ذکر نہ کیا (یا انھوں نے پہلا مہر قایم رکھا[۱]) - ...	مہر	۴۷
ایک شخص نے ایک عورت سے کسی غیر طریق پر صحبت کی اور وہ حاملہ ہوئی (وہ کنواری تھی) -	مثل	۳۴۷
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا بمقابلہ ہزار روپیہ مہر کے اور شرط یہ ہوئی کہ کچھ اب دونگا باقی سال کے ختم پر دونگا - تو پورا ایک سال کی میعاد پر ہے -	مہر	۳۳۱
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا بمقابلہ ہزار روپیہ مہر موجل کے پھر اسکو طلاق رجعی دی - پھر رجعت کرلی - تو پورا مہر معجل ہوگیا -	مہر	۳۳۱
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مہر ہزار قرار پایا تو ہزار چاندی کے درم یا سونے کے دینار جو اسکے مہر مثل کے قریب ہوں اس کو ملیں گے - ...	مثل کچھ کم یا	۳۴۴
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا عورت بولی میں نے اپنے تئیں تجھکو ہبہ کیا - (گویا لفظ ہبہ سے نکاح ہوا) -	مہر مثل	۳۴۳
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اگر یہ نکاح فاسد تھا تو صحبت سے پہلے علیحدگی کرائی گئی -	مہر نہیں	۳۳۶
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا جب اسکو گود میں اٹھایا تو وہ گر پڑی اور ازالہ بکارت ہوا - پھر جاریہ رہی کہ خاوند سے طلاق دلائی گئی	مہر	۳۴۲
ایک شخص نے دو بہنوں سے نکاح کیا صحبت سے پہلے علیحدگی کرائی گئی - (۱) علیحدگی کرائی گئی جبکہ دونوں سے صحبت ہوچکی تھی - تو ہر ایک کو	مثل[۲]	۱۳۰
(۲) علیحدگی کرائی گئی مگر معلوم نہیں کہ نکاح پہلے کس سے ہوا تھا (علیحدگی قبل صحبت کی	نصف مہر[۳]	۱۳۰
ایک شخص نے ایک لونڈی سے نکاح کیا صحبت سے پہلے عورت نے اپنے خاوند کے بیٹے کا بوسہ لیا - خاوند کہتا ہے کہ خواہش سے ایسا کیا - آقا یہ تسلیم نہیں کرتا علیحدگی کیجائیگی	نصف مہر	۱۹
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا - اور مذاق میں اس سے کہا کہ تمھاری ماں سے میرا تعلق ناجائز ہے - علیحدگی کی جائیگی -	مہر	۱۹
ایک شخص کی دو شیر خوار بیویوں کو دوسرے شخص کی دو بیویوں میں سے ایک کو ایک نے اور دوسری کو دوسری نے دودھ پلا دیا - شیر خوار دونکا نکاح ف ف	نصف مہر ہر ایک کو	۱۵
ایک شخص کی شیر خوار بیوی کو اس شخص کی ماں (یا بہن یا بیٹی) نے دودھ پلا دیا - ... ... ف	نصف مہر	۱۵
ایک شخص نے اپنی بیوی کو اپنی رضاعی بہن بتایا اور پھر اس بات سے انکار کیا - بیوی انکاری رہی -	نصف مہر	۱۸
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا - مہر کچھ مقرر نہ ہوا - یا خاوند یا بیوی مر گئے	مثل	۳۴۳
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا - مہر کچھ مقرر نہ ہوا - پھر خاوند نے صحبت سے پہلے طلاق دیدی -	متعہ	۳۳۶
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا - مہر کچھ مقرر نہ ہوا - پھر قاضی نے کچھ مہر مقرر کر دیا -	مسمی	۳۳۱

[۱] یعنی وہ پہلا ہی مہر قایم رہیگا اور مہر خاوند کے ذمہ لازم ہوگا + [۲] اگر مہر مثل زیادہ ہو تو مہر مسمی ملیگا + [۳] نسیان کے مسئلہ میں بالنصف مہر ملتا ہو دیکھو دفعہ ۱۳۰ - ۴ اگر دونوں کا مہر مختلف ہو تو ہر ایک کو اپنے مہر کا چوتھائی ملیگا +

ضمیمہ ۶ - طریق نکاح علی الترتیب معہ بعض رسوم جو ہندوستان میں رائج ہیں[1]

۱- بات[2] (یعنی پیغام شادی) اس کا طریق یہ ہے۔ کہ لڑکے کے رشتہ دار ایک رقعہ جسے اسم نویسی بھی کہتے ہیں ایک عمدہ سنہری کاغذ پر لکھ کر اور ایک خوشنما سرخ رومال میں لپیٹ کر جس گھرانے میں نسبت ٹھیرانی ہوتی ہے وہاں مشاطہ[3] کے ہاتھ بھیجتے ہیں۔ رقعہ کی عبارت یہ ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رقعہ

حافظ سید کمال الدین ولد مولوی سید محمد نظام الدین ولد حافظ سید احمد علی صاحب بخاری سید۔ نا مولوی سید احمد دہلوی ولد مولانا حافظ سید حمید ولد مولوی سید محمد صاحب۔ بخاری سید۔ از سادات بخارا۔ پیشہ تعلیم و تعلم۔

چونکہ بندہ کی ددھیال و ننھیال اہل شہر سے پوشیدہ نہیں اور اوقات بسری کے لئے خدا کا دیا ہوا سب کچھ موجود ہے۔ اور جناب الد صاحب کی بالاستقلال معقول آمدنی ہے۔ اگر آپ بندہ کو اپنی فرزندی میں قبول فرما کر فخر بخشیں تو زہے قسمت۔ فقط

مورخہ ۲۴ ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۵ مطابق ۱۵ ماہ فروری ۱۹۳۷ء وابستہ امید حافظ سید کمال الدین دہلوی محلہ مچھلی والان نزد جامع مسجد دہلی

پھر جب جانبین کے آدمی حسب نسب چال چلن و عمر وغیرہ کو مختلف آدمیوں سے دریافت کر لیتے ہیں اور خوب اطمینان ہو جاتا ہے تو اظہار نسبت کے واسطے منگنی کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ اسکو نکاح خام سمجھو۔

۲- منگنی۔ اس رسم کے انجام دینے کو دولہا کے ہاں سے دس پانچ قریبی عورتیں دلہن کے گھر یہ چیزیں لیکر جاتی ہیں (۱) مٹھائی سوا من بالوشاہی (یا زیادہ)۔ (۲) مصری کے کوزے (نوٹ ایک جنمیں ہے ایک یا زیادہ پر سونے چاندی کے ورق لگا دیتے ہیں (۳) پانوں کے لفافے۔ (۴) زیور کی قسمیں جنمیں ایک انگوٹھی سونے کی ضرور ہوتی ہے اور ایک چھلا چاندی کا۔ (۵) پھولوں کے ہار یا دھنک یا گوٹے کے ہار (۶) پھولوں کا گہنا سوائے سہرے کے۔ اور ایک بٹوہ کارچوبی (۷) چڑھاوے کی پانچ رقمیں معہ چھلا و انگوٹھی۔ یہ سب چیزیں خوانوں میں سجا کر اوپر سے زرق برق خوان پوش ڈالکر اپنے ساتھ چاریوں کے سروں پر لیجاتی ہیں جب سب بیٹھ جاتے ہیں تو عورتیں دلہن کو سرخ لباس پہنا کر گود میں لاتی ہیں اور اسکو قبلہ کی طرف منہ کر کے بٹھا دیتے ہیں۔ اب رسومات شروع ہوتی ہیں (۱) دلہن کو پھولوں کا گہنا دولہا کی بہنیں یا بھاوجیں پہنا دیتی ہیں (۲) زیور پہناتی ہیں (۳) سونے کی انگوٹھی اور چاندی کا چھلا داہنے ہاتھ میں کلمہ کی انگلی میں پہناتے ہیں (۴) مصری کی ڈلیاں سات یا نو کھلاتے ہیں (۵) پان کا لقمہ منہ میں دیتے ہیں (۶) دلہن کے دونوں ہاتھ پھیلا کر اشرفیاں رکھ دیتے ہیں۔ اسکو منہ دکھائی یا دیدار نمائی کہتے ہیں (۷) کارچوبی بٹوہ جسمیں امام ضامن کا روپیہ ہوتا ہے دلہن کے باندھ دیتے ہیں۔ پھر دولہا والے واپس گھر چلے جاتے ہیں۔ پھر دلہن والے آدھی مٹھائی۔ مصری۔ پان کے بیڑے۔ انگوٹھی چھلا۔ پھولوں کی بدھی۔ طرہ وغیرہ لیکر دولہا والوں کے ہاں جاتے ہیں اور رسومات ادا کر کے واپس آجاتے ہیں۔

۳- نکاح کا دن اور تاریخ۔ نکاح کا دن اور تاریخ مقرر کرنے کے واسطے دولہا کی والدہ یا اور قریبی عورتیں دلہن والوں کے ہاں مٹھائی لیکر جاتی ہیں اور اُن سے مشورہ کر کے نکاح کی کوئی تاریخ مقرر کر کے واپس آجاتی ہیں۔

۴- رسم مانیوں۔ نکاح سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے دلہن کو نہلا کر زرد کپڑے پہنا کر ایک چوکی پر سوزنی بچھا کر بٹھاتے ہیں۔ پھر بہنیں کچھ ملیدہ بنا کر دلہن کے سامنے رکھتی ہیں اور اس میں سے سات نوالہ کھلا کر دلہن کے ہاتھ پر اُبٹنا رکھتی ہیں۔ پھر دلہن کی والدہ اُسکے دونوں ہاتھوں میں پانچ روپے اور ایک پان اور سات پنڈ پال[4] رکھ دیتی ہیں۔ اب دلہن کی بہن یا بھاوج اس کو گود میں اُٹھا کر کوٹھری میں لے جاتی ہے اور وہاں ایک پلنگ پر بٹھا دیتی ہے کہ وہاں اُسکو برات تک بیٹھنا پڑتا ہے گویا اسے دلہن کا رنگ نکھرنے لگتا ہے۔ اندر کوئی گھر کا مرد بھی نہیں جا سکتا۔ دلہن کو اتنے دن سوائے مٹھاس کے کوئی نمکین چیز نہیں کھلاتے۔ دلہن کے بدن پر سے ملا ہوا اُبٹنا مع ڈھائی سیر اُبٹنے کے اور سوا سیر پنڈیوں کے دولہا کے ہاں بھیجا جاتا ہے۔ اور یہ سامان بھی ساتھ جاتا ہے۔ اُبٹنے کی لگن۔ کٹورہ۔ چلمچی۔ تشتری۔ آفتابہ۔ لوٹا۔ تنبیڑا۔ رکابی کا جوڑا مع سرپوش جن میں پنڈیاں ورق لگا کر رکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ رومال گیارہ۔ نہانے کی چوکی۔ سونے کی دو لنگیاں۔ مانیوں کا جوڑا (یعنی زرد کپڑے) ایک شیشی میں تیل چادر وغیرہ۔ اسی طرح دولہا کے رشتہ دار بھی اسکو نکاح سے ایک دو روز پیشتر مانیوں بٹھا دیتے ہیں۔ دونوں گھروں میں گانے بجانے ہوتے ہیں۔ دونوں گھروں میں اندر عورتیں اور باہر لڑکے اُبٹنا کھیلتے ہیں بالکل ہولی اور رنگ پاشی کا سماں بندھ جاتا ہے۔

۵- ساچق[5]۔ ساچق چڑھنے کا وقت تیسرے پہر سے مغرب تک کا ہوتا ہے کبھی رات بھی ہو جاتی ہے۔ یہ چیزیں بھیجی جاتی ہیں۔ سہاگ پُوڑہ[6] گلاب کی بھری ہوئی بوتلیں۔ چاندی کی ٹھلیاں (دو میں دودھ بھرا ہوا)۔ کھانڈ

---

[1] مختلف کتابوں سے جمع کئے گئے ہیں۔ [2] بات سے مطلب پیغام شادی ہے۔ لڑکے کیلئے بات جانا اور لڑکی کیلئے بات آنا کہا جاتا ہے۔ [3] دلالہ۔ وہ عورت جسکا پیشہ شادیاں کرانے کا ہوتا ہے۔ [4] اُبٹنا ایک خوشبودار مصالحہ۔ [5] [6] [7] [8] یہ حاشیہ صفحہ ۳۲۵ کے نیچے درج ہیں۔

سوا پانچ سیر مہندی ڈہائی سیر کلاوے - نقل پچیس من - قرص پانچ من - میوہ گیارہ من + میوہ جات پہلے بھیجدیے جاتے ہیں - باقی چیزیں عورتیں ساتھ لے جاتی ہیں + اکثر یہ
چیزیں بھی ساتھ ہوتی ہیں - ایک جوڑہ برات کا (یعنی لال دوپٹہ آنچل پلو کا - لال کرتا مصالحہ لگا ہوا - تمامی کی انگیا زر - اسادری یا کسی اور کپڑے کا ہرا پاجامہ - گھیتلی جوتی) - ایک
جوڑہ چوتھی کا جو بہت بیش قیمت ہوتا ہے (یعنی لال دوپٹہ آنچل پلو کا خوب سلمہ ستارے سے لپا ہوا - اسی قسم کی محرم کرتی - زربفت کی کلیوں دار تنپوشی - ٹاٹ بافی گھیتلی جوتی جسکے اوپر
گھنگرو لگے ہوتے ہیں) - ان کو کشتیوں میں لگا کر کچھ کلیلیں چھڑک دیتے ہیں + چڑھاوے کی رقمیں یہ ہوتی ہیں - جھومر جھپا - (یعنی ماتھے کا ایک جڑاؤ زیور) نتھ - جھپکے کے بلے - نورتن
دھگدگی - چمپا کلی - زمرد کی انگوٹھی - سونے چاندی کی کشتی میں پھولوں کا گہنا - پانوں کے بیڑے جنپر سنہری روپہری ورق لگے ہوتے ہیں - اور چاندی کی چنگیر یا تھال میں رکھے
ہوئے ہوتے ہیں - خوان پوش - تورہ پوش + ان پر خوان پوش ڈالکر خوب سجا کر ساچق کے ساتھ لیجاتے ہیں - آگے نمائش و سامان چلتا ہے پیچھے سواریاں جاتی ہیں - جب دلہن کے
گھر پہنچتے ہیں تو سامان پہلے گھر میں پہنچا دیتے ہیں - مرد اور عورتیں مردانہ اور زنانہ میں چلی جاتی ہیں + اگر خلعت دیا جاتا ہو تو دولہا بھی ساتھ ہوتا ہے (خلعت یعنی خاصہ - الخالق - نیمہ آستین -
گوشوارہ - مندیل شملہ - قبا - پیجامہ - زری کی ٹوپی - کچھ نقد روپیہ (سو یا دو سو) + دونوں طرف کی عورتیں سمدھنیں کہلاتی ہیں + دلہن والے دولہا والوں کی بڑی خاطر کرتے ہیں + پھر دولہا کی
بہنیں یا بھاوجیں دلہن کو پھولوں کا گہنا پہناتی ہیں - مگر پہلے ہر ایک گہنہ میں سے سات سات پھول نذر گذر کے پھینک دیتی ہیں - اول کلمہ کی انگلی میں نقرئی چھلا پھر سونے کی انگوٹھی
پہنا کر مصری کی سات ڈلیاں کھلاتی ہیں پھر پان کھلا دیتی ہیں - دولہا کی ماں دلہن کے ہاتھ میں نشان کے طور پر حسب مقدور کچھ نقدی (جو پانچ روپے سے کم نہیں ہوتی) رکھدیتی ہیں باقی
رقمیں خواہ اپنی طرف کی خواہ دولہا والوں کی طرف کی سب چڑھادی جاتی ہیں - جو گہنا جسکی طرف سے ہوتا ہے اسکا نام لیا جاتا ہے کہ یہ خالہ کی طرف سے ہے - یہ بہن کی طرف سے
ہے - پھر بعض جگہ دستور ہے کہ ڈومنیاں خوشی میں آکر سمدھنوں کو خوب مغلظات سناتی ہیں - پھر چار طرف سے خوب ہنسی ہوتی ہے - اب دلہن کو مجلس میں اٹھا کر لے جاتے ہیں کیونکہ
وہ جھکی جھکی نڈھال ہوجاتی ہے + ۶ - شربت پلائی - اب رسم شربت پلائی شروع ہوتی ہے - وہ یہ ہے کہ دولہا والوں کے ہاں سے جو عورتیں آتی ہیں انہیں شربت پلاتے ہیں - ایک عورت
شیشہ کی صراحی میں شربت لئے کھڑی ہوتی ہے اور ایک شربت کا کٹورہ اور ایک رومال لئے کھڑی ہوتی ہے - کوئی چلمچی آفتابہ لئے ہوئے - شربت کٹورہ میں ڈال کر پلایا جاتا ہے
ایک عورت منہ رومال سے صاف کردیتی ہے - بعض دفعہ زور سے مسل دیتی ہے - تھالی میں کوئی ایک روپیہ ڈالتا ہے کوئی دو روپے اور کوئی پانچ روپیہ - یہ ہاتھ دھلائی کا حق ہوتا یا
جاتا ہے - گانے والی ڈومنیوں کی اجرت الگ دی جاتی ہے - اب سمدھنیں رخصت ہوجاتی ہیں + ۷ - مہندی - یہ ساچق کا جواب سمجھو - دولہا کے ہاں یہ سامان بھیجا جاتا
ہے - پانچ ہزار بنڈیاں جن پر سونے چاندی کے ورق لگے ہوئے ہوتے ہیں - ابٹنا گیارہ سیر - دلہن کی کام میں لائی ہوئی مہندی - چاندی کی چوکی - چاندی کا لوٹا - کٹورہ
طباق - لگن - نہانے کا تہبند - لنگی کھیس - سوزنی - مائیوں کا جوڑہ - زرد پاجامہ - برات کا جوڑہ - اسادری پاجامہ - ٹاٹ بافی جوتا - ہیرے کا چھلا - زمرد کی انگوٹھی + کل یہ
ساز و سامان سے دولہا والوں کے ہاں جاتے ہیں - پھر دولہا والے اسی طرح سب کو شربت پلاتے ہیں جیسے دلہن والوں نے پلایا تھا - بن سپاری کی تشتریاں اور پان تقسیم ہوتے
ہیں اور ہار بھی پہنائے جاتے ہیں + سالیاں آکر دولہا کو چوکی پر بٹھاتی ہیں اور اسکے ہاتھ پر ایک اشرفی رکھدیتی ہیں - اپنا نیگ مانگتی ہیں - جب نیگ ٹھیک ملجاتا ہے
تو وہ اسکے ہاتھ پر مہندی لگاتی ہیں - اب شربت وغیرہ سے فارغ ہوکر دلہن والیاں واپس جاتی ہیں + ۸ - نکاح میں شامل ہونیکا بلاوا - نکاح سے دو تین روز
پہلے دولہا کی والدہ کی طرف سے عورتوں کو بلاوا دیا جاتا ہے اور دولہا کے والد کی طرف سے مردوں کو بلاوا دیا جاتا ہے - مردوں کو بذریعہ رقعہ بلایا جاتا ہے + دیکھو ضمیمہ
۹ - صحنک - نکاح سے ایک روز پیشتر صحنک کی تیاری ہوتی ہے - یہ عمدہ اور لذیذ کھانے ہوتے ہیں جن پر حضرت فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز دلوائی جاتی ہے
اور ان کھانوں میں سے کسی مرد کو نہیں دیا جاتا - زیادہ تر سیدانیوں کو کھلایا جاتا ہے جو زیادہ پاک دامن اور صوم و صلوٰۃ کی پابند ہوتی ہیں - پھر رات بھر رتجگہ رہتا ہے
گلگلے اور چیلے تلے جاتے ہیں - اور اللہ میاں کا رحم بنایا جاتا ہے - اور پچھلی رات کو نیاز دلوا کر یہ سب چیزیں تقسیم کردی جاتی ہیں + ۱۰ - نکاح کا دن - آج برات کا
دن ہے - سمدھنیں بناؤ سنگھار کرکے برات میں شامل ہونے کی تیاریاں کرتی ہیں - دولہا کو نہایت خوبصورت پوشاک پہنائی جاتی ہے سر پر دستار ہوتی ہے - پھولوں کا
سہرا اڑایا جاتا ہے - اور پھولوں کی بدھی ہوتی ہے - زمرد کی انگوٹھی ہیرے کا چھلا پہنایا جاتا ہے - پھر دولہا کو زرق برق زیور سے آراستہ کرکے گھوڑے پر سوار کردیتے ہیں -
وہ ایک ہاتھ میں لگام اور دوسرے سے رومال منہ پر رکھ لیتا ہے - پھر سب براتی پیچھے ہولیتے ہیں اور ان کے پیچھے زنانی سواریوں کی قطار ہوتی ہے - کبھی دولہا کے آگے
باجہ بھی ہوتا ہے - پھر جب برات دلہن کے دروازہ پر پہنچتی ہے تو آتشبازی چھوڑی جاتی ہے - زنانی سواریاں زنانہ میں اتار دی جاتی ہیں - اور دلہن والے دولہا کے

سلہ سادہ جوڑہ برات کے دن پہناتے ہیں اور مصالحہ دار چوتھی کے روز +

استقبال کیواسطے دوطرفہ قطار میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عورتیں پانی کا لگن بھر کر گھوڑے کے سموں پر ڈالتی ہیں۔ اب دولہا کو اتروا کر بڑے اعزاز سے اندر لے آتے ہیں اور لیجا کر صدر میں مسند پر بٹھاتے ہیں۔ لوگ گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ قاضی صاحب آتے ہیں وہ بھی بیٹھ جاتے ہیں۔ مگر دلہن والے پان پاکو لی اور چیز کھانے کو نہیں دیتے جب تک نکاح نہ ہو لے ✤ **۱۱۔ نکاح** دولہا کو مسند پر بٹھا دیتے ہیں اور قاضی صاحب بیٹھ جاتے ہیں اور لوگ گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ دلہن کا قریبی رشتہ دار مع دو گواہوں کے دلہن سے نکاح کی اجازت لینے جاتا ہے اور اجازت لیکر واپس آجاتا ہے ✤ اب خطبہ پڑھا جاتا ہے (دیکھو ضمیمہ ۶)۔ پھر قاضی صاحب دلہن کے ولی یا وکیل سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے مساۃ فلاں بنت فلاں کو فلاں شخص کے نکاح میں بعوض اتنے مہر کے دیا۔ وہ کہتا ہے۔ ہاں میں نے دیا۔ پھر قاضی صاحب دولہا سے پوچھتے ہیں۔ تم نے مساۃ فلاں بنت فلاں کو اس قدر مہر پر اپنی زوجیت میں قبول کیا۔ دولہا کہتا ہے ہاں قبول کیا۔ پھر تین دفعہ اسی طرح دریافت کرتے ہیں۔ اور پھر لوگ دعا کے واسطے ہاتھ اٹھاتے ہیں اور خدا تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ دونوں میں سلوک رکھے۔ اس مجلس میں دستور کے موافق دلہن کا باپ موجود نہیں ہوتا۔ مگر شرعاً یہ بات صحیح نہیں۔ مگر ہندوستان کا دستور ہو ✤ **۱۲۔ نکاح ہو چکنے کے بعد** یہ مجلس کچھ تتر بتر ہو جاتی ہے اور شہدے آواز لگاتے ہیں۔ پھر دولہا کو شربت پلاتے ہیں اور اس کا جھوٹا شربت دلہن کو لیجا کر پلاتے ہیں۔ پھر دولہا کے سر پر سے چھوارے لٹاتے ہیں۔ اور حسب حیثیت شیرینی تقسیم ہوتی ہے۔ یہ دولہا کی طرف سے ہوتی ہے۔ دلہن والوں کی طرف سے پان سپاری کی تھالیاں تقسیم ہوتی ہیں ✤ اب نکاحنامہ تیار ہو جاتا ہے یعنی اس پر اہل مجلس کے دستخط ہو جاتے ہیں۔ اور ایک کونہ پر قاضی صاحب کے۔ پھر دلہن کی ماں یا باپ کے پاس بھیجدیا جاتا ہے[۱] ✤ قاضی جی کی فیس (انعام) اس زمانہ میں ایک روپیہ سے پانچ روپیہ تک ہے ✤ اب دلہن والوں کی طرف سے دولہا کا جوڑا[۲] اور سلامی کے روپے ایک کشتی میں لگے ہوئے آتے ہیں۔ سلامی کے روپے وہ ہوتے ہیں جو دلہن کے رشتہ دار دلہن کو اپنی طرف سے دیتے ہیں۔ وہ نام بنام دلہن کے والد کے پاس جمع کیے جاتے ہیں۔ اور اسوقت باہر بھیجدیئے جاتے ہیں۔ اسی وقت اندر سمدھنوں کو شربت پلایا جاتا ہے اور وہ روپیہ تھالی میں ڈالی جاتی ہیں ✤ یہ سب روپے دلہن کے گھر بھیجدیئے جاتے ہیں اور ڈومنیاں مبارکبادیوں کے گیت گاتی ہیں ✤ **۱۳۔ دولہا کا اندر جانا اور بعض ریت رسم** ۔ یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ دولہا کے واسطے منزل ہفتخوان سے کم نہیں۔ اب ریت رسم کے واسطے دولہا کو اندر بلاتے ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر زنانی ڈیوڑھی پر پہنچتا ہے کہ دولہا کی بہنیں بیاں ملتی ہیں اور اس کے سر پر آنچل ڈالکر اندر لیجاتی ہیں۔ ڈومنیاں دولہا کو دیکھتے ہی گیت طرح طرح کے گانے شروع کر دیتی ہیں۔ اور بہت چھوٹی چھوٹی لغو رسومات بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً دلہن کی جوتی پر کاجل پار کر دولہا کی آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ کبھی مصری کھلواتے ہیں۔ کبھی اس سے سات سلام کرواتے ہیں وغیرہ وغیرہ ✤ **۱۴۔ آرسی مصحف** ۔ اب تھوڑی دیر کے بعد دولہا و دلہن کو آمنے سامنے سر جوڑ کر بٹھا دیتے ہیں۔ بیچ میں تکیہ رکھتے ہیں اور اس پر قرآن شریف۔ اور دولہا سے کہتے ہیں کہ سورۂ اخلاص نکالو اور پڑھ کر دلہن کے منہ پر پھونکو۔ پھر قرآن شریف ہٹا کر دونوں کے بیچ میں رکھ دیتی ہیں اور اس پر آئینہ رکھ دیتے ہیں۔ اور دولہا دلہن پر کسی کا دوپٹہ یا کوئی دوشالہ ڈال دیتے ہیں اور عورتیں دلہن کو ہدایت کرتی ہیں کہ آنکھیں کھول دو۔ اسطرح دولہا کو دلہن کی شکل دکھاتے ہیں ✤ قرآن شریف پر آئینہ اسوجہ سے رکھا جاتا ہے کہ آئینہ پر نظر پڑے تو قرآن شریف پر بھی پڑے۔ تاکہ خدائے تعالیٰ برکت دیں ✤ یہ بڑی رسم طے ہو چکی اب جہیز کا سامان گھر سے نکلنا شروع ہوتا ہے ✤ **۱۵۔ جہیز** ۔ اکثر یہ ہوتا ہے۔ جوڑے۔ یہ تعداد میں جفت نہیں طاق ہوتے ہیں۔ سات سے لیکر اکیس[۳] تک اکثر ہوتے ہیں ✤ گہنا۔ (۱) سر اور ماتھے کے گہنے۔ جھومر۔ ٹیکا۔ بینا۔ چٹا۔ چوٹی ✤ (۲) کان کے زیور۔ پتے۔ بالیاں۔ بلے۔ جھپکے کے بالے۔ جھمکے۔ بجلیاں۔ مرکیاں۔ کرنپھول۔ مگر۔ چودانیاں۔ کھٹکے یعنی جھلنیاں۔ جھرکے کے بالے۔ سہارے ✤ (۳) ناک کے گہنے۔ نتھ۔ بلاق۔ کیل۔ لونگ ✤ (۴) گلے کے گہنے۔ توڑا۔ توڑا گجرا۔ گلوبند۔ چمپاکلی۔ ست لڑا۔ جگنی۔ ٹیپ۔ ہیکل۔ کنٹھی۔ ہنسلی۔ توڑا چاند۔ دھگدگی۔ چندن ہار۔ زنجیر۔ مالا ✤ (۵) بازو کے گہنے۔ بازو بند۔ نورتن۔ سجو جبند۔ جوشن۔ نونگے۔ تعویذ۔ ٹھیکری۔ اکے یا انگے ✤ (۶) ہاتھ کے گہنے۔ پہنچیاں۔ پہنچیاں۔ نوگریاں۔ چوہے دنتیاں۔ کنگن۔ پچھے۔ کڑے۔ چوڑیاں۔ شمشیر بند۔ علی بند۔ بازو بند۔ دست بند ✤ (۷) انگلیوں کے گہنے۔ چھلے۔ چھلے جوڑ۔ انگوٹھیاں۔ چوہے دنتیاں۔ آرسی ✤ (۸) پاؤں کے گہنے۔ پازیب۔ جھانجن۔ کڑے۔ چوڑیاں۔ توڑے۔ پچھے۔ بانک۔ چٹکی۔ چھلّے۔ زنجیر دار چٹکی۔ چھلے ✤ پلنگ چھپر کھٹ و سامان۔

[۱] دلی میں ہندؤں کا ایک فرقہ ہے جس کی بابت روایت مشہور ہے اور جہیز میں پلنگ اُن ہی کی زیر نگرانی دولہا کے گھر تک جاتا ہے ✤ [۲] یہ دستور زمانہ اسلام سے پہلے سے ہے کہ نکاحنامہ تکمیل ہو چکنے کے بعد عورت یا اسکے ولی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ بہت صحیح ہے کہ جب کسی سرکاری دفتر میں اُنکی نقل نہیں لکھی جاتی تو اصل عورت یا اسکے متعلقین کے پاس ہی ضرور رہے ✤ [۳] دوشالہ، رومال، پنباری، دوپٹہ وغیرہ ✤

چھپرکھٹ و پلنگ - (چاندی کا یا تانبے کا) پلنگ کا جالدار بچھونا - (جو کمخواب یا اطلس یا مشروع کا ہوتا ہے) تکئے (جنپر مخمل یا اطلس کا غلاف ہوتا ہے) سرہانے کا تکیہ پہلو کا تکیہ - گل تکیہ - ران تکیہ وغیرہ - بالاپوش پلنگ (زریں سچبند سے کسے ہوئے) - پلنگ پوش زرلفت + ظروف - شیشے - چینی - تانبے کے برتن - متعدد - فرش وغیرہ - شطرنجیان - چاندنیاں - مسند - گاؤتکیہ - غالیچہ - قالین - دسترخوان - خوان پوش - گہنے - تورہ پوش - پالکی پوش - ڈولی پوشش وغیرہ متفرق - چمڑے کے پٹارے - صندوق - جانمازیاں - خوان کشتیاں - گھروںجی - لگن - تخت - چوکیاں + یہ سب سامان لوگوں کے سامنے دکھایا جاتا ہے - اس کی دو فہرستیں ہوتی ہیں - ایک فہرست دلہن والے دولہا والوں سے دستخط کرا کر رکھ لیتے ہیں - دوسری دولہا والوں کے حوالہ کردیتے ہیں +

۱۶ - رخصت - اب دلہن کی رخصت کا وقت آتا ہے - ماں - باپ بہنیں وغیرہ سب رونے لگتی ہیں بعض عورتیں رخصت کا گیت گاتی ہیں - پھر دولہا دلہن کو گود میں لیجاکر پالکی میں بٹھا دیتا ہے اور کوئی نند ساتھ بیٹھ جاتی ہے - اور پالکی پر چمکتا ہوا غلاف ڈالا جاتا ہے - عورتیں اور بچے اور نوکریں وغیرہ سواریوں میں سوار ہوجاتی ہیں + سب سے آگے انگریزی باجا ہوتا ہے - پیچھے دولہا گھوڑے پر سوار - منہ پر رومال رکھے ہوئے - اسکے پیچھے پالکی - پھر جہیز کا سامان چماریوں کے سروں پر ٹوکریوں میں رکھا ہوا لمبی قطار میں - پھر زنانی سواریاں ہوتی ہیں + برات رخصت ہوتے ہی دلہن کی پالکی پر بکھیر کی جاتی ہے - یعنی پیسے یا اکنیاں یا چونیاں یا روپے مٹھی بھر بھر کر پالکی پر سے پھینکتے ہیں - بعضے چاندی کے پھول بنوا کر پھینکتے ہیں - لٹیرے وہ لوٹ لیتے ہیں - اسطرح آہستہ آہستہ چلکر یہ برات دولہا کے گھر پہنچ جاتی ہے +

۱۷ - دولہا کا گھر - اب پالکی گھر کے دروازہ پر لگائی جاتی ہے - اور دولہا دلہن کو گود میں لیکر اتارتا ہے تو بہنیں راستہ سے اندر نہیں جانے دیتیں - اسے بازرو کنا کہتے ہیں - جب تک نیگ نہیں لیتیں اندر جانے نہیں دیتیں - جب نیگ ملجاتا ہے تو راستہ کھول دیتی ہیں اور دولہا دلہن کو لیجاکر مسند پر بٹھا دیتا ہے - اب منہ دکھائی شروع ہوتی ہے - عورتیں دلہن کا منہ دیکھتی ہیں اور منہ دکھائی میں کوئی نقد دیتا ہے اور کوئی زیور - پھر دولہا دلہن کو کھیر کھلائی جاتی ہے +

۱۸ - دوسرا دن - دوسرے دن صبح کے وقت دلہن کے بھائی مٹھائی لیکر آتے ہیں اور بہن کو واپس لیجاتے ہیں - ان کو یہاں شربت پلاتے ہیں اور ناشتہ کھلاتے ہیں - پھر دلہن سوار ہوجاتی ہے اور بھائی ساتھ جاتے ہیں +

۱۹ - چوتھی - آج جب دلہن گھر واپس آگئی ہے تو تیسرے پہر کو چوتھی ہوگی - اور دلہن بھاری جوڑہ نہایت عمدہ پہن کر (جسکو چوتھی کا جوڑہ کہتے ہیں) چوتھی کے وقت موجود ہوگی - دولہا کے ہاں چوتھی کے واسطے طرح طرح کی ترکاریاں پھل اور گیندیں منگائی جاتی ہیں اور پھولوں کی چھڑیاں اور ہار بھی ہوتے ہیں - یہ سب سینیوں میں لگائی جاتی ہیں - اور سمدھنیں اپنے ساتھ دلہن کے ہاں لے جاتی ہیں - دلہن کے ہاں کھیر تیار ہوتی ہے اور شیرمالیں اور نانیں - جب سمدھنیں دلہن کے ہاں پہنچتی ہیں - تو دولہا کی سالیاں دولہا کی جوتی چھپا دیتی ہیں - جب تک نیگ نہیں لے لیتیں - جب تک نہیں دیتیں (یہ نیگ دس روپیہ سے پچیس روپیہ تک ہوتا ہے) اب دولہا دلہن کو کھیر کے سات نوالہ کھلاتا ہے - پھر کوئی عورت دلہن کا ہاتھ پکڑ کر دلہن کے ہاتھ سے دولہا کو سات نوالے کھلاتی ہے - پھر دولہا دلہن کے پھولوں کی سات چھڑیاں مارتا ہے - پھر عورتیں دلہن کے ہاتھ سے سات چھڑیاں دولہا کو لگواتی ہیں اب سمدھنوں میں چوتھی شروع ہوتی ہے - کوئی کسی کو آم مارتی ہے کوئی کیلہ - کوئی اور پھل - غرض ہولی سی ہوجاتی ہے + اسی روز جیکٹ اتروائی کی رسم ہوتی ہے - یعنی دلہن کی ماں جو دلہن کے کاموں میں مصروف رہنے کی وجہ سے میلی کچیلی ہوگئی تھی وہ آج نہا دھو کر اپنے ماں باپ یا بڑوں کا جوڑہ پہنتی ہے +

۲۰ - واپسی - اب چوتھی کھیل کر سب واپس ہوجاتے ہیں - اور دولہا کے گھر آکر سب وہ کھیر اور نانیں کھاتے ہیں جو دلہن والوں نے ساتھ کردی تھیں - اب سسرا یا کوئی بڑا دلہن کا گھونگٹ اٹھاکر اسکو خطاب دیتا ہے جیسے آفتاب دلہن - سردار بیگم وغیرہ +

۲۱ - سمدھن ملاوا - آج ہی سمدھن ملاوا ہوتا ہے - وہ یہ ہوتا ہے کہ سمدھنیں آپس میں ایک دوسرے سے ملتی ہیں - اور آپس میں تعلقات پیدا کرتی ہیں +

۲۲ - چالا - پہلا چالا ماں کرتی ہے - دوسرا خالہ یا پھوپی - تیسرا نانی - چوتھا دادی کرتی ہے - اگر بعض رشتہ دار نہ ہوں تو ماں باپ کو تمام چالے کرنے پڑتے ہیں + یہ چالے جمعہ یا پیر کو ہوا کرتے ہیں + جس کے ہاں چالا ہوتا ہے - اسکے ہاں سب سے پہلے دلہن جاتی ہے اور پھر دولہا اور بعض رشتہ دار جن کو بلایا جاتا ہے + پھر بعض لوگ کھانا کھلانے کے بعد دولہا دلہن کو کچھ نقدی - یا دلہن کو کچھ دیکر رخصت کردیتے ہیں +

حاشیہ متعلق صفحہ ۳۲۴

ایک خوشبودار مصالحہ ہوتا ہے جس کو ملنے سے بدن خوشبودار اور صاف ستھرا ہوجاتا ہے + ۵ ایک قسم کے لڈو ہوتے ہیں + ۶ ساچق ترکی لفظ ہے مگر رسم حنابندی کا نام ساچق ہے + ۷ سہاگ پڑہ میں یہ چیزیں ہوتی ہیں دو لنگیاں سونے و چاندی کی - سہاگ کا عطر (کہ خوشبودار اوریات سے تیار کیا جاتا ہے) پھلیل منقش شیشوں میں - ایک خوبصورت تھیلی جس میں چھالیہ چھپیا - ناگرموتھا - الچیڑ - چھوٹی الائچی - کتھہ - کھوپرا - لونگیں - جنپہ کی جڑ - ہلدی - جوز - جوتری - تیزپات - صندل - زعفران - سینک - رسی کی دو پڑیاں ہوتی ہیں - انکا نام سہاگ پڑہ ہے + ۸ یہ فہرست کام دیتی ہے کیونکہ بعض صورتوں میں جب عورت مرجاتی ہے اور کوئی اولاد نہ چھوڑے تو یہ سامان عورت کے ماں باپ یا بھائی وغیرہ واپس لیتے ہیں +

ضمیمہ ۷ - نکاح میں بلانیکے رقعے اور کارڈ -

{رقعات شادی اکثر فلسکیپ کی تقطیع کے کاغذ پر طبع کیے جاتے ہیں۔ عموماً سنہری حروف میں ہوتے ہیں اور گرد حاشیہ پر بیل بھی سنہری ہوتی ہے۔ اس زمانہ میں اکثر بجائے رقعوں کے خطوط اور کارڈ کے ذریعہ بلاوا دیا جاتا ہے۔}

۱

بخدمت شریف ....

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

خیر النکاح ایسرہ

یا معاشر الاخوان والخلان -

فیض ربانی اور لطف رحمانی نے کمال خوشی و خرمی کا وقت دکھایا ہے کہ ۲۳ ماہ ذی القعدہ مطابق ۲۳ ماہ فروری روز دوشنبہ کو برخوردار ضیاء البصر و نور النظر ...... طال عمرہ و عظم قدرہ کا عقد نکاح قرار پایا ہے۔ آپ کے اخلاق کریمانہ سے امید ہے کہ بروز مذکور علی الصباح مکان ... محلہ واقع شارع عام میں جو دروازہ شمالی مسجد جامع کے محاذی ہے تشریف لائیں اور وہاں سے نوشہ کے ساتھ تا بخانہ عروس قدم رنجہ فرمائیں۔ پھر جلسہ عقد نکاح میں جو مکان ... میں ... واقع کوچہ چیلاں میں منعقد ہوگا شامل ہوں اور اس کار خیر کے ثواب میں داخل ہوں۔ دوسرے روز وقت متناول پر یا جس وقت اقتضائے طبع گرامی ہو مہربانی کر کے مکان ... محلہ میں ماحضر تناول فرما کر اپنی رونق افروزی سے انجمن ضیافت کو زیب و ضیا و منور کریں۔ نکاح کا ٹھیک وقت ۸ گھنٹے ۲۰ منٹ ہے مگر آپ براہ اخوت و اتحاد و خلت و وداد پہلے سے انجمن احباب کو زینت دیجئے گا اور اپنے وقت عزیز کا کچھ حصہ ... طلب کیجئے (بیت)

واطیب العیش فی الدنیا و ارغدہ
موکل بزیارات الاحباء

مرحمت ...

دہلی ۱۰ - ذی القعدہ ۱۳۲۰ھ
مطابق ۱۶ - فروری ۱۹۰۳ء

آپکا مخلص مودت آگیں
ف

۲

ھو المعلی

الحمد للہ ہر آنچہ ببینم بخاطر میخواست۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آمد آخر بس پردہ تقدیر پدید۔ درین زمان سعادت اقتران کہ ریاحین و ازہار بقدوم موسم بہار روکش گلزار فرخار است و یاسمین و سمن عزت بخت انجمن انجم پیرا و ارشادی کتخدائی فرزند جگر پیوند محمد سیف الحق طال عمرہ حسن استقرار یافتہ امید از خلاق دوستانہ و کریمانہ آنکہ بتاریخ شانزدہم ماہ ذالحجہ المحرم ۱۲۸۵ھ روز ... از یکپاس روز باقیماندہ ہمراہ ساچق ... روز ... بوقت شام در محفل رقص بسرود تشریف آوردہ و باداوش روز ... معیت نوشہ تا بخانہ عروس آبرو افزا داعی بودہ شریک بزم عقد نکاح شوند و بتاریخ بستم روز شنبہ بہ تناول طعام ماحضر ولیمہ ... عزا ستیاز بخشند والسلام۔ المکلف محمد احسان الحق عفی عنہ۔

۳

بخدمت شریف ......

بعون عنایت ایزد منان جل شانہ و عم نوالہ بتاریخ بست و ہفتم و بست و ہشتم ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۸ھ نبوی یوم سہ شنبہ و چہارشنبہ از چہار گہڑی روز باقیماندہ تا صباح محفل رقص و سرود و نیز شب چہارشنبہ مذکورہ دعوت طعام ماحضر بتقریب شادی عقد نکاح برخوردار عزیز از جان سید محمد حامد خان خلف الصدق برادر صاحب مہربان سید احمد خان بہادر صدر الصدور بمکان مکلف واقع کوچہ بلاقی بیگم گذر دریبہ قرار یافتہ و بتاریخ بست و نہم ماہ مذکور یوم پنجشنبہ علی الصباح جلسہ عقد نکاح بمکان مفتی خلیل اللہ خاں مرحوم واقع تراہہ بہرام خاں گذر فیض بازار مقرر شدہ امید کہ ہر سہ روز با وقات مرقومہ بالا تشریف شریف ارزانی فرمودہ ممنون احسان فرمایند۔ المکلف محمد امین اللہ عفی عنہ المعروف بہ امو جان۔

۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم -

شکر خدا کہ از مدد بخت کارساز --- کارے کہ خواستم ز خدا شد میسرم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ .... مطابق ...... بروز جمعہ بوقت ۴ بجے سہ پہر شادی عقد نکاح برخوردار سعادت آثار ...... بہ دختر نیک اختر برادر عزیز .... قرار پائی ہے، آپکے اخلاق کریمانہ سے توقع ہے کہ پونے چار بجے سہ پہر (بپابندی وقت) غریب خانہ واقعہ ...... تشریف فرما ہو کر شریک عقد نکاح ہوں اور نیاز مند کو مرہون منت فرماویں۔ نیز دوسرے دن یعنی بروز شنبہ بوقت ۹ بجے صبح غریب خانہ پر پھر تشریف لاویں اور طعام ولیمہ تناول فرما کر مزید تشکر کا موقع بخشیں۔ المکلف ....

۵ - بسم اللہ الرحمن الرحیم ط - {لڑکی والوں کی طرف سے بلاوے کی چھپی ہوئی عبارت ... ۱۵ سطر ...}

و الصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الکریم الذی قال خیر النکاح ایسرہ -

یا ایہا الاخوان الخلان آپکے اخلاق کریمانہ سے امید ہے کہ میری دختر نیک اختر کی انجمن نکاح میں شامل ہو کر مجھے ممنون فرمائیں گے -

تاریخ نکاح | نکاح کا وقت | موقع نکاح

ضمیمہ ۸

خطبہ نکاح

ذیل میں تین خطبہ نکاح دے گئے ہیں ان میں سے جو نسا چاہیں پڑھ سکتے ہیں + اسی ضمیمہ میں ایجاب و قبول کا طریق ۔ اور نکاح کے بعد پڑھنے کی دعا بھی شامل کر دی گئی ہے جن الفاظ میں دولہا کو مبارک باد دینی چاہیے وہ بھی لکھے گئے ہیں +

طرز اوّل ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا ۔ من یھدی اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ ۔ و نشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۔ و شر الامور محدثاتھا ۔ و کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار ۔ من یطع اللہ و رسولہ فقد رشد و من یعصھما فانہ لا یضر الا نفسہ و لا یضر اللہ شیئا ۔ نسئل اللہ ان یجعلنا ممن یطیعہ و یطیع رسولہ و یتبع رضوانہ و یجتنب سخطہ فانما نحن بہ و لہ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالا کثیرا و نساء ۔ و اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ و الارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا ۔ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ و لا تموتن الا و انتم مسلمون ۔ قال اللہ تعالیٰ فان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلٰث و ربٰع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم ۔ و انکحوا الایامیٰ منکم و الصالحین من عبادکم و امائکم ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی و قال تزوجوا الودود الولود فانی اباھی بکم الامم ۔ اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی الامی و الہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و اھل بیتہ و سلم تسلیما کثیرا +

طرز دوم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدی اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۔ ارسلہ بالحق بشیرا و نذیرا بین یدی الساعۃ ۔ من یطع اللہ و رسولہ فقد رشد و من یعصھما فانہ لا یضر الا نفسہ و لا یضر اللہ شیئا ۔ یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالا کثیرا و نساء ۔ و اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ و الارحام ۔ ان اللہ کان علیکم رقیبا ۔ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ و لا تموتن الا و انتم مسلمون ۔ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و قولوا قولا سدیدا ۔ یصلح لکم اعمالکم و یغفر لکم ذنوبکم و من یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزا عظیما ۔ فاسئلوا اللہ ان یجعلنا ممن یطیعہ و یطیع رسولہ و یتبع رضوانہ و یجتنب سخطہ فانما نحن بہ و لہ ۔ اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی الامی و الہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و اھل بیتہ و سلم تسلیما کثیرا ط +

طرز سوم - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِہٖ ؕ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِہٖ ؕ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِہٖ ؕ الْمَرْھُوْبِ مِنْ عَذَابِہٖ وَسَطْوَتِہٖ ؕ النَّافِذِ اَمْرُہٗ فِیْ سَمَآئِہٖ وَاَرْضِہٖ ؕ الَّذِیْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِہٖ وَمَیَّزَھُمْ بِاَحْکَامِہٖ وَاَعَزَّھُمْ بِدِیْنِہٖ وَاَکْرَمَھُمْ بِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ اسْمُہٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُہٗ جَعَلَ الْمُصَاھَرَۃَ سَبَبًا لَاحِقًا وَّاَمْرًا مُفْتَرَضًا وَشَجَّ بِہِ الْاَرْحَامَ ؕ وَاَلْزَمَ الْاَنَامَ ؕ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّصِھْرًا ؕ وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا ؕ فَاَمْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَجْرِیْ اِلٰی قَضَائِہٖ وَقَضَاؤُہٗ یَجْرِیْ اِلٰی قَدَرِہٖ ؕ وَلِکُلِّ قَضَآءٍ قَدَرٌ ؕ وَلِکُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ ؕ وَلِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ؕ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ ؕ

ایجاب وقبول - اس کے بعد ایجاب وقبول اس[1] طرح کرایا جائے۔ قاضی صاحب دو گواہوں کے روبرو دولہا سے پوچھیں[2] کیا تم نے فلاں بنت فلاں کو بمقابلہ دو ہزار[3] مہر سکہ رائج الوقت (جس میں سے ایک ہزار موجل اور ایک ہزار معجل ہے) اپنی زلی و زوجیت میں لیا اور قبول کیا۔ دولہا کو جواب دینا چاہیے "میں نے اپنی زلی و زوجیت میں لیا اور قبول کیا[4]"

دعا - اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ اٰدَمَ وَحَوَّا ۔ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ اِبْرَاھِیْمَ وَسَارَہ ۔ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ یُوْسُفَ وَزُلَیْخَا ۔ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ مُوْسٰی وَصَفُوْرَا ۔ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ وَخَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی وَعَائِشَۃَ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ۔ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ۔ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ وَّرَبٌّ حَلِیْمٌ ۝

مبارکباد - دولہا کو مبارکباد اس طرح دیویں۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِی الْخَیْرِ ۔ از حصن حصین ؕ

---

[1] اصیل (دولہا یا دلہن خود) وکیل کے ذریعہ ایجاب وقبول کی یہ صورتیں ہونگی اور اسطرح — ۱۔ اصیل (دولہا خود) + اصیل (دلہن خود) ؕ ۲۔ اصیل (دولہا) + وکیل (دلہن کا) ؕ ۳۔ وکیل (دولہا کا) + اصیل (دلہن) ؕ ۴۔ وکیل (دولہا کا) + وکیل (دلہن کا) ؕ ۵۔ وکیل (دولہا کا) + وہی وکیل (دلہن کا) ؕ ایجاب قبول علی الترتیب اسطرح ہوگا۔

۱۔ دولہا بولا — اَنْکَحْتُکِ وَزَوَّجْتُکِ نَفْسِیْ عَلٰی ھٰذَا الصَّدَاقِ ۔ ... ... دلہن بولی — قَبِلْتُ نِکَاحَکَ وَتَزْوِیْجَکَ مِنْ نَفْسِیْ عَلٰی ھٰذَا الصَّدَاقِ
نکاح کرلیا میں نے تیرا اپنے ساتھ اس قدر مہر کے بدلہ ... ... قبول کیا میں نے نکاح تیرا اس قدر مہر پر ... ...

۲۔ وکیل بولا — اَنْکَحْتُکَ وَزَوَّجْتُکَ نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ فُلَانَۃَ بِنْتِ فُلَانٍ عَلٰی ھٰذَا الصَّدَاقِ ۔ ... دولہا بولا — قَبِلْتُ نِکَاحَ مُوَکِّلَتِکَ ھٰذِہٖ وَتَزْوِیْجَھَا مِنْ نَفْسِیْ عَلٰی ھٰذَا الصَّدَاقِ
نکاح کردیا میں نے تیرے ساتھ اپنی موکلہ کا جو فلاں کی بیٹی فلاں کی اتنے مہر پر ... ... قبول کیا میں نے نکاح اس تیری موکلہ کا اپنے ساتھ بعوض اسقدر مہر کے۔

۳۔ وکیل بولا — اَنْکَحْتُکِ وَزَوَّجْتُکِ نَفْسَ مُوَکِّلِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ عَلٰی ھٰذَا الصَّدَاقِ ۔ ... دلہن بولی — قَبِلْتُ نِکَاحَ نَفْسِ مُوَکِّلِکَ مِنْ نَفْسِیْ عَلٰی ھٰذَا الصَّدَاقِ ۔
نکاح کردیا میں نے تیرے ساتھ اپنے موکل کا جو فلاں بن فلاں ہے اس قدر مہر پر ... قبول کیا میں نے نکاح موکل تیرے کا اپنے ساتھ بعوض اسقدر مہر کے۔

۴۔ وکیل دلہن کا بولا — اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ فُلَانَۃَ بِنْتِ فُلَانٍ مِنْ نَفْسِ مُوَکِّلِکَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ عَلٰی ھٰذَا الصَّدَاقِ — دولہا کا وکیل بولا — قَبِلْتُ نِکَاحَ مُوَکِّلَتِکَ وَتَزْوِیْجَھَا مِنْ نَفْسِ مُوَکِّلِیْ عَلٰی ھٰذَا الصَّدَاقِ
نکاح کردیا میں نے اپنی موکلہ کا جو فلاں کی بیٹی فلاں ہے تیرے موکل کیساتھ جو فلاں بن فلاں ہے بدلہ اسقدر مہر کے ... قبول کیا میں نے نکاح تیری موکلہ اپنے موکل کیساتھ بعوض اسقدر مہر کے۔

۵۔ وکیل بولا — اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ فُلَانَۃَ بِنْتَ فُلَانٍ عَلٰی ھٰذَا الصَّدَاقِ ... ... وہی وکیل بولا — اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ [5] ...
نکاح کردیا میں نے تیرا فلاں بیٹی فلاں کے ساتھ اس قدر مہر پر ... ... نکاح کردیا میں نے تیرا فلاں بیٹے فلاں کے ساتھ ... ...

[2] دلہن کی طرف سے پہلے ہی بذریعہ وکیل قبولیت ہوچکی ہو ؕ [3] جو مہر قرار پائے وہ ذکر کیا جائے۔ اور موجل یا معجل صاف بتایا جائے ؕ [4] اگر تین مرتبہ کہلوا لیا جائے تو بہتر ہے۔ [5] ان صورتوں میں ایک ہی صیغہ ایجاب وقبول میں کافی ہے۔ یا اس طرح کہہ سکتے ہو۔ اَنْکَحْتُکُمَا وَزَوَّجْتُکُمَا عَلٰی ھٰذَا الصَّدَاقِ ؕ

ضمیمہ ۹ - وثیقہ نکاح یا نکاحنامہ یا کابین نامہ (طرز اول)

(خانہ پری کر کے تکمیل کر دی گئی ہے)

یہ اکثر مطبوعہ دستیاب ہو جاتا ہے۔ ورنہ اس کی نقل کر کے کام میں لا سکتے ہیں۔ اس کی خانہ پری کرنیکے بعد اور قاضی اور گواہوں کے دستخط ہو جانیکے بعد وثیقہ لڑکی کے ولی کے سپرد کر دیا جاتا ہے[1]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنۃ سنیۃ للانام وفصلا فاصلا ممیزا بین الحلال والحرام

وحصنا حصینا عن التفاخر بالاثام وتمتعا فی اللیالی والایام۔ والصلوٰۃ والسلام

علی من جاء بامر فانکحوا ما طاب لکم من النساء للعفۃ والحیاء۔ قال النبی صلی اللہ

علیہ وسلم۔ النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی وعلی الہ العظام واصحابہ الکرام

اجمعین۔ اما بعد این وثیقہ انیقہ شرعیہ مشعر و مبنی بر اینکہ بتاریخ ۲۴ ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ

مرزا محمد جان بن مرزا احمد جان صاحب کہ بکیل نکاح عفیفہ مسماۃ

اسماء بیگم بنت مرزا محمد سعید صاحب در مجلس عقد حاضر آمدہ و بعد اثبات

وکالت خود وبشہادت شاہدین مقبول الشہادت احدہما سید ہاشم محمد علی بن نواب سید محمد علی صاحب مرحوم

وثانیہما مرزا ناصر الدین مسعود بن مرزا محمد داؤد بیگ صاحب نفس نفیسہ موکلہ خود را بعوض مہر مبلغ یازدہ ہزار ۱۱۰۰۰

کہ نصف آں پنج ہزار و پانصد معجل شوند در عقد نکاح سید طیب حسین بن سید حسین

صاحب داد۔ و ناکح موصوف مساۃ مذکورہ را باجازت ولی منکوحہ و تزویج و کیلش بعوض کابین مرقومۃ

الصدر برضائی و زوجیت قبول کرد و در نکاح شرعی خود آوردہ و بینہما ایجاب و قبول شرعی واقع شد

بالالفاظ الموضوعۃ لہما فی مجلس واحد وحضرۃ جماعۃ المسلمین علی سبیل الشہرۃ والاعلان

لا علی طریق الخفاء والکتمان وکان ذالک نکاحا صحیحا شرعیا جائزا نافذا۔ فقط

تحریر بتاریخ صدر سنۃ الیہ مطابق ۱۵ ماہ فروری ۱۹۳۹ء یوم چہار شنبہ وقت عصر

لہ دیکھو ضمیمہ ۶ فقرہ ۱۲

وثیقہ نکاح یا نکاحنامہ یا کابین نامہ۔ (طرز دوم)

[اگر اس نکاحنامہ کی نقل کر کے کام میں لائیں تو مضائقہ نہیں بلکہ یہ نکاحنامہ پہلے نکاحنامہ سے بہتر ہے۔ اسمیں تمام شرائط ضروری بالتصریح موجود ہیں۔ اور مہر کا حال بھی پوری وضاحت سے لکھا گیا ہے]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلحمد لِلّٰہِ الَّذِی جَعَلَ النِّکَاحَ فَاصِلًا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَوَاصِلًا بِسِلْکِ النِّظَامِ۔ وَحَرَّمَ السِّفَاحَ عِصْمَۃً لِلْعَالَمِ وَحِفْظًا لِنَسْلِ بَنِیْ اٰدَمَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنَامِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْخِیَرَۃِ الْعِظَامِ۔ امابعد این وثیقہ ایست مشتمل بر حال نکاح کہ طوائف ناس را بداں حاجت مے افتد۔ مبنی ست بر کیفیت عقد نکاح وَمَا یَتَعَلَّقُ بِہٖ وَمَا یُضَافُ اِلَیْہِ کہ اضعف العباد مسمی .... بن .... قوم .... عمر .... ساکن .... بطوع و رغبت خود بلا اجبار و اکراہ احدے بطریق قصد و جد نہ لعب و ہزل بحسب منطوقہ کریمہ فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِہِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ و باتباع حدیث شریف سید الانام علیہ و علی آلہ و اصحابہ الصلوۃ والسلام۔ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ و حدیث تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ اُبَاهِیْ بِکُمُ الْاُمَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بزنی خواست و در نکاح صحیح شرعی خود در آورد در حالت صحت بدن و نفس و ثبات عقل و درستی حواس نفس نفیسہ صحیحہ سالمہ .... بنت .... بن .... ساکن .... بوکالت صحیحہ معتبرہ .... بن .... کہ از جانب نفس نفیسہ موصوفہ ثابت الوکالت ست بر طبق شہادت شاہدین موثوقین ظاہراں بعدالت آراستہ و صلاحیت پیراستہ احدہما .... بن .... قوم .... ثانیہما .... بن .... قوم .... وکیل مذبور بشہادت شاہدین مسطورین کہ ہر دو در وقت انعقاد عقد مذبور حاضر بودند و الفاظ متعاقدین از زوج و وکیل مذبور زوجہ مسطورہ استماع میکردند در مجمع حضار مسلمین کہ در وقت عقد مذبور حاضر بودند بمقابلہ مہر مبلغ .... سکۂ رائج الوقت کامل العیار کہ نصف آں .... مے شود تاکیداً للاصل و بوقت حضور زوج و وکیل مسماۃ مسطورہ شاہدین موصوفین با جمیع حضار مجلس عقد مذبور ایجاب و قبول متعاقدین بقصد تمام مے شنیدند و معنی الفاظ عقد تماماً مے فہمیدند و عدد مبالغ مہر مذکور بے اشتباہ در کمیت مبالغ مذبور معقول خاطر مے کردند باداے ثلث معجل و ثلثان غیر معجل تا انقاضے نکاح۔ ایں ہمہ شروط کہ بحضور جماعت ثقات مسلمین در ضمن الفاظ عقد از طرفین معتبر بودند ہمہا را متعاقدین بدل منظور مے داشتند و تسلیم ہمہ بار اے کردند و جمیع آنرا تلقی بالقبول مے نمودند و شرائط مذکورہ را شہود مذبور از زبان متعاقدین باتفاق حضار مجلس عقد کہ جماعت مسلمین بودند مے شنیدند و معنی آنرا بخوبی معقول مے ساختند۔ نِکَاحًا صَحِیْحًا شَرْعِیًّا ثَابِتًا لَا غَائِلَۃَ فِیْہِ وَلَا خِیَانَۃَ وَلَا غَابَۃَ فِیْہِ وَلَا مُنَقَّصَۃَ بر طریق شہرت و اعلان و بسبیل تابید و دوام۔ وَکَانَ ذٰلِکَ فِیْ تَارِیْخِ .... شہر .... سنہ .... مِنَ الْہِجْرَۃِ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَخُلَفَآئِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۞

گواہ شد
گواہ شد
گواہ شد
گواہ شد
گواہ شد
گواہ شد

فہرست مضامین

بہ ترتیب حروف تہجی

فہرست مضامین

مضمون	دفعہ	فقرہ
آزاد اور غلام فریقین میں ملکیت اسباب	۶۳	۲
آیات قرآنی متعلق نکاح	۳	۰
آقا کا اپنی لونڈی سے نکاح	۱۳	۵
آقا مکاتبہ کا مہر اسکے خاوند کو نہیں بخش سکتا	۴۴	۶
آئندہ کی شرط پر نکاح کیا گیا	۸	۲
ابو بسطام مقاتل بن حیان	۱	۱
ابو مرثد صحابی	۳	۹
ابو سعید خدری کی روایت	۳	۶
ابو قیس نے سوتیلی ماں سے نکاح کرنا چاہا	۲	۳
اثنا عشری متعہ جائز رکھتے ہیں	۵	۱
اجر (مہر)	۳۰	۲
احرام مانع خلوت صحیح ہے	۵۸	۲
اخراجات نکاح	۶۵	۱
اسباب خانہ داری کی ملکیت	۶۴	۱
اسلام سے پہلے کے رواج بند ہوئے ..	۳	۲
اشیاء عورت کو جتنی مہر میں شمار ہونگی ...	۴۱	۹
اصیل کس کو کہتے ہیں	۴۶	۱
اعتکاف خلوت یا صحبت سے فاسد ہوگا	۵۹	۳
اقرار کرنیسے رضاعی تعلق ثابت ہوگا ...	۱۸	۱
الفاظ سے منظوری نکاح (صرف فضولی)	۴۸	۶
امہات المؤمنین کیوں لوگوں پر حرام ہیں ...	۳	۳
ام ولد حاملہ سے نکاح	۱۳	۴
ام ولد شیر خوار خاوند	۱۵	۱۶
اناج کے روندے جانے تک نکاح قائم رہیگا	۵	۲
انگلینڈ کے قانون میں شرائط نکاح ...	۶	۲
انا ماں ہے	۱۴	۱
اوطاس کی لڑائی	۳	۶
اولیاء کی ترتیب (نقشہ)	۳۵	۰

مضمون	دفعہ	فقرہ
اہل کتاب سے نکاح پر حضرت عمر کی خفگی	۳	۹
اہل کتاب و مشرک میں فرق	۳	۹
اہل کفر کے قواعد نکاح	۷۰	۱
ایجاب و قبول	۵۵	۰
ایجاب و قبول الفاظ سے زبان سے کہے	۵۷	۴
〃 〃 ایک جلسہ میں ہوں ...	۵۶	۱، ۲
〃 〃 ایک ہی روش پر ...	۵۷	۳
〃 〃 بذریعہ خط	۵۷	۲
〃 〃 بذریعہ قاصد	۵۷	۲
〃 〃 تحریری فریقین حاضر کا غلط ہے	۵۷	۶
〃 〃 فعلی غلط ہے	۵۷	۶
〃 〃 کا عمل میں لانا	۵۵	۵
〃 〃 کی صحبت پر (بعد نکاح) عورت کا بیان صحیح ہے	۸	۲۸
〃 〃 کے الفاظ بلا ارادہ نکاح ...	۵۷	۴
〃 〃 کے الفاظ رجعت کے وقت	۵۶	۴
〃 〃 کے الفاظ زمانہ آئندہ کیطرف	۵۷	۵
〃 〃 غیر زبان میں ...	۵۷	۴
〃 〃 کے الفاظ فریقین سنیں ...	۵۵، ۶	۶، ۲
〃 〃 کے الفاظ و قرات	۵۶	۱، ۳
〃 〃 کیا ہے	۵۵	۵
〃 〃 کے غلط الفاظ سے نکاح صحیح نہیں ...	۵۷	۷
〃 〃 کے قواعد	۵۷	۰
ایام شروع ہوتے ہی خیار کو کام میں لائے	۲۸	۶
ایلا سے رجوع کرنیمیں خلوت مثل صحبت نہیں ہے ...	۵۹	۳
ایلا متعہ میں واقع نہیں ہوگا ...	۵	۱
ایامی کا نکاح کرنا چاہیے	۳	۱۲
ایام شیر خواری	۱۴	۱

مضمون	دفعہ	فقرہ
باپ اپنے دیوانہ بیٹے کا نکاح منظور کر سکتا ہے	۲۷	۴
〃 اپنے نابالغ بیٹے کے مہر کا ذمہ دار ہے	۴۳	۳
〃 بیٹی کا مہر نہیں بخش سکتا	۴۳	۵
〃 بیٹے کی طرف سے ادائیگی مہر کا ضامن	۴۳	۲
〃 دو ہوں تو ولی کون ہوگا	۲۷	۶
〃 ضامن ہو اور ایک اور شخص	۴۳	۳
〃 کا ولی بیٹا ہوگا	۲۶	۳
〃 کی بیوی	۳	۳
〃 کی صحبت کی ہوئی لونڈی بیٹے پر حرام	۳	۳
〃 کی لونڈی بیٹے نے خریدی	۱۳	۳
〃 کی ولایت بالغ دیوانہ بیٹے پر ...	۲۹	۳
〃 نے بیٹے کی بیوی کا بوسہ لیا۔ مہر	۲۶، ۲۹	۲، ۱۵
〃 یا دادا نے نابالغ کا نکاح کیا تو فسخ ہوگا	۲۸	۳
بارہ برس کا لڑکا بالغ ہے	۶	۲
بالغ عورت کا ولی	۲۷، ۲۹	۱۵، ۴
بالغ عورت باپ اور سلطان کے تابع نہیں	۲۹	۱
بالغ عورت ولی کے تابع نہیں ...	۲۹	۱
〃 کا نکاح ولی نے کیا اور عورت نے نامنظور	۲۹	۳
〃 کب ہے عورت یا مرد	۶	۲
بالغ و نابالغ میں ملکیت مکان کا سوال	۶۳	۲
بالغ ہوکر نابالغ فسخ نکاح کر سکتی ہے	۲۸	۳
〃 ہونے پر عورت کو نکاح کی خبر نہیں (خیار)	۲۸	۶
بچہ کا نسب خلوت کے بعد قائم ہوگا ...	۵۹	۲
بچہ کے دو باپ تو ولی کون ہوگا ...	۲۷	۶
بد شکلی مانع خلوت صحیح	۵۸	۲
بدکار عورت کو طلاق دینی چاہیے مرد کو	۸	۲۳
بدکار مرد سے عورت کو طلاق لینی چاہیے ...	۸	۲۳
بدن کے کسی حصے سے عورت کے نکاح	۸	۱۸

براء بن عازب کی روایت … … | ۳۳ | ۳
بعض لوگ ولی نہیں ہو سکتے … … | ۲۶ | ۱
بکارت اچھلکر زخم سے ضائع ہو گئی … | ۵۲ | ۱
بکارت پتھر سے زائل کی۔ مہر … | ۳۶ | ۳
بکارت حیض کی خرابی سے ضائع ہو گئی … | ۵۲ | ۱
بکارت زائل کر نہیں صحبت مثل خلوت نہیں … | ۵۹ | ۳۰
بکارت صحبت ناجائز سے ضائع ہو گئی … | ۵۲ | ۲
〃 کسی عورت کی زائل کی گئی۔ مہر … | ۳۳ | ۳
〃 کودنے سے ضائع ہو گئی … | ۵۲ | ۱
〃 مدت تک نکاح نہ ہونے سے ضائع ہو گئی | ۵۲ | ۲
بکریاں چرانا آٹھ برس مہر مقرر ہوا … | ۳ | ۱۴
بکر سے عورت ان صورتوں میں … … | ۵۲ | ۲
بکری کا دودھ بچہ نے پیا … … | ۱۴ | ۱
بلا قصد نکاح کرنا … … | ۸ | ۲۱
بلا ولی نکاح اور خیار … … | ۲۸ | ۱
بلوغ (خیار) … … | ۲۸ | ۱
بلا عنت کی مدت نزوال تسخ … | ۶ | ۳
بلا عنت سے متعلق عورت کے بیان کو ترجیح ہے | ۸ | ۲۸
بلا مداخلت قاضی نکاح دخیار … … | ۲۸ | ۱
بوسہ لیا بیٹے نے باپ کی بیوی کا یا اس کے برعکس اور مہر | ۳۶، ۳۷ | ۳، ۱۵
بھاگ آنیوالی (دار اسلام میں) عورت سے نکاح | ۱۳ | ۷
بیٹیاں اگر دیوانہ ہو تو باپ سے نکاح کی منظوری | ۲۷ | ۴
بیٹیاں ماں کا ولی … … | ۲۶ | ۷
بیٹی اور ماں کس سے اور کب نکاح حرام ہے | ۳ | ۴
بیٹے کی بیوی سے صحبت کی۔ مہر … | ۳۶ | ۳
بیٹے کی طرف سے باپ مہر کا ذمہ دار ہو کر نابالغ کا نکاح کیا تھا اور وہ مر گیا | ۴۴ | ۴
بیٹے کی لونڈی سے نکاح … … | ۱۳ | ۳
بیٹے نے باپ کی بیوی کا بوسہ لیا مہر … | ۳۶ | ۲
بیوی مہر میں کب تک کیا سکتی ہے … | ۳۸ | ۱
بیمار سے نکاح کی منظوری … … | ۵۳ | ۶

بیماری مانع خلوت صحیحہ … … | ۵۸ | ۲
بیوی اپنے خاوند وغیرہ کی بلا مداخلت جائداد کی مالک ہے | ۶۰ | ۳
بیوی ایک ہو تو اس سے برتاؤ … | ۶۱ | ۳
〃 پر صحبت کیواسطے اطاعت … | ۶ | ۳
〃 خاوند کو تحفہ دے … … | ۱۳ | ۵
〃 خاوند کے حوالہ کیجائے۔ اگر مہر مل گیا | ۵۸ | ۴
〃 سے تین طلاق کے بعد نکاح … | ۱۳ | ۶
〃 سے صحبت کرتا تھا کہ طلاق دیدیا | ۳۶ | ۲
〃 غیر کی سے نکاح … … | ۱۳ | ۲
〃 کو خاوند بعض بات میں منع کرے … | ۶۱ | ۴
〃 کو رضاعی بہن بتایا پھر انکار کیا … | ۱۰ | ۲
〃 کو کوئی مار ڈالے یا وہ خودکشی کرلے صحبت سے پہلے | ۳۶ | ۲
〃 کے ساتھ سلوک … … | ۶ | ۲
〃 کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح … | ۱۳ | ۷
〃 عیسائی ہو گئی۔ مہر … … | ۳۶ | ۳ و ۴
〃 مرتد ہو گئی۔ مہر … … | ۳۶ | ۲
〃 یا خاوند مر جائے صحبت سے پہلے۔ مہر | ۳۶ | ۲
بیویوں سے برتاؤ … … | ۶۱ | ۱ و ۳
〃 کا آپس میں قریبی رشتہ ہونا۔ مانع نکاح | ۳ | ۵
〃 کے حقوق مد نظر رکھے … … | ۶۰ | ۴
〃 میں بعض رشتہ ہونے سے نکاح فسخ | ۱۳ | ۲
〃 میں وقت کی تقسیم … … | ۶۰ | ۲
پانچ عورتوں سے نکاح … … | ۱۳ | ۱
پردہ میں رکھنا عورت کو … … | ۶۰ | ۳
پڑے ہوئے بچہ کا ولی … … | ۲۶ | ۸
پندرہ برس کا لڑکا یا لڑکی بالغ … | ۶ | ۲
پورا مہر کب ملے گا … … | ۳۶ | ۲
پورے مہر کی مستحق ہو گی عورت خلوت صحیحہ کے بعد … | ۵۹ | ۲
تانگا اور دونوں فریقین میں سے کسکا ہو گا | ۶۳ | ۳
تبدیل مذہب سے نکاح جائز یا ناجائز ہو گا | ۱۳ | ۰

تجدید نکاح زفاف کیوقت … … | ۸ | ۳۳
تجدید نکاح ہو کر مہر دوسرا نہ ہو … | ۶۷ | ۳
ترویج تجاریات … … | ۶ | ۴
تعداد سے زیادہ عورتوں سے نکاح … | ۱۳ | ۱
تعلق رضاعی اور مہر … … | ۳۶ | ۴،۲
تعلق رضاعی کیونکر مانع نکاح ہے … | ۱۴ | ۱
تعلق نسبی کا ثبوت خاوند سے ہو گا … | ۸ | ۲۸
تفسیر ابراہیم بن المنذر … … | ۱ | ۱
تقسیم عورتوں میں مصاحبت میں ہو نہ لباس و خوراک | ۶۱ | ۱
تین عورتوں سے نکاح (غلام کا) … | ۱۳ | ۱
ثیبہ کا خیار بلوغ … … | ۲۸ | ۶
ثیبہ کونسی عورت ہے … … | ۵۲ | ۱
ثیبہ سے نکاح کی منظوری … … | ۵۳ | ۴
جانور کا دودھ بچے نے پیا … … | ۱۴ | ۱۰
جائداد کا کرایہ مہر ہو سکتا ہے … | ۳۳ | ۳
جائے قیام پر ولی اقرب نکاح کر دے … | ۲۷ | ۱۰
جماع ایک مرتبہ کرنی عورت سے لازمی ہے | ۶۱ | ۱
جماع کا حق ساقط کرنے میں خلوت مثل صحبت نہیں | ۵۹ | ۳
جہیز ابھی نہیں دیا گیا تھا کہ نکاح ٹوٹ گیا اور دوسرے سے ہوا | ۶۳ | ۳
جہیز اور ترکہ … … | ۶۴ | ۴
جہیز بیوی کو واپس ہو گا اگر فریقین علیحدہ ہوں | ۶۳ | ۹
جہیز عاریت دیا تھا یا بالکل دیدیا تھا … | ۶۳ | ۸
جہیز قرض لیکر دیا تھا نہیں اختلاف رائے … | ۶۳ | ۸
جہیز قرض لیکر دیا … … | ۶۳ | ۸
جہیز کیا ہوتا ہے … … | ۶۳ | ۱
جہیز کس کی ملکیت ہے … … | ۶۴ | ۲
جہیز کی چیزیں جو باپ کے گھر لڑکی نے تیار کی تھیں اس کی ہونگی نہ ورثا کی | ۶۳ | ۶
جہیز میں سے ورثا کا حصہ … … | ۶۴ | ۴
چار اور عورتوں سے نکاح ناجائز ہو گا اگر کسی عورت سے خلوت ہو گئی | ۵۹ | ۲
چار عورتوں سے زیادہ سے نکاح پر سزا … | ۳۳ | ۱
چار عورتیں تک کا جائز ہے نہ زیادہ سے ۱۳-۱ | ۸، ۶ | ۴، ۱

مضمون	صفحہ	نمبر
چار ماہ میں بچہ کی خلقت پوری ہو جاتی ہے	۸	۹
چچا کا بیٹا اپنی چچازاد بہن سے (بحیثیت ولی) نکاح کر سکتا ہے	۲۷	۳
چھونے سے خواہش سے حرمت مصاہرہ	۱۶	۱
چیز کی ملکیت کے متعلق خاوند و بیوی کا جھگڑا	۸	۲
جہیز مہر میں دینے کا قاعدہ	۱۳	۹
حارث بن قیس	۳	۱
حاکم کو ولایت کب حاصل ہے ...	۲۷	۱۱
حاکم کے حکم سے خاوند و بیوی	۶۹	۱
حاکم کی غلطی سے طلاق کا حکم صادر ہوا	۶۹	۳
حاکم ولی ... ... ۲۵-۳۴، ۲۶-۶	۲۷	۵
حاملہ ام ولد سے نکاح	۱۳	۱۳
حاملہ عورت سے (جو زنا سے ہو) نکاح	۳	۳
حاملہ عورت سے نکاح	۸	۹
حجۃ الوداع کے وقت سے متعہ حرام ...	۳	۷
حج کے فاسد کرنے میں خلوت و صحبت یکساں نہیں ہیں	۵۹	۳
حدیث عسیلہ	۱	۱
حذیفہ صحابی نے یہودن سے نکاح کیا	۳	۹
حیا (مہر)	۳۰	۲
حیض شروع ہوتے ہی خیار کو کام میں لائے	۶	۲۸
حیض کی خرابی سے بکارت گئی ...	۵۴	۱
خاوند بیوی کو خرید لے	۱۳	۵
خاوند و بیوی صرف برتاؤ سے ...	۸	۲۵
״ ״ عدالت سے مقرر ہوئے	۶۹	۱
״ ״ (کہ پہلے یہ تعلق نہ تھا) عدالت	۶۹	۲
کے روبرو موجودگی گواہان اقرار کر لینگے	۶۹	۳
״ ״ کا چیز کی ملکیت پر جھگڑا ...	۸	۲۸
״ ״ کا مکان کی ملکیت پر جھگڑا ...	۸	۲۸
״ ״ میں اسباب وغیرہ کی ملکیت	۶۳	۱
״ ״ کی ذمہ داریاں	۶۰	۱

مضمون	صفحہ	نمبر
خاوند و بیوی مجوسی ہو گئے - مہر ...	۳۶	۳
خاوند و بیوی نکاح سے	۱	۱
خاموش ہو جانا خیار کو توڑ دیتا ہے ...	۲۸	۶
خاموش ہو جانا نکاح پر رضامندی	۵۴	۳
خاوند یا بیوی مر جائے صحبت سے پہلے مہر	۳۶	۲
״ ״ یا دونوں مذہب تبدیل کر لیں		
(مختلف صورتیں)	۳۷	۱۴
خاوند خلوت صحیحہ کے بعد مر گیا - عورت کنواری ہے	۵۴	۱
״ صحیح یا نامرد ہو بیوی کی تقسیم ضرور ہوگی	۶۱	۱
״ کو کوئی مار ڈالے یا خودکشی کر لے صحبت سے پہلے - مہر	۳۶	۲
״ کی اطاعت بیوی پر	۶۰	۳
״ کے بیٹے کا بوسہ لونڈی نے لیا - مہر	۳۶	۳
״ کے بیٹے کے قبضہ میں غلطی سے آگئی - مہر	۳۶	۲
״ کے مال کی حفاظت بیوی پر	۶۰	۳
״ مرتد ہو گیا - مہر	۳۶	۳،۱۳
״ نامرد نکلا علیحدگی - عورت کنواری ہے	۵۴	۱
خلوت پردہ دار جگہ میں ہونی چاہیے	۵۸	۲
خلوت تنہا جگہ میں ہونی چاہیے	۵۸	۲
خلوت صحیحہ کی تعریف	۵۸	۱
״ ״ کے مانع (حسی و شرعی و طبعی)	۵۸	۲
״ ״ کیواسطے شرائط	۵۸	۳
خلوت سے اس عورت کی بیٹی سے نکاح ناجائز ہوگا	۵۹	۳
״ ״ کی بہن سے نکاح ناجائز ہوگا	۵۹	۲
״ ایلاء سے رجوع نہ خیال کیا جائیگا	۵۹	۳
״ اس عورت کے بعض رشتہ داروں سے نکاح منع ہوگا	۵۹	۲
״ اس عورت کے علاوہ اور چار عورتوں سے نکاح ناجائز ہوگا	۵۹	۲
״ بچہ کا نسب باپ سے قائم ہوگا	۵۹	۲
״ بکارت زائل شمار کی جائیگی ...	۵۹	۳
״ حج و صوم و اعتکاف فاسد نہ ہوگا	۵۹	۳
״ حق جماع جو ایک مرتبہ ضروری ہے ساقط نہ ہوگا	۵۹	۲

مضمون	صفحہ	نمبر
خلوت سے حق وراثت قائم نہ ہوگا ...	۵۹	۳
״ رجعت کا عمل صحیح نہ ہوگا	۵۹	۳
״ طلاق کا وقت شمار کیا جائیگا	۵۹	۲
״ عورت پورے مہر کی مستحق ہوگی	۵۹	۲
״ عورت پر عدت لازم ہوگی ...	۵۹	۲
״ عورت نفقہ کی مستحق ہوگی ...	۵۹	۲
״ عورت کو رہائش ملیگی	۵۹	۳
״ غسل واجب نہ ہوگا	۵۹	۳
״ لونڈی کا نکاح ناجائز ہو جائیگا	۵۹	۲
״ نکاح صحیح نہ ہو جائیگا ...	۵۹	۳
״ نکاح فاسد کے بعد علیحدگی مانند بعد صحبت علیحدگی کے ہوگی	۵۹	۳
״ وہ شخص محصن نہ ہو جائیگا ...	۵۹	۳
״ یہ مطلقہ ثلاثہ پہلے خاوند پر حلال ہوگی	۵۹	۳
خلوت فاسد اور مہر	۳۶	۳
خلیفہ (ولی) لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا	۲۷	۳
خنثیٰ کا دودھ بچہ نے پیا	۱۴	۹
خواہش سے دیکھنے یا چھونے سے حرمت مصاہرہ	۱۶	۱
خوبصورتی کو کفائت میں دخل نہیں	۲۳	۱
خیار بلوغ کیا ہے	۲۸	۱
خیار بعض باتوں سے نہیں ٹوٹتا ...	۲۸	۹
خیار جبکہ خاوند سفر پر چلا گیا ہے ...	۲۸	۴
خیار حاصل ہو اگر باپ نے غلطی سے یا لطوا سے کر دیا تھا	۲۸	۲
خیار عتق	۲۸	۳
خیار عتق اور علیحدگی	۲۸	۱۰
خیار کب جاتا رہیگا	۲۸	۹
خیار کو دو ماہ بعد کام میں لانا ...	۲۸	۲
خیار کو کام میں لانے میں دیر - گواہوں کی تلاش کی وجہ سے	۲۸	۹
خیار کو کام میں لانے سے پہلے فریق مر گیا	۲۸	۹
خیار کی وجہ سے علیحدگی	۲۸	۱۰

داما دی تعلق کی وجہ سے بعض سے نکاح ناجائز ہے ۱۰ ۔ ۰
دباؤ ڈال کر نکاح کیا گیا ... ... ۸ ۔ ۱
دبلا پن مانع خلوت صحیحہ ... ... ۵۸ ۔ ۲
دست پیماں کیا ہے ... ... ۶۴ ۔ ۱
دست پیماں و مہر ... ... ۶۴ ۔ ۲و۳
دغا سے نکاح کیا گیا ... ... ۸ ۔ ۱
دو بہنوں سے نکاح منع ہے ... ... ۳ ۔ ۱
دو بہنوں سے نکاح ہوا ۔ مہر ... ۳۶ ۔ ۳
دودھ پینے بچہ کو پلایا پھر سوکھ گیا۔ پھر اتر آیا تو دوسرے بچہ کو پلایا ۱۴ ۔ ۳
اُس عورت کو جس سے شبہ سے صحبت ہوئی اور حمل رہا اور ۱۴ ۔ ۱
" اتر آیا اور بچے کو پلایا جبکہ اسکے اسکا بچہ نہ ہوا تھا آئے دودھ پلایا ۱۴ ۔ ۷
" اتر آیا نو سال سے کم لڑکی کے ... ۱۴ ۔ ۴
" اتر آیا (بچہ ہوا تھا نہ ہوا ہو) ... ۱۴ ۔ ۷
" اس عورت کا جس سے شبہ سے صحبت ہوئی اور حمل رہا اور اسکے دودھ پلایا ۴۴ ۔ ۴
" بکری کا بچے نے پیا ... ... ۱۴ ۔ ۱۰
" بلکہ زرد پانی کنواری کے اتر آیا ... ۱۴ ۔ ۴
" پلانے کی مدت ... ... ۱۴/۱۸ ۔ ۱/۸
" پلانے سے عورت ماں بن گئی ... ۱۴ ۔ ۱
پینے کے متعلق شک ... ... ۱۴ ۔ ۱۱
" پینے سے ممانعت نکاح ... ۱۴ ۔ ۱
" جانور کا بچے نے پیا ... ... ۱۴ ۔ ۱۰
" خنثیٰ کا بچہ نے پیا ... ... ۱۴ ۔ ۹
" دار حرب میں پلایا گیا پھر بچے دار اسلام میں آکر مسلمان ہوئے ۱۴ ۔ ۱
" سوکھ گیا تھا پھر اتر آیا اور کسی بچہ کو پلایا ... ۱۴ ۔ ۳
" شریک بھائی بہن ... ... ۱۴ ۔ ۱
" شیر خوار بیویوں کو کوئی پلا دے ... ۱۵ ۔ ۱
" شیر خوار بیوی کو پانچ بیوی پلا دے ۔ ۱۵ ۔ ۳
" کسکا صحیح رہیگا جبکہ عورت کے دو خاوند ہوں ۱۴ ۔ ۶
" کے پینے میں شک ہے ... ... ۱۴ ۔ ۱۱

دودھ کے تعلق سے ممانعت نکاح ... ۱۴ ۔ ۱
" کنواری کے اتر آیا ... ... ۱۴ ۔ ۴
" کو مختلف طریق پر بچہ کو دیا ... ۱۴ ۔ ۸
" کونسا صحیح رہیگا ... ... ۱۴ ۔ ۴
" گائے کا بچہ نے پیا ... ... ۱۴ ۔ ۱۰
" مرد کا ... ... ۱۴ ۔ ۹
" مری ہوئی عورت کا ... ... ۱۴ ۔ ۵
" میں دوسری عورت کا دودھ ملایا ... ۱۴ ۔ ۸
" میں کوئی چیز ملا دی ... ... ۱۴ ۔ ۸
" والی عورت کو طلاق ہوئی اور دوسرے نکاح ۱۴ ۔ ۶
دور کا ولی نکاح کردے تو نزدیکی کی منظوری ۲۷ ۔ ۹
" کے ولی نے نکاح کیا۔ اصلی ولی نے نامنظور کیا ۲۷ ۔ ۱۶
دوسرے کی بیوی سے نکاح ... ... ۱۳ ۔ ۳
دو عورتوں سے نکاح جائز ہے غلام کا ... ۸ ۔ ۴
دو ولی نکاح کی منظوری مانگیں اور عورت خاموش تھی ۵۴ ۔ ۸
دو ولیوں نے دو شخصوں سے نکاح کردیا ۲۷ ۔ ۶
دیکھنے سے خواہش سے حرمت مصاہرہ ۱۲ ۔ ۱
دین مہر (مہر) ... ... ۳۰ ۔ ۲
دیوانہ ولی نہ ہوگا ... ... ۲۶ ۔ ۱
رانڈ کا نکاح کرو ... ... ۳ ۔ ۶
ربیع بن سبرہ ... ... ۵ ۔ ۱
رتق کی بیماری مانع خلوت ... ... ۵۸ ۔ ۳
رجعت کرنے میں خلوت صحبت برابر نہیں ہیں ۵۹ ۔ ۳
رضاع طاری ... ... ۱۸ ۔ ۱
" متقدم ... ... ۱۸ ۔ ۱
رضاعت سے ممانعت کتنے دودھ سے ہوگی ۱۴ ۔ ۱
" کا اثر دار حرب دار اسلام میں ... ۱۴ ۔ ۱
" کم سن لڑکی سے ثابت ہوگی ... ۱۴ ۔ ۴
" کنواری سے بھی ثابت ہے ... ۱۴ ۔ ۴
" کی تحریم شیر خوار بیویوں میں ... ۱۵ ۔ ۱
کے زمانہ میں دودھ پینے سے حرمت نکاح ۱۴ ۔ ۱

رضاعت مری ہوئی عورت کے دودھ سے ۱۴ ۔ ۵
رضاعی باپ ... ... ۱۴ ۔ ۱
" باپ کے بعض رشتہ داروں سے نکاح منع ۱۴ ۔ ۱
" بھائی بہن کا نکاح حرام ہے ... ۱۴ ۔ ۱
" تعلق اقرار سے ثابت ہوگا ... ۱۸ ۔ ۱
" تعلق ثابت ہوا اور علیحدگی (مختلف صورتیں اور مہر) ۳۷ ۔ ۱۳
" تعلق ثابت ہوا ۔ مہر ... ... ۳۶ ۔ ۲
" تعلق کا ثبوت ... ... ۱۸ ۔ ۱
" تعلق کی وجہ سے بعض عورتیں حرام ... ۱۱ ۔ ۱
" رشتہ اور نسبی کیوں ایک ہے ۔ ۱۳ ۔ ۴
" ماں ... ... ۱۴ ۔ ۱
" ماں کے رشتہ داروں سے نکاح حرام ہے ۱۱ ۔ ۱
رضامندی جبکہ چچا کی بیٹی سے نکاح ہوا کہ یہ اسکا ولی تھا ۵۴ ۔ ۳
" نکاح کی پیچیدہ صورتیں ... ۵۴ ۔ ۱
زانیہ سے نکاح ... ... ۱۳ ۔ ۳
زبردستی سے نکاح کیا گیا ... ... ۸ ۔ ۱
زخم اندرونی کی وجہ سے بکارت ضائع ہوئی ۵۲ ۔ ۱
زفاف ... ... ۵۸ ۔ ۴
زفاف کے وقت نکاح کی تجدید ... ۸ ۔ ۲
زنا سے بکارت زائل ہوئی ۔ مہر ... ۳۶ ۔ ۲
زنا سے بکارت گئی ... ... ۵۲ ۔ ۱
زنا کرایا اور بکارت زائل ہوئی ۔ مہر ۔ ۳۶ ۔ ۲
زنا کرنے کے دوران میں نکاح کرلیا ۔ مہر ۔ ۳۶ ۔ ۲
زنا کے دودھ سے حرمت نکاح ہوگی ۔ ۱۴ ۔ ۲
زنا کے ذریعہ دودھ اتر آیا ... ... ۱۴ ۔ ۲
زیادتی مہر میں کہاں تک کیجا سکتی ہے ... ۳۸ ۔ ۱
" " کیا ہبہ ہے ... ... ۳۸ ۔ ۳
زیادہ سے زیادہ مقدار مہر ... ... ۳۰ ۔ ۴
زیاد بن حارث کی بیوی سے آنحضرت کا نکاح ۳ ۔ ۵

زینب سے آنحضرت کا نکاح	۳	۵
سرکہ مہر	۳۹	۱
سکنیٰ عورت کو ملیگی خلوت کے بعد ...	۵۹	۲
سلطان بحیثیت ولی کسی سے اپنا نکاح نہیں کر سکتا	۲۷	۳
سماعی مہر	۳۱	۲
سمجھداری کو کفایت میں دخل نہیں ...	۲۲	۲
سوتیلی بیٹی کب حرام ہے	۳	۱
سوتیلی ماں سے نکاح	۳	۳
سوکنوں میں قریبی رشتہ نہ ہو	۱۳، ۵	۳، ۳
شبہ سے کسی عورت سے صحبت ہوئی۔ مہر	۳۲	۲
شراب مہر	۳۹	۱
شرائط مہر ہو سکتی ہیں	۳۳	۶
شرط اگر بارش ہوئی نکاح	۶	۳
″ اگر فلاں شخص زندہ رہ گیا	۶	۷
″ میرے دل کی خوشی ہوئی	۶	۷
″ نہ مہر دونگا نہ نفقہ	۶	۳
شرطیں نکاح کی انگلینڈ کے قانون میں	۷	۷
″ نکاح کی (موزوں و ناموزوں)۔	۶، ۶	۲، ۳
شرطیہ نکاح کرنا	۸	۲ و ۳
شعیب کی لڑکی سے موسیٰ کا نکاح۔	۳	۱۴
شغار (نکاح)۔ اور مہر	۳۳	۷
شفیق بن سلمہ کی روایت	۳	۹
شک سے رضاعت نہ ہوگی	۱۴	۱۱
شک سے دودھ پینے کے متعلق	۱۴	۱۱
شہوت سے ہاتھ لگانا یا دیکھنا	۱۶	۱
شیرخوار بیوی کو اسکے خاوند کی ماں نے دودھ پلادیا۔ مہر۔	۳۶	۳
″ ″ کو بالغ بیوی دودھ پلادے	۱۵	۱
″ ″ کو خاوند کی ماں یا بیٹی وغیرہ نے دودھ پلادیا	۱۵	۱
شیرخوار بیویاں دو یا تین یا زیادہ کو کسی نے دودھ پلادیا مہر۔	۳۶	۳

شیرخوار بیویاں کسی کی ہوں اور انکو کوئی دودھ پلادے	۱۵	۱
″ کا نکاح	۶	۲
شیرخواری سے ممانعت کتنے دودھ سے ہوگی	۱۴	۱
″ کا تعلق اس عورت سے بھی ہوگا جس سے شبہ سے صحبت ہوئی	۱۴	۲
″ کے زمانہ میں دودھ پینے سے حرمت نکاح	۱۴	۱
″ کیوجہ سے ممانعت ورثۂ اسلام میں	۱۴	۱
صداق (مہر)	۳۰	۲
صدقہ (مہر)	۳۰	۲
صحبت شبہ سے ہوئی تو مہر	۳۲	۲
صحبت عورت سے کرلی ایک مرتبہ لازمی	۳۲	۲
صحبت کر رہا تھا بیوی سے کہ بیچ میں طلاق دیدی	۳۶	۲
صحبت کرنیکی اجازت نکاح سے ہے	۶۰	۱
صحبت کے بعد مہر پورا	۳۶	۲
صحبت کے بعد نکاح فاسد علیحدگی اور مہر	۳۲	۲
صحبت کے متعلق عورت کا اقرار صحیح ہے نہ مرد کا	۵۹	۱
صحبت ناجائز سے بکارت گئی	۵۲	۱
صغیرہ کا نکاح دو مرتبہ کرو	۸	۱۶
صوم کے فاسد کرنیں خلوت صحیح نہیں ہے	۵۹	۳
صہریت کیوجہ سے بعض عورتوں سے نکاح ناجائز	۱۰	۰
ضامن مہر میں ہونا	۳۲	۱
ضحاک بن فیروز	۳	۵
ضعیف العمری میں نکاح	۱	۲
طاری (رضاع طاری)	۱۸	۱
طلاق دوسری بائن واقع ہونے میں خلوت ایسی ہے جیسے صحبت	۵۹	۲
طلاق دیدی بیوی کو جبکہ اس سے صحبت کر رہا تھا	۳۶	۲
طلاق دینے کی شرط پر مہر بخشنا یا نہیں۔ ...	۸	۲۸
″ رجعی کے بعد مہر میں زیادتی	۳۸	۱
″ صحبت سے پہلے جائز ہے	۳	۱۳

طلاق قبل دخول و مہر	۳۶، ۳۶	۱، ۳
″ قبل صحبت یا بعد صحبت کی تصدیق میں عورت کے بیان کو ترجیح ہوگی	۸	۲۸
″ کا حکم عدالت کی غلطی سے صادر ہوا تو مضائقہ نہیں عورت مطلقہ ہے	۶۹	۳
″ کا وقت شمار کرنیں خلوت مثل صحبت سے ہے	۵۹	۳
″ کے بعد نفقہ نکاح فاسد میں	۷	۲
″ نکاح متعہ میں نہیں ہو سکتی	۵	۱
طویل وقت کیواسطے نکاح۔	۵	۲
ظہار متعہ میں واقع نہیں ہو سکتا۔	۵	۱
عبدالرحمٰن بن زبیر	۱	۱
عبداللہ بن رواحہ صحابی	۳	۱
″ بن عمر متعلق نکاح شغار ...	۵	۵
عدالت کے حکم سے خاوند بیوی	۶۹	۱
عدت عورت پر خلوت صحیحہ کے بعد لازم ہوگی	۵۹	۲
″ کے متعلق بیوی کا یا خاوند کا بیان صحیح ہوگا	۸	۸
″ میں بیوی ہو تو اس سے نکاح۔ ...	۱۳	۳
″ میں دوسرے کی بیوی ہو تو اس سے نکاح	۱۳	۳
عروہ بن زبیر	۳	۱
عسیلہ (حدیث)	۱	۱
عطیہ (مہر)	۳۰	۲
عقر (مہر)	۳۰	۲ و ۳
علائق (مہر)	۳۰	۲
عناق نے ابو مرثد سے نکاح کرنا چاہا۔	۳	۹
عورت اپنا مہر خاوند کو فروخت کر سکتی ہے۔	۳۳	۳
″ اپنا مہر کسی کو ہبہ کر سکتی ہے ...	۳۳	۲
″ اگر اپنے تئیں آنحضرت کو ہبہ کر دے۔	۳	۷
″ اگر اپنے تئیں کسی کو ہبہ کر دے۔ مہر مثل۔	۳۲	۳
″ اور خاوند میں اختلاف مہر بخشنے کی شرط کا	۳۳	۳
″ ایک سے دیوانہ کا نکاح ہوگا۔ ...	۸	۲
″ بالغ کب ہے	۶	۲

مضمون		
عورت بدکار کو مرد طلاق نہ دے ...	۸	۲۳
" بھاگ جائے تو تلاش کیلئے نفقہ ہے	۸	۷
" پر عدت خلوت صحیح کے بعد لازم ہے	۵۹	۲
" جسکا دودھ پیا اسکا خاوند باپ ہے	۱۴	۱
" حاملہ سے نکاح	۱۳/۸	۳/۹
" سے غیر طریق پر صحبت ہوئی اور وہ حاملہ ہوئی	۳۷	۱۱
" سے خلوت فاسد ہوئی۔ مہر ...	۳۶	۳
" سے زنا کیا بکارت زائل ہوئی مہر	۳۲	۳
" سے زنا کیا۔ مہر	۳۲	۳
" سے شرط ہوئی کہ اگر وہ مہر بخش دے تو		
اس کی اب وہ مطلقہ ہے دوبارہ نکاح کرونگا	۴۳	۸
" سے نکاح کی منظوری کا طریق مشتبہ	۸	۲۲
" کا ایک خاوند ہوگا	۹	۴
" کا دودھ پیا تو عورت ماں ہے	۱۴	۱
" کا ذکر نکاح نامہ میں بیچ الفاظ میں	۶	۳
" کا صرف ایک مرد سے نکاح	۶	۱
" کا مرتد ہو جانا خاوند کے حق کرنیکو	۸	۲۰
" کو پردہ میں رکھنا	۶۲	۲
" کو خبر ملی کہ اسکا خاوند مر گیا ہے	۸	۱۲
" کو دیکھا تو ازالہ بکارت ہوا۔ مہر	۳۶	۳
" کو نکاح سے پہلے دیکھ لینا ...	۸	۱۷
" کی اجازت نکاح کیواسطے ضروری ہے	۶	۲
" کی بہن سے نکاح ناجائز ہوگا		
خلوت کے بعد	۵۹	۲
" کی بیٹی سے نکاح جائز کرتے ہیں		
صحبت خلوت کا اثر نہیں رکھتی	۵۹	۳
" کے دو خاوند	۸	۶
" کے دو خاوند تو دودھ کسکا ...	۱۴	۶
" کے دودھ اتر آیا مگر بچہ نہ ہوا	۱۴	۷
" کے رشتہ داروں سے نکاح منع		
" نہیں خلوت اور صحبت یکساں ہیں	۵۹	۲

مضمون		
عورت کے کسی حصہ بدن سے نکاح	۸	۱۸
" کے مرنے کے بعد مہر میں زیادتی	۳۸	۶
" مری بیوی کا دودھ	۱۴	۵
" مہر بخش کر مر گئی	۴۳	۹
" مہر بخش کر مر گئی تصدیق ...	۸	۲۸
" نے اگر مہر بخش دیا پھر طلاق قبل دخول ہوئی	۴۳	۲
" (لونڈی) نے خاوند کے بیٹے کا بوسہ		
خواہش سے لیا۔ مہر	۳۶	۳
" نے خود زنا کرایا بکارت زائل ہوئی مہر	۳۶	۲
عورتوں سے کئی فریق بنا کر نکاح کیا اور طلاق	۴۷	۱۰
عورتیں جو آنحضرت کیواسطے حلال تھیں	۳	۷
" کتنی جائز ہیں	۳	۱
عیسائی ہو گئی بیوی۔ مہر	۳۶	۲
غسل واجب کرتی نہیں خلوت صحبت		
کا اثر نہیں رکھتی	۵۹	۳
غلام اور آزاد میں ملکیت مکان	۶۳	۲
" کا فسخ نکاح آزاد ہونے پر	۳۸	۵
" کا لونڈی سے نکاح	۱۳	۵
" کا مالکہ سے نکاح	۱۳	۵
" کا نکاح	۳	۶
" کا نکاح بغیر اجازت آقا صحیح نہیں	۳	۸
" کا نکاح فضولی کی معرفت	۴۸	۶
" کا ولی	۴۵	۵
" مہر تھا آزاد نکلا	۳۹	۱
" غلام ولی نہ ہوگا	۳۶	۱
غلطی سے نکاح اور خیار	۲۸	۴
غیر طریق پر صحبت ہونے سے حمل رہا۔ مہر	۳۶	۲
غیر کفو میں نکاح ہوا منظوری ایک کی	۴۷	۸
" کی بیوی سے نکاح	۱۳	۳
غیر کی لونڈی سے نکاح (کہ آقا اس سے صحبت		
کر چکا ہے)	۱۳	۳

مضمون		
غیر لازم نکاح	۶	۱
غیر مسلم کا نکاح مسلمہ سے باطل	۷	۴
" " کے قواعد نکاح	۷۰	۱
غیر نافذ نکاح	۶	۱
غیلان بن سلمہ ثقفی	۳	۱
فتح مکہ کے بعد متعہ حرام ہوا	۳	۷
فریضہ (مہر)	۳۰	۲
فریقین صحبت کے بعد بالغ ہوئے پھر علیحدگی		
عنین نکاح پھر طلاق قبل دخول	۳۶	۳
" کا چیز کی ملکیت پر جھگڑا مہر ...	۳۸	۲
" کا خاوند و بیوی ہونا بتا دے	۸	۲۵
" کی جانب سے اصیل اور وکیل	۴۶	۲
" کی جانب سے اصیل اور ولی	۴۶	۲
" کی جانب سے فضولی اور وکیل اور اصیل	۴۶	۲
" کی جانب سے وکیل	۴۶	۲
" کی جانب سے ولی	۴۶	۲
" کا مکان رہائشی پر جھگڑا ...	۳۸	۲
" میں سے خلوت کیوقت ایک مسلمان ہوا	۸	۲۴
" آزاد ہوں	۶	۲
" بالغ ہوں	۶	۲
" نکاح عاقل ہوں	۶	۲
فسخ نکاح بالغ ہونے پر کن صورتوں میں ہے	۲۸	۳
" غلام یا لونڈی کا آزاد ہونے پر	۲۸	۵
" نابالغ بالغ ہو کر کر سکتی ہے ...	۲۸	۳
فصل کے کٹنے تک نکاح قائم رہیگا	۵	۲
فضولی فسخ نکاح نہیں کر سکتا ...	۴۷	۹
" کسکو کہتے ہیں	۴۶	۱
" کسکی طرف سے معاہدہ نکاح کریگا	۴۸	۳
" کو فسخ نکاح کا اختیار نہیں جبتک		
اصلی شخص نے منظوری نہ دے دی ہو	۴۸	۳
" کے ذریعہ نکاح	۴۸	۱

فضولی کی معرفت غلام کا نکاح ...	۴۸	۶
" کے ذریعہ نکاح ہو اگر منظوری اس		
کے مرنیکے بعد ملی	۴۸	۱۰
" کی معرفت غلام کا نکاح ...	۴۸	۶
" نے مقررہ تعداد سے زیادہ عورتوں سے نکاح کیا	۴۸	۵
" نے نکاح خلاف شرع کیا ...	۴۸	۴
قاضی بحیثیت ولی کسی سے اپنا نکاح نہیں کر سکتے	۴۷	۳
" ولی	۴۵ ۴۳ ۴۶	۵ ۴ ۲
قالین پر نکاح ہونا	۸	۳۲
قبول (ایجاب و قبول)	۱	۳
قدرتی طریق کے علاوہ اور طرح صحبت کی		
اور حاملہ مہر	۳۶	۲
قدریہ (فرقہ)	۱۲	۱
قرض لیکر جہیز بنایا تھا یا اپنے روپیہ سے	۸	۲۸
قسم کے معنی و مطلب	۶۱	۱
قید ہو کر دار اسلام آنیوالی عورت سے نکاح	۱۳	۷
کابین (مہر)	۳۰	۲
کابین نامہ میں شرائط	۶۸	۱
کافر و کافرہ کی خلوت جبکہ مرد مسلمان		
ہو جائے یا عورت	۸	۴۴
کافر ولی نہیں ہو سکتا	۴۶	۱
کتنی عورتوں سے نکاح جائز ہے ...	۸	۴
کرایہ مہر ہو سکتا ہے	۳۳	۳
کفار کے قواعد نکاح	۷۰	۱
کفائت خوبصورتی سے تعلق نہیں رکھتی	۲۲	۲
" سمجھداری سے تعلق نہیں رکھتی	۲۲	۲
" کا عرب میں لحاظ کیا جاتا ہے نہ عجم میں	۲۲	۲
" کا معیار	۲۲	۲
" کسکو کہتے ہیں	۲۲	۱
" کو شہری یا دیہاتی ہونے میں دخل نہیں	۲۲	۳
کمزوری بالغ خلوت صحیحہ	۵۸	۱

کم سن عورت ہی یا بالغ اور صحبت کے لائق	۸	۲۸
" لڑکی سے صحبت کب کیجائے -	۵۸	۴
کم سے کم مقدار مہر	۳۰	۴
کمی مہر میں کب تک کیجا سکتی ہے -	۳۸	۱
کنایۃً منظوری جبکہ نکاح بذریعہ فضولی ہوا	۴۸	۸
کنواری سے زنا کی گئی - مہر ...	۳۲	۳
" عورت کے دودھ سے ممانعت نکاح	۱۴	۴
" وغیر کنواری	۵۲	۱
کودنے سے بکارت گئی	۵۲	۱
گائے کا دودھ بچے نے پیا - ...	۱۴	۱۰
گذشتہ موقع کی شرط لگا کر نکاح کیا گیا -	۸	۳
گواہ ایجاب قبول کیوقت موجود ہوں -	۵۱	۱
" خدا تعالےٰ کو نہ بناتے - ...	۵۰	۲
" دو مرد ہوں یا ایک مرد دو عورتیں -	۵۱	۲
" دو ہوں رضائی تعلق کے ثبوت کے واسطے	۱۸	۱
" ذمی نہ ہو	۵۰	۱
" رسول خدا کو نہ بناتے	۵۰	۲
" مرد اور عورت کو خوب شناخت کر سکتے ہوں	۵۱	۳
" میں یہ صفات ہوں -	۵۰	۱
" میں یہ نقص نظر انداز کئے جائینگے	۵۲	۲
" نابالغ نہ ہو -	۵۰	۱
" نکاح کیوقت موجود ہوں - ...	۲	۳
گواہوں کے متعلق ضروری امور - ...	۵۱	۳
گواہ وہ ہو سکتا ہے جو ولی ہو سکتا ہو -	۵۰	۱
لعان کی بیوی سے نکاح - ...	۱۳	۳
لقیط کا ولی -	۲۷ ۲۶	۱۳ ۵
لونڈی اور بیوی سے نکاح - ...	۱۳	۳
" ایک نہیں رکھ سکتا غلام ...	۸	۵
" خریدی اس سے صحبت کی پھر وہ واپس		
کیگئی بوجہ کسی کی ملکیت ہونیکے مہر	۳۶	۲
" سے (بیٹے کی) نکاح - ...	۱۳	۳

لونڈی سے دو طلاق کے بعد نکاح	۱۳	۶
" سے بغیر کی (کہ آقا صحبت کر چکا ہو) نکاح	۱۳	۳
" سے نکاح ناجائز ہوگا جبکہ کسی		
آزاد عورت سے نکاح اور صحبت ہو چکی ہو	۵۹	۲
" صرف ایک شافعی کے نزدیک نکاح		
جائز ہے	۸	۴
" کے خاوند کا مہر آقا کو ملیگا - ...	۳	۸
" کا فسخ نکاح آزاد ہونے پر ...	۳۸	۵
" کا مہر آقا اسکے خاوند کو بخش سکتا ہے	۴۳	۱
" کا نکاح	۳	۶
" کا ولی	۳۵	۵
" کے مہر میں زیادتی جب ہوئی		
جبکہ آزاد کردی گئی تو زیادتی آقا کی	۳۸	۷
" منکوحہ بھاگ جائے تو تلاش خاوند کرے		
" (منکوحہ) نے خاوند کے بیٹے کا		
بوسہ خواہش سے لیا	۳۶	۳
" مہر تھی آزاد نکلی -	۳۹	۲
" سے زنا کرایا. بکارت زائل ہوئی	۳۶	۲
لونڈیاں کتنی ہی رکھے جائز ہے - ...	۸	۳
لونڈیوں سے چار تک سے نکاح جائز ہے	۸	۴
لے پالک کی بیوی سے نکاح درست ہے	۳	۵
مالک کا اپنی لونڈی سے نکاح - ...	۱۳	۵
مالکہ کا غلام سے نکاح -	۱۳	۵
ماں اور بیٹی میں سے کس سے اور کب		
نکاح حرام ہے	۳	۴
ماں کا ولی بیٹا -	۳۶	۷
ماں نے نکاح کرویا (ولی نے نامنظور کیا)	۲۷	۱۹
متبنٰی بیٹے کی بیوی سے نکاح درست ہے	۳	۵
متعہ تین روز مباح رہا -	۵	۱
متعہ خیبر و فتح مکہ میں -	۵	۱
" کب منع ہے	۳۰	۵

متعہ کے جواز کے متعلق ... — ...	۳	۷
〃 کے قواعد —	۵	۱
〃 کی حقدار —	۳۰	۵
〃 میں خاوند یا بیوی کے مرنے پر میراث نہیں ملیگی	۵	۱
〃 نزد اہل تشیع	۵	۱
〃 (نصف مہر مثل)	۳۰	۵
〃 نصف مہر مثل ہوتا ہے — ...	۳۰، ۳۶	۵، ۳
〃 (نکاح) باطل ہے	۵	۱
〃 و موقت میں فرق —	۵	۱
متقدم (رضاع متقدم) — ...	۱۸	۱
مجبوب کی خلوت صحیح ہے —	۵۸	۱
مجبور کرکے نکاح کیا گیا —	۸	۱
مجنون ولی نہ ہوگا —	۴۶	۱
مجوسی ہو گیا خاوند — مہر	۳۶	۲
مجوسی ہو گئے خاوند و بیوی — مہر —	۳۶	۲
محصن بنا نہیں خلوت صحبت کا اثر نہیں گیا	۵۹	۳
محرمات ابدی —	۹	۴
〃 جملہ قسم —	۹	۰
〃 سے نکاح باطل ہے — ...	۷	۴
محرم و محرمہ کا نکاح —	۸، ۱۳	۱، ۵/۷
مدت رضاعت —	۱۴	۱
مدت شیر خواری —	۱۴	۱
مذاق میں نکاح کرنا —	۸	۲۱
مذہب بدلنے کی وجہ سے بعض عورتیں حرام	۱۳	۰
مرتد عورت خاوند سے علیحدہ نہ کی جائے —	۸	۲۰
〃 ہو جانا نشہ میں —	۸	۱۳
〃 ہو جانیکی خبر اپنے خاوند کے عورت کو ملی	۸	۱۴
〃 ہو گئی بیوی — مہر —	۳۶	۲
〃 ہو گیا خاوند — مہر —	۳۶	۲
〃 ہونا عورت کا خاوند کے دق کرنیکو —	۸	۳۰

مرد بالغ کب ہے	۶	۳
مرد بدکار سے عورت طلاق نہ لے —	۸	۲۳
مرض الموت میں منظوری نکاح — ...	۴۳	۶
مری ہوئی عورت کا دودھ —	۱۴	۵
مرض بیماری مانع خلوت صحیح — ...	۵۸	۱
مسلمہ کا غیر مسلم سے نکاح —	۷	۴
مشرک و اہل کتاب میں فرق — ...	۳	۹
مطلقہ سے نکاح اور عدت کی تحقیق	۸	۱۰
معدوم چیز مہر نہ ہوگی —	۳۳	۵
مقدار شیر ممانعت نکاح کیواسطے — ...	۱۴	۱
مقدار مہر —	۳۰	۴
〃 〃 پر جھگڑا اور فقہ میں —	۴۱	۷
مکاتب نے باجازت اپنے مالک کے اسکی بیٹی سے نکاح کیا۔ نکاح فسخ۔ تو مہر —	۳۷	۱۵
مکان رہائش کی ملکیت	۶۳	۵ و ۶
ملک شاہ سلجوقی کی بیٹی خلیفہ مقتدی کے نکاح میں	۶	۴
ممانعت نکاح دودھ کی وجہ سے — ...	۱۴	۱
〃 〃 رضاعت سے — ...	۱۴	۱
منگنی —	۵	۶
منظوری نکاح جبکہ نکاح بذریعہ فضولی ہو	۴۸	۸
منگنی ٹوٹ جائے تو اشیاء کی واپسی ...	۶، ۵	۱، ۶
منگنی نکاح نہیں ہے —	۵	۶
موانع حسی متعلق خلوت —	۵۸	۲
〃 شرعی متعلق خلوت —	۵۸	۲
〃 طبعی 〃 〃 —	۵۸	۲
موسیٰ کا نکاح شعیب کی لڑکی سے —	۳	۱۴
موقت (نکاح) —	۵	۲
موقت نکاح کبھی جائز ہے —	۵	۲
مہر آٹھ برس بکریاں چرانا —	۱۴	۳
〃 اگر کوئی چیز دیجائے تو اسکا قاعدہ —	۳۳	۹

مہر اور اس کی قسمیں —	۳۰	۱
〃 اور عطیہ کے متعلق جھگڑا اور فیصلہ ...	۴۱	۰
〃 ایک شرط پر کم دوسری پر زیادہ ...	۳۵	۲
〃 ایک نکاح میں ضروری نہیں — ...	۳۰	۱
〃 باپ نے وصول کر لیا —	۲۸	۸
〃 بخش کر عورت مر گئی۔ تصدیق — ...	۲۸	۸
〃 بخش دینا یا فروخت کر دینا — ...	۴۳	۱
〃 بخشدینا باپ کے اختیار نہیں ...	۴۴	۵
〃 بخشدینے کے بعد مہر میں زیادتی — ...	۳۸	۵
〃 بخشنے کے بعد خاوند مہر دینا منظور کرے	۳۸	۱۰
〃 بخشنے کے وقت عورت بالغ ہو —	۴۳	۷
〃 بیوی نے بعد میں مقرر کیا — ...	۳۱	۳
〃 بیوی نے بعد میں مقرر کیا	۴۰	۵، ۷
〃 پورا ملنا یا نصف یا کچھ نہیں — ...	۳۶	۰
〃 پورا ملیگا ان صورتوں میں — ...	۳۶	۲
〃 تحکیم	۳۱	۳
〃 تفویض —	۳۱	۳
〃 جاتا رہتا ہے جبکہ صحبت سے پہلے عورت علیحدگی چاہے	۳۶	۱
〃 جبکہ تعلق رضاعی ثابت ہونے پر علیحدگی ہو	۳۶	۲
〃 جبکہ تین طلاق کے بعد صحبت جاری رکھی	۳۶	۱
〃 جبکہ شبہ سے صحبت ہوئی —	۳۶	۳
〃 جبکہ غیر کفو سے علیحدگی ہو — ...	۳۶	۲
〃 جبکہ نکاح کفو یا غیر کفو میں ہوا اور مہر مہر مثل سے کم ہو	۳۶	۲
〃 جبکہ لفظ ہبہ سے نکاح ہوا	۳۲	۳
〃 جبکہ نکاح کی تجدید کی گئی —	۴۵	۱۱
〃 جبکہ نکاح فاسد سے صحبت کے بعد علیحدگی ہو	۳۶	۲
〃 خاوند کے قبضہ میں تھا کہ بڑھ گیا — ...	۴۰	۶، ۴
〃 〃 〃 〃 کہ ضائع ہو گیا —	۶۰	۲
〃 خاوند کی خدمت گذاری ہو سکتی ہے	۳۳	۲
〃 خاوند نے بعد میں مقرر کیا —	۳۱	۳
〃 دوسرا نہ دینا پڑے اور تجدید نکاح ہو جائے	۶۷	۳

مہر زیادہ سے زیادہ	۳۰	۴
،، شراب یا سرکہ نکلا	۳۹	۱
،، شراب یا سود ہو	۴۰	۴
،، صحبت کے بعد پورا دیا جائیگا ...	۳۶	۳
،، طلاق دینے کی شرط پر بخشا یا لوٹی۔	۸	۲۸
،، عورت کسی کو ہبہ کرسکتی ہے ...	۴۳	۴
،، عورت کو ضرور ملتا ہے سوائے نشاد صورتوں کے	۳۲	۱
،، عورت کے بدلہ عورت نہیں ہوگی	۳۳	۷
،، عورت کی ملکیت ہے	۳۰	۱
،، قرضہ ہے خاوند کے ذمہ	۴۵	۱
،، کا دعویٰ کب کیا جائے	۴۵	۵
،، کا روپیہ ماں نے وصول کرلیا ...	۴۵	۲
،، کا مطالبہ باپ خاوند سے کرسکتا ہے	۴۴	۶
،، کچھ نہیں ملیگا جبکہ مہر مقرر نہ ہوا تھا اور قبل دخول مرگئی	۴۵	۱۰
،، کرایہ وغیرہ شمار کیا جاسکتا ہے ...	۳۳	۳
،، کسی غیر شخص نے بعد میں مقرر کیا۔	۳۱	۳
،، کم سے کم	۳۰	۴
،، کنواری کا کوئی اپنے قبضہ میں کہہ سکتا ہے	۴۵	۳
،، کونسی چیز ہوگی	۳۳	۱
،، کے بغیر نکاح نہ ہوگا (مالکیہ) ...	۳۰	۱
،، کے تقرر پر جھگڑا ورثہ میں ...	۴۱	۸
،، کی چیزوں کی تشریح	۳۴	۲
،، کی چیز کے متعلق جھگڑا	۴۱	۲
،، کے مختلف نام	۳۰	۲
،، کی زیادتی کیا ہبہ ہے	۳۸	۳
،، کی دو چیزیں نہیں سے ایک دوسری کا بدلہ	۳۵	۳
،، کے متعلق تحریر دینی ضروری نہیں ...	۴۵	۷
،، کے متعلق خیار عیب حاصل نہیں ...	۴۰	۱۰
،، کی متفرق چیزیں غلط نکلیں ...	۳۹	۵

مہر کی معافی کی شرط پر عورت سے دوبارہ نکاح ٹھہرا جبکہ اسکو طلاق دیدی تھی	۴۵	۹
،، کی مقدار کے برابر عورت نے خاوند کا پیسہ غصب کرلیا	۴۵	۱۲
،، کی مقدار کے متعلق جھگڑا ...	۴۱	۱
،، کی مقدار	۳۰	۴
،، کی مقدار ایک دینار	۳۰	۴
،، کی مقررہ چیز غلط نکلی	۳۹	۱
،، کی وصولیت مثلاً خاصہ میں کس طرح ظاہر کرے	۲۷	۴
،، مثل ان تمام صورتوں میں دیا جاتا ہے	۳۲	۳
،، ،، جبکہ مہر کا ذکر نہ ہو	۳۱	۲
،، ،، کا قائم کرنا	۳۲	۲
،، ،، کیا ہے	۳۲	۱
،، ،، لونڈی کا	۳۲	۲
،، مجہول اور نکاح ۔ مہر	۳۲	۳
،، مسمیٰ	۳۱	۱
،، معجل	۳۱	۱
،، معجل کی ادائیگی کا وقت ہو اور اس وقت سے پہلے عورت اطاعت سے انکار کرے	۴۴	۴
،، معجل سے متعلق خاوند کہتا ہو کہ بیوی حوالہ کرو	۴۴	۲
،، معجل نہ ملا تو خاوند کی اطاعت نہ کرے	۴۴	۱
،، میں کمی کرنی درست رہے گی ...	۳۸	۹
،، مقررہ میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔	۳۸	۱
،، موجل	۳۱	۱
،، موجل نہ ادا ہوا تو عورت اطاعت کرے گی	۴۴	۷
،، میں باغ دیا غلط نکلا	۳۹	۳
،، میں بعض اخراجات کی عورت نے اجازت دی	۴۵	۵
،، میں زمین دی گئی غلط نکلی ...	۳۹	۴

مہر میں زیادتی یا نقصان یا مہر تلف ہوجانا	۴۰	۱
،، میں زیادتی لونڈی کے جب بک گئی جبکہ وہ آزاد کردی گئی تو یہ زیادتی آقا کو ملیگی۔	۳۸	۷
،، میں زیادتی کب خاوند کے ذمہ لازم ہے	۳۸	۴
،، میں زیادتی صحبت سے پہلے طلاق دینے کی صورتیں شمار نہ ہوگی	۳۸	۴
،، میں زیادتی عورت کے مرنیکے بعد ...	۳۸	۶
،، ،، ،، نکاح کی شرط قرار پائی ...	۳۸	۸
،، ،، ،، نقدی ہیں یا اور صورتیں۔	۳۸	۲
،، میں ضامن ہونا	۴۲	۱
،، میں غلام دیا جاسکتا ہے	۴۳	۸
،، میں کب تک کمی بیشی ہوسکتی ہے ...	۳۸	۱
،، میں کچھ بتایا اور اشارہ کسی دوسری چیز کی طرف کیا۔	۳۹	۶
،، میں کچھ دیا گیا۔ کچھ نہ نکلا ...	۳۹	۴
،، میں کچھ عورت کیواسطے کچھ کسی اور کیواسطے	۳۵	۴
،، میں کچھ مقرر کرکے مستثنیٰ کردیا ...	۳۵	۵
،، میں کمی بیشی کون کرسکتا ہے ...	۳۸	۱
،، میں کوئی چیز بتادی اور پھر وہ گم ہوگئی تو خاوند کا بیان صحیح رہیگا۔	۸	۲۸
،، میں لڑکی کا باپ ضامن ہوا ...	۴۲	۱
،، میں لڑکے کیطرف سے باپ ضامن ہوا	۴۲	۳
،، میں ہدیہ یا جہیز شمار ہوگی ...	۴۱	۹
،، نامہ میں دینار ہیں مگر معاہدہ درہم ہوتا ہے	۴۵	۸
،، نقد کی تشریح	۳۳	۱
،، نکاح فاسد میں بعد صحبت ...	۳۶	۲
،، نکاح کیواسطے ضروری ہے ...	۳۰	۱
،، نماشتی یا ساعی	۳۱	۲
،، نماشتی و ساعی کے متعلق جھگڑا ...	۳۱	۲
،، نہ ملنے کی صورت میں	۳۶	۴
،، نہ ملنے کی صورت میں خاوند کی اطاعت سے انکار	۴۴	۱

مضمون	صفحہ	حصہ
مہر نہیں ہوگا جس چیز کی ہستی نہیں۔	۳۳	۵
میراث قائم کرنے میں خلوت و صحبت یکساں نہیں	۵۹	۳
" کا حق متعہ کے فریقین کا نہیں ہوتا	۵	۱
" نکاح فاسد میں	۷	۲
" نکاح سے قائم ہو جاتی ہے۔	۶۰	۱
میعادی مہر میں کوئی چیز دی گئی ...	۳۱	۱
نابالغ بالغ ہو کر نکاح فسخ کر سکتی ہے	۲۸	۳
نابالغ بالغ میں ملکیت مکان کا سوال	۶۳	۲
" کا نکاح دو دفعہ کرو ...	۸	۱۴
" ولی نہ ہوگا	۲۶	۱
" سے صحبت کب کیجائے ...	۶۰/۵۸	۲/۴
نابالغی مانع خلوت صحیح	۵۸	۲
نافذ (نکاح)	۶	۱
نامرد کی خلوت صحیح ہے	۵۸	۱
نحلہ (مہر)	۳۰	۲
نسب بچہ کا خلوت کے بعد قائم ہو جاتا ہے	۵۹	۲
نسبی تعلق کا ثبوت اور نکاح باطل	۱۷	۱
نسبی تعلق کے متعلق خاوند کا بیان صحیح	۱۷/۸	۱/۲۸
نسبی و رضاعی رشتہ ایک ہے ...	۳	۳
نصرانی ہو گئی بیوی۔ مہر ...	۳۶	۲
نفاس مانع خلوت صحیح	۵۸	۲
نفقہ کی مستحق ہوگی عورت خلوت کے بعد	۵۹	۲
نقد مہر کی تشریح	۳۴	۱
نشہ میں کسی عورت کو چھیڑا تو اسکی ماں اور بیٹی مرد پر حرام ہو گئی	۸	۱۱
نشہ میں مرتد ہو جانے سے بیوی بائن ہو گی	۸	۱۱
" " نکاح کرنا فاسد ہے ...	۸	۱۱
" " " اہل تشیع کے نزدیک	۸	۱۱
نکاح ثابت نہیں کر لینے کے بعد گواہوں کے روبرو اسکا اقرار	۸	۲۸
" احرام کی حالت میں ...	۸	۱۵

مضمون	صفحہ	حصہ
نکاح اناج کے روندے جانے تک ہوگا	۵	۳
" انسان کے سوا سب ناجائز ...	۱	۱
" اپاہج کا کرو	۳	۱۳
" ایک معاہدہ ہے	۱	۱
" باطل	۷	۳
" باطل اور نسب	۷	۶
" باطل کونسے ہیں	۷	۴
" " سے محصن نہ ہوگا ...	۷	۳
" بالغ نے خود کیا اور دوسرا ولی نے کیا	۳۹	۳
" بذریعہ وکیل	۴۷	۷
" بلا قصد و بلا نیت کرنا ...	۸	۲۱
" بلا مہر نہیں ہوگا (مالکی) ...	۳۰	۱
" پر رضامندی کے متعلق اشارات	۵۳	۳
" پڑھا ہوا لیکا اقرار اس نکاح کے متعلق صحیح ہوگا	۸	۲۸
" جنی عورت سے جائز	۱	۱
" دریائی انسان سے ناجائز ...	۱	۱
" دغا سے کیا گیا	۸	۱
" دو بہنوں سے ہوا۔ علیحدگی۔ مہر	۳۶	۲
" ذی رحم محرم سے ناجائز ...	۱	۱
" ریشمین کپڑے یا قالین پر ...	۸	۲۶
" زبردستی کفو یا ہم کفو میں ہوا (مختلف صورتیں اور مہر)	۳۷/۳۶	۳/۴
نکاح زبردستی کیا گیا	۸	۱
" سے بعض رشتہ داروں سے نکاح ممنوع ہوگا	۶۰	۱
" سے پہلے خطبہ ہو	۵۵	۳
" سے پہلے عورت کو دیکھنا ...	۸	۲۰
" سے مہر اور نفقہ اور مسائل ایلاء لازم ہو جاتا ہے	۶۰	۳
" سے صحبت حلال ہے	۱	۱
" سے صحبت کی اجازت ہے ...	۶۰	۱

مضمون	صفحہ	حصہ
" شرطیہ	۵	۲
" شغار	۵/۳	۷/۴
" شغار اور مہر	۳۳	۷
" صحیح	۷/۵	۱/۱
" " ہوا اور مہر کا ذکر نہیں۔	۳۳	۳
" عورت کے گھر پر ہوتا ہے ...	۵۵	۱
" غیر صحیح کو صحیح کرنے میں صحبت و خلوت ایک عمل نہیں رکھتی	۵۹	۳
" غیر لازم	۶	۱
" غیر نافذ	۶	۱
" غیر کفو میں ہوا منظوری ایک ولی	۳۷	۸
" غیر مسلم کا مسلمہ سے ...	۷	۴
" فاسد	۷	۲
" " سے محصن نہ ہوگا ...	۷	۲
" " صحبت کے بعد طلاق۔	۷	۵
" " " " " " عدت	۷	۵
" فاسد صحبت کے بعد طلاق عدت میں نفقہ	۷	۵
" " " " " " مہر	۷	۵
" " " " " " نسب	۷	۵
" " " " " " میراث	۷	۵
" " " " " " حرمت مصاہرہ	۷	۵
" " صحبت سے پہلے طلاق	۷	۵
نکاح فاسد صحبت سے پہلے طلاق، عدت	۷	۵
" " " " مہر	۷	۵
" " " " نسب	۷	۵
" " " " میراث	۷	۴
" " " " حرمت مصاہرہ	۷	۵
" " کے بعد علیحدگی میں خلوت و صحبت یکساں نہیں	۵۹	۳
" " کر سکتے ہیں	۷	۳
" " کی بیوی سے صحبت کی۔ مہر	۳۶	۲

مضمون			مضمون			مضمون		
نکاح فاسد میں طلاق	۷	۵	نکاح کے واسطے قرض لینا ...	۸	۱۴	نکاح میں ناموزوں شرطیں	۶	۳
” ” میں طلاق کسطرح دیجائے	۷	۵	” کے واسطے عمر (قانون انگلینڈ کے بموجب)	۶	۲	” میں خیار شرط	۶	۳
” ” میں مہر کونسا ملیگا	۷	۵	” کیواسطے وقت عصر و مغرب کے درمیان	۵	۵	” نافذ	۶	۱
” ” میں طلاق کے بعد نفقہ	۷	۲	” کے واسطے جمعہ کا دن	۵۵	۲	” نہ ہونے سے بکارت گئی	۵۲	۱
” ” و باطل میں فرق	۷	۲	” کی شرطیں	۶	۲	نکاحنامہ میں فریقین کے نام صاف ہوں	۶	۲
” ” ہوا (مہر مثل ملے گا)	۳۲	۳	” کے بعد منظوری کا جھگڑا کہ اقرار تھا			” ” عورت کا ذکر صاف ہو	۶	۳
” ” ہوا پھر صحبت کے بعد علیحدگی			یا انکار	۵۴	۹	” ” شرائط یہ ہوں ...	۶۸	۱
پھر آپس میں نکاح پھر طلاق پھر	۳۶	۲	” کی منظوری سے عورت کی خاموشی	۵۴	۵	نکاح ہزل یا مذاق میں	۸	۲۱
نکاح فصل کے کتنے تک قائم رہیگا	۵	۲	” کی منظوری کے مختلف طریق ..	۵۴	۱	” ہبہ کے لفظ سے ہوا۔ مہر	۳۴	۳
” قالین یا پشمین کپڑے پر ..	۵۵	۳	” کی منظوری آئندہ پر منحصر ..	۵۴	۷	” ہوا تھا یا نہیں کس کا بیان صحیح ہے	۸	۲۸
... ...			” کے بعد خاوند مرگیا عورت سے منظوری	۵۴	۱۰	” ہم کفو یا غیر کفو میں ہوا۔ مہر کم تھا	۳۶	۲
” کا مقصد اولاد ہونا	۱	۱	” کے وقت دف بجانا	۵۵	۲	” ہوا مگر مہر مجہول تھا ...	۳۴	۳
” کرلیا جبکہ اس سے زنا میں مشغول تھا	۳۶	۲	” کے متعلق منظوری ان شرائط پر صحیح ہے	۵۳	۲	” ہوا مگر مہر نا جائز چیز قرار پائی ..	۳۴	۳
” کردیا نکاح کرنیوالیکا صحیح ہے نہ اقرار	۸	۲۸	” کے متعلق منظوری حاصل کرنی	۵۳	۰	” ہوا مگر مہر قرار پایا کہ کچھ نہیں ہوگا	۳۴	۳
” کو شرط پر منحصر کرنا	۶	۳	” کے متعلق مرد و عورت کی رضامندی ضروری	۵۳	۱	نکاحی تعلق قرابت و برتاؤ سے ..	۸	
” کی اجازت سے انکار یا اقرار بعد نکاح			” کے فریقین انسان ہوں ...	۶	۱	نماز مانع خلوت صحیح ہے ...	۵۸	۲
عورت کا بیان	۸	۲۸	” لازم	۶	۱	نمائشی مہر اور اس پر جھگڑا ...	۳۱	۲
” کی اُمید پر کھلانا پلانا ...	۶۵	۳	” مجبوری سے کیا گیا	۸	۱	نو برس کی لڑکی بالغ ہے ...	۶	۳
” کے بعد عورت بولی میں بالغ ہوں	۵۴	۱۱	” متعہ و موقت میں فرق ..	۵	۲	نو عورتوں سے نکاح جائز ہے -	۸	۴
” کے بعد غائب ہوجائے اور کوئی			” متعہ	۵	۱	وراثت قائم کرنے میں خلوت صحیحہ		
کہے کہ تمہاری بیوی مرتد ہوگئی	۸	۱۲	” مرد کا مرد سے ناجائز ..	۱	۱	یکساں نہیں ہیں	۵۹	
” کے ارکان	۱	۳	” مرد کا خنثیٰ مشکل سے ناجائز ..	۱	۱	وصی کا ایک موقع پر اختیار ..	۲۶	
” کی تعریف	۱	۱	” مشروط با شرط فاسد ...	۶	۳	وصی ولی نہیں ہوگا	۲۶	
” کی منظوری جبکہ فضولی کی معرفت ہوا	۴۸	۷	” معلق بالشرط	۶	۳	وقت کی تقسیم بیویوں میں ..	۶۰	
” کی اولاد صحیح النسب ہے -	۱	۱	” معلق	۶	۳	وکیل اپنے موکل کا نکاح اپنے ساتھ نہ کرے	۴۷	۳
” کے لغوی معنی	۱	۱	” مکروہ ہے بعض کے واسطے	۵، ۲	۳، ۱	وکیل جو معاہدہ کرے تو اپنے موکل کے نام پر	۴۷	۴
” کے حقیقی معنی	۱	۱	” مضاف	۶	۳	وکیل کا تقرر	۴۷	۱
” کے مجازی معنی	۱	۱	” موقت کبھی جائز ہے ...	۵، ۵	۳، ۴	” دو ہوں تو ایک فسخ نہ کرے گا	۴۷	۱۱
” کے شرعی معنی	۱	۱	” مستقل	۵	۶	” کے ذریعہ نکاح	۴۷	۲
” کی خوبیاں	۱	۲	” موقت باطل ہے ..	۵	۳	” کا نائب نکاح کرسکتا ہے ..	۴۷	۸
” کی تجدید زفاف کے وقت	۸	۲۸	” میں مہر ضروری ہے ...	۳	۱	” کا اختیار	۴۷	۰

مضمون	صفحہ	سطر
وکیل کا نائب	۳۷	۸
〃 کس کو کہتے ہیں	۳۶	۱
〃 کو فرائض سے علیحدہ کیا تو اس کو اطلاع دینا	۳۷	۱۴
〃 کے بیان کے مقابلہ میں خاوند کا بیان صحیح ہوگا	۳۷	۱۴
〃 کی کارگذاری	۳۷	۹
〃 کی معزولی	۳۹	۳
〃 مختار عام ہوگا یا خاص ...	۳۷	۱
〃 مرد ہوگا یا عورت	۳۷	۳
ولی اقرب اپنی جائے قیام پر نکاح کر دے	۳۷	۱۰
〃 اگر چچا کا بیٹا ہے	۳۷	۳
〃 اگر دو باپ ہوں تو اصلی ولی کو مناسب ہے	۳۷	۹
〃 احرام میں بھی ہو تو صحیح ہے ...	۳۹	۸
〃 باپ یا دادا اور بادشاہ ہیں ...	۳۷	۱۱
〃 بالغ عورت کا	۳۷	۱۵
〃 بعض لوگ نہیں ہونگے ...	۳۹	
〃 دور کا نکاح کر دے تو نزدیکی کی منظوری	۳۷	۹
〃 دو برابر ہے تو ایک نے نکاح کر دیا صحیح ہے	۳۷	۶
〃 دو ہوں منظوری نکاح میں اور عورت خاموش ہو جائے	۵۴	۸
〃 سب سے پہلا بیٹا ہوگا	۳۶	۱
〃 غلام نہیں ہوگا	۳۶	-
〃 غلام یا لونڈی کا	۳۵	۵
〃 غیر حاضر	۳۷	۱۱
〃 غیر حاضر کب ہے	۳۷	۷
〃 قاضی	۳۷	۵
〃 کا اختیار مجبوری سے نکاح ہو جائے		

مضمون	صفحہ	سطر
پر مہر کی درستی کریگا	۳۷	۴۳
ولی کن تعلقات کی وجہ سے مقرر ہوتا ہے	۳۵	۲
〃 کتنے ہیں	۳۵	۲۳
〃 کون ہوتا ہے	۳۶ ۳۵	۱ ۱
〃 کے اختیارات	۳۷	۱
〃 کی حیثیت میں سلطان کی سے اپنا نکاح نہ کریگا	۳۷	۴
〃 کی طرف سے وکیل	۵۴	۱۴
〃 کی غیر حاضری میں سلطان ولی	۳۷	۷
〃 کی منظوری سے نکاح غیر کفو میں	۳۷	۸
ولیمہ کیا ہے	۴۲	۱
〃 کے اخراجات کون کرے ...	۴۲	۲
〃 ولیمہ کی دعوت قبول کرنا ...	۴۲	۳
ولی مہر میں کمی بیشی کر سکتا ہے ...	۳۸	۱
〃 نزدیکی غیر حاضر دور کا ولی صحیح ہوگا	۳۷	۷
〃 نزدیکی نابالغ دور کا ولی صحیح ہوگا	۳۷	۷
〃 نکاح سے منع کرتا ہے ...	۳۷	۱۱
〃 نے غیر کفو میں نکاح کر دیا پھر طلاق ہوئی پھر اسی خاوند سے نکاح تو ولی فسخ کرا سکتا ہے	۳۷	۸
〃 ولیوں کی ترتیب کا نقشہ ...	۳۵	۰
ون ہیر صاحب کی تاریخ عثمانیہ کا حوالہ	۴	۲
ہبہ کر سکتی ہے عورت مہر کسی کو ...	۴۳	۴
〃 کرنے سے مہر مثل دینا ہوگا ...		
〃 کے لفظ سے نکاح ہوا - مہر	۳۳	۳
〃 سے کیا مراد ہے مہر؟	۳۸	۳
ہ یہ مہر میں شمار ہوگا	۴۱	۹
ہزل میں نکاح کرنا	۳۱	۸
ہنسنا نکاح سے رضامندی ہے	۵۳	۱۳
ہمشیرگی کی وجہ سے بعض عورتیں حرام	۱۱	-

— ۰ —

قد فرغت من تالیف ہذا الکتاب
فی اوائل شہر صفر المظفر ۱۳۵۸ھ
من الہجریۃ علی صاحبہا
افضل الصلوٰۃ وازکی
التحیات۔ المطابقۃ تسع
عشرین من شہر اپریل
سنۃ ۱۹۳۹ عیسویۃ
منوّر الدین۔

نوٹ کتاب کی کاپیاں اور پروف بہت احتیاط سے دیکھے گئے ہیں۔ مگر پھر بھی بعض جگہ کاتبوں سے غلطی ہو گئی ہے مثلاً صفحہ ۶۲ پر کاتب نے زانیہ کی بجائے کراہیہ لکھ دیا ہے۔ بہت کم ایسی غلطیاں ہونگی وہ آپ خود ہی مضمون کی روش سے معلوم کر سکیں گے۔

سلسلہ فتاوی عثمانی میں یہ جلدیں شامل ہیں

اس سلسلہ کی جلدیں تعداد میں ۲۵ ہیں جن میں سے آخر کی دو جلدوں میں انڈکس (یعنی فہرست مضامین بہ ترتیب حروف تہجی) ہے پہلی جلدیں ا سے ش تک اور دوسری جلد میں ص سے ی تک۔ شرع اسلام کے جس قدر مسائل ہیں سب آپ کو اس سلسلہ میں ملیں گے۔ کیونکہ اس سلسلہ میں کل فقہ کی کتابوں کے مسائل جمع کر دیے گئے ہیں اور جس کتاب سے مسئلہ لیا گیا ہے اس کا نام مسئلہ کے سامنے درج کیا گیا ہے۔ تاکہ ناظرین کو مسئلہ کے سمجھنے میں ذرا تامل نہ ہو۔ ہدایہ۔ فتاوی عالمگیری۔ درمختار۔ ردالمحتار۔ جملہ شرح ہدایہ جیسے فتح القدیر۔ عنایہ۔ کفایہ۔ وغیرہ۔ کنز۔ عینی۔ شرح کنز۔ قدوری وغیرہ وغیرہ تقریباً ڈیڑھ سو کتابوں کے مسائل اس میں جمع کئے گئے ہیں۔ عربی کا ترجمہ سہل رکھا گیا ہے عبارت آرائی نہیں کی گئی ہے ہر کتاب کے آخر میں بھی انڈکس ہے جو اسی کتاب کے متعلق ہے۔ آخر کی دو جلدوں میں جو انڈکس ہے اس کا نمونہ یوں سمجھو۔ مثلاً آپ کو معلوم کرنا ہے کہ آب مستعمل پاک ہے یا ناپاک تو آپ الف کی تقطیع میں دیکھیں گے۔ وہاں اس طرح لکھا ہوا ملیگا آب مستعمل پاک ہے یا ناپاک ج ۱-۸۰-۳۴ جس کا مطلب یہ ہے کہ دیکھو جلد اول دفعہ ۸۰ مسئلہ ۳۴۔ گویا کتاب الطہارت کے دفعہ ۸۰ میں ملیگا اور اس دفعہ میں تیسرا مسئلہ ہوگا

ذیل کی سب جلدوں کے مسودے تیار ہیں صرف کتاب الحج اور کتاب الصوم اور کتاب المیراث اور کتاب النکاح طبع ہوئی ہیں۔ غیر مطبوعہ کتب کی قیمتیں اندازاً قائم کی گئی ہیں۔ بعد طبع کمی بیشی کیجائیگی اور طبع کے وقت سلسلہ کی جلدوں کے نمبر بھی پھر قائم کئے جائیں گے۔

نمبر	نام کتاب	قیمت	نمبر	نام کتاب	قیمت
۱	فتاوے عثمانی — کتاب الطہارت	عہ	۱۰	فتاوے عثمانی — کتاب الحدود	عہ
۲	" " — کتاب الصلوۃ	عہ	۱۱	" " — کتاب السرقہ	عہ
۳	" " — کتاب الجنائز	عہ	۱۲	" " — کتاب البیوع	عہ
۴	" " — کتاب الزکوۃ	عہ	۱۳	" " — کتاب الوقف	عہ
۵	" " — کتاب الصوم	عہ	۱۴	" " — کتاب الشہادت	عہ
۶	" " — کتاب الحج والزیارۃ	عہ	۱۵	" " — کتاب القاضی فی الادب القاضی	۱۲
۷	" " — کتاب النکاح	عہ	۱۶	" " — کتاب الذبیحہ والاضحیۃ والصید	عہ
۸	" " — کتاب الطلاق	عہ	۱۷	" " — کتاب المکروہات والممنوعات والمباحات	عہ
۹	" " — النفقۃ والحضانت	۱۲	۱۸	" " — کتاب الوصایا	عہ

کتاب المیراث غیر مجلد ۵؎ مجلد کہ پشتہ پر سنہری حروف میں کتاب کا نام بھی ہے ۱۲؎ قسم اعلیٰ کاغذ نہایت عمدہ ولایتی چمڑے کی جلد پشتہ پر اور پہلو پر سنہری حروف میں کتاب کا نام۔ اوراق کے کناروں پر ابری کا نقش یا سنہری رنگ۔ للعہ ۲۲؎

کتاب النکاح۔ غیر مجلد ۵؎ مجلد کہ پشتے پر سنہری حروف میں کتاب کا نام بھی ہے ۱۲؎ قسم اعلیٰ کاغذ نہایت عمدہ ولایتی چمڑے کی جلد پشتہ اور پہلو پر سنہری حروف میں کتاب کا نام اور اوراق کے کناروں پر ابری کا نقش یا سنہری رنگ للعہ ۲۲؎

چونکہ کتاب الطلاق کا مسودہ تیار ہے اور اس میں نقشہ جات بھی کثرت سے نہیں ہیں جیسا کہ کتاب المیراث میں تھے امید قوی ہے کہ وسط دسمبر میں طبع ہو کر انشاء اللہ یقین تک پہونچ جائے۔ الجبرے کے مسائل جامع و ترتیب سے پتہ لگتا ہے کہ ضمیمہ ۹ میں ستر ہزار سے زیادہ مسائل ہوں گے۔

بعض صاحبان جو اکثر مسائل یا مقدمات میں مشورہ طلب کرتے ہیں، اُن کو چاہیے کہ واقعات مفصل تحریر فرمایا کریں۔ اور یہ واقعات چاہے انگریزی میں لکھیں چاہے فارسی یا عربی یا اردو میں۔ خطوط اس پتہ پر آنے چاہئیں۔

پتہ۔ مولوی محمد منور الدین۔ حمید منزل۔ دریا گنج دہلی

Aligarh Muslim University